وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

تاریخ ابن خلدون

حصہ پنجم

مکمل [illegible]

[illegible]

امیرانِ اندلس اور خلفائے مصر

امیر عبدالرحمٰن الداخل سے لے کر آخری دورِ زوال تک گلستانِ اندلس کی ایک بے
مثال تمدن کی ابتدا و انتہا اور مشرقی خلافت کے متوازی فرقوں کی پیداوار ترکوں کی بالادستی اور
فاطمیوں کے عروج و زوال کی عبرتناک داستان

حصہ ششم

غزنوی اور غوری سلاطین

فاتح سومنات سلطان محمود غزنوی اور ہندوستان میں پہلی سلطنت کے بانی شہاب الدین
غوری کی فتوحات کے مستند حالات

تصنیف: رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ
(۷۳۲-۸۰۸)

ترتیب و تہذیب: شبیر حسین قریشی ایم اے ● ترجمہ: حکیم احمد حسین الہ آبادی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من
ملوک الشرقی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ
کے
اردو ترجمے کے جملہ حقوق قانونی اشاعت و طباعت بمع
تصحیح و ترتیب و تبویب

چوہدری طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ـــــــ تاریخ ابن خلدون
مصنف: ـــــــ رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون
ناشر: ـــــــ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: ـــــــ جدید کمپوزڈ ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن: ـــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

مصر و اندلس کے مسلمان فرمانروا

از محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ ابن خلدون کا پانچواں حصہ امیران اندلس اور مصر کے ملوک سلاطین پر مشتمل ہے اور یہ دونوں دو گونا گوں وجوہ کی بنا پر عالمی تاریخ میں بڑی فوجی، سیاسی اور ثقافتی اہمیت رکھتے ہیں۔

ظہور اسلام سے پہلے "روئے زمین کے تمام راستے روم (اٹلی) کو ہی جاتے تھے"۔ افریقہ سے سونا، ہیرے اور ہاتھی دانت، مصر سے روئی اور گیہوں، ہندوستان سے جواہر، خشک میوہ، خوشبودار مسالے، چین سے ریشمی کپڑے اور بلوری برتن، ختن سے مشک، سمرقند سے [illegible]، ایران سے مخمل، پھول اور دمشق سے [illegible]۔ یہ [illegible] خراج کے طور پر قافلہ در قافلہ روم بھیجے جاتے۔ یہ تحفے اور خراج کے انباروں سے لدے پھندے [illegible] یہ سارا سامان مشرقی فرمانرواؤں، شہزادوں، امیروں اور وزیروں کے سروں پر لادا جاتا تھا۔ ان کے پاؤں میں بھاری زنجیریں پڑی ہوتیں اور [illegible] رومی شہسوار اپنے چابکوں سے ہانکتے۔ ان کی رفتار کبھی دھیمی پڑنے نہ دیتے تھے لیکن افریقہ کے نامور بربر اور یورپ کے نامور فاتح موسیٰ بن نصیر کے جواں سال، جرأت مند لیفٹیننٹ طارق بن زیاد نے صرف سات ہزار مجاہدوں کے ساتھ جبرالٹر (جبل الطارق) پار کر کے اندلس کی تسخیر کے بعد اس صدیوں پرانی تاریخ کا رخ ہی بدل ڈالا۔ اب یورپی تاجداروں، سپہ سالاروں، سرداروں، جاگیرداروں اور [illegible] کے قافلے دمشق کی طرف مڑ گئے اور [illegible] کے یہ بربر شہسواروں کے قدم ابھی پوری طرح اندلس میں جمنے بھی نہ پائے تھے کہ جانبازوں کی ایک لہر قیصر روم کی آخری چوکی جزیرہ صقلیہ (سسلی) کی طرف تمام افواج اور ان کے راہواروں کی ٹاپیں [illegible] کے پار [illegible] کے شہر روم اور پاپائے اعظم کے "آسمانی پایہ تخت" کے گلی کوچوں میں صاف سنائی دینے لگیں اور ان کی دوسری لہر اندلس کو فرانس سے کاٹنے والے کوہستان پیری نیز کو پھلانگتی، ناربون کو پامال کرتی، بورڈو سے گزرتی فرانس اور جرمنی کی سرحد پر دریائے طورس کے کنارے سے جا ٹکرائی۔ یہاں ایک وحشی جرمن سردار چارلس مارٹل (ہتھوڑا) نے پورے یورپ کو ایک جھنڈے تلے جمع کر کے عرب شہسواروں کا راستہ روکا۔ اگر مسلمان اس میدان میں کامیاب ہو جاتے تو بقول گبن آج آکسفورڈ اور کیمبرج میں انجیل کی بجائے قرآن اور سینٹ پال کے کلیسا میں [illegible] کی بجائے اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہوتی۔ [illegible] انگلستان کے پار جا کر برطانیہ کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیتے یا اٹلی اور مشرقی یورپ سے قسطنطنیہ اور اناطولیہ کے راستے دوبارہ شام میں آ داخل ہوتے؟ داخلی حالات کے غیر متوقع پلٹے نے آگے کسی طرف قدم اٹھانے کا موقع نہ دیا کیونکہ عباسیوں نے اچانک سیہ رنگ پرچم کھولے اور اموی سلطنت کو ان میں لپیٹ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا۔ اقتدار بنی عباس کے مضبوط بازوؤں سے اموی خاندان کے نامور فرمانروا ہشام کے انیس سالہ پوتے عبدالرحمن کا بچ نکلنا اور پانچ برس کی پریشان آوارگی کے بعد الداخل کے لقب سے اندلس میں آ قدم جمانا بھی اپنی جگہ عظیم الشان کارنامہ ہے لیکن اس بے یار و مددگار

نوجوان نے براعظم یورپ میں جس عظیم اسلامی سلطنت کی داغ بیل ڈالی تاریخ اس پر قیامت تک ناز کرتی رہے گی۔ یہی عبدالرحمٰن وہ منصور اسلام تھا جسے دشمن نے بھی "شاہین قریش" کے لقب سے نوازا اور اطمینان کا سانس لے کر کہا "شکر ہے میرے اور اس کے ہولناک دشمن کے درمیان بحیرۂ روم حائل ہے"۔

عبدالرحمٰن کے جانشینوں نے قرطبہ اور غرناطہ میں دارالعلوم قائم کئے اور انہی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل عیسائی شہزادوں اور بطریقوں نے یورپ کی ہزار سالہ جہالت ختم کر کے "نشاۃ ثانیہ" کی شاہراہ ہموار کی۔ اندلس نے ابن ہشام جیسے عالم و فاضل فرزانہ، ابن ابی عامر جیسے شمشیرزن و سیاست دان، ابن زیدون اور ابن عبدون جیسے ذی کبیر شاعر، ملکہ رمیکیہ اور ولادہ جیسی روشن خیال شہزادیاں، ابن طفیل، ابن رشد، ابن الخطیب جیسے حکیم و طبیب اور محی الدین ابن العربی جیسے عظیم مفکر اور صوفی پیدا کئے۔ انہی لوگوں کی خوشہ چینی سے دانتے، گوئٹے، ڈیکارٹ، کانٹ، نطشے اور برگساں جیسے حکیموں نے مغربی فکر میں انقلاب عظیم برپا کیا۔ اور بالآخر وہ وقت بھی آ گیا جب فرڈی ننڈ اور ازابیلا نے شادی رچاتے ہی اندلس کو "مسلمان کا فردوس" سے پاک کرنے کی قسم کھائی۔ اندلس کے گلے پہ چھری پھرتی تھی بھی۔ افریقہ کے ساحل پر بربر نے بھی تر رہے تھے کہ پاپائے روم نے جنوب سے ذرا دور تک براعظم یورپ کے طول و عرض میں نعرہ بلند کیا "صلیب ہمارا ارادہ! یروشلم کو مسلمانوں سے بزور شمشیر چھین لو" جرمنی کے نوجوان شہنشاہ فریڈرک، فرانس کے فلپ اور انگلستان کے شیردل رچرڈ کی قیادت میں چڑھتا ہوا آہن پوش لشکر کا سیلاب ٹھاٹھیں مارتا ہوا بیت المقدس کی دیواروں تک پھنکارتا ہوا بڑھا لیکن ایک مرد مجاہد سلطان صلاح الدین ایوبی کی صرف ایک ہی کاری ضرب نے اس طوفان کا رخ موڑ کر رکھ دیا اور مغرب کو پسپا کرنے والے ابھی اس طوفان کے بادل چھٹنے بھی نہ پائے تھے کہ مشرق سے خان اعظم چنگیز خان کے ٹڈی دل وحشی تاتاریوں کا ایک ہولناک سیلاب ترکی کی وادیوں پر نمودار ہوا اور سمرقند سے شیراز اور کوہ قاف کے دامن سے بغداد کی چوٹیوں تک جس جس راستے سے گزرا زندگی کے ہر نشان کو مٹاتا چلا گیا تو ہیبت پرستوں کو مٹانے کے لئے مطلب پرستوں نے جادو بے تاتاریوں سے ہاتھ جوڑ دیا ہے۔ ایک راہب کی بیٹی سیورقتنی کو خان اعظم کے بیٹے اوغدائی خاقان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ بلاکو کی ماں ایک عیسائی عورت تھی۔ جب اس نے دادا کے پرچم اور باپ کی تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھا اس وقت کا طرز سے ظاہر تھا کہ ہمارا بغداد میں خلیفہ کا قتل اب تک نوجوان فاتح کے راستے میں کوئی رکاوٹ موجود نہ تھی۔

تاتاری حملے اور عیسائی ساحروں کے درمیان سے پیدا کر مشرق سے تاتاری شہسوار آگے بڑھیں اور مغرب سے یورپ کا متحدہ جنگی بیڑا اور دونوں لشکر ارض مقدس کے میدانوں میں ایک دوسرے سے آ ملیں۔ ہلاکو تو اپنے منصوبے کے تحت مشرقی بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجانے میں کامیاب ہو گیا لیکن مصر کے مملوک سلطان رکن الدین بیبرس نے متحدہ صلیبی بیڑے کو فلسطین کے ساحل پر اترنے کی مہلت نہ دی اور صلاح الدین ایوبی کے بیت المقدس کو صلیب کے سائے سے پاک کر کے شام کے میدانوں میں عین جالوت کے مقام پر چنگیزی لشکر کے تیور بدل کر رکھ دیئے۔ بیبرس کی جانبازی اور سرفروشی نے خان اعظم کے پوتے کو اس قدر بدحواس کر دیا کہ وہ لشکر کے تباہ ہونے کا بھی انتقام نہ لے سکا اور کبھی اپنے پیچھے آنے کا ارادہ کرنے کی بجائے جان بچا کر قراقرم کی برف پوش چوٹیوں کو بھاگ نکلا۔

اس قسم کے لاکھوں دلچسپ واقعات اور ابن خلدون جیسے محقق مؤرخ کا انداز بیان ہونے پر سونے پہ سہاگہ ہے۔ ترجمہ رواں، بے ساختہ اور بامحاورہ ہے۔ مطالعہ فرمائیے۔

فہرست

﴿حصہ پنجم﴾

عنوان — صفحہ

باب: ۱

دولت علویہ ۲۵
علوی تحریک کا پس منظر ۲۷
ہاشمی فرقہ
زیدیہ فرقہ
کیسانیہ فرقہ
ابوجعفر منصور اور محمد بن عبداللہ
ابوجعفر منصور اور مہدی کی خط و کتابت ۳۲
محمد بن عبداللہ پر لشکر کشی ۳۳
ابراہیم بن عبداللہ کا خاتمہ
حسین بن علی کی بغاوت ۳۴
ادریس بن عبداللہ
ادریس بن عبداللہ اور شماخ
ابن ادریس
یحییٰ بن عبداللہ کا خروج ۳۵
طباطبا کا خروج
طباطبا کا انتقال
ابوالسرایا اور ہرثمہ کی لڑائی ۳۶
زید النار
ابوالسرایا کی گرفتاری

عنوان — صفحہ

محمد بن جعفر الصادق ۳۷
علی رضا کی ولی عہدی
زیدیوں کی بغاوت
حسین بن محمد کا انجام ۳۸
صاحب زنج
امارت زیدیہ
عبیداللہ مہدی ۳۹
رافضیوں کے داعی
اسماعیلی داعی
یمن اور مکہ میں زیدیہ امارت ۴۰
مدینہ پر رافضیوں کا اقتدار

باب: ۲

امارت دولت ادریسیہ ۴۱
ادریس بن عبداللہ
ادریس کی مغرب کو روانگی
ادریس اور اسحاق بن محمد اور یحییٰ کی فتوحات ۴۲
ادریس کا خاتمہ
ادریس بن ادریس کی بیعت
دارالحکومت کی تبدیلی ۴۳
مصامدہ اور تلمسان کی حکومت

عنوانات صفحہ

المغرب الاقصیٰ کے علوی امرائے ادارسہ
محمد بن ادریس
عمر بن ادریس کی وفات ۵۳
علی بن عمر
یحییٰ بن محمد
یحییٰ بن یحییٰ ۵۵
علی بن عمر
یحییٰ بن ادریس
موسیٰ بن ابی العافیہ ۵۶
حسن بن محمد کا قتل
امارت ادارسہ کا زوال ۵۷
قاسم نے مروانیوں اور ادارسہ
سلیمان بن محمد بن سلیمان ۵۸
ادریس بن ابراہیم
یحییٰ بن محمد
احمد بن عیسیٰ

باب ۳

امارت زیدیہ ۶۰
صاحب زنج
صاحب زنج اور شاہی لشکر کی شکست ۶۱
صاحب زنج کی بصرہ میں آمد
صاحب زنج کا ابلہ پر قبضہ
علی بن ابان اور مہلبی کی شکست ۶۲
سعید بن صالح
موفق اور یعقوب صفار کی جنگ
سعید کا قتل ۶۳
صاحب زنج اور علی بن ابان کی جنگ
اہواز کا محاصرہ
معرکہ واسط ۶۴
موفق کی امداد اور واپسی
مختارہ پر قبضہ ۶۵
صاحب زنج کا خاتمہ

باب ۴

امارت طبرستان و دیلم ۶۶
حسن بن زید
محمد بن زید
حسن بن زید کا آمل پر قبضہ
جرجان پر قبضہ
طبرستان پر قبضہ ۶۷
قومس پر قبضہ
حسن بن زید کی پسپائی
آل طاہر کا زوال
یعقوب بن لیث کا طبرستان پر قبضہ
حسن بن زید کی واپسی ۶۸
حسن کی وفات
محمد بن زید
رے پر فوج کشی ۶۹
عمرو بن لیث
محمد بن زید کی شکست
محمد بن زید کی وفات
دیلم پر فوج کشی
اطروش ۷۰

عنوان	صفحہ
اطروش کا طبرستان پر قبضہ	
اطروش کا قتل	۷۱
حسن بن قاسم	
علی بن نعمان کا ہجوم	۷۲
حسن بن الاطروش	
ماکان بن کالی	
ابوالحسین کا قتل	۷۳
ماکان اور اسفار کی جنگ	
ہارون بن بہرام کی گرفتاری	۷۴
حسن بن قاسم اور ماکان	
ابوجعفر بن محمد	
ثائر	۷۵
باب: ۵	۷۶
دولت اسماعیلیہ	
عبیدیین کی اصل	
باطنی فرقہ	
سبعیہ فرقہ	
عبداللہ رضی	
محمد تقی	۷۷
شجرہ	
اسماعیلی فرقے کے عقائد	۷۸
امام محمد بن الحبیب	۷۹
باب: ۶	۸۰
خلافت فاطمیہ	
ابومحمد عبیداللہ المہدی ۲۹۷ھ تا ۳۲۲ھ	
ہاشم بن حسن کا مکہ پر قبضہ	

عنوان	صفحہ
ابو عبداللہ حسین بن محمد	۸۱
ابو عبداللہ شیعی کی انکجان کو روانگی	
ابو عبداللہ شیعی اور اہل کتامہ	۸۲
ابو عبداللہ شیعی کی تازروت کو روانگی	
ابو عبداللہ شیعی کی حکومت	۸۳
ابو عبداللہ اور ابو حوال کی جنگ	
ابراہیم بن الاغلب اور ابو حوال کا قتل	۸۴
عبیداللہ مہدی	
عبیداللہ مہدی کی طرابلس میں آمد	۸۵
ابو عبداللہ شیعی کا سطیف پر قبضہ	
ابو عبداللہ شیعی اور ابن حبشی کی جنگ	
ابو عبداللہ شیعی کی فتوحات	۸۶
فتح قرطاجنہ	
ابو عبداللہ شیعی اور ابراہیم کی جنگ	۸۷
قسطیلیہ کی فتح	
قیروان اور رقادہ پر قبضہ	
ابو عبداللہ شیعی کی سجلماسہ کو روانگی	۸۸
عبیداللہ مہدی کی رہائی	
عبیداللہ مہدی کی بیعت	
عبیداللہ مہدی اور ابو عبداللہ میں کشیدگی	۸۹
ابو عبداللہ شیعی کی ریشہ دوانیاں	
ابو عبداللہ شیعی کا قتل	۹۰
عبیداللہ مہدی کی سلطنت	
ابوالقاسم کی ولی عہدی	
ہوارہ اور کتامہ کی شورش	
اہل طرابلس کی بغاوت	۹۱
مصر پر فوج کشی	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible] کا قتل		ابو [illegible] المنصور [illegible] تخت نشینی	
اہل [illegible] کی [illegible]			
[illegible] کی [illegible]	۹۲	[illegible]	۱۰۱
[illegible] کی [illegible]		[illegible] کی [illegible]	
[illegible] سے [illegible]		[illegible]	
[illegible] کا خاتمہ	۹۳	[illegible] کا [illegible]	
[illegible] کی [illegible]		[illegible] اور [illegible]	۱۰۲
[illegible]		[illegible]	
[illegible] کی [illegible]	۹۴	[illegible] [illegible]	۱۰۳
باب ۷		[illegible] کی بغاوت	
[illegible] ۱۳۲ھ تا ۱۳۶ھ	۹۵	[illegible] کا خاتمہ	۱۰۴
ابو جعفر عبداللہ المنصور ۱۳۶ھ تا ۱۵۸ھ		[illegible]	
[illegible]		[illegible] کا [illegible]	
[illegible]	۹۶	[illegible]	
[illegible] کا [illegible]		**باب ۸**	
[illegible]		ابو عبداللہ محمد المہدی ۱۵۸ھ تا ۱۶۹ھ تخت نشینی	۱۰۵
[illegible]	۹۷	[illegible]	
اہل [illegible] کی [illegible]		[illegible]	
[illegible] کا [illegible] [illegible] کا قتل	۹۸	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۱۰۶
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۹۹	[illegible] سے [illegible]	
[illegible]		[illegible]	۱۰۷
[illegible] کی [illegible]		[illegible]	
[illegible] کی وفات	۱۰۰		

عنوان	صفحہ
جنگ بوذ	
مصر پر فوج کشی	۱۰۴
فتح مصر	
حسن بن عبید اللہ کی گرفتاری	
رملہ و طبریہ پر قبضہ	۱۰۶
فتح دمشق	
ابو جعفر کی اطاعت	
دمشق پر قرامطیوں کی یلغار	۱۱۰
جعفر بن فلاح کا خاتمہ	
معز کی قاہرہ میں آمد	
قرامطیوں کی فتوحات	۱۱۱
معز و قرامطہ کی جنگ	
قرامطیوں کی پسپائی	۱۱۲
دمشق پر ابن موہوب کا قبضہ	
ظالم بن موہوب	
ابو محمود کی رسد کی واپسی	۱۱۳
افتکین کا دمشق پر قبضہ	
باب: ۹	۱۱۴
ابو منصور نزار العزیز باللہ ۳۶۵ھ تا ۳۸۶ھ	
معز کی وفات	
جوہر پر فوج کشی	
افتکین کی بغاوت	
محاصرہ رملہ	۱۱۵
جوہر کا محاصرہ عسقلان	
جوہر کی مصر کو واپسی	۱۱۶
افتکین کی پسپائی	

عنوان	صفحہ
افتکین کی عزت افزائی	
قسام ترابی	
قسام کا خاتمہ	
قسام و حسان بن المفرج کی شکست	۱۱۷
مفرج بن جراح	
قسام و بلتکین کی جنگ	
قسام کی اطاعت	۱۱۸
بکجور کا امارت دمشق پر تقرر	
بکجور کی معزولی	
بکجور و سعد الدولہ کی جنگ	
بکجور کا خاتمہ	۱۱۹
محاصرہ حلب	
ابوالحسن مغربی کی معزولی	
حمص و شیزر کا تاراج	۱۲۰
یعقوب بن کلس	
برجوان	
ابو سعید تستری	
محمد بن ابی العوام	۱۲۱
ابوالقاسم	
حلب	
نعمان بن محمد و ابو عبداللہ	
حسین بن سعید الفارقی	
احمد بن محمد بن عبداللہ	
باب: ۱۰	۱۲۲
ابو علی منصور الحاکم بامر اللہ ۳۸۶ھ تا ۴۱۱ھ	
ابو الحسن علی الظاہر لاعزاز دین اللہ ۴۱۱ھ تا ۴۲۷ھ	

عنوان	صفحہ
تخت نشینی	
ابو محمد حسن بن عمار اور برجوان کے مابین کشیدگی	
مشرقیین کی بغاوت	
ابو تمیم سلیمان بن فلاح	۱۲۳
ابو محمد حسن کے خلاف سازش	
ابو محمد کی روپوشی	
ابو تمیم اور کتامہ سے بدسلوکی	
معرکہ صور	
دوقس کا قتل	۱۲۴
باغیان دمشق کا انجام	
برجوان کا خاتمہ	۱۲۵
حسان بن مفرج کی بغاوت	
علی بن جعفر اور حسان کی جنگ	
ولید بن ہشام ابورکوہ	
ابورکوہ اور بنی قرہ	۱۲۶
ابورکوہ کا برقہ پر قبضہ	
ابو الفتوح اور ابورکوہ کی جنگ	
علی بن فلاح کی روانگی	۱۲۷
معرکہ راس برکہ	
ابورکوہ کا خاتمہ	
عبداللہ بن حسین کی معزولی	۱۲۸
فضل بن بکار	
یحییٰ بن علی کی روانگی طرابلس	
داعیوں کا نصب و عزل	
حاکم بامر اللہ کا کردار	۱۲۹
حاکم بامر اللہ کے فرامین	
حاکم بامر اللہ کا قتل	۱۳۰

عنوان	صفحہ
ابو معدی الظاہر (لاعزاز دین اللہ)	۱۳۲
تخت نشینی	
ابن دواس کا انجام	
ابو القاسم بن احمد جرجرائی	
حسان کی بغاوت	
خلیفہ ظاہر کی وفات	
باب ۱۱	
ابو تمیم معد المستنصر باللہ ۴۲۷ھ تا ۴۸۷ھ	۱۳۳
ابو القاسم احمد المستعلی باللہ ۴۸۷ھ تا ۴۹۵ھ	
ترکیوں کا زور	
شام میں شورش	
معز بن بادیس کی بغاوت	۱۳۴
ابو القاسم کی معزولی	
افریقہ میں عربوں کی غارت گری	
بنو صلیحی	
قیروان پر حملہ	۱۳۵
دور خلیفہ مستنصر	
معرکہ کوم الریش	
جنگ جیزہ	۱۳۶
ناصر الدولہ بن حمدان	
ناصر الدولہ کا قتل	
بدر جمالی	۱۳۷
بدر جمالی کا عروج	
بدر جمالی کے کارنامے	
معلیٰ بن حیدرہ	
اتسز کا دمشق پر قبضہ	۱۳۸
اہل قدس کا محاصرہ و اخراج	

عنوان	صفحہ
امارت شام پر تتش کا تقرر	۱۳۹
اتسز کا قتل	
منیر الدولہ جیوشی کی بغاوت	
بدر جمالی کی وفات	۱۴۰
خلیفہ مستنصر باللہ کی وفات	
ابوالقاسم المستعلی باللہ	
تخت نشینی	
نزار کا قتل	
حسن بن صباح	۱۴۱
کسیلہ کی بغاوت	
شام میں خانہ جنگی	
عیسائیوں کا انطاکیہ پر قبضہ	۱۴۲
عیسائیوں کا حمص وغیرہ پر قبضہ	
افضل بن بدر جمالی کا بیت المقدس پر قبضہ	
بیت المقدس پر عیسائیوں کا دوبارہ قبضہ	
مسلمانوں کا محاصرہ	۱۴۳
تخت نشینی	
عیسائیوں اور مصریوں کا مقابلہ	

باب: ۱۲

عنوان	صفحہ
ابو علی منصور الآمر باحکام اللہ ۴۹۵ھ تا ۵۲۴ھ	۱۴۴
ابو المیمون عبد المجید الحافظ لدین اللہ ۵۲۴ھ تا ۵۴۴ھ	
تاج العجم کی گرفتاری	
ملک الافضل کی عیسائیوں پر فوج کشی	۱۴۵
عیسائیوں کا طرابلس پر قبضہ	
شمس الخلافہ کا قتل	۱۴۶

عنوان	صفحہ
عیسائیوں کا صور پر حملہ	
بغدوین کا انتقال	
خلیفہ آمر کی افضل سے کشیدگی	۱۴۷
وزیر السلطنت افضل کا قتل	
افضل کا ترکہ	
بطائحی کی وزارت	۱۴۸
خلیفہ آمر کی بطائحی سے کشیدگی	
بطائحی کا قتل	
خلیفہ آمر باحکام اللہ کا قتل	۱۴۹
خلیفہ آمر کی وصیت	
ابو المیمون عبد المجید الحافظ لدین اللہ	
ابو علی کی وزارت	
خلیفہ حافظ کی معزولی	۱۵۰
ابو علی کا قتل	
وزیر یانس حافظی	
حسن بن خلیفہ حافظ کی وزارت	
حسن بن حافظ کا قتل	۱۵۱
رضوان بن ولخشی کی وزارت	
خلیفہ حافظ کی رضوان سے کشیدگی	
رضوان کی گرفتاری	۱۵۲
رضوان کا قتل	

باب: ۱۳

عنوان	صفحہ
ابو منصور اسماعیل الظافر باعداء اللہ ۵۴۴ھ تا ۵۴۹ھ	۱۵۳
عادل بن سلار کی وزارت	
عادل اور [illegible]	
عادل کے خلاف سازش	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عباس بن ابوالفتوح	۵۳	صلاح الدین کے خلاف سازشیں	
عادل بن سلار کا قتل		عیسائی سفیر کی گرفتاری	۱۶۳
خلیفہ ظافر کا قتل		سازشیوں کا خاتمہ	
خلیفہ ظافر کے بھائیوں کا قتل	۵۵	گروہ مخنثین کا خاتمہ	
ابوالقاسم عیسیٰ الفائز بنصر اللہ ۵۴۹ھ تا ۵۵۵ھ		سوڈانیوں کی بغاوت	۶۴
عباس بن ابوالفتوح کا خاتمہ		دولت فاطمیہ کا خاتمہ	
وزارت صالح بن رزیک	۵۶	خلیفہ عاضد اللہ کی وفات	
نصیر بن عباس کا قتل		شیعی [illegible] خطبہ	
خلیفہ فائز کی پھوپھی کا قتل		داؤد بن عاضد کا قتل	۱۶۵
خلیفہ فائز کا انتقال	۱۵۷	سلیمان بن داؤد کا قتل	
ابو محمد عبداللہ العاضد لدین اللہ ۵۵۵ھ تا ۵۶۷ھ		**باب ۱۳**	۱۶۶
وزیر السلطنت صالح کا قتل		امارت مسیلہ و زاب بنی حمدون کے حکمران	
رزیک بن صالح کا قتل		علی بن حمدون	
رزیک کا خاتمہ	۵۸	علی بن حمدون کی روپوشی	
شاور کی وزارت		جعفر بن علی بن حمدون	
شاور کی معزولی		جعفر اور زیری کی عداوت	۱۶۷
شاور اور سلطان نورالدین محمود زنگی		قرامطہ	
شاور کی بحالی	۵۹	قرامطی عقائد	
شیرکوہ اور شاور کی جنگ		یحییٰ بن فرج کی روپوشی	
شیرکوہ کا سکندریہ پر قبضہ		زیری بن مناد کا قتل	
شاور اور عیسائیوں کا باہمی معاہدہ	۶۰	یوسف بن زیری کا حملہ	
عیسائیوں کی عہد شکنی		امراء زناتہ کی واپسی	
شیرکوہ کی روانگی قاہرہ		بنی حمدون کی گرفتاری و رہائی	۶۸
شاور کا قتل		محمد بن ابی عامر	
شیرکوہ کی وزارت	۱۶۱	بلکین کی مغرب پر فوج کشی	۱۶۹
صلاح الدین کی وزارت		جعفر بن علی کا قتل	
عیسائیوں کا محاصرہ دمیاط	۱۶۲		

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
یحییٰ بن علی		اعصم اور جعفر بن فلاح کی جنگ	
باب: ۱۵	۱۷۰	خلیفہ معز اور بنی طاہر	۱۷۹
قرامطہ		معرکہ بلبیس	
قرامطہ کی اصل		الحسن قرمطی	
قرامطی عقائد دینیہ		خاندان ابوسعید جنابی کی جلاوطنی	۱۸۰
خلیفہ معتضد اور قرامطی	۱۷۲	جعفر قرمطی اور اسحاق قرمطی	
قرامطی امیروں کا خاتمہ		باب: ۱۶	۱۸۱
قرامطیوں کی دمشق پر فوج کشی		امارت بحرین عرب قبائل کے تصرف میں	
خلیفہ مکتفی اور قرامطی	۱۷۳	بحرین کے عرب قبائل	
قرامطیوں کی شکست		بنو ثعلب اور بنو عقیل کا بحرین سے اخراج	
قتل عام قرامطہ		بنی عقیل کی بحرین پر واپسی	۱۸۲
قرامطیوں کی غارت گری	۱۷۴	ابوالفتح حسین قرمطی	
ذکرویہ کا ظہور		بحرین کا محل وقوع	
حلوان کی تاراجی	۱۷۵	شہر احساء کی تعمیر	
ذکرویہ کا قتل		عمان کا محل وقوع	۱۸۳
یحییٰ بن مہدی		محمد بن قاسم ثقفی	
یحییٰ اور قبائل کلب		[illegible] ابوالقاسم علی	
ابوسعید جنابی	۱۷۶	باب: ۱۷	۱۸۵
ابوسعید کا ہجر پر قبضہ		اسماعیلی فرقہ	
ابوطاہر قرمطی		اسماعیلی فرقہ کی اصل	
ابوطاہر کی عراق پر فوج کشی		فرقہ باطنیہ	
حجاج اور اہل حرم کی تاراجی		قلعہ الموت پر باطنیوں کا قبضہ	
ابوطاہر کی مصر پر فوج کشی	۱۷۷	احمد بن عطاش	۱۸۶
حجر اسود کی واپسی		حسن بن صباح	
احمد ابو منصور قرمطی	۱۷۸	نظام الملک طوسی کی شہادت	
سابور بن ابوطاہر کا قتل		احمد بن عطاش کا قلعہ شاہ دز پر قبضہ	
اعصم قرمطی		ابوحمزہ اسکاف	۱۸۷

عنوان	صفحہ
قلعہ الموت پر [illegible] کا قبضہ	
باطنی فرقے کے خلاف جہاد	
سلطان برکیارق اور باطنی فرقہ	۱۸۸
قلعہ شاہ در کی تسخیر	
احمد بن عطاش کا انجام	۱۸۹
[illegible] کے ہاتھ قتل	
بہرام کا قلعہ بانیاس	
بہرام کا قتل	۱۹۰
[illegible] محمد	
قلعہ مصیاف کا محاصرہ	
[illegible] کے ہاتھ قتل	۱۹۱
صلاح الدین ایوبی اور فرقہ باطنیہ	
فرقہ باطنیہ کا زوال	
باب ۱۸	
امارت یمامہ (بنی اخیضر کے حکمران)	۱۹۲
ابن یوسف کا خروج	
مدینہ کا محاصرہ	
بنی جعفر کا مدینہ پر حملہ	۱۹۳
امارت مکران (بنی معدان کے حکمران)	
عیسیٰ بن معدان [illegible] محمد بن معدان کا خروج	
ابوجابر ترمکی کا [illegible] ظلم و ستم	۱۹۴
خاندان کی [illegible]	
شیخ [illegible] کا قتل	۱۹۵
[illegible] کا خروج	
[illegible]	
[illegible] کے [illegible]	

صفحہ	عنوان
۱۹۶	ابوالحسن ترمکی [illegible]
	ابو [illegible] حسن [illegible]
۱۹۷	[illegible] والی مصر [illegible]
	[illegible] کی [illegible]
	بنی [illegible] کی امارت کا خاتمہ
۱۹۸	جعفر بن ابی ہاشم
۱۹۹	**باب ۱۹**
	امارت مکہ (موسویہ ہاشمی حسنی)
	محمد بن جعفر بن ابی ہاشم
	خلیفہ قائم بامر اللہ اور امیر محمد بن جعفر
	خلیفہ مستنصر اور امیر محمد بن جعفر
۲۰۰	[illegible] کی وفات
۲۰۱	امیر قاسم بن محمد
	ابو [illegible] بن قاسم
	امیر [illegible] کا انجام
	[illegible] بن قاسم کی معزولی
۲۰۲	بنی قتادہ کے حکمران
	ابو عزیز قتادہ
	قتادہ کا عروج اور [illegible] پر قبضہ
	[illegible] پر قبضہ
	[illegible] کی [illegible]
	خلیفہ ناصر اور قتادہ
۲۰۳	حسن بن قتادہ اور راجح [illegible]
۲۰۴	حسن بن قتادہ اور مسعود [illegible] کی جنگ
	حسن بن قتادہ کی [illegible]
	راجح بن قتادہ

عنوان	صفحہ
عثمان بن حسن کی مکہ پر فوج کشی	
بنی قتادہ کا مکہ سے اخراج	۴۰۵
ابو نمی بن سعد	
رمیثہ اور حمیضہ پسران ابو نمی	
رمیثہ و حمیضہ کے مابین کشیدگی و مصالحت	
حمیضہ کا قتل	
رمیثہ والی مکہ	۴۰۶
ثقبہ بن رمیثہ کا قتل	
عجلان بن رمیثہ	
احمد بن عجلان	
محمد بن عجلان کا قتل	
عنان بن مغامس	۴۰۷
علی بن عجلان	
عنان بن مغامس کی گرفتاری	
باب ۲۰	۴۰۸
امرائے مدینہ (امرائے بنی حسین)	
بنی مہنا کا مدینہ سے اخراج	
طاہر بن مسلم	۴۰۹
حسن بن طاہر	
ابن طاہر کے متعلق مختلف روایات	
منصور بن جماز کے مصر جانے کا منصوبہ	
قاسم بن مہنا	
ابو عزیز قتادہ اور سالم کی لڑائی	۴۱۰
شیحہ بن سالم	
منصور اور ابو عزیز کی جنگ	
ماجد بن مقبل اور ابو عزیز کی لڑائی	

عنوان	صفحہ
ابو کبیشہ بن منصور	
باب ۲۱	۴۱۱
امارت صعدہ و زیدیہ کے حکمران	
ابن قاسم رسی	
یحییٰ ہادی	
مرتضیٰ بن یحییٰ	
عبداللہ بن احمد ناصر	۴۱۲
فاتک بن محمد نجاحی کا قتل	
منصور عبداللہ بن احمد	
احمد موطلی بن حسین	۴۱۳
احمد موطلی کی وفات	
نجاح بن صلاح	
باب ۲۲	۴۱۵
آل ابی طالب	
علویوں کی اصل	
آل حسن	
داؤد بن حسن مثنیٰ	
ابراہیم بن حسن مثنیٰ	۴۱۶
سلیمان بن داؤد	
افطس مثنیٰ	
آل حسین	
حسین اور یحییٰ بن احمد	
حسن اطروش	۴۱۷
جعفر بن عبداللہ حجۃ اللہ	
آل حسین اعرج کا خروج	

عنوان	صفحہ
عبداللہ شیخ	
آل جعفر صادق	
بنو حسن	٢١٨
آل موسیٰ کاظم	
زید امام	٢١٩
آل جعفر بن ابی طالب	
آل امام حسن ناصر	
آل محمد بن ذنب	
عبداللہ بن احمد	
باب: ۲۳	
امرائے اندلس	٢٢٥
قدیم اندلس پر ایک نظر	
رذریق (راڈرک) کے مظالم	
رذریق اور فلورنڈا	
طارق بن زیاد کی فتوحات	
موسیٰ بن نصیر کی اندلس پر فوج کشی	٢٢٦
موسیٰ بن نصیر کی واپسی	٢٢٧
عبدالعزیز بن موسیٰ	
عبدالعزیز کا قتل	
[illegible] امارت کا خاتمہ	
[illegible]	
عبیدہ بن عبدالرحمٰن	٢٢٩
عبیدہ بن حجاب	
عقبہ بن حجاج سلولی	
عبدالملک بن قطن فہری	
بلج بن بشر	

عنوان	صفحہ
ابوالخطاب حسام بن ضرار	٢٣٤
ثعلبہ بن سلامہ جذامی	
یوسف بن عبدالرحمٰن فہری	٢٣٥
باب: ۲۴	٢٣٦
دولت بنو امیہ	
عبدالرحمٰن الداخل ۱۳۸ھ تا ۱۷۲ھ	
عبدالرحمٰن بن معاویہ کا فرار	
عبدالرحمٰن کی روانگی اندلس	
معرکہ قرطبہ	
یوسف بن عبدالرحمٰن فہری کی علیحدگی	٢٣٧
عبدالملک بن عمر	
یوسف بن عبدالرحمٰن فہری کا قتل	
خلافت عباسیہ سے قطع تعلق	
عبدالرحمٰن الداخل کا کارنامہ	٢٣٨
امیر کا لقب	
زیدیہ کی بغاوت سے بے فکری	
علاء بن مغیث کا قتل	٢٣٩
طلیطلہ کی فتح	
سعید یحصبی کا خروج	٢٤٠
حیوہ اور عبداللہ بن خراشہ کی سرکوبی	
غیاث بن مسیر اسدی کی سرکوبی	
شقنا بن عبدالواحد	٢٤١
شقنا بن عبدالواحد کا خروج	
اہل اشبیلیہ کی بغاوت	
عبدالغفار اور حیوۃ بن ملامس کا قتل	٢٤٢
[illegible] کا خاتمہ	

عنوان | صفحہ

عبدالرحمٰن بن حبیب الفہری کی اندلس پر فوج کشی
یعقوب کی سرکوبی ۴۴۳
سلیمان بن عثمان کی بغاوت
حسین بن عاصی کا قتل
[illegible] ۴۴۴
امیر عبدالرحمٰن کی وفات

باب: ۲۵

امیر ہشام بن عبدالرحمٰن [illegible] ہشام اول کی تخت نشینی ۴۴۶
سلیمان [illegible] امیر عبدالرحمٰن کی بغاوت
سلیمان بن امیر عبدالرحمٰن کی دوبارہ بغاوت
سعید بن حسین کی بغاوت ۴۴۷
[illegible]
اہل طلیطلہ کی [illegible]
فرانس پر فوج کشی
اربونہ کی فتح
شاہ جلیقیہ اور فرانس کی پسپائی ۴۴۸
امیر ہشام بن عبدالرحمٰن کی وفات
ہشام کا کردار

باب: ۲۶

الحکم اول بن ہشام [illegible] ۴۴۹
عبداللہ بلنسی کا خروج
فرانسیسیوں کا [illegible] پر حملہ اور پسپائی
بہلول بن مرزوق کی بغاوت ۴۵۰
فرانسیسیوں کا [illegible] پر قبضہ
فرانسیسیوں کی پسپائی

عنوان | صفحہ

[illegible]
عمروس بن یوسف ۴۵۱
عمروس بن یوسف اور اہل طلیطلہ
عبدالرحمٰن بن حکم کی ولی عہدی پر [illegible]
یوم الحفرہ ۴۵۲
اہل قرطبہ کی بغاوت
طرطوشہ کا محاصرہ
اہل ماردہ کی سرکشی ۴۵۳
قرطبہ [illegible]
امیر حکم کی وفات اور کردار

باب: ۲۷

امیر عبدالرحمٰن الاوسط بن الحکم اول ۴۵۵
[illegible]
عبداللہ بلنسی کی بغاوت
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۴۵۶
[illegible]
اہل ماردہ کی بغاوت
[illegible]
اہل طلیطلہ کی بغاوت
اہل طلیطلہ کی سرکوبی ۴۵۷
[illegible] بن موسیٰ [illegible]
عبدالرحمٰن [illegible] پر فوج کشی
[illegible] کی شکست ۴۵۸
[illegible]

عنوان	صفحہ
مجوسیوں کا خروج	
مجوسیوں کا تعاقب	۲۵۹
امیر عبدالرحمٰن کی بلاد جلیقیہ پر فوج کشی	
امیر عبدالرحمٰن کے بادشاہ قسطنطنیہ سے تعلقات	
امیر عبدالرحمٰن اور [illegible]	
امیر عبدالرحمٰن کی وفات اور اولاد	۲۶۰
باب ۴۸	
محمد بن عبدالرحمٰن الاوسط ۲۳۸ھ تا ۲۷۳ھ	۲۶۱
طلیطلہ والوں کی سرکشی	
موسیٰ بن موسیٰ کی وفات	
معرکہ وادی سلیط	
مجوسیوں کی واپسی	
طلیطلہ کا محاصرہ	
اطراف اندلس پر [illegible]	۲۶۲
عبدالرحمٰن بن مروان جلیقی کی بغاوت اور صلح	
عبدالرحمٰن جلیقی کی عہد شکنی	
موسیٰ بن ذی النون کی بغاوت	
اسد بن حارث کی بغاوت	۲۶۳
جلیقی سے صلح	
عمر بن حفصون کی بغاوت کی ابتدا	
منذر بن امیر محمد کی فتوحات	
عمر بن حفصون کی اطاعت	۲۶۴
[illegible]	
ہاشم بن عبدالعزیز کی فتوحات	
امیر محمد کی وفات	

عنوان	صفحہ
باب ۴۹	
امیر المنذر بن محمد ۲۷۳ھ تا ۲۷۵ھ	۲۶۵
امیر عبداللہ بن محمد ۲۷۵ھ تا ۳۰۰ھ	
ہاشم بن عبدالعزیز کا قتل	
قلعہ ببشتر کا محاصرہ	
امیر عبداللہ کی سیرت	
عبدالرحمٰن بن مروان جلیقی	
سعدون سرنباقی	۲۶۶
[illegible] کی بغاوت	
[illegible] کا [illegible] پر قبضہ	
معرکہ [illegible]	
[illegible] کا قتل	۲۶۷
[illegible] کی بغاوت	
[illegible] کی بغاوت	
عمر بن حفصون	
ابن حفصون کی فتوحات	۲۶۸
ابن حفصون اور ابن اغلب	
ابن حفصون و بادشاہ جلالقہ	
ابن حفصون کا انتقال	
سلیمان بن عمر بن حفصون کی سرکشی و قتل	۲۶۹
بنی حفصون کا زوال	
اقوام جلیقیہ	
[illegible] بن حفصون [illegible] کا قتل	۲۷۰
[illegible]	
امیر عبداللہ کا انتقال	۲۷۱

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible]		[illegible]	۲۷۹
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۶۲	[illegible]	۲۸۰
		[illegible]	
باب [illegible]	۲۶۳	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۲۸۱
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۲۸۲
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۶۴	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۶۵	[illegible]	۲۸۳
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۶۶	باب [illegible]	۲۸۴
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۶۷	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۲۸۷
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۶۸	[illegible]	۲۸۸
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	

عنوان	صفحہ
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۸۹
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۹۰

باب ۳۲

عنوان	صفحہ
[illegible]	۲۹۲
[illegible]	
[illegible]	
محمد بن ابی عامر	۲۹۳
محمد بن ابی عامر کی [illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۹۵
[illegible]	۲۹۶
[illegible]	۲۹۷
[illegible]	۳۰۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۰۲
[illegible]	
[illegible]	
المہدی کا قتل	
قرطبہ کا محاصرہ	۳۰۳
[illegible]	

عنوان	صفحہ
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۰۷
[illegible]	
[illegible]	

باب ۳۳

عنوان	صفحہ
[illegible]	۳۰۸
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۰۹
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۱۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۱۱
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۱۲

عنوانات	صفحہ
باب: ۳۴	۳۱۳
ملوک الطوائف اندلس	
بنو عباد اشبیلیہ	
قاضی ابوالقاسم محمد	
ابوالقاسم محمد اور [illegible]	
[illegible] سے اشبیلیہ پر قبضہ	۳۱۴
محمد بن عبداللہ برزالی	
[illegible]	
محمد بن عبداللہ برزالی کا قتل	
[illegible]	
[illegible]	۳۱۵
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	۳۱۶
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible] کی وفات	
معتمد بن معتضد	
معتمد کی یوسف بن تاشفین سے امداد طلبی	۳۱۷
یوسف بن تاشفین کا اندلس [illegible]	
امارت [illegible]	
امارت [illegible]	۳۱۸
ابوالحزم جہور بن محمد بن جہور	
امارت قرطبہ [illegible]	۳۱۹
عبدالملک بن ابوالحزم بن جہور	

عنوانات	صفحہ
عبدالملک [illegible]	
محمد [illegible]	
امارت [illegible]	
ابوبکر عبداللہ [illegible]	
[illegible]	
امارت [illegible]	۳۲۰
[illegible]	
امارت [illegible]	۳۲۱
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
باب: ۳۵	۳۲۲
امارت شرقی اندلس	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۲۳
[illegible]	
امارت [illegible]	۳۲۴
منذر بن [illegible]	
[illegible]	
سلیمان بن محمد بن ہود	
[illegible]	
یوسف موتمن بن احمد مقتدر	
عبدالملک بن یوسف موتمن	۳۲۵
امارت [illegible]	
[illegible]	

عنوان	صفحہ
[illegible] کی فتح	
[illegible]	۳۲۶
[illegible]	
محمد بن یوسف کی فتوحات	
یحییٰ بن محمد	
المطلب کی معزولی	۳۲۷
[illegible]	
[illegible]	
[illegible] کا قبضہ	
باب: ۳۶	
[illegible]	۳۲۸
[illegible]	
[illegible] مصمودی کی سرکشی	
امیر بلنسیہ [illegible]	
[illegible] کی بیعت	
یوسف کا [illegible] پر قبضہ	
[illegible] پر فوج کشی	۳۳۰
محمد بن علی بن غانیہ	
[illegible]	
جنگ ارک	
[illegible] ابو زید کا فرار	
زیان اور ابن ہود کی جنگ	۳۳۱
عیسائیوں کی [illegible] پر فوج کشی	۳۳۲
امیر یحییٰ بن ابو زکریا	
ابو بکر واثق	
[illegible] کی بدعہدی	۳۳۳

عنوان	صفحہ
باب: ۳۷	۳۳۳
محمد بن یوسف بن ہود کی بغاوت	
[illegible]	
ابن ہود اور سید ابو زید کی معرکہ آرائی	
ابن ہود کی بیعت	۳۳۵
[illegible]	
[illegible] کی اطاعت	
[illegible] اشبیلیہ پر فوج کشی	
[illegible] انقلاب	۳۳۶
شعیب بن محمد کی سرکوبی	
[illegible] پر فوج کشی	
محمد بن عبد الملک کا [illegible] پر قبضہ	
ابو بکر واثق کا [illegible] پر قبضہ	۳۳۷
باب: ۳۸	
[illegible]	۳۳۸
[illegible]	
محمد بن یوسف بن نصر	
ابن احمر کا اشبیلیہ سے اخراج	
ابن احمر کا غرناطہ پر قبضہ	۳۳۹
اہل مریہ کی اطاعت	
[illegible]	
[illegible]	
عیسائیوں کا قلعات پر قبضہ	
[illegible]	
[illegible]	۳۴۰
[illegible]	

عنوان صفحہ

[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۳۳
[illegible] ۳۳۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۴۳
[illegible] ۳۴۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۴۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۴۶
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۴۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۴۸

عنوان صفحہ

[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۴۹
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۵۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۵۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باب [illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]

عنوان صفحہ

[illegible] ۳۷۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۷۵
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۷۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عمرو بن لیث
[illegible] ۳۷۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۷۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باب ۱۰

افریقہ ۳۸۰
افریقہ میں اسلامی فتوحات کی ابتداء
عبداللہ بن ابی سرح
معاویہ بن حدیج
عقبہ بن نافع
ابو المہاجر
عقبہ بن نافع کی افریقہ میں واپسی ۳۸۱
معرکہ تہودا
زہیر بن قیس بلوی
حسان بن نعمان غسانی ۳۸۲
کاہنہ کا قتل
موسیٰ بن نصیر کی فتوحات
فتح اندلس ۳۸۴
محمد بن یزید
اسماعیل بن عبیداللہ
یزید بن ابی مسلم
بشر بن صفوان کلبی
عبیدہ بن عبدالرحمٰن
عبیداللہ بن حبحاب
محمد بن عبداللہ [illegible] کا قتل
غزوۃ الاشراف
کلثوم بن عیاض ۳۸۵
[illegible]
بلج بن بشر
عبدالرحمٰن بن حبیب اور خوارج کی جنگ ۳۸۶

عنوان	صفحہ
عبدالرحمٰن اور ... کے مابین جنگیں	
خلیفہ منصور اور عبدالرحمٰن کے مابین کشیدگی	
عبدالرحمٰن کا قتل	
حبیب بن عبدالرحمٰن	۳۸۷
الیاس بن حبیب کا خاتمہ	
عاصم بن جمیل	
حبیب بن عبدالرحمٰن کا قتل	
عبدالملک بن ابی الجعد نفزوی	
عبدالاعلیٰ معافری	۳۸۸
محمد بن اشعث خزاعی	
محمد بن اشعث کی معزولی	
اغلب بن سالم بن عقال	
اغلب کی معزولی	
اغلب کا خاتمہ	۳۸۹
ابو قرہ ... اور حسن کی جنگ	
عمر بن حفص ہزار مرد	
ابو حاتم یعقوب بن حبیب	
ابو حاتم کی طبنہ پر یورش	۳۹۰
عمر بن حفص کا خاتمہ	
یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب	
ابو حاتم اور یزید کی جنگ	
یزید کا عہد امارت	۳۹۱
روح بن حاتم	
فضل بن روح	
عبداللہ بن جارود	
عبداللہ بن جارود اور فضل کا مقابلہ	۳۹۲
ہرثمہ بن اعین	

عنوان	صفحہ
عبداللہ بن جارود کی معزولی	
قصر کبیر کی تعمیر	۳۹۳
ہرثمہ کی عراق کو مراجعت	
محمد بن مقاتل عکی	
محمد بن مقاتل اور تمام بن تمیم کی جنگ	
ابراہیم بن اغلب کی محمد ابن مقاتل کی کمک	
باب : ۳۱	۳۹۴
حالات افریقہ (۲)	
دولت بنو اغلب	
ابراہیم بن اغلب	
عباسیہ کی تعمیر	
بہلول بن عبدالرحمٰن مطغری کی بغاوت	۳۹۵
اہل طرابلس کی سرکشی و بغاوت	
عمران بن مجالد اور ابن اغلب کی جنگ	
عبداللہ بن ابراہیم کی معزولی	
ابو العباس عبداللہ	۳۹۶
زیادۃ اللہ بن ابراہیم	
زیاد بن سہل کی بغاوت و قتل	۳۹۷
زیادۃ اللہ اور منصور کی جنگ	
عامر بن نافع کی سرکشی	
منصور طنبذی کی سرکشی و قتل	۳۹۸
زیادۃ اللہ کی صقلیہ پر فوج کشی	
تسخیر صقلیہ	۳۹۹
اسد بن فرات	
قلعہ کراث کا محاصرہ	
اسد بن فرات کی وفات	

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
[illegible] کی شکست		ابراہیم کی وفات	٣٠٧
بطریق صقلیہ کا فرار	٣٠٠	[illegible] شیعی کا ظہور	
ابراہیم بن احمد کی صقلیہ پر فوج کشی		ابو العباس عبداللہ بن ابراہیم	
قصریانہ پر قبضہ		زیادۃ اللہ آخر	
زیادۃ اللہ کی وفات		[illegible] اور ابو عبداللہ شیعی کی جنگ	٣٠٨
ابو عقال اغلب بن ابراہیم بن اغلب	٣٠١	[illegible]	
ابو العباس محمد بن اغلب بن ابراہیم		ابو عبداللہ شیعی کی فتوحات	
[illegible] کی معزولی		زیادۃ اللہ کی روانگی مصر	٣٠٩
[illegible]		بنی اغلب کا زوال	
ابو ابراہیم احمد		**باب ۴۳**	
زیادۃ اللہ اصغر	٣٠٢		٣١٠
[illegible]		امارت صقلیہ [illegible]	
[illegible]		حسن بن [illegible] کی معزولی	
[illegible] کی شکست		احمد بن قرہب	٣١١
[illegible]	٣٠٣	احمد بن قرہب اور حسن ابن ابی خنزیر کی جنگ	
[illegible]		احمد بن قرہب کا قتل	
[illegible]		حسن بن ابی الحسین کا ولایت صقلیہ پر تقرر	٣١٢
[illegible]	٣٠٤	احمد بن ابی الحسین اور [illegible]	٣١٣
[illegible]		حسن کے [illegible]	
[illegible]		حسن کی وفات	
[illegible] کا قتل		[illegible]	
ابراہیم بن احمد [illegible]	٣٠٥	[illegible]	٣١٤
[illegible] کا محاصرہ		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	[illegible]	ابو القاسم علی بن حسن	٣١٥
[illegible]		تاج الدولہ جعفر بن محمد [illegible]	
[illegible]		یوسف	

عنوان	صفحہ
[illegible]	۴۱۹
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۲۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
باب: ۳۳	۴۲۸
[illegible]	
[illegible] کے حالات	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۲۹
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۳۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۳۱
[illegible]	
[illegible]	

عنوان	صفحہ
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۳۲
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۳۳
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۳۴
[illegible]	
باب: ۳۴	۴۳۵
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۳۶
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۳۷
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۳۸
باب: ۳۵	
[illegible]	۴۳۹

عنوان	صفحہ
علی بن محمد [illegible]	
ابن مسعود بن [illegible]	
محمد بن سبا	۴۳۰
عمران بن محمد	
دولت بنی زریع کا خاتمہ	
باب: ۳۷	۴۳۱
[illegible] بنو مہدی [illegible]	
علی بن مہدی [illegible]	
علی بن مہدی اور [illegible]	
علی بن مہدی کا خروج	
علی بن مہدی کا زبید پر قبضہ	۴۳۲
علی بن مہدی کے عقائد [illegible]	
عبدالنبی بن علی و دولت بنی مہدی [illegible] کا خاتمہ	۴۳۳
[illegible] یمن	
تہامہ [illegible]	۴۳۴
حدود تہامہ [illegible] اور [illegible]	
زبید	۴۳۵
عدن	
[illegible]	
تعز	۴۳۶
قلعہ [illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
قلعہ [illegible]	۴۳۷
قلعہ [illegible]	

عنوان	صفحہ
قلعہ [illegible]	
جبل [illegible]	
[illegible]	
قلعہ [illegible]	
قلعہ [illegible]	۴۳۸
[illegible]	
[illegible]	
بلاد [illegible]	۴۳۹
[illegible]	
[illegible]	
بلاد [illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
بلاد [illegible]	
بلاد حضرموت	۴۴۰
[illegible]	
قلعہ [illegible]	
بلاد [illegible]	۴۴۱
دریا اور [illegible]	
[illegible]	
باب: ۳۸	۴۴۲
[illegible]	
[illegible]	
بنی ہمدان	
[illegible]	۴۴۳
[illegible] بن ہمدان	

عنوان	صفحہ
حمدان کا موصل پر قبضہ	
[illegible]	
حمدان کی رہائی اور فرار	۴۴۵
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
حسین بن حمدان [illegible]	۴۴۶
حسین بن حمدان کی بغاوت	
حسین بن حمدان کا قتل	
ابو الہیجاء [illegible]	۴۴۷
ابو الہیجاء کا قتل	
[illegible] بن حمدان [illegible]	
[illegible] الدولہ بن حمدان	
ناصر الدولہ کی شکست اور گرفتاری	۴۴۸
ناصر الدولہ کی اطاعت	
[illegible] کا قتل	
[illegible] کا [illegible] پر قبضہ	
بختیار [illegible]	۴۴۹
[illegible]	
[illegible] کی جنگ	
[illegible] اور سیف الدولہ [illegible]	
[illegible] کا تعاقب	۴۵۰
سیف الدولہ [illegible]	
[illegible]	۴۵۱
[illegible]	
[illegible] کی شکست [illegible]	
[illegible]	

عنوان	صفحہ
[illegible]	۴۵۲
خلیفہ متقی اور توزون کی مصالحت	
[illegible] کا قتل	
[illegible]	
خلیفہ متقی کی معزولی	۴۵۳
[illegible]	
سیف الدولہ [illegible] پر قبضہ	
خلیفہ مستکفی اور [illegible] الدولہ کے درمیان مصالحت	
خلیفہ مستکفی کی معزولی	۴۵۴
معرکہ [illegible]	
[illegible]	
باب ۴۹	۴۵۵
[illegible]	
[illegible] (۲)	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible]	
[illegible] کی بغاوت	۴۵۶
[illegible] کی شکست [illegible]	
سیف الدولہ کا [illegible]	۴۵۷
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۵۸
[illegible]	
[illegible]	

عنوان	صفحہ
[illegible] پر فوج کشی	۳۲۹
ابن الزیات کا [illegible]	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible]	
[illegible]	۳۳۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۳۱
[illegible]	
[illegible]	۳۳۲
[illegible] پر قبضہ	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۳۳
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible] کی وفات	۳۳۴
[illegible] کی اسیری	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۳۵
[illegible] پر فوج کشی	
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	۳۳۶
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۳۷
[illegible]	
[illegible] کی رہائی [illegible]	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible]	۳۳۸
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible]	۳۳۹
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	۳۴۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۳۴۱
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible]	۳۴۳
[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	
[illegible] پر قبضہ	۳۴۴
[illegible] پر قبضہ	
[illegible]	
[illegible]	۳۴۶

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ابن خشتین کا طرابلس کا محاصرہ		علی بن مسیب کی گرفتاری	
ابوتغلب اور ورد کا اتحاد		علی بن مسیب کی رہائی	۴۸۴
ورد کی گرفتاری و رہائی	۴۷۵	علی بن مسیب کی عہد شکنی	
ورد کا محاصرہ قسطنطنیہ		دقوقا پر مقلد کا قبضہ	
بکجور کا امارت دمشق پر تقرر	۴۷۶	مقلد بن مسیب کا قتل	۴۸۵
باذ کردی		قرواش بن مقلد	
باذ کردی کا موصل پر قبضہ	۴۷۷	قرواش کی مدائن پر فوج کشی	
ابوالمعالی کی دیار بکر پر فوج کشی		قرواش اور ابوعلی کی جنگ	۴۸۶
باذ کردی اور حاجب ابوالقاسم کی مصالحت	۴۷۸	ابوالقاسم حسین کی گرفتاری	
ابو نصر خواشاذہ اور باذ کردی کی جنگ		موید الملک رخجی کی معزولی	
موصل پر بنو حمدان کا قبضہ		ابوالقاسم حسین کا موصل سے اخراج	۴۸۷
باذ کردی کا قتل	۴۷۹	ابوالقاسم حبیب بن مایقم	
ابوعلی اور پسران حمدان کی جنگ		قرواش کی شکست و اطاعت	
ابن طاہر کا قتل	۴۸۰	قرواش اور ابوالفتیان کی جنگ	
منجوتکین اور مصریوں کی جھڑپیں		بنو عقیل اور قرواش کی جنگ	
منجوتکین کا محاصرہ حلب		قرواش اور بنو خفاجہ	۴۸۸
امارت حلب سے بنو حمدان کا خاتمہ	۴۸۱	دولت بنو عقیل کا زوال	
بنو کلاب بن ربیعہ		بدران بن مقلد کا محاصرہ نصیبین	
باب: ۵۰	۴۸۲	**باب: ۵۱**	۴۸۹
امارت موصل (امارت بنو عقیل)		امارت موصل (دولت قرواش بن مقلد)	
قبیلہ عامر بن صعصعہ		سلطان محمود اور ارسلان ابن سلجوق	
بنو عقیل		غزوں کی غارت گری	
ابو الذواد کی خود مختاری		ترکوں کی موصل سے پسپائی	۴۹۰
مقلد بن مسیب		قرواش اور ترکوں کی جنگ	
مقلد اور بہاء الدولہ	۴۸۳	قرواش کی شکست و فرار	
مقلد اور بہاء الدولہ کے مابین معاہدہ		موصل میں قتل عام	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سلطان طغرل بیگ کی معذرت خواہی	۴۹۰	قریش بن بدران	۴۹۸
ترکوں کی سرکوبی		قراوش کی وفات	
بدران بن مقلد کا نصیبین پر قبضہ		قریش کا انبار پر حملہ و پسپائی	
محمد بن بدران	۴۹۲	سلطان طغرل بیگ اور الملک الرحیم	
قراوش اور غریب کی جنگ		قریش بن بدران اور بساسیری کی جنگ	۴۹۹
قراوش اور جلال الدولہ کے مابین کشیدگی		سلطان طغرل بیگ کا موصل پر قبضہ	
باب: ۵۲		قریش بن بدران کی اطاعت	
ملوک قسطنطنیہ	۴۹۳	سلطان طغرل بیگ کا سنجار پر قبضہ	
میخائیل و قسطنطین		بساسیری اور قریش کا موصل پر قبضہ	۵۰۰
دمستق کا خاتمہ		بساسیری و قریش کا بغداد پر قبضہ	
میخائیل اور قسطنطین		خلیفہ قائم کا حدیثہ میں قیام	۵۰۱
ثماد اور مانوس کا قتل		خلیفہ قائم کی مراجعت بغداد	
میخائیل اور بطریق اعظم	۴۹۴	بساسیری کا قتل	
میخائیل کی معزولی		قریش بن بدران کی وفات	
قسطنطین		سلطان طغرل بیگ کا کلاب سے معرکہ	۵۰۲
		مسلم بن قریش کا حلب پر قبضہ	
باب: ۵۳		اہل حران کی بغاوت	
امارت موصل	۴۹۶	فخر الدولہ ابو نصر محمد بن احمد	
دولت قریش بن بدران		وزارت سے فخر الدولہ کی معزولی	۵۰۳
ابوالحسن بن موصلک کی گرفتاری		ابن جہیر کی رہائی	
ابوالحسن کا فرار		فخر الدولہ کی دیار بکر پر فوج کشی	
قراوش اور ابوکامل		شرف الدولہ مسلم بن قریش کی اطاعت	۵۰۴
قراوش کی نظربندی سے رہائی	۴۹۷	سلیمان بن قتلمش	
ابوکامل اور بساسیری کی جنگ		ابن قتلمش اور شرف الدولہ کی جنگ	
قراوش کا فرار و نظربندی		شرف الدولہ کا قتل	۵۰۵
		شرف الدولہ کا کردار	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ابن قطلمش کا موصل کا محاصرہ اٹھا لینا		محمود کی امارت	
ابراہیم بن قریش		دولت بنی صالح کا خاتمہ	۵۱۳
ابراہیم اور ترکوں میں قانون	۵۰۶	ابن قطلمش اور تتش	
ابراہیم کا قتل		تتش کا حلب پر قبضہ	۵۱۴
تتش کا موصل پر قبضہ		سلطان ملک شاہ کی حلب کو روانگی	
علی بن مسلم کا امارت موصل پر تقرر		امارت حلب پر آقسنقر کا تقرر	
بنی عقیل کا زوال		**باب:۵۵**	۵۱۵
باب:۵۴		امارت حلہ	
دولت صالح بن مرداس ۴۰۲ھ تا دولت کلاب	۵۰۸	دولت بنو مزید	
صالح بن مرداس		سردار ابو الحسن علی بن مزید	
ابن ثعبان کا قتل		ابو الحسن کی خوزستان پر فوج کشی	
حاکم مصری اور لولوء بانی شیدی		ابو الحسن کی وفات	
عزیز الملک کی بغاوت		دبیس بن علی الاسدی	
صالح کا حلب پر قبضہ	۵۰۹	جزیرہ دبیس پر منصور بن حسین کا قبضہ	۵۱۶
صالح بن مرداس کا قتل		دبیس اور جلال الدولہ کی جھڑپ	
عیسائیوں کا حلب پر حملہ و شکست		جلال الدولہ اور دبیس کے درمیان مصالحت	
دزبری کا حلب پر قبضہ	۵۱۰	ابو کامل منصور بن علی	۵۱۷
دزبری کی وفات		معرکہ زرقاء	
معز الدولہ ثمال کی امارت		آقسنقر برسقی اور دبیس کی جنگ	۵۱۸
حلب سے دست برداری		دبیس اور خلیفہ کا معرکہ	
اہل حلب کی بغاوت			
ابن ملہم کی گرفتاری و رہائی	۵۱۱		
معز الدولہ ثمال کا حلب پر قبضہ			
معز الدولہ ثمال کی وفات			
محمود بن نصر کا حلب پر قبضہ	۵۱۲		

* * *

باب: ۱

امیران اندلس اور خلفائے مصر

دولت علویہ

علوی تحریک کا پس منظر دولت علویہ میں سے پہلے ہم ادریسی حکومت کے حالات لکھیں گے جو المغرب الاقصیٰ میں تھی۔ ہم اوپر شیعان اہل بیت علی کرم اللہ بن ابی طالب ان کے دونوں صاحبزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات بیان کر آئے ہیں اور ان واقعات کو تحریر کر چکے ہیں جو ان کے شیعوں پر کوفہ میں گزرے۔ حسن بن علی کی تسلیم امارت کے اسباب کوفہ میں زیاد کے نظام حکومت کی ابتری کے اسباب اور اس کے باغیوں کے مارے جانے کے تذکرے بھی (از انجملہ حجر بن عدی اور جو اس کے ساتھی تھے) ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر انہی شیعان اہل بیت نے معاویہ کی وفات کے بعد حسین بن علی کو کوفہ میں بلایا چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کی شہادت کا جو واقعہ مقام کربلا میں پیش آیا وہ مشہور ہے۔ اس واقعہ کے بعد شیعوں کو ان کی امداد نہ کرنے اور خاموشی اختیار کرنے سے ندامت ہوئی۔ یزید کی وفات اور مروان کی بیعت کے بعد شیعوں نے ندامت دور کرنے کی غرض سے خروج کیا۔ عبیداللہ بن زیاد بھی کوفہ کی فوجوں کو آراستہ کر کے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کے لئے نکلا۔ شیعوں نے سلیمان بن صرد کو اپنا امیر بنا لیا تھا۔ اطراف شام میں عبیداللہ بن زیاد کے لشکر سے مقابلہ ہوا۔ ایک سخت اور خونریزی جنگ کے بعد سب کے سب پامال کر دیئے گئے اس کے بعد مختار بن ابی عبید نے کوفہ میں محمد بن حنفیہ کے اتباع میں خون حسین کا مطالبہ کا اظہار کر کے بغاوت کر دی۔ اس بناء پر کل شیعوں نے اس کا ساتھ دیا اور اپنے کو شرطۃ اللہ (یعنی اللہ کی پولیس) سے موسوم کیا۔ عبیداللہ بن زیاد نے مختار پر دھاوا کیا مختار نے اسے شکست دے دی اور اتفاقاً دستگیر ہو گیا اسے مار ڈالا۔

ان واقعات سے مختار کا دماغ پھر گیا۔ محمد بن حنفیہ کو اس کی خبر لگی۔ بیزاری کا خط لکھ بھیجا۔ مختار ان کی ہوا خواہی چھوڑ کر عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہو گیا تب شیعوں نے زید بن علی بن حسین کو ہشام بن عبدالملک کے عہد حکومت میں خلافت کی بیعت کرنے کے لئے کوفہ بلایا۔ یوسف بن عمر والیٔ کوفہ نے انہیں قتل کر کے صلیب پر چڑھا دیا۔ یحییٰ بن زید نے جوزجان (مضافات خراسان) میں حکومت کے خلاف بغاوت کی۔ ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ قتل اور صلیب پر چڑھائے جانے کا پیش آیا جو ان کے والد زید کے ساتھ پیش آیا تھا۔ غرض اہل بیت کی خونریزی کا سلسلہ چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔ جس کو آپ

دولت امویہ اور عباسیہ کے عہد حکومت کے ضمن میں آ جاتے ہیں

رافضی فرقہ : پھر شیعوں میں امام اور امامت کی تعیین کے سلسلے میں باہم اختلاف پیدا ہوا جس سے ان کے باطنی مذہب میں بھی سخت اختلاف پیدا ہوا۔ شیعہ امامیہ اس امر کے قائل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے بموجب حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب امام ہیں اور ان کو باقی صحابہ پر فوقیت کا منصب دیتے ہیں اور شیخین یعنی (ابو بکر و عمر) سے بیزاری اور تبرا کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے ان کے قول کے مطابق حق کو ان کا حق حاصل کرنے سے روکا تھا۔ امامیہ نے زید شہید سے جب کہ ان کو کوفہ میں طلب کیا تو اسی مسئلے میں جھگڑا کیا تھا چونکہ جناب معروف نے شیخین سے بیزاری ظاہر نہ کی اور نہ ان سے تبرا کیا اسی وجہ سے امامیہ نے ان کی رفاقت ترک کر دی۔ اسی باعث وہ رافضی کے نام سے موسوم ہوئے۔

زیدیہ فرقہ : انہیں میں سے ایک فرقہ زیدیہ کہلاتا ہے جو بنی فاطمہ کی امامت کا قائل ہے۔ یہ فرقہ علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے بیٹوں کو افضل سمجھتا ہے۔ یہ شیخین کو افضلیت دیتا ہے۔ شیخین کی امامت ان کے نزدیک ٹھیک ہے باوجود یہ کہ علی کرم اللہ وجہہ سب سے افضل جانا جاتا ہے۔ زید شہید اور ان کے متبعین کا یہی مذہب ہے۔ یہ فرقہ افراط و تفریط سے بہت دور اور اعتدال سے دوسرے شیعوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہے۔

کیسانیہ فرقہ : انہیں میں سے ایک فرقہ کیسانیہ ہے جو منسوب ہے کیسان سے۔ اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہے کہ حسن و حسین کے بعد محمد بن حنفیہ اور ان کے لڑکے امام برحق ہوئے۔ اسی فرقہ سے ایک دوسری شاخ شیعیان بنی عباس کی نکلی ہے جو اس امر کے قائل ہیں کہ ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ کی وصیت کے مطابق امامت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی اولاد کی طرف منتقل ہو گئی۔ غرض مذہب شیعہ میں باہم بہت سے اختلافات پیدا ہوئے اور طرح طرح کے مذاہب نکلے اور خلاف اعتقادات و مذاہب کے فرقے علیحدہ علیحدہ ناموں سے موسوم ہوئے۔ کیسانیہ محمد بن حنفیہ کے گروہ سے تھے اور اکثر عراقی اور ایرانی شمار ہوتے ہیں۔
جس وقت بنی امیہ کی حکومت میں تزلزل اور ضعف پیدا ہوا اس وقت اہل بیت نے مدینہ میں جمع ہو کر محمد بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کی پوشیدہ طور سے بیعت کی اور سب نے انہیں اپنا خلیفہ اور سردار تسلیم کیا۔ اس جلسہ میں ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب یعنی منصور بھی شریک تھا اور اہل بیت کے ساتھ اس نے بھی محمد بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ کی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اس وجہ سے کہ منصور شروع ہی سے ذی عزم و ذی فہم کا مادہ رکھتا تھا [illegible] بنا دیا گیا۔ یہی وجہ ہے امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جس وقت ابو جعفر عبداللہ نے حجاز سے بغاوت کی تھی۔ موافقت کی تھی۔ محمد بن عبداللہ کی امامت کو ابو جعفر عبداللہ کی امامت سے زیادہ صحیح اور قابل احترام سمجھا تھا۔ کیونکہ ان کے پیشتر محمد بن عبداللہ کی بیعت منعقد ہو گئی تھی اور شیعہ کے نزدیک وہ محمد بن علی کی وصیت کے مطابق حکومت پھر ان کی طرف منتقل ہو گئی تھی۔ مگر امام مالک و امام ابو حنیفہ انہیں کی فضیلت کے قائل رہے اور انہی کے استحقاق کو قابل ترجیح سمجھتے رہے۔ گو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی وجہ سے ابو جعفر منصور کے عہد حکومت میں ان کو طرح طرح کے مصائب اٹھانے پڑے۔ امام مالک کو طلاق مکرہ مجبور کے فتویٰ پر پٹوایا گیا اور امام ابو حنیفہ کو عہدہ قضا قبول نہ کرنے پر جیل میں ڈال دیا گیا۔

ابو جعفر منصور اور محمد بن عبداللہ : جس وقت دولت و حکومت نے بنی امیہ سے منہ پھیرا بنی عباسیہ کا دور حکومت آ گیا

اور تخت خلافت پر ابوجعفر منصور جلوہ افروز ہوا اس وقت لوگوں نے اس سے بنی حسن بن علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب کی بیعت پر متوجہ کیا کہ محمد بن عبداللہ ملقب بہ نفس ذکیہ [illegible] والا ہے۔ اس کے داعی خراسان میں پھیل گئے ہیں۔ اسی وجہ سے منصور نے بنی حسن اور ان کے بھتیجوں کو گرفتار کرلیا۔ چنانچہ حسن، ابراہیم، ابوجعفر، [illegible] موسیٰ بن عبداللہ، سلیمان، عبداللہ، ابراہیم اور محمد، اسماعیل، اسحاق، ابراہیم ابن حسن کے [illegible] گرفتار کر کے کوفہ کے [illegible] قید کردیا۔ [illegible] حالت میں [illegible] سب کے سب وفات پاگئے۔ ان لوگوں کی گرفتاری کے بعد محمد بن عبداللہ کی جستجو ہونے لگی۔ محمد بن عبداللہ نے یہ خبر پاکر ۱۴۵ھ میں مدینہ سے بغاوت کی اور اپنے بھائی ابراہیم کو بصرہ بھیجا۔ چنانچہ ابراہیم نے بصرہ، اہواز اور فارس پر قبضہ کرلیا۔ حسن بن معاویہ نے مکہ [illegible] قبضہ کرلیا اور ایک عامل [illegible] روانہ کیا۔ [illegible] خلافت کی [illegible] دعوت دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] مہدی کے لقب سے ملقب کیا لوگ ان کو نفس ذکیہ کے خطاب سے مخاطب کرتے تھے۔ [illegible] مدینہ کو گرفتار [illegible] قید کیا۔

ابوجعفر منصور اور مہدی کی خط و کتابت۔ ابوجعفر منصور کو [illegible] مہدی کی [illegible] سے [illegible] پہنچی [illegible] جو [illegible] منصور نے اس خط میں بسم اللہ کے بعد تحریر کیا تھا

من عبد الله عبد الله امير المؤمنين الى محمد بن عبد الله انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم الا الذين تابوا من قبل ان تقدروا عليهم فاعلموا ان الله غفور رحيم

ولك ذمة الله وعهده وميثاقه [illegible] ان تبت من قبل ان اقدر عليك ان امنك على نفسك ومالك وولدك واخوتك ومن تابعك وجميع شيعتك وان اعطيك الف الف درهم وانزلك من البلاد حيث شئت واقضي لك ما شئت من الحاجات وان اطلق من سجني من اهل بيتك وشيعتك وانصارك ثم لا اتبع احدا منكم بمكروه فان شئت ان تتوثق لنفسك فوجه الي من ياخذ لك من الميثاق والعهد والامان ما احببت والسلام عليك

"از طرف امیرالمومنین بخدمت محمد بن عبداللہ۔ بالتحقیق ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور دنیا میں فساد برپا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ مار ڈالے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹی جانب سے کاٹے جائیں یا جلاوطن کیے جائیں۔ یہ ان کی دنیاوی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے مگر جنہوں نے [illegible] توبہ کرلی [illegible] جان لو کہ اللہ غفور رحیم ہے۔ [illegible] اللہ کا عہد و میثاق ہے [illegible] کہ اگر تم نے اس سے پیشتر کہ میں تم پر قابو پاؤں [illegible] تو میں تم کو [illegible] اور تمہاری جان اور مال [illegible] امان دیتا ہوں اور تم کو [illegible]

تمھیں سلطنت کی اجازت ہوگی۔ اور تمہاری جس قسم کی ضرورتیں ہوں گی سب پوری کریں گے تمہارے خاندان اور تمہارے مددگاروں کو قید کی مصیبت سے رہا کر دیں گے اور اس کے بعد پھر کسی کی برائی ذکر یں گے اور اگر تم دین کا اپنا ذاتی اطمینان چاہتے ہو تو ہمارے پاس ایسے شخص کو بھیج دو جو تمہارے لئے عہد و اقرار اور امان جیسا بھی تم چاہو ہم سے لے لے۔ والسلام"۔

محمد بن عبداللہ: محمد بن عبداللہ نے جواباً تحریر کیا جس میں بسم اللہ کے بعد یہ عبارت تحریر کی تھی:

من عبداللہ محمد المہدی امیر المؤمنین الی عبداللہ محمد اما بعد طسم تلک آیت الکتب المبین نتلو علیک من نباء موسیٰ و فرعون بالحق لقوم یؤمنون ان فرعون علا فی الارض و جعل اھلھا شیعاً یستضعف طائفۃ منھم یذبح ابناءھم و یستحی نساءھم انہ کان من المفسدین و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلھم الوارثین و نمکن لھم فی الارض و نری فرعون و ھامان و جنودھما منھم ما کانوا یحذرون ۞ و انا اعرض علیک من الامان مثل الذی اعطیتنی فقد تعلم ان الحق حقنا و انما ادعیتم ھذا الامر بنا و نھضتم فیہ بشیعتنا و حظیتم بفضلنا و ان علیا علیہ السلام کان الوصی و الامام فکیف ورثتموہ دوننا و نحن احیاء و قد علمتم انہ لیس احد من بنی ھاشم یمد بمثل فضلنا و لا یفخر بمثل قدیمنا و حدیثنا و نسبنا و سببنا و انا بنو بنتہ فاطمۃ فی الاسلام من بینکم فانا اوسط بنی ھاشم نسباً و خیرھم اماً و اباً لم تلدنی العجم و لم تعرق فی امھات الاولاد و ان اللہ عزوجل لم یزل یختار لنا فولدنی من النبیین افضلھم محمد صلی اللہ علیہ وسلم و من اصحابہ اقدمھم اسلاماً و اوسعھم علماً و اکثرھم جھاداً علی بن ابی طالب و من نسائہ افضلھن خدیجۃ بنت خویلد اول من آمن باللہ و صلی الی القبلۃ و من بناتہ افضلھن و سیدۃ نساء اھل الجنۃ و من المولودین فی الاسلام حسن و حسین سیدا شباب اھل الجنۃ۔ ثم قد علمت ان ھاشماً ولد علیاً مرتین من قبل جدی الحسن و الحسین فما زال اللہ یختار لی حتی اختار لی فی النار فولدنی ارفع الناس درجۃ فی الجنۃ و اھون اھل النار عذاباً یوم القیامۃ فانا ابن خیر الاخیار و ابن خیر الاشرار و ابن خیر اھل الجنۃ و ابن خیر اھل النار و لک عہد اللہ ان دخلت فی بیعتی ان اؤمنک علی نفسک و ولدک و کل ما اصبتہ الا حداً من حدود اللہ او حقاً لمسلم او معاھد فقد علمت ما یلزمک فی ذلک فانا اولی بالعہد منک و احری بقبول الامان فاما امانک الذی عرضت علی فہو ای الامان فی امان ابن ھبیرۃ ام امان عمک عبداللہ بن علی ام امان ابی مسلم

والسلام

"اللہ کے بندے محمد مہدی امیر المومنین ابن عبداللہ محمد کی طرف سے۔ اما بعد طسم یہ روشن کتاب کی آیات ہیں ہم تجھ کو موسیٰ اور فرعون کا کچھ احوال سچائی کے ساتھ سناتے ہیں کہ ایمان والوں کے لئے یقین کا باعث ہو بے شک فرعون دنیا میں بہت بڑھ چڑھ رہا تھا اور اس کے لوگوں کو کئی جماعتوں میں تقسیم کر رکھا تھا اور ان میں سے

[illegible]

منصور نے جواب میں یہ عبارت تحریر کی

بسم الله الرحمن الرحيم من عبد الله امير المومنين الى محمد بن عبد الله فقد اتاني كتابك وبلغني كلامك فاذا جل فخرك بالنساء لتضل به الجفاة والغوغاء ولم يجعل الله النساء كالعمومة ولا الآباء كالعصبة والاولياء لان الله جعل العم ابا وبدأ به على الولد الادنى فقال جل ثناؤه عن نبيه عليه السلام واتبعت ملة آبائي ابراهيم واسماعيل واسحق ويعقوب ولقد علمت ان الله تبارك وتعالى بعث محمدا صلى الله عليه وسلم وعمومته اربعة فاجابه اثنان احدهما

[illegible]

إلى ركم قرابة النساء حتى ضللتم بها [illegible] وأما ما ذكرت من [illegible] ولو [illegible] على

قرب الأنساب وحق الأعمام لكان المختار آمنة أقربهن رحما ولكن الله يختار لدينه من

يشاء من خلقه، وأما ما ذكرت من فاطمة أم أبي طالب فإن الله لم يهد أحدا من ولدها إلى

الإسلام، ولو فعل لكان عبد الله بن عبد المطلب أولاهم بكل خير في الدنيا والآخرة و

أسعدهم بدخول الجنة غدا، ولكن الله أبى ذلك فقال: إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله

يهدي من يشاء، وأما ما ذكرت من فاطمة بنت أسد أم علي بن أبي طالب وفاطمة أم الحسن

وأن هاشما ولده مرتين وأن عبد المطلب ولد الحسن مرتين فخير الأولين رسول الله صلى

الله عليه وسلم لم يلده هاشم إلا مرة [illegible] وأما ما ذكرت من أنك ابن رسول الله صلى الله

عليه وسلم فإن الله عز وجل قد أبى ذلك فقال: ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن

رسول الله وخاتم النبيين، ولكنكم قرابة ابنته، وإنها لقرابة قريبة غير أنها امرأة لا تحوز الميراث

ولا تجوز أن تؤم، ولقد طلبها أبوك من كل وجه، فأخرجها تخاصم، ومرضها سرا، ودفنها

ليلا، فأبى الناس إلا تقديم الشيخين، ولقد حضر أبوك وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم

فأمر بالصلاة غيره، ثم أخذ الناس رجلا رجلا فلم يأخذوا أباك فيهم، ثم كان في أصحاب

الشورى فكل دفعه عنها، وبايع عبد الرحمن عثمان، وقتلها عثمان، وحارب أباك طلحة والزبير،

وامتنع سعد فأغلق بابه دونه، ثم بايع معاوية بعده، ثم أفضى أمر جدك إلى أبيك

الحسن فباعه من معاوية بخرق ودراهم، وأسلم في يديه شيعته، وخرج إلى المدينة فدفع الأمر

إلى غير أهله، وأخذ مالا من غير حله، فإن كان لكم فيها شيء فقد بعتموه، فأما قولك إن الله اختار

لك في الكفر فجعل أباك أهون أهل النار عذابا، فليس في الشر خيار، ولا من عذاب الله

هين، ولا ينبغي لمسلم يؤمن بالله واليوم الآخر أن يفتخر بالنار، سترد فتعلم، وسيعلم الذين

ظلموا أي منقلب ينقلبون، وأما قولك لم تلدك العجم ولم تعرق فيك أمهات الأولاد

وأنك أوسط بني هاشم نسبا وأصرحهم أما وأبا، فقد رأيتك فخرت على بني هاشم طرا، وقدمت

نفسك على من هو خير منك أولا وآخرا وأصلا وفصلا، فخرت على إبراهيم ابن رسول الله

صلى الله عليه وسلم، فانظر ويحك أين تكون من الله غدا، وما ولد فيكم مولود بعد وفاة رسول

الله صلى الله عليه وسلم أفضل من علي بن الحسين وهو لأم ولد، ولقد كان خيرا من جدك

حسن بن حسن، ثم ابنه محمد خير من أبيك، وجدته أم ولد، ثم ابنه جعفر وهو خير منك، ولقد

علمتم أن جدك عليا حكم الحكمين وأعطاهما عهده وميثاقه على الرضا بما حكما به

فاجتمعا على خلعه، ثم خرج عمك الحسين بن علي على ابن مرجانة، فكان الناس الذين معه

عليه حتى قتلوه، ثم حملوكم على الأقتاب كالسبي المجلوب في البلاد، ثم خرج منكم غير

واحد فقتلتكم بنو أمية، وحرقوكم بالنار، وصلبوكم على جذوع النخل، حتى خرجنا عليهم

فطلبنا بثأركم إذ لم تدركوه، ورفعنا أقداركم، وأورثناكم أرضهم وديارهم [illegible]

[illegible] في ادبار كل صلوة مكتوبة كما [illegible] الكفرة [illegible]

[illegible] ما ذكرنا من فضائل [illegible]

[illegible]

[illegible] في الجاهلية [illegible] الاعظم [illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] عبد المطلب [illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم

خاتم الانبياء [illegible]

[illegible]

[illegible] الاسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

والسلام

[illegible]

[illegible] ہے کہ تم میں سے کسی کے باپ نے [illegible] تھا، لیکن [illegible] انھوں نے [illegible] تھے [illegible]
آپ لڑائی کے ذریعے آپ کے قرابت داروں [illegible] قرابت قریب ہے [illegible] کے [illegible]
ان کے [illegible] کوئی [illegible] امامت [illegible] ان کے [illegible] سے کس طرح امامت کے
امامت [illegible] تمہارے باپ (علی) نے [illegible] کی [illegible] ان کے [illegible]
ان [illegible] کو [illegible] کے [illegible] تمہارے باپ [illegible] وقت [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے بعد
بھی [illegible] کے بعد [illegible] اور [illegible] لیکن تمہارے باپ [illegible] تمہارے
[illegible] عثمان کی خلافت [illegible]
[illegible] عثمان نے [illegible]
[illegible] ان کے بعد [illegible] تمہارے باپ [illegible]
[illegible] انھوں نے [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] آئے [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] کی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کی [illegible]
[illegible] باپ [illegible] ان [illegible]
[illegible] کی حیثیت سے [illegible] صورت میں [illegible] ([illegible] صورت میں [illegible]) [illegible]
[illegible] قیامت [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] جان [illegible]
[illegible] تم [illegible] اور تم [illegible]
[illegible] تم [illegible] کے [illegible]
اور تم [illegible] آپ [illegible] اور [illegible] تم نے [illegible]
[illegible] آپ [illegible] تمہارے [illegible]
[illegible] وفات کے بعد [illegible] حسن بن علی [illegible] حسین [illegible]
[illegible] کے بیٹے [illegible] اور ان کے بیٹے [illegible] تمہارے باپ
[illegible] ان کے بعد ان کے [illegible]
[illegible] تم [illegible]
[illegible] تم [illegible] ان [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] کے خلاف بغاوت کی [illegible] کے [illegible] ان کے
[illegible] تمام [illegible]
ان کے [illegible] لوگوں نے بیعت کی اور [illegible] ان [illegible]
[illegible] تم نے ان سے بغاوت کی [illegible] ان [illegible] تم ان کو [illegible]

قید سے چھڑایا اور ہم نے تم کو ان کے ملک اور زمین کا وارث بنایا اس سے پیشتر وہ لوگ تمہارے باپ پر ہر فرض نماز کے بعد لعنت کیا کرتے تھے جیسے کہ کفار پر لعنت کی جاتی ہے۔ پس ہم نے ان کو ذلیل اور رسوا کیا اور ان کو (علی کی) فضیلت بیان کی اور ان کے ذکر کو بڑھایا پس تم نے اسی کو ہمارے مقابلے میں دلیل بنا لیا اور تم نے یہ گمان کر لیا کہ ہم علیؓ کی فضیلت کی وجہ سے حمزہ اور عباس اور جعفرؓ پر علیؓ کو مقدم کرتے ہیں یہ سب کے سب ایسے گئے اور برائیوں سے محفوظ رہے اور تمہارا باپ خونریزی میں مبتلا ہو گیا۔ تم کو معلوم ہے کہ جاہلیت میں ہماری عزت و بڑائی زمزم پلانا تھی اور زمزم کا متولی ہوا تھا اور یہ عباسؓ کے قبضہ میں تھا نہ کہ ان کے اور بھائیوں کے۔ اس معاملہ میں تمہارے باپ نے جھگڑا کیا مگر عمرؓ نے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ان کے چچاؤں میں سے عباسؓ کے سوا کوئی زندہ نہ تھا پس وہی وارث ہوئے اور بنی عبدالمطلب بنی ہاشم میں سے اور لوگوں نے بھی خلافت کی خواہش کی مگر کسی کو اولاد عباسؓ کے علاوہ نصیب نہ ہوئی۔ اس لحاظ سے عباس میں یہ امور جمع ہو گئے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کا شرف حاصل ہوا اور ان کے قرابت کی فضیلت سے فرض ہے اور قدیم فضیلت عباس کو حاصل ہوئی اور اگر بدر میں عباس مجبوراً شریک ہوئے تو تمہارے چچا طالب و عقیل بھوکوں مر جاتے یا عتبہ و شیبہ کے گھروں کو جایا کرتے اصل یہ ہے کہ عباس نے ان کی عزت و آبرو رکھی۔ اسلام آیا تو بھی عباس طالب کے خرچ کے کفیل رہے۔ جنگ بدر میں عقیل کا فدیہ دیا ہم نے کفر میں بھی تمہاری عزت بچائی اور فدیہ دے کر قید سے چھڑایا اور تمہارے سوا ہم خاتم الانبیاء کے وارث ہوئے۔ تمہارا باپ اور تم سب جب کہ تم اس سے عاجز ہو گئے تھے اور ہم نے تم کو اس جگہ پر رکھا جہاں تم اپنے کو نہ رکھ سکتے تھے۔ والسلام

محمد بن عبداللہ پر لشکر کشی: یہ تحریر روانہ کرنے کے بعد ابوجعفر منصور نے محمد بن عبداللہ سے جنگ کرنے کو اپنے عم زاد بھائی عیسیٰ بن موسیٰ بن علی کو روانہ کیا چنانچہ عیسیٰ نے ایک عظیم لشکر کے ساتھ محمد بن عبداللہ پر چڑھائی کی۔ مدینہ منورہ میں دونوں حریفوں میں صف آرائی ہوئی۔ چودہ ماہ رمضان المبارک ۱۴۵ھ کو ہنگامہ کارزار گرم ہوا۔ میدان جنگ عیسیٰ کے ہاتھ رہا۔ محمد بن عبداللہ مہدی کو شکست ہوئی اس کا بیٹا علی نامی سندھ کی طرف بھاگ گیا اور وہیں تا بقائے حیات مقیم رہا۔ دوسرا بیٹا عبداللہ اشتر روپوش ہو گیا اور اسی حالت روپوشی میں مر گیا۔ ان لوگوں کی حالت کو ہم نے کامل طور سے ابوجعفر منصور کے حالات کے ضمن میں لکھ دیا ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ: اس کامیابی کے بعد عیسیٰ خلیفہ منصور کے پاس واپس آیا۔ منصور نے ایک دوسرا لشکر مرتب کر کے محمد مہدی کے بھائی ابراہیم سے لڑنے کو عیسیٰ ہی کو روانہ کیا۔ اسی ۱۴۵ھ کے آخری ماہ ذیقعدہ میں ابراہیم اور عیسیٰ میں معرکہ آرائی ہوئی۔ اس معرکہ میں بھی ابراہیم کو شکست ہوئی اور آپ مارے گئے۔ جیسا کہ ہم خلیفہ منصور کے حالات میں تحریر کر آئے ہیں۔ ان لوگوں میں جو ابراہیم کے ساتھ اس لڑائی میں کام آئے عیسیٰ بن زید بن علی بھی تھا۔

ابن قتیبہ کا خیال ہے کہ عیسیٰ بن زید بن علی نے ابو مسلم کے قتل کے بعد منصور کی مخالفت کا علم بلند کیا تھا اور ایک لاکھ بیس ہزار فوج سے منصور کے مقابلہ پر آیا تھا۔ دونوں حریفوں میں مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ منصور کو بھی

اضطراب پیدا ہو گیا اور اس نے میدان جنگ سے بھاگ جانے کا قصد کیا لیکن اچانک جنگ کا پانسہ کچھ ایسا پلٹا کہ عیسیٰ کو شکست ہوئی اور وہ ابراہیم بن عبداللہ کے پاس بصرہ بھاگ گیا اور وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ عیسیٰ بن موسیٰ بن علی نے ان پر چڑھائی کی اور ان دونوں کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

حسین بن علی کی بغاوت اس کے بعد ۱۶۹ھ زمانہ خلافت ہادی میں فخ حسن سے حسین بن علی بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے مدینہ منورہ میں حکومت کے خلاف سر اٹھایا آل محمد کی جماعت میں لوگوں نے ان کی بیعت کی۔ سامان سفر درست کر کے مکہ کا راستہ لیا۔ خلیفہ ہادی کو اس کی خبر لگی۔ محمد بن سلیمان بن علی کو جو اتفاق وقت سے بقصد حج بصرہ سے دارالخلافت آیا ہوا تھا۔ یہ بزرگ دیدہ حسین بن علی کے ساتھ جنگ پر مامور کیا۔ مکہ سے چھ میل کی مسافت پر مقام فخ میں مقابلہ ہوا میدان محمد بن سلیمان کے ہاتھ رہا حسین بن علی مع اپنے اعزہ کے مارے گئے باقی ماندہ بے سروسامانی اپنی اپنی جان بچا کر بھاگے جن میں ان کا چچا ادریس بن عبداللہ بھی تھا۔ ادریس نے میدان جنگ سے بھاگ کر مصر میں جا کر دم لیا۔

ادریس بن عبداللہ مصر کے محکمہ خبر رسانی پر ان دنوں واضح خادم صالح بن منصور معروف بہ مسکین مامور تھا چونکہ اس کا شیعیت کی جانب میلان تھا اس لئے وہ ادریس کے آنے کی خبر سن کر اس کے پاس گیا جہاں کہ وہ روپوش تھا اور اسے ڈاک کے گھوڑوں کے ذریعہ سے مغرب کی طرف روانہ کر دیا۔ اس کے ہمراہ اس کا خادم راشد بھی تھا۔ ۱۷۲ھ میں ولیلی میں جا کر مقیم ہوا ولیلی میں ان دنوں اسحاق بن محمد بن عبدالحمید امیر اور سردار تھا جو قبیلہ بربر کا ایک نامور شخص تھا اس نے ادریس کی بڑی خاطر داری کی اور عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ بربر کو جمع کر کے اس کی خلافت کی ترغیب دی پس آخر اسحاق خلافت عباسیہ سے منحرف ہو کر ادریس کا مطیع ہو گیا۔ بربریوں نے بھی اپنے سردار کے مائل ہو جانے سے ادریس کی بیعت کر لی اور اس کے حکم حکومت کے مطیع ہو گئے۔ اس زمانہ تک مغرب میں مجوسی بھی رہتے تھے۔ بربریوں نے ان سے معرکہ آرائی کی متعدد لڑائیاں ہوئیں جن کی وجہ سے وہ لوگ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور ادریس المغرب الاقصیٰ پر کامیابی کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا۔ اس کے بعد ۱۷۳ھ میں تلمسان پر بھی قبضہ کر لیا اور رفتہ رفتہ ملوک زمانہ نے اس کے حکم و حکومت کے آگے گردن اطاعت جھکا دی اور اس کی حکومت و دولت کو کامل طور سے استقلال و استحکام حاصل ہو گیا ابراہیم بن اغلب والی قیروان نے خلیفہ رشید کو اس کی اطلاع دی۔

ادریس بن عبداللہ اور شماخ خلیفہ رشید نے خلیفہ مہدی کے غلاموں میں سے سلیمان بن جریر معروف بہ شماخ نامی ایک غلام کو ابراہیم کے پاس قیروان روانہ کیا ابن اغلب نے پروانہ راہداری دے کر المغرب الاقصیٰ جانے کی اجازت دے دی چنانچہ شماخ نے المغرب الاقصیٰ میں جا کر ادریس کے پاس قیام کیا اور یہ ظاہر کیا کہ میں ظلم خلافت عباسیہ سے بیزار ہو کر طالبیوں کی حکومت کے سایہ میں قیام کرنے کے لئے آیا ہوں۔ امام ادریس نے شماخ کو اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کر لیا۔ شماخ اپنی عمدہ کارگزاریوں سے ادریس کی آنکھوں میں ایسا عزیز ہو گیا کہ وہ سب کو اسی کی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔ چند روز بعد ادریس کو دانتوں کے درد کی شکایت پیدا ہوئی۔ شماخ نے دوا میں زہر ملا کر دانتوں میں ملنے کو دیا۔ جوں ہی ادریس نے اس دوا کو دانتوں پر ملا اسی وقت اس کا دم گھٹ گیا اور اسی طرح سے جیسا کہ مورخین کا خیال ہے۔ ادریس کی موت واقع

ہوئی۔ فخ کا یہ واقعہ [illegible] کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جان بچائی۔

ادریس اور یحییٰ ..... [illegible] کی موت کے بعد ان کے بیٹے [illegible] بیعت [illegible] [illegible] حکومت قائم [illegible] [illegible]

یحییٰ بن عبداللہ کا خروج ان واقعات کے بعد یحییٰ [illegible] خلافت ہارون میں بغاوت [illegible] خلیفہ ہارون [illegible] [illegible] [illegible] ظاہر ہے۔

علی طباطبا کا خروج [illegible] [illegible]

بُری نظروں سے ان کے اتباع کو دیکھتے تھے۔ جو یہ حکومت و دولت حاصل کرنے کا لالچ دامن گیر ہوا۔ عراق میں ابراہیم بن محمد بن حسن مثنیٰ کی نسل سے کچھ لوگ موجود تھے۔ (ابراہیم وہ شخص ہے جو عہد خلافت منصور میں مارا گیا تھا) ان لوگوں میں سے جو ابراہیم کی نسل سے عراق میں موجود تھے محمد بن ... کا نام بھی تھا۔ یہ بھی ایک شخص تھا جس کو اس کے باپ نے لکنت کی وجہ سے "طباطبا" کا لقب دیا تھا۔ ان کے زمانہ والے اکثر زیدیہ تھے جو ان کی امامت کے قائل اور اس امر کے معتقد تھے کہ کسی کو بذریعہ وراثت نہیں پہنچتا بلکہ ... امامت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر ان کے حالات بیان کر آئے ہیں۔

طباطبا کا انقلاب چنانچہ ۱۹۹ھ میں طباطبا نے خروج کیا اور اپنی امامت و خلافت کا ڈھنڈورا پیٹا۔ ابو السرایا سری بن منصور (جو کہ شیبانی کا معزز سردار تھا) نے طباطبا کے ہاتھ پر ان کی امامت و خلافت کی بیعت کر کے حمایت کی غرض سے لشکر مرتب کرنے لگا۔ تھوڑے دنوں میں ایک عظیم الشان لشکر مرتب کر کے کوفہ پر قبضہ کر لیا۔ قرب و جوار کے عربوں نے بھی اطاعت قبول کر لی جس سے ان کی جمعیت بہت بڑھ گئی۔ حسن بن سہل نے زہیر بن مسیب کو طباطبا سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ طباطبا نے ... مقابلہ کیا۔ زہیر کو شکست ہوئی۔ ابو السرایا نے اس کے لشکرگاہ کو غارت کیا۔ اس کے بعد ... ابن طباطبا دفعتاً مر گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو السرایا نے ان کو زہر دلوا دیا تھا جو کہ طباطبا نے اس کو مال غنیمت سے روکا تھا۔

ابو السرایا اور ہرثمہ کی لڑائی۔ مرنے کے بعد ابو السرایا نے اس کی جگہ محمد بن جعفر بن محمد بن زید بن علی (زین العابدین) بن حسین علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ چونکہ محمد کم عمر تھے لہٰذا حکومت بھی ابو السرایا ہی کے ہاتھ میں رہی۔ ... ابو السرایا نے ... شکست دی اور بصرہ، واسط اور مدائن پر قبضہ حاصل کر لیا۔ حسن بن سہل نے جھلا کے ہرثمہ بن اعین کو ایک بڑے لشکر کا افسر بنا کر ان کی مہم پر روانہ کیا۔ ہرثمہ ان دنوں حسن سے کسی بات سے ناخوش تھا مگر حسن نے اسے راضی کر لیا۔ چنانچہ ہرثمہ نے ابو السرایا اور ان کے ہمراہیوں پر فوج کشی کی اور نہایت مردانگی سے ابو السرایا کو مدائن کی لڑائی میں شکست فاش دی اور ان میں سے ایک گروہ کثیر مار ڈالا۔

زید النار: ابو السرایا نے مدائن میں تمام قوت سے شکست کھا کر حسین الافطس بن حسن بن علی بن زین العابدین کو مکہ روانہ کیا۔ محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ بن حسن کو مدینہ بھیجا اور زید بن موسیٰ بن جعفر صادق کو بصرہ پر مامور کیا۔ زید بن موسیٰ کو زید النار کے لقب سے اس زمانہ میں لوگ یاد کرتے تھے اس مناسبت سے کہ انہوں نے بصرہ میں بہت سے گھروں کو جلا دیا تھا۔ ان لوگوں نے مکہ، مدینہ اور بصرہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔ ان دنوں مکہ میں مسرور خادم اکبر اور سلیمان بن داؤد بن عیسیٰ موجود تھے۔ یہ دونوں حسین کے آنے کی خبر پا کر مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ... حسین نے کعبہ میں داخل ہو کر غلاف کعبہ اتروا دیا ... جو خانہ کعبہ پر ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء کے ... دستور تھا ... حسین نے اسے اپنے ہمراہیوں پر تقسیم کر دیا۔

ابو السرایا کی گرفتاری۔ اس کے بعد ہرثمہ نے ابو السرایا سے لڑائی چھیڑ دی۔ اس معرکہ میں بھی ابو السرایا کو شکست ہوئی

بھاگ کر کوفہ پہنچے۔ ہرثمہ نے تعاقب کیا۔ ابوالسرایا نے کوفہ چھوڑ کر قادسیہ کا راستہ لیا۔ ہرثمہ نے کوفہ میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔ ابوالسرایا نے قادسیہ میں بھی امن کی صورت نہ دیکھ کر واسط کا رخ کیا۔ عامل واسط نے تلوار اور نیزہ سے اس کا استقبال کیا۔ ابوالسرایا شکست کھا کر جلولا چلا گیا۔ وہاں جلولا والے گرفتار کر کے بارگاہ حسن بن سہل کے پاس نہروان لائے۔ حسن بن سہل نے قتل کا حکم صادر کیا۔ یہ واقعہ ۲۰۰ھ کا ہے۔

محمد بن جعفر الصادق: رفتہ رفتہ اس واقعہ کی خبر علویوں تک پہنچی۔ سب نے مل کر محمد بن جعفر صادق کے ہاتھ پر بیعت کی اور امیر المومنین کے لقب سے مخاطب کرنے لگے۔ مگر ان کے دونوں لڑکے علی و حسین ان پر ایسا غالب و مستولی ہو گئے کہ ان کی موجودگی میں انہیں کسی قسم کا اقتدار حاصل نہ ہو سکا۔ ابراہیم بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق اپنے اہل بیت کے ساتھ یمن چلے گئے اور وہاں پر اپنی امارت و خلافت کی بنیاد ڈالی۔ نہایت قلیل مدت میں اکثر حصہ یمن پر قابض و متصرف ہو گئے۔ چونکہ انہوں نے کثرت سے لوگوں کو قتل کیا تھا اس وجہ سے یہ "جزار" کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ والی یمن کسی طرح اپنی جان بچا کر خلیفہ مامون کی خدمت میں بھاگ گیا۔ خلیفہ نے مزید جنگ اور فوج کثیر عطا فرما کر اسے علویوں کے سر کرنے کو پھر رخصت کیا۔ چنانچہ اسحاق نے مکہ تک رعیتوں کو بچا لیا۔ محمد بن جعفر الصادق شکست کھا کر سواحل عرب کی طرف بھاگ گئے۔ اسحاق نے تعاقب کیا اور محمد بن جعفر الصادق کی تلاش و جستجو میں لوگوں کو ادھر ادھر بھیجا۔ محمد بن جعفر الصادق نے خیمہ کر امان طلب کی۔ اسحاق نے امان دی۔ مکہ میں آئے، خلیفہ مامون کی خلافت کی بیعت کی اور منبر پر اس کے نام کا خطبہ پڑھا۔ اس واقعہ سے فراغت پا کر اسحاق نے یمن کی فتح کی مہم کی اور یمن کو علویوں سے خالی کر دیا تھا اور دولت عباسیہ کا سکہ جما دیا۔ [illegible] کے ساتھ ایسا ہی ہوا تھا اس کے بعد حسین الطس نے [illegible] سے خلافت کا دعویٰ کر کے بغاوت کی۔ خلیفہ مامون نے اسے اور اس کے دونوں بیٹوں علی و محمد کو قتل کر کے علویوں سے اپنے ممالک محروسہ کو پاک و صاف کر دیا۔

علی رضا کی ولی عہدی: بغداد بعد شیعوں کی کثرت اور تمام ممالک اسلامیہ میں ان کے پھیل جانے کی وجہ سے اور اس سبب سے کہ مامون کے خیالات اور معتقدات علی بن ابی طالب اور حسنین (حسن و حسین علیہم السلام) کی بہت قریب قریب بھی لوگوں پر چھپے نہ تھے۔ ۲۰۱ھ میں علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر الصادق بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کو اپنا ولی عہد بنایا اور ایک عام فرمان بایں مضمون کہ میرے بعد تاج و تخت خلافت کے مالک علی رضا ہوں گے روانہ کیا۔ درباری لباس سیاہ کی جگہ سبز کپڑوں کو قرار دیا۔ عباسیوں کو اس سے ناراضگی پیدا ہوئی۔ عراق میں مامون کے چچا ابراہیم بن مہدی کی خلافت کی بیعت ۲۰۲ھ میں کی گئی۔ بغداد میں اس جدید خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ مامون سے لوگ [illegible] کے دائرہ سے نکل گئے۔ مامون الرشید اس ہنگامے کو فرو کرنے کے لئے خراسان سے عراق کی جانب روانہ ہوا۔ اتفاق یہ کہ اثنائے راہ میں علی رضا بن موسیٰ کاظم نے بمقام طوس ۲۰۳ھ میں انتقال کیا۔ طوس میں مدفون ہوئے۔ مامون الرشید نے ۲۰۴ھ میں دار الخلافت بغداد پہنچ کر ابراہیم کو گرفتار کر لیا۔ آخر پھر اس کی تقصیر معاف کر دی اور چونکہ ولی عہد کا انتقال ہو چکا تھا اس وجہ سے یہ شورش بھی فرو ہو گئی۔

زیدیوں کی بغاوت: اس کے بعد ۲۰۷ھ میں عبدالرحمن بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب نے یمن میں علم

مخالفت بلند کیا۔ انہیں تیرا آل محمد کی حمایت کی اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ خلیفہ مامون نے اپنے غلام [illegible] ایک فوج عظیم بن القربی کے ساتھ ان کو گرفتار کرنے کے لیے بھیجا۔ عبد الرحمٰن نے دینار کے پہنچتے ہی امان کی درخواست کی اور علم خلافت کی اطاعت قبول کر لی۔ پھر زیدیوں نے سرزمین حجاز، عراق، جبال اور دیلم میں بکثرت بغاوتیں کیں جن میں سے ایک گروہ بکثرت پھیل گیا اور ایک بہت بڑی جماعت کو ساتھ لے کر علم خلافت سے مقابلہ کیا مگر ان کے ہاتھ ساتھ چاروں طرف ان کے ہاتھوں کچھ بھی نہ لگا۔ ان زیدیوں میں سب سے پیش پیش ... واقعہ ... ہوا۔ انہوں نے بغاوت کی وہ محمد بن قاسم بن علی بن عمر بن علی زین العابدین تھے۔ ۲۱۹ھ میں خلیفہ معتصم کے خوف سے خراسان بھاگ گئے۔ پھر خراسان سے طالقان چلا گیا اور اپنی خلافت و حکومت کا دعویدار ہوا۔ زیدیہ کے تمام گروہوں نے اس کی امامت کی تصدیق کی۔ دونوں میں بیعت ہوئی جماعت ہو گئی۔ عبد اللہ بن طاہر والی خراسان نے علم خلافت کی طرف سے محمد بن قاسم پر فوج کشی کی۔ متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ بالآخر عبد اللہ بن طاہر کامیاب ہوا اور محمد بن قاسم کو گرفتار کر کے دربار خلافت میں بھیج دیا۔ خلیفہ معتصم نے قید میں ڈال دیا۔ جہاں تک کہ یہ واقعہ ہے محمد بن قاسم نے قید حیات سے رہائی پائی۔ بعض کا بیان ہے کہ زہر دیا گیا۔

حسین بن محمد کا انجام: محرم ۲۵۱ھ میں بمقام کوفہ حسین بن محمد بن حمزہ بن عبد اللہ بن حسن اعرج بن علی بن زین العابدین ۲۵۰ھ میں مدعی خلافت و حکومت ہوئے۔ بنی اسد کا قبیلہ ان کا مطیع ہو گیا۔ ان کے علاوہ اور ان کے ہم خیال اور گروہ مل گئے۔ جب ان کے پاس جتھے ہو گئے تو امرائے دولت عباسیہ سے ابن خیکال نے ان لوگوں کے روکنے پر کمر ہمت باندھی۔ حسین اور ابن خیکال میں معرکہ آرائی ہوئی۔ میدان ابن خیکال کے ہاتھ رہا۔ حسین بھاگ کر صاحب زنج کے پاس پہنچا اور اس کے پاس قیام کیا۔ لوگوں نے اس کی بابت کے خطوط لکھے مگر وہ ان پر نہ آیا۔ تھوڑے عرصے بعد صاحب زنج نے خلافت عباسیہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور اسے وقتی قوت حاصل ہوئی۔ لیکن شکست کھا کر بھاگا اور گرفتار ہو کر قید میں مارا گیا۔

صاحب زنج: صاحب زنج نے حسین کے چند دنوں بعد بصرہ میں بغاوت کی اور تمام حبشیان بصرہ نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ علم خلافت کے لیے یہ ایک خطرناک واقعہ پیش آ گیا۔ صاحب زنج اپنی زبان سے کہا کرتا تھا کہ میں علی بن زید شہید کی اولاد میں سے ہوں۔ بعض اس کو علی بن محمد بن احمد بن عیسیٰ کہتے ہیں۔ پھر اپنے تئیں یحییٰ بن زید شہید کی طرف نسب منسوب کیا اور آخر میں [illegible] ایک ایلچی تھا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔ موفق برادر خلیفہ معتمد نے اس کی سرکوبی اپنے ہاتھ میں لی۔ دونوں طرف خوب خوب معرکہ آرائیاں ہوئیں۔ آخر کار صاحب زنج مارا گیا اور اس کی جماعت کو نشان ہستی سے نیست و نابود کر دیا گیا۔ ہم موفق کے حالات کے ضمن میں لکھ چکے ہیں اور دوبارہ قریب ان کے حالات میں لکھے جاتے ہیں۔

دولت زیدیہ: پھر طبرستان میں حسن بن زید حسنی سبطی اولاد سے حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید معروف بہ علوی ۲۵۰ھ میں خلافت و حکومت کا مدعی ہوا اور طبرستان و جرجان اور اس کے تمام صوبوں پر قابض و متصرف ہو گیا۔ یہاں پر ان کی اور اس کے گروہ زیدیہ کی ایک مدت تک حکومت قائم رہی۔ تیسری صدی ہجری میں ختم ہوئی اور اس کے بانی حسن سبط کی اولاد ہوئی۔ اس کے بعد عمر بن علی زین العابدین کی نسل سے ناصر اطروش حسن بن علی بن حسین بن علی بن عمر اور

کر زادوالی طالقان میں ریاست و حکومت کا وارث ہوا۔ دیلم اسی اطروش کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے اور انہی کی امداد و اعانت سے اطروش نے طبرستان وغیرہ پر قبضہ حاصل کیا تھا۔ یہاں پر اس کی اور اس کی آئندہ نسلوں کی دولت و حکومت کا سلسلہ جاری و قائم ہوا بلاد اسلامیہ پر دیلم کے قابض ہونے اور خلفائے عباسیہ پر مستولی ہونے کے یہی باعث ہوئے جیسا کہ ہم ان کی حکومت کے حالات میں بیان کریں گے۔

پھر یمن میں زیدیہ سے یحییٰ بن حسین بن قاسم بن رسی بن ابراہیم بن طباطبا نے دعوت امامت لے کر ۲۸۸ھ میں خروج کیا اور کامیابی کے ساتھ صعدہ پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد ان کی آئندہ نسلوں نے اپنی حکومت کا سلسلہ اس وقت تک جاری و قائم رکھا ہے اور اسی کو زیدیہ کے مرکز حکومت ہونے کا شرف حاصل ہے جیسا کہ آپ ان کے حالات میں پڑھیں گے۔

انہی واقعات کے اثناء میں محمد و علی پسران حسن بن جعفر بن موسیٰ کاظم مدینہ منورہ میں خلافت و حکومت کے دعویدار ہوئے۔ مدینہ منورہ اور اس کے گرد و نواح کو لوٹ لیا۔ غارت گری لوٹ مار شروع کر دی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تقریباً ایک ماہ تک نماز بھی نہیں پڑھی گئی۔ یہ واقعہ ۲۷۱ھ کا ہے۔

عبید اللہ المہدی: پھر مغرب میں رافضیوں کے ایلچیوں میں سے ابوعبداللہ شیعی ۲۸۰ھ میں عبید اللہ مہدی بن محمد بن جعفر بن محمد بن اسماعیل امام بن جعفر صادق کی طرف سے یہ کتامہ قبائل بربر میں گیا ہوا تھا چنانچہ قیروان میں اغالبہ پر قابض ہو گیا اور ۲۹۶ھ میں عبید اللہ مہدی کی خلافت کی بیعت المغرب الاقصیٰ میں لی گئی۔ اس وقت سے المغرب الاقصیٰ میں اس کی دولت و حکومت کی بنا استحکام کے ساتھ قائم ہو گئی جس کی وارث اس کی آئندہ نسلیں ہوتی رہیں۔ ان کے بعد ۳۵۸ھ میں انہی لوگوں میں سے المعز لدین اللہ معد بن اسماعیل بن ابوالقاسم بن عبید اللہ المہدی نے مصر و قاہرہ پر قبضہ حاصل کیا۔ چند دن بعد شام پر بھی متصرف ہو گیا۔ ایک مدت تک ان کی اور ان کی اولاد کی حکومت و دولت کا سکہ کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ زمانہ حکومت عاضد لدین اللہ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں شروع ۵۶۷ھ میں ان کی دولت و سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

رافضیوں کے ایلچی: ۲۷۸ھ میں دعاۃ (رافضیوں کے ایلچیوں) سے فرج بن یحییٰ نامی ایک شخص سواد کوفہ میں ظاہر ہوا۔ اس نے ایک کتاب بھی اسی امر کے اظہار میں رافضیوں کے سامنے پیش کی کہ یہ کتاب احمد بن محمد بن حنفیہ کی تصنیف ہوتی ہے اس کتاب میں کلمات کفر تحلیل و تحریم درج تھے۔ اس کا یہ دعویٰ تھا کہ احمد بن محمد ہی مہدی موعود اور امام زمانہ تھا اس نے سواد کوفہ کو قابل دست درازی کرنے کے لیے شام کی جانب رخ کیا۔ اور اسے بھی جی کھول کر لوٹا۔ ان میں سے ایک گروہ نے بحرین اور اس کے گرد و نواح میں جا کر اپنی حکومت و سلطنت کا سکہ جمایا۔ اس گروہ کا سردار ابوسعید جنابی تھا۔ یہاں پر اس کا حکومت و دولت کا سلسلہ جاری ہوا جس کے وارث اس کے لڑکے ہوئے یہاں تک کہ صفحہ ہستی سے ان کی حکومت کا نام بھی مٹا دیا گیا۔ جیسا کہ ان کی حکومت کے حالات آئندہ بیان کیے جائیں گے۔ اہل بحرین خلفاء عبیدیین کے علم حکومت کے نیچے ہو کر تابعدار تھے جن کی حکومت و سلطنت المغرب الاقصیٰ میں تھی۔

اسماعیلی ایلچی: پھر عراق میں اسماعیلیہ کے ایلچیوں اور رافضیوں کا ایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا جس نے گرد و نواح کے اکثر

تھی۔ یہ حضرموت میں [illegible] اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں [illegible] [illegible] منسوب کئے جاتے ہیں [illegible] [illegible] حکومت [illegible] تک [illegible]

یمامہ اور مکہ میں **زیدیوں کی امارت** [illegible] موسیٰ الجون بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ کی اولاد سے تھے۔ [illegible] اس کے بھائی اسماعیل بن یوسف نے [illegible] مکہ [illegible] حکومت [illegible] یمامہ [illegible] محمد بن یوسف [illegible] حکومت [illegible] [illegible]

[illegible] **کا اقتدار** [illegible] حکومت [illegible] [illegible] واللہ وارث الارض ومن علیہا

باب: ۲

دولت ادریسیہ

ادریس بن عبداللہ: جس وقت حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط نے مکہ معظمہ میں ۸ ذیقعدہ ۱۶۹ھ عہد خلافت خلیفہ ہادی میں دعوائے خلافت کیا اور ان کے اعزہ واقارب جن میں ان کے دونوں چچا ادریس اور یحییٰ تھے۔ ان کے ہم خیال ہو گئے۔ اور محمد بن سلیمان بن علی نے مقام فخ میں جو مکہ سے تین میل کی مسافت پر ہے معرکہ آرائی کی۔ اس معرکہ میں حسین بن علی اپنے اہل بیت کے ایک گروہ کے ساتھ کام آ گئے۔ بقیۃ السیف شکست کھا کر بھاگے۔ کچھ لوگ ان میں سے گرفتار کر لئے گئے یحییٰ بن ادریس اور سلیمان کسی نہ کسی طرف سے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے۔ چند روز بعد یحییٰ نے دیلم کو جمع کر کے بغاوت کی جیسا کہ اس سے پیشتر ان واقعات اور حالات کو اور نیز خلیفہ رشید کو جس طرح اس سے مصالحت کی اور مکر سے قید کیا۔ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

ادریس کی مصر کو روانگی: باقی رہا ادریس وہ بھاگ کر مصر پہنچا۔ ان دنوں مصر کی ڈاک پر واضح معروف بہ مسکین صالح بن منصور کا غلام مامور تھا۔ چونکہ یہ مذہباً شیعہ تھا۔ ادریس کی آمد کی خبر پا کر ادریس کے پاس گیا۔ جہاں وہ چھپا ہوا تھا۔ حکومت و دولت کے پنجہ سے ادریس کی گلو خلاصی کی سوائے اس کے کہ بذریعہ ڈاک ادریس کو مغرب روانہ کر دیا جائے اسے اور کوئی واضح صورت نظر نہ آئی۔ جھٹ پٹ سامان سفر درست کر کے ادریس کو چلتا کیا۔ چنانچہ مسافت طے کرنے کے بعد مع اپنے غلام راشد کے المغرب الاقصیٰ پہنچا۔

ادریس اور اسحاق بن محمد: ۱۷۲ھ میں مقام ولیلہ میں جا کر مقیم ہوا ان دنوں اسحاق بن محمد بن عبدالحمید امیر اوربہ یہاں موجود تھا۔ اس نے ادریس کو امان دی اور بربر کو اس کی خلافت و حکومت قائم کرنے کی ترغیب دی اور خلافت و حکومت کے امور و [illegible] تھوڑے دنوں میں زواغہ، لواتہ، سدراتہ، غیاثہ، نفزہ، مکناسہ، غمارہ اور مغرب کے تقریباً کل بربریوں نے جمع ہو کر ادریس کی خلافت و حکومت کی بیعت کی اور اس کی تشریف آوری کو رحمت الٰہی کا ایک کرشمہ سمجھا۔ جس روز لوگوں نے ادریس کی حکومت کی بیعت کی اسی روز ادریس نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا۔ جس میں بعد حمد باری و صلوٰۃ رسول معظم یہ بیان کیا تھا: "اے لوگو! تم اپنی گردنیں اٹھا کر ہمارے سوا غیروں کو نہ دیکھو۔ کیونکہ جو ہدایت اور راہ راست کی احتیاج ہمارے پاس پاؤ گے۔ اس کو تم دوسروں کے پاس ہرگز نہ پاؤ گے"۔ اس قدر کہہ کر منبر سے اتر آیا۔ چند روز بعد اس کے بھائیوں میں سلیمان بھی اس کے پاس آ پہنچا اور سرزمین تلمسان (متعلقات تلمسان) اور اس کے اطراف میں مقیم ہوا۔ جیسا

کہ ہم آگے چل کر ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

ادریس کی فتوحات: غرض جس وقت ادریس کی حکومت کو تھوڑا سا استقلال حاصل ہو گیا۔ اس وقت اس نے فوجیں مرتب کر کے مغرب میں ان بربریوں پر فوج کشی کی جو ہنوز دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے اور وہ مذہباً مجوسی، یہودی اور نصرانی تھے۔ مثلاً قندلاوہ، بہلوانہ، مدیونہ، فازاز وغیرہ چنانچہ اول تامستا، پھر شالہ اور بلاد تادلا وغیرہ کو فتح کیا جن کے اکثر باشندے یہودی اور نصرانی تھے۔ یہ سب فتح ہو گیا۔ ان لوگوں نے طوعاً و کرہاً اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس نے ان کے قلعوں اور مضبوط مقامات و فصیلوں کو توڑ پھوڑ ڈالا۔ اس کے بعد ۱۷۳ھ میں تلمسان پر جو صفری کی عملداری میں ان دنوں بنی یفرن اور مغراوہ کا دور دورہ تھا۔ محمد بن خزر ابن صولات امیر تلمسان نے ادریس سے ملاقات کی اطاعت قبول کی۔ بلا روک ٹوک کر دی جس کے بعد ادریس نے اس شہر میں تلمسان کی مسجد بنوائی، منبر بنانے کا حکم دیا اور اپنے نام کو منبر پر کندہ کرایا جو اس وقت موجود ہے۔ اس کے بعد شہر ولیلی واپس آ گیا۔

ادریس کا خاتمہ: غرض جب ادریس کی ترقی اور بڑھتی ہوئی قوت سے خطرہ پیدا ہوا خلیفہ ہارون کے مصاحبوں میں سے ایک غلام سلیمان بن جریر کا عرف شماخ، ایک خط لکھ کر ابن اغلب کے پاس روانہ کیا۔ ابن اغلب نے اس کو پروانہ راہداری دے کر ادریس کے پاس مغرب بھیج دیا۔ شماخ نے ادریس کے پاس پہنچ کر یہ ظاہر کیا کہ میں خلافت عباسیہ سے بیزار ہو کر آپ کی حکومت و سایہ عاطفت میں رہنے کو اس قدر طویل مسافت طے کر کے آیا ہوں۔ ادریس نے اس کو اپنے خاص مصاحبوں میں شامل کر لیا۔ ایک روز اتفاق سے ادریس کے دانتوں میں درد پیدا ہوا۔ شماخ نے ایک منجن جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ بھیج دیا۔ جوں ہی ادریس نے استعمال کیا دم گھٹ کر اسی وقت جان بحق ہو گیا جیسا کہ مورخین کا خیال ہے یہ واقعہ ۱۷۷ھ کا ہے۔ مقام اولیلی میں دفن کیا گیا۔ شماخ ادریس کو دوا دے کر روپوش ہو گیا تھا۔ حسب زعم مورخین وادی ملویہ میں راشد خادم ادریس نے پیچھا کر کے شماخ کو گرفتار کیا۔ دونوں میں دو دو ہاتھ چلے۔ راشد نے شماخ کا ایک ہاتھ بیکار کر دیا مگر شماخ وادی کو طے کر کے نکل گیا۔

ادریس اصغر بن ادریس کی بیعت: ادریس کے مرنے کے بعد بربریوں نے جمع ہو کر اس کے بیٹے ادریس اصغر کی حکومت کی بنا ڈالی جو اس کی لونڈی کنیزہ کے بطن سے تھا۔ بچہ حالت حمل میں ہی اس کی بیعت کی گئی۔ پھر بحالت رضاعت (شیرخوارگی) میں پھر اور دودھ چھوڑنے کے بعد یہاں تک کہ جوانی پر پہنچا۔ اس وقت بربریوں نے جامع ولیلی میں جب کہ یہ گیارہ سال کا تھا۔ ۱۸۸ھ میں اس کی حکومت و خلافت کی بیعت کی۔ اس سے قبل ابن اغلب نے بربریوں کو نقدی بھی دے کر ملا لیا تھا اور اسی کے اشارہ سے ۱۸۶ھ میں راشد خادم امام ادریس کو ان لوگوں نے مار ڈالا تھا۔ راشد کے بعد ابو خالد بن یزید بن الیاس عبدی، ادریس اصغر کی تیمارداری کرنے لگا۔ یہاں تک کہ ۱۹۲ھ میں اس کی خلافت و امارت کی بیعت لی گئی۔ تمام بربریوں نے اس کی حکومت و امارت بطیب خاطر قبول کی۔ شاہی قوانین سیاست انتظام کی غرض سے مرتب کئے اور رفتہ رفتہ تمام بلاد مغرب کو فتح کر لیا۔ اس نے اپنا قلمدان وزارت مصعب بن عمیر ازدی موسوم بہ ملجوم کے حوالہ کیا۔ اس کی دبدبہ اور جاہ و حشمت کی شہرت سے متعدد قبائل عرب اور اندلس نے اس کے علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی چنانچہ پانچ سو سے کچھ زیادہ آدمی اس کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ جن پر اس نے انہی لوگوں کو اپنا معتمد علیہ بنایا۔ حکومت و سلطنت کے اہم امور اور ذمہ داری کے کام سپرد کئے۔ انہیں لوگوں کی مدد سے ادریس کی حکومت و امارت کو استحکام حاصل ہوا۔ کچھ روز بعد ۱۹۲ھ میں

اور یہ احسان علی [illegible] الزام میں کہ اس نے ابراہیم بن اغلب والیٔ افریقیہ سے ساز باز کر کے زہر دلوا دیا گیا۔

دارالحکومت کی تبدیلی: چونکہ ولیلی ایک چھوٹا سا شہر تھا اور ادریس دوم کے دور حکومت میں آبادی بڑھتی جاتی تھی۔ اس لیے ایک دوسرا مقام دارالحکومت بنانے کے لیے تجویز کیا گیا۔ [illegible] تھے۔ [illegible] میں [illegible] تھے، اور [illegible] یہودی [illegible]۔ فاس [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible]۔ [illegible] لوگ ادریس کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے تھے، [illegible] ان لوگوں میں پہلے ہی سے باہمی نزاع پیدا ہو گئی تھی۔ ادریس نے ان لوگوں کی اصلاح کی غرض سے اپنے [illegible] ابوالحسن عبدالملک [illegible] روانہ کیا۔ اس کے بعد [illegible] کی سرحدی [illegible] ولیلی سے [illegible] آیا۔ [illegible] خلافت و حکومت کی بنا [illegible] ہو جاتی ہے۔ [illegible] حکومت و سلطنت کی [illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

مصالحت اور تلمسان کی فتوحات: [illegible] ۱۹۷ھ [illegible] ہے۔ [illegible] تلمسان [illegible] حکومت [illegible] ہیں [illegible] تلمسان [illegible] مسجد [illegible] ہے۔ [illegible] مسلمانوں [illegible] ہے۔ [illegible] لیکن [illegible] حکومت [illegible] ہے۔ لیکن چند [illegible] بعد ابراہیم بن اغلب نے اپنی [illegible] سے [illegible] ادریس نے [illegible] ۔

مغرب [illegible] سے عربی اثرات کا خاتمہ: [illegible] بہلول بن عبدالواحد مغفری نے [illegible] قوم کے [illegible] خلیفہ ہارون الرشید نے [illegible] حکومت [illegible] ادریس [illegible] طرف سے [illegible] ۔ [illegible] ابراہیم بن اغلب اور [illegible] ادریس [illegible] ۔ [illegible] حکومت [illegible] المغرب الاقصیٰ [illegible] ہے [illegible] ادریس [illegible] طرح [illegible] ادریس [illegible] ہے۔

محمد بن ادریس: [illegible] ادریس نے ۲۱۳ھ میں وفات پائی۔ ان کے بعد [illegible] ان کا بیٹا محمد تخت حکومت پر [illegible] ادریس [illegible] اور [illegible] حکومت و سلطنت میں [illegible] گئے۔ چنانچہ [illegible] کے مطابق محمد نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] عبداللہ کو اغمات، نفیس، جبال مصامدہ، بلاد لمطہ اور سوس الاقصٰی پر حکمرانی کے لیے مخصوص کیا۔ یحییٰ کو اصیلا، عرائش اور بلاد ورغہ وغیرہ۔ عیسیٰ نے قبضہ و تصرف میں دیے گئے۔ عیسیٰ کو شالہ، سلا، ازمور اور تامسنا وغیرہ ملے۔ حمزہ کو ولیلی اور اس کے صوبے پر قابض ہوا اور [illegible] کم سنی کے باعث اپنی دادی کنزہ کی کفالت و نگرانی میں رہے باقی [illegible] تلمسان [illegible] سلیمان بن عبداللہ کا قابض ہو گیا۔ اسی طرح [illegible] کے بعد [illegible] نے ان صوبوں سے اپنے بھائی محمد پر حکومت [illegible] کرنے کی غرض سے فوج کشی کی۔

محمد بن ادریس کی فتوحات۔ محمد نے پہلے اپنے بھائی قاسم کو اس مہم پر جانے کا حکم دیا۔ قاسم نے انکار کیا تب [illegible] کیا۔ [illegible] اس مہم میں [illegible] ہوئی۔ [illegible] شکست [illegible] اس کے کل مقبوضہ ممالک [illegible] اپنے بھائی عمر [illegible] قبضہ میں [illegible] لیے۔ چونکہ [illegible] قاسم [illegible] اس نے [illegible] مقابلے میں جنگ پر جانے سے انکار کیا تھا۔ [illegible] پیدا ہو گئی تھی۔ [illegible] بعد [illegible] سے [illegible] بیعت کی۔ محمد نے نہایت [illegible] سامان جنگ درست کر کے قاسم پر فوج کشی کر دی۔ دونوں [illegible] میں [illegible] لڑائیاں ہوئیں۔ قاسم نے شکست کھائی۔ [illegible] جنگ کر کے [illegible] اور اس نے [illegible] قاسم کے صوبے [illegible] کر دیے گئے۔ [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] عمر کے قبضہ اقتدار میں آ گئے۔ قاسم نے شکست کھانے کے بعد ترک دنیا کر کے زہد و تقویٰ [illegible] ساحل [illegible] ایک [illegible] عبادت الٰہی میں مصروف ہو گیا حتیٰ کہ اسی حالت میں اس مقام پر اس کی موت واقع ہوئی۔ عمر کو [illegible] حکومت [illegible] کی حکومت [illegible] بہت زیادہ مستحق ہو گیا مگر بڑے بھائی محمد کی اطاعت سے [illegible] کبھی منحرف نہ ہوا۔ [illegible] اپنے بھائی محمد ہی کے زمانہ حکومت میں [illegible] ہو گیا اور [illegible] دفن ہوا۔ [illegible] جو [illegible] کے متعلق ہے جس کا [illegible] بیان کریں گے۔

علی بن محمد: امیر محمد نے اپنی وفات [illegible] بیٹے [illegible] کے انتقال کے سات [illegible] ۲۲۱ھ میں [illegible] اس انتقال سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گیا۔ اس نے علالت [illegible] اپنے بیٹے علی کو جس کی عمر اس وقت نو سال کی تھی اپنا جانشین اور ولی عہد [illegible] تھا۔ چنانچہ اسی بنا پر محمد کے انتقال کے بعد علی بن محمد تخت حکومت پر [illegible] اراکین دولت [illegible] عرب اور [illegible] تمام [illegible] نہایت خوشی و مسرت سے اس کو [illegible] کی حکومت و خلافت کی بیعت کی اور [illegible] سے کاروبار سلطنت [illegible] انجام دیتے رہے۔ [illegible] ۲۳۴ھ میں وفات پائی۔ بوقت وفات اپنے بھائی یحییٰ بن محمد کو [illegible] جانشین [illegible]

یحییٰ بن محمد: [illegible] بھائی علی بن محمد کی وفات کے بعد زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ [illegible] اس کے دور حکومت نہایت [illegible] میں [illegible] شمار [illegible] اس کے زمانے [illegible] ترقی [illegible] کے ساتھ [illegible] باقی [illegible] فاس کی آبادی میں بے حد ترقی ہوئی [illegible] اور تجارت کے لیے [illegible] ممالک سے تجارت [illegible] اصحاب [illegible] اسی وقت سے [illegible] والوں کی [illegible]

کی تھی۔ ابن ابی زرع لکھتا ہے کہ اس کا نام فاطمہ تھا اور یہ ام البنین کے نام سے پکاری گئی۔ اس کو [illegible] ذریعہ سے وراثت میں بہت سا مال مل گیا تھا۔ اس نے نیت کر لی تھی کہ یہ سارا مال کسی کار خیر میں صرف کرے گی۔ چنانچہ اس عورت نے [illegible] مسجد قرویین کی [illegible] شہر میں ایک وسیع مسجد کی بنا ڈالی۔ اس [illegible] روزہ رکھتی رہی [illegible] عمارت تیار ہو گئی [illegible] تھا [illegible] مسجد تیار ہونے کے بعد جامع اندلسیین کی بنا ڈالی گئی۔ [illegible] جامع مسجد میں خطبہ اور جمعہ ہونے لگا۔ اس کے [illegible] بن سعید بن ادریس [illegible] نے [illegible] جامع مسجد [illegible] خطبہ [illegible] رکن ترقی پر [illegible] اس کے بعد منصور [illegible] اس کی تعمیر میں اور زیادہ [illegible] پوری طرح درست کرایا۔ [illegible] مرابطین [illegible] نے اس کی عمارت میں بہت زیادہ اضافہ کیا اور اس کی مضبوطی [illegible] صرف [illegible] یہاں تک کہ [illegible] بہت بڑی عمارت بن گئی۔ [illegible] مغرب میں مشہور ہے۔ یحییٰ بن محمد نے [illegible] میں وفات پائی۔

یحییٰ بن یحییٰ: اس کے بعد اس کا بیٹا یحییٰ بن یحییٰ [illegible] امارت پر متمکن ہوا۔ اس کے [illegible] نہایت [illegible] ہو گیا۔ [illegible] بغاوت کر دی۔ [illegible] بدچلنی اور [illegible] اس کے [illegible] عبد الرحمٰن بن ابی سہل جذامی [illegible] تھا۔ [illegible] یحییٰ [illegible] عدوۃ الاندلس کی طرف نکل گیا اور شب تک روپوش [illegible] سے مر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد [illegible] خاندان سے حکومت [illegible] سلطنت [illegible] مستقل [illegible] علی بن عمر [illegible] کے [illegible]

علی بن عمر: چنانچہ وہ اپنے [illegible] حشم کے ساتھ فاس میں آیا۔ خواص اور عوام نے بخوشی اس کی بیعت کی۔ اور اس نے تمام صوبجات مغرب پر [illegible] مخالفت کے بغیر قبضہ حاصل کر لیا۔ حتیٰ کہ عبد الرزاق [illegible] نے [illegible] کے خلاف بغاوت کی۔ عبد الرزاق [illegible] شکست [illegible] بھاگ گیا۔ عبد الرزاق نے [illegible] مرتبہ فاس پر [illegible] وہاں کے لوگوں نے یحییٰ بن قاسم بن ادریس کو جو [illegible] معروف [illegible] تھا امیر بنا لیا۔ یحییٰ نے ان لوگوں کو [illegible] عبد الرزاق [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے عبد الرزاق کو [illegible] سے نکال کر [illegible] خطبہ [illegible] صفریہ [illegible] تھا۔ اس کے بعد [illegible] معروف [illegible] کے بعد [illegible] امارت [illegible] یحییٰ [illegible] ربیع بن سلیمان نے ۲۹۲ھ میں [illegible] قتل کر دیا۔

یحییٰ بن ادریس: تب اس کی جگہ یحییٰ بن ادریس بن عمر (جو علی بن عمر کا [illegible] تھا) حکمرانی کرنے لگا۔ اور تمام ملک [illegible] قابض ہو گیا۔ تمام [illegible] خطبہ [illegible] ادریس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موسیٰ بن ابی العافیہ [illegible]

[illegible] بن محمد [illegible] [illegible]

[illegible]

پر حسن کے حاضر کرنے کا دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ حامد حیلہ و حوالہ کرنے لگا۔ رفتہ رفتہ موسیٰ کو حسن کا سراغ مل گیا۔ گرفتار کرا کے شہر پناہ کی دیوار سے لڑھکا دیا۔ جس کی وجہ سے وہ اسی شب کو مر گیا۔

امارت ادارسہ کا زوال: حامد بن حمدان بخوف جان مہدیہ بھاگ گیا۔ عبداللہ بن ثعلبہ بن محارب اور اس کے دونوں لڑکے محمد اور یوسف موسیٰ کے ہاتھ پڑ گئے۔ موسیٰ نے ان لوگوں کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ اسی واقعہ سے ادارسہ کی حکومت ملک مغرب سے جاتی رہتی ہے اور موسیٰ بن ابی العافیہ تمام بلاد مغرب پر قابض ہو جاتا ہے۔ محمد بن قاسم بن ادریس کے لڑکے اور اس کے بھائی حسن بلاد ساحلیہ کی طرف جلاوطن ہو کر بھاگ جاتے ہیں بصرہ میں پہنچ کر اپنے بزرگ خاندان ابراہیم بن محمد بن قاسم (حسن کے بھائی) کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ اور سب کے سب متفق ہو کر اس کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں ابراہیم نے ان لوگوں کے لئے حجر النسر نامی مشہور و معروف قلعہ عارضی طور پر بنوایا اور ان لوگوں کو اس میں ٹھہرایا۔ بنو عمر بن ادریس بلاد غمارہ میں تیجساس سے سبتہ اور طنجہ تک پھیلے ہوئے تھے اور ابراہیم حجر النسر میں تھا۔ ۳۱۷ھ میں علی بن ادریس نے ابواسمٰعیل بن ادریس بن عمر سے سبتہ چھین لیا اور فوج کے ایک دستہ کو حفاظت کی غرض سے اس میں ٹھہرایا۔ اسی اثناء میں ابراہیم بن محمد شیخ بنی محمد کا سردار مر گیا، انتظام ملک معدوم ہو گیا۔ اس کے بعد سے اس کا بھائی قاسم ملقب بہ گنون حسن حجام کا بھائی حکمرانی کرنے لگا۔ یہ قاسم محمد بن قاسم کا لڑکا تھا۔ اس نے موسیٰ بن ابی العافیہ اور اس کے مذہب سے ہٹ کر شیعہ کے علم علویت کی اطاعت قبول کر لی۔ اسی کے زمانہ سے حکومت و سلطنت کا سلسلہ اس کے خاندان میں جاری ہوتا ہے اور غمارہ اس کی دولت کے ارکان اور اس کی سلطنت کے بازو بنے رہتے ہیں۔ جیسا کہ غمارہ کے حالات میں ہم اسے بیان کریں گے۔

خلفاء مروانیہ اور ادارسہ: ان واقعات کے بعد خلفاء مروانیہ حکمران قرطبہ کے ایلچی بلاد مغرب میں پھیل جاتے ہیں۔ اور زناتہ کو بربر پر ترجیح دیا کرتے ہیں۔ اس کے بعد بنی ایوب اور ان کے بعد مغراوہ فاس پر متولی اور قابض ہوتے ہیں۔ اور سب کے سب غمارہ کے ریف میں جا کے ٹھہر جاتے ہیں۔ شہر بصرہ، حجر النسر، سبتہ اور اصیلا میں ان کی حکومت و سلطنت بنی محمد اور بنی عمر کے ذریعہ سے قائم ہوتی ہے۔ چند روز کے بعد مروانیوں کو ان پر قابو مل جاتا ہے اور یہ ان کو اندلس تک پامال کرتے جاتے ہیں۔ اور بالآخر ان لوگوں کو اسکندریہ کی طرف جلاوطن کر دیتے ہیں عزیز عبیدی ان کا دوست اپنے بادشاہ کی جستجو میں اپنے ایلچی ملک مغرب روانہ کرتا ہے۔ منصور بن ابی عامر ان پر غالب ہو کر انہیں قتل کر ڈالتا ہے۔ اسی کے زمانہ میں ان کی حکومت و سلطنت اور نیز ملک مغرب کے سلطان ادریس کی حکومت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ان ادریسیوں کی نسل سے تھا جنہوں نے غمارہ میں آ کر پناہ لی تھی اور ملوک امویہ اندلس کے مقابل تھے۔ جس وقت ان ادریسیوں کی حکومت و سلطنت جاتی رہی۔ تو وہ لوگ جا بجا پریشان بلاد غمارہ میں آ کر پناہ گزین ہوئے اور دو بارہ پہنچ کر ان لوگوں نے ایک جدید حکومت کی بنا ڈالی جو ایک مدت تک بنی محمد اور بنی عمر اولاد ادریس بن ادریس میں قائم رہی۔ یہی وجہ تھی کہ بربریوں کا ان سے میل جول تھا اور وہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف مائل و راغب تھے۔ بنو حمود بھی .....[1] غمارہ ہی سے تھے۔ جنگ مستعین میں بربریوں کے ساتھ ملک مغرب میں چلے آئے تھے اور [illegible] کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی تھی اور ملک اندلس کے حکمران ہو گئے

---

[1] اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔ مترجم

تھے۔ جیسا کہ آپ ان کے حالات میں ان واقعات کو پڑھیں گے۔

سلیمان اور محمد بن سلیمان: سلیمان ادریس کا بھائی عباسیوں کے زمانہ میں مغرب کی طرف بھاگ گیا تھا۔ ادریس کے مرنے کے بعد عراق سے تاہرت تک پہنچ گیا اور اپنی حکومت و سلطنت کا دعویدار بنا اور بربریوں نے اس کی حکومت منظور کی اور تلمسان کے اطراف بھی دولت [illegible] کے قبضہ میں آ گئے۔ [illegible] اس کی نسل [illegible] چچا ادریس [illegible] اور [illegible] سے اس پر [illegible] کو زناتہ [illegible] حکومت کا مدعی تصور کر کے اس کی امداد [illegible]۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن سلیمان [illegible] بعد اس [illegible] میں نااتفاقی پیدا ہوا تو [illegible] حکومت کرنے کی غرض سے مغرب الاوسط میں پھیل گئے۔ ان میں خلافت و سلطنت کے لئے بڑے بڑے [illegible] تلمسان پر محمد بن [illegible] قابض ہو۔ [illegible] ہے کہ [illegible] جس نے [illegible] دعویٰ کرتے ہیں [illegible] اس [illegible] سے بہت زیادہ [illegible] رکھتا ہے۔

ادریس بن ابراہیم: ارشقول کی [illegible] ادریس بن محمد بن سلیمان کے قبضہ میں آئی [illegible] شیعہ کی طرف مائل تھا۔ [illegible] حکمرانی [illegible] محمد بن سلیمان کے قبضہ میں تھی۔ اس کے بعد ابو العیش عیسیٰ اس کا بیٹا حکمران ہوا۔ اس زمانہ سے اس سرحدی امارت کی کرسی پر [illegible] قائم ہوتی چلی آتی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اس کا بیٹا ابراہیم بن عیسیٰ پھر اس کا بیٹا یحییٰ بن ابراہیم بعد ازاں اس کا بھائی ادریس بن ابراہیم تخت حکومت پر بیٹھے بعد [illegible] والی ارشقول اور خلیفہ [illegible] سے [illegible] تعلق تھا [illegible] دولت شیعہ کو اس کی طرف سے [illegible] پیدا ہوا [illegible] گرفتار کر لیا۔ پھر جب موسیٰ بن ابو العافیہ نے [illegible] شیعہ کی ہمسری چھوڑ کر دعوت خلافت اموی کی [illegible] اور حسن بن ابو العیش [illegible] جنگ [illegible] بھاگ کر [illegible] ارشقول کے پاس چلا گیا۔ بعد ازاں موسیٰ بن ابو العافیہ نے تعاقب کیا اور ارشقول پہنچ کر دونوں کا محاصرہ کر لیا [illegible] ان دونوں کو مغلوب کر کے گرفتار کر لیا اور پابہ زنجیر خلیفہ ناصر کے پاس بھیج دیا خلیفہ ناصر نے ان دونوں کو قرطبہ میں ٹھہرایا۔

یحییٰ بن محمد: تنس کا صوبہ ادریس بن محمد بن سلیمان کے قبضہ میں تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بعد ازاں اس کا بیٹا یحییٰ بن محمد [illegible] اس کا بیٹا علی بن یحییٰ [illegible] ہوا۔ اس کے زمانہ میں [illegible] سنہ ۳۴۲ھ میں تنس پر [illegible] اور علی اپنی جان بچا کر [illegible] محمد بن خزر کے پاس بھاگ گیا۔ اس کے دونوں بیٹے حمزہ اور یحییٰ ناصر کے پاس چلے گئے۔ ناصر نے عزت و احترام سے ملاقات کی۔ چند روز بعد یحییٰ اپنی فوج اور جماعت درست کر کے تنس پر قبضہ کرنے کو آیا مگر کامیاب نہ ہوا۔

احمد بن عیسیٰ: [illegible] ابراہیم [illegible] سوق ابراہیم [illegible] ابراہیم اور عیسیٰ بن [illegible] بن سلیمان بن محمد بن ابراہیم [illegible] المغرب الاوسط [illegible] محمد بن سلیمان [illegible] ہے [illegible] حسن بن محمد بن سلیمان تھا۔ ابن

حزم کہتا ہے کہ یہ لوگ ملک مغرب میں کثرت سے تھے اور بلاد مغرب کی تمام حکومت انہی کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ ان کی ریاستیں اور حکومتیں زائل اور ختم ہو گئیں اور ان میں اب کوئی رئیس اطراف بجایہ میں باقی نہیں رہا۔ بنی حمزہ میں سے جوہر قیروان چلا آیا تھا۔ ان میں سے کچھ لوگ پہاڑ اوراس کے قرب وجوار کے دیہاتوں میں باقی رہ گئے۔ جن سے اس مقام کے بربر واقف اور آگاہ ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

باب: ۲

امارت زیدیہ

صاحب زنج کی بغاوت سے اس حکومت و سلطنت میں ایک پریشانی اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے دوسرے باغیوں کی حکومت مستقل اور مستحکم نہیں ہوئی۔ عہد خلافت معتمد میں [illegible] ہو گئے تھے۔ انہیں کی حکومت [illegible] کی جانب سے [illegible] اور [illegible] سے تمام ممالک میں پیدا ہو گئے تھے۔ وہ علی بن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید شہید تھے۔ اس وقت ان کی شہرت ہوئی اور علم خلافت کو ان کی بڑھتی ہوئی قوت سے خطرہ کا احساس ہوا۔ خلافت عباسیہ کا [illegible] تھا ان کی طرف منسوب ہوا علی ابن محمد بھاگ گئے اور ان کے چچا کا بیٹا علی بن محمد بن حسن بن علی بن عیسیٰ اور جنگ میں قتل کر ڈالا۔ یحییٰ بن محمد اس ہنگامے کے حدود میں پہنچے۔ صاحب زنج نے ۲۵۵ھ میں یہ دعویٰ کیا کہ میں ان ہی میں سے ہوں۔ چند دن بعد انہوں نے ظاہر ہو کر نسب بدل دیا پھر صاحب زنج نے [illegible] کی طرف اس وجہ سے وہ [illegible] یحییٰ بن زید شہید بن علی کی جانب اپنے کو منسوب کرنے لگے۔ مسعودی نے لکھا ہے کہ حسن بن علی کی طرف [illegible] اور علی بن محمد بن جعفر بن حسین بن طاہر کی طرف اس نسب کے [illegible]۔ [illegible] وقت [illegible] آئی ہے کہ حسین بن علی [illegible] کا سلسلہ نسل حضرت زین العابدین تک پہنچتا ہے [illegible] ظاہر ہے کہ طاہر بن یحییٰ محمد بن حسن بن عبداللہ بن حسن اصغر بن زین العابدین [illegible] لئے جائیں تو سلسلہ نسب طویل ہو جاتا ہے اور حسین بن [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] صاحب زنج [illegible] اب وقت ان کی بابت [illegible] ہو گئی ہوں۔

علامہ تنوخی، طبری اور ابن حزم وغیرہ اس امر کے معترف ہیں کہ یہ شخص قبیلہ عبد القیس سے تھا۔ موضع ورزنین مضافات رے میں رہتا تھا۔ علی بن عبدالرحیم اس کا نام تھا۔ چونکہ خوارج [illegible] کا شوق تھا اس [illegible] اور [illegible] پیدا ہونے کا [illegible] سے [illegible] خلافت [illegible]۔ جب بعد اس نے ایک نسب [illegible] درست کر کے علوی ہونے کا دعویٰ کر دیا حالانکہ اس خاندان سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ ہمارے اس بیان کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ [illegible] ازارقہ تھا [illegible] بعض اصحاب جمل اور صفین پر لعنت کرتا تھا۔ پھر کیونکر یہ شخص علوی النسب ہو سکتا ہے اور اسی وجہ سے اس نے اپنے کو غلط طور سے علوی بیان کیا اور اپنے [illegible] نے [illegible] اس کی [illegible] سے [illegible]

انہوں نے بے حد زیادتیاں کیں۔ اطراف بصرہ میں غارت گری کی بازار اسلامیہ کو ویران اور پریشان کیا۔ عساکر اسلامیہ کو شکست بھی دی۔ امراء اور اکابرین اسلام کو شہید بھی کیا اور اپنے لئے قصر بھی بنوایا اس میں وہ فروکش ہوا۔ کچھ اس کا پول جاتا رہا۔ ہو گیا۔ جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اوراق میں جاری ہے۔

صاحب زنج اور اہل بحرین کی جنگ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب ہم صاحب زنج کا حال تحریر کرتے ہیں کہ اس نے پہلے اس سے بھی خروج کیا تھا جو دربار خلافت کے حاجب اور خلیفہ مستنصر کے کل پرزے کے خدام تھے۔ جب اس نے تھوڑی سی ایک خاصی جماعت تیار کر لی تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ۲۴۹ھ میں بحرین کی طرف گیا اور یہ دعویٰ کیا کہ میں علی بن محمد بن حسین بن عبداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب سے ہوں۔ لوگوں کو اپنی اطاعت کی ترغیب دی۔ اہل ہجر کا ایک گروہ اس کا مطیع و فرمانبردار ہو گیا۔ اس کے بعد یہ احساء گیا اور بنی تمیم کے قبیلہ میں ٹھہرا۔ یحییٰ بن محمد الازرق اور سلیمان بن جامع اس کے ہمراہ تھے۔ اہل بحرین سے خونریز لڑائی ہوئی اور بحرین والوں نے اسے شکست دی۔ عرب کا گروہ جو اس کے ساتھ تھا منتشر ہو گیا اور یہ پریشان حالت میں بھاگ کر بصرہ پہنچا۔

صاحب زنج کی بصرہ میں آمد ان دنوں بصرہ میں بلالیہ اور سعدیہ کے درمیان جھگڑا اور فساد برپا تھا۔ اس کے آنے کی خبر محمد بن رجا والی بصرہ کو ہوئی اس نے اس کی گرفتاری اور جستجو پر پولیس تعینات کر دیا یہ تو ہاتھ نہ آیا مگر اس کا بیٹا اس کی بیوی اور اس کے بعض مصاحب گرفتار کر لئے گئے۔ یہ چند دنوں کے بعد دار الخلافت بغداد میں داخل ہوا اور اپنے کو بعض شیعی اولاد سے ظاہر کرنے لگا۔ جیسا کہ ہم ابھی اوپر بیان کر آئے ہیں۔ چند دنوں کے بعد یہ خبر لگی کہ محمد بن رجا والی بصرہ کو بصرہ سے نکال دیا گیا ہے اور اس کے اہل و عیال کو قید کی مصیبت سے رہائی مل گئی ہے۔ یہ سن کر بغداد سے بصرہ کی جانب روانہ ہوا ۲۵۵ھ میں مراجعت کی۔ یحییٰ بن محمد، سلیمان بن جامع اور اہل بغداد کے بہت سے مربی اور [illegible] جنہیں اس نے خدمت گزاری سے اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ مثلاً جعفر بن محمد صوحانی، علی بن ابان اور [illegible] بن سیف وغیرہ اس کے ہمراہ تھے۔ بصرہ کے قریب پہنچ کر قیام کیا اور زنگی غلاموں میں اپنے خیالات کو پھیلانے لگا اور انہیں اپنی اطاعت کی ترغیب دینے لگا زیادہ تر زور اس نے اس پر دیا تھا کہ ان زنگی غلاموں کو ان کے آقاؤں کی طرف سے برگشتہ اور بدول کرے اور آزادی اور حریت کی طرف مائل کر دیا اور جب یہ خیالات ان کے دماغ میں بیٹھ گئے تو انہیں حکومت اور سلطنت کی طمع دلائی اور ایک جھنڈا بنایا جس پر یہ آیت: ﴿ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم﴾ آخر تک لکھی تھی۔ ان زنگی غلاموں کے آقا ان کی جستجو اور تلاش میں آئے۔ صاحب زنج نے اشارہ کر دیا اور وہ سیاہ بخت تمام اپنے آقاؤں سے لپٹ گئے۔ جب یہ خبر اہل بصرہ اور ابلہ کو ہوئی تو [illegible] نہیں کرنا واجب سمجھا۔

صاحب زنج کا ابلہ پر قبضہ اس واقعہ کے بعد صاحب زنج قادسیہ چلا گیا۔ [illegible] اسی دوران میں دار الخلافت بغداد سے ایک تازہ دم فوج اہل بصرہ کی کمک پر آ گئی۔ صاحب زنج سے اس کو بھی شکست ہو گئی۔ تب ایک دوسری فوج ۲۵۶ھ ابو ہلال ترکی کی ماتحتی میں سپہ سالار بصرہ کی حمایت پر آئی۔ باہم لڑائی ہوئی مگر ابو ہلال کو بھی شکست اٹھانی پڑی اور صاحب زنج نے ابلہ پر قبضہ حاصل کرنے کا قصد کیا۔ ابلہ ان دنوں ابراہیم بن محمد [illegible] کی حکومت کے زیر تھا۔ اس نے اسے بھی [illegible]

فتح کر لئے [illegible] ۲۵۹ھ [illegible] زنگیوں کی قید سے نکل [illegible]

علی بن ابان زنگی [illegible] بغداد سے [illegible] زنگیوں [illegible]

[illegible]

علی بن ابان اور [illegible] کی جنگ [illegible]

[illegible]

موسیٰ بن بغا [illegible]

[illegible]

موفق اور یعقوب صفاری جنگ [illegible]

کو سر کرنے کو اپنے بھائی ابو احمد موفق کو روانہ فرمایا۔ اس روانگی سے پہلے خلیفہ معتمد نے موفق کی ولی عہدی کا اعلان فرمایا تھا کہ میرے بعد تاج و تخت اور خلافت کا مالک یہی ہوگا اور "الناصر الدین اللہ الموفق" کا مبارک لقب دیا تھا اور تمام مشرقی صوبجات کی اصفہان تک اور حجاز کی سند حکومت عطا کی تھی۔ چنانچہ موفق اس مہم کے سر کرنے کے لئے ۲۶۲ھ میں روانہ ہوا۔ اتفاق سے یعقوب صفار کا معاملہ پیش آ گیا۔ یہ ایک بڑی فوج لئے ہوئے بغداد پر چڑھا آ رہا تھا۔ اس وجہ سے موفق یعقوب کی لڑائی میں مصروف ہو گیا۔ اس معرکہ میں یعقوب صفار کو شکست ہوئی جس قدر ملک اہواز اس کے قبضہ میں تھا نکل گیا۔

مسرور بلخی: مسرور بلخی بھی اس معرکہ میں شریک ہونے کے لئے بغداد چلا آیا تھا۔ صاحب زنج کو موقع مل گیا۔ اس کے زمانہ غیر حاضری کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ کر لوٹ مار شروع کر دی قادسیہ تک تاخت و تاراج کرتا چلا گیا۔ رفتہ رفتہ یہ خبر دار الخلافت بغداد پہنچی۔ دربار خلافت سے شاہی فوجیں اغرتمش اور خشیش کی سرکردگی میں صاحب زنج کو ہوش میں لانے کی غرض سے روانہ کی گئیں۔ زنگیوں نے پہلے ہی معرکہ میں شاہی فوجوں کو شکست دے دی۔ اس جنگ میں زنگیوں کا سپہ سالار سلیمان بن جامع تھا۔ خشیش شاہی فوج کا سپہ سالار مارا گیا۔ علی بن ابان سپہ سالار زنگیان ایک فوج لے کر اہواز گیا ہوا تھا۔ ان دنوں اس صوبہ کی حکومت محمد بن ہزار مرد کردی کے قبضہ اقتدار میں تھی مسرور بلخی نے اپنا نائب بنایا۔ اس قصد سے مطلع ہو کر اہواز کے بچانے کی غرض سے احمد بن لیثویہ کو روانہ کیا۔ دونوں حریفوں میں سخت خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ بالآخر علی بن ابان نے اہواز پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر لیا۔ جب محمد بن ہزار مرد نے کردوں کو جمع کر کے وہاں دوبارہ حملہ کیا تو علی بن ابان کے پاؤں میدان جنگ سے اکھڑ گئے تستر میں پہنچ کر دم لیا اور محمد بن ہزار مرد سوس کی طرف لوٹ آیا۔

صاحب زنج اور علی بن ابان کی جنگ: صاحب زنج کا یہ خیال تھا کہ علی بن ابان میرے نام کا خطبہ پڑھے گا مگر یہ خیال خام نکلا۔ یعقوب صفار نے سازش کر کے اس کے نام کا خطبہ پڑھ دیا۔ اس وجہ سے علی بن ابان اور صاحب زنج کے درمیان مخالفت پیدا ہو گئی۔ نوبت یہ جنگ رسید کا مضمون ہوا۔ میدان صاحب زنج کے ہاتھ رہا علی بن ابان کو شکست ہوئی تستر چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ اس وقت ملک فتنہ و فساد سے بھرا ہوا تھا جس طرف آنکھ اٹھتی تھی جنگ اور خونریزی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ان واقعات کے بعد یعقوب صفار اہواز پر قابض ہو گیا اور زنگیوں سے تعلقات پیدا کر لئے سلیمان بن جامع زنگیوں کا نامور سپہ سالار فوجیں مرتب کر کے ملک گیری کرنے لگا۔ موفق نے شہر واسط پر محمد بن مولد کو مامور کیا۔ زنگیوں کی طرف سے علی بن ابان واسط پر حملہ آور ہوا احمد بن مولد سینہ سپر ہو کر مقابلہ پر آیا۔ علی نے اس کو شکست دے کر واسط میں قتل عام کا بازار گرم کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۶۴ھ کا ہے۔ پھر متعدد گروہ نے کامیابی کے بعد اطراف سواد میں نعمانیہ اور جرجرایا تک اپنے خیمے نصب کئے اور ان مقامات کے رہنے والوں کا عام طور سے خون مباح کر دیا۔

اہواز کا محاصرہ: علی بن ابان ان دنوں پھر اہواز کی طرف گیا ہوا تھا اور اہواز پر محاصرہ کر رکھا تھا۔ موفق نے مسرور بلخی کو مامور کر کے اہواز کی جانب روانہ کیا مسرور نے اپنی جانب سے تکین بخاری کو تستر روانہ کیا۔ علی بن ابان اور اس کے ہمراہی زنگیوں نے تکین کی فوج کو پسپا کر دیا مگر اس واقعہ کے بعد تکین اور علی بن ابان میں مصالحت ہو گئی۔ مسرور بلخی کو اس سے شبہ پیدا ہوا۔ بہ الزام سازش تکین کو گرفتار کر لیا اور اس کے بجائے اغرتمش کو مامور کیا۔ اغرتمش نے پہلے حملہ میں تو زنگیوں کو شکست

[illegible] گئی تو۔

معرکۂ واسط: اس واقعے سے قبل موفق نے اپنے بیٹے [illegible]

موفق کی واسط کو روانگی: [illegible]

اپنے سردار صاحب زنج کے پاس چلا گیا۔ زنگیوں میں سے جو لوگ اہواز میں باقی رہ گئے تھے انہوں نے موفق سے امن کی درخواست کی۔ موفق نے ان کی درخواستیں منظور کر لیں۔ ان کو امن دے کے تستر کی طرف چلا آیا۔ محمد بن عبداللہ کردی بھی شاہی امن حاصل کر کے اہواز چلا آیا۔

مختارہ پر قبضہ۔ موفق نے اپنے ایک بیٹے ہارون کو فرات بصرہ کی نہر مبارک پر جامع فوج کے ملنے کو لکھ بھیجا اور دوسرے بیٹے ابوالعباس کو نہر ابی الخصیب پر خبیث سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ خبیث کے سرداران لشکر کے ایک گروہ نے امان کی درخواست کی۔ ابوالعباس نے منظور کر لی اور امان دے کر ان کے عذرات قبول کر لئے۔ اس کے بعد لشکر مرتب کر کے شہر مختارہ پر چڑھائی کی۔ برابر دریا بھی فوجیں بھیجیں۔ پچاس ہزار شاہی فوج تھی اور زنگیوں کی فوج کی تعداد تین لاکھ تھی۔ ابوالعباس نے جا بجا مورچے اور دمدمے بندھوائے۔ موفق مورچوں سے منجنیقیں نصب کرائیں مورچے قائم کئے اور رہنے کے لئے شہر موفقیہ کی بنیادی پتھر رکھا۔ قرب و جوار کے شہروں سے رسد و غلہ کی طلبی کا فرمان بھیجا اور مختارہ کی رسد و غلہ کی آمد و رفت بند کر دی۔ یہ تنگی کا انتظام تھا۔ دریائی بحری فوج سے جنگی کشتیوں کے متعدد بیڑے ہر وقت دریا میں پھر رہے تھے۔ ماہ شعبان سنہ ۲۶۷ھ سے ماہ صفر سنہ ۲۷۰ھ تک نہایت شدت کے ساتھ مختارہ کا محاصرہ کئے رہا۔ اس کے بعد بحری قوت نے منتشر کر کے بزور تیغ مختارہ پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔

صاحب زنج کا خاتمہ: خبیث مع اپنے بیٹے انکلائے اور سلیمان بن جامع کے ایک قلعہ کی طرف بھاگا۔ جو اسی غرض سے پہلے سے تجویز کیا گیا تھا۔ شاہی لشکر کے ایک دستے نے تعاقب کیا۔ خبیث ابھی قلعہ تک نہ پہنچ پایا تھا کہ شاہی لشکر نے جا کر اسے گھیر لیا۔ دونوں حریفوں میں دو دو ہاتھ ہوئے۔ خبیث شکست کھا کر بھاگا۔ اس کے اکثر ہمراہی مارے گئے۔ سلیمان بن جامع گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد صاحب زنج بھی اسی دار و گیر میں مارا گیا اور اس کا سر اتار کر موفق کے پاس لایا گیا۔ انکلائے مع پانچ ہزار زنگیوں کے بھاگ کر دینوری پہنچا۔ شاہی لشکر نے تعاقب کیا اور ان سب کو گرفتار کر لیا۔ اس کے سپہ سالاروں میں سے درمونہ نامی ایک سپہ سالار شاہی لشکر کا رسد و غلہ بند کرنے کو بطیحہ چلا گیا تھا۔ جب اسے اپنے سردار کے مارے جانے کی خبر پہنچی تو اس نے بھی موفق سے امان کی درخواست کی۔ موفق نے اسے بھی امان دے دی۔ اس قدر کامیابی کے بعد موفق چند دن تک اپنے شہر میں مقیم رہا۔ اس کے بعد بصرہ، ابلہ اور کور دجلہ پر ایک شخص کو مقرر کر کے دارالخلافت بغداد کی جانب مراجعت کی۔ چنانچہ ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۲۷۰ھ میں بغداد پہنچ گیا۔ صاحب زنج کا صرف ایک لڑکا جس کا لقب "انکلائے" تھا۔ زنگی زبان میں اس کے معنی "شاہزادہ" کے ہیں۔ یحییٰ، سلیمان اور فضل گرفتار ہو کر مطبق میں قید کر دیے گئے یہاں تک کہ مر گئے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

باب: ۹

امارت علویہ دیلم و جبال

حسن بن زید: ابوجعفر منصور نے علویوں میں سے بنی حسن سے بگاڑ لیا اور بنی حسن سے حسن بن زید بن حسن کو منتخب کر کے مدینہ منورہ کی گورنری مرحمت فرمائی تھی یہ وہی شخص ہے جس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی تازیانہ زنی کی تھی۔ جیسا کہ مشہور ہے اور اسی نے خلیفہ منصور کو بنی حسن کی جانب سے بدظن و مشتبہ کیا تھا۔ محمد مہدی اور اس کے بیٹے عبداللہ کی سازش اور مخالفت کی اطلاع بھی منصور تک اسی نے کی تھی۔ یہاں تک کہ منصور نے ان لوگوں کو گرفتار کر کے عراق بھیج دیا تھا۔ جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں۔ ان کے اقارب رے میں تھے۔ اسی خاندان سے حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن الداعی مدینہ منورہ میں تھا۔

محمد بن اوس: جس وقت محمد بن اوس (جو سلیمان بن عبداللہ بن طاہر نائب محمد بن طاہر کی طرف سے عامل طبرستان تھا) اور محمد و جعفر پسران رستم والیان اطراف طبرستان میں اختلاف پیدا ہوا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اس وقت طبرستان کے قرب و جوار کے رہنے والوں نے اسے دیلم سے امداد کی درخواست کرنے کی ترغیب دی یہ لوگ اس وقت مجوسی المذہب تھے۔ اور ان کا بادشاہ وہسوذان بن جستان تھا۔ ان لوگوں نے پسران رستم کی درخواست منظور کرلی اور محمد بن اوس سے جنگ کرنے کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس عداوت کے باعث کہ محمد بن اوس نے دیلم کے شہروں کو خوب تباہ و پامال اور تاراج کیا تھا۔ پسران رستم نے محمد بن ابراہیم کو طبرستان پر حکومت کرنے کی غرض سے بلا بھیجا۔ محمد بن ابراہیم نے خود تو منظور نہ کیا لیکن حسن بن زید کا پتہ بتا دیا کہ وہ رے میں ہیں اور اس امر کے مستحق ہیں۔ ان لوگوں نے محمد بن ابراہیم کے خط کے ذریعے سے حسن بن زید کو طلبی کا خط لکھا اور بلانے کی غرض سے اپنے خاص اور معتمد آدمی روانہ کیے چنانچہ حسن بن زید رے سے دیلم میں تشریف لائے۔ مرزبان دیلم اور پسران رستم بلکہ طبرستان کے تمام اطراف و جوانب کے امراء نے متفق ہو کر حسن بن زید کی حکومت کی بیعت کی۔ ان کے علاوہ اہل جبال طبرستان نے بھی اس کے علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔

حسن بن زید کا آمد پر قبضہ: حسن بن زید نے ان سب کو فوجی صورت میں مرتب کر کے آمد پر فوج کشی کر دی۔ محمد بن اوس بھی اپنی فوجیں آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا اور آمد کے باہر لڑائی چھڑ گئی۔ حسن بن زید نے چند دستہ فوج اپنی فوج سے علیحدہ کر کے آمد پر دوسری جانب سے حملہ کر دیا۔ اس وقت آمد میں سوائے معدودے چند سپاہیوں کے جو انتظام اور حفاظت کی غرض سے شہر میں رہ گئے تھے اور کوئی سردار موجود نہ تھا حسن بن زید نے بکمال آسانی آمد پر قبضہ کر کے اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔

ساریہ پر قبضہ: محمد بن اوس گھبرا کر میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا اور بیٹا اور تمام رفقاء بھی اپنی جان بچا کر سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کے پاس ساریہ پہنچا۔ حسن نے تعاقب کیا۔ سلیمان اپنا لشکر آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا۔ گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ حسن نے بنی ایک سپہ سالار کو فوج کے چند دستوں کے ساتھ دوسری طرف سے ساریہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا۔ جس کی خبر اس کی حمایت کرنے والے سلیمان بن عبداللہ کو نہ تھی۔ اس سپہ سالار نے پہنچتے ہی ساریہ پر قبضہ کر لیا۔ سلیمان اس غیر متوقع شکست سے گھبرا کر جرجان کی طرف بھاگا۔ حسن نے اس کے لشکرگاہ اور ان تمام چیزوں پر جو وہاں تھیں اور اس کے حرم اور اولاد پر بھی قبضہ کر لیا۔ حرم اور اولاد کو کشتیوں پر سوار کر کے سلیمان کے پاس بھیج دیا اور مال و اسباب وغیرہ اپنے قبضے میں کر لیا۔ بعض مؤرخین کا یہ بیان ہے کہ سلیمان نے بہ سبب اس تشیع کے جو بنی طاہر میں تھی قصداً یہ شکست اٹھائی تھی۔

طبرستان پر قبضہ: اس کے بعد حسن بن زید نے طبرستان کا رخ کیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ سلیمان شکست کھا کر طبرستان سے بھاگ گیا۔ جرجان گیا تھا حسن کے قدم جم گئے اور بڑھ گئے۔ تمام صوبہ طبرستان میں اپنے عاملوں کو بھیج دیا اور اپنے آپ کو "داعی علوی" کے لقب سے مشہور کیا۔ رے کی طرف اپنے برادر زادہ قاسم بن علی بن اسمٰعیل کو روانہ کیا۔ ان دنوں رے میں قاسم بن علی بن زین العابدین نیابتہ حکمران تھا۔ چنانچہ قاسم نے رے پر قبضہ کر کے اپنی طرف سے بطور اپنے نائب کے محمد بن جعفر بن احمد بن عیسیٰ بن حسین صغیر بن زین العابدین کو مامور کیا۔

قزوین پر قبضہ: قزوین کی جانب حسین معروف بہ کوکبی بن احمد بن اسمٰعیل بن محمد بن جعفر کو بھیجا۔ والی قزوین نے اسے شکست دی۔ تب حسن بن زید نے اپنے دو سپہ سالار روانہ کیے ان کو محمد بن میکال والی قزوین کی سرکوبی کو روانہ کیا۔ چنانچہ دونوں نے شکست دے کر قتل کر ڈالا اور قزوین پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۲۵۱ھ کا ہے۔

حسن بن زید کی پسپائی: ان واقعات کے بعد سلیمان بن عبداللہ بن طاہر نے فوجیں آراستہ و مرتب کر کے جرجان سے طبرستان پر فوج کشی کی۔ حسن بن زید یہ خبر پا کر طبرستان چھوڑ کر دیلم چلے گئے۔ سلیمان نے طبرستان میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ساریہ کی طرف بڑھا۔ قارن بن شہرزاد کے لڑکے اور بعض امراء نے حاضر ہو کر علم خلافت کی اطاعت قبول کی۔ سلیمان نے ان کی تقصیر معاف کر دی۔ اس کے بعد محمد بن طاہر نے بقصد جنگ حسن بن زید پر فوج کشی کی۔ محمد اور حسن میں سخت خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ آخر کار حسن کو شکست ہوئی۔ تین سو چالیس نامی گرامی سردار مارے گئے۔ پھر ۲۵۳ھ میں موسیٰ بن بغا ان لوگوں سے جنگ کرنے کو فوجیں مرتب کر کے دارالخلافت بغداد سے چلا۔ مقام قزوین میں حسین کوکبی سے مڈبھیڑ ہوئی۔ حسین شکست کھا کر دیلم بھاگ گیا اور موسیٰ بن بغا نے قزوین پر قبضہ کر لیا۔

بنی طاہر کا زوال: اس کے بعد حسین کوکبی نے ۲۵۳ھ میں با مدد دیلم سے مراجعت کی اور بلا کسی مزاحمت اور جنگ کے رے پر قبضہ کر لیا۔ قاسم بن علی اس کے بعد ہی ۲۵۷ھ میں کرخ پر قابض ہو گیا۔ حسن بن زید نے جرجان پر چڑھائی کی۔ محمد بن طاہر والی خراسان نے جرجان کے بچانے کے لئے فوجیں روانہ کیں۔ لیکن حسن بن زید نے انہیں پسپا کر کے جرجان پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ اس واقعہ سے بنی طاہر کی حکومت خراسان سے جاتی رہی اور طوائف الملوکی کا زمانہ شروع ہو گیا۔ آج اسے خراسان پر حکومت کا اعزاز حاصل ہے تو کل اسے۔ غرض یہی دائمی خراسان کی حکمرانی الٹ پلٹ کرتا رہا

یہاں تک کہ یعقوب صفار نے خراسان کو ان کے قبضہ و تصرف سے نکال لیا۔ اس کے بعد حسن نے [illegible] تک [illegible] کو ان کے قبضہ سے نکال دیا۔

یعقوب صفار کا طبرستان پر قبضہ: [illegible] یعقوب بن لیث صفار [illegible] جرجان [illegible] یعقوب [illegible] عبداللہ [illegible] حسن بن زید کے [illegible] یعقوب صفار نے [illegible] عبداللہ [illegible] حسن بن زید [illegible] یعقوب نے [illegible] حسن [illegible] طبرستان [illegible] عبداللہ [illegible] یعقوب نے [illegible] قبضہ [illegible] حسن کے تعاقب [illegible] حالات [illegible] یعقوب [illegible] یعقوب [illegible]

حسن بن زید اور خجستانی: اس اثنا میں [illegible] حسن بن زید نے [illegible] یعقوب صفار کے [illegible] خجستانی نے یعقوب بن لیث صفار سے خراسان میں بغاوت کی اور خراسان کو ان کے قبضہ سے نکال لیا۔ جیسا کہ [illegible] بیان کر آئے ہیں۔ [illegible] خجستانی [illegible] آخر کار خجستانی نے [illegible] قبضہ سے نکال لیا۔ یعقوب صفار کے انتقال کے بعد [illegible] جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جا چکا ہے۔ [illegible] حسن بن زید اور خجستانی کے درمیان [illegible] حسن [illegible] خجستانی [illegible] اس معرکہ میں [illegible] شکست ہوئی۔

حسن کی وفات: [illegible] حسن [illegible] محمد بن [illegible] اس کے بعد [illegible] محمد [illegible] حسن بن زید [illegible] حکومت [illegible] ۲۷۰ھ [illegible]

محمد بن زید: [illegible] محمد بن زید [illegible] خراسان [illegible] اس کے بعد یعقوب صفار نے خراسان [illegible] یعقوب کے قبضہ سے نکال لیا۔ [illegible] یعقوب [illegible]

خراسان پر چڑھائی کر دی۔ [illegible] ان دنوں [illegible] تھا۔ دونوں میں خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ [illegible] جرجان [illegible] وفات پا گیا۔ اس کی جگہ اس کا بھائی محمد بن زید تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا جیسا کہ [illegible] ہو چکا ہے۔

رے پر فوج کشی: اس مدت کے دوران موفق نے [illegible] قبضہ کر لیا اور اس کا انتظام اپنے [illegible] اذکوتکین کو [illegible]۔ اذکوتکین نے [illegible] محمد بن زید [illegible] جرجان و خراسان کی ایک بہت بڑی فوج مرتب کر کے مقابلہ [illegible] شکست [illegible] فوج کے [illegible] ۲۷۲ھ [illegible] لوٹ مار کی اور [illegible] اذکوتکین نے اپنے [illegible] مقرر [illegible]۔

عمرو بن لیث: [illegible] کی طرف متوجہ کیا۔ [illegible] ۲۷۱ھ [illegible] عمرو بن لیث [illegible]۔ لیکن [illegible] لیث نے [illegible] چلا گیا۔

عمرو بن لیث کی شکست: عمرو بن لیث نے خراسان پر قابض ہونے اور رافع کو قتل کرنے کے بعد خلیفہ معتضد کی خدمت میں [illegible] کی درخواست [illegible]۔ [illegible] دریائے جیحون [illegible] عمرو بن لیث [illegible] بلخ [illegible] اسمٰعیل سامانی کے [illegible] عمرو بن لیث [illegible] لڑائی ہوئی۔ [illegible] اسمٰعیل سامانی نے [illegible] عمرو بن لیث [illegible] اسمٰعیل کے آدمیوں نے [illegible] گرفتار [illegible]۔ اسمٰعیل نے ۲۸۷ھ میں خلیفہ معتضد کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ خلافت مآب نے [illegible] اسمٰعیل کو ان شہروں کی سند حکومت عطا فرمائی جو عمرو بن لیث کے قبضہ تصرف میں تھے۔

محمد بن زید کی وفات: جس وقت عمرو بن لیث کی شکست اور اسمٰعیل سامانی کی کامیابی کی خبر محمد بن زید تک پہنچی تو اس

خیال سے کہ ہمارا اسماعیل بھی محمد پر حملہ آور نہ ہو فوج بھی آراستہ کر کے طبرستان سے بقصد جنگ اسماعیل نکل کھڑا ہوا۔ سفر وقیام کرتا ہوا جرجان پہنچا۔ اسماعیل نے ناصحانہ طور پر اس کو اس عمل خونریزی سے باز آنے کا خط لکھا۔ لیکن جب محمد نے انکاری جواب دیا تو اسماعیل نے محمد بن ہارون کو ایک عظیم الشان فوج کی افسری کے ساتھ محمد بن زید کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ محمد بن ہارون پہلے رافع بن ہرثمہ کے سپہ سالاروں میں سے تھا رافع کے قتل ہونے کے بعد عمرو بن لیث کی خدمت میں آ گیا تھا اور عمرو بن لیث کی گرفتاری کے بعد اسماعیل سامانی کا مطیع اور ملازم ہو گیا۔ محمد بن زید اور محمد بن ہارون میں جرجان کے میدان میں ہنگامہ کارزار گرم ہوا پہلی لڑائی میں تو محمد بن ہارون کو شکست ہو گئی لیکن شکست کھانے کے بعد محمد نے اپنے پرزور حملہ سے محمد بن زید کو پسپا کر دیا۔ اس کا سارا لشکر بے ترتیبی کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے لشکر کا ایک گروہ کثیر کام آ گیا۔ اس کا بیٹا زید گرفتار کر لیا گیا اور یہ خود بھی زخمی ہوا۔ اسی کے صدمہ سے تھوڑے ہی دن بعد مر گیا۔ محمد بن ہارون اس کے لشکر کا تعاقب کر کے طبرستان کی جانب بڑھا اور اس پر قابض ہو گیا۔ نامہ بشارت مع زید بن محمد بطور معرفت اسماعیل کی خدمت میں روانہ کیا۔ اسماعیل نے خوش ہو کر بخارا میں قیام کرنے کا حکم دیا اور اس کی گراں بہا وظائف منصب اور جاگیر عطا کی۔

دیلم پر فوج کشی: پھر ۲۸۷ھ میں اسماعیل سامانی نے دیلم پر فوج کشی کی۔ اس وقت اس کی تمام حکومت اہل دیلم کے قبضہ میں تھی۔ اسماعیل کو اس مہم میں بھی کامیابی نصیب ہوئی اور اسی وقت سے خراسان کے علاوہ طبرستان اور جرجان پر بھی سامانی جھنڈا کامیابی کے ساتھ ہوا میں اڑنے لگا۔ یہاں تک کہ اس ملک میں اطروش کا ظہور ہوا جیسا کہ آئندہ آپ پڑھیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد زید بن محمد بن زید نے طبرستان پر حکمرانی کی تھی اور اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا حسن بن زید کرسی حکومت پر جلوہ افروز ہوا تھا۔

اطروش: اطروش عمرو بن علی زین العابدین کی اولاد سے تھا۔ جو زمانہ خلیفہ معتصم میں طالقان کا والی تھا۔ اس کا تذکرہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ اطروش کا نام حسن تھا۔ علی بن حسن بن علی بن عمر بن زین العابدین کا بیٹا تھا۔ محمد بن زید کی شہادت کے بعد دیلم چلا گیا۔ تیرہ برس تک وہیں مقیم رہا اور اسلام کی دعوت و تعلیم دیتا رہا اور صرف انہیں لوگوں سے عشر لیتا رہا اور حفاظت کرتا رہا۔ اگرچہ دیلم کا بادشاہ (ابن حسان) اس کی مخالفت اور روک تھام کرتا رہا تھا مگر پھر بھی دیلم کا ایک بڑا گروہ اس کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا اور اس کی امامت قبول کر لی۔ اطروش نے دیلم میں مسجدیں بنوائیں اور انہیں مذہب شیعہ زیدیہ کی تعلیم دی۔ اسی باعث یہ لوگ اس مذہب کے پابند ہو گئے۔ اس کے بعد اطروش نے ان لوگوں کو طبرستان پر حملہ کرنے کی ترغیب دی چونکہ احمد بن اسماعیل بن سامان کی طرف سے محمد بن نوح طبرستان پر حکمرانی کرتا تھا اور دیلم پر اس کے بے شمار احسانات تھے۔ اس وجہ سے اہل دیلم نے اطروش سے طبرستان پر حملہ آور ہونے کی بابت عذر کیا۔

اطروش کا طبرستان پر قبضہ: چند دن بعد احمد سامانی نے محمد بن نوح کو حکومت طبرستان سے معزول کر کے ایک دوسرے شخص کو مقرر کیا اس نے اہل طبرستان کے ساتھ بہت برے برتاؤ کیے۔ ظلم و ستم کا ہاتھ دراز کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ احمد سامانی نے اسے معزول کر کے محمد بن نوح کو دوبارہ حکومت طبرستان پر واپس بھیج دیا۔ پھر محمد بن نوح کے انتقال کے بعد ابو العباس محمد بن ابراہیم صعلوک کو متعین کیا۔ اس نے بھی اہل دیلم اور رؤسا طبرستان کے ساتھ خلاف وعدگی کی جس سے ان لوگوں

بار فتحیابی بھی ہوئی۔ حسن اطروش کو طبرستان پر قبضہ کر لینے کو بلا بھیجا۔ حسن کی مدت کی مراد بر آئی۔ لشکر آراستہ کر کے طبرستان پر چڑھ آیا۔ ابوالعباس یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا۔ سالوس سے ایک منزل کے فاصلہ پر دریا کے کنارے صف آرائی کی نوبت آئی۔ ابوالعباس کو شکست ہوئی چار ہزار لشکر اس معرکہ میں کام آیا۔ بقیۃ السیف پر اطروش نے سالوس میں محاصرہ کیا۔ حتیٰ کہ محصورین نے امان کی درخواست کی اطروش نے ان لوگوں کو امان دے دی اور مطمئن کر چھوڑ دیا۔ اس کے بعد حسن بن قاسم بن علی بن عبد الرحمن بن قاسم بن محمد بن اسماعیل بن قاسم بن حسن بن زید (اطروش کا داماد) آ پہنچا اور تمام پناہ گزینوں کو قتل کر ڈالا۔ اطروش اس وقت موجود تھا۔ اطروش نے اس مہم سے فارغ ہو کر طبرستان کے پورے صوبہ پر قبضہ کر لیا اور حسن بن قاسم اپنے کو "ناصر" کے لقب سے ملقب کرنے لگا۔ یہ واقعہ ۳۰۱ھ کا ہے۔

اطروش کا قتل ابوالعباس شکست کھا کر رے چلا گیا اور پھر رے سے بغداد کی طرف کوچ کیا۔ اس کے بعد ۳۰۴ھ میں ناصر نے آمد سے نکل کر سالوس میں پڑاؤ کیا۔ ابوالعباس کو اس کی خبر لگی۔ فوجیں مرتب کر کے پھر مقابلہ پر آ گیا۔ دونوں حریفوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی حسن داعی یعنی حسن بن قاسم نے اسے شکست دی اس کے بعد صعب بن نصر بن احمد نے خراسانی لشکروں کے ساتھ اطروش پر ۳۰۴ھ میں حملہ کیا اور شکست دے کر اسے قتل کر ڈالا۔ اطروش کے مارے جانے کے بعد اس کا داماد اور اس کے بیٹے حکمرانی کرنے لگے۔ ان لوگوں میں باہم متعدد لڑائیاں ہوئیں جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔ اطروش کے تین بیٹے تھے۔ ابوالقاسم حسن اور حسین ان کے لشکر کے تمام سپہ سالار اور سردار دیلمی تھے۔ انہی میں سے لیلیٰ بن نعمان (اس کو اطروش کے داماد حسن نے جرجان پر مامور کیا تھا) اور ماکان بن کالی تھا۔ (یہ استرآباد میں حکمرانی کرتا تھا) اس کے دیلمی سرداروں کے دوسرے گروہ سے اسفار بن شیرویہ (یہ ماکان کے ہمراہیوں میں سے تھا۔) لشکری اور مرداویج تھا۔ (یہ دونوں اسفار کے ہمراہیوں سے تھے) اور وشمگیر مرداویج کا بھائی اور مصاحب تھا۔ ان سب کے حالات آئندہ تحریر کئے جائیں گے۔

حسن بن قاسم حسن بن قاسم اطروش کا داماد بڑا کام تھا اطروش کا پیرو اور معتقد تھا۔ اسی وجہ سے یہ "داعی صغیر" کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔ اس نے ۳۰۸ھ میں سپہ سالاران دیلم میں سے لیلیٰ بن نعمان کو جرجان پر مامور کیا۔ اسے اس کی قوم میں بہت بڑا اعزاز اور وقار حاصل تھا۔ اطروش اور اولاد اطروش اسے "المؤید لدین اللہ المنتصر لآل رسول اللہ" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ ان دنوں خراسان کی زمام حکومت نصر بن احمد سامانی کے قبضہ اقتدار میں تھی اس کی سرحد طبرستان کی طرف سے دامغان تک تھی۔ بنی سامان کا ایک غلام قراتکین نامی اس سرحد پر مامور تھا۔ اس کا لیلیٰ بن نعمان سے جھگڑا پیدا ہو گیا۔ متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ آخر کار لیلیٰ نے اسے شکست دی اسی واقعہ سے اس کی عظمت و شوکت اور بڑھ گئی۔ قراتکین کا غلام فارس بھی اس کے پاس چلا گیا۔ اس نے فارس کی بڑی آؤ بھگت کی اور اپنی بہن کا عقد کر کے رشتہ مصاہرت قائم کر لیا۔ اس کے بعد ابوالقاسم بن حفص ہمشیرزادہ محمد بن علی سپہ سالار صعلوک سامانیہ سے جب کہ اس کے ماموں (داعی) کا دبدبہ دم بدم ہوا امان کی درخواست کی۔ لیلیٰ نے امان دے کر اپنے پاس بلا لیا۔ کچھ عرصہ بعد حسن بن قاسم داعی صغیر نے نیشاپور پر فوج کشی کرنے کی تیاری کی چنانچہ ابوالقاسم بھی اس کے ہمراہ اس مہم پر گیا۔ قراتکین والی نیشاپور کی اس سے لڑائی ہوئی۔ قراتکین شکست کھا کر بھاگا۔ حسن بن قاسم نے ۳۰۸ھ میں کامیابی کے ساتھ نیشاپور پر قبضہ حاصل کر کے اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ سکہ جاری کیا۔

لیلیٰ بن نعمان کا قتل: ۳۰۹ھ اسی سنہ میں سعید بن نصر نے بخارا سے اپنی فوجیں بھیجنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ حمویہ بن علی کی سرکردگی میں لیلیٰ بن نعمان کو بوشنج میں لڑنے کی غرض سے روانہ کیا۔ محمد بن عبید اللہ بلعمی، ابو جعفر صعلوک، خوارزم شاہ، سیمجور دواتی اور قراتکین وغیرہ نامی گرامی سپہ سالار اس مہم پر حمویہ کے ساتھ گئے تھے۔ مقام طوس میں لیلیٰ کی فوج سے مقابلہ ہوا، دونوں حریفوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی میدان حمویہ کے ہاتھ رہا۔ لیلیٰ شکست کھا کر آمد بھاگا۔ اس نے بے سر و سامانی و پریشانی سے آمد میں داخل ہوا کہ جہاں ایک دن بھی نہ ٹھہر سکا۔ بقراخان نے پیچھا کر کے گرفتار کر لیا۔ دیلمی فوج نے مجبوراً امان کی درخواست پیش کی۔ امان دے دی گئی مگر بعد میں حمویہ نے ان لوگوں کے قتل کا اشارہ کر دیا جب ان لوگوں نے اس کے سپہ سالاروں کے دامن عاطفت میں جا کر پناہ لی۔ اس کے بعد لیلیٰ پیش کیا گیا۔ حمویہ نے اس کا سر اتروا کر ۲۵ ربیع الاول ۳۰۹ھ میں دارالخلافت بغداد کو بشارت نامہ فتح کے ساتھ روانہ کر دیا۔ باقی ماندہ فوج قراتکین کا غلام [illegible] بہ حفاظت جرجان میں رہا۔

حسن بن اطروش: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ ۳۰۴ھ میں حسن اطروش کے قتل کے بعد طبرستان میں اس کا نواسہ حسن بن قاسم مشہور بہ داعی صغیر ملقب بہ ناصر تخت حکومت پر متمکن ہوا تھا۔

بعض کہتے ہیں کہ حسن بن قاسم حسن بن اطروش کا بھائی تھا جیسا کہ ابن حزم وغیرہ نے لکھا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ حسن بن قاسم اطروش کا داماد اور حسن بن زید والی مدینہ کے خاندان سے تھا۔ اس کا جد محمد بطحانی ابن قاسم بن حسن حسن بن قاسم کا مورث اعلیٰ تھا۔

حسن بن اطروش اپنے باپ اطروش کے قتل کے وقت استرآباد میں تھا اس واقعہ کے بعد ماکان بن کالی نے حکومت و سلطنت لی اس نے بیعت کی اور اس کی طرف سے اس کا نظم و نسق کرنے لگا۔ جب لیلیٰ بن نعمان والی جرجان نے قراتکین کو شکست دی اور قراتکین کا غلام فارس بھی لیلیٰ کے پاس چلا آیا اور ۳۱۱ھ میں ابو القاسم بن حفص بھی جا کر امن حاصل کر کے لیلیٰ کی خدمت میں آ گیا اس وقت سعید بن نصر سامانی والی خراسان اپنے نامور سپہ سالار سیمجور دواتی کو چار ہزار سواروں کی جماعت کے ساتھ جرجان کے محاصرہ پر روانہ کیا۔ چنانچہ سیمجور نے پہنچ کر جرجان کا محاصرہ کر لیا۔ جرجان میں محصورین کے ساتھ حسن اور سرخاب بن وہسودان برادر ماکان بن کالی امیر لشکر بھی تھا۔ جس وقت محاصرہ سے محصورین پر شدت شروع کی اس وقت حسن و سرخاب آٹھ ہزار دیلمی فوج لے کر محاصرہ توڑ کر نکل آئے۔ سیمجور کو اولاً شکست ہوئی۔ محصورین نے جوش کامیابی میں تعاقب کیا۔ ناگاہ سیمجور کے لشکر کمین نے نکل کر دیلمی فوج پر حملہ کر دیا۔ ادھر سیمجور نے بھی پلٹ کر حملہ کیا۔ دیلمی فوج پھر محاصرے میں آ گئی۔ تقریباً چار ہزار دیلمی فوج کام آ گئی۔ حسن بدحواس ہو کر بھاگ کر استرآباد پہنچا۔ اس کے بعد سرخاب بھی بدحال پریشان استرآباد میں آیا دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی اپنی قسمتوں پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ سیمجور فوج کو لئے ہوئے جرجان میں ٹھہر رہا۔ چند دنوں بعد سرخاب مر گیا۔ حسن نے ماکان بن کالی کو استرآباد میں اپنا نائب مقرر کر کے ساریہ کا راستہ لیا۔

ماکان بن کالی: حسن کے چلے جانے کے بعد دیلمیوں نے جمع ہو کر ماکان بن کالی کو اپنا امیر بنایا۔ سعید بن نصر سامانی کو اس کی خبر لگی، ایک عظیم الشان فوج ان لوگوں کے محاصرے و سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ فوج ایک مدت تک ماکان

بن کاکی کا محاصرہ کئے رہا۔ آخر کار ماکان بن کاکی استرآباد کو اس نے محاصرین کے حوالہ کر کے دیلم کی طرف چلا گیا۔ نصر کی فوج نے استرآباد میں داخل ہو کر قبضہ حاصل کر لیا اور بقراخان کو استرآباد کی حکومت پر مامور کر کے جرجان اور پھر جرجان سے نیشاپور کی طرف مراجعت کی۔ اس کے بعد ۳۱۵ھ میں ماکان بن کاکی نے استرآباد کو بقراخان کے قبضہ سے نکال لیا بعدہ جرجان پر بھی قابض ہو گیا اور ایک مدت تک اسی شان و شوکت سے حکمراں رہا۔

ابوالحسن کا قتل: اس کے بعد اسفار بن شیرویہ جرجان پر قابض ہو کر استقلال و استحکام کے ساتھ حکومت کرنے لگا۔ جس کا سبب یہ پیدا ہوا تھا کہ اسفار بن شیرویہ ماکان بن کاکی کے ہمراہیوں اور جان نثار سپہ سالاروں میں سے تھا۔ کسی وجہ سے ماکان بن کاکی کو اسفار سے ناراضگی اور کشیدگی پیدا ہوئی وہ اسے اپنے لشکر سے نکال دیا۔ اسفار بن شیرویہ طوف سامانیہ میں سے ابوبکر بن محمد بن الیسع کے پاس نیشاپور چلا گیا اور اس کی خدمت میں رہنے لگا۔ کچھ روز بعد ابوبکر نے اسفار کو ایک فوج کی افسری کے ساتھ جرجان فتح کرنے کے لئے روانہ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ماکان طبرستان چلا گیا تھا اور جرجان میں اپنے بھائی ابوالحسن علی کو مامور کر گیا تھا۔ ایک روز رات کے وقت ابوالحسن نے ابوعلی حسین اطروش کے مار ڈالنے کا قصد کیا۔ اتفاق یہ کہ ابوعلی کو اس کا احساس ہو گیا ابوالحسن کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور مکان سے نکل کر ایک کونہ خانقاہ میں روپوش ہو گیا۔ اگلے دن سپہ سالاران لشکر اور اراکین دولت کو طلب کر کے اس واقعہ سے مطلع کیا۔ ان لوگوں نے ابوعلی حسین کو اس حادثہ جانکاہ سے محفوظ رہنے کی مبارک باد دی اور بطیب خاطر اس کی حکومت و سلطنت کی بیعت کی۔ علی بن خورشید کو فوج کی سرداری عنایت کی۔ اس کے بعد ان لوگوں نے متفق ہو کر اسفار بن شیرویہ کو امداد و اعانت کی غرض سے بلا بھیجا۔ چنانچہ اسفار ابوبکر بن محمد سے اجازت حاصل کر کے ان لوگوں کے پاس آیا۔ شدہ شدہ اس کی خبر ماکان بن کاکی تک پہنچ گئی۔ فوجیں مرتب کر کے چڑھائی کر دی دونوں فریقوں میں متعدد لڑائیاں ہوئیں آخر کار ماکان کو شکست ہوئی اور اسفار و علی بن خورشید وغیرہ نے طبرستان پر قبضہ کر کے ابوعلی حسین کو امیر بنا کر ٹھہرایا۔ کچھ دنوں تک ابوعلی حسین طبرستان میں مقیم رہا۔

ماکان اور اسفار کی جنگ: اس واقعہ کے بعد ابوعلی اور علی بن خورشید نے وفات پائی۔ ماکان بن کاکی کو مناسب موقع ہاتھ آ گیا۔ فوجیں آراستہ کر کے دوبارہ حملہ کر دیا اور تمام طبرستان میں صف آرائی کی نوبت آئی۔ اسفار نے شکست کھا کر ابوبکر بن محمد کے پاس جرجان میں جا کر دم لیا اور وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ ۳۱۵ھ میں اس نے انتقال کیا اور نصر بن احمد بن سامان نے اسفار کو جرجان کی حفاظت حکومت عنایت کی۔ اس نے تمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر مرداویج بن زیار (یا زیاد) دیلمی کو سردار لشکر مقرر کر کے طبرستان کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ مرداویج نے نہایت مستعدی اور مردانگی سے اس حکم کو انجام دیا اور ایک مدت قلیل میں طبرستان پر کامیابی کے ساتھ قابض ہو گیا۔ اسی زمانہ میں حسن بن قاسم داعی اور اس کا سپہ سالار لشکر ماکان بن کاکی دیلمیوں سے آزردہ ہو کر اصفہان اور قم وغیرہ پر قابض ہو چکے تھے۔ حسن اور ماکان نے یہ خبر پا کر مرداویج کے قبضہ سے طبرستان چھڑانے کو دوڑ پڑے اسفار بھی فوجیں آراستہ کر کے میدان جنگ میں آ گیا۔ ماکان اور حسن بن قاسم داعی شکست کھا کر بھاگ گئے۔ چونکہ اس کی تند مزاجی اور زیادتی بھول چوک پر مواخذہ کرنے کی وجہ سے ہمراہیوں میں بددلی پیدا ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے امرا ہمراہیوں نے اسے میدان جنگ میں اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور فتح مند گروہ نے اسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد شکست خوردہ لشکر نے ایک مقام پر جمع ہو کر اسماعیل سے جو مرداویج اور حسن داعی کی گرفتاری اور اس کی جگہ ابوالحسن

اطروش کی تقرری کا مشورہ کیا۔ چنانچہ سیدان مرداویج اور وشمگیر کا ماموں تھا۔ کسی ذریعہ سے یہ خبر داعی تک پہنچ گئی۔ داعی نے سپہ سالاروں کے ساتھ ابوالحسن سے ملا اور ان لوگوں کے ساتھ جو شریک جلسہ شوریٰ تھے اپنے کل مراتب جو جرجان میں تھا دعوت کے بہانے سے لے گیا۔ جوں ہی یہ لوگ داخل ہوئے ایک سرے سے سب کو قتل کر کے ذبح کر دیا۔ اس باعث دیلمیوں کو اس سے نفرت و کشیدگی پیدا ہو گئی اور موقع پا کر دھوکے سے اسے قتل کر ڈالا۔

ہارون بن بہرام کی گرفتاری: اسفار نے بلا مزاحمت دولت طبرستان اور نیز جرجان قزوین زنجان ابہر قم اور کرج پر قبضہ حاصل کر لیا اور ملوک بنی سامان والی خراسان کی حکومت کا جھنڈا گاڑ دیا۔ تو خود تو ساریہ میں خیمہ زن ہوا اور ہارون بن بہرام کو سند امارت عطا کر کے آمد روانہ کیا۔ ہارون کا میلان طبع ابو جعفر کی طرف تھا۔ جو ناصر بن اطروش کی اولاد سے تھا۔ اس نے آمد میں پہنچ کر ابو جعفر کے نام کا خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ ابو جعفر نے خوش ہو کر اپنے سرداروں میں سے ایک سردار کی لڑکی سے اس کا عقد کر دیا اور جلسہ عقد میں خود گیا اور علویوں کے ساتھ شریک ہوا۔ اسفار کو ان واقعات کی اطلاع پہنچ گئی۔ جس عقد کے روز دفعتاً آمد پر حملہ کر دیا اور ابو جعفر کو اور سرداران علویہ کے ساتھ گرفتار کر کے بخارا روانہ کر دیا۔ وہاں پر ان سب کو قید کر دیا یہاں تک کہ ایک مدت کے بعد ان لوگوں نے قید کی مصیبت سے رہائی پائی۔

حسن بن قاسم اور ماکان: بعض مؤرخین متاخرین تحریر کرتے ہیں کہ حسن بن قاسم داعی (اطروش کے داماد) کی بیعت اطروش کی موت کے بعد کی گئی اور "الناصر" کا لقب دیا گیا۔ اس نے اپنی حکومت کے بیعت لینے کے بعد جرجان پر قبضہ حاصل کر لیا اور اس سے پیشتر دیلم نے جعفر بن اطروش کی امامت قبول کر لی تھی اور اس کے مطیع ہو گئے تھے۔ اس لئے داعی نے طبرستان پر چڑھائی کی اور جعفر کے قبضہ سے اسے نکال لیا۔ جعفر بھاگ کر دیلم چلا گیا۔ علی بن احمد بن نصر نے گرفتار کر کے علی بن وہسوذان بن ... والی دیلم کے پاس بھیج دیا۔ یہ اس کے صوبے کا والی تھا۔ چنانچہ علی نے جعفر کو قید میں ڈال دیا۔ لیکن جب علی بن احمد ... گیا تو علی بن وہسوذان نے جعفر کو رہا کر دیا۔ جعفر نے دیلم میں پہنچ کر فوجیں مرتب کیں اور انہیں مسلح اور آراستہ کر کے پھر طبرستان کی طرف قبضہ کے ارادے سے واپس لوٹ آیا۔ حسن یہ خبر پا کر بھاگ گیا اور جعفر نے طبرستان پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ بعد میں جعفر نے وفات پائی تب ابوالحسن کی حکومت کی بیعت لی گئی۔ جو اس کے بھائی حسن کا بیٹا تھا۔ جب ماکان بن کالی کو ان حالات کا علم ہوا تو اس نے حسن داعی کی بیعت کر لی۔ اس نے حسن بن احمد (یعنی جعفر کے بھائی کا بیٹا تھا) کو گرفتار کر کے جرجان میں قتل کرنے کی غرض سے نظر بند کر دیا۔ جہاں پر اس کا بھائی ابوعلی قید تھا۔ حسن نے ایک روز بوعلی کو قتل کر کے جرجان کے سپہ سالاروں سے اپنی امارت کی بیعت لے لی۔ اس بنا پر ماکان سے اور اس سے لڑائیاں ہوئیں۔ آخر کار حسن بھاگ کر آمد چلا گیا اور وہیں داعی ابوعلی کو لیٹ کر ملک عدم کا راستہ لیا۔

ابو جعفر بن محمد: اس کے بعد اس کے بھائی ابو جعفر بن محمد بن احمد کی بیعت حکومت منعقد ہوئی۔ ماکان نے رے سے اس پر فوج کشی کی۔ ابو جعفر نے آمد کو خیر باد کہہ کر ساریہ کی طرف کوچ کیا۔ اس وقت ساریہ میں اسفار بن شیرویہ موجود تھا ابو جعفر اور اسفار میں معرکہ آرائیاں ہوئیں۔ میدان ابو جعفر کے ہاتھ رہا۔ میدان جنگ سے اسفار بھاگ نکلا۔ جرجان میں جا کر ابو بکر بن محمد بن الیاس کے پاس پناہ لی۔ اس کے بعد ماکان نے ... عم زاد بھائی کے ہاتھ پر حکومت و امارت کی بیعت کی۔

حسن داعی نے یہ خبر پا کر مرداویج سے اپنے ماموں سیاہ اب بن بغاد کا بدلہ لینے کے لئے رے پر فوج کشی کی (یہ شخص اسی ۳۱۶ھ میں جرجان کا والی تھا۔ ادھر ماکان نے دیلم کی طرف مراجعت کی اور طبرستان پر قبضہ کر لیا۔ اس سے پہلے ابو علی ناصر بن اسماعیل بن جعفر الاطروش کی حکومت کی لوگوں نے بیعت کی۔ زیادہ زمانہ گزرنے نہ پایا تھا کہ ابو علی نے وفات پائی۔ ابو جعفر بن محمد بن ابو الحسین احمد بن الاطروش اس واقعہ کے بعد ہی دیلم کی طرف چلا گیا۔ یہاں تک کہ مرداویج نے رے پر قبضہ کر لیا۔ اس نے ابو جعفر کو دیلم سے خط و کتابت کر کے بلا لیا اور بڑی عزت و حرمت سے ٹھہرایا۔ جب اس نے طبرستان پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا اور ماکان کو طبرستان سے نکال باہر کیا تو اس نے اسی ابو جعفر کی امارت کی بیعت کی اور "صاحب القلنسوة" کے لقب سے ملقب کیا۔

الثائر: پھر جب یہ مر گیا تو اس کے بھائی کے ہاتھ پر امارت و حکومت کی بیعت کی "الثائر" کا لقب دیا۔ ایک مدت تک دیلمیوں میں مقیم رہے۔ ۳۳۶ھ میں اس نے اس طوفان کی روک تھام کے لئے ابن عمید کو مامور کیا۔ چنانچہ ابن عمید اور الثائر سے معرکہ آرائیاں ہوئیں، ایک سخت و معرکہ خونریزی کے بعد ابن عمید کو فتح نصیب ہوئی۔ الثائر شکست کھا کر پہاڑوں میں جا چھپا اور جیلیوں کے ساتھ ٹھہرا رہا اور وہ لوگ اس کے نام کا خطبہ پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ ۳۵۰ھ میں اپنی حکومت کے تیس برس بعد اس نے وفات پائی۔ اس کے بھائی حسن بن جعفر کی امارت کی بیعت کی گئی اور "الناصر" کا لقب دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد کیا بن قیس پادشاہ جیل نے اسے گرفتار کر کے خلفاء بغداد کے سپہ سالاروں کے حوالہ کر دیا۔ الناصر کی گرفتاری سے فاطمیین کی حکومت و امارت ان ممالک و جبال سے ختم ہو گئی۔

باب: ۵

امارت اسماعیلیہ

[illegible] ایران اور عراق [illegible]

اپنی [illegible] حکومت [illegible] تھی۔

اسماعیلیوں کی اصل: [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] امامت [illegible] کی امامت [illegible] امامت [illegible]

رافضی فرقہ: [illegible] امامت [illegible]

اسماعیلیہ فرقہ: [illegible] امامت [illegible]

[illegible]

امام علی رضا [illegible]

امام محمد تقی [illegible]

امام علی نقی [illegible]

اصحاب نے یہ گمان کیا کہ اپنے باپ کے بعد یہی امام ہوئے۔ یہ لوگ انہیں "مہدی" اور "قائم" کے لقب سے ملقب کرتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں وہ روپوش ہو گئے۔ جس وقت تک ان کے آنے کا انتظار کرتے ہیں۔ یہی وہ انتظاری امام ہے یہ کسی اور کی امامت کے قائل نہیں ہوتے کہ ان کی اولاد میں یہ سلسلہ ختم ہو چکا ہے [illegible] اور ان کی جماعت سے ان کے ذکر [illegible] اثنا عشریہ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ اس مذہب والے مدینہ منورہ، مکہ، نجف، تمام علاقہ عراق میں ہیں۔ اس وقت تک جیسا کہ ہم کو معلوم ہے نماز مغرب پڑھ کر ایک گھوڑا مع ساز و سامان کے ساتھ شہر سرمن رائے پر لے جاتے ہیں اور [illegible] آواز سے [illegible] بار [illegible] پکارتے ہیں یا الامام اخرج الینا فان الناس منتظرون و مخفی حائرون والظلم عم والحق مفقود فاخرج الینا فنقرب الرحمة من اللہ [illegible] بار کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ستارے کنارہ آسمان پر نکل آتے ہیں۔ اس وقت یہ لوگ اپنے اپنے مکانوں پر واپس آتے ہیں اور [illegible] شب کو پھر جاتے ہیں اور اسی طریقہ [illegible] پورا کرتے چلے آتے ہیں۔ [illegible] کا یہ قول [illegible] ہے کہ یہ لوگ ایسے شخص کا انتظار کرتے ہیں جس کی موت [illegible] زمانہ [illegible] ہو چکا ہے۔ [illegible] نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے [illegible] یہ لوگ اس امر کا [illegible] کیا کرتے ہیں حالانکہ یہ قصہ باطل اور بے بنیاد ہے۔ صحیح یہ ہے کہ [illegible] کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ مدفون ہیں۔

اسماعیلی فرقہ کے عقائد: فرقہ اسماعیلیہ کا یہ خیال ہے کہ جعفر صادق کے بعد آپ کے بیٹے اسماعیل کو امامت ملی۔ اسماعیل کا انتقال جعفر صادق سے پہلے ہو چکا تھا۔ ابو جعفر منصور خلیفہ نے انہیں طلب کیا تھا [illegible] مدینہ منورہ [illegible] لکھا کہ وفات پا چکے ہیں۔ اسماعیلیہ [illegible] امامت [illegible] سمجھتے ہیں کہ امامت کا عہدہ انہی کی اولاد میں باقی رہے۔ اگرچہ ان کا انتقال ان کے باپ جعفر صادق کے انتقال سے پہلے ہو چکا تھا جیسا کہ [illegible] (صلوات اللہ علیہم) کو منصوص بالامامت فرمایا تھا [illegible] انتقال کر گئے تھے۔ اسماعیلیہ کے نزدیک ان کے علاوہ کسی اور کے لئے امامت [illegible] نہیں ہے کیونکہ [illegible] محمد بن اسماعیل کے بارے میں اسماعیلیہ یہ کہتے ہیں کہ [illegible] ظاہر [illegible] ہیں اور [illegible] میں سب سے پہلے ہیں۔ اسماعیلیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ [illegible] (ائمہ) کا ظاہر [illegible] کیا کرتے ہیں۔ ائمہ مستورین [illegible] کسی وقت بھی امام سے خالی نہیں رہتی امام خواہ ظاہر ہو یا مستور [illegible] ان کی تائید [illegible] اور اس کے [illegible] فرقہ اسماعیلیہ کا یہ قول بھی ہے کہ [illegible] اور [illegible] کیا [illegible] یاد ہو گی۔

اسماعیلیہ کے نزدیک اول ائمہ مستورین محمد بن اسماعیل معروف بہ محمد المکتوم ہیں۔ ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر المصدق بعد ان کے بیٹے محمد الحبیب پھر ان کے بیٹے عبید اللہ المہدی صاحب حکومت افریقیہ و مغرب ہیں [illegible] حکومت و سلطنت کی بنیاد قائم کرنے والا ابو عبد اللہ شیعی [illegible] اسی فرقہ اسماعیلیہ سے [illegible] ہیں۔ [illegible] حکومت و سلطنت [illegible] ان کے بعد [illegible] ہوا۔ [illegible]

[illegible] پایا جاتا ہے۔

حوشب اور اس کے بیٹے ابو [illegible] منصور کی طرف سے یمن کا والی تھا۔ یہ شخص پہلا فرد تھا [illegible] جس وقت ان کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی تب اسماعیلیہ کے عقائد کو [illegible] ہو گیا۔

امام محمد الحبیب نے ابو عبد اللہ کو [illegible] روانہ کیا تھا جب اسے یہ معلوم ہوا کہ محمد بن [illegible] خلافت سے [illegible] تو یمن میں داخل ہوا۔ اس وقت یمن میں ایک بہت بڑا [illegible] [illegible] ان [illegible] کو [illegible] اور شیعوں کو بھی [illegible] حکومت کو [illegible] تھا۔ امام محمد نے [illegible] اپنے بیٹے عبد اللہ کو [illegible] اور [illegible] اجازت [illegible] امام محمد کی امامت کی دعوت دینے [illegible] مغرب کی [illegible] ابو عبد اللہ شیعی [illegible] امام [illegible] ابو عبد اللہ شیعی [illegible] عبید اللہ المہدی [illegible] جب امام جعفر صادق نے اپنے [illegible] مغرب کی طرف روانہ کیا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے افریقیہ میں پہنچ کر [illegible] جب ابو عبد اللہ شیعی عبید اللہ المہدی کا [illegible] تو اس مذہب کا [illegible] اس کا مقصود [illegible] اور عبید اللہ المہدی کی امامت [illegible] بیعت لی [illegible] بیان کیا جائے گا۔

باب: ٦

خلافت فاطمیہ

ابو محمد عبیداللہ المہدی ۲۹۷ھ تا ۳۲۲ھ

دولت عبیدیہ: فاطمی یا حکومت عبیدیوں کا پہلا فرمانروا عبیداللہ المہدی ہے جو محمد الحبیب بن جعفر مصدق بن محمد المکتوم بن جعفر صادق تھا۔ اہل قیروان و مہدیہ سے ان لوگوں نے اس نسب سے انکار کیا ہے۔ کوئی اعتبار نہیں ہے اور وہ کہتے تھے کہ [illegible] ہے۔ خاندان خلافت بغداد میں عہد خلافت قادر باللہ میں اس نسب کے قدح و طعن کی بابت ایک محضر تیار کیا گیا تھا جس پر بڑے بڑے علماء سے دستخط ثبت کئے گئے تھے۔ [illegible] مستند قرار [illegible] نسب [illegible] بن عمار نے [illegible] بابت روایت کیا ہے [illegible] جب [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا تو اس نسب کی صحت کی شہادت دی جاتی ہے اور شریف رضی نے اشعار [illegible] تھے۔ [illegible] شہادت [illegible] مصری سے عباسیان بنی عباس [illegible] عبیدیوں سے حریف مقابل تھے۔ بغداد میں ان عبیدیوں کے نسب کی بابت بہت [illegible] روایت اعتراضات کرتے تھے۔ [illegible] شریف رضی [illegible] شعر

[illegible]

[illegible]

[illegible] شہادت [illegible] نسب [illegible] ہوتے [illegible] شہادت [illegible] کی [illegible] عبیدیوں کے [illegible] ان کے [illegible] نسب [illegible] اس [illegible] کے لئے [illegible] ہے

ابو عبداللہ حسین کا مغرب پر قبضہ: ان عبیدیوں کے داعی [illegible] افریقیہ میں تھے۔ [illegible] میں ان کا ظہور افریقیہ میں حلوانی اور ابوسفیان کے ذریعے [illegible] جعفر صادق نے [illegible] روانہ کیا تھا [illegible] مغرب میں [illegible] یہاں تک

کر بطور شیعہ کے داعی بن کے آ گئے۔ چنانچہ حلوانی اور ابوسفیان سرزمین مغرب میں گئے۔ ایک نے شہر مرمجنہ میں قیام کیا دوسرے نے سوق حمار میں۔ یہ دونوں شہر تونس کے مقامات سے تھے۔ ان کی [illegible] سے ان دو جگہوں میں ان کے مذہب کا شہرہ ہوا۔ اس وقت تک محمد الحبیب شہر سلمیہ (شام) میں قیام پذیر تھا۔ ان کے دو داعی امام حسین بن علی کی قبر کی زیارت کو آیا کرتے تھے۔ تو ان کی [illegible] زیارت [illegible] کرتے تھے۔ ایک مرتبہ یمن سے محمد بن الفضل [illegible] سے محمد الحبیب نے [illegible] میں سے رستم بن حسین بن حوشب کو یمن میں دعوت خلافت جدیدہ کے لئے مامور کر کے روانہ کیا اور محمد نے بنی فرس سے محمد بن الفضل کو [illegible] ہدایت کی کہ عنقریب مہدی کا ظہور ہونے والا ہے [illegible] جلد [illegible]۔ اس ہدایت کو دلوں میں بٹھا دو۔ [illegible] ہدایت کے مطابق [illegible] ابوالقاسم [illegible] کے ساتھ ساتھ کہ یہاں مشہور اور معروف ہیں دعوت دینے لگے۔ رفتہ رفتہ [illegible] پیدا ہو گیا [illegible] منصور کے لقب سے ملقب و موسوم ہو کر [illegible] ایک قلعہ [illegible] سے [illegible] مغرب [illegible] کی طرف بھیجا [illegible]۔

ابوعبداللہ الحسین بن محمد بن زکریا [illegible] "محتسب" [illegible] بعض مؤرخین [illegible] محتسب بھی تھا۔ بلکہ ان کا [illegible] محتسب تھا اور ابوعبداللہ "معلم" کے لقب سے یاد ہوتا ہے۔ اس صاحب کے [illegible] تعلیم [illegible] محمد الحبیب کی خدمت میں سلمیہ میں حاضر ہوا۔ محمد الحبیب نے ابوعبداللہ [illegible] ابن حوشب کے پاس تعلیم کی غرض سے یمن بھیج دیا [illegible] سرزمین مغرب میں جا کر [illegible] چنانچہ ابوعبداللہ نے ان کی صحبت میں شب و روز رہ کر علم [illegible] حاصل کیا۔ اس کے بعد حاجیوں کے ساتھ مکہ معظمہ آیا۔ اور موسم حج میں کتامہ کے رئیسوں اور سرداروں سے ملاقات [illegible] ایک [illegible] ابوالقاسم [illegible] کی طرف سے تھا [illegible] موسیٰ بن [illegible] کا [illegible] مسعود [illegible] اس [illegible] میں [illegible] کی باتیں [illegible] ان کی محبت [illegible] کے دل میں [illegible] قائم ہو گئے [illegible] ملک مغرب لے جانے کی درخواست کی [illegible] ایک [illegible] ان [illegible] سے ان [illegible] کی [illegible] حالات [illegible] اور [illegible] نے کہا کہ [illegible] ان [illegible] کے حالات [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ان [illegible] کا [illegible]۔

ابوعبداللہ شیعی کی افریقہ کو روانگی: ابوعبداللہ نے [illegible] اپنے [illegible] حاجیوں [illegible] سے [illegible] کے [illegible] مغرب [illegible] ان [illegible] کے [illegible] اس وقت [illegible] ان [illegible] کے [illegible] ان [illegible] کے پاس [illegible] محمد [illegible] نے اس سے [illegible]

موالی سے اس مذہب کی تعلیم حاصل کر لی تھی۔ اس وجہ سے یہ سمجھ کر کہ وہ بھی صاحب امر ہے ابو عبداللہ کی بڑی آؤ بھگت کی۔ دو چار روز قیام کرنے کے بعد ابو عبداللہ نے اپنے ہمراہیوں سے کوچ کیا۔ [illegible] وقت چودہ ربیع الاول ۲۸۸ھ کو شہر کتامہ پہنچا اور موسیٰ بن حریث کے مکان پر شہر ایکجان میں جو بنی سکتان کی ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ قیام پذیر ہوا۔ اس کے بعد ابو عبداللہ کے قیام کے لئے ایک مکان مقام فج الاخیار میں تعمیر اور مکمل کرایا گیا

ابو عبداللہ شیعی اور اہل کتامہ اس نے ان لوگوں کو یہ تعلیم دینی شروع کی کہ میرے پاس امام زمان مہدی کی بیعت پر قیام کرنے کی نص موجود ہے اور عنقریب وہ بھی ہجرت کر کے اسی مقام پر پہنچ آئیں گے اور ان کے انصار و معاون اپنے زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوں گے اور وہ اسی شہر کے رہنے والے ہوں گے۔ جن کا نام کتمان سے مشتق ہوگا۔ تھوڑے دنوں میں اہل کتامہ کا ایک بڑا گروہ اس کے پاس جمع ہو گیا۔ بعض بعض علماء بھی اس کے دام فریب میں آ گئے۔ اب آہستہ آہستہ اس کا مذہب بڑھتا اور امامت اہل بیت کے مباحثے تذکرے ہونے لگے۔ ایک دوسرے کو قطعاً کھلم کھلا آل محمد کی تعلیم اور ہدایت کرنے لگا۔ اس وقت کتامہ میں ایسے لوگ بھی رہ گئے تھے جو اس مذہب اور اس خیال سے علیحدہ رہے ہوں۔ وہ لوگ اسے ابو عبداللہ شیعی مشرقی کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ اس کی دعوت کی اطلاع امیر افریقیہ ابراہیم بن احمد بن اغلب کو ہوئی۔ دھمکی اور تہدید کا خط تحریر کیا۔ ابو عبداللہ نے ابراہیم کے خط کو نہایت سخت جواب دے کر لوٹا دیا۔ غرض رفتہ رفتہ کتامہ ابراہیم کی مخالفت پر تیار ہو گئے۔ ابو موسیٰ بن عیاش والی میلہ علی بن حفص بن عسلوجہ والی سطیف اور بن تمیم صاحب بلزمہ وغیرہ قبائل بربر کتامہ ابو عبداللہ کے معاملہ میں پیش پیش رہنے لگے۔ انہی میں یحییٰ مساکتی (جو امیر کے لقب سے پکارا جاتا تھا) مہدی بن ابی کمارہ رئیس لہیصہ فرج بن خیران رئیس اجانہ اور ثمل بن تمیم رئیس ملوسہ آ پہنچا۔ ان لوگوں نے مصالحت و مشورہ کر کے بیان بن صقلاب رئیس بنی حکان سے اس بابت خط و کتابت کی کہ ابو عبداللہ شیعی کو ہم لوگ اپنے شہر سے نکال دیں۔ یا گرفتار کر کے والی افریقیہ کے حوالہ کر دیں۔ اس وقت تک ابو عبداللہ شیعی مقام ایکجان ہی میں مقیم تھا۔ بیان بن صقلاب نے اس امر کو اہل کتامہ کے مشورہ پر چھوڑ دیا۔

ابو عبداللہ شیعی کی تازروت کو روانگی چنانچہ وہ لوگ خلافت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بحث مباحثہ ہوا مگر کوئی امر طے نہ ہوا۔ ابو عبداللہ اور اس کے ہمراہیوں کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ حسن بن ہارون غسانی نے چند اپنے آدمی بھیجے اور ایکجان سے ہجرت کر کے اس کے پاس چلے جانے کی درخواست کی اور منظور کر لیا۔ ابو عبداللہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ایکجان سے نکل کر شہر تازروت چلا گیا۔ جو حسن کے شہروں میں سے ایک شہر تھا۔ تھوڑے دنوں میں غسان کو ملا صادر کے اپنا معین و مددگار بنا لیا۔ غسان اور کتامہ کے ان خاندان والوں نے ابو عبداللہ کی امداد و اعانت پر کمر ہمت باندھ لی۔ جنہوں نے اس سے پیشتر اس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس سے ابو عبداللہ کی شان و شوکت بڑھ گئی اور ایک امتیازی حالت سے زندگی بسر کرنے لگا۔ اس کے بعد حسن بن ہارون اور اس کے بھائی محمود کے باہم حکومت و ریاست کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ محمود اور مہدی بن ابی کمارہ کے باہم تعلقات تھے۔ مہدی نے باعث لہیصہ ابو عبداللہ کو گرفتار کر کے محمود کو ابو عبداللہ سے مواخذہ کرنے کا اشارہ کیا۔ [illegible] جھگڑا بڑھ گیا۔ ابو عبداللہ اس وقت تک کمزور ہی تھا۔ [illegible] حسن کو لہیصہ کے سر کرنے کی تحریک کی۔ مہدی بن ابی کمارہ سردار لہیصہ کا بھائی ابو مدینی نامی ابو عبداللہ کے معتقدین سے تھا۔ اس نے موقع پا کر

مہدی کو مار ڈالا اور اس کی جگہ سبیہ پر حکومت کرنے لگا۔ مہدی کے مارے جانے سے اہل سبیہ بھی ابو عبداللہ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔

ابو عبداللہ شیعی کی فتوحات: ان واقعات کے بعد کتامہ نے جمع ہو کر ابو عبداللہ سے جنگ کرنے کا مشورہ کیا اور متعدد مسلح ہو کر تازروت پر چڑھ آئے۔ ابو عبداللہ نے سہیل بن فوکاش کو فتح بن یحیی مسالتی کے پاس امداد طلب کرنے کو بھیجا۔ فتح اور ابو عبداللہ میں رشتہ مصاہرت (سسرال) قائم ہو گیا تھا۔ فتح نے کتامہ کو ابو عبداللہ سے جنگ سے روکا مگر وہ نہ رکے۔ چنانچہ ابو عبداللہ اور کتامہ میں متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ آخرکار ابو عبداللہ کو فتح نصیب ہوئی کتامہ شکست کھا کر بھاگے۔ مہدی بن یوسف لوشی اس معرکہ میں سخت مصائب میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس لڑائی سے سب کے ہوش و حواس درست ہو گئے۔ قبائل لطنہ، ملوسہ اور اجانہ نے ابو عبداللہ کی اطاعت قبول کر لی ان دونوں نے ان سب کی اعانت کی تھی۔ مکنون بن سعادہ اور ابو زکی تمام بن معارک نے ابو عبداللہ اور اپنی قوم سے فرار ہو کر فتح بن یحیی وغیرہ جیجل چلے گئے۔ جو باقی رہ گئے وہ ابو عبداللہ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔ اس کے بعد فتح بن یحیی اپنی قوم کو جمع کر کے ابو عبداللہ سے لڑنے کے لئے نکلا۔ ابو عبداللہ بھی یہ خبر پا کر مقابلہ پر جنگ ہو گیا۔ دونوں گروہوں میں خونریزی چھڑ گئی۔ اس معرکہ میں بھی ابو عبداللہ کو فتح یابی حاصل ہوئی فتح بن یحیی شکست کھا کر بھاگا۔ اس کی فوج کا کثیر حصہ کام آ گیا۔ باقی ماندہ جان بچا کر سطیف پہنچے اور جب وہاں بھی امن و امان کی صورت نظر نہ آئی تو انہوں نے ابو عبداللہ سے امان کی درخواست کی۔ ابو عبداللہ نے منظور کر لی اور وہ لوگ اطاعت میں آ کر امن و چین سے بسر کرنے لگے۔ فتح بن یحیی شکست کے بعد تونس چلا گیا تھا اور وہاں کی حالت کی درستگی میں مصروف تھا چند دن بعد جب اس کی حالت درست ہو گئی تو اس نے ابو عبداللہ سے جنگ کرنے کی غرض سے دوبارہ فوج کشی کی اور ہارون بن یوسف کو سردار لشکر مقرر کر کے روانہ کیا۔ ابو عبداللہ بھی اپنی فوج آراستہ کر کے میدان جنگ میں آ گیا۔ ہارون پہلے ہی حملہ میں شکست کھا کر بھاگا اور ایک قلعہ میں داخل ہو کر قلعہ بند ہو گیا۔ ابو عبداللہ شیعی نے تعاقب کیا اور اس قلعہ پر پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ آخر الامر محصورین نے اطاعت کے لئے گردنیں جھکا دیں اور ابو عبداللہ نے اس قلعہ کو فتح کیا۔ اس کامیابی سے ابو عبداللہ کا رعب داب بڑھ گیا۔ بجایہ اور تمام قبائل تابع فرمان بردار ہو گئے۔ ابو عبداللہ لوٹ کر تازروت آیا اور اپنے مبلغوں کو تمام ملک مغرب میں پھیلا دیا لوگوں نے خوشی سے اس کی اطاعت قبول کی اور اس کے علم حکومت کے نیچے آ گئے۔ فتح بن یحیی نے بھاگ کر ابراہیم بن احمد امیر تونس کے پاس پہنچا اور اسے ابو عبداللہ سے جنگ کرنے کی ترغیب دینے لگا۔ ابو عبداللہ نے اہل مسیلہ کی سازش سے مسیلہ کو فتح کیا اور ان کے امیر موسیٰ بن عیاش کو قتل کر کے ماکنون بن ضبارہ ایجانی کو مسیلہ کی امارت پر بٹھایا۔ ابراہیم بن موسیٰ بن عیاش نے بھاگ کر ابراہیم بن احمد کے پاس تونس میں جا کر دم لیا

ابو عبداللہ شیعی اور ابو حوال کی جنگ: ۲۸۹ھ میں ابراہیم نے فتح بن یحیی اور ابراہیم بن موسیٰ کی ترغیب و تحریک سے اپنے بیٹے ابو حوال کو ایک عظیم فوج کا سردار بنا کر ابو عبداللہ کو ختم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اس نے کتامہ کو بھی پامال کیا اور اس کے بعد تازروت کی طرف بڑھا۔ ابو عبداللہ شیعی نے اپنی فوجوں کو آراستہ کر کے شہر ضرمہ میں ابو حوال سے مقابلہ کیا۔ اتفاق یہ کہ پہلے ہی حملہ میں ابو حوال نے ابو عبداللہ کو شکست دی۔ ابو عبداللہ میدان جنگ سے بھاگ کر [illegible]

ٹکڑا اور اپنے ہوش و حواس درست کر کے صف بندی کر لی اور [illegible] حاصل کر کے قلعہ تازروت میں داخل ہو گئے۔ اس [illegible] ابو عبداللہ نے قوت پکڑ لی [illegible] بہت سے قبائل پامال کیے گئے۔ ادھر زیادۃ اللہ کی حکومت میں بھی ایک گونہ ضعف و اضمحلال پیدا ہو چلا تھا۔ ابراہیم بن حبشی بن عیاش اغلبی کے لشکر [illegible] کی جانب ابو عبداللہ کے حالات دریافت کرنے کو گیا ہوا تھا۔ [illegible] ابو عبداللہ کے ہمراہیوں سے اور اس سے مڈبھیڑ ہوئی۔ ابو عبداللہ نے ابراہیم کو شکست دے کر لشکر کا تعاقب کر کے پیچھے [illegible] ابو حوال [illegible] کامل قبضہ ہوا۔ ابو عبداللہ نے ایکجان میں اقامت اختیار کی اور وہیں پر ایک شہر بسایا جس کا نام دار الہجرت رکھا گیا۔ بربریوں کو اپنے مذہب کی دعوت دینے لگا۔ بہت سے قبائل اس کے مذہب میں داخل ہو گئے۔ اسی زمانہ میں [illegible] کا انتقال ہو گیا۔

ابراہیم بن احمد والی افریقیہ اور ابو العباس کا قتل: [illegible] اپنے بیٹے ابو العباس [illegible] ابو عبداللہ شیعی اور اس کی جماعت [illegible] قیام کر کے اس کی مزاحمت [illegible] ابراہیم بن احمد اغلبی والی افریقیہ کو اس کے بیٹے زیادۃ اللہ نے قتل کر ڈالا اور خود تخت حکومت پر متمکن ہو کر حکمرانی کرنے لگا۔ اس وقت ابو عبداللہ [illegible] قتل [illegible] آیا اور [illegible] عیش میں مصروف ہو گیا۔ ابو عبداللہ کو موقع مل گیا اب کوئی مزاحمت کرنے والا نہ رہا تھا۔ اپنے [illegible] افریقیہ میں پہنچ کر [illegible] اس کی حکومت کا خاتمہ کیا اور [illegible] قریب ظہور ہونے والے ہیں [illegible] نے [illegible] آیا۔

عبید اللہ مہدی: محمد حبیب بن جعفر بن محمد بن اسماعیل نے اپنے انتقال کے وقت اپنے بیٹے عبید اللہ کو اپنا ولی عہد [illegible] تھا اور یہ ارشاد کیا تھا کہ تم ہی مہدی موعود ہو اور میرے بعد تم بہت دور دراز کی جانب ہجرت کرو گے اور بڑے بڑے مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ وفات کے بعد اس واقعہ کی [illegible] تمام اطراف و جوانب میں شہرت ہو گئی۔ ابو عبداللہ نے چند لوگوں کو [illegible] (ابن حوشب) [illegible] کامیابی کی خبر دینے کو روانہ کیا اور یہ کہلا بھیجا تھا کہ ہم لوگ ہر وقت آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ [illegible] تیار [illegible] اس وقت تخت خلافت پر المکتفی باللہ جلوہ افروز تھا [illegible] عبید اللہ مہدی کی گرفتاری کا حکم صادر فرمایا۔ عبید اللہ یہ خبر پا کر مع اپنے بیٹے [illegible] شام سے عراق کی طرف بھاگ [illegible] مصر میں جا کر دم لیا۔ ان دنوں مصر کا [illegible] عیسیٰ نوشری [illegible] حاکم تھا۔ مصر پہنچ کر عبید اللہ مہدی نے [illegible] سوداگر کے بھیس میں [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] ابو عبداللہ شیعی کے پاس مغرب پہنچ جائے [illegible] اسکندریہ [illegible] کی جانب [illegible] مغرب کی طرف روانہ ہوا۔ اس اثنا میں خلیفہ مکتفی باللہ [illegible] عبید اللہ مہدی [illegible] عیسیٰ والی مصر کے نام [illegible] حلیہ اور [illegible] لکھا ہوا

تھا۔ ان دنوں مصر کی گورنری پر عیسیٰ نوشری مامور تھا۔ چنانچہ عیسیٰ نے عبیداللہ مہدی کی جستجو میں لوگوں کو روانہ کیا اور ایک گو ان کو عبیداللہ مہدی کی جستجو میں کامیابی بھی ہوئی لیکن اسے اس امر کا یقین نہ ہو سکا کہ یہی شخص عبیداللہ مہدی ہے۔ اس وجہ سے مطلع ہو جانے اور گرفتار کر لینے کے باوجود رہا کر دیا۔

عبیداللہ مہدی کی طرابلس میں آمد: عبیداللہ مہدی رہائی پا کر نہایت تیزی سے مسافت طے کرنے لگا۔ اثنائے راہ میں اس کی کتابیں چوری ہو گئیں۔ جن میں اس کے آباء واجداد کے منقولات تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے بیٹے ابوالقاسم نے ان کتابوں کو اس وقت برآمد کیا تھا۔ جبکہ اس نے مصر پر فوج کشی کی تھی۔ الغرض جس وقت عبیداللہ مہدی طرابلس پہنچا اور اس کے ہمراہی تجار اس سے علیحدہ ہوئے اس وقت عبیداللہ مہدی نے ابوالعباس برادر ابوعبداللہ شیعی کو ابوعبداللہ شیعی کے پاس انہی تاجروں کے ہمراہ کتامہ روانہ کیا۔ ابوالعباس طرابلس روانہ ہو کر قیروان پہنچا۔ اس کے پہنچنے سے پیشتر زیادۃ اللہ کو عبیداللہ مہدی اور اس کے ہمراہیوں کی خبر پہنچ گئی تھی اور یہ ان کی جستجو اور سراغ میں تھا۔ چنانچہ ابوالعباس کو قیروان میں پہنچتے ہی گرفتار کر لیا اور اس سے عبیداللہ مہدی کے حالات دریافت کئے۔ ابوالعباس نے لاعلمی ظاہر کی۔ زیادۃ اللہ نے جھلا کر جیل میں ڈال دیا اور والی طرابلس کو لکھ بھیجا کہ عبیداللہ مہدی کو جس کا حلیہ اس طرح کا ہے فوراً گرفتار کر لو۔ اتفاق سے عبیداللہ مہدی کو اس کی خبر لگ گئی۔ طرابلس سے قسطیلیہ چلا گیا۔ پھر وہاں سے بوجہ تعلق ابوالعباس برادر ابوعبداللہ شیعی جو قیروان میں تھا نکل کر سجلماسہ میں جا کر قیام کیا۔ ان دنوں سجلماسہ کی زمام حکومت الیسع بن مدرار کے قبضۂ اقتدار میں تھی۔ الیسع نے عبیداللہ مہدی کی بے حد توقیر اور عزت کی۔ اس کے بعد ہی زیادۃ اللہ کا خط (کہا جاتا ہے کہ خلیفہ مکتفی کا فرمان تھا۔) الیسع کے پاس آ پہنچا۔ جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یہی شخص مہدی ہے اور حکومت وخلافت کا دعویدار ہے اور کتامہ داعی ہے۔ الیسع نے عبیداللہ مہدی کو فوراً گرفتار کر لیا۔

ابوعبداللہ شیعی کا سطیف پر قبضہ: ان واقعات کے بعد ابوعبداللہ شیعی نے ابوخوال کے مارے جانے پر جو اس سے برسر جنگ رہا تھا۔ تمام کتامہ کو جمع کیا اور انہیں آلات حرب سے مسلح وآراستہ کر کے سطیف پر فوج کشی کی۔ سطیف میں ان دنوں علی بن جعفر بن عسلوجہ حکمرانی کر رہا تھا اور اس کا بھائی ابوحبیب بھی وہیں موجود تھا۔ ابوعبداللہ ایک مدت تک سطیف کا محاصرہ کئے رہا۔ آخر کار بزور تیغ اس پر قبضہ حاصل کر لیا۔ داؤد بن جاشہ سردار لہیصہ بھی اس وقت سطیف میں ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ اس زمانہ میں یہاں چلا آیا تھا جس وقت بعض سرداران کتامہ یہاں چلے آئے تھے۔ اہل سطیف کے ساتھ اس نے بھی ابوعبداللہ شیعی سے امان کی درخواست کی تھی اور ابوعبداللہ شیعی نے امان دے دی تھی۔ ابوعبداللہ نے شہر سطیف میں فتح یابی کے ساتھ داخل ہو کر شہر کو منہدم کرا دیا یا باقی قلعوں کو مسمار کرا کر زمین کے برابر کر دیا۔

ابوعبداللہ شیعی اور ابن حبشی کی جنگ: زیادۃ اللہ کو اس کی خبر لگی۔ فوجیں مرتب کر کے اپنے عزیز و قریب ابراہیم بن حبشی نامی کی سرکردگی میں کتامہ کو سر کرنے کے لئے روانہ کیں۔ اس فوج کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ کوچ و قیام کرتی ہوئی قسطنطینیہ پہنچی اور وہیں قیام پذیر ہو گئی۔ اس وقت فریق مخالف نے اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر

[illegible]

ابو عبداللہ شیعی کی فتوحات [illegible]

[illegible]

ابو عبداللہ شیعی اور ابوالعباس کی [illegible]

قسطیلیہ کی فتح [illegible]

قیروان اور رقادہ پر قبضہ ۲۹۶ھ میں ابوعبداللہ شیعی [illegible]

فوجیں فرار ہوئیں، شاہی قصر امارت میں جا کر مقیم ہوا اپنے بھائی ابو العباس کو قیروان کی حکومت سے ... والی امان کی منادی کرا دی۔ امراء وزراء اور عوام الناس جو خوف زدہ ادھر ادھر بھاگ گئے تھے واپس ہو کر اپنے اپنے مکانات میں آئے اور شاہی محل جہاں سے خوف سے ادھر ادھر بھاگ گئے ابو عبداللہ شیعی نے شہر کے مکانات لوگوں میں تقسیم کر دیا چنانچہ لوگ سب شیعوں کے ساتھ ان مکانات میں قیام اختیار کیا۔

ابو عبداللہ شیعی کی سجلماسہ کو روانگی: فاتحانہ جنگ و ... مصروف رہنے کے بعد زیادۃ اللہ کا مال و اسباب اور سامان خلعت کے لئے۔ ابو عبداللہ شیعی نے ان پر ایک سرسری نظر ڈالی اور ان کی حفاظت کا حکم دیا۔ اسی اثنا میں جمعہ کا دن آ گیا۔ خطیبوں نے دریافت کیا کہ کس کا نام خطبہ میں پڑھا جائے۔ ابو عبداللہ شیعی نے کسی کا بھی نام نہیں بتایا لیکن جو سکہ ڈھالا گیا اس کے ایک طرف "بلغت حجۃ اللہ" اور دوسری جانب "تفرق اعداء اللہ" منقوش تھا۔ ہتھیاروں پر "عدۃ فی سبیل اللہ" اور گھوڑوں پر "الملک للہ" کندہ تھا۔ رقادہ میں چند دن قیام کر کے عبیداللہ مہدی کی تلاش میں سجلماسہ کی جانب کوچ کیا۔ روانگی کے وقت رقادہ اور قیروان پر اپنے بھائی ابو العباس کو مقرر کیا۔ ابو زکی کو ... کے پاس ... چھوڑ دیا ... مغرب ... سے ... ہوئی ... ابو عبداللہ شیعی جس وقت سجلماسہ جا رہا تھا تو راستہ میں بہت سے ... اس کے ... جانے کے بعد اطاعت ... بھیجا۔ ابو عبداللہ شیعی نے سجلماسہ کے قریب پہنچ کر الیسع بن مدرار والئ سجلماسہ کے پاس ایک قاصد بھیجا اور ... الیسع نے ... قاصد کو قتل کرا دیا اور فوجیں مرتب کر کے مقابلہ پر نکلا۔ جنگ ہوا۔ ... اتفاق یہ کہ الیسع کی فوج بھاگ کھڑی ہوئی۔ ... الیسع اور اس کے ہمراہی بھی ... کے ساتھ ...

عبیداللہ مہدی کی روانگی: اگلے دن ابو عبداللہ شیعی ... شہر میں ... ابو عبداللہ شیعی شہر میں داخل ہو کر جیل کی جانب گیا۔ جہاں کہ عبیداللہ مہدی اپنے بیٹے کے ساتھ قید تھا۔ ان دونوں کو قید سے نکالا اور عبیداللہ مہدی کی خلافت و امامت کی بیعت کی ... قبائل ... آگے آگے ابو عبداللہ شیعی تھا ... ہذا مولاکم ... یہاں تک کہ اپنے خیمہ ... عبیداللہ مہدی کو اپنے ... خیمہ میں ... الیسع کی تلاش ... گرفتار ... بعد ... لایا ... ابو عبداللہ ... قتل کا حکم ... اور اسی وقت قتل کر دیا گیا۔

عبیداللہ مہدی کی بیعت: ابو عبداللہ ... عبیداللہ مہدی چالیس روز تک سجلماسہ میں مقیم رہ کر اس کے بعد افریقیہ کی جانب کوچ کیا۔ رقادہ پہنچا۔ ابو عبداللہ شیعی نے ... مال و اسباب ... عبیداللہ مہدی کے حوالہ کر دیے ... قیام کر ... ربیع الآخر ۲۹۷ھ میں رقادہ پہنچے۔ اہل قیروان نے ... اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ جمعہ کو عبیداللہ مہدی کی خلافت و امارت کی بیعت عامہ ہوئی اور اس کی حکومت و سلطنت کی ... کے ساتھ ... عبیداللہ مہدی نے اپنے ... کو ... افریقیہ میں پھیلا دیا۔ ...

نے اس کی دعوت بلا توقف قبول کی تھی ان کا قتل عام کیا گیا۔ لونڈیاں اور مال و اسباب کو اہل کتامہ پر تقسیم کیا۔ جاگیریں دیں، دفاتر اور محکمہ جات اہل دیوانی کے قائم کئے۔ خراج وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کئے گئے، ملک و صوبوں پر حکام مقرر کر کے ان پر عمال مقرر کئے۔ ماتحتوں پر خیال رکھا۔ [illegible] کی طرف روانہ کیا۔ صقلیہ کی طرف حسن بن احمد بن ابی خنزیر کو بھیجا۔ اسحاق بن منہال کو جو قاضی تھا معزول کیا اور اس کے بھائی کو ریاست کا اہل جانا۔ ۲۹۷ھ میں حسن بن احمد نے دریا کو بالکل آسانی سے عبور کیا اور قصور [illegible] میں قیام کرتے ہی اہل [illegible] کو لوٹ کرنے لگے۔ آخر [illegible] کا [illegible] کے [illegible] صقلیہ کی طرف مراجعت کی۔ اس کا [illegible] سے اہل [illegible] میں غدر پیدا ہو گیا۔ اہل صقلیہ کے سرداروں نے [illegible] کو نکالا۔ اہل صقلیہ نے بطور معذرت کے [illegible] عبداللہ مہدی کی خدمت میں معذرت کی درخواست بھیجی۔ عبداللہ المہدی نے ان لوگوں کے عذرات قبول کر لئے اور صقلیہ پر ابن ابی خنزیر کی جگہ علی بن عمر بلوی کو متعین کیا۔ چنانچہ علی آخر ۲۹۹ھ میں صقلیہ پہنچا۔

عبداللہ مہدی اور ابو عبداللہ شیعی کی کشیدگی: جس وقت افریقہ میں عبداللہ مہدی کی حکومت کو ایک گونہ استقلال اور استحکام حاصل ہو گیا اور اس کے رعب داب کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا۔ ابو عبداللہ شیعی اور اس کے بھائی ابو العباس کو جو ہر کام میں پیش پیش تھے اور معاملات و سیاست پر قابض ہو رہے تھے، بے دستی اور بے جا خود سری سے روکنا شروع کیا۔ یہ امر ان دونوں بھائیوں کو ناگوار گزرا۔ ابو العباس جوش میں آ کر جو کچھ ان کے دل میں تھا کہنے لگا۔ ابو عبداللہ شیعی نے منع کیا۔ مگر ابو العباس نے کوئی بات نہ سنی اور آزادانہ جو جی میں آتا تھا کہتا، اپنی رائے کی جانب مائل کرنے لگا۔ رفتہ رفتہ [illegible] نے پایا تھا کہ ابو عبداللہ شیعی بھی اپنے بھائی ابو العباس کی رائے سے متفق ہو گیا۔ کسی ذریعے سے یہ خبر عبداللہ مہدی تک پہنچ گئی۔ عبداللہ مہدی کو یقین تو ہو گیا لیکن کسی قدر اس کی خبر سے متوحش ہوا اور چوکنا ہو گیا اور وہ برابر ابو عبداللہ شیعی کے حرکات اور سکنات پر نظر ڈالنے لگا۔ اس کے بعد ابو عبداللہ شیعی کو دونوں باتوں سے [illegible] اور عوام الناس کے پاس بیٹھنے سے منع کیا [illegible] سے حکومت و سلطنت کا رعب و داب جاتا رہے گا [illegible] وقعت سے [illegible] ہے۔

ابو عبداللہ شیعی کی ریشہ دوانیاں: ابو عبداللہ شیعی نے کوئی بات نہ کی بلکہ دونوں بھائیوں نے تجویز بدل لی۔ چنانچہ عبداللہ مہدی کے خلاف ابھارنا شروع کیا اور یہ کہا کہ اگر یہ امام معصوم ہیں تو ان سے کشف اور کرامت کی [illegible] تھی [illegible] سے معلوم کیا گیا۔ یہ بڑا بے دین اور دنیا دار ہے۔ دیکھو تمہارا اس قدر مال و اسباب سجلماسہ میں [illegible] کے لئے تم سے چھین لیا [illegible] تم لوگ [illegible] کہا اسے اگر [illegible] ظاہر کرتے ہیں۔ [illegible] اس کے ہاتھ میں دولت کی کنجی تھی [illegible] ایک شخص کو جو شیخ المشائخ کے لقب سے معروف تھا [illegible] مہدی کے پاس روانہ کیا۔ شیخ المشائخ نے عبداللہ مہدی کے پاس جا کر سوال کیا کہ ہم کو اس بات میں شک پیدا ہو گیا ہے کہ آپ امام معصوم نہیں ہیں اس لئے آپ ہم کو کوئی علامت دکھلائیے۔ عبداللہ مہدی نے [illegible] عبداللہ کا قتل [illegible] جواب [illegible] ایک تمام [illegible] شیخ المشائخ کو مروا دیا۔ اس واقعہ سے اہل کتامہ کا شک اور قوی ہو گیا۔ سب کے سب عبداللہ مہدی کے قتل پر [illegible] اور اس سازش میں ابو زاکی تمام بن معارک وغیرہ سرداران قبائل کتامہ کو شریک کر لیا۔ عبداللہ

[illegible]

[illegible]

ابو عبداللہ شیعی کا قتل [illegible] عبیداللہ مہدی [illegible] ابو عبداللہ شیعی [illegible] مقتول ہو گئے۔

عبیداللہ مہدی کی عصمت [illegible] [illegible] عبیداللہ مہدی [illegible] ابو عبداللہ شیعی [illegible]

ابوالقاسم محمد کی ولی عہدی ابو عبداللہ شیعی [illegible] عبیداللہ مہدی نے اپنے بیٹے [illegible]

شیعان کتامہ کی شورش [illegible] شیعیان کتامہ میں ابو عبداللہ شیعی [illegible] مہدی [illegible] ابو عبداللہ شیعی [illegible]

عبیداللہ مہدی نے اپنے بیٹے ابوالقاسم [illegible] ابوالقاسم [illegible] [illegible] [illegible] پامال [illegible]

اہل طرابلس کی بغاوت [illegible] میں اہل طرابلس نے بغاوت کی اور اپنے [illegible] کو نکال دیا۔ عبیداللہ مہدی نے اپنے بیٹے ابوالقاسم کو [illegible] روانہ کیا۔ چنانچہ ابوالقاسم نے ایک مدت [illegible] محاصرہ اور جنگ کے بعد [illegible]

مصر پر فوج کشی اس بغاوت [illegible] ابوالقاسم [illegible] عبیداللہ مہدی سے اجازت حاصل کر کے [illegible] اپنے [illegible] واپس آ گیا۔

حباسہ اور عروبہ کا قتل [illegible] عبیداللہ مہدی [illegible]

اہل صقلیہ کی بغاوت [illegible] عبیداللہ مہدی [illegible] عبیداللہ مہدی [illegible] عبیداللہ مہدی [illegible] عبیداللہ نے اپنے [illegible]

[illegible]

شہر مہدیہ کی تعمیر۔ چونکہ عبید اللہ مہدی کی ابتدا ہی سے حکومت [illegible] کا خطرہ پیش نظر رہتا تھا اس وجہ سے ساحل دریا پر ایک شہر تعمیر کرنے کا خیال پیدا ہوا جو اس کے اور اس کے خاندان والوں کے لئے بوقت ضرورت پناہ گاہ ہو۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ عبید اللہ مہدی نے اس شہر کی بنیاد کے وقت یہ کہا تھا کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عبید اللہ مہدی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے حملوں سے محفوظ رہا کرتی تھی۔

ابو القاسم کی پسپائی۔ اس کے بعد [illegible] ابو القاسم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جانب مراجعت کی۔

افریقی بحری بیڑے کی تباہی۔ ابو القاسم کی مراجعت سے پہلے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

دولت ادریسیہ کا خاتمہ: ۳۰۵ھ میں عبید اللہ مہدی نے مصالہ بن حبوس کو لشکر کشا سردار مقرر کر کے بلاد مغرب کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ اس وقت تک ملک فاس میں ادریسیوں کی حکومت تھی۔ یحییٰ بن ادریس بن عمر تخت حکومت پر متمکن تھا۔ مصالہ سے اور اس سے جنگ آزمائیاں ہوئیں تو [illegible] مصالہ نے یحییٰ کی خود مختاری چھین کر اسے عبید اللہ مہدی کی اطاعت پر راضی کر لیا اور اپنی قوم میں سے موسیٰ بن ابی العافیہ [illegible] ایک شخص کو صوبجات مغرب کا گورنر مقرر کر کے واپس آ گیا۔ ۳۰۹ھ میں بلاد مغرب پر دوبارہ فوج کشی کی اور باقی ماندہ شہروں کو فتح کر لیا۔ موسیٰ بن ابی العافیہ نے یحییٰ بن ادریس والئ فاس کی شکایت جڑ دی۔ مصالہ نے اسے گرفتار کر لیا۔ فاس کو موسیٰ کی گورنری میں شامل کر دیا اور بلاد مغرب سے ادریسیہ کی حکومت کا نام و نشان مٹا دیا۔ خاندان حکومت ادریسیہ کے ممبروں کو فاس کے صوبہ میں کسی مقام پر امن کی صورت نظر نہ آئی مجبور ہو کر جا بجا دور دراز ریف [illegible] کا راستہ لیا اور وہیں [illegible] ان لوگوں نے اپنی حکومت کی از سر نو بنیاد قائم کی۔ جیسا کہ [illegible] کے حالات میں بیان کریں گے۔ انہی میں سے حمود [illegible] تھے جو حکومت اندلس [illegible] پر قابض و متصرف ہو گئے تھے۔ جیسا کہ اس مقام پر تذکرہ [illegible] سے فارغ ہو کر [illegible] اس کے امیر کو [illegible] ۳۱۱ھ [illegible] بھائی کو وہاں کی حکومت عطا کی جیسا کہ آپ ان کے حالات میں پڑھیں گے۔

زناتہ اور مصالہ کی چھیڑ چھاڑ: ان واقعات سے اہل مغرب میں ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہوا۔ زناتہ [illegible] کی رگ قومیت پھڑکنے لگی [illegible] آتش جنگ تمام ملک مغرب میں مشتعل ہو گئی۔ زناتہ اور مصالہ میں بکثرت لڑائیاں ہوئیں۔ مصالہ انہی لڑائیوں میں محمد بن خزر کے ہاتھ سے مارا گیا۔ مصالہ کا مارا جانا تھا کہ ملک مغرب میں بغاوت پھوٹ نکلی۔ عبید اللہ مہدی اس ہنگامہ کے فرو کرنے پر ۳۱۵ھ میں لشکر کشا ہوا اور سرداران کتامہ کے ساتھ اپنے بیٹے ابوالقاسم کو روانہ کیا۔ محمد بن خزر ابوالقاسم کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اپنے ہمراہیوں اور لشکر کے ساتھ افریقہ سے ریگستان کی جانب چلا گیا۔ [illegible] ابوالقاسم نے [illegible] بلاد [illegible] اطراف تاہرت دار الحکومت المغرب الاوسط کو فتح کر لیا [illegible] تک [illegible] اس کے بعد اپنے فوجی دستوں سے ریف کو بھی فتح کیا۔ نکور کو بھی جو المغرب الاقصیٰ کے ساحل کا ایک شہر تھا فتح کر لیا۔ واپسی [illegible] حسن بن ابی العیش پر محاصرہ کیا۔ حسن بن ابی العیش ادریس کے خاندان حکومت کا ایک ممبر تھا۔ زمانہ محاصرہ میں حسن اور ابوالقاسم سے متعدد لڑائیاں ہوئیں جن کو [illegible] مصائب سے مقابلہ کرنا پڑا آخر ابوالقاسم سے نیچا دیکھنا پڑا۔

بنو کملان کی جلاوطنی: [illegible] ابوالقاسم [illegible] کامیابی سے واپس ہوا [illegible] جہاں پر بنو کملان حکمرانی کر رہے تھے [illegible] ان لوگوں کی طرف سے [illegible] خطرہ پیش نظر ہو رہا تھا کہ کہیں اسی وقت پر فتنہ و فساد برپا کر دیں گے۔ اس وجہ سے ان لوگوں کو [illegible] کی طرف جلاوطن کر دیا۔ حقیقت الامر میں یہ تھا کہ یہ لوگ آخر صاحب الحمار (ابو یزید خارجی) کے خروج کے وقت اس کے معین اور مددگار ہوں گے اور ایسا ہی وقوع میں بھی آیا۔ بنو کملان کو جلاوطن کر [illegible] شہر [illegible] آباد کیا اور محمدیہ کے نام سے موسوم کیا [illegible]

ادریسی نے اس کی تعمیر دوبارہ کی [illegible] اپنی حکومت [illegible] تھے۔ اس کی وجہ سے ابوالقاسم نے [illegible] محمد اور [illegible] کی حکومت عطا کی۔ [illegible] ایک قلعہ بنایا [illegible] اور خود [illegible] کی، جس نے [illegible] قائم [illegible] ہو گیا تھا [illegible]۔

موسیٰ بن ابی العافیہ کی بغاوت: جب موسیٰ بن ابی العافیہ [illegible] مغرب کے [illegible] فتح [illegible] علاقے۔ حکومت [illegible] سے منحرف ہو کر [illegible] ادارسہ کی حکومت کو تمام [illegible] مغرب [illegible] بھیج دیا۔ [illegible] عبیداللہ مہدی [illegible] فوج [illegible] موسیٰ بن ابی العافیہ [illegible] کے لئے آئے [illegible] مغرب سے نکال دیا اور [illegible] عبیداللہ مہدی کے پاس واپس آ گیا۔

باب: ۷

ابوالقاسم محمد القائم بامر اللہ ۳۲۲ھ تا ۳۳۴ھ

ابوطاہر اسمٰعیل المنصور باللہ ۳۳۴ھ تا ۳۴۱ھ

ماہ ربیع ۳۲۲ھ میں عبیداللہ مہدی اپنی حکومت و خلافت کے چوبیس برس [illegible] انتقال [illegible] اس کی جگہ اس کا بیٹا ابوالقاسم محمد تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ تخت نشینی کے بعد [illegible] کے نام سے موسوم [illegible] ابوالقاسم محمد بامر اللہ کے لقب سے ملقب ہوا۔ [illegible] باپ [illegible] کا باپ [illegible] بیان کیا جاتا ہے [illegible] تمام [illegible] کے عہد حکومت میں [illegible] بکثرت ہوئیں [illegible] عبدالرحمن [illegible] نے [illegible] مہدی ہونے کا [illegible] عبدالرحمن [illegible] کر لیا [illegible] چنانچہ [illegible] کے بعد قائم بامر اللہ نے ملک مغرب کے [illegible] کیروان [illegible] ملک مغرب میں [illegible] لڑائیاں ہوئیں [illegible] مغرب [illegible] حکومت [illegible] ۳۳۲ھ میں [illegible] کیروان [illegible] تمام [illegible] فوج [illegible] قائم بامر اللہ [illegible] مغرب [illegible] کیا۔ چنانچہ [illegible] کر لیا [illegible]

فرانس پر فوج کشی ابوالقاسم قائم بامر اللہ ان تمام واقعات و ملکی معاملات [illegible] حکومت کے ساتھ دیکھ چکا تھا [illegible] اور [illegible] تمام بلاد مغرب میں ایک گونہ [illegible] ہو گئی [illegible] کے ختم ہونے پر [illegible] جہاد [illegible] فرانس [illegible] سواحل [illegible] جہاد [illegible]

کارزار گرم ہوا اور قتل کیا۔ پھر قیروان روانہ ہوا اور تمام جنگ کر کے اہل برقہ سے حسن پر آیا۔ آخر کار بقیہ السیف تباہ ہو گیا اور بزور تیغ اسے بھی فتح کر لیا۔ اس کے بعد مرنا ہے پر چڑھائی کی۔ یہ جزیرہ بھی قیروان ہی کے متعلقات سے تھا۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور امداد سے یہاں پر بھی ابو اسحاق کا ساتھ دیا اور قیروان کو پامال نہ ہونے دیا۔ ابو اسحاق اس مہم سے فارغ ہو کر قریبا کی طرف بڑھا۔ یہ جبل شام کا ایک مشہور ساحل ہے۔ شامیوں کی کشتیاں اس ساحل پر موجود تھیں۔ سب کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور اپنے تمام مقبوضات کی واپسی میں ایک فوج مصر کی جانب روانہ کی۔ اس فوج نے نہایت مستعدی سے اسکندریہ کو فتح کر لیا۔ اس کے بعد مصر سے کثیر لشکر آ پہنچا۔ اس نے ان مصریوں سے ان لوگوں کے قدموں کو اکھاڑ دیا اور وہ لوٹ کر پھر مغرب کی جانب واپس ہوئے

ابو یزید خارجی: ابو یزید مخلد بن کیداد کا بیٹا تھا۔ کیداد شہر توزر کے شہروں میں سے قسطیلیہ کا رہنے والا تھا۔ تجارت کے ذریعہ سے سوڈان آیا جایا کرتا تھا۔ سوڈان ہی میں اس کا بیٹا ابو یزید پیدا ہوا۔ توزر میں نشوونما پائی۔ قرآن مجید پڑھا۔ چونکہ تاہرت نکار یعنی صفریہ سے اور ان سے میل جول اور مراسم دوستانہ تھے۔ اس وجہ سے یہ ان کے مذہب کی جانب مائل ہو گیا اور انہی لوگوں سے اس مذہب کے اصول سیکھے اور تعلیم پائی۔ اس کے بعد تاہرت چلا گیا اور وہیں پر بچوں کو پڑھانے لگا اور جب ابو عبداللہ شیعی مہدی کی تبلیغ میں نکلا اور تاہرت پر قابض ہوا اس وقت یہ تاہرت سے تقیوس چلا آیا اور حسب دستور سابق تعلیم کرنے لگا۔ اس کے دل و دماغ میں یہ سودا سمایا ہوا تھا کہ کسی طرح یہ مذہب والوں کی ترقی ہو۔ اس کا یہ اعتقاد بھی تھا کہ غیر مذہب والوں کا مال اور خون مباح ہے۔ سلطان وقت کے خلاف جو مذہب غیر رکھتا ہو بغاوت کرنا جائز ہے۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے لوگوں کو وعظ و پند کرنا شروع کیا۔

ابو یزید کا خروج: ۳۱۶ھ میں یہ اپنے مذہب کی تبلیغ سے دو کے اور لوگوں کی اصلاح پر کمربستہ ہو گیا۔ رفتہ رفتہ اس کے معتقدوں کی جماعت بڑھ گئی۔ جس وقت عبیداللہ مہدی نے وفات پائی۔ اسے موقع مل گیا۔ اطراف قیروان میں حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ گدھے پر سوار ہو کر نکلا۔ "شیخ المومنین" کے لقب سے اپنے کو ملقب کیا اور خلیفہ ناصر اموی والی اندلس کی حکومت کی منادی کی۔ بربریوں کے ایک گروہ نے اس کی اتباع کر لی۔ گورنر باغایہ نے یہ خبر پا کر اس کی سرکوبی کی غرض سے فوج بھیجی۔ بعض مرتبہ ابو یزید نے کئی بربریوں کو جمع کر کے فوجی لباس پہنایا۔ دونوں فریقوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ آخر کار گورنر باغایہ شکست کھا کر بھاگا۔ ابو یزید نے باغایہ پر حملہ کر دیا اور چاروں طرف سے محاصرہ کر کے لڑائی شروع کر دی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ بنی واسی کو قبائل زناتہ میں سے بنی واسی کو باغایہ کے محاصرہ اور فتح کرنے پر ابھار دیا۔ بنی واسی نے ۳۳۲ھ میں باغایہ پر چڑھائی کی اور ابو یزید نے تبسہ و مجانہ پر قبضہ کیا۔ اہل تبسہ نے مجانہ نے مصالحت کے ساتھ شہر پناہ کے دروازے کھول دیے۔ اسی اثناء میں اہل مرماجنہ میں سے ایک شخص نے ابو یزید کو ایک اشہب گدھا بطور تحفے کے دیا۔ ابو یزید نے اسی پر سواری شروع کر دی چنانچہ اسی مناسبت سے اس کا یہ لقب ہوا۔

تسخیر اربس و تبسہ: کتامہ کا لشکر اس وقت اربس میں تھا۔ ابو یزید کی فتح یابی کی خبر پا کر اربس چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ابو یزید نے اس پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس کے لشکر نے اربس کے بازاروں میں آگ لگا دی اور لوٹ لیا۔ جن لوگوں نے [illegible]

مسجد میں [illegible] قتل [illegible] پناہ دی گئی تھی۔ وہ بھی مارے گئے۔ ان لوگوں کو بھی ابو یزید نے امان دے کر شہر سے باہر [illegible] کہ
معاف کر دیا۔ ابو یزید نے اس عام خونریزی سے فراغت حاصل کر کے ایک لشکر مہدیہ کی جانب روانہ کیا۔ [illegible]
[illegible] والی شہر [illegible] رقادہ کے [illegible] سے شہر فتح ہو گیا۔ [illegible] تمام [illegible] تک پہنچا۔ یہ
حالت [illegible] ابو یزید [illegible] تمام [illegible] مہدیہ کی جانب [illegible] نہایت تیزی
سے [illegible] اپنے [illegible] بشری [illegible] کیا۔

معرکہ باجہ: ابو یزید [illegible] مقابلہ پر آیا۔ باجہ کے پاس [illegible] ان میں دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا [illegible]
[illegible] شکست کھا کر تونس کی طرف بھاگا۔ ابو یزید نے باجہ میں داخل ہو کر [illegible] لوٹ لیا۔ [illegible]
[illegible] ابو یزید کے
[illegible] بشری نے تونس میں پہنچ کر
[illegible] ابو یزید نے [illegible]
[illegible] بشری [illegible] کیا۔ اس معرکہ میں ابو یزید کی فوج میدان جنگ [illegible] شکست کھائی اور فتح کا سہرا
بشری کے سر رہا۔

اہالی تونس کی بغاوت: اس واقعہ کے بعد اہالی تونس میں بغاوت [illegible] کر بشری پر حملہ کر دیا۔ جب
بشری اپنی جان بچا کر بھاگ گیا اور [illegible] ابو یزید [illegible] حکومت سے منحرف ہو گئے۔ ابو یزید نے
[illegible] قیروان [illegible] القائم بامر اللہ [illegible] اپنے خادم [illegible] بشری کو [illegible]
[illegible] مقابلہ پر روانہ کیا [illegible] ابو یزید نے [illegible] کرنے پر [illegible] کر دیا۔
بشری نے [illegible] ابو یزید نے [illegible] سامان جنگ
[illegible] ابو یزید کے [illegible]
[illegible] مہدیہ میں [illegible] القائم [illegible] وقت قتل کر دیے گئے۔

ابو یزید کا رقادہ اور قیروان پر قبضہ: ابو یزید اس شکست سے [illegible]
[illegible] قیروان [illegible]
[illegible] ابو یزید [illegible]
[illegible]
[illegible] ابو یزید نے [illegible]
[illegible] قیروان [illegible] قبضہ حاصل کر لیا۔ [illegible]
[illegible] امان [illegible] ابو یزید [illegible]
ابو یزید نے [illegible] قیروان [illegible]

ابو یزید نے ان لوگوں کو بھی امان دی اور [illegible] کی درخواست کر دی۔

میسور کا قتل ان واقعات کے ختم ہونے پر میسور نے ابو یزید پر چڑھائی کی اس مہم میں میسور کے ہمراہ ابو کملان بھی تھا۔ ابو یزید نے بنو کملان سے سازش کر کے اور یہ وعدہ کر کے کہ ان کی قوم سے تعرض نہ کرے گا [illegible] کر لیا۔ اس کی خبر قائم بامر اللہ تک پہنچی۔ اس نے میسور کو یہ واقعہ لکھ بھیجا اور بنو کملان کے دام فریب سے بچنے کی ہدایت کی۔ [illegible] ابو کملان کے مخبر نے یہ واقعہ [illegible] کر دیا۔ بنو کملان موقع پا کر ابو یزید کے پاس چلا گیا۔ [illegible] میں اس کو شکست ہوئی۔ [illegible] بنو کملان نے میسور کو قتل کر ڈالا اور اس کا سر کاٹ کر ابو یزید کے پاس لائے۔ ابو یزید نے اس سر کو [illegible] قیروان میں گشت کرایا اور [illegible] کے قاصد اپنے تمام مقبوضہ شہروں میں بھیجے۔ میسور کا لشکر بدحال ہو کر بھاگتا ہوا قائم بامر اللہ کے پاس مہدیہ پہنچا۔ قائم بامر اللہ نے گھبرا کر اپنی قلعہ بندی اور خندق کھدوانے کا حکم دیا۔ ابو یزید [illegible] [illegible] [illegible] مالِ غنیمت [illegible] آ گئی تھی۔ [illegible] [illegible] ابو یزید [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قائم بامر اللہ نے ان لوگوں کو [illegible] کی غرض سے بلا بھیجا۔

مہدیہ پر فوج کشی چنانچہ [illegible] ابو یزید کے [illegible] اتفاق سے [illegible] کی اطلاع ابو یزید کو ہوئی۔ فوراً [illegible] مہدیہ سے [illegible] میل کے فاصلہ پر پہنچ کر پڑاؤ کیا اور [illegible] شب خون مارنے کی غرض سے [illegible] ابو یزید کا لشکر [illegible] کی غرض سے ادھر ادھر پھیل گیا ہے چنانچہ [illegible] ۳۳۳ھ میں ابو یزید پر حملہ کر دیا۔ ابو یزید نے اپنے بیٹے فضل کو [illegible] کے مقابلہ پر متعین کیا۔ جو قیروان سے ایک [illegible] فوج لے کر اپنے باپ کی کمک کو آیا ہوا تھا۔ فضل کی روانگی کے بعد خود بھی سوار ہو کر میدان جنگ کی طرف چلا [illegible] کی فوج کا بہادرانہ مقابلہ [illegible] کھڑی ہوئی۔ ابو یزید مہدیہ کے دروازے تک تعاقب کرتا چلا آیا [illegible] جب وہ [illegible] آئی [illegible] چند دن کے بعد مہدیہ پر پھر حملہ کیا اور خندق تک [illegible] پہنچ گیا۔ خندق کے اوپر [illegible] کی غرض سے [illegible] تھوڑی دیر تک لڑائی ہوتی رہی۔ [illegible] شکست ہوئی۔ ابو یزید خندق عبور کر کے شہر [illegible] پہنچ گیا۔ شہر سے صرف ایک تیر کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا۔ [illegible] جانب [illegible] [illegible] حملہ کر رہی تھیں [illegible] شکست ہوئی۔

باب مہدیہ پر حملہ ابو یزید [illegible] کی اطلاع [illegible] اس نے [illegible] درست کر کے باب مہدیہ پر حملہ کیا۔ [illegible] کی فوجیں [illegible] پشت سے حملہ کیا۔ [illegible] ابو یزید [illegible] مہدیہ سے

[illegible] اپنے لشکر [illegible] واپس آیا۔ دیکھا کہ مہدیہ جیسی کہ چھوڑ گئے تھے اب ویسی [illegible] لیکن ابو یزید کے [illegible] [illegible]

مہدیہ کا محاصرہ [illegible]

ابو یزید کی مراجعت [illegible]

اہل قیروان کی بغاوت [illegible]

قائم بامر اللہ کی وفات [illegible]

ابو طاہر اسماعیل المنصور باللہ کی تخت نشینی [illegible]

ابو یزید کی پسپائی [illegible]

منصور اور ابو یزید کی جنگیں [illegible]

[illegible] لڑائی میں منصور کو فتح حاصل [illegible] کی فوج کو شکست [illegible] کے ہاتھ سے [illegible] قائم نے [illegible] میدان جنگ میں ٹھہرا ہوا [illegible] نتیجہ یہ ہوا کہ [illegible] کی فوج [illegible] میدان [illegible] جنگ سے بھاگ [illegible] میدان [illegible] ابو یزید [illegible] تمام [illegible] لیکن [illegible] ابو یزید [illegible] منصور [illegible] طریقے سے [illegible] منصور [illegible] تھی۔ [illegible] قائم [illegible] تھے۔

ابو یزید کی پسپائی [illegible] ابو یزید نے [illegible] پاس [illegible] منصور [illegible] ابو یزید [illegible] چلے جانے کا حکم [illegible] کے پاس [illegible] ابو یزید [illegible] منصور [illegible] جنگ [illegible] منصور نے [illegible] میدان جنگ [illegible] فوج میں تھا۔ ابو یزید [illegible] منصور [illegible] تھے [illegible] کے ساتھ [illegible] منصور نے اپنی فوج [illegible] ابو یزید پر حملہ کیا۔ [illegible] ابو یزید نے میدان جنگ سے [illegible] بھاگ [illegible] مقتولوں کے سر [illegible] تھے۔ ان کی [illegible]

ابو یزید کا تعاقب ابو یزید شکست کھا کر [illegible] کی طرف [illegible] منصور [illegible] ابو یزید [illegible] منصور نے [illegible] تعاقب کے قصد [illegible] ابو یزید [illegible] منصور [illegible] ابو یزید نے [illegible] منصور [illegible] ابو یزید [illegible] منصور نے [illegible] منصور کی خدمت میں [illegible] ابو یزید [illegible] منصور [illegible] ابو یزید [illegible] منصور [illegible]

پہنچ آئیں۔

ابو یزید کی شکست و فرار: ابو یزید نے خیال کیا کہ سامنے اس درے کے جو بلاد سوزان تک چلا گیا ہے کوئی مقام پناہ کا نظر نہیں آتا تو اسی درے میں داخل ہو گیا۔ منصور راستہ کی ناواقفیت کی وجہ سے [illegible] بجانب [illegible] کی جانب مراجعت کی جو بلاد صنہاجہ کا ایک شہر تھا۔ یہاں پر زیری بن مناد امیر صنہاجہ [illegible] حاضر ہوا۔ منصور نے اس کی عزت افزائی کی اور اس کی حیثیت کے مطابق اسے خلعت دی۔ اس کے بعد محمد بن خزر کا خط آیا جس میں ابو یزید کے جائے قیام کا مفصل حال لکھا ہوا تھا۔ مگر منصور اس وجہ سے کہ ایک اتفاقی علالت میں مبتلا ہو گیا، اس خط پر توجہ نہ کر سکا اور ابو یزید اپنی فوجی اور مالی حالت درست کر کے مسیلہ کی جانب بقصد محاصرہ روانہ ہوا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ جس وقت منصور کو صحت حاصل ہو گئی تو یکم رجب ۳۳۵ھ کو بقصد تعاقب ابو یزید کوچ کیا۔ ابو یزید نے یہ خبر پا کر مسیلہ چھوڑ دیا اور بلاد سودان کی راہ لی۔ [illegible] اس نے اپنا مخالف بنا لیا تھا۔ اس کے ہمراہیوں میں سے بنو کملان نے [illegible] مخالفت کی۔ مجبوراً [illegible] کے مطابق جبال کتامہ و عجیسہ کی جانب لوٹ کھڑا ہوا اور [illegible] منصور آ پہنچا۔ [illegible] میدان میں [illegible] شعبان ۳۳۵ھ کو ابو یزید نے لڑائی چھیڑ دی۔ فریقین [illegible] لڑتے رہے۔ آخر کار ابو یزید کو شکست ہوئی۔ اس کا سارا لشکر بے ترتیبی کے ساتھ میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ [illegible] کے کسی سوار نے [illegible] ابو یزید کو ایک [illegible] مارا [illegible] دوڑ کر [illegible] بچا لیا۔ جس سے جان بچ گئی اور میدان سے بھاگ گیا۔ اس معرکہ میں [illegible] کام آئی۔

کتامہ کا محاصرہ: اس جنگ کے بعد یکم رمضان سنہ مذکور کو منصور نے ابو یزید کے تعاقب کے قصد سے کوچ کیا۔ شکست خوردہ گروہ کی راہ کی وجہ سے بھاگنا سخت تھا اور [illegible] ان پر حملہ کر سکتی تھی۔ دونوں فریق کی جان [illegible] پڑی ہوئی تھی۔ [illegible] الغرض ابو یزید اس روزانہ جنگ سے گھبرا کر اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ گیا اور وہاں سے جنگ جاری کرنے لگا۔ منصور نے بہت جلدی جلدی [illegible] اپنی فوج کو بھی [illegible] پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھا دیا۔ دست بدست لڑائی ہونے لگی۔ بہت بڑی جنگ ہوئی۔ تمام دن اور [illegible] تک ہنگامہ [illegible] گرم رہا۔ جب رات کی تاریکی نے دونوں حریفوں کو جنگ کرنے سے روک دیا تو ابو یزید [illegible] میدان جنگ چھوڑ کر قلعہ کتامہ میں جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ [illegible] جو اس کے ہمراہ تھے ان لوگوں نے تنگ آ کر منصور سے امان کی درخواست کی۔ منصور نے ان کی درخواست منظوری کی عزت دی۔ اس کے بعد اپنی فوج کو مرتب کر کے کتامہ پر [illegible] پہنچتے ہی اس کو گھیر لیا۔ [illegible] زمانہ محاصرہ میں [illegible] روزانہ لڑائی ہوتی رہی۔ [illegible] ابو یزید کے [illegible] چاروں طرف اپنے ہاتھ صاف کر رہا تھا۔ خونریزی اور غارت گری کی کوئی حد نہ تھی۔ جس طرف آنکھ اٹھتی تھی مقتولوں کی لاشیں [illegible] نظر آتی تھیں۔

ابو یزید کا انجام: ابو یزید کے [illegible] دن بدن [illegible] ہو گئی [illegible] پڑتا تھا۔

منصور کے علم سے نکل کے کنارے میں آ گئے اور روشنی کر دی گئی۔ روشنی کی وجہ سے کسی کو بھاگنے کا موقع نہ ملا۔ یہاں تک کہ خلیفہ کی فوج نمودار ہوا ابو یزید کے لڑکوں نے جمع ہو کر دیا تخت حملہ منصور کے لشکر پر کیا جس سے ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ منصور نے اپنے سپہ سالاروں کو للکار کر مجموعی قوت سے حملہ کرنے کا حکم دیا اور خود بھی شمشیر بکف حملہ آور ہوا۔ خوارج کے دل اس سے ٹوٹ گئے شیر کی طرح بکریوں کے گلے میں گھس پڑے۔ منصور کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا ابو یزید اس ہنگامہ میں نکل نہ جائے فوراً حکم صادر کیا کہ ابو یزید کو تلاش کیا جائے۔ ڈھونڈا گیا تو ابو یزید زخمی ہو گیا تھا۔ تین شخص اس کے ہمراہیوں سے اٹھائے لئے جا رہے تھے مگر دارو گیر کے خوف سے سنبھال نہ سکے۔ ابو یزید گر پڑا۔ ان لوگوں نے اٹھانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ قید کر کے وہ منصور کے پاس لایا گیا۔ منصور نے اپنے دشمن کو اس زخمی حالت میں دیکھ کر سجدہ شکر ادا کیا اور لوگوں کو قتل کی عجلت سے روک دیا۔ آخر محرم ۳۳۶ھ تک اسی مقام پر ٹھہرا رہا۔ ابو یزید کا صدمۂ زخم سے انتقال ہو گیا۔ منصور نے حکم دیا کہ اس کی کھال کھینچ کر بھوسہ بھر دو اور ایک قفس میں اسے بندروں کے ساتھ بند کر دو کہ وہ اس سے کھیلیں، چنانچہ اس کی اسی وقت تعمیل کر دی گئی۔

فضل بن ابو یزید اس مہم سے فارغ ہو کر منصور نے قیروان اور مہدیہ کی جانب مراجعت کی۔ ابو یزید کا بیٹا فضل نامی سعید بن خزر کے پاس چلا گیا اور وہاں سے منصور کی مخالفت پر آمادہ ہو کر علاقے پر چڑھائی کر دی۔ منصور یہ خبر پا کر قیروان سے روانہ ہو کر فضل و سعید کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہوا۔ سعید نے ایک خفیف جنگ کے بعد بھاگ کر بلاد پر قبضہ کر لیا۔ منصور نے ایک فوج کو اپنے خادموں شفیع اور قیصر کی افسری میں ان کے تعاقب پر مامور کیا۔ زیری بن مناد بھی صنہاجہ کی فوج کے ساتھ اس مہم میں شریک تھا۔ فضل و سعید کے چھکے چھوٹ گئے۔ کل سر و سامان چھوڑ کے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان کی ساری جمعیت تتر بتر ہو گئی۔ منصور مظفر و منصور قیروان کی طرف لوٹ آیا اور باطمینان تمام شہر میں داخل ہوا۔

حمید بن یصلتین کی بغاوت ان واقعات کے بعد حمید بن یصلتین والی مغرب نے دولت عبیدیہ سے انحراف و روگردانی کر کے خلافت امویہ کا خطبہ پڑھا اور فوجیں آراستہ کر کے تاہرت پر حملہ کر دیا۔ منصور نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر ماہ صفر ۳۳۶ھ میں حمید کی سرکوبی کی غرض سے کوچ کیا۔ رفتہ رفتہ ... پہنچا اور فوجوں کے فراہم کرنے کے خیال سے پڑاؤ کیا۔ زیری بن مناد نے نہایت تیزی سے صنہاجہ کی فوج کو چاروں طرف سے جمع کر کے منصور کے حضور میں پیش کیا۔ منصور ان سب کو ساتھ لے کر تاہرت کی طرف بڑھا۔ حمید کو اس کی خبر لگی تو محاصرہ اٹھا کر چلا گیا۔ منصور نے علی بن حمدون کو تاہرت کی سند حکومت عطا کی اور زیری بن مناد کو اس کی قوم اور مغرب کے تمام بلاد کی حکومت مرحمت کر کے لواتہ کی جانب کوچ کیا۔ لواتہ یہ خبر پا کر ریگستان میں چھپ گئے اور منصور وادی میناس میں ٹھہرا رہا۔ وادی میناس میں تین پہاڑیاں تھیں اور ہر پہاڑی پر ایک ایک محل ترشے ہوئے پتھر کا بنا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک محل کے دروازے پر پتھر پر کچھ لکھا ہوا نظر آیا۔ منصور نے مترجم کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا۔ مترجم نے گزارش کی کہ اس میں لکھا ہے کہ میں ہوں سلیمان سردغوس، اس شہر کے باشندوں نے بادشاہ وقت سے بغاوت کی تھی۔ بادشاہ نے مجھے ان کی سرکوبی پر متعین فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی امداد سے میں نے باغیوں کو زیر کیا اور اسی فتح یابی کی یادگار میں میں نے یہ عمارات بنوائیں۔ ابن اثیر نے اس حکایت کو بھی تاریخ میں تحریر کیا ہے۔

فضل بن ابو یزید کا خاتمہ۔ اس جنگ سے فارغ ہو کر منصور نے زیری بن مناد کو خصوصیت سے [illegible] فرمایا۔ قیروان کی جانب [illegible] ۳۳۶ھ میں داخل منصوریہ ہوا۔ یہاں پہنچ کر یہ خبر [illegible] کہ فضل بن ابو یزید [illegible] کی طرف آیا ہے اور بربریوں کو خلافت کی مخالفت پر ابھار رہا ہے۔ منصور نے [illegible] فضل کی [illegible] فضل [illegible] چلا گیا۔ منصور نے [illegible] المعز [illegible] منصور کے پاس [illegible] ۳۳۶ھ میں منصور نے فضل بن [illegible] حکومت [illegible]

[illegible] [illegible]

سعید بن خزر کا قتل [illegible] فضل بن ابو یزید [illegible] خلافت کی مخالفت [illegible] منصور نے [illegible] اپنے بھتیجے [illegible] منصور نے [illegible] ان دونوں کو قتل کر دیا۔

منصور کی وفات آخری ماہ رمضان المبارک ۳۴۱ھ میں منصور نے اپنی حکومت کے سات سال پورے کر کے انتقال [illegible]

باب : ۸

ابو تمیم معد المعز الدین اللہ ۳۴۱ھ تا ۳۶۵ھ

تخت نشینی: منصور کے مرنے پر اس کا بیٹا معد تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ "المعز الدین اللہ" کا لقب اختیار کیا اور استقلال اور استحکام کے ساتھ حکومت و سلطنت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی۔ ۳۴۲ھ میں جبل اوراس پر فوج کشی کی اور تھوڑے دنوں میں اہل اوراس کو تنگ کرنے لگا۔ چنانچہ بنو کملان اور ملیلہ نے امان کی درخواست کی اور بعد حصول امان معز الدین کے حکومت کے سایہ میں آ کر پناہ گزیں ہو گئے۔ معز بھی ان کے لوگوں کے ساتھ بعزت و احترام پیش آیا، جائزے اور انعامات دیئے۔ اس کے بعد محمد بن خزر نے اپنے بھائی سعید کے مارے جانے کے بعد امان کی درخواست پیش کی، معز نے اسے بھی امان دے دی اور قیروان کی جانب مراجعت کی۔

معز کی حکمت عملی: معز نے واپسی کے بعد اپنے غلام خاص قیصر کو اپنی فوج کی سرداری پر مامور کیا اور باغایہ کی سند حکومت عطا کی۔ اس نے فوجوں کو آراستہ و مرتب کر کے قرب و جوار کے شہروں پر حملہ کر دیا اور جن بربریوں نے کسی وقت تک حکومت معز کی اطاعت قبول نہ کی تھی۔ ان میں سے کسی کو بزور تیغ زیر کیا، کسی کو خلعت و جوائز بھیج کر قیروان کی طرف واپس ہوا۔ معز نے قیصر اور ان بربریوں کو جنہوں نے حکومت کے آگے سر تسلیم خم کر دیئے تھے۔ انعامات دیئے، جاگیریں دیں۔ خلعت مرحمت کیے۔ اسی زمانے میں محمد بن خزر والی مغراوہ وفد (ڈپوٹیشن) لے کر حاضر ہوا۔ معز نے نہایت عزت و احترام سے ملاقات کی اور اپنے خاص محل سرائے میں ٹھہرایا۔ اس وقت سے محمد بن خزر قیروان ہی میں مقیم رہا یہاں تک کہ ۳۴۸ھ میں وفات پائی۔ ۳۴۳ھ میں معز نے زیری بن مناد امیر صنہاجہ کو بلایا۔ تھوڑے دن بعد زیری بن مناد بڑے سامان سے حاضر ہوا۔ معز نے اسے بھی انعامات اور خلعے مرحمت فرما کر اس کے صوبہ کی طرف واپس کر دیا۔

بحری جنگیں: ۳۴۴ھ میں حسن بن علی گورنر صقلیہ کو لکھ بھیجا کہ تم اپنے جنگی جہازوں کا بیڑا لے کر کے ساحل مریہ پر جو بلاد اندلس میں ہے حملہ کر دو۔ چنانچہ حسن نے اس کی تعمیل کی اور بہت سا مال غنیمت اور قیدی لے کر واپس آیا۔ اس بنا پر ناصر والی اندلس نے اپنے جنگی جہازوں کے بیڑے کو اپنے غلام غالب کی ماتحتی میں سواحل افریقہ کی جانب روانہ کیا۔ معز کی فوج نے اندلسی فوج کو خشکی پر اترنے نہ دیا اور ہزیمت و ناکامی کے ساتھ والی اندلس کے جہازوں کے بیڑوں کو واپس کر دیا۔ اس کے بعد ۳۴۵ھ میں پھر اندلسی فوجیں سواحل افریقہ پر چڑھ آئیں۔ معز جنگی جہازوں کا بیڑا اٹھا۔ اس مرتبہ اندلسی فوج نے خرز کے دار الحکومت کو جا کر خاک سیاہ کر دیا۔ بلاد ساحلیہ کو تاخت و تاراج کیا اور ان سے بے حد پامال کیا سوسہ اور طبرقہ بھی انہی کے ہاتھوں تاخت و تاراج

[illegible]

ایلخان کا تاوان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گرفتاری [illegible]

پنجرے میں قید کئے ہوئے منصوریہ میں داخل ہوا اہل منصوریہ نے بہت بڑی خوشی منائی شہر کو سجایا گیا۔ اس کے بعد [illegible] میں [illegible] دونوں [illegible] اور [illegible] کے بال [illegible] تھے اور [illegible] کے [illegible] کر کے [illegible] کر [illegible] کے قتل کروا دیا۔

[illegible] اقریطش [illegible] جزیرہ اقریطش (کریٹ) امیر حکم بن ہشام اموی اندلس کی طرف سے ایک امیر بنا تھا۔ جزیرہ اقریطش کے رہنے والے افریقہ کے باشندے تھے۔ [illegible] انہیں کا [illegible] تھا۔ [illegible] ان کے [illegible] افریقہ سے [illegible] تھے اور [illegible] [illegible]۔ ان [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible] جزیرہ اقریطش [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

قلعہ طبرمین کی فتح [illegible] میں والی صقلیہ نے قلعہ طبرمین پر [illegible]۔ [illegible] میں سے ایک مشہور قلعہ تھا۔ فوج [illegible] [illegible] [illegible] اہل قلعہ طبرمین نے والی صقلیہ کے حکم سے قلعہ کے دروازے کھول دیے۔ [illegible] نے [illegible] قلعہ پر قبضہ کر لیا [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] طبرمین کا نام بدل دیا جائے طبرمین کے [illegible] معزیہ [illegible] رکھا گیا کیونکہ المعز لدین اللہ [illegible] لقب تھا۔

قلعہ رمطہ کا محاصرہ اس کے بعد والی صقلیہ احمد بن حسن بن علی بن ابی الحسین نے صقلیہ کے دوسرے قلعہ [illegible] رمطہ کی طرف قدم بڑھایا۔ [illegible] نے [illegible] قسطنطنیہ سے امداد [illegible] چنانچہ [illegible] قسطنطنیہ نے بحری اور بری [illegible] قلعہ رمطہ [illegible] [illegible] والی صقلیہ نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] والی صقلیہ نے [illegible] [illegible] رمطہ کی جانب روانہ ہوئی۔ اس وقت ان کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رومیوں کا سردار [illegible] نے ایک گروہ کے ساتھ [illegible] اور رومی لشکر [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں نے [illegible] ان کو پامال کیا اور ان سے [illegible] [illegible]۔

جنگ مجاز رومی لشکر کے پامال ہونے کے بعد [illegible] اہل رمطہ نے محاصرہ کی شدت اور تنگی سے [illegible] شروع

کیا زیادہ زمانہ گزرنے نہ پایا تھا کہ قلعہ رمطہ وغیرہ کا محاصرہ ختم ہو گیا۔ مسلمانوں کو اس کی خبر لگ گئی۔ بڑھ کر قتل و غارت کرتے ہوئے گھس پڑے کچھ لوگ کشتیوں پر سوار ہو کر براہ دریا بھاگے امیر احمد بن حسن نے اپنے بیڑے کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا۔ جو نہایت تیزی سے شکست خوردہ رومیوں کی کشتیوں تک پہنچ گئے۔ چند مسلمانوں جو غواصی کے فن میں طاق تھے۔ دریا میں کود پڑے اور غوطہ لگا کر حربے سے دشمن کی کشتیوں میں سوراخ کر دیا۔ کشتیاں غرق ہو گئیں۔ اہل کشتی گرفتار کر لیے گئے۔ اس خداداد کامیابی کے بعد احمد نے عساکر اسلامیہ کو پھر روم میں بھیجا۔ جنہوں نے بلاد روم کی پامالی اور غارت گری میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہ کیا۔ یہاں تک کہ والئ روم نے جزیہ دینا منظور کر لیا۔ باہم مصالحت ہو گئی۔ یہ واقعہ ۳۵۴ھ کا ہے۔ اس لڑائی کا نام جنگ مجاز ہے۔

مصر پر فوج کشی: اس واقعہ کے چند دنوں بعد معز الدین اللہ والی افریقہ کو یہ خبر لگی کہ کافور اخشیدی کے انتقال سے مصر کی سیاسی حالت میں ابتری کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ آئے دن فتنہ و فساد اور باہمی منازعات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ خلیفہ بغداد اس وجہ سے کہ بختیار بن معز الدولہ اور عضد الدولہ برادر عمزاد بختیار میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ مصر کی اصلاح کی جانب متوجہ نہ ہو سکا۔ معز نے یہ سن کر مصر پر فوج کشی کا قصد کیا چنانچہ ۳۵۷ھ میں آدمیوں کو جمع کرنے کی غرض سے جوہر کاتب کو ملک مغرب روانہ کیا اور صوبہ برقہ میں جا بجا سرراہ کنوؤں کے کھودنے کا حکم صادر فرمایا۔ فراہمی فوج کے بعد جوہر کو ایک عظیم فوج کے ساتھ مصر کی طرف بڑھنے کا حکم صادر فرمایا اور رخصت کرنے کی غرض سے خود بھی جوہر کے لشکر تک آیا۔ چند دن تک ٹھہرا رہا جوہر اور اس کے ہمراہیوں کو مناسب ہدایت دیتا رہا۔ جوہر نے ان ہدایتوں کو اپنی نوٹ بک میں لکھ لیا اور رخصت ہو کر مصر روانہ ہوا کسی ذریعہ سے اس کی روانگی کی خبر اس فوج تک پہنچی۔ جو اس وقت مصر کی محافظت پر متعین تھی جدال و قتال کے بغیر متفرق و منتشر ہو گئی جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

فتح مصر: جوہر کوچ و قیام کرتا ہوا بلا روک ٹوک پندرہویں شعبان ۳۵۸ھ کو مصر میں داخل ہوا جامع مسجد قدیم میں معز لدین اللہ کے نام کا خطبہ پڑھا اور اسی وقت سے حکومت عبیدیہ کا پھریرا مصر میں اڑنے لگا۔ اس کے بعد ماہ جمادی الاولیٰ ۳۵۹ھ میں جوہر نے جامع ابن طولون میں جا کر نماز ادا کی اور اذان میں فقرہ "حی علی خیر العمل" کے اضافہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ پہلی اذان تھی جو مصر میں اس اضافہ کے ساتھ دی گئی۔ مصر کی فتح یابی اور اس کے نظم و نسق سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جوہر نے معز کی خدمت میں تحائف اور نذرانے روانہ کیے اور جن ارکان دولت اخشیدیہ کو بھی بھیجا۔ معز نے ان لوگوں کو صقلیہ کے جیل میں ڈال دیا۔ قضاۃ اور علماء مصر جو بطور وفد حاضر ہوئے تھے۔ انعامات اور صلے دے کر مصر کی جانب واپس کیا اسی زمانے سے جوہر نے قاہرہ کی تعمیر کی بنیاد ڈالی اور معز کو مصر چلے آنے کی ترغیب دینے لگا۔

حسن بن عبیداللہ کی گرفتاری: مصر کے فتح ہونے اور بنو طغج کی بربادی پر حسن بن عبیداللہ بن طغج اپنے چند سپہ سالاروں کے ساتھ رملہ کی طرف جان بچا کر بھاگا۔ جوہر کو اس کی اطلاع ہوئی۔ جعفر بن فلاح کتامی کو فوج کے ساتھ حسن کے تعاقب کا حکم دیا۔ حسن اور جعفر سے لڑائیاں ہوئیں۔ آخر کار جعفر نے حسن و اس کے سپہ سالاروں کے ساتھ جو اس کے ہمراہ تھے۔ گرفتار کر لیا اور پابہ زنجیر جوہر کے پاس بھیج دیا۔ جوہر نے ان لوگوں کو اسی حالت سے معز لدین اللہ کی خدمت میں افریقہ

روانہ کر دیا۔

رملہ و طبریہ پر قبضہ: جعفر نے اس مہم سے فارغ ہو کر رملہ کا قصد کیا، قتل و غارت کرتا ہوا بزور شمشیر رملہ میں گھس پڑا۔ جو مقابلے پر آئے تھے انہیں تہ تیغ کیا۔ باقی ماندگان شہر کو امان دی اور ان پر خراج قائم کر کے طبریہ کا رخ کیا۔ ان دنوں طبریہ میں ابن ملہم نامی ایک شخص حکمرانی کر رہا تھا۔ چونکہ ابن ملہم پہلے ہی سے علم حکومت معز کا مطیع ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے جعفر نے اس سے کوئی تعارض نہ کیا۔ دمشق کا راستہ اختیار کیا اور لڑ کر تلواروں اور نیزوں کے زور سے اس پر رعب و داب کا سکہ جمایا۔

فتح دمشق: ماہ محرم ۳۵۹ھ کے پہلے جمعہ میں معز الدین اللہ کے نام کا خطبہ پڑھا۔ دمشق میں شریف ابوالقاسم بن یعلی ہاشمی ایک بااثر شخص رہتا تھا۔ کثرت سے لوگ اس کے مطیع تھے۔ اس نے بازاریوں اور گنواروں کو جمع کر کے دوسرے جمعہ میں دولت علویہ کی مخالفت کا علم بلند کیا۔ سیاہ کپڑے پہنے۔ سیاہ جھنڈا اٹھایا اور جامع مسجد میں پھر خلیفہ مطیع عباسی کے نام کا خطبہ پڑھا۔ جعفر نے اور اس سے مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ بالآخر شریف ابوالقاسم کو شکست پر شکست ہونے لگی۔ مغربیوں نے اہل دمشق کو پامال کرنا شروع کر دیا۔ بیچارہ شریف ابوالقاسم میدان جنگ سے رات کے وقت شہر میں بھاگ گیا۔ صبح ہوئی تو اہل شہر نے جعفری کے پاس صلح کی گفتگو کرنے کو بھیجا۔

جعفر نے تسلی و تشفی دی اہل شہر کے ساتھ حسن سلوک کا وعدہ کیا اور یہ کہہ کر شریف جعفری کو واپس کیا کہ اہل دمشق کو یہ کہہ دو کہ مجھے ادھر کے لئے شہر میں داخل ہونے دیں۔ میں شہر دمشق کا ایک چکر لگا کر اپنے لشکرگاہ میں واپس چلا آؤں گا۔ کسی شے سے کچھ تعرض نہ کروں گا۔ اہل شہر اس دھوکہ میں آ گئے۔ جعفر اپنی فوج کے ساتھ شہر میں داخل ہوا مغربی فوج قتل و غارت گری کرنے لگی۔ اہل شہر کو بہت ناراضگی پیدا ہوئی سب نے متفق ہو کر جعفری فوج پر پھر حملہ کر دیا اور اس کے بے شمار آدمیوں کو مار ڈالا خندقیں کھدوا کر مورچے بنائیں۔ قلعہ بندی کی تیاری ہونے لگی۔ شریف ابوالقاسم نے جعفر سے پھر نامہ و پیام مصالحت شروع کیا۔ بالآخر ماہ ذی الحجہ ۳۵۹ھ کو فریقین میں مصالحت ہو گئی۔ جعفر کا افسر پولیس شہر میں انتظام کرنے کے لئے آیا ہنگامہ فرو ہو گیا۔ بدمعاشوں کے ایک گروہ کو گرفتار کر کے بعض کو قتل کیا اور بعض کو جیل میں ڈال دیا۔ اس کے بعد محرم ۳۶۰ھ میں جعفر نے شریف ابوالقاسم کو بھی گرفتار کر کے مصر روانہ کر دیا اور دمشق کی گورنری حکومت پر متمکن ہو کر استقلال کے ساتھ حکومت کرنے لگا۔

ابو جعفر کی اطاعت: ان واقعات سے قبل ۳۵۸ھ میں ابو جعفر زناتی نامی ایک شخص نے افریقیہ میں معز کے علم حکومت کے خلاف سر اٹھایا تھا۔ بربریوں اور بدویوں کا ہجوم ابو جعفر کے پاس جمع ہو گیا تھا۔ معز بذات اس مہم کے سر کرنے کو روانہ ہوا اور نقرہ باغانہ تک پہنچا۔ یہاں پر یہ خبر سنی کہ بلوائیوں کی جماعت منتشر ہو کر ریگستان کی طرف چلی گئی۔ چنانچہ معز نے بلکین بن زیری کو ابو جعفر کے تعاقب اور گرفتاری کا حکم صادر کر کے مہدیہ کی جانب مراجعت کی۔ بلکین ایک مدت تک ابو جعفر کی تلاش میں سرگرداں بیابان اور ریگستان کی خاک چھانتا رہا مگر کچھ بھی سراغ نہ ملا۔ اس کے بعد خود ابو جعفر نے ۳۵۹ھ میں معز کے دربار میں حاضر ہو کر امان کی درخواست کی۔ معز نے اس کو امان دی اور گزارہ کے لئے تنخواہ بھی مقرر کر دی۔ اسی واقعہ کے بعد جوہر نے ایک عریضہ بھیجا جس میں مصر و شام میں حکومت علویہ کے قائم کرنے کا حال لکھا تھا اور نیز معز کو مصر میں بلایا تھا۔ معز

ابن فلاح کو [illegible] مار۔ جوہر نے جامع [illegible] [illegible] دولت [illegible] شعراء نے قصائد مدحیہ کہے

دمشق پر قرامطیوں کی یلغار اس کے بعد قرامطہ نے دمشق پر فوج کشی کی اور [illegible] قرامطہ کے ساتھ ان کا [illegible] اعصم بھی تھا۔ جعفر بن فلاح نے [illegible] مقابلہ کیا [illegible] ۳۶۰ھ میں قرامطہ کی فوجیں دمشق کی جانب بڑھیں۔ جعفر [illegible] میدان جنگ [illegible] شکست ہوئی۔ [illegible] جعفر [illegible] قرامطہ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اعصم نے کامیابی کے ساتھ دمشق پر قبضہ کر کے مصر کا قصد کیا۔ [illegible] مصر کی حمایت [illegible] روز کی [illegible] کیا۔

محمد بن حسن کا قتل [illegible] مصر [illegible] افریقہ [illegible] محمد بن حسن [illegible] محمد بن حسن کو شکست ہوئی۔ [illegible] محمد بن حسن نے [illegible] خودکشی کر لی۔ [illegible] مارے گئے اور بہت سے گرفتار کر لئے گئے۔ یہ واقعہ ۳۶۳ھ کا ہے۔

معز کی قاہرہ میں آمد [illegible] معز [illegible] کامیابی کی اطلاع [illegible] کیا۔ [illegible] اس کے بعد معز [illegible] میدان جنگ سے [illegible] حکومت [illegible] حکم دیا۔ [illegible] حکومت [illegible] حسین بن [illegible] منصوریہ [illegible] ۳۶۲ھ میں [illegible] منصوریہ [illegible] حاصل [illegible] حکومت [illegible] قیام [illegible]

[illegible]

[illegible] کیا۔ [illegible] جب [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] حکومت ختم ہو گیا۔

قرامطیوں کی فتوحات [illegible] دمشق [illegible] قرامطہ [illegible]

[illegible] جعفر بن فلاح نے دمشق پر قبضہ کیا [illegible] کی حکومت کا [illegible]

[illegible] قرامطہ [illegible] جعفر بن فلاح [illegible] قرامطہ [illegible]

[illegible]

معز و قرامطی جنگ [illegible] قرامطہ [illegible]

[illegible] وصل كتابك الذى قل تحصيله وكثر تفصيله ونحن سائرون اليك والسلام [illegible]

[illegible]

---

(۱) [illegible]

بنا کر دونوں کے درمیان پڑاؤ ڈالا اور عرب آ کر اعصم کے پاس اکٹھے ہوئے۔ حسان بن جراح طائی امیر عرب بھی ملنے کو بہت بڑا لشکر لئے ہوئے آ پہنچا۔

قرامطیوں کی پسپائی: اعصم اور حسان نے مشورہ کر کے اپنی اپنی جگہ سے متعدد دستوں کو شب خون مارنے اور لوٹ مار و غارت گری کرنے کے لئے مضافات میں پھیلا دیا۔ چنانچہ مصر میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ معز کو قرامطہ کی کثرت فوج سے خوف پیدا ہوا۔ حسان سے خط و کتابت شروع کی اور ایک لاکھ دینار دے کر ملا لیا۔ حسان نے اقرار کیا کہ بوقت جنگ قرامطہ کو میدان جنگ میں تنہا چھوڑ دوں گا۔ ہم لوگ شکست کھا کر بھاگ جائیں گے۔ چنانچہ بعد لڑائی شروع ہونے کے معز نے شہر سے نکل کر قرامطہ پر حملہ کیا۔ حسان دو چار ہاتھ لڑ کر پیچھے ہٹا۔ معز نے اپنی فوج کو بڑھنے کا حکم دیا۔ حسان عربوں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ قرامطہ تھوڑی دیر تک میدان جنگ میں ڈٹے رہے لیکن آخر کار شکست کھا کر بھاگے۔ تقریباً پندرہ سو گرفتار کر لئے گئے۔ باقی ماندوں کے تعاقب پر معز نے ابو محمود کو ابراہیم بن جعفر [illegible] کی جمعیت سے متعین کیا۔ قرامطہ نے بھاگ کر اذرعات میں دم لیا اور جب یہاں بھی پیچھا کرتے ہوئے ابو محمود کی فوج کی خبر سنی تو اذرعات سے نکل کر احساء کی جانب چل کھڑے ہوئے۔

دمشق پر ابن موہوب کا قبضہ: خاتمہ جنگ کے بعد ابو محمود نے قیدی قرامطہ کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور ظالم بن موہوب عقیلی سپہ سالار فوج کو والی دمشق مقرر کر کے دمشق روانہ کیا۔ دمشق میں ان دنوں قرامطہ کی جانب سے ابو الہیجا اور [illegible] حکمرانی کر رہا تھا۔ ظالم نے پہنچتے ہی ان کو گرفتار کر کے جو کچھ مال و اسباب جو کچھ تھا سب ضبط کر لیا۔ اسی اثناء میں ابو محمود قرامطہ کے تعاقب سے واپس ہو کر دمشق پہنچا۔ ظالم والی دمشق کو اس کے آنے سے بے حد مسرت ہوئی ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے۔ ظالم نے کہا بہتر یہ ہے کہ آپ دمشق کے باہر قیام فرمائیں [illegible] قرامطہ کے حملے کا [illegible] کھٹکا ہے۔ ابو محمود نے اس رائے کو پسند کیا۔ دمشق کے باہر خیمے نصب کر دیئے۔ ظالم نے ابو الہیجا اور اس کے بیٹے کو ابو محمود کے حوالے کر دیا اور ابو محمود نے اسے مصر روانہ کر دیا اور ابو الہیجا مصری جیل میں ڈال دیا گیا۔

ظالم بن موہوب: اس کے بعد ابو محمود کے ہمراہیوں نے اہل دمشق پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا اس سے لوگوں میں ایک جوش پیدا ہو گیا [illegible] چند لشکریوں کو قتل کر دیا [illegible] شہر کے باہر اہل شہر اور لشکریوں میں جنگ چھڑ گئی۔ ظالم سرداروں کے ساتھ [illegible] بیچ بچاؤ کرنے کو نکلا۔ سمجھا بجھا کر اہل شہر کو شہر کی طرف واپس کیا اور مغاربہ کو ان کے لشکر گاہ کی جانب لوٹایا۔ تھوڑے دنوں کے لئے امن ہو گیا۔ اس کے بعد ۱۵ شوال ۳۶۳ھ کو پھر اہل دمشق اور لشکریوں میں جھگڑا ہو گیا۔ [illegible] آخر کار اہل شہر کو شکست ہوئی۔ لشکری شہر تک ان کا تعاقب کرتے چلے آئے۔ ظالم بن موہوب اس زمانہ میں [illegible] عداوت کر رہا تھا۔ [illegible] دار الامارت چھوڑ کر نکل بھاگا۔ مغاربہ [illegible] شہر میں آ گئے اور ایک بڑی بازار میں آگ لگا دی۔ [illegible] ربیع الثانی ۳۶۴ھ تک [illegible] رہی۔ اس کے بعد اس امر پر باہم مصالحت ہو گئی کہ ظالم بن موہوب شہر سے نکال دیا جائے اور اس کی جگہ جیش بن صمصامہ [illegible] مقرر کیا جائے۔

ابومحمود کی رملہ کو واپسی: چنانچہ اس تبدیلی کے بعد فتنہ و فساد فرو ہو گیا۔ زیادہ مدت نہ گزرنے پائی تھی کہ مغربی فوجوں نے پھر لوٹ مار شروع کر دی اور عوام الناس نے بلوہ کر دیا یورش کر کے اس کے قصر کی جانب بڑھے جس میں ابومحمود تھا۔ ابومحمود یہ خبر پا کر اپنے لشکر میں بھاگ گیا اور فوج کو مرتب کر کے شہر پر حملہ کر دیا اہل شہر بھی مقابلے پر ڈٹ گئے۔ ابومحمود نے شہر کا محاصرہ کر کے باہر کی آمد و رفت بند کر دی۔ غلہ پانی اور ضروریات کا آنا جانا بند ہو گیا۔ اہل شہر تنگی سے بسر کرنے لگے۔ بازار بند ہو گئے رفتہ رفتہ اس کی خبر معز تک پہنچی۔ معز نے ابومحمود پر اس فعل سے ناراضگی ظاہر کی اور ریان خادم کو طرابلس میں لکھ بھیجا کہ دیکھتے ہی اس خط کے دمشق چلے جاؤ اور صحیح واقعات وہاں کے لکھ بھیجو اور ابومحمود سپہ سالار کو دمشق سے واپس کر دو۔ چنانچہ ریان نے دمشق میں پہنچ کر ابومحمود کو رملہ کی طرف لوٹا دیا اور دمشق کے اصلی واقعات لکھ کر معز کی خدمت میں روانہ کئے اور خود افتکین جدید والی دمشق کے آنے تک دمشق میں ٹھہرا رہا۔

افتکین کا دمشق پر قبضہ: افتکین معز الدولہ بن بویہ کا خادم تھا جس وقت ترکوں نے بختیار بن معز الدولہ پر بسرکردگی سبکتگین یورش کی اور سبکتگین اثنائے جنگ میں مر گیا۔ تو ترکوں نے اسے اپنا سردار بنا کر بختیار پر واسط میں محاصرہ کر لیا۔ عضد الدولہ نے یہ خبر پا کر بختیار کی امداد اور ترکوں سے نجات دینے کو پہنچا۔ ترکوں نے محاصرہ اٹھا لیا۔ واسط چھوڑ کر چلتے پھرتے نظر آئے۔ افتکین مع ایک دستہ فوج کے حمص چلا آیا تھا اور اس کے قریب پہنچ کر پڑاؤ ڈالا تھا۔ ظالم نے اس کی گرفتاری کی تدبیریں کیں۔ مگر کامیاب نہ ہوا اور افتکین حمص سے نکل کر دمشق چلا آیا۔ دمشق پر ان دنوں زیاد (معز کا غلام) قابض ہو گیا۔ مگر شہر پولیس عوام الناس بزور و جبر اپنے مطیع و فرماں بردار رکھتے تھے کہ کوئی شخص دم نہ مار سکتا۔ ایک روز روسائے شہر چھپ کر افتکین کے پاس آئے اور اس سے شہر پر قابض ہونے اور امارت قبول کرنے کی درخواست کی۔ مصریوں کی شکایت بھی جڑ دی کہ وہ لوگ ہم کو بہ جبر و اکراہ روافض کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان کے عمال ہم پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرتے ہیں۔ افتکین کا دل پسیج کر بھر آیا۔ خود بھی قسم کھائی اور ان لوگوں سے بھی عہد لکھا اور متفق رہنے کی قسم لی۔ اس کے بعد شہر پر قبضہ کر لیا۔ زیاد دمشق چھوڑ کر چلا گیا۔ خلیفہ معز علوی کا خطبہ دمشق میں موقوف ہو گیا۔ منبروں پر خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ فتنہ پردازوں اور مفسدوں کی بیخ کنی کر دی گئی عربوں کے قبضہ سے وہ بلاد و قلاع لے لئے گئے جن پر وہ قابض ہو گئے تھے۔ الغرض افتکین اس طور سے استقلال کے ساتھ دمشق پر حکومت کرنے لگا۔ معز نے یہ خبر پا کر افتکین کو اطاعت قبول کرنے اور اپنی جانب سے سند امارت دینے کو لکھا۔ افتکین نے اس کی تحریر پر اعتماد نہ کیا اور اس کی سفارت کو لوٹا دیا۔ اس بنا پر معز نے افتکین پر فوج کشی کی اتفاق یہ کہ مقام بلبیس میں پہنچ کر مر گیا جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

باب نہ

ابو منصور نزار العزیز باللہ ۳۶۵ھ تا ۳۸۶ھ

معز کی وفات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیزی کے ساتھ کوچ کر کے مغربی فوجوں پر ٹوٹ پڑے۔ پھر کیا تھا مغربی فوجیں شکست کھا کر بھاگیں۔ چار ہزار فوج کام آئی۔ اس سے افتگین کے حوصلے بڑھ گئے۔ مصر کا قصد کیا اور اس پر قابض ہونے کے لئے رملہ کی جانب بڑھا۔ یہاں کے باشندوں کے ساتھ بھی وہی معاملات کئے جو اس نے صیدا کے ساتھ کئے تھے۔ بعد ازاں دمشق کی طرف واپس لوٹ آیا۔ عزیز نے اس کی بابت اپنے وزیر یعقوب بن کلس سے مشورہ کیا۔ یعقوب نے یہ رائے دی کہ اس کے مقابلے پر جوہر کو بھیجا جائے۔ عزیز نے اس رائے کے مطابق فوجیں آراستہ کر کے جوہر کو افتگین کی روک تھام کرنے کے لئے روانہ کیا۔

محاصرۂ دمشق: اس اثناء میں افتگین دمشق پہنچ گیا تھا۔ اسے اس کی خبر لگی تو اس نے اہل دمشق کو جمع کر کے کہا: "تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں نے تمہاری رضامندی سے تم پر حکومت کی ہے اور تمہاری خواہش پر اتنے بڑے ذمہ داری کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اب یہ عزیز والی مصر و افریقہ کا مقابلہ ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تم لوگ کسی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اس وجہ سے میں تم لوگوں سے علیحدہ ہونا چاہتا ہوں۔" اہل دمشق یہ سن کر مشتعل ہو کر بولے: "ہم لوگ آپ سے جدا نہیں ہوں گے۔ ہم اپنی جان و مال آپ پر قربان کر دیں گے۔" افتگین نے اس عہد و اقرار پر ان لوگوں سے قسم لی اور جوہر کا مقابلہ کرنے پر تیار ہو گیا۔ ماہ ذیقعدہ ۳۶۵ھ کو جوہر اپنی فوج کے ساتھ پہنچ گیا اور نہایت عزم و احتیاط کے ساتھ اس کا محاصرہ کیا۔ دو مہینے تک محاصرہ کئے رہا۔ لڑائیاں ہوتی رہیں۔ فریقین کے ہزارہا آدمی مارے گئے۔ بالآخر افتگین نے طول محاصرہ سے گھبرا کر اعصم بادشاہ قرامطہ کو یہ واقعات لکھ بھیجے اور اس سے مدد طلب کی۔ چنانچہ بادشاہ قرامطہ اپنا لشکر مرتب کر کے احساء سے دمشق کی طرف روانہ ہوا۔ شام پہنچا تو عرب کا جم غفیر اس کے پاس آ کر جمع ہو گیا جس کی تعداد پچاس ہزار کے قریب تھی۔

جوہر کا تعاقب اور افتگین: جوہر نے یہ خبر پا کر دمشق کا محاصرہ اٹھا لیا اور اس خوف سے کہ مبادا دشمنوں کے درمیان آ جاؤں، چلتا پھرتا نظر آیا۔ افتگین اور بادشاہ قرامطہ نے نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے جوہر کو رملہ جا کر گھیر لیا اور وہاں کا پانی بند کر دیا۔ جوہر رملہ چھوڑ کر عسقلان چلا گیا۔ افتگین اور بادشاہ قرامطہ نے عسقلان پر دھاوا کر دیا اور اس کا بھی محاصرہ کیا۔ رسد و غلہ کی آمد بند ہو گئی۔ نہایت تنگی سے بسر ہونے لگی۔ جوہر نے افتگین سے مصالحت اور سازش کی بابت خط و کتابت شروع کی اور بادشاہ قرامطہ نے اس سے روک رکھا تھا۔ آخرکار جوہر سے ملاقات کرنے کی درخواست افتگین نے منظور کر لی۔ دونوں ایک مقام معین پر ملے۔ جوہر نے کہا: "الامیر! آپ کی خوبی و بہادری کی وجہ سے دل سے چاہتا ہوں۔ میں تمہیں برادرانہ مصالحت کا پیام دیتا ہوں۔" افتگین نے جواب دیا: "میں آپ کا مطیع ہوں مگر معذور ہوں۔ ہمارا معاملہ بادشاہ قرامطہ کے ہاتھ ہے۔" اس قسم کی دونوں میں تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں یہ طے پایا کہ افتگین محاصرہ اٹھا لے اور جوہر چلا جائے گا۔ نیز ذمہ دار عزیز سے اس حسن سلوک کا معاوضہ دلائے گا۔ اس امر کے طے ہونے پر جوہر نے ایفاء وعدہ کی قسم کھا لی۔ افتگین اپنے لشکر گاہ میں آیا اور بادشاہ قرامطہ سے کل حالات بتلائے۔ بادشاہ قرامطہ نے افتگین کو اس پر نصیحت کی، جوہر کی بڑی چالاکیاں اور مکاریاں بیان کرتے ہوئے کہا کہ محاصرہ اٹھا لینے کے بعد جوہر سیدھا عزیز کے پاس جائے گا اور اس تیاری سے ہم لوگوں پر حملہ آور ہوگا جس کا جواب دینا ہمارے امکان سے باہر ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ تم اپنے قول و قرار سے ہٹ جاؤ۔ افتگین نے بادشاہ قرامطہ کی

جوہر ... رملہ کے ... [illegible] ... پانی ... جاتا تھا۔ افتگین اور ... [illegible] ... چنانچہ ... [illegible]
... [illegible] ... ابن خلدون جلد ۴ صفحہ ۳۔

اس شکست پر توجہ نہ دی اور جوہر کو اس کے ہمراہیوں کے ساتھ مصر جانے کی اجازت دے دی۔

جوہر کی مصر کو روانگی: چنانچہ جوہر محاصرے سے نجات پا کر مصر کی جانب روانہ ہوا۔ عزیز کے دربار میں پہنچ کر تمام واقعات عرض کئے اور سمجھا بجھا کر ان لوگوں پر فوج کشی کرنے پر ابھارا۔ عزیز نے جوہر کے کہنے کے مطابق فوجیں آراستہ کر کے چڑھائی کر دی۔ مقدمۃ الجیش پر جوہر تھا۔ الپتگین اور بادشاہ قرامطہ یہ خبر پا کر رملہ چلے آئے تھے اور فراہمی لشکر کی فکر کرنے لگے۔ اس عرصہ میں عزیز نے محرم ۳۶۷ھ میں پہنچ کر رملہ کے باہر ڈیرے قائم کئے اور الپتگین سے کہلا بھیجا کہ "تم میری اطاعت قبول کر لو۔ میں تمہیں اپنے لشکر کا سردار مقرر کر دوں گا۔ جاگیریں دوں گا۔ جس ملک کو پسند کرو گے اس کی حکومت دوں گا اور ان امور کے طے کرنے کے لئے مجھ سے آ کر مل جاؤ۔" الپتگین صف لشکر سے نکل کر پیادہ پا دونوں لشکروں کے درمیان میں آ کر کھڑا ہوا اور عزیز کے قاصد سے کہا "تم جا کر امیر المومنین سے مودبانہ تمام میرا یہ پیام کہہ دو کہ اگر چند ساعت پیشتر یہ پیام پہنچ جاتا تو مجھے اس کی تعمیل میں عذر نہ تھا مگر اب یہ ناممکن ہے"۔

الپتگین کی پسپائی: قاصد الپتگین سے رخصت ہو کر عزیز کے لشکر کی جانب روانہ ہوا اور الپتگین نے عزیز کے میسرہ پر حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں عزیز کو شکست ہوئی ایک بڑا گروہ کام آیا۔ عزیز نے اس امر کو محسوس کر کے اپنے میمنہ کو حملہ کرنے کا حکم دیا اور خود بھی حملہ آور ہوا۔ الپتگین اور شاہ قرامطہ کو شکست ہوئی۔ مغربی فوجوں نے تلواریں نیام سے کھینچ لیں۔ شکست خوردہ لشکر کی تقریباً بیس ہزار فوج کام آئی۔

الپتگین کی اسیری و رہائی: کامیابی کے بعد عزیز اپنے خیمہ میں واپس آیا۔ فتح مند گروہ نے قیدیوں کو پیش کرنا شروع کیا۔ جو شخص قیدی پیش کرتا اسے خلعت دیا جاتا۔ عزیز نے منادی کرا دی کہ جو شخص الپتگین کو گرفتار کر کے لائے گا اسے ایک لاکھ دینار دیئے جائیں گے۔ اتفاق سے مفرج بن دغفل طائی سے اور الپتگین سے ملاقات ہوئی۔ الپتگین نے پیاس کی شدت کی شکایت کی۔ اس نے پانی پلایا اور اپنے قیام پر ٹھہرا کر عزیز کے پاس گیا اور اسے الپتگین کا پتہ بتا کر ایک لاکھ دینار وصول کر لئے۔ الپتگین عزیز کے روبرو پیش کیا گیا۔ چونکہ عزیز کو اس کے مارے جانے کا یقین کامل ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے بے حد مسرت ہوئی۔ کمال توقیر سے الپتگین کے لئے خیمہ نصب کرایا جو کچھ مال و اسباب اس کا لوٹ لیا گیا تھا سب کا سب واپس کر دیا اور جب اس کے مراجعت کر کے مصر آیا۔ اپنی خاص مصاحبت کا اعزاز عطا کیا اور [illegible] کے عہدے سے ممتاز فرمایا۔

اعصم قرمطی: اس کے بعد ایک شخص کو اعصم قرمطی بادشاہ قرامطہ کو بھی واپس لانے کی غرض سے مامور کیا۔ چنانچہ اس شخص نے اعصم قرمطی سے طبریہ میں جا کر ملاقات کی اور اس سے عزیز کے پاس مصر چلنے کے لئے کہا۔ اعصم نے مصر جانے سے انکار کر دیا۔ اس شخص نے عزیز کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ عزیز نے بیس ہزار دینار اعصم کو بھیجے اور اسی قدر ہر سال دینے کا وعدہ کیا۔ مگر اعصم اس پر بھی مصر نہ گیا اور اسی وقت طبریہ سے احساء چلا آیا۔

الپتگین کا خاتمہ: ان واقعات کے بعد الپتگین کو وزیر یعقوب بن کلس نے اس وجہ سے کہ الپتگین عزیز کے ناک کا بال بن رہا تھا زہر دے دیا۔ عزیز کو اس کی خبر لگ گئی۔ گرفتار کرا کر چالیس روز تک قید میں رکھا اور پانچ لاکھ دینار جرمانے لے کر رہا کر دیا

اور بدستور یعقوب کو وزارت پر مامور کیے۔ ۵ ذیقعدہ ۳۸۰ھ میں جب یعقوب نے وفات پائی، اس کی جگہ اس کا بیٹا حسین مقرر کیا گیا ''قائد القواد'' کو مبارک لقب مرحمت ہوا۔

قسام اور سلیمان بن جعفر کی جنگ۔ افتگین نے اپنے زمانہ حکومت میں قسام نامی ایک شخص کو دمشق میں اپنا قائم مقامی پر مامور کیا تھا۔ افتگین کے دمشق چھوڑنے کے بعد اس کا رعب داب بڑھ گیا۔ بہت لوگ اس کے مطیع و تابع ہو گئے، رفتہ رفتہ چند شہروں پر قابض ہو گیا۔ جب افتگین اور قرامطہ کو شکست ہوئی تو عزیز نے اپنے نائب سپہ سالار ابو محمود ابراہیم کو والی دمشق مقرر کر کے دمشق روانہ کیا۔ اس وقت دمشق اور اس کے قرب و جوار کے شہروں پر قسام کا قبضہ ہو چکا تھا اور عزیز کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ اس کی موجودگی میں ابو محمود کی کچھ پیش نہ گئی، قسام بدستور دمشق کی حکومت پر متمکن رہا۔ اسی اثنا میں ابو تغلب بن حمدان والی موصل مصر والوں سے شکست کھا کر دمشق کی طرف آیا۔ قسام نے اسے اس خوف سے کہ مبادا یہ فوج عزیز پا کر دمشق کے شہر پر قابض نہ ہو جائے، اسے دمشق میں داخل نہ ہونے دیا۔ اسی وجہ سے ابو تغلب اور قسام کے درمیان نا اتفاقی پیدا ہوئی اور جدال و قتال تک نوبت پہنچی، آخر تغلب بھی بھاگ گیا۔ اس کے بعد عزیز کا سپہ سالار فضل کی سرکردگی میں دمشق بھیجا اور قسام پر دمشق میں محاصرہ کر لیا، مگر اتفاق سے کامیاب ہو کر نہ آیا۔ سپہ سالار فضل بے نیل مرام عزیز کے پاس چلا گیا۔ تب عزیز نے ۳۷۵ھ میں ایک دوسری فوج سلیمان بن جعفر بن فلاح کی ماتحتی میں دمشق روانہ کی۔ سلیمان نے دمشق کے باہر پڑاؤ کیا، قسام نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کر دیا، انہوں نے لشکر سلیمان کو اس مقام سے جہاں اس نے پڑاؤ کیا تھا ہٹا دیا۔

مفرج بن جراح۔ بنی طے وہی مفرج بن جراح امیر بنی طے اور تمام عرب سرزمین فلسطین میں مقیم تھے، ان کی جماعت اور شوکت و شان بڑھ گئی، قرب و جوار کے سرحدی شہروں کو قتل و غارت گری سے پامال کرتے تھے۔ عزیز نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کے لئے اپنے سپہ سالار بلتکین ترکی کی ماتحتی میں روانہ کیا۔ چنانچہ یہ لشکر کوچ و قیام کرتا ہوا رملہ کی جانب روانہ ہوا۔ قبیلہ قیس کا ایک گروہ اس کے لشکر میں آ ملا۔ اس کے بعد مفرج بن جراح اور بلتکین سے مڈبھیڑ ہوئی۔ بلتکین نے فوج کے چند دستوں کو پہلے سے کمین گاہ میں بٹھا رکھا تھا، مفرج کو اسی وجہ سے شکست ہوئی۔ یہ بھاگ کر انطاکیہ پہنچا، والی انطاکیہ نے اسے پناہ دے دی۔ اسی عرصہ میں یونانی بادشاہ نے قسطنطنیہ سے بلاد شام کی جانب کوچ کیا۔ مفرج کو اس سے خطرہ پیدا ہوا، بکجور غلام سیف الدولہ والی حمص کو، جو ان دنوں والی دمشق تھا، ملتجی ہو کر امداد طلب کی۔ بکجور نے مفرج کی درخواست منظور کر لی اور کر کے اس کی امداد کی۔

قسام اور بلتکین کی جنگ۔ اس کے بعد بلتکین نے دمشق کی جانب رخ کیا اور قسام سے یہ کہلا بھیجا کہ میں کسی غرض سے نہیں آیا، بلکہ اصلاح حال شہر کی غرض سے آیا ہوں۔ ان دنوں قسام کے ساتھ حبشی بن صمصامہ ہمشیرہ زادہ ابو محمود کا بھی دمشق میں موجود تھا، ابو محمود کے بعد حکومت دمشق اسی کو مرحمت ہوئی۔ غرض قسام شہر دمشق سے نکل کر بلتکین کے پاس آیا۔ بلتکین نے اس کو ہمراہیوں کے ساتھ شہر کے باہر قیام کرنے کو کہا۔ اس سے قسام کو خطرہ پیدا ہوا، فوراً شہر کی جانب لوٹ کھڑا ہوا اور لڑائی کی تیاری کر دی۔ غرض فوجیں آراستہ ہو کر دونوں فریق میدان جنگ میں آ گئے۔ اتفاق یہ کہ اس معرکہ میں قسام کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی۔

[illegible]

قرامطہ کی اطاعت [illegible]

[illegible]

بنجوتکین کا دمشق پر تقرر [illegible]

بنجوتکین کی معزولی [illegible]

بنجوتکین اور سعد الدولہ کی جنگ [illegible]

درخواست کی۔ سعد الدولہ نے کسی مصلحت سے اسے منظور کر لیا۔ اس بنا پر بکجور نے عزیز سے حلب پر قبضہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ عزیز نے بکجور کی درخواست منظور کر لی اور تھوڑی فوج بھی بھیج دی اور والی طرابلس کو اس کی کمک و امداد کرنے کو لکھ بھیجا۔ چنانچہ بکجور نے فوجیں [illegible] لے کر سعد الدولہ پر چڑھائی کر دی۔ سعد الدولہ نے بھی مدافعت و مقابلے کی غرض سے فوجیں فراہم کر لیں اور حلب سے نکل کر میدان جنگ میں آ گیا۔ عربوں نے اپنے دل میں ٹھان لی تھی کہ [illegible] سے مل کر جنگ کے وقت بکجور کو دغا دی جائے۔ اس امر پر [illegible] مصنف نے ابھارا تھا جو اس کے بعد قلمدان وزارت کا منصب دار تھا۔

بکجور کا خاتمہ: [illegible] دونوں جانب سے بادشاہ روم سے امدادی درخواست کی گئی اور اس نے ایک کثیر التعداد فوج اس کی کمک پر بھیج دی۔ الغرض [illegible] نے اپنے منصوبے کے مطابق ان عربوں سے جو بکجور کے رکاب میں تھے [illegible] جنگ کے وقت [illegible] ہونے کی بات [illegible] کر لی تھی۔ [illegible] وقت دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی تو بکجور کو [illegible] کے ذریعہ سے اس سازش کی خبر مل گئی۔ [illegible] سیف الدولہ کے [illegible] لؤلؤ [illegible] سعد الدولہ نے [illegible] بکجور [illegible] عرب [illegible] سعد الدولہ پر حملہ آور ہوا [illegible] میدان جنگ سے [illegible] گرفتار ہو کر [illegible] مارا گیا۔ سعد الدولہ نے اس کا مال و اسباب ضبط کر [illegible] کی جانب [illegible] متصرف ہو گیا [illegible] اپنے باپ کے مارے جانے کا واقعہ لکھ بھیجا اور اس سے سعد الدولہ سے مقابلہ کرنے کی بابت تحریک کی۔

مصر و حلب: [illegible] عزیز نے سعد الدولہ کے پاس بکجور کے لڑکوں کی سفارش کا [illegible] بھی تحریر کیا کہ [illegible] لڑکوں کو [illegible] ہمارے پاس بھیج دو اور [illegible] نہ کرنے کی صورت میں [illegible] دی گئی۔ سعد الدولہ نے [illegible] عزیز کی سفارت کو [illegible]۔ عزیز نے [illegible] میں آ کر ایک جرار لشکر منجوتکین کی ماتحتی میں حلب کے محاصرے کے لئے روانہ کیا۔ منجوتکین نے حلب پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ ان دنوں [illegible] ابو الفضائل [illegible] الدولہ اور لؤلؤ [illegible] بادشاہ روم کی خدمت میں امداد کی غرض سے سفارت بھیجی۔ [illegible] بادشاہ روم [illegible] جنگ بلغاریہ میں مصروف تھا۔ [illegible] ابو الفضائل کی سفارت پہنچنے پر والی انطاکیہ کو حلب کے محصورین کی امداد کرنے کے لئے لکھ بھیجا [illegible] حکم کے مطابق [illegible] ہزار فوج لے کر حلب کے بچانے کے لئے روانہ [illegible] منجوتکین [illegible] اس کی خبر لگ گئی۔ حلب سے محاصرہ اٹھا کر [illegible] منجوتکین [illegible] شکست [illegible] انطاکیہ [illegible] قیامت برپا ہو گیا۔

ابو الحسن مغربی کی معزولی: منجوتکین [illegible] محاصرہ حلب کے دوران ابو الفضائل [illegible] کے اطراف میں رسد [illegible] کی غرض سے [illegible]۔ [illegible] منجوتکین [illegible] عزیز [illegible]۔

جب منجوتکین [illegible] پھر واپس آیا تو محاصرہ کرنے کی غرض سے فوجیں لے کر حلب کے دروازہ پر پہنچ گیا۔ لولو الکبیر نے ابوالحسن مغربی کی خدمت میں پیام مصالحت بھیجا۔ مگر [illegible] صلح کے ہو جانے پر [illegible]۔ منجوتکین نے دمشق کی جانب مراجعت کی۔ عزیز کو [illegible] اطلاع ہوئی جس سے وہ [illegible] ہوا اسی وقت منجوتکین کو حلب کے محاصرہ پر [illegible] وزیر (ابوالحسن) مغربی کے معزول کرنے کے لئے [illegible]۔ [illegible] منجوتکین نے حلب کا محاصرہ کر لیا۔ والی حلب نے بادشاہ روم سے [illegible] کی غرض سے [illegible] اس کا مطالبہ دینے کا بھی وعدہ کیا۔

حمص و شیزر کا تاراج رومی بادشاہ [illegible] حلب کی جانب روانہ ہوا۔ منجوتکین نے اس خیال سے کہ [illegible] بادشاہ روم کے آنے سے مطلع کر دیا۔ اس کے علاوہ [illegible] محاصرہ میں [illegible]۔ اس کے بعد بادشاہ روم [illegible] حمص [illegible] شیزر [illegible] فتح کر کے [illegible]۔ [illegible] منجوتکین نے [illegible] جانب [illegible]۔

یعقوب بن کلس المعز لدین اللہ [illegible] وزیر [illegible] یعقوب بن کلس [illegible] یہودی تھا [illegible] ایمان لے آیا تھا۔ [illegible] مصر [illegible] یعقوب [illegible]۔ [illegible] معز لدین اللہ کے [illegible] عزیز باللہ [illegible] وزارت [illegible] یعقوب نے وفات پائی۔ [illegible] نماز جنازہ [illegible] اس کی طرف سے [illegible] وزارت [illegible] اہل قلم [illegible]۔

[illegible] ابن کلس [illegible] وزراء [illegible] قاضی القضاۃ [illegible] اس سے [illegible]۔

ابو سعید تستری [illegible] یہودی [illegible] وزارت [illegible]

ہوگیا تھا۔

جرجانی: جرجانی بھی اسی سلسلہ کا ایک جلیل القدر شخص تھا۔ اسے کسی امر کی بابت لکھنے کو منع کیا گیا تھا۔ اس نے اس کی تعمیل نہ کی۔ اس پر حاکم نے اس کے ہاتھ کٹوانے کا حکم نکالا اور معزول کردیا۔ پھر اس کے تیسرے روز عہدۂ وزارت پر بحال کردیا اور خلعت خوشنودی سے سرفراز و ممتاز ہوا۔ ابن ابی کدینہ نے تیرہ مہینے وزارت کی۔ اس کے بعد معزول کرکے قتل کردیا گیا۔ ابو طاہر بن بابشاذ وزیر السلطنت دین دار آدمیوں میں سے تھا۔ اس نے وزارت سے استعفا دے کر جامع مصر میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ ایک روز رات کے وقت چھت پر سے گر کر مر گیا۔

ابوالقاسم: وزیر السلطنت ابوالقاسم بن مغربی آخری وزیر تھا۔ اس کے بعد بدر جمالی از زمانۂ حکومت خلیفہ مستنصر میں سیف الدولہ کے لقب سے وزارت کا مالک ہوا۔ اس کے دور حکومت میں بدر نے بہت بڑے زور و شور سے وزارت کی اور اس کے بعد بھی پائی جاتی رہی جیسا کہ ان کے حالات کے ضمن میں بیان کیا جائے گا۔

علمائیہ

نعمان بن محمد و ابو عبداللہ محمد: نعمان بن محمد بن منصور بن احمد بن حیون زمانۂ حکومت معز لدین اللہ علوی میں قیروان کا قاضی تھا۔ جب معز مصر آیا تو نعمان بھی اس کے رکاب میں تھا۔ مصر پہنچ کر معز لدین اللہ نے نعمان کو عہدۂ قضا مرحمت کیا۔ یہاں تک کہ اس نے اسی عہدے پر وفات پائی۔ اس کے بجائے اس کا بیٹا علی بن نعمان ۳۷۴ھ میں یہ بھی مر گیا۔ تو عزیز نے اس کے بھائی ابو عبداللہ محمد کو عہدۂ قضا پر ممتاز کیا۔ خلعت دے کر اپنے ہاتھ سے اس کے گلے میں تلوار حمائل کی۔ معز نے اپنے باپ سے اسی محمد کو مصر میں عہدہ قضا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ۳۸۹ھ میں عہد خلافت حاکم میں اس نے بھی وفات پائی۔ یہ شخص بہت بڑا جلیل القدر، کثیر الاحسان اور عدالت و تقوی میں بے مثل تھا۔ اس کا زمانہ قضا خلائق کے لئے رحمت الٰہی کا ایک ثبوت تھا۔ اس کے بعد اس کا چچا زاد بھائی ابو عبداللہ حسین بن علی بن نعمان عہد خلافت حاکم میں عہدہ قضا سے سرفراز کیا گیا۔ چند روز بعد ۳۹۴ھ میں معزول کردیا گیا اور قتل کراکر جلا دیا گیا۔

مالک بن سعید الفارقی: اس کے بعد مالک بن سعید الفارقی مامور ہوا۔ یہاں تک کہ ۴۰۵ھ میں افتراق تقصیر کی بنا پر حاکم نے اسے سزائے موت دی۔ خلیفہ حاکم کی آنکھوں میں اس کی بہت بڑی عزت تھی۔ امور سلطنت میں اسے کامل دخل تھا اور خلوت و جلوت میں یہ خلیفہ حاکم کا ہمراز و مصاحب تھا۔

محمد بن محمد بن عبداللہ: مالک کے مارے جانے پر احمد بن محمد بن عبد شہ بن ابی العوام عہدہ قضا سے سرفراز کیا گیا۔ یہی شخص دولت علویہ کے آخری دور تک عہدہ قضا پر رہا۔ قاضی کے متعلق راوی اور دعوت کی خدمت بھی رہا کرتی تھی اور کبھی کبھی داعی الدعاۃ کا عہدہ قاضی سے لے لیا جاتا تھا اور اس خدمت پر ایک دوسرا شخص مامور ہوا کرتا۔ قاضی ان عہدہ داران حکومت میں سے تھا۔ جو جمعہ و عیدوں میں خلیفہ کے ساتھ خطبہ دینے کے وقت منبر پر چڑھا کرتے تھے۔

باب: ۱۰

ابو علی الحسین الحاکم بامر اللہ ۳۸۶ھ تا ۴۱۱ھ

و ابو سعد علی الظاہر لاعزاز دین اللہ ۴۱۱ھ تا ۴۲۷ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابو تمیم سلیمان بن فلاح: ابو محمد نے مشرقی نوجوانوں کو دبانے کی غرض سے متوسلین کو بلا کر [illegible] اور اپنی طرف سے لشکر دے کر ابو تمیم سلیمان بن فلاح کتامی کو مامور کیا۔ اس نے جب پہنچ کر اپنے بھائی علی کو سند حکومت عطا کر کے دمشق بھیجا۔ اہل دمشق نے علی کی سرداری کو تسلیم نہ کیا اور لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ ابو تمیم نے اہل دمشق کے پاس اپنی سفارت بھیجی اور ان کی سرکشی اور مخالفت کے عواقب و انجام سے ڈراتے ہوئے اپنے جاہ و جلال کی دھمکی بھی دی۔ اہل دمشق نے ڈر کر اطاعت قبول کر لی اور علی کی سرداری و حکومت تسلیم کر کے شہر پناہ کے دروازے کھول دیئے۔ علی نے شہر میں داخل ہوتے ہی تہلکہ مچا دیا۔ خونریزی اور غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ کئی روز تک یہی [illegible] رہا۔ ابو تمیم کو اس کی خبر لگی تو دمشق آ پہنچا اور اہل دمشق کو علی کے پنجہ غضب سے نجات دے کر علی کو دمشق سے طرابلس کی حکومت پر تبدیل کر دیا اور طرابلس کے سابق حکمران جیش بن صمصامہ کو معزول کر دیا۔

ابو محمد حسن کے خلاف سازش: جیش نے معزولی کے بعد مصر کا رخ کیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد مصر میں داخل ہوا اور برجوان سے مل کر ایک خفیہ سازش شروع کی۔ جیش اور برجوان نے متفق ہو کر یہ ارادہ قائم کیا کہ ابو محمد اور سرداران کتامہ کو جو اس کے مصاحب اور مشیر ہیں کسی طرح سے قتل یا ملک مصر سے نکال دیا جائے۔ اس سازش میں عضد الدولہ کا غلام شکر بھی شریک تھا۔ شکر عضد الدولہ کا خاص [illegible] تھا۔ عضد الدولہ کی وفات و شرف الدولہ اور صمصام الدولہ کے اختلاف کے بعد مصر چلا آیا تھا اور عزیز کے دربار میں خاص رتبہ حاصل کر کے ایک قسم کا رسوخ پیدا کر لیا تھا۔ یہ شخص بھی برجوان اور جیش کے ساتھ ہو گیا تھا۔

ابو محمد کی روپوشی: اتفاق سے ابو محمد کو اس سازش کی اطلاع ہو گئی۔ اس نے بھی برجوان وغیرہ اپنے مخالفین کو زیر کرنے کی تدبیر شروع کر دی۔ جاسوسوں نے برجوان تک پہنچ کر یہی خبر پہنچا دی [illegible] بالآخر ان میں فتنہ و فساد کی آگ مشتعل ہو گئی۔ مشرقی اور مغربی فوجوں نے تلواریں نیام سے کھینچ لیں۔ کشت و خون شروع ہو گیا۔ اس معرکہ میں مغربیوں کو شکست ہوئی۔ ابو محمد بخوف جان روپوش ہو گیا۔ برجوان نے حاکم کی خدمت میں حاضر ہو کر کل واقعات عرض کئے اور از سر نو خلافت پر جلوہ افروز کر کے اس کی خلافت و حکومت کی دوبارہ بیعت لی۔

ابو تمیم اور کتامہ کی بربادی: تجدید بیعت کے بعد برجوان نے سپہ سالاران دمشق کو ابو تمیم کی گرفتاری کی بابت ایک خفیہ تحریر بھیجی۔ کتامیوں کو اس کی خبر نہ لگی۔ سپہ سالاران دمشق اور اہل شہر نے دفعۃً یورش کر کے ابو تمیم کے گھر بار کو لوٹ لیا۔ کتامہ کی خونریزی شروع ہو گئی۔ [illegible] ایک مدت تک دمشق میں یہی ہنگامہ رہا۔ [illegible] الاماں اور بازاری لوگ امور سلطنت پر قابض ہو گئے۔ اس کے بعد برجوان نے ابو محمد کی تقصیر معاف کر دی۔ [illegible] شاہی محل میں حاضر ہونے کی اجازت دی اور اس کی تنخواہ مقرر کی۔ [illegible]

معرکہ صور: انہیں واقعات کے دوران میں ملک شام میں بغاوت پھوٹ نکلی۔ اہل صور باغی ہو گئے۔ ایک ملاح علاقہ نامی کو اپنا امیر بنا لیا۔ مفرج بن دغفل بن جراح نے بھی علم خلافت کی اطاعت سے روگردانی کر کے خود سری اختیار کر لی۔ رملہ پہنچ کر قتل و غارت شروع کر دی۔ دوقس بادشاہ روم بھی جو اپنے مواقع کا منتظر اور فرصت کا [illegible] افامیہ کا قصد کر رہا تھا۔ قلعہ افامیہ پر

پہنچ گیا اور وہاں جا کر محاصرہ کر لیا۔ عزیز نے ان واقعات سے مطلع ہو کر ایک بڑی فوج جیش بن صمصامہ کی سرکردگی میں روم کی جانب روانہ کیا اور دوسری فوج ابو عبداللہ حسین بن ناصر الدولہ بن حمدان کی ماتحتی میں سمندر کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ابو عبداللہ نے صور کے قریب پہنچ کر بری اور بحری لڑائی شروع کر دی۔ علاقہ نے بادشاہ روم سے امداد طلب کی، بادشاہ روم نے ایک بیڑہ جنگی کشتیوں کا علاقہ کی کمک پر بھیج دیا۔ بہت بڑی خونریزی کے بعد اسلامی بیڑہ کو فتح نصیب ہوئی، رومی شکست کھا کر بھاگ گئے، اہل صور نے مجبوری اطاعت قبول کر لی۔ ابو عبداللہ نے صور پر قبضہ کر کے علاقہ کو گرفتار کر لیا اور پا بہ زنجیر ایک فوجی دستہ کی حراست میں مصر روانہ کر دیا۔ مصر پہنچنے کے بعد علاقہ کی کھال کھنچوائی گئی اور صلیب پر چڑھا دیا گیا۔

دوقس کا قتل: جیش بن صمصامہ مفرج بن دغفل کی سرکوبی کو روانہ کیا گیا تھا۔ مفرج پیشتر جیش کے مقابلہ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ جیش نے رملہ میں قیام کیا، بعدہ دمشق پہنچا۔ اہل دمشق عزت و احترام سے ان لوگوں سے ملے، ان کے ساتھ احسانات کئے، رملہ کی حفاظت پر کچھ فوج چھوڑ کر وہاں سے افامیہ کی جانب کوچ کیا۔ جس وقت کہ دوقس بادشاہ روم اپنے لشکر کے ساتھ پہنچا ہوا تھا اور افامیہ کو پامال کر رہا تھا۔ افامیہ پر محاصرہ کئے ہوئے رومی لشکر سے صف آرائی ہوئی، رزم جنگ ہوا اور اس کے ہمراہی شکست کھا کر بھاگ گئے۔ صرف بشارہ اخشیدی پانچ سو سواروں کے ساتھ میدان جنگ میں ثابت قدم رہا اور دوقس بادشاہ روم اپنے جھنڈے کے نیچے اپنے لڑکوں اور چند غلاموں کے ساتھ کھڑا ہوا رومیوں کی فتح کا تماشا اور مسلمانوں کی پامالی دیکھ رہا تھا۔ بشارہ اخشیدی کے ہمراہیوں میں سے ایک کرد اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پشت سے ہوتے ہوئے دوقس کی جانب چلا۔ دوقس نے یہ خیال کر کے شاید یہ امان حاصل کرنے کی غرض سے آ رہا ہے اپنی حفاظت نہ کی۔ کرد نے قریب پہنچ کر دوقس پر حملہ کر دیا اور پہلے ہی حملہ میں مار ڈالا۔ دوقس کے مارے جانے سے رومی لشکر بھاگ کھڑا ہوا۔ جیش کی فوج جو اس جنگ سے بھاگ گئی تھی پھر لوٹ پڑی، خاطر خواہ قتل و غارتگری کی اور ان کے مال و اسباب کی لوٹ ہوتی چلی گئی۔

باغیان دمشق کا انجام: اس فتح یابی کے بعد جیش نے دمشق کے باہر ایک میدان میں قیام کیا اور کسی مصلحت سے دمشق کے احداث کو طلب کیا۔ تو جوانان دمشق کے سرداروں کو جو ہنگامہ کے بانی مبانی ہوئے تھے، طلب کر کے اپنی مصاحبت کا اعزاز عنایت کیا اور انہی میں سے ایک گروہ کو اپنا محافظ بھی بنا رکھا تھا، ان لوگوں کے ساتھ کھانے کا ... کیا جاتا، رکھا ہوا تھا۔ ان لوگوں کو جیش کے ساتھ رہنے کا لطف محسوس ہوتا تھا۔ جس دن یہ لوگ کھانے کے کمرے میں گئے تو اپنے غلاموں کو اشارہ کر دیا، انہوں نے دروازے بند کر کے کل کو تہ تیغ کر دیا۔ تین ہزار ان لوگوں کے قتل کا فیصلہ کر دیا گیا، تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے۔ ان لوگوں کے مارے جانے سے جیش کے خوف کو انتہا نہ رہی اور ہر شخص کانپ اٹھا۔ اپنی فوج کے ساتھ دمشق گیا، وہاں کا چکر لگا کر شہر کا دورہ کیا، شام کو دارالامارت میں واپس ہو گیا۔ جو عزت و شوکت والے لوگ تھے ان کے روبرو ان سرداران دمشق کو قتل کروا دیا اور ان کے نامور سرداروں کو بطور نظر بند مصر کی طرف روانہ کیا۔ جس سے فتنہ و فساد کی آگ جو بہت مدت سے مشتعل ہو رہی تھی بجھ گئی۔ لوگ امن و امان سے اپنے اپنے مکانوں میں رہنے لگے۔ ان واقعات کے چند دن بعد جیش نے وفات پائی، اس کے بجائے اس کا بیٹا محمد بن جیش دمشق کا حکمران ہوا۔

برجوان کا خاتمہ: جس وقت سے برجوان کے [illegible] پڑ گئے۔ [illegible] بادشاہ روم [illegible] دس برس کے لئے مصالحت کر لی اور ایک فوج برقہ اور طرابلس مغرب کو فتح کرنے کے لئے روانہ کی۔ چنانچہ اس فوج نے ان دونوں مقامات کو بزور تیغ فتح کر لیا۔ برجوان نے ان کی حکومت پر یمنس صقلبی کو متعین کیا۔ چونکہ برجوان کو حاکم والی مصر کے مزاج میں زیادہ دخل پیدا ہو گیا تھا۔ یا وہ حقیر سمجھا جاتا تھا اگر نہ تھا اور دیگر اسباب حاکم کو ناپسند خاطر ہونے لگا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۹۰ھ میں حاکم نے ایک بے جا الزام لگا کر برجوان کو سزائے موت دے دی۔

حسان بن مفرج کی بغاوت: برجوان ایک خواجہ سرا تھا اور پیدائشی مخنث تھا۔ اس کا وزیر فہد بن ابراہیم نصرانی تھا۔ حاکم نے بعد قتل برجوان فہد کو بحالہ قلمدان وزارت کا مالک بنایا۔ کچھ روز بعد حسین بن عمار کو اس کے بعد حسین بن جوہر سپہ سالار افواج کو بھی قتل کرا ڈالا۔ پھر یہ تھا کہ حسان بن مفرج طائی اطراف حلب میں لوٹ مار رہا تھا۔ چند فوجیں ارتکین کی ماتحتی میں حسب کی طرف روانہ ہوئیں۔ اسی وقت یہ فوجیں غزہ سے عسقلان کی جانب بڑھیں حسان اور اس کے باپ مفرج نے دفعۃً ان پر حملہ کر دیا۔ ارتکین اور اس کے رکاب کی فوج کو شکست ہوئی۔ ارتکین کے ہمراہیوں میں سے کثیر التعداد آدمی کام آ گئے۔ حسان نے عسقلان کے قرب و جوار کو تاخت و تاراج کیا۔ رملہ پر قابض ہو گیا اور طی کی قوم [illegible] ابوالفتوح حسن بن جعفر (علوی حسنی) امیر مکہ معظمہ سے طلب کر کے خلافت و امارت کی بیعت کر لی۔ "امیر المؤمنین" کے لقب سے مخاطب کرنے لگا۔ پھر حاکم نے حسان اور مفرج کو بہ حکمت عملی نامہ و پیام بھیج کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ابوالفتوح کو مکہ معظمہ واپس کر دیا اور بدستور قدیم حاکم کی اطاعت قبول کر لی۔ ابوالفتوح نے بھی مکہ معظمہ پہنچ کر حاکم کے نام کا خطبہ پڑھا اور اس کے علم و حکومت کا مطیع ہو گیا۔

علی بن جعفر اور حسان کی جنگ: حاکم نے ان لوگوں کی متحدہ قوت کو توڑنے کے بعد اپنی فوجوں کو علی بن جعفر بن فلاح کی سرکردگی میں شام کی جانب روانہ کیا۔ علی نے سب سے پہلے رملہ پر چڑھائی کی۔ حسان بن مفرج مقابلہ نہ کر سکا شکست کھا کر بھاگا۔ علی نے ان شہروں پر قبضہ کر کے اس کے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور ان تمام قلعوں پر جو جبال شراۃ میں حسان کے قبضہ میں تھے قبضہ کر لیا۔ حوران و [illegible] تک قرب و جوار کے شہروں کو فتح کرتا ہوا دمشق پہنچا اور اس پر کامیابی کے ساتھ قابض و متصرف ہو گیا۔ مفرج والد حسان اور اس کا بیٹا حسان تقریباً دو سال تک بہ حالت تفرقہ و پریشانی ادھر ادھر مارے مارے پھرتے رہے حتیٰ کہ مفرج نے اسی حالت میں انتقال کیا۔ حسان کی رہی سہی طاقت بھی جاتی رہی۔ گھبرا کر حاکم والی مصر سے امان کی درخواست کی۔ حاکم نے اسے امان دی اور جاگیر مرحمت کی۔ تھوڑے دنوں بعد حسان بطور وفد حاکم کے دربار میں حاضر ہوا۔ حاکم نے اس کی عزت افزائی کی اور خلعت مرحمت کیا۔

ولید بن ہشام ابو رکوہ: ابو رکوہ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا نام ولید تھا۔ ہشام بن عبدالملک بن عبدالرحمٰن اموی ناصر دین والی اندلس کا پوتا تھا۔ جس وقت منصور بن ابی عامر اندلس میں مصحفی پر قابض ہوا اور شاہزادگان بنوامیہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرنے لگا۔ اس وقت یہ ابو رکوہ جس کی عمر تقریباً بیس برس کی ہوگی بخوف جان چھپ کر قیروان بھاگ گیا اور وہاں کچھ روز ٹھہر کر بچوں کو پڑھاتا رہا۔ اس کے بعد مصر چلا آیا اور حدیث کی کتاب شروع کی پھر یہاں سے بھی [illegible] یمن

ہوتا ہوا شام پہنچا اور اپنے باپ [illegible] سے ملا [illegible] حاکم کی حکومت کی [illegible] دینے لگا۔ [illegible]
ہو گیا۔ [illegible] تھا۔

ابو رکوہ اور بنی قرہ [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] قرآن کی تعلیم [illegible] لوگوں کی امامت کرتا تھا۔ اس حالت میں ایک مدت [illegible] بنی قرہ سے تعلق پیدا ہو گئے۔ [illegible] حکومت [illegible] قتل [illegible] حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔

ابو رکوہ کا برقہ پر قبضہ [illegible] برقہ [illegible] ابو رکوہ [illegible] برقہ [illegible] تمام مال و اسباب اور آلات جنگ [illegible] قتل [illegible] روانہ کی۔

ابو الفتوح اور ابو رکوہ کی شکست [illegible] ابو الفتوح [illegible] پانی [illegible] ابو رکوہ [illegible] کام تمام ہو گیا۔ ابو رکوہ [illegible]
[illegible] روانہ کر دیا۔

علی بن فلاح کی روانگی: حاکم کو اس واقعہ سے بے حد صدمہ ہوا اور اپنے کئے ہوئے پر پچھتایا۔ اس نے فوجیں آراستہ کر کے علی بن فلاح کو امیر بنا کر ابورکوہ سے معرکہ کرنے کے لئے بھیجا۔ ادھر اہل مصر نے خفیہ طور پر ابورکوہ کو لکھ بھیجا کہ ہم لوگ حاکم کے ظلم و تشدد سے تنگ آ گئے ہیں۔ آپ مصر پر حملہ کیجئے ہم لوگ ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اس قسم کی خط و کتابت کی تھی [illegible] حسین بن جوہر کا نائب بھی تھا۔ ابورکوہ اس سے مطلع ہو کر برقہ سے صعید کی جانب بڑھا۔ حاکم نے یہ خبر پا کر اپنے ممالک کی وسیع فوجیں طلب کر لیں اور انہیں سامان جنگ عطا کر کے ابورکوہ کے مقابلہ پر روانہ کیا۔

معرکہ راس برکہ: اس فوج میں عرب کے علاوہ سوار جوان جنگ آور تھے۔ فضل بن عبداللہ ان کا افسر اعلیٰ تھا۔ سب سے پہلے بنی قرہ سے معرکہ آرائی کی نوبت آئی۔ بنی قرہ کو شکست ہوئی ان کے سرداروں میں سے عبدالعزیز بن مصعب، رافع بن عمرو اور محمد بن ابی بکر مارے گئے۔ اس کے بعد فضل نے اپنی حکمت عملی سے سرداران بنی قرہ کو ملانا شروع کیا۔ چنانچہ ماضی بن مقرب جو بنی قرہ کا سربرآوردہ سردار تھا فضل سے مل گیا۔ اسی اثناء میں علی بن فلاح بھی آ گیا۔ اس نے ایک دستہ فوج فیوم کی طرف روانہ کیا۔ جسے بنی قرہ نے پسپا کر دیا۔ حاکم مصر نے مصر سے ایک تازہ دم فوج اس شکست خوردہ لشکر کی کمک کے لئے روانہ کی۔ ابورکوہ نے اس امدادی فوج کو روکنے کی غرض سے [illegible] کی جانب کیا اور اسی دن رات کو آیا۔ ماضی نے فضل کو اس کی خبر کر دی۔ اس نے جنگ و مقابلہ کی غرض سے فیوم کی جانب کوچ کیا۔ انجام کار مقام راس برکہ پر دونوں دشمنوں کا مقابلہ ہوا۔ ابورکوہ کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی بنی کلاب وغیرہ فضل سے امان حاصل کر کے ابورکوہ سے علیحدہ ہو گئے۔

ابورکوہ کا خاتمہ: علی بن فلاح تو میدان کارزار سے اپنے لشکر کو لے کر واپس آ گیا اور فضل ابورکوہ کی تلاش و تعاقب میں بڑھا۔ ماضی نے پہلے بنی قرہ کو دھمکی دے کر ابورکوہ کی ہمراہی سے علیحدہ کر دیا۔ بعدہ خود بھی ابورکوہ کو یہ سمجھا کر کہ تم اب نوبہ میں جا کر اپنی جان بچاؤ علیحدہ ہو گیا۔ ابورکوہ بھاگ کر نوبہ کے ایک قلعہ پر پہنچا۔ اہل قلعہ نے قلعہ میں داخل ہونے سے روکا۔ ابورکوہ نے کہا میں خلیفہ حاکم بامر اللہ کا قاصد ہوں۔ والئ قلعہ کے پاس پیام لایا ہوں۔ اہل قلعہ نے جواب دیا "ہم بادشاہ نوبہ سے تمہاری بات دریافت کر لیں۔ تو قلعہ میں آنے کی اجازت دیں"۔ ابورکوہ یہ سن کر قلعہ کے دروازے پر ٹھہر گیا اہل قلعہ کو... اس کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تو ابورکوہ ہے۔ فوراً اسے حراست میں لے لیا اور بادشاہ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ بادشاہ نوبہ اس وقت ایک صغیر السن لڑکا تھا۔ جو اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت حکومت پر متمکن ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ فضل کو اس کی خبر لگ گئی۔ فضل نے بادشاہ نوبہ کے پاس اپنی سفارت بھیجی۔ ابورکوہ کو ان سے طلب کیا۔ چنانچہ بادشاہ نوبہ نے ابورکوہ کو محمد بن [illegible] اپنے ایک سرحدی سپہ سالار کے پاس بھیج دیا اور لکھ دیا کہ اسے حاکم بامر اللہ کے نائب کو دے دو۔ محمد نے ابورکوہ کو فضل کے سفیر کے حوالے کر دیا۔ فضل نے اسے ایک علیحدہ خیمہ میں ٹھہرایا اور دوسرے دن مصر روانہ کر دیا۔ مصر پہنچنے پر حاکم نے ابورکوہ کو اونٹ پر سوار کر کے سارے شہر میں تشہیر کرائی اور قتل کرنے کی غرض سے قاہرہ کے باہر لے جانے کا حکم دیا۔ جونہی قتل گاہ میں پہنچنے پایا تھا کہ ابورکوہ کی خود بخود وفات ہو گئی۔ پھر بھی سر اتار کر اس کی نعش کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ یہ واقعات ۳۹۷ھ کے ہیں۔ حاکم نے اس حسن خدمت کے صلہ میں فضل کی کمال عزت افزائی کی اور بلند عہدے عطا کئے۔ پھر چند دن بعد کسی بات پر ناراض ہو کر قتل کرا ڈالا۔

عبداللہ بن حسین کا عروج: سنہ ۳۸۶ھ میں حاکم بامر اللہ کے عہد حکومت کا آغاز ہوا تھا۔ حسن کتامہ کا سردار اور پشت پناہ تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ اور برجوان خادم خلیفہ حاکم بامر اللہ کی ناک کا بال بنا ہوا تھا۔ خلافت پناہ کے کتامیوں اور ترکیوں میں ایک مدت سے دشمنی اور باہم چشمک چلی آ رہی تھی۔ بسا اوقات یہ رنجش بڑھ کر جدال و قتال کی صورت اختیار کر لیا کرتی تھی۔ چنانچہ ۳۸۷ھ میں مغربیوں اور مشرقیوں میں ٹھن گئی۔ اس معرکے سے حسن فرار ہو کر ادھر ادھر بھاگ کر پناہ گزیں ہوا۔ ادھر سے برجوان نے دونوں فریقوں میں [illegible] بالآخر [illegible] حسن معزول کر دیا گیا۔ ساری عزت و وقار خاک میں مل گئی۔ [illegible] خلافت [illegible] برجوان امور سلطنت کا اختیار کرتا تھا۔ کاتب فہد بن ابراہیم نصرانی کی خدمت سپرد کی گئی [illegible] حکومت [illegible] اسی اثنا میں ۳۹۰ھ کو [illegible] اور برجوان خادم قتل کر دیا گیا۔ [illegible] حکومت [illegible] حسین بن جوہر کے قبضہ اقتدار میں دی گئی۔ کاتب فہد بن ابراہیم حسب دستور سابق اپنا مخصوص کام کرتا رہا۔

فلفول بن خزرون: ۳۹۰ھ میں منصور بن بلکین بن زیری والی افریقہ نے دار الحکومت سے طرابلس [illegible] لیا گیا۔ افریقہ کے عاملوں میں سے یانس نامی ایک شخص مامور تھا۔ جوں ہی یانس طرابلس پہنچا منصور کے گورنر فلفول بن خزرون نے زمام حکومت یانس کے سپرد کر دی اور خود اپنے اہل و عیال اور مال و اسباب کے ساتھ مصر کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل کھڑا ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فلفول نے [illegible] (اوخر [illegible]) [illegible] حاکم نے اعزاز و احترام سے ملاقات کی، قیام کے لئے کل سرائے خاص میں جگہ عنایت فرمائی۔ جاگیریں اور وظائف مقرر کئے۔ بعد ازاں صوبہ (دمشق) کی سند حکومت عنایت فرما کر دمشق کی جانب روانہ کر دیا۔ افسوس کہ فلفول کی زندگی نے حکومت دمشق حاصل ہونے کے تین برس بعد خاتمہ کر دیا۔

یحییٰ بن علی کی روانگی طرابلس: ۳۹۰ھ میں فلفول بن سعید بن خزرون زناتی نے حاکم بامر اللہ (مصر) کو اطلاع دی کہ طرابلس پھر منصور بن بلکین کے دائرہ حکومت میں داخل ہو گیا ہے۔ حاکم نے اپنے [illegible] یحییٰ بن علی اندلسی کو [illegible] طرابلس کی حکومت کے لئے روانگی کا حکم دیا۔ یحییٰ کا بھائی جعفر [illegible] سے معرکہ [illegible] کی وجہ سے [illegible] وہاں [illegible] خواہوں میں داخل ہو گیا تھا۔ چنانچہ یہ [illegible] اس کا بھائی یحییٰ اسی وقت سے برابر [illegible] امیر کی [illegible] موافق [illegible] چلے آتے تھے۔ یہاں تک کہ منصور بن ابی عامر نے [illegible] جعفر کو قتل کر ڈالا، اس وقت اس کا بھائی یحییٰ مصر [illegible] عزیز کے پاس چلا آیا اور اس کی خدمت میں رہنے لگا۔ جب حاکم بامر اللہ کا دور حکومت آیا اور فلفول کی اطلاع پہنچی [illegible] اہل طرابلس نے منصور بن بلکین کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ دوبارہ حکومت [illegible] یحییٰ [illegible] طرابلس کی جانب روانہ کیا۔ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ [illegible] یحییٰ سے مقام برقہ میں مقابلہ ہوا، [illegible] یحییٰ کی جماعت کو منتشر کر دیا۔ یحییٰ نے مجبوری مصر کی جانب مراجعت کی اور یانس نے برقہ سے طرابلس کی طرف کوچ کیا۔

وزراء کا نصب و عزل: فلفول والی دمشق کے انتقال کے بعد مفلح خادم مامور کیا گیا تھا۔ مفلح کے بعد علی بن فلاح سے

دمشق کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور برجوان کے بعد قائد نے حکومت سنبھالی اور کافی مدت تک رہا۔ ۳۹۰ھ میں حسین بن جوہر وزیر بنے۔ جنگ کی وجہ سے میدان نہ لے سکے۔ امور سلطنت کا نظم و نسق صالح بن علی روذباری کے سپرد ہوا۔ حسین بن جوہر کا منصب صرف محرری تک محدود رہ گیا۔ بلکہ اس کے تھوڑے دن بعد اس کو قتل کرا دیا۔ حسین کو قتل ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرنے پایا تھا کہ صالح بن علی کو بھی خدمات سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس کی جگہ کاتب بن نصر بن عبدون نصرانی وزیر ہوا۔ پھر [illegible] کو وزیر مقرر کیا گیا۔ [illegible] نے کئی برس تک حکومت سے [illegible] علی بن جعفر بن فلاح کا لقب [illegible] وزارت اور حکومت کے بھی احکام [illegible] وزارت [illegible] علی بن [illegible] کیا گیا اس نے خانہ نشینی اختیار کر لی۔ تب ابو عبد اللہ حسین بن طاہر الوزان قتل ان وزارت پر مامور ہوا۔

حاکم بامر اللہ کا کردار۔ ان تغیرات اور وزارت کی تبدیلیوں کا سبب یہ تھا کہ حاکم بامر اللہ متلون مزاج شخص تھا۔ ظلم اور بےباکی کی عادت تھی۔ سخت گیر اور بدمزاج تھا لیکن [illegible] وقت [illegible] تھے [illegible] کبھی [illegible] اکثر [illegible] خوف سے [illegible] تھے۔ لوگوں نے [illegible] کی۔ چنانچہ [illegible] نے اس [illegible] ظلم [illegible] مذہب [illegible] [illegible] معروف [illegible] نکلنے کی ممانعت کر دی تھی۔

حاکم بامر اللہ کا فرمان۔ ایک مرتبہ اس نے [illegible] شخص نے [illegible] جماعت سے نماز تراویح ادا [illegible] [illegible] ایک فرمان لکھوایا جو [illegible] جامع مسجد میں پڑھا گیا۔ وہ یہ تھا:

> اما بعد فان امير المومنين يتلو عليكم آية من كتاب الله المبين لا اكراه في الدين قد تبين الرشد من الغي فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها والله سميع عليم مضى امس بما فيه واتى اليوم بما يقتضيه معاشر المسلمين نحن الائمة وانتم الامة [illegible] من شهد الشهادتين ولا يحل عروة بين اثنين تجمعهما هذه الاخوة عصم الله بها من عصم وحرم عليها ما حرم من كل محرم من دم ومال ومنكح الصلاح والاصلاح بين الناس اصلح والفساد والافساد من العباد يستقبح يطوى ما كان فيما مضى فلا ينشر ويعرض عما انقضى فلا يذكر ولا يقبل على ما مر وادبر من اجراء الامور على ما كانت في الايام الخالية ايام آبائنا الائمة المهتدين سلام الله عليهم اجمعين مهديهم بالله وقائمهم بامر الله

[illegible] ويستمعون [illegible]
[illegible]
[illegible] صلاة [illegible] صلاة الضحى [illegible]
التراويح [illegible] التكبير [illegible]
[illegible] التكبير [illegible]
[illegible] على الواحد [illegible]
لكل مسلم [illegible] كتابه [illegible]
[illegible] لا ينبغي لمسلم على مسلم [illegible]
على صاحبه [illegible] في [illegible] قوله تعالى
يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا اهتديتم إلى الله مرجعكم جميعا فينبئكم
بما كنتم تعملون [illegible] والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

[illegible]

مخالف رہے ہر مسلمان مجتہد دینی معاملات میں اپنے اجتہاد کا مختار ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے جوابدہ ہے۔ اس کے پاس اس کی کتاب ہے اور اسی پر اس کا حساب منحصر ہے۔ اب سے جو کچھ ہوا آج کے دن سے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تم عمل کرو اور کوئی مسلمان دوسرے مسلمان پر اس کے اعتقاد میں تہمت اندازی نہ کرے اور نہ کوئی شخص اپنے ہمسایہ کے مذہبی خیالات سے متعارض ہو ان سب باتوں کو امیر المومنین نے اس فرمان میں تحریر فرمایا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا قول ہے اے ایمان والو تم اپنی ذات کا خیال رکھو۔ جو شخص گمراہ ہو جائے گا وہ تمہیں کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو گے۔ تم سب کا اللہ تعالیٰ کی طرف مرجع ہے۔ پس وہ تمہیں آگاہ کرے گا جو تم کرتے ہو۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔

یہ فرمان ماہ رمضان المبارک ۳۹۹ھ کو لکھا گیا تھا۔

حاکم بامر اللہ کا قتل ان واقعات کے بعد حاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن عزیز باللہ نزار بن معز علوی والی مصر جس کی سوانح اور عہد حکومت کے حالات ابھی آپ پڑھ رہے ہیں، شام کو برکۃ الحبش مصر میں مقتول پایا گیا۔ یہ ہر شب کے وقت گدھے پر سوار ہو کر شہر کا چکر لگایا کرتا تھا اور کوہ مقطم پر ایک مکان بنا رکھا تھا اس میں عبادت کی غرض سے تنہا جا کر رہا کرتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کواکب کی روحانیت جذب کرنے کے لئے وہاں جاتا تھا۔ چنانچہ ۲۷ شوال ۴۱۱ھ کو حسب دستور رات کے وقت اپنے گدھے پر سوار ہو کر چلا دو سوار ساتھ ہو لئے۔ اس نے دونوں سواروں کو کچھ بعد گدھے واپس کر دیا اور خود غائب ہو گیا۔ پھر لوٹ کر چار روز تک نہ آیا۔ ارکین دولت اس کے آنے کا انتظار کرتے رہے۔ بالآخر مظفر صقلی وغیرہ اور بعض مصاحبین ڈھونڈنے کے لئے کوہ مقطم کی طرف روانہ ہوئے۔ حلوان کی پہاڑ پر پہنچے اس کی سواری کے گدھے کو دیکھا کہ ہاتھ پاؤں کٹا ہوا مرا پڑا ہے۔ نشان قدم لیتے ہوئے آگے بڑھے تو اس کے کپڑوں کو پایا جو پارہ پارہ ہو گئے تھے اور جس میں چھریوں کے زخم کے چند نشانات موجود تھے اس سے ان لوگوں نے اس کے قتل ہو جانے کا یقین کر لیا۔

ست الملک بیان کیا جاتا ہے کہ حاکم کی بہن کی نسبت حاکم کے کانوں تک یہ خبر پہنچی تھی کہ اس کے پاس اجنبی مرد آیا جایا کرتے ہیں۔ اس بنا پر حاکم نے اپنی بہن کو دھمکایا۔ بہن نے ناراض ہو کر سپہ سالار ابن دواس کو بلا بھیجا اور اس سے یہ کہا میرا بھائی بد عقیدہ ہو گیا ہے۔ اس سبب سے مسلمانوں کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ تم اسے مار ڈالو۔ دیکھو اگر تم اس راز کو افشا کر دو گے تو نہ ہماری خیر ہے اور نہ تمہاری جان کی۔ اگر تم اس خدمت کو پورے طور سے انجام دے دو گے تو میں تمہیں بہت بڑا عہدہ دوں گی اور جاگیریں بھی عنایت کروں گی۔ ابن دواس تو حاکم کا مخالف ہی تھا اس کے علاوہ حاکم کو مار ڈالنے کے بعد آئندہ تمام حالات سے اسے تسلی تھی۔ بے تامل حاکم کے قتل پر تیار ہو گیا۔ چنانچہ دو شخصوں کو حاکم کے قتل کرنے کے لئے اس کی خلوت میں بھیجا۔ جب ان لوگوں نے مار ڈالا اور ارکین دولت کو اس کو مارے جانے کا یقین ہو گیا تو سب کے سب جمع ہو کر اس کی بہن ست الملک کے پاس گئے اور دواس بھی حاضر ہوا۔

حاکم بامر اللہ کی پیدائش بروز پنجشنبہ ۲۳ ربیع الاول ۳۷۵ھ کو ہوئی۔ ۳۸۶ھ میں گیارہ برس کی عمر میں اپنے باپ کی جانشین ہوا [illegible] ۴۱۱ھ میں مارا گیا [illegible] اس کے واقعات عجیب و غریب ہیں۔ ابن خلدون جلد ۴ صفحہ ۶۲ مطبوعہ مصر۔

سب نے متفق ہو کر علی بن حاکم کو مسند خلافت پر متمکن کیا۔

ابو معد علی الظاہر لاعزاز دین اللہ کی تخت نشینی: اس وقت یہ ایک نو عمر لڑکا تھا جو سولہ برس کا تھا۔ غرض علی بن حاکم نے بیعت خلافت لیتے ہی بعد الظاہر لاعزاز دین اللہ کا خطاب اختیار کیا اور تمام ممالک محروسہ میں فرامین بیعت لینے کی غرض سے روانہ کیے گئے۔

ابن دواس کا انجام: بیعت لینے کے دوسرے دن ابن دواس سپہ سالار اور سپہ سالاروں کے ساتھ ست الملک بحیثیت حاکم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ست الملک نے اپنے خادم کو اشارہ کر دیا۔ اس نے لپک کر ابن دواس کو تلوار پر اٹھا لیا۔ یہاں تک کہ ان سپہ سالاروں کے روبرو ابن دواس مارا گیا۔ ست الملک برابر کہتی جاتی تھی "یہ حاکم کے خون کا بدلہ ہے یہ حاکم کے خون کا بدلہ ہے" کسی نے دم تک نہ مارا۔

ابوالقاسم علی بن احمد جرجرائی: ابن دواس کے مارے جانے اور خلیفہ ظاہر کے تخت نشین ہونے کے بعد ست الملک امور سلطنت کی نگرانی کرنے لگی۔ چار برس تک زمام حکومت اس کے قبضہ میں رہی۔ اس کے مرنے کے بعد خدام خلافت [illegible] اور ظاہر [illegible] اور مملکت کے سیاہ و سفید کے مالک ہوئے۔ قلمدان وزارت ابوالقاسم علی بن احمد جرجرائی کے سپرد ہوا۔ اس نے اپنے عہد وزارت میں زمام حکومت اپنے قبضہ میں لے لی تھی اور کسی کی کچھ نہیں چلتی تھی۔

شام کی بغاوت: انہی واقعات کے اثناء میں ملک شام میں بغاوت پھوٹ نکلی۔ بنی کلاب سے صالح بن مرداس نے حلب پر قبضہ کر لیا۔ حسان بن جراح نے اس کے گرد و نواح کو تاخت و تاراج کرنا شروع کر دیا۔ ظاہر کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو فوجیں مرتب کر کے ۴۲۰ھ کو دزبری انوشتکین کو شام کی جانب روانہ کیا۔ صالح بن مرداس سے اس کا مقابلہ ہوا۔ صالح اور اس کا چھوٹا لڑکا مارا گیا۔ دزبری نے دمشق پر قبضہ کر لیا اور حلب کو کوئی شخص لڑکے نصر بن صالح کے قبضہ سے نکال نہ سکا۔ زمانہ اس واقعہ سے قبل جبکہ شبل الدولہ فلسطین میں تھا اس سے اور عمال سے ان بن ہو گئی تھی اور متعدد لڑائیاں بھی ہوئی تھیں انہیں لڑائیوں کے سلسلے میں شبل الدولہ مصر سے قیساریہ میں جا کر پناہ گزین ہو گیا تھا۔ ابن جراح نے رملہ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور شب خون مارنے کی غرض سے قریب و جوار میں اپنی فوج کو پھیلا دیا۔ اس لوٹ مار غارت گری کا سیلاب بڑھتے بڑھتے دمشق تک پہنچا۔ نوشتکین اور والی رملہ بخوف جان [illegible] ہو کر مصر چلے گئے۔ اس کے بعد صالح بن مرداس نے عرب کو جمع کر کے دمشق پر چڑھائی کی۔ ان دنوں دمشق پر ذوالقرنین ناصر الدولہ بن حسین حکومت کر رہا تھا۔ حسان بن جراح نے بھی پہنچ کر ذوالقرنین کی کمک پر فوجیں روانہ کیں۔ اتفاق یہ ہوا کہ بیچ بچاؤ آ پڑا اور فریقین میں مصالحت ہو گئی۔ صالح بن مرداس نے دمشق سے [illegible] کر کے حلب پر فتح کر لی اور ثعبان کتامی کے قبضہ سے نکال لیا۔ اس کے بعد خلیفہ ظاہر والی مصر نے انوشتکین دزبری کو افریقہ میں روانہ کیا۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں اور اس نے آ کر دمشق پر قبضہ کیا۔

خلیفہ ظاہر کی وفات: ۱۵ شعبان ۴۲۷ھ کو خلیفہ ظاہر لاعزاز دین اللہ ابوالحسن علی بن حاکم عبیدی والی مصر نے وفات پائی تقریباً سولہ برس خلافت کی (بتیس سال کی عمر پائی)

باب: ۱۱

ابو تمیم معد المستنصر باللہ ۴۲۷ھ تا ۴۸۷ھ

ابو القاسم احمد المستعلی باللہ ۴۸۷ھ تا ۴۹۵ھ

[illegible]

[illegible]

شام میں شورش: دزبری کی وفات سے شام کے امن عامہ میں خلل پیدا ہو گیا۔ قرب و جوار کے عرب باشندوں کا بیجا دخل شروع ہوا۔ وزیر سلطنت ابو القاسم نے انتظام حکومت دمشق پر حسین بن حمدان کو مامور کیا۔ اس کی آخری دم تک یہی کوشش رہی کہ شام کو باغیوں اور حملہ آوروں کے حملوں سے بچاتا رہے مگر کامیاب نہ ہوا۔ حسان بن مفرج طائی نے فلسطین کو دبا لیا۔ معز الدولہ بن صالح کلابی نے حلب پر فوج کشی کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ باقی رہا قلعہ حلب وہ چند روز تک فتح نہ ہو سکا۔ اہل قلعہ کئی روز سے محصور رہے۔ بارگاہ خلافت مصر سے امداد کی درخواست کی جب دربار خلافت سے کوئی امداد نہ پہنچی تو اہل قلعہ نے قلعہ کو اپنے حریف معز الدولہ بن صالح کے سپرد کر دیا اور اس نے قلعہ پر بھی قبضہ کر لیا۔

معز بن بادیس کی بغاوت: ۴۳۵ھ میں معز بن بادیس نے ملک افریقہ میں عبیدیوں کے علم حکومت کی مخالفت کی۔ خلافت کا جھنڈا بلند کیا۔ خلیفہ مستنصر علوی کا خطبہ و نام موقوف کر کے خلیفہ عباسی کے نام کا خطبہ پڑھنے لگا۔ خلیفہ مستنصر نے اس واقعہ سے مشتعل ہو کر تہدید آمیز خط لکھا جس کا معز نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

ابو القاسم کی معزولی: اس واقعہ کے بعد مصری وزارت میں تبدیلی واقع ہوئی۔ ابو القاسم وزیر السلطنت معزول کر دیا گیا۔ اس کی جگہ حسن بن علی بن عبد الرحمن یازوری قلمدان وزارت کا مالک ہوا چونکہ یہ خاندان وزارت سے نہ تھا۔ اس سبب سے خلیفہ مستنصر نے اسے ان خطابات سے مخاطب نہ کیا جن سے خطابات وزراء سابق کو خطاب کیا کرتا تھا۔ اس سے پیشتر خلفاء مصر اپنے وزراء کو "عبدہ" سے مخاطب کیا کرتے تھے لیکن خلیفہ وقت نے اس کو "صنیعہ" سے مخاطب کیا۔ یازوری کو یہ ناگوار گزرا اور دربار خلافت میں یہی تجویز پیش کرنے لگا۔ عرب قبائل زغبہ اور ریاح بطون ہلال میں باہم مصالحت کرا کے افریقہ کی جانب روانہ کیا اور ان سے یہ عہد و پیمان کر لیا کہ جن جن شہروں کو فتح کر لو گے وہ سب تمہارے قبضہ و حکومت میں تصور کئے جائیں گے۔ اور معز والی افریقہ کو یہ پیام بھیجا کہ اما بعد فقد ارسلنا الیک خیولا فحولا وحملنا علیھا رجالا کھولا لیقضی اللہ امرا کان مفعولا۔ "ہم نے تمہارے پاس مردان جنگ روانہ کیا ہے تاکہ خدا تعالیٰ جو کچھ کرنے والا ہے پورا کرے۔"

افریقہ میں عربوں کی غارت گری: غرض عرب کا یہ ٹڈی دل تمام کر کے برقہ کی سرزمین میں پہنچا جو سرسبز و شاداب تھی۔ معز ان پر اپنا بھروسہ رکھتا تھا یہ لوگ صنہاجہ سے برتر کئے گئے ہیں جنہوں نے قبیلہ زناتہ کو جلاوطن کر دیا تھا۔ عرب نے برقہ میں پہنچ کر اقامت اختیار کی اور رہنے لگے رفتہ رفتہ معز تک یہ خبر پہنچی۔ عربوں کے اس گروہ نے تجارت شروع کی اور غلاموں کی خریداری شروع کر دی تھوڑے دنوں میں تیس ہزار غلام خرید لیے۔ اسی اثناء میں بنو زغبہ نے طرابلس پر ۴۴۶ھ میں قبضہ کر لیا۔ بنو ریاح اور بنو عدی افریقہ میں قتل و غارت گری کرتے ہوئے گھس پڑے۔ سارا ملک خونریزی اور لوٹ مار سے بھر گیا۔ اس کے بعد عربوں کے سرداروں سے چند لوگ بطور وفد ابراہیم کے ساتھ معز کے دربار خلافت میں گئے اس وفد کا سردار بنی مرداس کا ایک شخص مونس بن یحییٰ تھا۔ معز نے اس وفد کی بڑی آؤ بھگت کی اور بڑے بڑے عطیے مرحمت کئے اور انعام و اکرام کے ساتھ رخصت کیا لیکن اس تواضع اور مدارات نے کچھ بھی کام نہ دیا۔ ان وفد نے اپنے ملک میں پہنچ کر اپنی قوم کے ساتھ پھر وہی لوٹ مار شروع کر دی جیسا کہ پہلے سے کرتے تھے۔ اس وقت افریقہ کے شہروں اور اطراف کی بادیوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ یہی خونریزی کی حالت [illegible] افریقہ میں ان کی آمد تک [illegible]

[illegible] کی گئی۔

یوم حیدران۔ [illegible] معز نے [illegible] عرب قبیلوں کی [illegible] کی غرض سے ایک فوج مرتب کی جس میں [illegible] کے [illegible] جنگ آور [illegible] روایت [illegible] ان کے مقابلے میں [illegible] عرب بھی [illegible] سے آ گیا تھا۔ مقابلہ پر [illegible] فوج کے [illegible] نے [illegible] کیا [illegible] کے بعد [illegible] عرب [illegible] کیا [illegible] قیروان [illegible] بھاگ کر [illegible] عرب [illegible] قیروان تک [illegible] تھے۔ شکست خوردہ فوج کا ایک [illegible] حصہ [illegible] قیروان میں داخل ہونے کی [illegible] قیروان [illegible] ہوئی [illegible] کر دیا۔

قیروان پر قبضہ۔ [illegible] عرب نے قیروان [illegible] انتظام کر لیا تھا [illegible] عرب [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] مہدیہ [illegible] حکومت [illegible] کیا تھا [illegible] عرب [illegible] قیروان سے مہدیہ چلا گیا۔ عرب [illegible] غارت گری شروع کر دی۔ قیروان اور اس کے قریب [illegible] قصبوں کو [illegible] تاخت و تاراج کیا۔ [illegible] ان کے [illegible] بیان کیا [illegible] ان کے بعد [illegible] تعداد [illegible] فاطمی [illegible] حکومت [illegible] مستنصر [illegible] کا خطبہ پڑھا جاتا تھا [illegible] حالات بھی بیان کرنے والے ہیں۔

دور خلیفہ مستنصر۔ [illegible] حکومت [illegible] کی [illegible] وزارت [illegible] کے لئے [illegible] کیا گیا [illegible] تھے۔ [illegible] وزارت

[illegible]

یازوری فاطمی کے عہدہ [illegible] مستنصر [illegible] خلیفہ مستنصر نے اپنی ماں کے اشارہ سے یازوری کو گرفتار کر کے [illegible] قتل کر دیا۔ تب ابو البرکات حسین بن محمد [illegible] وزارت عطا ہوا [illegible] بھی [illegible] کیا گیا۔ اس کے بعد [illegible] وزارت کے عہدہ [illegible] کیا گیا۔ [illegible] وزارت [illegible]

مصر کی عام ابتری [illegible] ناصر الدولہ بن حمدان نامی ایک شخص [illegible] کی طرف مائل ہو گئے [illegible] ایک روز [illegible] کی بات [illegible] کے غلاموں [illegible] ترکوں [illegible] خلیفہ مستنصر نے غلاموں [illegible] کی حمایت [illegible] ترکوں [illegible] ترکوں نے ایک [illegible] پانچ ہزار [illegible] اس وقت غلاموں کا لشکر [illegible] خلیفہ مستنصر کی فوج [illegible] سے بھاگے [illegible] اور [illegible] ہزار دریا میں ڈوب گئے۔

جنگ جیزہ اس واقعہ سے ترکوں کی قوت بڑھ گئی۔ [illegible] ترکوں کی [illegible] کے لئے [illegible] اس وقت [illegible] ناصر الدولہ بن حمدان ان ترکوں کی سرداری کر رہا تھا۔ [illegible] ترکوں کو فتح نصیب ہوئی۔ شامی لشکر شکست کھا کر صعید کی جانب [illegible] ناصر الدولہ [illegible] کے ساتھ [illegible] منصورہ [illegible] قیام [illegible]

ناصر الدولہ بن حمدان اس کے بعد غلاموں نے صعید میں [illegible] خلافت [illegible] مستنصر [illegible] غلاموں [illegible] حاصل کرنے کے لئے [illegible] خلافت [illegible] ناصر الدولہ [illegible] خلیفہ مستنصر کی [illegible] خلافت [illegible] خلیفہ مستنصر نے [illegible] ناصر الدولہ سے مصالحت [illegible]

[illegible]

ناصر الدولہ کا قتل: مصالحت ہونے کی وجہ سے ناصر الدولہ کے اکثر ہمراہی اور اہل قوت اور طاقت متفرق ہو گئے۔ قاہرہ [illegible] مستنصر کو اپنے قبضہ میں رکھنے کا اچھا موقع مل گیا۔ ترکی سرداروں اور امراء دولت [illegible] نے نصب و [illegible] کرانا شروع کیا [illegible] کی [illegible] لوگوں نے جواب دیا کہ جب تک ناصر الدولہ زندہ ہے یہ امر ناممکن ہے۔ خلیفہ مستنصر نے [illegible] کو [illegible] دیا ہے۔ اس کا کام تمام کر دو۔ سرداران ترک اس فکر میں آ گئے۔ رات کے وقت ناصر الدولہ کے مکان پر پہنچے۔ [illegible] ناصر الدولہ چونکہ ان لوگوں سے کسی قسم کا اندیشہ نہ رکھتا تھا، باہر نکل آیا۔ ترکی سرداروں نے [illegible] ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ [illegible] اس کے بھائی کے مکان پر آئے اور اسے بھی قتل کر [illegible] کے سر لے کر [illegible] مستنصر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ [illegible] ناصر الدولہ کے مارے جانے کے بعد ترکوں نے [illegible] ایک شخص کو امیر بنایا۔ چنانچہ [illegible] کا انتظام کرنے لگا۔

بدر جمالی: بدر جمالی آرمنی الاصل [illegible] دولت [illegible] کا [illegible] مستنصر کا [illegible] پہلے یہ والی دمشق [illegible] مقرر کیا گیا۔ [illegible] دمشق [illegible] ہاتھ میں لے لی۔ [illegible] آنے کے بعد [illegible] قابلیت سے حکومت [illegible] تھا اور قوی حکمرانوں میں اس کا شمار کیا جاتا ہے۔

بدر جمالی کا عروج: جس وقت مستنصر کے [illegible] ترکوں کے [illegible] سے بے چارہ ہو گیا اور [illegible] کے ان ترکوں نے مستنصر کو تنگ کرنا [illegible] شروع کیا، اس وقت مستنصر نے بدر جمالی کو [illegible] حالات کے [illegible] کی غرض سے [illegible] کہ مجھے مصر [illegible] کی غرض سے [illegible] طاقت [illegible] تب بدر [illegible] آیا [illegible] کے [illegible] مستنصر [illegible] خلافت [illegible] امیر الجیوش کا خطاب [illegible] اس کے [illegible] قلمدان وزارت [illegible] دیا [illegible] کے [illegible]۔

بدر جمالی کے کارنامے: خلیفہ مستنصر نے [illegible] بدر جمالی [illegible] کی [illegible] ترکی [illegible] تقسیم [illegible] سلطنت [illegible] شروع کیا۔ [illegible] اس نے ان [illegible] طرف [illegible] ان لوگوں [illegible] مستنصر [illegible] ایک [illegible] کے وصول کرنا [illegible]

شدت سے ملک میں خرابی کا باعث بنی ہوئی تھی۔ بدر نے ان کی سرکوبی کی اور دمیاط والوں کو ان کے قبضے سے نکال لیا اور ان کی بھی گوشمالی کی اس نے سرداران لواتہ کو قتل کیا اور ان کے مویشیوں اور گھوڑوں پر قبضہ کر کے وہاں کا خراج مقرر کر دیا۔ اس کے بعد جنوبی صعید کی طرف بڑھا۔ ان لوگوں نے ساتھ ہی بنی جعفر کا ایک گروہ جمع کر رکھا تھا۔ فریقین میں ۴۶۹ھ میں مقابلہ ہوا۔ بدر نے انہیں بھی شکست فاش دے کر ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ [illegible] بعد ازاں اسوان کی جانب بڑھا۔ اسوان پر کنز الدولہ محمد قابض ہو چکا تھا۔ بدر نے اسے قتل کر کے اسوان پر قبضہ کر لیا۔ غرض نہایت قلیل مدت میں بدر نے دولت علویہ کا انتظام بخوبی درست کر دیا۔ ملک سے فتنہ و فساد دور کر کے ایک متمدن اور باقاعدہ سلطنت بنا دیا۔ رعایا و مزارعین اہل ملک کی خوشی سے تین برس کا خراج معاف کر دیا۔ جس سے رعایا خوشحال اور رونق دوبالا ہو گئی بلکہ پہلے سے بہتر ہو گئی۔

اتسز بن اوق کا شام پر حملہ: سلاطین سلجوقیہ ان دنوں خراسان، عراق اور بغداد پر متصرف و قابض ہو چکے تھے۔ اس اثنا میں ان کا دبدبہ اور اقتدار حلب تک تھا۔ ایک ترکی ملک شاہ جہاں ان کا لشکر پہنچتا۔ اتسز بن اوق نے سلطان ملک شاہ سلجوقی کی فوج کا ایک دستہ لے کر ۴۶۳ھ میں رملہ اور بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ اتسز ان ملکوں میں المقتدی کے نام سے خطبہ پڑھتے تھے۔ القدس پر بھی [illegible] کی عملداری [illegible] ہو چکا ہے۔ علامہ ابن الاثیر: اتسز نے رملہ اور بیت المقدس [illegible] فتح کر کے دمشق کا محاصرہ کیا۔ اس نے قرب و جوار کے تمام شہروں اور دیہات کو غارت کر کے تاراج کر دیے گئے۔

معلی بن حیدرہ: ان دنوں دمشق کی زمام حکومت خلافت مصر کی طرف سے معلی بن حیدرہ کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ معلی نے نہایت عزم و احتیاط سے قلعہ بندی کی۔ اتسز نے کئی بار اسے مار کر دمشق کے مضافات اور دیہات خراب و برباد کر دیے۔ قریب تھا کہ ۴۶۷ھ میں دمشق پر حملہ آور ہو کر دمشق کا محاصرہ کیا۔ اہل دمشق [illegible] رسد غلہ بند ہونے کی وجہ سے اہل دمشق نے معلی کے خلاف بغاوت کر دی۔ معلی اپنی جان بچا کر بھاگ گیا اور وہاں سے مصر چلا گیا۔ خلیفہ مستنصر نے اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ قید ہی میں مر گیا۔

اتسز کا قبضہ دمشق پر: معلی کے چلے جانے کے بعد مصامدہ نے انتصار بن یحییٰ کو دمشق کی امارت کے لیے منتخب کیا۔ زین الدولہ لقب دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد [illegible] اہل دمشق کی حالت خراب ہو گئی۔ اسی اثنا میں خلافت مصریہ کا ایک امیر [illegible] آ گیا اور اس نے [illegible] اہل دمشق نے مجبور ہو کر [illegible] امان طلب کی [illegible] اتسز [illegible] دمشق کا قبضہ [illegible] جامع مسجد میں خلیفہ مقتدی کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

اتسز کی مصر سے واپسی: اس کے بعد ۴۶۹ھ میں اتسز نے مصر پر فوج کشی کی۔ [illegible] قاہرہ پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن تھوڑے عرصے کے بعد [illegible] اس کے [illegible] دمشق کی طرف [illegible] اہل دمشق نے اس

کے زمانہ غیر حاضری میں دمشق کی [illegible] سے مخالفت کی۔ اقسیس نے ۴۶۸ھ میں خطبہ موقوف کرا دیا اور [illegible] کے چونکہ ان کے زمانہ عدم موجودگی میں سرکشی اور بغاوت کی تھی۔ اس وجہ سے [illegible] محاصرہ کر لیا اور [illegible] قتل و غارت کا بازار بھی گرم کیا۔ شکست خوردوں کا ایک گروہ مسجد اور جامع [illegible] میں پناہ گزین ہوا مگر اس پناہ گزینی کو بھی پامال کر دیا اور آخر مسجد اقصیٰ میں مارے گئے۔ اس اثنا میں امیر الجیوش بدر جمالی نے مصر سے ایک فوج [illegible] نصیر الدولہ کی [illegible] دمشق کی جانب روانہ کی۔ چنانچہ نصیر الدولہ نے دمشق پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ [illegible] آنے [illegible] دمشق کو [illegible] کرنے لگا۔

امارت شام پر تتش کا تقرر: سلطان ملک شاہ نے ۴۷۰ھ میں اپنے بھائی تتش کو شام کی زمام حکومت سپرد کی [illegible] کہ جن جن شہروں کو [illegible] فتح کر لے گا وہ سب اس کے مقبوضہ [illegible] کیے جائیں گے۔ چنانچہ تتش [illegible] شام میں پہنچ کر حلب کا محاصرہ کیا۔ ترکمانوں کی ایک جمعیت اس کے رکاب میں تھی۔ اہل حلب [illegible] سخت مصیبت کا سامنا [illegible] کا تسلط ہو گیا تھا کہ اقسیس نے دمشق سے [illegible] بھیجا کہ مصری فوجوں نے دمشق کا محاصرہ کر رکھا ہے [illegible] ہے۔ اگر آپ میری مدد کریں گے تو [illegible] شہر [illegible] کے حوالے کر دیا جائے گا۔

اقسیس کا قتل: تتش نے یہ پیغام پا کر دمشق کی جانب کوچ کیا۔ [illegible] مصری فوج [illegible] محاصرہ اٹھا کر [illegible] گروہ کی طرح چلی [illegible] دمشق [illegible] اقسیس [illegible] اس سے ملنے کے لئے دمشق سے باہر آیا۔ تتش نے اسے قتل کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] ۴۷۱ھ کا ہے۔ اس کے بعد [illegible] فوج نے حلب پر بھی قبضہ کر لیا [illegible] ملک شام پر قابض [illegible] بھائی [illegible] دمشق [illegible] بھائی حکومت [illegible] مصری فوج [illegible] بغاوت [illegible] کامیاب [illegible] ۴۸۲ھ [illegible] مصری فوج [illegible]۔

نصیر الدولہ جیوشی کی بغاوت: [illegible] نصیر الدولہ [illegible] کے قبضہ [illegible] ۴۶۵ھ میں [illegible] مقابلہ [illegible] مسلمانوں کے قبضہ [illegible] ۴۶۶ھ میں [illegible] نصیر الدولہ جیوشی [illegible] مصر [illegible] مخالفت [illegible] جانب سے مصری [illegible] جمالی نے [illegible] کے لئے [illegible] مصر کے قریب پہنچا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] کے [illegible] سمیت [illegible] کر دیا [illegible]
[illegible] کر دیا گیا۔

بدر جمالی کی وفات اس واقعہ کے بعد ماہ ربیع الاول [illegible] میں امیر الجیوش بدر جمالی نے انتقال کیا۔ [illegible] تھی۔ آپ کا [illegible] تھا [illegible] الافضل [illegible] کے بعد خلیفہ مستنصر نے [illegible] امیر الجیوش [illegible] مستنصر [illegible] ملک [illegible] ابوالقاسم [illegible] الافضل [illegible] کا خطاب [illegible] ملک [illegible] ابوالقاسم [illegible] امارت [illegible] امارت کے بعد [illegible] مستنصر [illegible] تمام [illegible] کے [illegible] انتقال کے بعد [illegible] امارت [illegible] کیا گیا۔

خلیفہ مستنصر باللہ کی وفات خلیفہ مستنصر باللہ ابو تمیم [illegible] ذی الحجہ [illegible] میں [illegible] سال [illegible] روایت [illegible] سال خلافت کی۔ اس نے [illegible] خلافت میں [illegible] صاحب [illegible] برداشت [illegible] اس [illegible] تمام امور سلطنت [illegible] بادشاہی [illegible] تھا۔

ابوالقاسم احمد المستعلی باللہ کی تخت نشینی مستنصر نے اپنی وفات [illegible] لڑکے [illegible] نزار [illegible] ابوالقاسم احمد [illegible] خلافت [illegible] ابوالقاسم احمد [illegible] خلافت [illegible] مستنصر [illegible] خلافت [illegible] المستعلی باللہ [illegible] کے لقب سے [illegible]

نزار کا قتل [illegible] مستعلی نے [illegible] خلافت [illegible] افضل بن بدر جمالی کو [illegible] ابوالقاسم [illegible] خلافت

کی باہم رنجش تھی۔ نصیر الدولہ نے یہ بیان کر کے کہ ابو القاسم احمد خلافت پر متمکن کیا گیا ہے۔ باغی ہو گیا اور خلیفہ مستنصر کی ولی عہدی کے مطابق نزار کی خلافت کی بیعت کر کے ''المصطفیٰ لدین اللہ'' کے خطاب سے مخاطب کرنے لگا۔ دربار خلافت مصر میں اس کی خبر ہوئی۔ وزیر السلطنت نے ایک فوج مرتب کر کے نزار کی گوشمالی کی غرض سے کوچ کیا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا اسکندریہ پہنچا اور اپنے حریف مقابل پر محاصرہ کیا۔ ایک مدت کے محاصرہ و جنگ کے بعد محصورین نے امان حاصل کر کے شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا۔ محاصر گروہ نے شہر میں داخل ہو کر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا اور نزار کو کشتی پر سوار کرا کے قاہرہ روانہ کر دیا۔ خلیفہ مستعلی نے نزار کو محبس ہی میں قتل کرا دیا۔ اس کے بعد وزیر السلطنت افضل افتگین کے ساتھ مصر واپس آیا۔ ایک روز جب محفل خلافت مرتب ہوئی افتگین کو دربار خلافت میں پیش کیا گیا۔ خلیفہ مستعلی نے اسے بغاوت اور سرکشی پر زجر و توبیخ کی۔ افتگین نے گستاخانہ جواب دیا۔ خلیفہ مستعلی کو مخاطب کر کے حضرت والا! یہ قتل و خونریزی کسی قسم کا کار و حسن نہیں کہا۔

حسن بن صباح: بیان کیا جاتا ہے کہ حسن بن صباح جو فرقہ اسماعیلیہ کا عراق میں ایک نامور سردار تھا سوداگروں کے لباس میں خلیفہ مستنصر کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور بلاد عجم میں اس کی حکومت وخلافت کی منادی کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ چنانچہ خلیفہ مستنصر نے اجازت دی۔ یہ بھی تذکرہ ہے کہ حسن نے خلیفہ مستنصر سے دریافت کیا تھا ''آپ کے بعد میرا امام کون ہوگا؟'' جواب دیا میرا بیٹا نزار۔ اس کے بعد حسن ملک عجم چلا گیا اور درپردہ لوگوں میں خلیفہ مستنصر کی خلافت کی منادی کرنے لگا۔ تھوڑے دن بعد اس نے ہاتھ پاؤں نکالے اور وہاں کے اکثر قلعات مثل قلعہ موت وغیرہ پر قابض ہو گیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ فرقہ اسماعیلیہ کے حالات میں بیان کریں گے۔ یہ ان کے اہم اور مشہور واقعات ہیں یہ لوگ نزار کی امامت کے قائل ہیں۔

کتیلہ کی بغاوت: الغرض خلیفہ مستعلی نے جوں ہی تخت خلافت پر قدم رکھا سرحدی شہروں میں بغاوت پھوٹ نکلی۔ کتیلہ نامی ایک شخص جو صور کا والی تھا علم خلافت سے منحرف و باغی ہو گیا۔ خلیفہ مستعلی نے ایک فوج اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کی۔ اس فوج نے صور پہنچ کر محاصرہ کیا۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی۔ آخر کار شاہی لشکر فتحیاب ہوا اور کتیلہ کو شکست فاش اٹھانا پڑی۔ لشکر نے اسے گرفتار کر کے نامہ بشارت فتح کے ساتھ مصر روانہ کیا۔ خلافت مآب نے پہنچتے ہی کتیلہ کو قتل کروا دیا۔ یہ واقعہ ۴۸۲ھ کا ہے۔

شام میں خانہ جنگی: تاج الدولہ تتش والی شام کے انتقال کے بعد اس کے دونوں لڑکوں رضوان اور دقاق میں خانہ جنگی کا بازار گرم ہو گیا۔ دقاق دمشق میں رہتا تھا اور رضوان حلب میں۔ رضوان نے اپنے صوبہ میں چند دن تک خلیفہ مستعلی کے نام کا خطبہ پڑھا تھا۔ مگر پھر خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھنے لگا۔

عیسائیوں کا انطاکیہ پر قبضہ: بیت المقدس کی حکومت پر تاج الدولہ تتش نے امیر سقمان بن ارتق ترکمانی کو مامور کیا تھا۔ اس کے بعد ۴۹۱ھ میں عیسائیوں نے ملک شام کی طرف قدم بڑھایا۔ عیسائی گروہ در گروہ لوگوں کی جماعت بحر روم سے قسطنطنیہ پہنچی اور وہاں کے تخت کو بھی مطیع کیا۔ والی قسطنطنیہ اس خیال سے کہ عیسائی گروہ اس کے اور امرائے سلجوقیہ ترک والیان شام کے بیچ میں پڑ جائیں۔ عیسائی گروہوں کو اپنے ملک سے راستہ دے دیا۔ چنانچہ عیسائیوں نے پہلے انطاکیہ پر چڑھائی کر دی

شروع کی اور اسے باغیوں سے سالار سکوتی کے قبضہ سے نکال لیا۔ باغیان انطاکیہ کو حریف مقابل کے محاصرے میں چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ کسی ارتقی نے اثنائے راہ میں مار ڈالا اور سر اتار کر عیسائیوں کے پاس انطاکیہ لے آیا۔ اس واقعہ سے لشکر شام پر عیسائیوں کے رعب و داب کا سکہ بیٹھ گیا۔ وہاں کے سرداروں کی آنکھوں میں آئندہ خطرات کی تصویریں پھرنے لگیں۔

عیسائیوں کا حمص اور عکہ پر قبضہ اور قربوقا والی موصل فوجیں مرتب کر کے عیسائی کروسیڈوں سے بدلہ لینے کے لئے نکلا اور مرج دابق پہنچ کر پڑاؤ ڈالا دقاق بن تتش سلطان دمشق و اتابک طغتکین ایک رات میں اور والی سنجار نے بھی آ کر اس کے پاس جمع ہوئے گرد و نواح کے ترکوں اور عربوں کو جمع کر کے فوجیں آراستہ کیں اور انطاکیہ پر عیسائیوں کے تیرہ روز قبضہ کرنے کے بعد انطاکیہ کے چھڑانے کے لئے کوچ کیا۔ عیسائیوں نے بھی چاروں طرف سے عیسائی مجاہدوں کو جمع کر لیا تھا۔ یورپ کے بڑے بڑے بادشاہ اس جنگ میں شریک تھے۔ ان سب کا سردار بیمنڈ نامی ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ عساکر اسلامیہ اور عیسائی فوجوں سے صف آرائی کی نوبت آئی۔ سخت خونریزی کے بعد مسلمانوں کو شکست ہوئی ہزاروں مسلمانوں کو عیسائی کروسیڈروں نے تہ تیغ کیا اور ان کے لشکرگاہ پر قبضہ کر کے معرۃ النعمان کی جانب بڑھے۔ ایک مدت تک اس پر محاصرہ کئے رہے۔ بالآخر اس کے اعوان و انصار ناکامیابی سے نا امید ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ تقریباً ایک لاکھ مسلمان کام آئے اور ابن منقذ نے شیرز دے کر عیسائیوں سے مصالحت کر لی۔ اس مصالحت کے بعد عیسائیوں نے حمص کو جا گھیرا۔ جناح الدولہ نے شہر والے حریف محاصرے سے بیزار کر کے صلح کر لی پھر ان عیسائیوں نے عکہ پر پہنچ کر محاصرہ کیا۔ مگر عکہ فتح نہ ہوا ترکی اسلامی فوج مقیم عکہ کو بڑے بڑے مصائب کا سامنا کرنا پڑا جو احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔

افضل بن بدر جمالی کا بیت المقدس پر قبضہ اسی آشوب زمانہ میں اہل مصر کو طمع پیدا ہوا اور ترکوں کے زیر کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ وزیر السلطنت افضل بن بدر جمالی فوجیں مرتب کر کے بیت المقدس کے واپس لینے کے لئے روانہ ہوا اور مورچہ قائم کرتا ہوا بیت المقدس پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ بیت المقدس میں ان دنوں سقمان اور ایلغازی پسران ارتق اور اس کا بھتیجا یاقوتی اور ابن عمہ سویج موجود تھا۔ افضل نے چالیس منجنیقیں قلعہ شکن بیت المقدس کے فتح کرنے کو نصب کرائی تھیں تقریباً چالیس روز محاصرہ کئے رہا۔ اس کے بعد ۴۹۱ھ میں امان کے ساتھ فتح کر لیا۔ افضل نے فتح یابی کے بعد سقمان ایلغازی اور ان لوگوں کے ساتھ جو ان کے ساتھ تھے اچھا برتاؤ کیا اور ان کو چلے جانے کی اجازت دی۔ کسی قسم کی ان سے مزاحمت نہ کی۔ پس سقمان شہر رہا چلا گیا اور ایلغازی نے عراق کا راستہ لیا۔ ان ترکوں کی روانگی کے بعد افضل نے باشندگان تمام بیت المقدس پر قبضہ کر کے اپنے آتش شوق کو بجھایا اور فتح کا جھنڈا اڑاتے ہوئے مصر کی جانب واپس آیا۔

بیت المقدس پر عیسائیوں کا دوبارہ قبضہ انطاکیہ فتح یابی کے بعد عیسائی کروسیڈروں نے بیت المقدس کا قصد کیا۔ چالیس روز تک محاصرہ کئے رہے۔ قلعہ شکن منجنیقیں چاروں طرف سے نصب کیں شہر پناہ و دیوار منہدم کرانے کی غرض سے دو برج چوبی بنائے تھے۔ جس پر آتش بازی کا کوئی اثر نہیں پہنچتا تھا۔ لڑتے بھڑتے شمالی جانب سے بیت المقدس میں جمعہ سات روز شعبان ۴۹۲ھ کے تمام ہونے کو باقی رہ گئے تھے گھس پڑے۔ گھستے ہی قتل عام خونریزی اور کشت و خون کا ہنگامہ گرم اور جاری رہا۔ مسلمانوں نے محراب داؤد علیہ السلام میں جا کر پناہ لی اور یہ سمجھ کر وہاں جا چھپے تھے کہ شاید اب خونریزی اور قتل

سے ہم بچ جائیں گے۔ مگر ان ستم رسیدوں کو وہاں بھی پناہ نہ ملی۔ عیسائی فوجوں نے پیچھا کیا۔ انہیں اذیتیں دیں اور جب انہوں نے دروازہ کھلوا کر قتل کرنے گئے تو مسجد اقصیٰ اور صخرہ میں ستر ہزار مسلمان شہید کئے گئے۔ مسجد اقصیٰ کی چالیس قندیلیں نقرئی جو تین تین ہزار اور چھ سو درہم وزن کی تھیں اور ایک تنور نقرئی (جو وزن میں چالیس رطل شامی تھا) اور ایک سو پچاس قندیلیں طلائی لوٹ لیں۔ اس کے علاوہ اور [illegible] قیمتی سامان لوٹ لے گئے جو شمار سے باہر تھے۔ بقیۃ السیف جو اس قتل عام خونریزی سے بچ گئے۔ وہ بحال پریشان فریاد کناں بغداد پہنچے اور ان مصائب کو بالتفصیل بیان کیا۔ جو اسلام اور مسلمانوں پر بیت المقدس اور سرزمین شام میں قتل و غارت گری اور قید ہونے کے گزر رہے تھے۔ خلافت مآب نے [illegible] علماء کے ایک گروہ کو سلطان برکیاروق اور ان کے بھائیوں محمد اور سنجر کے پاس جہاد پر آمادہ کرنے کی غرض سے بھیجا۔ لیکن بادشاہان سلاطین سلجوقیہ میں باہمی تنازعات اور مخالفت کی وجہ سے اس قدر قوت باقی نہ رہی تھی کہ عیسائی صلیبیوں کے مقابلے میں تلوار اٹھاتے اور بیت المقدس کو ان کے قبضے سے نکالنے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ علماء کا وفد ناکام واپس آیا۔

عسقلان کا محاصرہ: وزیر السلطنت افضل بن بدر جمالی امیر الجیوش نے بیت المقدس پر عیسائیوں کے قبضہ کی خبر پا کر فوجیں آراستہ کیں اور صلیبی گروہ کو بیت المقدس سے نکال باہر کرنے کے قصد سے مصر سے کوچ کیا۔ عیسائی فوجیں بھی افضل کے لشکر سے مقابلہ کرنے کے لئے بڑھیں اور ناگہاں عساکر کے اوپر چھاپہ مارا۔ مصری لشکر کا ایک گروہ [illegible] منتشر ہو کر زیتون کے باغ میں جا چھپا۔ عیسائیوں نے آگ لگا دی۔ سب کے سب جل گئے اور جو کچھ آگ سے بچ کر باہر نکلا اسے عیسائیوں نے بے دریغ قتل کر ڈالا۔ اس ہولناک واقعہ کے بعد عیسائی فوجیں عسقلان کی طرف بڑھیں اور پہنچ کر محاصرہ کیا۔ بیس ہزار دینار بطور تاوان جنگ لے کر واپس ہو گئیں۔

باب: ۱۲

ابو علی منصور الآمر باحکام اللہ ۴۹۵ھ تا ۵۲۴ھ

و

ابو المیمون عبد المجید الحافظ لدین اللہ ۵۲۴ھ تا ۵۴۴ھ

تخت نشینی: مصر کا ساتواں خلیفہ ابو القاسم احمد بن مستنصر باللہ علوی ملقب بہ مستعلی ۴۹۵ھ میں اپنی خلافت کے سات سال پورے کر کے مر گیا۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا ابو علی جس کی عمر اس وقت پانچ برس کی تھی تخت خلافت پر متمکن ہوا اور الآمر باحکام اللہ کا خطاب اختیار کیا۔ خلفائے علویہ میں سے کوئی شخص اس سے اور مستنصر سے زیادہ کم عمری میں خلیفہ نہیں بنایا گیا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہوتی تھی۔

عیسائیوں اور مصریوں کا مقابلہ: ۴۹۶ھ میں افضل امیر الجیوش نے مصر سے ایک بڑی فوج [illegible] عیسائیوں سے جنگ کرنے کے لیے رملہ کی جانب روانہ کی۔ سعد الدولہ طواشی ترکی ایک امیر تھا جو اس کے باپ کا غلام تھا۔ اسی کو سپہ سالار مقرر کیا۔ رملہ اور یافہ کے درمیان عیسائی لشکر سے معرکہ آرائی ہوئی۔ عیسائیوں کے سردار کا نام بغدوین تھا۔ پہلے حملہ میں عیسائیوں نے مصری لشکر کو شکست دے دی۔ [illegible] سعد الدولہ مارا گیا۔ عیسائیوں نے اس کے لشکر کو پامال کر دیا اور [illegible] مال و اسباب لوٹ لیا۔ افضل کو اس شکست کی خبر ہوئی تو اس نے اپنے بیٹے شرف المعالی کو فوج کا سردار مقرر کر کے دوبارہ روانہ کیا۔ رملہ کے قریب عیسائیوں سے مقابلہ ہوا۔ شرف المعالی نے عیسائیوں کو شکست دے دی۔ بغدوین خوف زدہ ہو کر گھاس کے کھیتوں میں چھپ رہا اور جب یہ معرکہ ختم ہو گیا تو چند عیسائی سرداروں کے ساتھ نکل کر یافہ چلا گیا۔ شرف المعالی نے رملہ کا محاصرہ کر لیا [illegible] پندرہ روز [illegible] آخر کار بزور تیغ فتح کر لیا۔ چار سو عیسائیوں کو قتل کیا اور تین سو عیسائی سرداروں کو گرفتار کر کے مصر بھیج دیا۔ بغدوین یافہ سے کشتی میں بیٹھ کر ساحل چلا گیا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں عیسائی زائرین کا ایک گروہ بیت المقدس کی زیارت کو آیا ہوا تھا۔ بغدوین نے ان کو لڑائی پر آمادہ کیا۔ سب کے سب اس کے ساتھ ہو گئے تو اس نے تیاری کر کے عسقلان کی جانب کوچ کیا۔

شرف المعالی چلا گیا۔ اپنے باپ افضل امیر الجیوش کے پاس چلا گیا اور عیسائیوں نے عسقلان پر بلا جدال و قتال قبضہ حاصل کر لیا۔

تاج العجم کی گرفتاری: اس کے بعد شرف المعالی نے بری اور بحری فوجیں مرتب کیں۔ اپنے باپ کے غلام تاج العجم کو [illegible] فوج کے ساتھ براہ خشکی عیسائیوں کے مقابلے پر عسقلان کی طرف روانہ کیا اور قاضی ابن قادوس کی ماتحتی میں کشتیوں کا بیڑا دے کر یافا کی جانب بھیجا۔ چنانچہ تاج العجم نے عسقلان پہنچ کر پڑاؤ کیا۔ قاضی قادوس نے تاج العجم کو لکھ بھیجا کہ آؤ ہم تم متفق ہو کر عیسائیوں پر حملہ کریں۔ تاج العجم نے نہایت درشت جواب دیا۔ افضل امیر الجیوش کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ افضل نے اسی وقت ایک [illegible] کو تاج العجم کے گرفتار کرنے کو بھیجا اور اپنے غلاموں میں سے جمال الملک کو عسقلان کی جانب روانہ کیا اور عساکر شامیہ کی سرداری بھی اسی کو مرحمت کی۔

سناء الملک کی عیسائیوں پر فوج کشی: ۴۹۷ھ تک انہی اتفاقات پر [illegible] ہوتا رہا۔ آخر ذیقعدہ ۴۹۷ھ میں مصری اور عیسائی فوجوں میں باہم کئی لڑائیاں ہوئیں۔ ۴۹۸ھ میں وزیر سلطنت افضل نے اپنے دوسرے بیٹے سناء الملک حسین کو عیسائیوں کے مقابلہ پر روانہ کیا اور جمال الملک کو اس کے ہمراہ کر دیا۔ چنانچہ سناء الملک پانچ ہزار فوج کی جمعیت سے عیسائیوں سے لڑنے کے لئے روانہ ہوا۔ طغتکین اتابک والی دمشق سے کمک طلب کی۔ طغتکین نے تیرہ سو سوار بھیج دیئے۔ عسقلان اور یافا کے درمیان [illegible] اسلامی اور عیسائی فوجوں سے مقابلہ ہوا [illegible]۔ اس کے بعد دونوں فریق ایک دوسرے سے خود بخود علیحدہ ہو گئے۔ [illegible] اسلامی نے عسقلان اور دمشق کی جانب مراجعت کی۔ [illegible] طغتکین نے اپنے [illegible] حکومت [illegible] اٹھانے کا قصد کیا تھا۔ اسی وجہ سے طغتکین نے عیسائیوں سے [illegible] اور ان سے [illegible]۔

عیسائیوں کا طرابلس پر قبضہ: طرابلس پر خلافت عبیدیہ کی حکومت کا سکہ چلتا تھا۔ اسی زمانہ پر آشوب وقتوں میں عیسائیوں نے اس کا کئی مہینے سے محاصرہ کر رکھا تھا۔ محصورین کی امداد [illegible] مصر [illegible] آتی تھی۔ ۵۰۲ھ کے دور میں جہازوں کا ایک بیڑا [illegible] عیسائی [illegible] سے ساحل طرابلس پر پہنچا۔ [illegible] کی کافی تعداد تھی [illegible] طرابلس پر محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ [illegible] افضل نے [illegible] مصالحت کرا دی۔ ان دونوں سے [illegible] طرابلس پر حملہ کیا۔ [illegible] عیسائیوں نے طرابلس [illegible] شہر پناہ پر [illegible] شہر پناہ کی دیواروں [illegible] عیسائی فوجیں [illegible] بہت سی [illegible] طرابلس [illegible] دمشق [illegible] شہر کے ساتھ امان حاصل کر لی تھی [illegible] دمشق چلا گیا۔ اس فتح کے بعد ایک [illegible] طرابلس کے [illegible] عیسائیوں نے [illegible] تقسیم کر دیا۔ [illegible] عیسائیوں کے [illegible]

ساحلی شام پر قبضہ کر لیا۔ ہم نے ان واقعات کو دولت عبیدیہ کے تذکرہ میں اس وجہ سے خصوصیت سے بیان کیا ہے کہ ان مقامات پر خلافت علویہ کا قبضہ و تصرف تھا۔ بقیہ حالات کو عیسائیوں کے اخبار کے ضمن میں بیان کریں گے۔

شمس الخلافہ کا قتل: عسقلان میں حکومت علویہ مصر کا قبضہ تھا۔ شمس الخلافہ نامی ایک امیر کے قبضہ اقتدار میں اس کی عنان حکومت تھی۔ بغدوین عیسائی بادشاہ بیت المقدس سے شمس الخلافہ نے کچھ مال دے کر صلح کر لی۔ شمس الخلافہ نے خود مختاری کا اظہار کیا اور علم خلافت علویہ سے اپنے تعلقات نیازمندی منقطع کر لئے۔ یہ خبر دربار خلافت مصر تک پہنچی۔ وزیر افضل نے ایک فوج مرتب کر کے عسقلان کی جانب روانہ کی اور امیر لشکر کو یہ ہدایت کر دی کہ جس وقت شمس الخلافہ لشکر میں آئے فوراً گرفتار کر لینا۔ کسی ذریعہ سے شمس الخلافہ کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ کھلم کھلا مخالفت پر آمادہ ہو گیا اور جس قدر اہل مصر اس کے شہر میں تھے سب کو نکال دیا۔ وزیر السلطنت امیر الجیوش افضل نے بہ نظر تالیف قلب شمس الخلافہ کو بدستور عسقلان کا حکمران رکھا اور اسے اس کے عہدے پر بحال رکھنے کا اظہار کیا۔ مگر شمس الخلافہ کا دل وزیر السلطنت کی طرف سے صاف نہ تھا۔ اتفاق سے اس کے اہل عسقلان کی جانب سے کچھ خوف ہوا۔ اس وجہ سے بعض فوجیں ترکوں کی کثرت سے بھرتی کر لیں۔ اہل عسقلان کو اس سے کچھ دینی و مذہبی نفرت پیدا ہو گئی۔ سب نے متفق ہو کر حملہ کر دیا اور گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ اور خلیفہ آمر باحکام اللہ اور وزیر السلطنت افضل کے دربار میں اس واقعہ کی اطلاع دی۔ خلیفہ آمر نے دار الخلافت مصر سے ایک شخص کو امیر مقرر کر کے عسقلان روانہ کیا۔ اس امیر نے عسقلان پہنچ کر اہل عسقلان کے ساتھ بہت رحم و انصاف کے برتاؤ کئے۔ شورش و بغاوت جس قدر تھی رفع ہو گئی۔ نظام حکومت درست ہو گیا۔

عیسائیوں کا صور پر حملہ: اس واقعہ کے بعد عیسائی بادشاہ بیت المقدس نے شہر صور پر حملہ کیا۔ صور بھی خلافت علویہ مصریہ کے مقبوضات میں داخل تھا۔ عز الملک الاعز نامی ایک امیر اس شہر کا والی تھا۔ اتابک طغتکین کا لشکر اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ عیسائیوں نے اس شہر پر چاروں طرف سے محاصرہ ڈال کر جنگ کی طرح ڈال دی۔ اہل صور نے طغتکین اتابک دمشق سے امداد کی درخواست کی۔ چنانچہ طغتکین اتابک اہل صور کی کمک پر آیا اور مقابلہ جما۔ اور ان کا محاصرہ جاری اور قائم رہا۔ حتیٰ کہ پھلوں کا زمانہ آ گیا۔ عیسائی بادشاہ اس خوف سے کہ طغتکین والی دمشق عیسائی مقبوضات کی تباہی شروع کر دے اور فصل کو نقصان پہنچائے محاصرہ اٹھا کر چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اہل صور کو ان کے شر سے بچا لیا۔

بغدوین کا انتقال: ماہ ذی الحجہ ۵۱۱ھ میں بغدوین بادشاہ بیت المقدس نے فوجیں مرتب کر کے مصر پر چڑھائی کی۔ کوچ و قیام کرتا ہوا تنیس تک پہنچا۔ ایک روز تیرنے کو گیا۔ دریائے نیل میں اترا۔ موت کا وقت قریب آ گیا تھا۔ بیمار ہو کر واپس ہوا۔ عیسائیوں نے پھر بیت المقدس کی جانب مراجعت کی۔ چنانچہ بیت المقدس پہنچ کر مر گیا۔ بیت المقدس کی بادشاہی کی وصیت قمص والی رہا کے حق میں کر گیا۔ اگرچہ اس وقت ملوک سلجوقیہ میں خانہ جنگیاں اور باہمی نزاعات پیدا ہو گئے تھے تاہم ان قوموں نے تمام بلاد شامیہ کو دبا لیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کے لئے چھوڑا اور یہ سب اسی کے مقدر تھا۔

---

[1] یہ واقعہ ۵۰۹ھ کا ہے۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ [illegible]

خلیفہ آمر کی افضل سے کشیدگی: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ وزیر السلطنت افضل نے خلیفہ مستعلی کی وفات کے بعد خلیفہ آمر باحکام اللہ کو جس وقت کہ اس کا سن پانچ برس کا تھا۔ تخت خلافت پر متمکن کیا۔ جب خلیفہ سن شعور کو پہنچا اور اس کی حکومت وسلطنت کو ایک گونہ استحکام و استقلال حاصل ہو گیا۔ اس وقت خلیفہ آمر کو افضل کا ہر کام میں پیش پیش رہنا ناگوار گزرنے لگا۔ اپنے مصاحبوں سے وزیر السلطنت افضل کے قتل کی بابت مشورہ لیا۔ اس کا چچا زاد بھائی عبدالمجید جو اس کا ولی عہد بھی تھا۔ بربنائے مخالفت مانع ہوا اس خیال سے باز آ گیا۔ یہ بہت بڑی بدنامی کی بات ہے ایک زمانہ دراز سے یہ اور اس کا باپ ہم حکومت کی خیر خواہی کرتا چلا آیا ہے۔ جس وقت لوگوں کو یہ خبر معلوم ہو گی ان کے دل میں کیا کیا خیالات پیدا ہوں گے۔ علاوہ بریں اسے قتل کرنے سے پیشتر کسی اور شخص کو قلمدان وزارت پر مامور کرنا چاہئے۔ جہاں تک کہ آئندہ خطرات سے آپ محفوظ رہیں۔ خلیفہ آمر یہ سن کر خاموش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد عبدالمجید نے یہ رائے دی کہ ابو عبداللہ بن بطائحی کے ذریعہ سے اس اہم کام کو انجام دینا چاہئے۔ ابو عبداللہ اس کا معتمد علیہ اور مصاحب بھی ہے۔ وہ بخوبی اس کام کو اچھی طرح انجام دے سکے گا اور وہ اپنے دوستوں کو متعین کر دے گا جو افضل کو قتل کر ڈالیں گے۔ چنانچہ خلیفہ آمر نے ابو عبداللہ کو پیش گاہ خلافت میں طلب کر کے وزیر السلطنت کے قتل کر ڈالنے کی خواہش ظاہر کی اور عہدہ وزارت پر مقرر کرنے کا وعدہ کیا۔ ابو عبداللہ نے ابو منصور کو وزیر السلطنت کے قتل پر مامور کیا جنھوں نے اسے مصر میں اس وقت قتل کیا جبکہ وہ اپنی سواری کے ساتھ مصر سے قاہرہ جا رہا تھا۔ یہ واقعہ ۵۱۵ھ کا ہے۔

وزیر السلطنت افضل کا قتل عام: وزیر السلطنت افضل حسب دستور قدیم عید کے دن قاہرہ کے خزانۃ السلاح کو انعام و اکرام تقسیم کرنے کی غرض سے جا رہا تھا۔ خدام اور فوج کی کثرت خلائق اور تماشائیوں کے اژدہام کی وجہ سے گرد و غبار کثرت سے اٹھ رہی تھی۔ وزیر السلطنت کو اس سے تکلیف ہونے لگی حکم دیا کہ دور سے ساتھ چلو۔ کل فوج ہٹ گئی۔ صرف دو شخص ہم رکاب رہے بازار صیقل تک پہنچے۔ چند تیز رو پیچھے رہ گئے اور آپ آگے بڑھ گیا۔ دو شخص جن کو ابو عبداللہ نے اس کے قتل پر مامور کیا تھا ایک گوشہ سے نکل کر وزیر السلطنت کی طرف جھپٹے ایک نے تلوار چلائی دوسرے نے خنجر مارا۔ زخمی ہو کر گھوڑے سے زمین پر آ رہا۔ قاتلوں نے بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن اس میں انہیں کامیابی حاصل نہ ہوئی گرفتار کر لیے گئے۔ وزیر السلطنت کو اس کے مکان وزارت میں اٹھا کر لے گئے۔ اس وقت اس میں کچھ دم باقی تھا۔ خلیفہ آمر عیادت کو آیا دریافت کیا "تمہارا خزانہ کہاں ہے؟" عرض کیا "ظاہری خزانہ کا حال ابوالحسن بن ابو اسامہ جانتا ہے (یہ شخص حلب کا رہنے والا تھا اور اس کا باپ قاہرہ کا قاضی تھا) اور پوشیدہ خزانے کا حال بطائحی واقف ہے"۔

افضل کا خزانہ: جس وقت افضل اپنی وزارت کا پچیسواں سال پورا کر کے داعی اجل کو لبیک کہہ کر راہی ملک عدم ہوا تو خلیفہ آمر نے اس کے مال و اسباب اور خزانہ کی پورے طور سے نگرانی کی۔ چھ روز تک اشرفیوں کے ہمیان بار بردار اٹھا کر لے جاتے رہے۔ رنگ برنگ کے ریشمی کپڑے بغدادی اسکندری اسباب جواہر ظروف طلائی و نقرئی ہر طرح کی قیمتی چیزیں عنبر اور مشک بے شمار برآمد ہوا۔ اس کے خزانے کے اسباب میں دو ہزار قلمدان اور آبنوس کے ٹکڑوں کا ایک صندوقچہ بنا ہوا تھا جس پر چاندی جڑی ہوئی تھی پیتل کا ایک شخص (بصورت کنیز) بنا ہوا تھا جس کا وزن ایک ہزار رطل تھا اور اس

---

۱ [illegible]

چھوٹے بیٹے کی چہیتی بیوی تھی۔ اس کے پائل مرجان کے بنے تھے۔ بچھوے زمرد کے اور کنگن یاقوت کی تھیں۔ امیر الجیوش افضل اس چھوٹے لڑکے کو اپنے بعد وزارت میں رکھنا چاہتا تھا جس سے یہ امکان مضبوط ہو جاتا تھا کہ قدرت کو یہ منظور نہ تھا رکھنے کا قائل ہے کہ یہ سب مال و زر و جواہرات امیر کے قبضہ میں آ گیا۔

بطائحی کی وزارت: ابن میسر لکھتا ہے کہ بطائحی کا باپ عراق میں رہتا تھا۔ جب افضل کے عہد میں [illegible] میں آیا۔ کے مرنے سے اس کے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ کوئی ترکہ بھی نہ چھوڑا۔ انتہائی تنگی سے اس کی پرورش ہوئی۔ سن شعور کو پہنچا تو کہ ماں بھی مر گئی۔ پہلے تو اس نے معماری کا کام کیا پھر دلالی کا کام کرنے لگا۔ آخر اوقات مال و اسباب اٹھا کر لے جانے وزارت میں ہوا کرتا تھا۔ جب امیر الجیوش افضل کو اس کی خوبیوں کا تجربہ ہوا تو فراشوں کے زمرے میں داخل کر لیا۔ ترقی کرتے کرتے نیابت کے عہدے پر پہنچ گیا۔ جب امیر الجیوش افضل مارا گیا تو خلیفہ آمر نے اسے افضل کی جگہ وزارت کے عہدے پر مقرر کر دیا۔ آمر بطائحی ابن فاتک ابو عبداللہ محمد کے نام سے مشہور تھا لیکن خلیفہ آمر نے اسے وزارت عطا کرنے کے بعد "جلال الاسلام" کا لقب مرحمت کیا تھا۔ پھر وزارت کے دوسرے برس "المامون" کا خطاب دیا۔

خلیفہ آمر کی بطائحی سے کشیدگی: تھوڑے دنوں بعد ہی کیا افضل کی طرح وہ بھی سلطنت میں ترقی اور شہرت سے بڑھنے لگا۔ اس سے خلیفہ آمر کو تشویش پیدا ہوئی۔ دونوں کی باہمی کشیدگی سے منافرت اور دہشت پیدا ہو چلی۔ مامون کا ایک بھائی ملقب بہ مؤتمن تھا۔ مامون نے خلیفہ آمر کے مشورہ سے اس کو [illegible] کی حفاظت کے لئے روانہ کیا۔ اس کے ہمراہ سپہ سالاروں کو ایک گروہ بھی گیا۔ جس میں تاج الملوک [illegible] افضل اور [illegible] وغیرہ تھے۔ ان لوگوں کی روانگی کے بعد مامون نے قاہرہ میں قیام اختیار کیا۔ [illegible] اور ترتیب لشکر کی تیاری کرنے لگا۔ ان لوگوں نے خلیفہ آمر سے اس کی شکایت شروع کر دی کہ یہ بچے کو زہر دے کر [illegible] چاہتا ہے۔ [illegible] کے [illegible] سرائے خلافت سے مال [illegible] آئی تھی۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی خبر دی کہ خلیفہ آمر کے کان تک یہ بھی پہنچ گئی کہ مامون نے نجیب الدولہ کو یمن میں اپنی امامت کی دعوت دینے روانہ کیا ہے۔ آمر نے اس امر کی انکشاف کی غرض سے چند لوگوں کو یمن روانہ کیا۔

بطائحی کا قتل: جس وقت خلیفہ آمر کو ان باتوں کی تحقیق ہو گئی تو وہ دل ہی دل میں جل گیا اور ہر طرح کے خیالات اس کے دماغ کو پراگندہ کرنے لگے تو مجبوراً اس نے بطائحی کو قاہرہ بلا لیا۔ جو اس کے بھائی کے ساتھ اسکندریہ میں مقیم تھے۔ [illegible] سے تنگ آ چکا تھا۔ [illegible] کی [illegible] حالت تھی۔ سب کے سب ماہ رمضان ۵۱۹ھ میں دارالخلافت قاہرہ آ گئے۔ اس کے بعد مؤتمن بھی اجازت حاصل کر کے قاہرہ پہنچ گیا۔ [illegible] خلافت [illegible] کرنے کے لئے آمر خلافت میں [illegible] اور [illegible] کی افطار کے لئے قصر خلافت میں حاضر ہوئے خلیفہ آمر نے ان دونوں بھائیوں کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا۔ اگلے دن دربار عام کر کے ان دونوں بھائیوں کے حالات اور [illegible] کو ظاہر کیا اور عہدہ وزارت پر کسی کو مقرر نہ فرمایا۔ [illegible] وزارت سے دو شخصوں [illegible] اور [illegible] کو [illegible] ان [illegible] کی وجہ سے [illegible] فرمایا۔ اس کے بعد [illegible] مامون کی تفتیش کی غرض سے یمن گئے ہوئے تھے۔ بارگاہ خلافت میں حاضر ہوئے اور نجیب الدولہ

کا بھی پردہ فاش کیا۔ تمام واقعات عرض کئے گئے خلیفہ آمر نے [illegible] مامون کو قتل کر کے صلیب پر چڑھا دیا۔

خلیفہ آمر کا قتل خلیفہ آمر نے اپنی [illegible] ملا ہوا تھا۔ مگر اس کے باوجود [illegible] کا خواہاں تھا۔ [illegible] بھی [illegible] تھا [illegible] کا شغف رکھتا تھا۔ پھر کہا جاتا ہے طبیعت موزوں پائی تھی اور چند اشعار بھی کہا کرتا تھا۔ ان میں سے دو شعر یہ ہیں

اصبحت لا ارجو ولا اتقی
الا الٰہی وله الفضل
جدی نبیی و امامی ابی
و مذہبی التوحید و العدل

"مجھے کسی سے کوئی امید ہے اور نہ کسی کا ڈر ہے سوائے اپنے اللہ کے اور وہ فضل والا ہے۔ میرے دادا نبی ہیں اور میرے باپ امام ہیں اور میرا مذہب توحید اور عدل ہے۔"

[illegible] اکثر [illegible] کے قتل کا قصد کیا کرتا تھا۔ لیکن موقع ہاتھ نہ آتا [illegible] چند دن [illegible] ان میں سے دس آدمیوں نے ایک مکان میں جمع ہو کر [illegible] ایک روز خلیفہ آمر جزیرہ روضہ کی طرف جا رہا تھا۔ پل پر سے ہو کر گزرا [illegible] دس آدمی [illegible] کی تاک میں [illegible] چھپ گئے۔ جس وقت خلیفہ آمر پل پر سے [illegible] فوراً [illegible] تلواروں سے قتل کر دیا [illegible] یہ واقعہ ۵۲۴ھ کا ہے۔ [illegible] برس خلافت کی۔ چونتیس برس کی عمر پائی [illegible]

خلیفہ آمر کی وصیت جب خلیفہ آمر [illegible] اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس وجہ سے اس کے چچا کے بیٹے میمون عبدالمجید بن امیر ابوالقاسم بن خلیفہ مستنصر باللہ [illegible] کہتے ہیں کہ خلیفہ آمر نے وصیت کی تھی کہ میری بیوی کو حمل ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اس کے بطن سے لڑکا پیدا ہوگا میرے بعد وہی تخت خلافت پر متمکن کیا جائے" اور میمون عبدالمجید اس کی نگرانی و پرداخت کرتا رہے۔

ابو المیمون عبدالمجید الحافظ لدین اللہ پانچ دن گزرنے کے بعد میمون نے [illegible] خلیفہ کے [illegible] "حافظ لدین اللہ" کا خطاب دیا۔ حسب وصیت مرحوم خلیفہ ہزار ملوک کو قلمدان وزارت سپرد کیا [illegible] السادات [illegible] کے ناموں میں سے تھا [illegible] خلافت [illegible] انتظام کے بعد قتل [illegible] خلافت میں [illegible] مضمون کو بیان کیا جاتا ہے۔

ابو علی کی وزارت: اس وقت یہ امر طے پا گیا کہ عہدہ وزارت ہزار الملوک کو مرحمت کیا جائے [illegible] ہزار ملوک کے [illegible] عنایت [illegible] لشکریوں اور امراء لشکر [illegible] میں سب سے [illegible] ابو علی [illegible] تھا۔ جو مصر کا سردار [illegible] تھا۔ ابو علی بن افضل اس وقت قصر خلافت میں [illegible] حامیوں نے

لشکریوں اور امراء لشکر نے ابو الفضل کا احسن بن مر کے ابو علی کو وزیر السلطنت کے خلاف ابھار دیا۔ چونکہ ابو علی کی وزارت حاصل کرنے کی غرض سے قصر خلافت سے باہر نکلا جوں ہی یہ گروہ قصر خلافت کے باہر آیا۔ لشکری اور امراء بشمول مصطفیٰ ہو چلا گئے۔ ابو علی وزیر ... اور ہاتھوں ہاتھ ابو علی کو بیچ میں لے گئے۔ قصر خلافت اور قصر وزارت کے درمیان ابو علی نے قیام کرنے کے لئے خیمہ نصب کیا تمام شہر میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ قصر خلافت کے دروازے بند کر دیے گئے۔ جو حقہ کے لوگوں میں اضطرابی کیفیت پیدا ہو گئی۔ خلیفہ حافظ نے مجبوری ابو علی کو عہدۂ وزارت سے معزول کیا اور جب اس کے بعد ... ہوا تو اس نے قتل کرنے کے لئے ... ابو علی احمد بن افضل نے ... ہے۔

خلیفہ حافظ کی معزولی ابو علی عہدۂ وزارت سے سرفراز ہو کر نہایت خوبی سے اس عہدے کے تمام امور کا انجام دینے لگا اور جو امور اس عہدے سے متعلق تھے انہیں صحیح طور پر پورا کیا۔ آدمی منتظم اور ہوشیار تھا۔ خلیفہ حافظ کو اپنے حسن انتظام سے دبا لیا۔ اس کے تمام اختیارات چھین لئے ... خزانہ اور ذخائر شاہی سے ... اپنے مکان میں اٹھا لایا۔ یہ امامیہ اثنا عشریہ مذہب رکھتا تھا اور مذہب کا متعصب اور سخت تھا ... اس نے ... [... (صاحب الزمان) کی امامت کا ... اللہ الصمد ... مسکوک کرایا ... خلیفہ حافظ کے نام کو خطبہ سے نکال دیا۔ اذان میں "حی علی خیر العمل" ... کی اور خطبوں ... ان اوصاف سے ... اس کی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ خلیفہ حافظ کے قتل کرا ڈالنے کا قصد کر لیا اور ان لوگوں نے ... جن لوگوں نے خلیفہ آمر کو قتل کیا تھا ... خلیفہ حافظ کو خلافت سے معزول کر کے ایک مکان میں قید کر دیا

ابو علی کا قتل ... خلافت ... لشکریوں کو ملا کر اس کے قتل کا باہم عہد و پیمان کیا۔ چنانچہ ابو علی ایک روز صبح اپنے لشکر کے ... گیند کھیلنے کو گیا تو ... چند ... کمین گاہ میں چھپ رہے ... جس وقت ابو علی اس طرف سے ہو کر گزرا ... کمین گاہ سے نکل کر ابو علی پر ... ابو علی زخمی ہو کر گرا اور اسی وقت ... ابو علی کے مارے جانے کے بعد امرائے لشکر نے خلیفہ حافظ کو قید سے نکالا اور دوبارہ اس کے ہاتھ پر خلافت و امارت کی بیعت کی اور لشکریوں نے ابو علی کا مکان لوٹ لیا۔ جو کچھ ... خلیفہ حافظ نے بیعت کے بعد قصر خلافت میں اٹھا لایا۔

وزیر یانس حافظی خلیفہ حافظ نے ابو علی کے قتل کے بعد قلمدان وزارت ابو الفتح یانس حافظی کو مرحمت فرمایا۔ اسے امیر الجیوش کا خطاب دیا یہ بہت بارعب اور صاحب وجاہت آدمی تھا۔ اس نے تھوڑے دن بعد خلیفہ حافظ کو دبا لیا ... میں کشیدگی پیدا ہو گئی ... خلیفہ حافظ نے اس کے غسل خانے میں زہر آلود پانی رکھوا دیا تھا۔ جس کی وجہ سے یانس کی موت واقع ہوئی۔ یہ واقعہ ذی الحجہ ... کا ہے۔

حسن بن خلیفہ کی وزارت وزیر السلطنت یانس کے ہلاک ہونے کے بعد خلیفہ حافظ نے یہ قصد کیا کہ آئندہ کوئی وزیر مقرر نہ کیا جائے ... بغیر وزیر کے ... حکومت ... چنانچہ اسی خیال سے وزارت کے عہدہ ... اپنے بیٹے سلیمان کو ... اتفاق ... بیٹے حسن ...

گیا تب اپنے دوسرے بیٹے حسن کو اس خدمت پر متعین کیا۔ حسن پر یہ گل کھلا کہ اس نے دعویٰ خلافت کر دیا اور اپنے باپ خلیفہ حافظ کو قید کرنے کا قصد کیا۔ لشکریوں نے اس ارادے میں اس کی اطاعت کی کسی ذریعہ سے خلیفہ حافظ کو اس کی خبر لگ گئی۔ حکمت عملی سے اس کے مصاحبوں اور ہوا خواہوں میں نفاق پیدا کرا دیا۔

حسن بن حافظ کا قتل بیان کیا جاتا ہے کہ اس شب میں خلیفہ حافظ نے چالیس آدمیوں کو یکے بعد دیگرے قتل کیا اس کے بعد اپنے ایک خادم کو قصر خلافت سے حسن کو قتل کرنے کے لئے روانہ کیا۔ حسن نے اسے بھگا دیا اب اس وقت خلیفہ حافظ تنہا بے یار و مددگار رہ گیا۔ سردار لشکر جتنے تھے وہ برہم ہو گئے۔ گورنر بہرام ارمنی کو پیام دیا کہ ارمنی فوج کو مدد پر آمادہ کر دے چنانچہ بہرام نے آرمینیوں کو ابھار دیا۔ آرمینیوں نے حسن پر یورش کی اور قصر خلافت اور قصر وزارت کے درمیان صف آرائی ہوئی۔ قصر وزارت کو جلانے کی غرض سے گھاس پھوس ڈال دی گئی۔ حسن یہ خبر پا کر قصر وزارت سے نکل آیا اور آرمینیوں سے لڑنے لگا۔ بالآخر آرمینیوں نے اسے گرفتار کر کے خلیفہ حافظ کے روبرو پیش کیا خلیفہ حافظ نے اپنے آپ اسے قتل کر کے اپنا کلیجہ ٹھنڈا کیا۔ یہ واقعہ ۵۲۹ھ کا ہے۔

رضوان بن ولخشی کی وزارت حسن بن حافظ کے مارے جانے کے بعد آرمینیوں نے متفق ہو کر بہرام کی وزارت کی تحریک کی۔ خلیفہ حافظ نے ان کی درخواست پر بہرام کو خلعت وزارت مرحمت فرمائی امور سلطنت کے سیاہ و سفید کرنے کی اجازت دی۔ بہرام نے عہدۂ وزارت سے ممتاز ہو کر آرمینیوں کو اعلیٰ اعلیٰ منصبوں پر مقرر کیا اور مسلمانوں کی اہانت کرنے لگا۔ رضوان بن ولخشی جو شہر اسکندریہ کا والی تھا اور نہایت جری ایک امیر تھا، بہرام کی وزارت سے کشیدگی پیدا ہو گئی اسی اثناء میں بہرام نے عزل و نصب اور وزارت پر تصرف کرنا شروع کیا۔ بہرام نے مصلحتاً رضوان بن ولخشی کو صوبہ غربیہ کی سند حکومت دے کر قاہرہ سے علیحدہ کر دیا۔ رضوان نے تھوڑے دن بعد ایک فوج مرتب کر کے قاہرہ کا قصد کیا۔ بہرام یہ سن کر دو ہزار آرمینیوں کے ساتھ قوص کی جانب بھاگ گیا۔ قوص پہنچ کر اپنے بھائی کو مقتول پایا۔ کیونکہ اس کے بھائی نے اہل قوص سے کسی قسم کی مخالفت کی تھی۔ پھر وہ جب قوص سے نکل کر اسوان کی جانب آیا تو کنز الدولہ والی اسوان نے شہر پناہ کے دروازے بند کر لئے۔ بہرام کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ رضوان نے ایک دستہ فوج اپنے بھائی (ابراہیم اوحد) کی سرکردگی میں بہرام کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ ابراہیم بہرام اور ان آرمینیوں کو جو اس کے ہمراہ تھے امان دے کر گرفتار کر لایا۔ خلیفہ حافظ نے اسے اپنے قصر خلافت میں نظر بند رکھا جب تک وہ اپنے اسی مذہب پر رہا یہاں تک کہ مر گیا۔ رضوان قلمدان وزارت کا مالک ہوا "الافضل" کا لقب اختیار کیا یہ سنی المذہب تھا اور اس کا بھائی ابراہیم امامیہ مذہب رکھتا تھا۔

خلیفہ حافظ کی رضوان سے کشیدگی رضوان نے جیسا کہ عہدۂ وزارت سے ممتاز و سرفراز ہو کر ہاتھ پاؤں نکالے اور سلطنت پر قابض و متصرف ہونے کا قصد کیا۔ ایک ہاتھ میں قلم اور ایک ہاتھ میں تلوار لے کر مخالفوں کی نگرانی کرنے لگا۔ ٹیکس اور بہت سے محصولات معاف کر دیئے اور جو شخص اس کے خلاف مرضی ٹیکس قائم کرتا یا محصول وصول کرتا تھا اسے سزائیں دیتا تھا۔ ان امور سے خلافت مآب کو ناخوش ہونا لازمی امر تھا اور فقہائے امامیہ کو طلب کر کے رضوان کی معزولی کی بابت مشورہ کیا۔ ان لوگوں نے خلافت مآب کی رائے سے اختلاف کیا۔ تب خلیفہ حافظ نے بجائے اس

سواروں کو [illegible] رضوان کی مخالفت اور اس کے برخلاف بغاوت کرنے کی تحریک کرنے اور ترغیب دینے پر مستعد ہوا۔ رضوان کے کان تک یہ خبریں پہنچیں تو شوال ۵۳۳ھ [illegible] سے بخوف جان بھاگ نکلا۔ بازاریوں اور لشکریوں نے اس کے گھر کو لوٹ لیا۔ خلیفہ حافظ خود سوار ہو کر قصر وزارت کی جانب آیا۔ فتنہ و فساد فرو ہو گیا۔ بہرام [illegible] سے [illegible] کیا تو اسے قصر خلافت میں ٹھہرا لیا۔

رضوان کی گرفتاری رضوان قاہرہ سے نکل کر شام کی طرف ترکوں سے امداد طلب کرنے کو روانہ ہوا۔ [illegible] ہمراہیوں میں تھا۔ [illegible] وہاں ایک شخص تھا جو اس کا معتقد علیہ اور بہی خواہ تھا۔ خلیفہ حافظ نے اس سے مطلع ہو کر کہ رضوان ترکوں سے مدد حاصل کرنے شام جا رہا ہے [illegible] بن مصال کو رضوان کے واپس لانے کو بھیجا۔ چنانچہ [illegible] نے سمجھا بجھا کر اور امان دے کر رضوان کو قاہرہ کی جانب واپس لایا۔ جب قصر خلافت میں خلیفہ حافظ کی خدمت میں حاضر ہوا تو خلیفہ حافظ نے قید کر لینے کا اشارہ کر دیا۔

رضوان کا قتل [illegible] میں رضوان قید سے نکل کر صعید چلا گیا تھا [illegible] نے رضوان کی پذیرائی کی۔ ایک مدت تک رضوان صعید میں مقیم رہا، اس کے بعد ۵۴۲ھ میں مصر پر حملہ کیا۔ قصر خلافت کے دروازے پر شاہی لشکر سے لڑا [illegible] شکست دی مگر اس کے بعد ہی اس کے ہمراہیوں میں نا اتفاقی پیدا ہو گئی، ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گیا۔ [illegible] نے شام کی جانب واپسی کا قصد کیا اور چند لوگوں نے [illegible] قصر سے [illegible] خلیفہ حافظ نے اس امر کا احساس کر کے [illegible] کے ذریعے سے رضوان کو گرفتار کرنے کے [illegible] ۵۴۳ھ [illegible] اس کے [illegible] مغربیوں کو [illegible] کی جانب واپس [illegible] کے قریب شاہی لشکر سے [illegible] شاہی لشکر کو شکست ہوئی۔ رضوان کا [illegible] قصر کے قریب قیام کیا۔ خلیفہ حافظ سے [illegible] لشکریوں کے [illegible] کے لئے روپیہ [illegible] چنانچہ خلیفہ نے [illegible] کے مطابق بیس ہزار دینار بھیجے۔ [illegible] اور روانہ کئے۔ رضوان کو اب اس سے [illegible] حاصل ہو گیا مگر خلیفہ حافظ اس کے استیصال میں لگا رہا۔ چنانچہ [illegible] کے ایک گروہ کو رضوان کے قتل پر متعین کر دیا۔ انہوں نے موقع پا کر رضوان کو [illegible] خلافت [illegible] خلیفہ حافظ نے [illegible] اس کے بعد [illegible] وزارت [illegible] دے دیا۔

باب: ۱۳

ابو منصور اسماعیل الظافر لاعداء اللہ ۵۴۴ھ تا ۵۴۹ھ

عادل بن سلار کی وزارت: ۵۴۴ھ میں خلیفہ حافظ لدین اللہ ابو المیمون عبدالمجید بن امیر ابو القاسم احمد بن مستنصر نے جب کہ ان کی خلافت کو بیس سال پانچ ماہ گزر چکے تھے وفات پائی۔ ابن اثیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی عمر کے آخری مرحلے طے کئے تھے۔ اپنے آخر زمانہ خلافت میں بلا کسی وزیر کے امور سلطنت انجام دیتا رہا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا ابو منصور اسماعیل اس کی وصیت کے بموجب تخت خلافت پر متمکن ہوا اور ”الظافر بامر اللہ“ کا لقب اختیار کیا۔

خلیفہ حافظ نے بوقت انتقال ولی عہد اپنے فرزند ابو منصور کو ابن مصال کی وزارت کی وصیت اور ہدایت کی تھی۔ اس لئے خلیفہ ظافر حسب وصیت چالیس روز تک ابن مصال سے وزارت کا کام لیتا رہا۔ اس کے بعد عادل بن سلار والی اسکندریہ عہدہ وزارت حاصل کرنے کی غرض سے اسکندریہ سے قاہرہ کی طرف بڑھا۔ اتفاق یہ کہ ابن مصال وزیر السلطنت کسی ضرورت سے ان دنوں سوڈان گیا ہوا تھا۔ عادل نے قاہرہ پہنچ کر قصر وزارت پر قبضہ کر لیا اور قلمدان وزارت کا مالک ہو گیا۔ عادل نے قلمدان وزارت کے مالک ہونے کے بعد عباس بن ابو الفتوح بن یحییٰ بن تمیم بن معز بن بادیس صنہاجی کو جو اس کا پروردہ تھا ایک لشکر کے ساتھ ابن مصال معزول وزیر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ عباس نے ابن مصال پر چڑھائی کی اور فتح یاب ہو کر اس کو قتل کر دیا۔ ابن مصال الامیر کے قتل کئے جانے سے عادل کی وزارت کو استقلال اور استحکام حاصل ہو گیا۔

عادل اور بلارہ بنت قاسم: عادل بن سلار کے حرم میں بلارہ بنت قاسم بن تمیم بن معز بن بادیس اور اس کا بیٹا عباس بھی تھا۔ بلارہ پہلے ابو الفتوح بن یحییٰ کے نکاح میں تھی۔ ۵۰۹ھ میں علی بن یحییٰ بن تمیم بن معز والی افریقیہ نے اپنے بھائی ابو الفتوح مذکور کو کسی وجہ سے افریقیہ سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ ابو الفتوح اپنی زوجہ بلارہ اور اپنے بیٹے عباس کے ساتھ مصر میں آیا۔ اس وقت یہ بچہ شیر خوار تھا۔ ابو الفتوح نے دیار مصر پہنچ کر اسکندریہ میں عادل بن سلار کے پاس قیام کیا۔ عادل نے عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ چند دن قیام کرنے کے بعد ابو الفتوح مر گئے۔ جب اس کی بیوی بیوہ ہو گئی تو عادل بن سلار نے اس سے نکاح کر لیا۔ عباس نے اسی کے ہاں نشو و نما پائی بڑا ہوا اور اس کے ساتھ اس وقت جبکہ وزارت حاصل کرنے کے لئے قاہرہ آیا تھا یہ بھی ساتھ آیا تھا۔ یہ بارگاہ خلافت میں معزز ہوا اور عادل کے بعد عہدہ وزارت سے سرفراز کیا گیا۔

عادل کے خلاف سازش: عادل نے رتبہ وزارت حاصل کر کے امور سلطنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی تو اس کی خلافت مآب

تھی۔ اس کے سامنے کسی کی بھی نہ چلتی تھی جو چاہتا تھا کر گزرتا تھا اور خلیفہ ظافر صرف تماشا دیکھا جاتا۔ انہی وجوہات سے خلیفہ ظافر کو وزیر السلطنت سے کشیدگی اور نفرت پیدا ہوگئی مگر وزیر السلطنت برابر خلیفہ ظافر کو ہیچ سمجھتا رہا اور اپنے فرائض منصبی کو نہایت قابلیت و خوش اسلوبی سے انجام دیتا رہا۔ ایک مرتبہ چند لوگوں نے جو خلیفہ ظافر کی خدمت میں رہا کرتے تھے وزیر السلطنت کے قتل کا قصد کیا وزیر السلطنت کو کسی ذریعہ سے اس کی خبر لگ گئی۔ اسی وقت سب کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور ان میں سے ایک گروہ کو قتل کرا دیا۔ خلیفہ ظافر نے دم تک نہ مارا۔ اسی کے زمانہ وزارت میں عسقلان پر عیسائیوں نے چڑھائی کی۔ اس نے عسقلان کے بچانے کے لئے اکثر اوقات فوجیں روانہ کیں۔ آلات حرب اور رسد و غلہ بھیجتا رہا۔ مگر عیسائی سرداروں نے عسقلان پر قبضہ کر ہی لیا۔ جس سے دولت علویہ کی کمزوری بڑھ گئی اور عوام الناس کے خیالات اس کی طرف سے بدل گئے۔

عباس بن ابو الفتوح: عباس بن ابی الفتوح کی جو وزیر السلطنت عادل کا پروردہ تھا اور خلیفہ ظافر کی بہت بنتی تھی۔ عباس تجربہ کار سردار تھا۔ خلافت میں سب کو اس کی قدر تھی۔ اس کا بیٹا نصیر نامی تھا۔ خلیفہ ظافر نے اسے اپنا مصاحب و ہمدم بنا رکھا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ ظافر اسے محبت کی آنکھوں سے دیکھتا تھا۔ عادل نے عباس کو سمجھایا کہ اپنے بیٹے نصیر کو خلیفہ ظافر کی صحبت میں آنے جانے اور اس سے موافقت پیدا کرنے سے منع کرو۔ عباس نے اس پر کچھ توجہ نہ کی۔ تب عادل نے نصیر کی دادی بلارہ مادر عباس کو بھی سمجھایا۔ یہ امر نصیر اور عباس کو شاق گزرا۔ عادل کی طرف سے ان کے دلوں میں کھٹک آ گئی۔ اسی اثناء میں عیسائیوں نے عسقلان پر فوج کشی کر دی۔ عادل نے فوجیں مرتب کر کے سامان جنگ اور آلات حرب کے ساتھ عباس بن ابو الفتوح کو عسقلان کی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔

عادل بن سلار کا قتل: عباس نے خلیفہ ظافر کی خدمت میں حاضر ہو کر عادل کی شکایتوں کا دفتر کھول دیا اور تمام واقعات عرض کئے۔ اتفاق وقت سے مؤید الدولہ اسامہ بن منقذ امیر شیزر بھی دربار خلافت میں موجود تھا۔ جو عباس کا دوست اور ہوا خواہ تھا۔ اس نے عادل کو قتل کر ڈالنے کی رائے دی۔ خلیفہ ظافر اور عباس نے اس سے موافقت کی۔ عباس تو مع فوج کے بلبیس چلا گیا اور اپنے بیٹے نصیر کو عادل کے قتل کرنے کی ہدایت کر گیا۔ چنانچہ نصیر ایک گروہ کے ساتھ اپنی دادی کے مکان میں آیا عادل اس وقت سو رہا تھا۔ پہنچتے ہی عادل پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ عادل بستر خواب سے اٹھ بھی نہ سکا۔ سوتا کا سوتا رہ گیا۔ اس کے بعد عباس مع فوج کے بلبیس سے واپس آیا اور خلیفہ ظافر کے قلمدان وزارت کا مالک بن گیا۔ زمام حکومت اپنے قبضہ قدرت میں لے کر نظم و نسق کرنے لگا۔ ادھر عسقلان کو اس وقت تک عیسائیوں کے محاصرے میں ایک مدت گزر چکی تھی اور اب تک وہ امداد کی امید میں عیسائیوں کی مدافعت کی کوشش کرتے جاتے تھے۔ مگر جب انہیں اس واقعہ کی خبر ہوئی اور دربار خلافت سے ناامید ہوئے تو انہوں نے طول محاصرہ سے تنگ آ کر شہر عسقلان کو عیسائیوں کے حوالے کر دیا۔ یہ تمام واقعات ۵۴۸ھ میں پیش آئے۔

خلیفہ ظافر کا قتل: نصیر بن عباس جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں، خلیفہ ظافر کا ندیم تھا اور شب و روز کا مصاحب تھا اور

[illegible]

خلیفہ ظافر بھی اسے پیار کرتا تھا اور جب سے لوگوں کے خیالات اس کی طرف سے بدلنے لگے تھے جس کے کرنے میں جو آتا تھا کہتا تھا اسامہ بن منقذ کو جو کہ عباس کا دوست اور خیر خواہ تھا۔ ان افواہوں اور لوگوں کے خیالات سے صدمہ پہنچتا تھا۔ اسامہ نے ایک روز عباس سے نصیر کی بابت لوگوں کے خیالات ظاہر کر کے کہہ دیئے۔ اگر تم خلیفہ ظافر کا خاتمہ کر دو۔ تو اس ننگ و عار سے تمہیں نجات مل جائے گی ورنہ قیامت تک تم پر یہ الزام رہے گا۔ عباس نے اپنے بیٹے نصیر کو اس کی بد افعالی اور خلاف وضع فطرت افعال کے ارتکاب پر برا بھلا کہا۔ لوگوں کے خیالات اور ان کی سرگوشیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے غیرت دلائی کہ اگر تم خلیفہ ظافر کو کسی حیلہ سے قتل کر ڈالو تو تمہارے دامن سے یہ داغ مٹ جائے گا ورنہ قیامت تک لوگ کیا کچھ نہ کہیں گے۔ اس گفت و شنید سے نصیر کے دل میں بھی غیرت نے جوش مارا۔ دعوت کے بہانے سے خلیفہ ظافر کو اپنے مکان پر بلا بھیجا اور جب وہ قصر خلافت سے نصیر کے مکان میں آ گیا تو نصیر نے اسے مع ان لوگوں کے جو اس کے ساتھ تھے قتل کر کے اسی مکان میں دفن کر دیا۔ یہ واقعہ ماہ محرم ۵۴۹ھ کا ہے۔

خلیفہ ظافر کے بھائیوں کا قتل خلیفہ ظافر کے قتل کے دوسرے دن عباس قصر خلافت میں گیا۔ خدام خلافت سے خلیفہ ظافر کو دریافت کیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ عباس نے کہا سرائے خلافت سے جوں ہی وہ مراجعت کی خدام خلافت خلیفہ ظافر کے بھائی یوسف اور جبرئیل کے پاس گئے اور خلیفہ ظافر کے سوار ہو کر نصیر کے مکان پر جانے اور پھر واپس نہ آنے کا حال بتلایا۔ یوسف اور جبرئیل نے کہا اس واقعہ کو تم جوں کا توں وزیر مملکت سے بیان کر دو۔ پس جب اس کے دوسرے روز عباس پھر سرائے خلافت میں آیا۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ خلیفہ ظافر سوار ہو کر آپ کے بیٹے نصیر کے مکان پر گئے تھے اور پھر وہاں سے واپس نہیں آئے۔ عباس کو اس خبر کے سننے سے سخت رنج پیدا ہوا مگر ضبط کر کے کہنے لگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ ظافر کے دونوں بھائی یوسف اور جبرئیل اس واقعہ قتل میں سازش کئے ہوئے ہیں۔ یہ کہہ کر اپنے خادموں کی طرف متوجہ ہوا اور اسی وقت ان دونوں بھائیوں کو گرفتار کر لانے کا حکم دیا۔ جوں ہی یہ دونوں داخل ہوئے ویسے ہی مار ڈالے گئے۔ انہی کے ساتھ عباس نے حسن بن حافظ کے دونوں لڑکوں کو بھی مار ڈالا۔

ابو القاسم عیسیٰ الفائز بنصر اللہ ۵۴۹ھ تا ۵۵۵ھ ان دونوں کے قتل سے فارغ ہو کر خلیفہ ظافر کے بیٹے ابو القاسم عیسیٰ کو سرائے خلافت سے طلب کر کے اپنے کندھے پر اٹھایا اور تخت خلافت پر لا کر بٹھا دیا۔ اس وقت اس کی عمر قریباً پانچ سال یا اس سے کچھ زیادہ تھی۔ سب سے پہلے عباس نے ابو القاسم کی امارت کی بیعت کی۔ نذریں گذرانیں اور "الفائز بنصر اللہ" کا لقب دیا۔ عباس کو کل لینے کا موقع مل گیا۔ جو کچھ مال و اسباب و جواہرات قصر خلافت میں تھا۔ سب کا سب اپنے مکان پر اٹھا لایا۔ جس وقت عباس خلیفہ ظافر کے دونوں بھائیوں کو قتل کر کے باہر نکلا تو مقتولوں کی لاشیں دیکھ کر اہل قصر متأثر اور بے چین ہوئے اور عام طور سے رنج و غم میں گرفتار ہو گئے۔

عباس بن ابو الفتوح کا فرار خلیفہ ظافر اور اس کے دونوں بھائیوں کے قتل کیے جانے کے بعد قصر خلافت کی بیگمات نے طلائع بن رزیک کو یہ واقعہ لکھ بھیجا۔ طلائع ان دنوں اشمونین اور بہنسا کا والی تھا۔ اسی اثناء میں اسے یہ بھی خبر لگی کہ ان واقعات کی وجہ سے لوگوں میں عباس کی طرف سے ناراضگی اور بددلی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ طلائع نے فوجیں مرتب کر کے قاہرہ

کا قصد کیا۔ [illegible] پکڑے [illegible] پیچھے [illegible] لوگ گئے۔ جیسے قصر خلافت [illegible] نجات [illegible] جس وقت صالح نے وزیر کو مجبور کیا۔ وزیر السلطنت عباس اور اس کا بیٹا نصیر جس قدر مال و زر اور آلات حرب سمیٹ سکے لے کر شام کی جانب نکل کھڑے ہوئے۔ ان دونوں کے ہمراہ ان کا دوست اسامہ بن منقذ بھی تھا۔ اتفاق سے [illegible] سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ ایک دوسرے سے [illegible] عباس مارا گیا۔ اس کا بیٹا نصیر گرفتار کر لیا گیا اور اسامہ بھاگ کر شام کی جانب [illegible] گیا۔

وزارت صالح بن رزیک: وزیر السلطنت عباس کے نکل جانے کے بعد طلائع بن رزیک [illegible] قاہرہ میں داخل ہوا [illegible] قصر خلافت میں آیا۔ اس کے بعد عباس کے مکان کی طرف گیا۔ [illegible] کے ہمراہ [illegible] جو بوقت قتل [illegible] نکال [illegible] کیا۔ خلیفہ فائز نے خوش ہو کر وزارت کا خلعت عنایت کیا اور "الملک الصالح" کا خطاب مرحمت کیا۔ [illegible] تھا۔ [illegible] جب وزارت [illegible] امور سلطنت کی [illegible] کے امیروں کی [illegible] کرنے لگا۔

نصیر بن عباس کا قتل: [illegible] قرابت [illegible] کا [illegible] فرنگیوں [illegible] قاصد [illegible] نصیر [illegible] کر دیا۔ اس کے بعد صالح نے [illegible] نصیر بن عباس [illegible] قتل کر کے [illegible] مصلوب کر دیا۔

خلیفہ فائز کی پھوپھی کا قتل: صالح نے [illegible] کی طرف [illegible] خلافت [illegible] تھے ان [illegible] سب سے [illegible] اور [illegible] آتے تھے۔ ان دونوں کی [illegible] ابن غالب [illegible] ان کے مکانات [illegible] اسی طرح تمام [illegible] قتل کر دیا [illegible] میں کوئی ایسا [illegible] قصر خلافت [illegible] اسباب [illegible] قتل [illegible] فائز کی پھوپھی [illegible] صالح [illegible] کے قتل کی [illegible] کرنے لگی [illegible] وزیر السلطنت [illegible] قصر خلافت میں [illegible] خلافت [illegible] خلیفہ [illegible] کے قتل کے بعد خلیفہ فائز اپنی پھوپھی [illegible] اور [illegible]

کوشش کرنے لگے قریب تھا کہ خلیفہ فائز کے ہاتھ سے نکل جائے۔ [illegible] کی تحریک پر خلیفہ فائز نے [illegible] سے [illegible] طلب کی۔ [illegible] نے جواب دیا [illegible] بھی [illegible] ان کے [illegible] ہے۔ چاہیے کہ خلیفہ [illegible] اپنے سے جدا کر دے۔ ان کے عہد حکومت میں ملک [illegible] سلطان نور الدین محمود زنگی نے دمشق [illegible] کے قبضہ سے ۵۴۹ھ میں نکال لیا۔

خلیفہ فائز کا انتقال: ۵۵۵ھ میں خلیفہ فائز بنصر اللہ ابو القاسم عیسیٰ بن ظافر اسماعیل [illegible] نے وفات پائی چھ برس خلافت کی۔

ابو محمد عبداللہ العاضد لدین اللہ ۵۵۵ھ تا ۵۶۷ھ: خلیفہ فائز کی وفات کے بعد وزیر السلطنت صالح بن رزیک قصر خلافت میں آیا اور خدام سے خاندان خلافت کے لڑکوں کو پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا [illegible] کسی کو منتخب کر کے تخت خلافت پر متمکن کرے [illegible] خلافت کی [illegible] اس سے [illegible] لڑکوں کے تخت خلافت پر متمکن ہونے سے [illegible] ہو گئے تھے۔ لڑکوں [illegible] وزیر [illegible] مصاحب [illegible] ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن حافظ [illegible] تخت خلافت پر متمکن کر کے خلعت خلافت کی بیعت کی۔ العاضد لدین اللہ کا لقب دیا۔ اپنی بیٹی سے [illegible] کر کے اس [illegible] خلیفہ عاضد اس وقت [illegible] تھا۔

وزیر السلطنت صالح کا قتل: خلیفہ عاضد کی [illegible] وزیر السلطنت صالح کا [illegible] تھا۔ وزیر السلطنت صالح [illegible] حکومت [illegible] استقلال [illegible] کے [illegible] گئے تھے اور مصاحبت کے [illegible] انتظام [illegible] اس [illegible] کی [illegible] خلیفہ [illegible] خلیفہ تھا [illegible] خلافت [illegible] کا حکم [illegible] تھا۔ [illegible] دولت [illegible] سے خلافت [illegible] صالح کے قتل کی [illegible] تھے۔ خلیفہ عاضد کی پھوپھی نے [illegible] خلیفہ [illegible] اس [illegible] کے [illegible] خلافت کے خدام [illegible] وزیر السلطنت کے قتل [illegible] کا [illegible] ان [illegible] ابن الراعی [illegible] تھے۔ ایک روز [illegible] قصر خلافت کی دہلیز میں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ جوں ہی وزیر السلطنت اس طرف سے گزرا ابن الراعی نے [illegible] زخمی ہو کر [illegible] اٹھا کر [illegible] خلافت میں [illegible] اس وقت [illegible] تھی۔ خلیفہ عاضد کے [illegible] بھیجا [illegible] تم نے [illegible] اپنے [illegible] کا [illegible] خلیفہ عاضد نے جواب دیا [illegible] کا [illegible] وزیر السلطنت نے [illegible] اپنے بیٹے رزیک کو طلب کر کے قلمدان وزارت سپرد کیا اور خلیفہ عاضد [illegible] صالح کی موت کے بعد اس کے بیٹے [illegible] الملک العادل کا خطاب دیا۔

زریک بن صالح کی وزارت: زریک نے عہدہ وزارت حاصل کر کے خلیفہ عاضد کی اجازت سے اپنے باپ کے قاتلوں خلیفہ عاضد کی پھوپھی امیر ابن قوام الدولہ اور ابن الراعی کو سزائے موت دی اور حکومت و سلطنت کا نظم و نسق کرنے لگا۔ بے سمجھے بوجھے شاور والی صعید کی معزولی پر تل گیا۔ شاور نہایت چالاک اور مدبر تھا۔ صالح اکثر کہا کرتا تھا کہ میں اسے سند حکومت دے کر بہت پچھتایا اور میں اسے معزول بھی نہ کر سکا۔ صالح نے انہی باتوں پر نظر کر کے شاور سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنے کی زریک کو ہدایت کی تھی۔ مگر زریک نے مطلق خیال نہ کیا۔ شاور کی معزولی کا حکم بھیج دیا اور اس کی جگہ امیر ابن الرفعہ کو صعید کا حاکم مقرر کیا۔ شاور کو اس سے سخت برافروختگی ہوئی۔ فوجیں مرتب کر کے قاہرہ کی طرف بڑھا۔

زریک کا خاتمہ: زریک اور اس کی فوج مقابلے کی طاقت اپنے میں نہ دیکھ کر اپنے چند غلاموں کے ساتھ کچھ نقد روپیہ اسباب لے کر نکل بھاگا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا اطفیح پہنچا۔ اتفاق سے ابن النضر مل گیا۔ اس نے زریک کو گرفتار کر لیا اور پابہ زنجیر شاور کی خدمت میں لا کر حاضر کر دیا۔ شاور نے اسے اور اس کے بھائی کو نظر بند کر دیا۔ چند روز بعد زریک نے جیل سے نکل جانے کا قصد کیا۔ زریک کے بھائی نے شاور تک یہ خبر پہنچا دی۔ شاور نے زریک کو اس کی وزارت کے ایک برس بعد اور اس کے باپ کی وزارت کے نو برس بعد قتل کر ڈالا۔

شاور کی وزارت: ۵۵۸ھ میں شاور مظفر و منصور قاہرہ میں داخل ہوا۔ عبد الصمد کے مکان پر جا کر اترا۔ اس کے ہمراہ اس کے بیٹے علی، طے اور کامل بھی تھے۔ دار الوزارت پر شاور کے قابض ہو جانے کے بعد خلیفہ عاضد نے قلمدان وزارت شاور کے حوالے کر دیا۔ "امیر الجیوش" کا خطاب مرحمت کیا۔ بنی زریک کے مال و اسباب اور مکانات پر قبضہ کر لینے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ شاور نے بنی زریک کے مال و اسباب، مکانات اور خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ مگر چالیس صندوق جو اب دولت علویہ کے وقف ہو جانے کے باعث دولت کے خزانے اور صحیفے ہیں۔

شاور کی معزولی: صالح بن زریک نے اپنے عہد وزارت میں امراء کا ایک گروہ بنایا تھا جنہیں برقیہ کے نام سے موسوم کیا کرتا تھا۔ اس گروہ کا سردار ضرغام نامی ایک شخص تھا۔ جو اس سے پہلے ہی سرائے خلافت کا داروغہ تھا۔ اس نے شاور کی وزارت کے نویں مہینے وزارت کا دعویٰ کیا۔ بالآخر شاور کو مصر سے نکال دیا اور خود دار الوزارت پر قابض ہو گیا۔ شاور نے مصر سے نکل کر شام کا راستہ لیا۔ ضرغام نے شاور کی روانگی کے بعد مصر میں قتل عام کا بازار گرم کر دیا۔ شاور کے بیٹے علی کو مار ڈالا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے امراء مصر کو تہ تیغ کیا۔ جو دولت علویہ کے جاں نثاروں میں سے تھے۔ اسی وجہ سے دولت علویہ کے قوائے حکمرانی ضعیف ہو گئے اور حکومت مدبروں اور سیاسی شخصیتوں سے خالی ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے سے ہی دن بعد اس بنیاد کو منہدم کر دیا۔

شاور اور سلطان نور الدین زنگی: شاور نے شام پہنچ کر الملک العادل سلطان نور الدین محمود زنگی کی خدمت میں دمشق میں حاضری حاصل کی۔ اپنی سرگزشت بیان کر کے امداد کا خواستگار ہوا اور شرط کی کہ اگر پھر عہدہ وزارت پر مستقل طور سے بحال ہو جاؤں گا تو امراء لشکر کی جاگیروں کے علاوہ ملک مصر کے تہائی محاصل پر دولت نوریہ کا قبضہ مسلط ہو گا۔ شیر کوہ سلطان نور الدین محمود کی فوج کا افسر اعلیٰ تھا۔ اس واقعہ کے آنے پر شیر کوہ سلطان نور الدین محمود کی خدمت میں آ گیا۔ ہم حسب موقع تحریر

کرنے کے لئے [illegible] ۵۵۹ھ میں سلطان نور الدین محمود نے اسد الدین شیرکوہ کو عظیم فوج کے ساتھ شاور کی کمک پر روانہ کیا۔ مصر پہنچ کر منصب وزیر ضرغام کو وزارت سے معزول کر دیا جائے اور شاور پھر وزارت پر مامور و بحال کیا جائے اور جو شخص اس کام کے انجام دینے میں مزاحم ہو اس سے جنگ کی جائے۔

شاور کی بحالی: اسد الدین شیرکوہ کی روانگی کے بعد سلطان نور الدین محمود اس خیال سے کہ مبادا مصری عیسائی فوج کی امداد حاصل کر کے شیرکوہ سے مقابلہ نہ کریں [illegible] عیسائیوں کی طرف روانہ ہوا۔ شیرکوہ اور شاور نے [illegible] مصر پہنچ کر آس پاس میں پڑاؤ کیا۔ ناصر الدین اور فخر الدین [illegible] ضرغام مصری فوج لے کر مقابلہ پر آئے۔ شیرکوہ نے ان دونوں کو شکست دے کر [illegible] کی طرف بڑھے [illegible] کے خلاف ضرغام سے [illegible] ضرغام کے دونوں بھائی گرفتار کر لئے گئے۔ شیرکوہ [illegible] ضرغام [illegible] بھاگ نکلا شہر سیدہ نفیسہ کے قریب پکڑا گیا اور قتل کیا گیا۔ اس کے دونوں بھائی ناصر الدین اور فخر الدین بھی قتل کر دیئے گئے۔ شاور [illegible] وزارت پر مامور کیا گیا [illegible] اسد الدین شیرکوہ کی مخالفت شروع کر دی۔ شیرکوہ [illegible] کے باعث [illegible] طرح [illegible] ہوا۔

شیرکوہ اور شاور کی جنگ: شیرکوہ مصر سے شام واپس آ کر ایک مدت تک نور الدین محمود کی خدمت میں حاضر رہا۔ ۵۶۲ھ میں نور الدین محمود سے مصر پر فوج کشی کی اجازت طلب کی۔ نور الدین محمود نے اجازت دی۔ چنانچہ شیرکوہ فوج لے کر [illegible] مصر [illegible] عیسائی [illegible] (باب مصر) [illegible] کے مقام [illegible] شاور نے عیسائیوں سے مدد طلب کی اور ان کی فوج [illegible] شیرکوہ کے مقابلے [illegible] پہلے شیرکوہ [illegible] مصریوں اور عیسائیوں کی کثرت سے [illegible] میدان جنگ [illegible] مصری اور عیسائی فوجوں کو شکست دے دی۔

شیرکوہ کا اسکندریہ پر قبضہ: شیرکوہ نے اس کامیابی کے بعد اسکندریہ کی طرف قدم بڑھایا۔ اہل اسکندریہ نے بلا مقابلہ کے شہر شیرکوہ کے حوالے کر دیا۔ شیرکوہ نے اپنے بھائی نجم الدین ایوب کے بیٹے صلاح الدین کو اسکندریہ کا حاکم مقرر کر کے صعید پر چڑھائی کی۔ مصری اور عیسائی امیر یہ خبر پا کر اپنی فوجوں کو [illegible] جمع [illegible] اسکندریہ کے [illegible] کو فتح کرنے کے لئے اسکندریہ کی جانب بڑھے اور اسکندریہ پہنچ کر صلاح الدین کا محاصرہ کر لیا۔ شیرکوہ کو اس کی خبر لگی تو اس نے صعید سے اسکندریہ کی طرف [illegible] صلاح الدین کی حمایت کے لئے کوچ [illegible] عیسائیوں نے [illegible] جنگ [illegible] شروع کر دی [illegible] شیرکوہ نے [illegible] کیا تھا کہ مصریوں اور عیسائیوں [illegible] مصالحت کا پیغام بھیجا [illegible] شیرکوہ نے اسکندریہ ان کے حوالے [illegible]

شیرکوہ جنگ سے لڑ کر دمشق کی جانب واپس ہوا۔ یہ واقعہ ۵۶۲ھ میں پیش آیا۔

شاور اور عیسائیوں کے درمیان معاہدہ عیسائیوں نے شیرکوہ کی واپسی کے بعد مصر میں اپنے چند شرائط پیش کئے۔

(۱) عیسائی فوجیں قاہرہ میں متعین رہیں گی۔ (۲) ان کی طرف سے ایک نیابتی حاکم قاہرہ میں رہے گا۔ (۳) شہر قاہرہ کے دروازوں پر عیسائیوں کا قبضہ رہے گا تاکہ نورالدین کا لشکر شہر میں داخل نہ ہوسکے۔ (۴) اس انتظام اور حسن کارکردگی کے معاوضہ میں ایک لاکھ دینار سالانہ حکومت مصر عیسائی بادشاہ کو دیا کرے گی۔ حکومت مصر نے ان تمام شرائط کو بخوشی منظور کرلیا۔

عیسائیوں کی عہد شکنی اس کے بعد عیسائیوں کو ملک مصر پر قبضہ کر لینے کی طمع دامن گیر ہوئی اور اہل مصر پر جابرانہ حکمرانی کرنے لگے۔ [illegible] قاہرہ پر قبضہ کر لینے پر مستعد و آمادہ ہوئے۔ شاور نے عیسائیوں کے خوف سے مصر کو ویران کر دیا۔ شہر میں آگ لگا دی۔ اہل شہر نے بازاروں کو لوٹ لیا۔ اس اثنا میں عیسائی قاہرہ پر قبضہ کر لینے کے قصد سے قاہرہ پہنچ گئے۔ خلیفہ عاضد نے سلطان نورالدین کو ان واقعات سے مطلع کیا۔ [illegible] اس خیال سے کہ مبادا خلیفہ [illegible] نورالدین کو بلا کر [illegible] عیسائیوں سے مصالحت کے لئے نامہ و پیام کرنے لگا۔ بالآخر دس لاکھ دینار مصری تاوان [illegible] پر مصالحت ہوئی۔ [illegible] جب کہ شاور نے عیسائیوں کے خوف سے اس سے پیشتر مصر کو ویران [illegible] ٹوٹ چکی۔

شیرکوہ کی قاہرہ روانگی شاور اور عیسائیوں کی مصالحت کا کام جلیس بن عبد القوی اور شیخ موفق کاتب سرانجام دے رہا تھا اور خلیفہ عاضد بھی مصالحت کا مخالف تھا۔ شاور نے قاضی فاضل عبدالرحیم بیسانی کو خلافت مآب کو [illegible] رضامندی کرنے کی [illegible] خلافت میں بھیجا [illegible] عیسائیوں کو [illegible] اس سے [illegible] خلیفہ عاضد نے [illegible] دربار خلیفہ عاضد کا قاصد پہنچا تو نورالدین نے شیرکوہ کو لشکر تیار کرنے کا حکم دیا اور [illegible] شیرکوہ کو بہت سا مال و اسباب جنگ مرتب کر کے مصر کی جانب خلیفہ عاضد کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ اس مہم میں صلاح الدین (شیرکوہ کا بھتیجا) بھی شیرکوہ کی درخواست پر [illegible] اور اس کے ساتھ ایک جماعت امراء [illegible] شیرکوہ [illegible] آمد [illegible] اس وقت عیسائیوں کو شیرکوہ کی آمد کی خبر [illegible] قاہرہ [illegible] بچے کھچے واپس ہو گئے۔

شاور کا قتل [illegible] روایت [illegible] شیرکوہ [illegible] قاہرہ میں [illegible] ۷ ربیع الآخر ۵۶۴ھ [illegible] مظفر و منصور قاہرہ میں داخل ہوا۔ خلیفہ عاضد نے خلعت خوشنودی عطا کی اور شیرکوہ [illegible] شاور [illegible] اس کے دماغ [illegible] پریشان [illegible] تھے۔ [illegible] خلیفہ عاضد نے شیرکوہ کو شاور کے قتل کا [illegible] ارشاد فرمایا [illegible] اقبال کا دن ڈھل چکا تھا [illegible] شیرکوہ نے اپنے بھتیجے صلاح الدین بن ایوب اور عزالدین جردیک کو اس کام

کے مقرر کرنے پر متعین کیا۔ ایک روز شاور حسب دستور شیرکوہ سے ملنے کے لئے آیا۔ شیرکوہ اس وقت امام شافعیؒ کی قبر پر گیا ہوا تھا۔ شاور بھی یہ خبر پا کر امام شافعیؒ کے مقبرے کی طرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں صلاح الدین اور عزالدین جردیک سے ملاقات ہو گئی۔ ان دونوں نے شاور کو قتل کر کے سر اتار لیا اور خلیفہ عاضد کی خدمت میں جا کر پیش کر دیا۔ عوام الناس نے شاور کے مکانات لوٹ لئے۔ دونوں بیٹے کامل اور طے ان لوگوں کے ساتھ قصر وزارت میں ان کے ہوا خواہ تھے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیئے گئے۔ خلیفہ عاضد نے خوش ہو کر شیرکوہ کو وزارت کا عہدہ عطا کیا اور "المنصور امیر الجیوش" کا خطاب مرحمت فرمایا۔

شیرکوہ کی وزارت۔ شیرکوہ نے عہدۂ وزارت سے ممتاز ہو کر قصر وزارت میں جا کر قیام کیا۔ ملک کے نظم و نسق کی جانب توجہ کی۔ دولت و حکومت خلیفہ پر غالب اور متصرف ہوا۔ حکم دیا کہ جاگیریں دی جائیں۔ اپنے مصاحبوں اور امرائے لشکر کو حکم دیا کہ اہل مصر کو مصر میں آباد رہنے کے لئے چھوڑ دو۔ ان کے اس فعل سے جو کہ انہوں نے ان کی بربادی اور ویرانی میں کیا تھا بیزاری اور ناراضگی ظاہر کی۔ اس کے بعد شیرکوہ کبھی دربار خلیفہ میں خلیفہ سے ملنے نہ گیا۔ ایک روز جوہر استاد نے خلیفہ عاضد کی طرف سے کہا۔ مولانا امیر المومنین فرماتے ہیں کہ ہم کو یقین کامل ہے کہ اللہ جل شانہ نے دشمنان خلافت کے مقابلے میں ہماری مدد کو تمہارے ذریعہ سے بھیجا ہے۔ ہم کو امید ہے کہ تم ہمیشہ اپنی خیر خواہی کا اسی طرح ثبوت دیتے رہو گے۔ شیرکوہ نے اس قدر دانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کیا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جیسی توقع ہے ویسی ہی بلکہ اس سے زیادہ آپ کو ثابت کر دکھاؤں گا۔ خلیفہ عاضد نے خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا اور جلیس بن عبدالقوی کے برابر بیٹھنے کی جگہ مقرر کی۔

جلیس بن عبدالقوی داعی الدعاۃ اور قاضی القضاۃ بھی تھا۔ شیرکوہ نے اس کو اس کے عہدے پر بحال و قائم رکھا۔

شیرکوہ کی وفات: اس کے بعد اسد الدین شیرکوہ نے کچھ وزارت سے دو مہینے چند دن بعد اور بعض کہتے ہیں کہ گیارہ مہینے بعد وفات پائی۔ بوقت وفات اپنے مصاحبوں اور امرائے لشکر کو وصیت کی کہ کسی وقت بھی تم ارض مصر کو چھوڑنے کا قصد نہ کرنا۔

صلاح الدین کی وزارت: شیرکوہ کے انتقال کے وقت امرائے نوریہ میں سے عین الدولہ یاروقی، قطب الدین ینال، سیف الدین مشطوب ہکاری اور شہاب الدین محمود حارمی قاہرہ میں موجود تھے۔ یہ لوگ رتبۂ وزارت اور ریاست کے حاصل کرنے میں باہم جھگڑ پڑے۔ ہر فریق نے دوسرے کو مغلوب کرنے کی غرض سے اپنے اپنے ہوا خواہوں کو جمع کیا۔ لیکن خلیفہ عاضد اس خیال سے کہ صلاح الدین ابھی کمسن ہے سلطنت کو بخیر و خوبی نہ چلا سکے گا اور ارکین خلافت قبضہ میں رہ سکیں گے، صلاح الدین کی وزارت کی طرف مائل ہوا۔ اکثر ارکین دولت نے اس خیال کی موافقت کی۔ بعض کی یہ رائے ہوئی کہ ان کا لشکر دستہ شام کی طرف واپس کر دیا جائے اور ان پر قراقوش کو حکومت دی جائے۔ خلیفہ عاضد نے کثرت رائے کے مطابق صلاح الدین کو محل سرائے خلافت میں طلب کر کے قلمدان وزارت مرحمت فرمایا۔ اس سے امرائے نوریہ میں سخت بددلی پیدا ہوئی۔ مگر فقیہ عیسیٰ ہکاری کی ملاقات اور تدبیر سے جو صلاح الدین کا دلی خیر خواہ تھا۔ کل امرائے نوریہ صلاح الدین کی طرف مائل و راغب ہو گئے۔ عین الدولہ یاروقی ایک ضدی آدمی تھا۔ اس نے کسی طرح اطاعت قبول نہ کی۔ ترک رفاقت

کے شام چلا گیا۔

الغرض صلاح الدین مصر میں خلیفہ عاضد کی وزارت کا کام انجام دینے لگا۔ اسے سلطان نورالدین محمود زنگی کے دربار میں بھی تعلق تھا اور ان کی طرف سے صلاح الدین مصر میں ایک نائب کے طور پر رہتا تھا۔ نورالدین اسے امیر سپہ سالار کے خطاب سے یاد کرتا تھا۔ خط و کتابت میں اس کا نام لکھنے کی بجائے امیر سپہ سالار و جمیع امراء فوج یا مصریہ کے تحریر کرنے پر اکتفا کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ صلاح الدین تمام امور سلطنت کے سیاہ و سفید کرنے کے اختیارات اپنے قبضہ اقتدار میں لے لیا اور خلیفہ عاضد کے قوائے حکمرانی کمزور ہوتے گئے مصر کے دارالمعونہ کو جو کہ اہل مصر کے زندیقوں کا مکان اور قید خانہ تھا منہدم کرا دیا شافعیہ کا مدرسہ تعمیر کرایا۔ اسی طرح دارالغزل کو بھی مسمار کرا کے مالکیہ کا مدرسہ بنوایا۔ شیعی قاضیوں کو معزول کر کے شافعی قضاۃ مقرر کئے اور اپنی طرف سے تمام بلاد مصر میں ایک ایک نائب مقرر کیا۔

عیسائیوں کا محاصرہ دمیاط: جس وقت اسد الدین شیرکوہ امراء فوج کے ساتھ مصر میں آیا اور عہدہ وزارت حاصل کر کے مصر کے ملک پر قابض و متصرف ہو گیا اور عیسائیوں سے ملک مصر خالی کرا لیا۔ اس وقت عیسائیوں کو اپنی زیادتی پر ندامت ہوئی۔ جو کچھ خطیر خراج ان کو ملک مصر میں ملتا تھا وہ بھی موقوف ہو گیا۔ علاوہ یہ ہوا کہ ان کو بیت المقدس پر قبضہ رکھنے میں بھی آئندہ خطرات کا خیال پیدا ہوا عیسائیان صقلیہ اور اندلس کو یہ واقعات لکھ بھیجے اور ان سے امداد طلب کی۔ چنانچہ تھوڑے دن بعد عیسائی مجاہدوں کا ایک عظیم گروہ عیسائیان شام کی کمک پر آ گیا۔ ان سے شام کے عیسائیوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ مسلح ہو کر دریائی راہ سے دمیاط کا آ کر محاصرہ کر لیا۔ دمیاط کی حکومت پر ان دنوں شمس الخواص منکورس نامی ایک امیر مامور تھا۔ اس نے صلاح الدین کو اس سے مطلع کیا۔ صلاح الدین نے بہاؤ الدین قراقوش کو ایک فوج کی افسری کے ساتھ اہل دمیاط کی مدد کو روانہ کیا خزانہ مالی و اسباب اور بے شمار آلات حرب مرحمت کئے اس کے ساتھ ساتھ سلطان نورالدین محمود زنگی سے بھی امداد طلب کی شیعوں اور سوڈانیوں کی وجہ سے مصر نہ چھوڑنے اور بذات خود جانے کی معذرت کی۔ نورالدین محمود نے بھی وقتاً فوقتاً تھوڑی تھوڑی سی فوجیں اہل دمیاط کی امداد کو روانہ کیں اور ان کی قوت تقسیم کرنے کے خیال سے خود بھی سواحل شام سے حملہ آور ہوا اور پے بہ پے زور دار حملوں سے عیسائیوں کو تنگ کرنے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی گروہ مجاہدوں نے گھبرا کر پچاس یوم کے بعد دمیاط سے محاصرہ اٹھا لیا۔ لوٹ کر اپنے شہروں میں آئے تو انہیں ویران اور خراب پایا۔ خلیفہ عاضد نے اس کامیابی پر صلاح الدین کی بے حد مدح و ثنا کی۔ اس کے بعد صلاح الدین نے اپنے باپ نجم الدین اور اپنے تمام اصحاب و احباب کو شام سے مصر طلب کر لیا۔ خلیفہ عاضد ان لوگوں سے ملنے کے لئے آیا اور بڑی آؤ بھگت کی۔

صلاح الدین کے خلاف سازش: جس وقت صلاح الدین کا قدم استقلال کے ساتھ حکومت مصر پر جم گیا۔ عیسائیان مصر اور ان کے بدخواہوں کو بے حد رنجش ہوئی۔ ان میں سے ایک گروہ جس میں عویرش قاضی القضاۃ ابن کامل، امیر معروف عبدالصمد کاتب اور عمارہ یمنی زبیدی شاعر تھا صلاح الدین کے خلاف مشورہ کرنے کی غرض سے جمع ہوا۔ ان سب کا سرگروہ اور پیشوا یہی عمارہ یمنی تھا۔ ان لوگوں نے بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے کیا کہ مصر سے ترکوں کو نکال باہر کرنے کے لئے عیسائیوں سے امداد لینا چاہئے اور اس صلہ میں مصر کے مالیہ سے ان کا ایک حصہ مقرر کر دیا جائے۔ اس صلاح و مشورہ میں سوڈانی غلام اور قصر خلافت کے خدام بھی شریک تھے۔ موتمن الخلافۃ قصر خلافت کے خادموں کا سردار تھا۔

خلیفہ عاضد کا پروردہ تھا۔ اس کی لڑکی خلیفہ عاضد کی بیوی تھی چنانچہ مؤتمن الخلافت نے اپنے مکان میں عیسائی سفیر کو ایک روز خلیفہ عاضد سے ملایا۔

عیسائی سفیر یہ خیال کرتے تھے کہ خلیفہ عاضد نے ہم سے جو عہد و پیمان کر لیا ہے وہ ابھی پکا ہے۔ [illegible] اس کی خبر نجم الدین بن مصال تک پہنچی جو شیعوں کا ایک نامور سردار تھا۔ اسے صلاح الدین سے خاص تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ صلاح الدین نے [illegible] حکومت سلطانی تھی چونکہ بہاء الدین قراقوش سے اس [illegible] کی بات پر شبہ پیدا ہو گیا تھا۔

عیسائی سفیر کی گرفتاری: شیعوں نے یہ خیال کر کے نجم الدین کو سلطان سے ہمدردی آ گئی ہے [illegible]

بتا دیا کہ [illegible] ہو جائے گی۔ [illegible] عمارہ یمنی [illegible] عاضد کا [illegible] کے چار [illegible]

[illegible] قاضی القضاۃ [illegible] کیا جائے گا۔ [illegible]

[illegible] نجم الدین [illegible] خلیفہ عاضد [illegible] موافقت [illegible]

[illegible] صلاح الدین [illegible] صلاح الدین نے ان [illegible] عیسائی سفیر کو گرفتار کر لیا۔ [illegible]

[illegible] ان کے [illegible] مرنے خلافت کے [illegible] طلب کرنے [illegible]

[illegible] خلیفہ عاضد [illegible] خلافت سے [illegible] کے خلاف [illegible]

بیان کیا کہ خلیفہ عاضد نے کل مرنے خلافت [illegible] صلاح الدین

نے خلیفہ عاضد [illegible] کا اظہار کیا۔ [illegible] خلیفہ عاضد میرے مکان پر تشریف لائے

اور عیسائیوں کے سفیر سے ملاقات کرنے کا اتفاق [illegible] کے اقرار سے صلاح الدین کو اس

خلیفہ عاضد کے [illegible] پہنچ گئی۔

سازشیوں کا خاتمہ: عمارہ یمنی [illegible] قاضی [illegible] خدمت میں [illegible] اپنے بھائی

صلاح الدین [illegible] خلیفہ عاضد [illegible] ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں [illegible] اور

[illegible] اس کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکومت [illegible]

[illegible] کوشش [illegible] صلاح الدین

[illegible]

صلیب پر چڑھا دیا۔

عمارہ یمنی کا قتل: اس واقعہ کے [illegible] کے قتل کا حکم [illegible] کے قتل اور دار

پر چڑھائے جانے کا حکم صادر ہوا۔ [illegible] عمارہ نے قاضی فاضل سے [illegible]

درخواست کی قاضی فاضل نے انکار کر دیا۔ عمارہ یہ اشعار پڑھتا سامنے سے گزر گیا اور یہ کہتا ہوا مقتل کی جانب چلا:

عبـــد الـــرحیـــم قـــد احتـــجـــب
ان الـــخـــلاص هـــو الـــعـــجـــب

''عبدالرحیم (قاضی فاضل) اوجھل ہو گیا اب رہائی تعجب سے ہے''۔

سوڈانیوں کی بغاوت: کتاب ابن اثیر میں لکھا ہے کہ صلاح الدین کو ان لوگوں کی حرکات سے اس طرح اطلاع ہوئی کہ ان لوگوں نے جو خط عیسائیوں کو لکھا تھا وہ کسی ذریعہ سے صلاح الدین کے کسی مصاحب کے ہاتھ آ گیا۔ اس نے اس خط کو پڑھ کر مع جاسوس کے صلاح الدین کی خدمت میں پیش کر دیا۔ صلاح الدین نے پہلے مؤتمن الخلافہ کو اس جرم کی پاداش میں قتل کرایا۔ اس کے بعد تمام خدام محل سرائے خلافت کو معزول کر کے بجائے ان کے نئے خدام مقرر کئے۔ بہاؤ الدین قراقوش کو ان کی سرداری عنایت فرمائی۔ سوڈانیوں کو اس سے اشتعال پیدا ہوا۔ تقریباً پچاس ہزار سوڈانیوں نے جمع ہو کر صلاح الدین کے خلاف ہنگامہ کر دیا۔ چنانچہ صلاح الدین کے لشکر اور سوڈانیوں سے قصر خلافت اور قصر وزارت کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی۔ سوڈانی شکست کھا کر بھاگے تعاقب کنندہ گروہ نے ان کے گھروں کو آگ لگا دی۔ ان کے مال و اسباب کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ ہزاروں سوڈانی تہ تیغ ہوئے۔ باقی ماندگان نے امان کی درخواست کی۔ امان دے دی گئی اور جزیرہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ شمس الدولہ توران شاہ کو اس کی خبر پہنچی۔ مسلح ہو کر ان کی طرف گیا اور ان کو کچل کر انھیں پامال کیا۔

دولت فاطمیہ کا خاتمہ: جس روز سے صلاح الدین کی حکومت کا سکہ ملک مصر میں استقلال و استحکام کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور وہ قصر خلافت پر قابض ہو گیا تھا اور ساتھ ہی ساتھ خلیفہ عاضد کی حکومت و خلافت کی مشین کے پرزے ڈھیلے اور ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے۔ اسی دن سے سلطان نور الدین محمود تحریک کر رہا تھا کہ مصر سے خلافت علویہ کا خطبہ موقوف کر دیا جائے اور خلیفہ مستضی کے نام اور خلافت عباسیہ کے نام نامی سے مساجد کے منبروں کو زینت دی جائے۔ مگر صلاح الدین اس خوف سے کہ مبادا کوئی فتنہ و فساد برپا نہ ہو جائے حکمت عملی سے ٹال رہا تھا اور یہ معذرت کرتا جاتا تھا کہ اس سے اہل مصر مشتعل و برافروختہ ہو جائیں گے۔ نور الدین نے ان معذرت پر مطلق توجہ نہ کی۔ ڈانٹ کا خط تحریر کیا اور خلیفہ عاضد سے سازش کر لینے کا الزام لگایا۔ صلاح الدین نے اپنے مصاحبوں سے اس بابت مشورہ کیا۔ مصاحبوں نے رائے دی کہ نور الدین کی مخالفت اچھی نہیں۔ جیسا حکم ہوا اس کی تعمیل کرنا مناسب اور آئندہ بہبودی کا باعث ہے۔

خلیفہ عاضد کی وفات: اسی زمانے میں بلاد عجم کی طرف سے ایک عجمی بطور وفد صلاح الدین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ شخص ''الامیر العالم'' کے لقب سے مخاطب کیا جاتا تھا۔ اس نے یہ معلوم کر کے کہ صلاح الدین اور اس کے اراکین خلافت عباسیہ کے خطبہ پڑھنے سے پس و پیش کر رہے ہیں، حاضرین سے کہا کہ میں خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھوں گا۔ چنانچہ محرم ۵۶۷ھ کے پہلے خطبہ جمعہ میں خلیفہ مستضی کے نام کا اس نے خطبہ پڑھا اور ان کے لئے دعا کی۔ کسی نے دم نہ مارا۔ دوسرے جمعہ میں صلاح الدین نے مصر و قاہرہ کے خطیبوں کو خلیفہ عاضد کے نام کا خطبہ موقوف کرنے اور خلیفہ مستضی کے نام کا خطبہ پڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ تمام خطیبوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور اس مضمون کا ایک گشتی فرمان تمام ممالک مصر میں بھیج

یا خلیفہ عاضد اسی وقت [illegible] علالت [illegible] یوم عاشورہ [illegible] محرم [illegible]
کو اس نے وفات پائی۔

شاہی خزانہ کی لوٹ صلاح الدین نے [illegible] قصر خلافت کے تمام [illegible]

داؤد بن عاضد [illegible]

سلیمان بن داؤد کا قتل [illegible]

[illegible]

باب [illegible]

امارت مسیلہ و زاب بنی حمدون کے حکمران

علی بن حمدون: [illegible]

علی بن حمدون کی روپوشی: [illegible] میں مرگیا۔

جعفر بن علی حمدون: [illegible]

اپنی حکومت و ریاست کی بنیاد ڈالی۔ یہاں تک وہ جمے قائم کئے۔ محل سرائیں بنوائیں۔ حمامات تعمیر کئے۔ ایک مدت تک ان لوگوں کی حکومت اس شہر میں قائم رہی۔ دور دور سے علماء و شعراء ان کے دربار میں آتے تھے۔ انہی میں سے ابن ہانی اندلسی شاعر بھی تھا۔ اس کے قصائد مدحیہ جو اس نے جعفر و یحییٰ کی شان میں لکھے تھے معروف و مشہور ہیں۔

جعفر اور زیری کی عداوت جعفر اور زیری بن مناد میں پرانی عداوت تھی۔ دونوں میں حکومت و ریاست کی بابت متعدد لڑائیاں ہو چکی تھیں۔ جس کی وجہ سے زیری کو جب کہ وہ زناتہ کی سرکشی و بغاوت کے باعث مغرب سے واپس آ رہا تھا سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد جب معز نے ۳۶۰ھ میں قاہرہ جانے کا قصد کیا تو جعفر کو مسیلہ سے بلا بھیجا۔ جعفر کو اس سے خطرہ پیدا ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ بجائے معز کے پاس جانے کے جعفر زناتہ سے جا ملا۔ چنانچہ خلیفہ معز نے اس سے خط و کتابت کا سلسلہ منقطع کر دیا۔

زیری بن مناد کا قتل جعفر نے زناتہ اور مغرب کے متعدد قبائل سے جوڑ توڑ کر کے اور خلیفہ مستنصر کے عہد حکومت کی اطاعت کی ترغیب دی۔ زناتہ نے خوشی و رغبت سے مستنصر کی خطبہ پڑھنا قبول کر لیا اور آمادہ ہو گئے۔ ملک زیری بن مناد آ پہنچا اور اس نے جنگ شروع کر دی۔ اتفاق یہ کہ اس میں زیری خود مارا گیا اور اکثر اس کے ہمراہی بھی مارے گئے۔ زیری بڑا بہادر اور جانباز تھا۔ زیری گھوڑے سے گر پڑا تو کسی نے اس کا سر کاٹ لیا۔ خاتمہ جنگ کے بعد جعفر نے زیری کے سر کو چند امراء زناتہ کے ساتھ خلیفہ مستنصر کی خدمت میں بھیج دیا۔ خلیفہ مستنصر نے ان لوگوں کی بے حد عزت افزائی کی اور زیری کے سر کو بغرض عبرت بازار قرطبہ میں آویزاں کرا دیا۔ اس واقعہ سے یحییٰ بن علی کی مستنصر کے دربار میں قدر و منزلت بڑھ گئی۔ جعفر کو بھی فکر قدر افزائی دربار خلافت میں حاضر ہونے کی تمنا ہوتی تھی۔

یوسف بن زیری کا حملہ کچھ عرصہ بعد بلکین یعنی یوسف بن زیری اپنے مقتول باپ کے خون کا بدلہ لینے کی تیاری کرنے لگا۔ کمزوری طبیعت کی وجہ سے جعفر کے مقابلہ سے بھی بچا [illegible] تھا۔ عوام کا کیا ذکر ہے۔ زناتہ کے امراء زناتہ بھی کمزور و فرار کی وجہ سے اپنے آنے والے حریف کی مدافعت سے عاجز و مجبور ہو گئے۔ اس سے جعفر کو خطرہ پیدا ہوا۔ کشتیوں پر مال و اسباب، حشم، خدم اور جس قدر خزانہ ممکن تھا بار کر کے اور دربار و اقامت قرطبہ کا راستہ لیا۔ جعفر کے ساتھ بڑے بڑے امراء زناتہ تھے جو دولت امویہ اندلسیہ کے مطیع و وفادار تھے۔ قرطبہ پہنچا۔ دربار دولت امویہ اندلسیہ ان لوگوں سے عزت و احترام سے ملا۔ اقامت دینے کو توقیر و عزت سے ٹھہرایا۔ جب ایک مدت کے بعد یوسف بن زیری کا طوفان بدتمیزی ختم ہو گیا اور تمام بلاد میں امن و امان کی ہوا چلنے لگی تو یہ لوگ اپنے گھروں کی جانب واپس ہو گئے۔ چنانچہ تاجدار دولت امویہ نے ان لوگوں کو عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا۔ یہ لوگ اپنے دلوں میں دولت امویہ کی محبت اور وفاداری لئے ہوئے واپس ہوئے۔

امرائے زناتہ کی واپسی یحییٰ بن علی بن حمدون والی زاب مسیلہ کی اولاد ان لوگوں کے ساتھ شریک تھی صرف اس نے مستقلاً دار الخلافت میں قیام کیا۔ خلیفہ وقت نے بڑی قدر افزائی کی۔ یہاں کے گروہ میں ان لوگوں کو داخل کر لیا اور ان کو روزینے اور وظائف عطا کئے [illegible] یہ لوگ [illegible] خلیفہ کی

قدردانی کی وجہ سے قدیمی بہی خواہانِ دولت میں شمار کیے جانے لگے۔

بنی حمدون کی گرفتاری و رہائی: اس کے تھوڑے دن بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ علی بن حمدون نے دربار خلافت میں ایک روز کسی امر پر بحث و مباحثہ کرتے ہوئے آداب خلافت کا لحاظ چھوڑ دیا۔ جس کی وجہ سے ان کو دارالعتاب شاہی میں گرفتار ہوئی۔ جعفر دارالخلافت میں سب کو طلب کر کے قید کر دیا۔ پھر چند دن کے بعد جب خلیفہ حکم بہ مرض فالج مبتلا ہوا اور مغرب میں مرعیوں کا مطلع حکومت غبار آلود ہو چلا اور حکومت کو سرحدی حفاظت اور دشمنان خلافت کی مدافعت کی ضرورت محسوس ہوئی تو علی بن حمدون کی اولاد کو قید سے رہائی دی گئی۔ یحییٰ بن محمد بن ہاشم سرحدی مقامات سے طلب کیا گیا۔ (یہ کافی دنوں مغرب کا والی تھا) حاجب مصحفی نے رائے دی کہ جعفر بن علی بن حمدون یا اس کے بھائی کو سرحد پر بھیجا جائے کیونکہ یہ ایک مدت تک زناتہ مغرب کے ساتھ رہ چکے ہیں۔ اسی طرح ادارسہ بھی بنی حمدون ہی کی بدولت تخت کی کرسی پر متمکن کیے گئے۔ جعفر اور اس کے بھائی یحییٰ کو مغرب کی سند حکومت عطا کی گئی۔ شاہانہ خلعت دیے گئے۔ دونوں بھائیوں کو بے حد مال و اسباب دیا گیا۔ الغرض جعفر ۳۶۵ھ میں بلاد مغرب کے انتظام اور اسے دشمنوں کے حملوں سے بچانے کے لیے مغرب کی طرف روانہ ہوا اور پہنچتے ہی سرکشی دفع کرنے میں مشغول ہوئے۔ قوم زناتہ کی بنی یفرن مغراوہ اور مکناسہ نے حاضر ہو کر خلافت کی اطاعت قبول کر لی۔

محمد بن ابی عامر: خلیفہ حکم کے مرنے پر ہشام نے تخت سلطنت پر قدم رکھا۔ اس کے عہد خلافت میں منصور بن ابی عامر کے ہاتھ میں عنانِ حکومت تھی۔ اس نے اپنے ابتدائے زمانہ حکمرانی میں بلاد سرحدی جس سے صرف سبتہ کے انتظام پر اکتفا کیا۔ فوجی لشکر اور عمید دولت کی توجہ اس شہر کی طرف منعطف ہوئی اور علم و سیف کے تحت میں اس شہر کا انتظام دیا گیا۔ اس کے عمال اور شہر والوں کی جانب سے بے پرواہی ظاہر کی گئی۔ مگر ساتھ ہی علی بن حمدون کی اولاد نے بھی انتظام رکھے۔ خلعت اور جاگیرات دربار خلافت سے آتے رہے۔ وفود کی آمد و رفت جاری رہی۔ ایسے واقعات کے دوران جعفر اور یحییٰ پسران علی بن حمدون کے درمیان ان بن ہو گئی۔ یحییٰ نے اپنے بھائی جعفر سے علیحدگی اختیار کر کے بصرہ کی راہ لی اور اکثر امراء و سرداران لشکر نے بصرہ کی راہ لی۔ جس میں زناتہ اور بالخصوص جعفر کا اثر تھوڑا رہ گیا۔ اسی زمانے کے قریب یحییٰ جا کر محمد بن ابی عامر نے عنان حکومت سنبھالی تو اس میں جعفر کو مستعدی و کارگزاری کی وجہ سے دارالخلافت طلب کیا۔ چونکہ اس سے پیشتر جعفر و خلیفہ حکم کا باہم اعتماد اس کی بدولت اکثر معاملات کا سرانجام کرتا تھا اس وجہ سے محمد بن ابی عامر نے حکم کی تعمیل میں زیادہ جلدی سے کام لیا۔ یحییٰ جب بھاگ کر چلا گیا تو ملک مغرب کی قوت اپنے بھائی کے لیے چھوڑ کر محمد بن ابی عامر کی جانب روانہ ہوا۔ جس وقت دارالخلافت میں پہنچا اس کی بے حد آؤ بھگت کی گئی۔ عزت و احترام سے شاہی محل میں ٹھہرایا گیا۔

بلکین کی مغرب پر فوج کشی: بلکین نے ۳۶۹ھ میں مغرب پر فوج کشی کی۔ محمد بن ابی عامر نے قرطبہ سے فوجیں آراستہ کر کے مدافعت کی غرض سے جزیرہ کی جانب کوچ کیا۔ جعفر بن علی نے سبتہ کی حفاظت پر کمر ہمت باندھی۔ بیچ دار اندلس نے ایک معقول اسباب خلعت وغیرہ سے محمد بن ابی عامر کی تقویت کے لیے روانہ کیے۔ ہوتے ہوئے مگر اس کی

---

۱. حوالہ کتاب ابن خلدون جلد ۴ صفحہ ۲۳۶

ہاشت جانی کو آ پہنچے۔ بلکین منصور بے نیل مرام واپس ہوا جیسا کہ آئندہ ہم تحریر کریں گے۔

جعفر بن علی کا قتل: اس واقعے کے بعد محمد بن ابی عامر کی مولہ میں جعفر سے مشکوک و مشتبہ ہو گیا رفتہ رفتہ یہ شک اس حد تک بڑھا کہ محمد بن ابی عامر نے لوگوں کو جعفر کے قتل پر مامور کر دیا چنانچہ ان لوگوں نے اس کے گھر میں گھس کر سنہ؎ .... میں قتل کر ڈالا۔

یحییٰ بن علی: اس کے بعد یحییٰ بن علی مصر چلا گیا۔ عزیز باللہ کے محل میں اترا۔ عزیز باللہ نے کمال احترام سے ٹھہرایا۔ چنانچہ ایک مدت تک عزت و توقیر سے مصر میں مقیم رہا۔ جس وقت فلفول بن خزرون نے عہد حکومت حاکم بامر اللہ میں طرابلس کو صنہاجہ کے قبضہ سے نکالا۔ لیکن کوشش کی تو اس وقت خلیفہ حاکم نے فوجیں مرتب و آراستہ کر کے طرابلس کی جانب روانہ کیں۔ اس کی سرداری کا علم یحییٰ بن علی ہی کو عطا کیا تھا۔ مقام برقہ تک پہنچ کر بدویوں میں سے بنو قرہ نے مزاحمت کی جس سے یحییٰ کی جمعیت متفرق و منتشر ہو گئی بہ مجبوری مصر واپس آیا اور وہیں ٹھہرا اور مصر ہی میں مر گیا۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین

؎ اصل کتاب میں اس جگہ سنہ نہیں ہے۔ مترجم

باب: ۱۵

قرامطہ

اس دعوت کا اظہار خود تو مہدی نے کیا اور نہ فاطمیون میں سے کوئی شخص مہدی ہوا۔ اس حکومت کے بانی مہدی اس بیعت سے مہدی کے ایلچی تھے [illegible] جیسا کہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

قرامطہ کی اصل: قرامطہ کی دعوت [illegible] مخصوص ہو گیا۔ ان میں سے ایک ۲۷۸ھ [illegible] قرمط بن یحییٰ مہدی کے ایلچیوں میں سے تھا [illegible] کے لقب سے بھی ملقب کیا جاتا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جو کوفہ میں اس کے بعد عراق و شام میں اس مذہب کے پھیلانے والا اور حکومت [illegible] بانی تھا۔ مگر ان کی [illegible] کے باوجود حکومت و دولت کی بنا قائم نہ ہو سکی۔ دوسرے کا نام ابو سعید حسن بن بہرام جنابی تھا۔ اس نے بحرین میں قرامطہ کا مذہب پھیلایا اور حکومت و ریاست کی بنا قائم کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہوا۔ یہاں پر اس کی اور اس کی آئندہ نسلوں کی حکومت [illegible] خلافت و سلطنت [illegible] جیسا کہ آئندہ آپ پڑھیں گے۔

قرامطہ: قرامطہ کے اعتقادات اور مذہبی مسائل [illegible] شریعت اسلامیہ کے سراسر مخالف ہیں۔ سب سے پہلے ۲۷۸ھ میں ایک شخص سواد کوفہ میں ظاہر ہوا۔ بظاہر زہد و تقویٰ، عبادت اور ریاضت کا بہت پابند تھا۔ اس کا گمان تھا کہ میں مہدی موعود کی طرف سے ایلچی ہوں۔ [illegible] جماعت اس کی تابع ہو گئی۔ اسے قرمط کے لقب [illegible] جو شخص اس کی جماعت میں [illegible] ہوتا تھا اس سے ایک دینار امام موعود کے لئے لیتا تھا۔ اس جماعت پر اس نے بارہ نقیب مقرر کئے تھے جنہیں حواریوں کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ [illegible] گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا [illegible] اس کے [illegible] جس کی بشارت احمد بن محمد بن حنفیہ نے دی تھی اور یہ احمد نبی تھا

قرامطہ کے عقائد: اس مذہب نے نماز میں [illegible] ان لوگوں میں ایک کتاب کی اشاعت کی جاتی ہے جس کی بابت ان کا خیال ہے کہ [illegible] مہدی کو پیش کیا گیا تھا۔ اس کتاب میں نماز کی ترکیب اس طرح لکھی ہے: بسم اللہ کے بعد [illegible]

میں ان فقروں کو پڑھے۔

"الحمد لله بكلمته و تعالى باسمه المنجد لاوليائه باوليائه قل الاهلة مواقيت للناس ظاهرها ليعلم عدد السنين والحساب والشهور والايام وباطنها اوليائي الذين عرفوا عبادي سبيلي اتقون يا اولي الالباب و انا الذي لا اسئل عما افعل وانا العليم الحكيم و انا الذي ابلو عبادي و امتحن خلقي فمن صبر على بلائي و محنتي و اختباري القيته في جنتي و اخلدته في نعمتي و من زال عن امري و كذب رسلي اخلدته مهانا في عذابي و اتممت اجلي و اظهرت على السنة رسلي فانا الذي لا يتكبر علي جبار الا وضعته ولا عزيز الا اذللته فليس الذي اصر على امره و دام على جهالته و قالوا لن نبرح عليه عاكفين و به موقنين اولئك هم الكافرون"

اس کے بعد رکوع کرے اور رکوع میں کہا: "سبحان ربي و رب العزة تعالى عما يصف الظالمون" پڑھے پھر دو سجدے کرے سجدے میں "الله اعلى" دو مرتبہ اور ایک بار "الله اعظم" کہے۔ [illegible] دو روزے رکھے ایک مہرجان کے دن اور دوسرا نوروز کے دن۔ نبیذ کا پینا حرام تھا۔ شراب حلال تھی۔ جنابت کے لئے غسل نہ تھا بلکہ صرف وضو کر لینا کافی تھا۔ تمام درندوں اور پنجہ دار جانوروں کا کھانا حرام تھا۔ جو شخص اس مذہب کا مخالف ہو اور برسرِ جنگ ہو اس کا قتل واجب تھا اور جو شخص برسرِ جنگ نہ آئے اس سے جزیہ لیا جائے۔ اس کتاب میں اسی قسم کے مسائل اور لغو باتیں درج ہیں جو اسلام کے معارض و مخالف ہیں جن سے ان کا کذب و بطلان روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے۔

اس گروہ کو ان امور سے ایسے خرافات اور بے ہودہ [illegible] قائم [illegible] ہے پر [illegible] کی مشہور روایات [illegible] "احادیث صحیحہ" میں یوں ہی بیان ہیں۔ جن کے [illegible] مذہب اہل [illegible] نے مقدمہ تاریخ [illegible] مذہب اسماعیلیہ میں تحقیق کی ہے۔ قرامطہ مہدی اور [illegible] اپنی دعوت کی طرف بلاتے ہیں [illegible] بدعت کا دعویٰ کیا۔ [illegible] بیان سے [illegible] کے ساتھ ان [illegible] گئے [illegible] آپس میں اختلاف و [illegible] میں جو [illegible] لوگ محض دنیا کمانے کی غرض سے جمع ہوئے [illegible] ہے۔

یحییٰ بن فرج کی روپوشی کہا جاتا ہے کہ یحییٰ بن فرج صاحب زنج کے قتل کے بعد کا پروردہ تھا اور ان [illegible] حاصل کر کے اس کے پاس گیا تھا۔ یہ ظاہر کیا تھا کہ میرے قبضہ میں اس وقت [illegible] ظاہر کر لیں۔ جب [illegible] مذہب کے پابند ہو جائیں گے ایک دوسرے کے [illegible] گئی۔ [illegible] دونوں میں تناقض ہو گئی۔ قرمطہ (یحییٰ بن فرج) اس کے آباء اپنے کو "قائم بحق" کے لقب سے ملقب کرتا تھا اور بعض کا خیال ہے کہ [illegible] قرمطہ [illegible] کا مذہب [illegible] الغرض جب اس مذہب کا شیوع ہوا اور اس کے متبعین کی کثرت ہو گئی [illegible] احمد بن محمد طائی [illegible] نے اس کی [illegible] قرامطہ [illegible] اور [illegible] قرامطہ نے [illegible] عرب [illegible] اپنے مذہب کی تعلیم دینے لگا۔ [illegible] نے اس [illegible] مذہب کو [illegible] اس وقت [illegible]

[illegible]

رہا۔ جس کو اس نے خود اپنی غرض کے لئے بنایا تھا۔ [illegible] کا [illegible] تھا اور [illegible] کے پیچھے [illegible] سمجھتے رہے [illegible] بھی [illegible] کوئی شخص [illegible] ہے۔

قرامطی عقائد کی تبلیغ اس [illegible] اور یہ ہدایت کی کہ [illegible] بظاہر [illegible] یعنی حسین اور یحییٰ [illegible] بن عبداللہ بن محمد [illegible] اسماعیل امام ہے [illegible] ابو القاسم [illegible] شیخ کا لقب [illegible] کر سکا [illegible]۔

خلیفہ معتضد اور قرامطی [illegible] معتضد کے [illegible] قرامطی [illegible] خلافت [illegible] قرامطہ [illegible]۔

قرامطی امیروں کا خاتمہ خلافت مآب نے [illegible] خلیفہ معتضد نے ان کا [illegible] جواب [illegible] کر دیا گیا۔

قرامطیوں کی دمشق پر فوج کشی اس [illegible] طولون [illegible]

[illegible]

خلیفہ مکتفی اور قرامطہ [illegible]

قرامطہ [illegible] کی شکست [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قرامطیوں کی غارت گری [illegible]

ذکرویہ کا ظہور [illegible]

[illegible]

حلوان کا تاراج: قرامطہ حلوان کے علاقے میں پہنچ گیا۔ ان کے لشکر کا [illegible] لوٹ لیا اس کے بعد قرامطہ حاجیوں کے قافلے کو لوٹنے کو بڑھے۔ حلوان کو بہت تاراج کرتے ہوئے واقصہ جا کر گھیر لیا۔ اہل واقصہ نے قلعہ بندی کر لی قرامطہ نے اس کے مضافات سے بستیوں اور کنوؤں کے پانی کو خراب کر دیا دربار خلافت میں اس کی خبر پہنچی تو خلیفہ مکتفی نے ایک فوج محمد بن اسحاق بن کنداج کی افسری میں قرامطہ کی گوشمالی کے لئے روانہ کی۔ لیکن قرامطہ سے مڈبھیڑ ہونے کی نوبت نہ آئی اور یہ فوج بے نیل ومرام واپس آئی قرامطہ نے حاجیوں سے چھیڑ چھاڑ کی حاجیوں نے [illegible] ان کے [illegible] تھے۔ [illegible] تو ذکرویہ کا مقابلہ کیا لیکن قرامطہ کی بڑھی ہوئی قوت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ امان کی درخواست کی تو قرامطہ نے انہیں امان دے کر ان کا مال واسباب لوٹ لیا۔ جب تک ان لوگوں کی قوت نے یاری دی۔ حاجیوں کو قتل کیا۔ ان حاجیوں کے مال و اسباب کے ساتھ سوا کروڑ اور بنی طولون کے قیمتی قیمتی اسباب تھے جنہیں بنی طولون نے مصر سے براہ راست مکہ بغداد روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد قرامطہ نے [illegible] کا محاصرہ کیا۔ ہزار ہا بے گناہ حاجی مارے گئے مال واسباب لوٹ لیا گیا۔

ذکرویہ کا قتل: خلیفہ مکتفی نے ایک عظیم فوج وصیف بن صوارتکین کی ماتحتی میں روانہ کی۔ اس فوج میں نامی گرامی سپہ سالار بھیجے گئے تھے۔ [illegible] یہ فوج روانہ ہوئی۔ کوچ وقیام کرتی ہوئی قرامطہ تک پہنچ گئی ایک دوسرے سے گتھ گئے۔ دو روز کی جنگ کے بعد شاہی فوج نے قرامطہ کو شکست دی ذکرویہ سردار قرامطہ کے سر پر زخم کاری لگا۔ جس کی وجہ سے بھاگ نہ سکا گرفتار ہو کر شاہی لشکرگاہ میں لایا گیا اس کے ساتھ نائب احمد [illegible] اس کا بیٹا [illegible] اور اس کا سیکرٹری بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ پانچ روز زندہ رہ کر چھٹی شب میں مر گیا۔ وصیف نے فتح کے بشارت نامے کے ساتھ اس کی نعش بارگاہ خلافت بغداد کو بھیج دی۔ خلافت مآب کے حکم سے نعش کو صلیب پر چڑھا دیا اور [illegible] ان حاجیوں کے اعزہ واقارب کے دیکھنے کے لئے [illegible] دیا جنہیں اس نے قتل کیا اور لوٹا تھا۔ اس وقت سے قرامطہ کا زور ٹوٹ گیا [illegible] سے پست ہو گیا۔ جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہوں نے شام کا راستہ لیا۔ حسین بن حمدان نے ان کا تعاقب کیا۔ اس نے [illegible] پر حملہ کیا۔ تمام ملک شام اور عراق میں ان کے قتل وخونریزی کا بازار گرم ہو گیا۔ [illegible] کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی۔ یہاں تک کہ سب کے سب پامال کر ڈالے گئے۔ یہ واقعہ ۲۹۴ھ کا ہے۔

یحییٰ بن مہدی: ۲۹۰ھ میں یحییٰ بن مہدی نامی ایک شخص [illegible] قطیف [illegible] بحرین میں آیا اور یہ ظاہر کیا کہ میں امام زمان مہدی کا ایلچی ہوں ان کا ایک خط [illegible] ہے ان کا ظہور عنقریب ہونے والا ہے [illegible] علی بن معلی بن حمدان زیادی نے جو نہایت غالی شیعہ تھا۔ شیعان قطیف کو ایک جلسہ میں جمع کر کے مہدی کے اس خط کو پڑھ کر سنایا جسے یحییٰ نے پیش کیا تھا۔ تھوڑے دنوں میں یہ خبر تمام مضافات بحرین میں پھیل گئی۔ سب نے [illegible] اطاعت شعاری سے اس خبر کو [illegible] امام زماں مہدی کے ساتھ خروج کو تیار ہو گئے۔ انہی لوگوں میں ابو سعید جنابی بھی تھا۔ اس کا نام حسن بن بہرام تھا یہ ان لوگوں میں ایک سربرآوردہ اور ممتاز شخص تھا۔

یحییٰ اور قبائل قیس: اس کے بعد یحییٰ غائب ہو گیا۔ ایک مدت کے بعد ایک دوسرا خط مہدی کا لئے ہوئے آیا جس میں

مہدی کی طرف سے ان لوگوں کا شریک کیا گیا تھا اور یہ حکم تھا کہ ہر شخص پانچواں حصہ یعنی خمس ادا کرے۔ ان لوگوں نے نہایت خوشی سے اس حکم کی تعمیل کی۔ یہ رقم وصول کر کے یحییٰ کو بھیجا کرتا تھا۔ ایک مدت کے بعد ایک خط آیا جس میں لکھا تھا کہ ہر شخص اپنے مال کا پانچواں حصہ ان کے لئے یحییٰ کے حوالہ کر دے۔ سب نے اس حکم کی بھی تعمیل کی۔ اب یحییٰ ان لوگوں میں بے کھٹکے اور قیس میں آمد و رفت شروع کر دی۔

ابو سعید جنابی: ۲۸۶ھ یا ۲۸۷ھ میں ابو سعید جنابی نے بحرین میں اس دعوت کا اظہار کیا۔ اعراب و قرامطہ کے گروہ اس کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ ابو سعید نے ان سب لوگوں کی صورت میں مرتب کر کے قطیف سے بصرے کی طرف کوچ کیا۔ ان دنوں بصرے کی عنان حکومت احمد بن محمد بن یحییٰ واثقی کے قبضۂ اقتدار میں تھی۔ احمد نے ابو سعید کی اس حرکت سے مطلع ہو کر بحکم خلافت مآب بصرے کی شہر پناہ از سر نو تعمیر کرائی۔ دربار خلافت سے عباس بن عمرو غنوی والی فارس دو ہزار سواروں کی جمعیت سے بصرے کے بچانے کے لئے روانہ کیا گیا۔ عباس اور بحرین میں اسے بطور ... اس مہم کے سر کرنے کے لئے روانہ ہوئے تھے چنانچہ عباس اور ابو سعید سے خونریز جنگ ہوئی۔ میدان ابو سعید کے ہاتھ رہا۔ عباس شکست کھا کر بھاگا۔ لشکر گاہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ ابو سعید نے اس کے لشکر گاہ کو لوٹ لیا۔ قیدیوں کو آگ میں جلا دیا۔ چند روز بعد عباس کو رہا کر دیا۔ عباس رہا ہو کر ... پہنچا اور وہاں سے بغداد روانہ ہو گیا۔

ابو سعید کا ہجر پر قبضہ: اس کامیابی کے بعد ابو سعید نے ہجر کا ارادہ کیا اور اس پر بڑی کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کیا۔ اس واقعہ سے اور نیز عباس کی شکست سے اہل بصرہ میں بے حد اضطراب پیدا ہو گیا۔ بصرہ چھوڑ کر نکل جانے پر آمادہ ہو گئے مگر واثقی (امیر بصرہ) کے روکنے سے رک گئے۔ ابن سعید کی تاریخ میں قرامطۂ بحرین کے حالات طبری کے کلام کا خلاصہ ہے کہ قرامطہ کا ابتدائی ظہور ۲۸۱ھ میں ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

ابو سعید نے اپنے بڑے بیٹے سعید کو اپنا ولی عہد بنا دیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس پر اس کے چھوٹے بھائی ابو طاہر سلیمان نے بغاوت کی اور اسے قتل کر کے قرامطہ پر حکومت کرنے لگا۔ عقدانیہ نے بھی اس کی حکومت کو ... اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اسی زمانے میں عبید اللہ المہدی کا خط ابو طاہر کی حکومت کے متعلق آیا۔ چنانچہ اس سے اسے ہر طرح کا اطمینان حاصل ہو گیا۔

ابو طاہر قرمطی: ۳۰۷ھ میں ابو القاسم قائم مصر پہنچا اور ابو طاہر قرمطی کو بلا بھیجا۔ ابو طاہر ... آیا تھا کہ مونس خادم نے علم خلافت کی جانب سے حملہ کر دیا۔ میدان مونس کے ہاتھ رہا۔ ابو طاہر شکست کھا کر مہدیہ کی طرف لوٹ گیا۔ اگلے سال ۳۰۸ھ میں ابو طاہر نے بصرے پر دھاوا کیا اور اسے قہراً و جبراً چھین لیا اور سترہ دن تک تاراج کر کے واپس ہوا۔ اس سے وہ اتفاقاً ... شہر پناہ ... کی مرمت تمام ہوئی تھی۔ ۳۱۱ھ میں ابو طاہر نے پھر بصرے پر چڑھائی کر دی۔ بازاروں کو لوٹ لیا۔ قتل و غارت گری سے بصرے کو برباد کیا۔ جامع مسجد ویران ہو گئی اور ایک مدت تک جمعہ کی نماز نہیں ہوئی۔ پھر ۳۱۲ھ میں ابو طاہر حاجیوں کے قافلے

اصل کتاب میں اس مقام پر بیاض ہے۔ مترجم

لوٹنے کے لئے نکلا اور بحالت غفلت ان پر حملہ آور ہوا شاہی سپہ سالاروں کو جو قافلے کے ہمراہ تھے۔ شکست ہوئی ابو طاہر نے امیر قافلہ حجی سردار لشکر ابو الہیجاء بن حمدان کو گرفتار کر لیا عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ مال و اسباب لوٹ کر بقیہ حجاج کو اسی جنگل میدان میں چھوڑ کر ہجر کی جانب مراجعت کی۔ حاجیوں کا ایک کثیر گروہ شدت تشنگی سے اسی میدان میں مر گیا۔ باقی ماندہ بہزار خرابی و دقت بسیار بغداد پہنچے۔

ابو طاہر کی عراق میں فوج کشی: ۳۱۴ھ میں ابو طاہر نے عراق کی طرف حملہ کیا سواد کو لوٹتا ہوا کوفہ میں داخل ہوا۔ بصرے سے زیادہ اسے پامال اور تاخت و تاراج کیا۔ اسی سنہ میں قرامطہ اور اہل بحرین کے درمیان مخالفت ہو گئی۔ ابو طاہر نے بحرین سے نکل کر شہر احسا تعمیر کرایا اور اسے "مومنیہ" کے نام سے موسوم کیا مگر یہ نام نہیں چلا سوائے اس کے اور کسی نے اس نام سے اسے یاد نہ کیا۔ اس شہر میں اس نے اپنے لئے اور اپنے ہمراہیوں کے لئے محل سرائیں بنوائی تھیں۔ ۳۱۵ھ میں اس نے عمان پر قبضہ کر لیا۔ والی عمان براہ دریا فارس بھاگ گیا۔ ۳۱۶ھ میں فرات کی جانب اس نے پیش قدمی شروع کی اور اس کے شہروں کو تاراج کرنے لگا۔ خلیفہ مقتدر نے آذربائیجان سے یوسف بن ابی الساج کو طلب فرما کر واسط کی حکومت عطا کی اور ابو طاہر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ کوفہ کے پاس ابو طاہر اور یوسف نے صف آرائی کی۔ کامیابی کا سہرا ابو طاہر کے سر رہا۔ یوسف کے رکاب کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور اثناء جنگ میں یوسف گرفتار کر لیا گیا۔ اس سے دار الخلافت میں اور زیادہ بے اطمینانی پھیل گئی۔

رحبہ اور بلاد جزیرہ کا تاراج: ابو طاہر اس واقعہ کے بعد کوفہ سے انبار کی طرف روانہ ہوا۔ دربار خلافت سے اس کی روک تھام کے لئے فوجیں روانہ ہوئیں۔ مونس مظفر اور ہارون بن غریب الخال اس مہم کے سردار تھے۔ ہر چند ان لوگوں نے ابو طاہر کی مدافعت کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے مجبوراً مونس وغیرہ نے بغداد کی جانب مراجعت کی اور ابو طاہر رحبہ کی طرف بڑھا۔ رحبہ کو بھی اس نے پامال کیا اور بلاد جزیرہ پر دھاوے کر کے شب خون مارنے سے ویران و خراب کر ڈالا۔ اس کے بعد کوفہ ہوتا ہوا رقہ پہنچا۔ اہل رقہ نے شہر پناہ کے دروازے بند کر لئے اور قلعہ نشین ہو کر مدافعت کرتے رہے۔ جزیرہ کے بادیہ نشین عرب پر سالانہ خراج قائم کیا گیا۔ جسے وہ لوگ ہجر بھیجا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ قرامطہ کے مذہب میں ایک گروہ بنی سلیم بن منصور اور بنی عامر بن صعصعہ کا داخل ہو گیا۔ اس کے بعد ہارون بن غریب الخال دار الخلافت بغداد سے ایک عظیم فوج کے ساتھ ابو طاہر کو سر کرنے کی غرض سے نکلا۔ ابو طاہر نے یہ خبر پا کر میدانوں اور جنگلوں کا راستہ لیا۔ ہارون کی قرامطہ کے ایک گروہ سے مڈ بھیڑ ہوئی۔ جسے ہارون نے تہ تیغ کر کے دار الخلافت بغداد کی جانب مراجعت کی۔

ابو طاہر کی مکہ پر فوج کشی: ۳۱۷ھ میں ابو طاہر نے مکہ معظمہ پر فوج کشی کی۔ بے شمار حاجیوں کو قتل کیا تمام اہل مکہ کے گھر بار اور مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ خانہ کعبہ کے دروازے اور میزاب کو اکھاڑ ڈالا۔ غلاف کعبہ کو اپنے ہمراہیوں میں تقسیم کر دیا اور حجر اسود کو اکھاڑ کر ہمراہ لے گیا روانگی کے وقت اعلان کرتا گیا کہ آئندہ حج میرے یہاں ہوا کرے گا۔

حجر اسود کی واپسی: اس سانحہ کی خبر کی اطلاع عبید اللہ المہدی کو پہنچی تو اس نے قیروان سے ڈانٹ کا ایک خط تحریر کیا اور مال و اسباب واپس نہ کرنے اور حجر اسود نہ لوٹانے کی صورت میں جنگ کی دھمکی دی۔ ابو طاہر نے معذرت کی کہ مال و

اسود تو یہ ہے قطعی ملکیت ہے۔ قرمطیوں کے تصرف میں ہے اور اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔ باقی رہا حجر اسود سو اس کا معاملہ [illegible] ہوا۔ چنانچہ ۳۳۹ھ میں جبکہ منصور اسماعیلی نے لکھا تھا۔ اس کے واپس کرنے کی بابت بار بار خط تحریر کئے تو [illegible] نے واپس کر دیا حالانکہ اس سے پیشتر دو امرائے دولت عباسیہ خلافت مستکفی میں [illegible] کے بطور فدیہ دینے کے لیے تیار رہے تھے یا [illegible] حجر اسود واپس کرنے کے لیے [illegible] رہتے تھے۔ قرامطہ نے واپس کرنے سے انکار کیا اور یہ خیال ظاہر کیا کہ حجر اسود کو ہم نے امام عبید اللہ المہدی اولی الامر کے حکم سے اٹھایا تھا [illegible] کے پاس سے آپ کے حکم سے واپس کریں گے۔ الغرض ابو طاہر کی زندگی میں حجر اسود [illegible] رہا [illegible] سے [illegible] ۔ [illegible] بغداد اور دمشق [illegible] ابو طاہر نے [illegible]

احمد ابو منصور قرمطی: ان واقعات کے بعد ۳۳۲ھ میں [illegible] کی حکومت کے ابو طاہر مر گیا۔ بوقت وفات دس لڑکے چھوڑ گیا۔ سب سے بڑا سابور تھا۔ ابو طاہر کے بعد اس کا بھائی احمد بن حسن قرمطی امور ریاست انجام دینے لگا۔ [illegible] نے اس سے مخالفت کی اور [illegible] ابو طاہر کی حکومت [illegible] کی طرف مائل ہو [illegible] اس کی بیعت [illegible] (والی المسلمین) [illegible] منصور اسماعیلی نے ابو طاہر کے بھائی احمد کی امارت تسلیم کی اور یہ تحریر کیا کہ اس کے بعد سابور کی حکومت تسلیم کی جائے گی۔ اس تحریر کے مطابق [illegible] حکومت احمد کے قبضہ میں رہی۔ قرامطہ [illegible] ابو منصور کی [illegible] کیا کرتے تھے۔ اسی نے حجر اسود کو مکہ معظمہ میں واپس کیا تھا۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

سابور بن ابو طاہر کا قتل: اس کے بعد سابور نے اپنے چچا ابو منصور کو اپنے بھائیوں کی سازش سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ یہ واقعہ ۳۵۸ھ کا ہے۔ مگر اس کے بھائیوں نے اس پر یورش کی اور ابو منصور کو جیل سے نکال لائے۔ ابو منصور نے جیل سے نکل کر پہلے سابور کو قتل کیا۔ اس کے بعد اس کے بھائیوں اور [illegible] کو [illegible] کر کے جزیرہ اوال کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اسی سال ۳۵۹ھ میں [illegible] گیا اور ابو منصور [illegible] کہا جاتا ہے کہ [illegible] ابو منصور کو [illegible] بھائیوں نے زہر دے دیا تھا۔

اعصم قرمطی: ابو منصور کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا ابو علی حسن بن احمد ملقب بہ اعصم بروایت بعض [illegible] نے حکومت پر قدم رکھا۔ اس کا دور حکومت [illegible] تک رہا۔ اس کے بڑے بڑے واقعات ہیں۔ اس نے ابو طاہر کے لڑکوں کو ایک [illegible] جلاوطن کر دیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جزیرہ اوال میں [illegible] اور اس نے [illegible] اعصم نے [illegible] اور عباسیوں کے خلفاء [illegible] کی [illegible] کا خطبہ پڑھے جانے پر [illegible] کسی [illegible] نہ ہوتی تھی۔

اعصم اور جعفر بن فلاح کی جنگ: جس وقت [illegible] مصر پر [illegible] جعفر بن فلاح [illegible] دمشق پر قبضہ کر لیا۔ حسن ملقب بہ اعصم نے [illegible] سالانہ [illegible] دمشق [illegible] وصول کیا کرتا تھا۔ اہل دمشق [illegible] دینے سے انکار کیا [illegible] حسن ابو جعفر [illegible] کے ساتھ ہی [illegible] ابو طاہر قرامطی [illegible] معافی [illegible] تحت حکومت [illegible]

حسن کو یہ خبر اس تک لگ گئی۔ حسن نے ۳۶۰ھ میں علم خلافت علویہ سے انحراف کر کے خلیفہ مطیع عباسی کے نام کا خطبہ اپنے مقبوضہ بلاد میں پڑھنا شروع کیا اور علم خلافت عباسیہ کی اطاعت میں سیاہ کپڑے پہنے اس کے بعد فوجیں آراستہ کر کے دمشق پر حملہ کیا۔ جعفر بن فلاح والی دمشق مقابلہ پر آیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ میدان حسن کے ہاتھ رہا جعفر کی سپاہ کو شکست ہوئی۔ اسی دوران میں جعفر مارا گیا اور حسن کامیابی کا جھنڈا لئے ہوئے دمشق میں داخل ہوا۔ اہل دمشق کو امان دی۔ رملہ اور فوج کی تیاری کر کے مصر کی طرف بڑھا۔

خلیفہ معز اور بنی طاہر: ان دنوں مصر میں جوہر سپہ سالار معز حکمرانی کر رہا تھا۔ ایک مدت تک حسن کا محاصرہ کئے رہا۔ اثنائے محاصرہ میں عرب کی سپاہ اس سے بگڑ گئی اور اپنی طرف کو محاصرہ اٹھانا پڑا مجبوراً حسن بھی محاصرہ اٹھا کر شام کی جانب واپس ہوا۔ تو پیچھا کیا مگر ناکام واپس چلا۔ خلیفہ معز نے حسن کو دھمکی دی۔ نہ مانا تو حسن کا خط تحریر کیا اور اسے قرامطہ کی سرداری سے معزول کر کے بنی طاہر کو سردار بنایا۔ بنی طاہر نے جریدہ ادال سے قتل کر کے حسن کے زمانہ میں غیر حاضری میں احساء کو تاراج کیا۔ جوں ہی دربار خلافت بغداد میں یہ خبر پہنچی خلیفہ طائع عباسی نے بنی طاہر کو تحریر کیا کہ باز رہو اطاعت سے قدم باہر نہ نکالو اور اپنے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ حسن کے محاصرہ کرنے سے باز آؤ۔ اس فرمان کے روانہ کرنے کے بعد خلیفہ طائع نے اپنا ایک معتمد علیہ بھی ان لوگوں میں مصالحت کرانے کی غرض سے بھیجا مگر نتیجہ کچھ نہ ہوا۔

معرکہ بلبیس: ان واقعات کے بعد حسن نے پھر شام پر فوج کشی کی مدت سے قرامطہ اور مغربی سپاہ سے لڑائیاں ہوتی رہیں آخر کار جوہر نے حسن کے رکاب کی عربی فوج کو بہت سا زر رشوت دے کر اپنے سے ملا لیا عربی فوج نے حسن کو میدان جنگ میں حریف کے مقابلہ پر چھوڑ دیا۔ حسن کو شکست ہوئی۔ جوہر نے اس کے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ اس کے بعد خلیفہ معز افریقیہ سے ۳۶۲ھ میں مصر چلا آیا اور اپنی سپاہ کو تمام ملک شام میں اپنی حکومت کے قائم کرنے کو بھیجا۔ معز کی سپاہ نے تھوڑی مدت میں ملک شام پر قبضہ حاصل کر لیا۔ حسن قرمطی نے اس کے مقابلہ کے لئے ... سے خلیفہ معز کی فوج سے جنگ کی۔ بالآخر کار تمام ملک شام کو علم خلافت علویہ کی حکومت سے نکال لیا اور فوجوں کو از سر نو مرتب کر کے مصر کی طرف بڑھا۔ خلیفہ معز نے اس کی روک تھام پر اپنے بیٹے عبداللہ کو مامور کیا مقام بلبیس میں مڈبھیڑ ہوئی ایک سخت اور خونریز جنگ کے بعد حسن کو شکست ہوئی۔ اس کے ہزارہا ہمراہی مارے اور قید کر لئے گئے جن کی تعداد تین ہزار ظاہر کی جاتی ہے۔ حسن شکست کھا کر احساء کی جانب واپس ہوا اور خلیفہ معز نے بنی جراح امیر شام جو حسن کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ ان تمام ممالک پر جن پر قرامطہ قابض تھے۔ قبضہ کر لیا۔ ان لڑائیوں اور محاصروں کے بعد ... ۳۶۵ھ میں خلیفہ معز کی وفات کا زمانہ آ گیا۔

حسن نے اس اتفاق سے فائدہ اٹھانے کا موقع پا لیا۔ فوجیں مرتب کر کے ملک شام پر قبضہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

افتکین ترکی: افتکین ترکی معز الدولہ بن بویہ کا غلام تھا۔ جس وقت عضد الدولہ بغداد میں داخل ہو رہا تھا۔ اس وقت بختیار بن معز الدولہ کے مقابلہ میں افتکین ترکی کو شکست ہوئی تھی۔ افتکین شکست کھا کر دمشق پہنچا اہل دمشق نے ان دنوں ریان خادم کو جو معز علوی کی طرف سے حکمرانی کر رہا تھا۔ حکومت دمشق سے معزول کر دیا تھا۔ اس سبب سے اہل دمشق نے افتکین کو حکومت کی کرسی پر بٹھا دیا۔ خلیفہ معز نے یہ خبر پا کر دمشق پر فوج کشی کی تیاری کی اتفاق سے معز کی موت آ گئی اور اس کا بیٹا

مرکز تخت حکومت پر جلوہ آرا ہوا۔ اس نے اپنی طرف سے جوہر کو اس مہم کے سر کرنے پر مقرر کیا۔ جوہر نے دمشق پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ المطیع نے حسن قرمطی کو یہ ہدایت لکھ بھیجی اور اسے شام پر قبضہ کر لینے کی غرض سے بھیجا۔ اس بنا پر حسن نے ۳۶۰ھ میں بعد وفات معز شام پر قبضہ کیا۔ جیسا کہ آپ ابھی پڑھ آئے ہیں۔

بنو ابو سعید جنابی کی جلاوطنی اس مہم میں حسن کی رکاب میں اخشید بھی تھے۔ پہلے ان دونوں نے رملہ کا محاصرہ کیا اور اسے بزور تیغ جوہر کے قبضہ سے نکال لیا۔ اس کے بعد عزیز نے ان لوگوں پر چڑھائی کی اور اپنے پر زور حملوں سے انہیں پسپا کر دیا۔ اثناء دار و گیر میں اخشید گرفتار کر لیا گیا اور اعصم (حسن) نے بھاگ کر طبریہ سے احساء چلا گیا۔ اہل احساء نے قرامطہ کو اس کا یہ فعل کہ اس نے علم خلافت عباسیہ کی اطاعت قبول کر لی تھی، ناگوار گزرا۔ سب نے متفق ہو کر عنان حکومت بنو ابو سعید جنابی کے قبضہ اقتدار سے نکال لی اور اپنے گروہ میں سے دو شخصوں جعفر و اسحاق کو حکومت کی کرسی پر متمکن کیا۔ ابو سعید جنابی کی اولاد جلاوطن ہو کر جزیرہ اوال چلی گئی جہاں جابر قرمطی کی اولاد پہلے سے مقیم تھی۔ ان لوگوں کو ابو منصور و ابو الحسن اور ان کی اولاد سے نفرت اور کشیدگی تو پہلے ہی سے تھی۔ اب ان میں سے بالان کے دو خاندانوں میں سے جو شخص جزیرہ اوال گیا اسے ان لوگوں نے بلا تامل مار ڈالا۔

جعفر قرمطی اور اسحاق قرمطی الغرض جعفر اور اسحاق باشتراکت قرامطہ پر حکمرانی کرنے لگے اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے ہی علم خلافت علویہ کے مطیع ہو گئے اور جھکے ...[1] اور ۳۷۵ھ میں جعفر اور اسحاق نے کوفہ پر قبضہ کر لیا۔ صمصام الدولہ بن بویہ نے ان کی سرکوبی کے لئے فوج بھیجی تھی جعفر اور اسحاق نے نہر فرات پر شکست دے دی۔ اس فوج کا ایک بڑا حصہ کام آیا تاہم یہ تجربہ کار گروہ شکست خوردوں کا تعاقب کرتا چلا گیا۔ اس کے بعد جعفر اور اسحاق میں مخالفت پیدا ہوئی ہر ایک ریاست و حکومت کا دعویدار ہوا جس سے ان میں تفرق کا مادہ پیدا ہو گیا۔ شیرازۂ حکومت منتشر ہو گیا۔ اتحاد کی صورت جاتی رہی۔ حتیٰ کہ اصفر بن ابوالحسن تغلبی کا دور حکومت آ گیا اور اس نے احساء کو ان کے قبضہ سے نکال کر ان کی دولت و حکومت کو کلیۃً ختم کر دیا۔ اس وقت سے پھر احساء میں خلیفہ مطیع تابع دار خلافت عباسیہ کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا اور یہاں پر اس کی اور اس کی آئندہ نسلوں کی حکومت قائم ہو گئی۔

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ بیاض ہے۔

باب: ۱۶

امارت بحرین

عرب قبائل کے حکمران

بحرین کے عرب قبائل: صوبہ بحرین میں عرب قبائل کا ایک عظیم گروہ رہتا تھا۔ جن سے قرامطہ وقتاً فوقتاً بوقت ضرورت اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں امداد طلب کرتے تھے اور اکثر لڑائیوں میں ان کی اعانت سے کامیابی حاصل کرتے تھے۔ کبھی قرامطہ سے لڑ بھی جاتے تھے اور ان کے رشتہ اتحاد کو ختم کر دیتے۔ عرب کے بڑے قبائل جو اس وقت بحرین میں مقیم تھے۔ بنو تغلب، بنو عقیل اور بنو سلیم تھے اور ان میں بلحاظ کثرت افراد بنو تغلب سب سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ جس وقت بحرین میں قرامطہ کی حکومت کو زوال ہوا اور جنابی کی حکومت ختم ہونے کے بعد ان کے ادنیٰ درجے کے ارکان کی امارت قائم ہوئی اور یہ امارت اور تعلق جن دنوں خلافت عباسیہ کی حکومت کی تحریک بحرین میں جاری تھی۔ بے حد ترقی پا چکی تھی۔ اس وقت بعض قرامطہ اور ان کے اکثر ساتھیوں نے اپنی حکومت و ریاست کو زائل پایا، کچھ عرصہ خلافت عباسیہ کی اطاعت قبول کر لی۔ بنی مکرم کے اکثر مسلمانوں کو ان خیالات میں اپنا ہم خیال بنا لیا۔ اسی زمانہ میں اصفر بحرین پر قابض ہو گیا۔ چنانچہ اس کی آئندہ نسلوں نے بذریعہ وراثت اس صوبہ کی حکمرانی اور بنی مکرم عمان پر قابض ہو گئے۔

بنو سلیم اور بنی عقیل کا بحرین سے اخراج: اس کے بعد بنو تغلب اور بنو سلیم میں جنگ ہوئی۔ بنو تغلب نے بنی عقیل کی اعانت و امداد سے بنو سلیم کو بحرین سے نکال دیا۔ بنو سلیم بحرین سے نکل کر بنو مصر چلے گئے۔ پھر مصر سے افریقہ کا راستہ لیا جیسا کہ آئندہ آپ پڑھیں گے۔ پھر ایک مدت کے بعد بنی تغلب اور بنی عقیل میں مخالفت پیدا ہو گئی۔ بنی تغلب نے بنی عقیل کو بھی بحرین سے نکال دیا۔ وہ عراق چلے گئے۔ کوفہ اور دیگر بلاد عراقیہ کا مالک بن بیٹھے۔ بحرین میں زمانہ دراز تک اصفر کی حکومت کا سکہ چلتا رہا۔ انہوں نے جزیرہ اور موصل کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا تھا۔ [illegible]ھ میں اس کے متعلقہ مقامات پر بنی عقیل اور اصفر سے پھر معرکہ آرائی ہوئی نصیر الدولہ بن مروان والی دیار بکر تھا۔ دیگر اصفر سے تنگ آ کر چاروں طرف کے مردان ملک کو جمع اور سپاہ کو فراہم کر کے اصفر پر چڑھائی کر دی لیکن میدان اصفر کے ہاتھ رہا۔ اصفر نے نصیر الدولہ کو گرفتار کر لیا۔ لیکن چند روز بعد آزاد کر دیا۔ آزادی کے بعد اس کا انتقال ہو گیا بحرین کی حکومت اصفر کی آئندہ نسلوں کے قبضہ میں رہی تھی کہ یہ کمزور ہو گئے اور

ان کی حکومت کا شیرازہ درہم برہم ہو گیا۔

بنی عقیل کی بحرین کو واپسی انہیں ایام میں بنی عقیل کی حکومت بھی بلاد جزیرہ میں کمزور ہو گئی۔ اراکین دولت کو تو ہٹ نے انہیں بلاد جزیرہ سے نکال دیا ان کے اصلی وطن بحرین کی طرف .... واپس کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ بنی ثعلب پر ضعف طاری ہو چکا تھا اور ان کی حکومت کی شیرازہ بندی کے پرزے ڈھیلے ہو چکے تھے۔ بنی عقیل نے انہیں دبا لیا اور مغلوب کر دیا۔ ابن سعید نے لکھا ہے کہ میں نے اہل بحرین سے ۶۵۱ھ میں جبکہ مدینہ منورہ میں ان سے ملاقات ہوئی استفسار کیا تھا کہ بحرین میں اب کس کی حکومت ہے تو جواب دیا کہ عامر بن عوف بن عامر بن عقیل حکمرانی کر رہے ہیں اور بنی ثعلب ان کے رعایا ہیں اور بنی عصفور انہیں میں سے ہیں احساء کے مالک حکمران ہیں۔

ابوالفتح حسین قرمطی اب ہم اس مقام پر قرامطہ کے کاتبوں اور بحرین وعمان کے شہروں کے حدود بیان کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے واقعات بھی قرامطہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابوالفتح حسین بن محمد معروف بہ کشاجم قرامطہ کا (سیکرٹری) تھا۔ ان کا شمار شعراء میں کیا جاتا ہے۔ ثعالبی نے یتیمہ میں اور جعفری نے زہرۃ الآداب میں لکھا ہے کہ یہ بحد الطولہ ہے۔ قرامطہ کی ملازمت کی وجہ سے یہ مشہور ہو گیا تھا۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالفتح نصر قرامطہ کا کاتب ہوا۔ اسے بھی اس کے باپ کی طرح بنام کاتب کے لقب سے سب یاد کرتے تھے۔ یہ ابوالقاسم قرمطی کا کاتب تھا۔

بحرین کا محل وقوع بحرین ایک ملک ہے جو اپنے شہر کے نام سے موسوم ہے بعض مورخات ہجر کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں جو اس ملک کا ایک دوسرا شہر ہے۔ اسی ملک کا صدر مقام ایک شہر تھا۔ جسے قرامطہ نے ویران کر دیا تھا اور اس کی جگہ احساء کو آباد کیا۔ اس ملک کی مساحت ایک ... ہے۔ بحر فارس کے کنارے بصرہ اور عمان کے درمیان میں واقع ہے۔ اس کے مشرق میں بحر فارس ہے۔ مغربی جانب میں یمامہ سے متصل اور افق ہے شمال میں بصرہ ہے۔ جنوب میں عمان سرسبز و شاداب ملک ہے۔ ہر طرح کے میوے اور کھجوریں یہاں پیدا ہوتی ہیں۔ گرمی زیادہ پڑتی ہے ہوا بہت کے لیے بھی ہیں۔ تیز ہوا چلنے سے مکانات میں ریت بھر جاتی ہے۔ یہ ملک اقلیم ثانی میں داخل ہے اور اس کا بعض حصہ اقلیم ثالث میں داخل ہے۔

شہر احساء کی تعمیر زمانہ جاہلیت میں یہ ملک عبدالقیس اور بکر بن وائل قبیلہ ربیعہ کے قبضہ میں تھا۔ مجوس شاہان فارس نے اس پر قبضہ کر کے اپنی جانب سے منذر بن ساوی تمیمی کو بطور گورنر مقرر کیا۔ اس کے بعد جب زمانہ اسلام شروع ہوا تو وہ اس کے حکمران ہوئے۔ دور خلافت عباسیہ کی ابتدا تک حکمران رہے تھے۔ ابوسعید قرمطی نے بھی یہیں کے علاقہ ہجر اور آخر زمانے کے بعد اس پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد ابوطاہر نے شہر احساء تعمیر کیا۔ قرامطہ کی حکومت ایک مدت تک مستحکم رہی۔ پھر بنی ابوالحسن بن ثعلب کے قبضہ میں اس کی عنان حکومت آ گئی۔ اس کے بعد عامر بن عقیل حکمرانی کی کرسی پر متمکن ہوئے ابن سعید کہتے ہیں کہ ان دنوں ان لوگوں میں سے اس کی زمام حکومت عصفور کے ہاتھ میں ہے۔ احساء کی تعمیر ابوطاہر قرمطی نے تیسری صدی میں کی تھی۔ چونکہ اس ملک میں اونٹوں کی چراگاہیں اور ریگستان میں پانی کے چشمے بکثرت ہیں۔ اسی وجہ سے احساء کے نام سے موسوم کیا۔ یہاں پر قرامطہ کی حکومت و دولت تھی۔ اسی مقام سے قرامطہ نکل کر اطراف شام، عراق، مصر اور حجاز میں پھیلے تھے اور شام و عمان پر قابض ہوئے تھے۔ مرادین ملک بحرین کے متعلقات اور

[illegible] میں سے ہے جس مقام کی طرف نسبت منسوب کی جاتی ہے جیسا کہ یزد و نطبہ کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ملک [illegible] [illegible] و قطب۔

عمان کا محل وقوع عمان جزیرہ نما عرب کا ایک حصہ ہے جو بحر ہند کے ساحل [illegible] پر مشتمل ہے۔ عمان بحر فارس کے [illegible] ہے اس کی غربی جانب [illegible] ایک [illegible] کی مسافت ہے۔ اس کے مشرق میں بحر فارس واقع ہے جنوب میں بحر ہند مغرب میں یمامہ حضرموت اور شمال میں بحرین [illegible] کثرت سے ہے اور نخلستان ہیں یہاں پر موتیوں کی بھی پیداوار ہے۔ اس شہر کو عمان اسی مناسبت سے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے عمان بن قحطان اپنے بھائی یعرب کی طرف سے حاکم ہو کر یہاں پر آ کر مقیم ہوا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ابتداءً ازد ہی اس ملک کے حاکم ہوئے۔ پھر جب دور اسلام آیا تو اس وقت بنو جلندی اس کے مالک و حاکم تھے۔ یہ لوگ خوارج بکثرت ہیں [illegible] اکثر نمایاں ہوئے۔ اس ملک کا دار السلطنت نزویٰ میں تھا [illegible] فارس سے [illegible] [illegible] اقلیم [illegible] میں داخل ہے [illegible] پانی سے [illegible] باغات [illegible] اور نخلستان [illegible] عہد اسلام میں [illegible] حکمران [illegible] غالب ہو گئے [illegible] کے قریب [illegible]۔

محمد بن قاسم شامی بعہد خلیفہ [illegible] سب سے پہلے محمد بن قاسم شامی نے [illegible] خلیفہ معتضد اس ملک پر فوج کشی کی اور بزور تیغ فتح کر کے قابض ہو گیا۔ خوارج جلاوطن ہو کر یمن کے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے گئے۔ اس وقت سے یہاں پر خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ اس کے بعد بطور وراثت اس کے بیٹوں نے اس ملک پر حکمرانی کی اور سنت کے شعائر ظاہر کئے۔ ان کے بعد ۳۰۵ھ میں ان لوگوں میں مخالفت پیدا ہو گئی باہم لڑنے لگے۔ ان میں سے بعض [illegible] قرامطہ سے مل گئے۔ باقی ماندگان [illegible] یہاں تک کہ ابو طاہر قرمطی نے ان پر ۳۱۷ھ میں جب [illegible] حجر اسود کو نکال [illegible] تھا۔ غالب ہو گیا [illegible] عبیداللہ مہدی کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا اس زمانہ سے قرامطہ نے حکمران [illegible] ۳۷۵ھ [illegible] جاتے [illegible] پھر خوارج اہل [illegible] غالب آ گئے اور جس قدر یہاں پر [illegible] اور قرامطہ تھے سب کو قتل کر ڈالا۔ اس وقت سے یہاں کی ریاست ان کے قبضہ میں رہی اور یہی لوگ اس کی حکمرانی کرتے رہے۔ اس کے بعد [illegible] بنو مکرم [illegible] خلافت [illegible] اور یہی [illegible] ملازمت اختیار کی اور پھر ان کی امداد و اعانت سے بنو مکرم نے عمان پر چڑھائی کی۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی آخر کار خوارج جلاوطن ہو کر پہاڑوں پر چلے گئے اور بنی مکرم عمان پر قابض ہو گئے خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔

مؤید الدولہ ابوالقاسم مکرم علی اس کے بعد جب بغداد میں دیلمی حکومت کمزور ہو گئی تو بنی مکرم نے عمان میں خود مختاری اختیار کر کے حکومت قائم کر لی اور [illegible] کی حکومت [illegible] متعلق [illegible] ان میں سے مؤید الدولہ ابو الجیش علی بن ناصر الدولہ حسین بن مکرم تھا۔ یہ نہایت سخی و تعریف کے قابل بادشاہ تھا۔ جیسا کہ [illegible] نے لکھا ہے [illegible] وغیرہ نے اس کی مدح کی ہے۔ ایک زمانہ دراز تک حکومت کرنے کے بعد اس نے ۴۲۸ھ میں وفات پائی۔ پھر ۴۴۲ھ میں بنی مکرم میں [illegible] خلافت میں [illegible] ہو گئے۔ خوارج نے اس [illegible] کا محاصرہ کر دیا۔ بنی

کر مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ انتہائی بہادری کے ساتھ پسپا ہوئے۔ خوارج کو کامیابی حاصل ہوئی۔ عمان پر قبضہ حاصل کر کے بقیہ کو بھی ہزیمت دی گئی۔ شامی کا کام [illegible] ہی سے سمٹ گیا۔ وہاں کے باشندے حجاز کے دریاؤں میں جا بسے۔ یہ ملک بالکل بنجر اور [illegible] ہے۔ یہ گویا عمان کا ایک حصہ ہے۔ جو اقلیم ثانی میں واقع ہے اور گنجان آباد ہے اور یہاں پر کھجور اور جو ہوتے ہیں۔ اور اس کے شمال میں بحر کی طرف منزلوں کی مسافت ہے۔ عمان قدرتی طور سے بڑے بڑے پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ اسی وجہ سے کسی شہر پناہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس پر [illegible] سے [illegible] ابن عبد الملک ازدی نے ۱۲۹ھ میں قبضہ کیا تھا۔ خوارج ازدی [illegible] شہر میں ان لوگوں کو مذہب تعلیم دیتے تھے اور یہ بیان کرتے تھے کہ یہ لوگ جلندی کی اولاد سے ہیں۔

باب: ١٧

اسماعیلی فرقہ

اسماعیلی فرقہ کی اصل: فرقہ اسماعیلیہ قرامطہ کی ایک شاخ ہے۔ جو اسماعیل کو امام مانتے ہیں [illegible] فرقہ ہے۔ جو [illegible] کہے جاتے ہیں۔ ان کا مذہب کی اصل پہنچتی ہے [illegible] مختلف مسائل اور اعتقادات کا ایک مجموعہ ہے۔ اس مذہب والے بعض اطراف عراق، خراسان، فارس اور شام میں ایک ہی زمانے میں مختلف مقامات پر عمل درآمد کرتے رہتے تھے۔ اس وجہ سے ان کے مسائل اور اعتقادات میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ ابتداءً فرقہ اسماعیلیہ قرامطہ کے نام سے موسوم کئے جاتے تھے۔ عراق میں باطنیہ کے نام سے پکارے جانے لگے پھر ملاحدہ کہلائے۔ پھر جب خلافت مستنصر علوی میں ان کے بیٹے نزار نے بیعت نہ کرنے پر اسماعیلیہ کے دو گروہوں میں تفرقہ پیدا کیا تو حسن بن صباح بانی فرقہ باطنیہ نزار کی طرف داری میں رہا تھا۔ اس وجہ سے اس کے گروہ والے ملاحدہ نزاریہ کے نام سے بھی موسوم کیا گیا تھا۔

فرقہ باطنیہ: مذہب کے کچھ لوگوں کی جماعت کے منتشر ہونے کے بعد اس مذہب والے تمام ممالک اسلامیہ میں پھیل گئے اور وہ پوشیدہ طور سے اپنے مذہب کی تعلیم و تلقین کرتے تھے۔ اسی وجہ سے یہ لوگ "فرقہ باطنیہ" کے نام سے موسوم کئے گئے۔ چونکہ ان کی ایذا دہی اور تکلیف رسانی تمام ممالک اسلامیہ میں عام ہو گئی تھی چونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ غیر مذہب کا خواہ مسلم ہی کیوں نہ ہو قتل کرنا واجب ہے۔ اسی وجہ سے فرقہ باطنیہ کا ہر شخص مشہور اور معمولی آدمی کا قتل کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے [illegible] میں چھپ جاتا اور جب موقع مل جاتا تو اپنے مقصد کو حاصل کر لیتے۔ [illegible] سلطان ملک شاہ سلجوقی [illegible] نظام الملک طوسی [illegible] علماء [illegible] کئے تھے۔ بہت زیادہ [illegible] سے مجبور ہو گئے تھے۔ [illegible] تھوڑے ہی دنوں میں یہ فرقہ تمام ممالک اسلامیہ میں پھیل گیا۔

فاطمی خلفاء مصر باطنیوں کا مذہب: [illegible]

احمد بن عطاش [illegible]

حسن بن صباح [illegible]

نظام الملک طوسی کی شہادت [illegible]

احمد بن عطاش کا [illegible]

اپنی امداد پر بلا بھیجا۔ چنانچہ فرقہ اسماعیلیہ باطنیہ نے پہنچ کر کوہستان کے قلعات پر بھی اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اسی زمانے میں قلعہ خالنجان پر بھی فرقہ باطنیہ قابض ہو گیا تھا۔ یہ قلعہ اصفہان سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر تھا۔ پہلے یہ مؤید الملک بن نظام الملک کے قبضہ میں تھا۔ اس کے بعد جاولی سقاوہ کے قبضہ میں چلا گیا۔ یہ ترکوں کا ایک نامور امیر تھا اور اس کی جانب سے کوئی ترکی امیر اس قلعہ کا حاکم ہوا۔ فرقہ باطنیہ کے چند اشخاص حاکم قلعہ کی خدمت میں گئے اور مستعدی سے اس کی خدمت کرتے رہے۔ رفتہ رفتہ اس قدر رسوخ حاصل کر لیا کہ حاکم قلعہ کی ناک کے بال بن گئے۔ حاکم قلعہ نے قلعہ کی کنجیاں حوالے کر دیں۔ ان لوگوں نے احمد بن عطاش والی قلعہ شاہ در کو لکھ بھیجا۔ امیر اپنی فوج کے ساتھ بحالت غفلت بھاگ کھڑا ہوا۔ احمد بن عطاش نے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور جس قدر فوج وہاں تھی سب کو تہ تیغ کیا۔ اس قلعہ پر قبضہ کر لینے سے فرقہ باطنیہ کی قوت بڑھ گئی اہل اصفہان ان سے دبنے لگے۔ حتیٰ کہ ان لوگوں نے اہل اصفہان پر خراج قائم کیے۔

ابو حمزہ اسکاف: فرقہ باطنیہ کے مقبوضہ قلعات سے [illegible] اور قلعہ آمد تھا۔ جس پر فرقہ باطنیہ نے ملک شاہ سلجوقی کے بعد مکر و شعبدہ بازی سے قبضہ حاصل کیا تھا۔ قلعہ اندر ہر بھی ان کے مقبوضات میں شمار کیا جاتا تھا۔ اس قلعہ کو ابو الفتوح ہمشیرزادہ حسن بن صباح نے سر کیا تھا۔ ان کے قلعوں میں سے کرد کوہ قلعہ ناظر واقع خوزستان اور قلعہ طنبور متصل ارجان تھا۔ اس قلعہ کو ابو حمزہ اسکاف نے اہل ارجان کے قبضہ سے نکالا تھا۔ ابو حمزہ اسکاف کسی ضرورت سے مصر گیا ہوا تھا۔ وہیں اس نے مذہب کی تعلیم پائی اور اس فرقہ کا داعی ہو کر عوام الناس کی تلقین کے لئے واپس آیا۔

قلعہ خلاوخان پر باطنیوں کا قبضہ: قلعہ خلاوخان بھی انہی کے قلعوں میں سے تھا۔ جو فارس و خوزستان کے درمیان واقع تھا۔ رہزنوں اور مفسدوں نے تقریباً دو سو سال سے اس قلعہ کو اپنا مرکز بنا رکھا تھا اور آنے جانے والوں پر شب خون مارا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ عضد الدولہ بن بویہ نے اس قلعہ کو سر کیا اور جس قدر ڈاکو یہاں تھے۔ ان سب کو تہ تیغ کیا۔ جب ملک شاہ نے اس پر قبضہ حاصل کیا۔ تو امیر انز کو بطور جاگیر یہ قلعہ مرحمت فرمایا۔ امیر انز نے اپنی طرف سے ایک شخص کو اس قلعہ کا حاکم مقرر کیا۔ فرقہ باطنیہ نے جو ارجان میں تھے۔ حاکم قلعہ سے راہ و رسم پیدا کی۔ پہلے تو اس قلعہ کے فروخت کر ڈالنے کی تحریک کی۔ جب والی قلعہ نے اس سے انکار کیا تو فرقہ باطنیہ نے فریبی پیرایہ اختیار کیا۔ کہلا بھیجا کہ ہم ایک شخص کو تمہارے پاس مناظرہ کرنے کو بھیجتے ہیں تاکہ تم پر ہمارے مذہب کی حقانیت ظاہر ہو۔ والی قلعہ نے یہ درخواست منظور کر لی۔ فرقہ باطنیہ نے اپنے چند سپاہیوں کو روانہ کیا۔ ان لوگوں نے پہنچتے ہی والی قلعہ کے خادم کو گرفتار کر لیا۔ اس نے قلعہ کی کنجیاں ان کے حوالے کر دیں۔ ان لوگوں نے قلعہ میں گھس کر والی قلعہ کو بھی پکڑ لیا۔ اس سے ان کی شان و شوکت بڑھ گئی۔

باطنی فرقہ کے خلاف جہاد: فرقہ باطنیہ کے آئے دن فسادات سے لوگوں کے کان کھڑے ہوئے۔ چاروں طرف سے ان کے قتل پر آمادگی اور تیاری ظاہر ہونے لگی اور ان کے قتل کرنے کو ثواب اور ان سے جنگ کرنے کو جہاد سمجھ کر ہر سمت سے عامۃ المسلمین ان پر ٹوٹ پڑے۔ اصفہان میں بھی عوام الناس نے انہیں خوب قتل کیا۔ فرقہ باطنیہ کا اصفہان میں ان دنوں ظاہر ہوا تھا جب سلطان برکیارق نے اصفہان پر محاصرہ کیا تھا اور اصفہان میں اس کا بھائی محمد اور اس کی خاتون جلالیہ موجود تھی رفتہ رفتہ یہ فرقہ باطنیہ اصفہان میں پھیل گیا اور اس کے مکر و فریب اور ان کے متبعین کی حیرت انگیز چالیں عام ہو گئیں۔

اصفہان کے عام باشندوں نے ان پر یورش کی، ان کو قتل کرنے لگے۔ بڑی بڑی خندقیں کھود کر ان میں آگ روشن کی جہاں فرقہ باطنیہ میں سے کسی کو پاتے پکڑ لاتے اور اسی خندق میں انہیں ڈال دیتے تھے۔ جاولی سقاوو [illegible] نے ان پر جہاد کرنے کی غرض سے کمر ہمت باندھی اور [illegible] کرکے ہمدان کی طرف روانہ ہوا۔ ایک مدت تک فرقہ باطنیہ پر جہاد کرتا رہا۔ اس کے بعد فرقہ باطنیہ نے امراء سلجوقیہ و امراء عراق و قریب [illegible] کرنے کی غرض سے ان کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ اس فرقہ نے وہاں پہنچ کر یہ وطیرہ اختیار کیا کہ ان میں سے کوئی شخص امراء سلجوقیہ میں کسی امیر کو قتل کرنے کے لئے لباس تبدیل کر کے اور موقع پاکر اسے قتل کر کے اپنے آپ کو بھی خودکشی کر لیتے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ سلطان برکیاروق نے اس فرقہ کو ایسے افعال کے ارتکاب پر [illegible] دیا تھا اور اپنے بھائی کے مقابلہ میں اس فرقہ سے امداد طلب کی تھی۔ یہ فرقہ چونکہ [illegible] اس لئے ان میں سے کوئی شخص کسی امیر کی خدمت میں داخل ہو کر ملازمت اختیار کرتا اور جب اسے موقع مل جاتا تو اپنے اس آقا کو مار ڈالتا۔ آخر [illegible] وہ امیر مرحوم [illegible] غرض اسی طریقہ سے امراء سلجوقیہ کے ایک گروہ کو اس فرقہ نے زیر خاک پہنچادیا۔

سلطان برکیاروق اور باطنی فرقہ: جب سلطان برکیاروق کو اپنے بھائی محمد کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہوئی تو اس وقت یہ فرقہ اس کے تمام لشکر میں پھیلا ہوا تھا۔ اس گروہ نے [illegible] اختیار کر لی تھی۔ امراء لشکر ان سے خطرہ [illegible] کرتے تھے۔ ان لوگوں نے امراء لشکر کو قتل کرنے کی دھمکیاں دیں۔ امراء لشکر ہر وقت [illegible] رہتے تھے اور اس امر کی شکایت سلطان برکیاروق سے کی اور عرض کیا کہ فرقہ باطنیہ سے آپ کے بھائی کی فوج سے [illegible] اتحاد ہیں۔ سلطان برکیاروق یہ سن کر [illegible] ان لوگوں کے قتل کی اجازت دے دی۔ [illegible] اس کے بعد [illegible] فرقہ باطنیہ [illegible] وسعت [illegible] کے باوجود [illegible] ہوئی۔ جس طرف جاتے قتل کئے جاتے تھے۔ امیر محمد [illegible] الدولہ [illegible] خوف جان [illegible] سلطان برکیاروق نے [illegible] فرقہ باطنیہ پر چاروں طرف سے قتل کا [illegible] جاری تھی۔ جس طرف [illegible] فرقہ باطنیہ کے [illegible] تھے [illegible] ان کے قتل [illegible]

قلعہ شاہ دز کا محاصرہ: جب سلطان برکیاروق کے بعد سلطان محمد کا دور حکومت آیا اور اس کی حکومت و سلطنت کو پورے طور سے استحکام حاصل ہو گیا تو سلطان محمد نے قلعہ شاہ دز پر جس کا والی احمد بن عطاش تھا فوج کشی کی۔ یہ قلعہ اصفہان کے قریب تھا۔ فرقہ باطنیہ [illegible] قلعہ [illegible] تھے۔ جب اوائل [illegible] میں اس قلعہ کا محاصرہ کیا گیا [illegible] اس قلعہ کو چاروں طرف سے [illegible] سلطان محمد نے اپنے امراء لشکر کو باری باری جنگ کرنے پر مامور کیا [illegible] نہایت حزم و احتیاط اور کمال مستعدی سے اس قلعہ پر مدت دراز تک حملہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ فرقہ باطنیہ [illegible] علماء سے استفسار کیا جس کا مضمون یہ تھا "[illegible] اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر [illegible] ایمان رکھتے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ان کی تصدیق [illegible]

کہ ان کی موافقت اور بیعت جائز ہے اور ان کی اطاعت قبول کر لینا چاہیے اور جو فوقیت ہے انہیں ہونا مناسب ہے یا نہیں؟" اکثر فقہاء نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا۔ بعض نے توقف اختیار کیا۔ بحث و مناظرہ کے لئے علماء و فقہاء جمع ہوئے نجالی جو شافعیہ کے نامی و سر برآوردہ عالم تھے۔ اس گروہ کے قتل کے وجوب کے قائل ہوئے اور صاف صاف لکھ دیا کہ اس فرقہ کو محض اقرار باللسان اور کلمہ شہادتین کافی نہ ہوگا جب تک وہ احکام شرع کی مخالفت سے باز نہ آ جائیں۔ اس وجہ سے ان کا ان کی خونریزی مباح ہے۔ بحث و دیگر مناظرہ کرنے کی غرض سے فرقہ باطنیہ کے علماء کو طلب کیا اور رؤسا اصفہان کو اس جلسے میں بلایا مگر فرقہ باطنیہ نے حیلہ و حوالہ کر کے ٹال دیا اور یہ مصالحت ناکامیاب ہو گئی۔

احمد بن عطاش کا انجام سلطان محمد جھاں کر محاصرہ میں شدت کرنے لگا۔ بالآخر فرقہ باطنیہ امان کا خواستگار ہوا اور یہ درخواست کی کہ اس قلعہ کے عوض میں ہمیں قلعہ خالنجان مرحمت ہو جو اصفہان سے دس کوس کے فاصلے پر ہے اور اس قلعے سے نکل کر قلعہ خالنجان میں جانے کے لئے ایک میعاد کی مہلت دی جائے۔ سلطان محمد نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ فرقہ باطنیہ مال و اسباب فراہم کرنے میں مصروف ہوا۔ اور مدت مقررہ تمام نہ ہونے پائی تھی کہ فرقہ باطنیہ میں سے چند لوگوں نے سلطان محمد کے ایک امیر پر حملہ کر دیا۔ اتفاق یہ کہ امیر ان سے بچ گیا۔ سلطان محمد کو اس کی خبر لگی تو اس نے پھر محاصرہ کر لیا فرقہ باطنیہ نے پریشان ہو کر امان طلب کی اور قلعہ ناظر و طبس چلے جانے کی اجازت چاہی۔ اس طرح سے کہ سلطان محمد اپنی فوج کے چند دستوں کو ہمارے ایک حصہ فوج کو ملک ناظر میں پہنچانے پر مامور فرمائے اور باقی ماندگان کو قلعہ کے ایک گوشہ میں نظر بند رکھے۔ جب یہ حصہ قلعہ ناظر میں پہنچ جائے تو دوسرے حصہ کو جو قلعہ میں محبوس ہے۔ حسن بن صباح کے پاس قلعہ موت میں بھیج دے۔ سلطان محمد نے ان کی یہ درخواست بھی منظور فرمائی۔ چنانچہ پہلا حصہ فرقہ باطنیہ کا سلطانی فوج کے ہمراہ قلعہ ناظر و طبس کو روانہ ہوا۔ سلطان نے قلعہ کے ویران کرنے کا حکم دیا جس کی تعمیل نہایت مستعدی سے شاہی فوج کرنے لگی۔ احمد بن عطاش قلعہ کے ایک برج میں چھپ رہا۔ باطنیوں نے اس پر حملہ کیا اور بعض سپاہی دوڑ کر سلطان کے پاس آئے اور اس مکان محفوظ کا حال کہ احمد بن عطاش وہاں پوشیدہ ہو گیا تھا۔ پتہ بتایا۔ سلطان نے اشارہ کر دیا۔ ایک امیر چند سپاہیوں کو لے کر اس برج پر چڑھ گیا اور جس قدر فرقہ باطنیہ کے لوگ وہاں پائے گئے سب کو قتل کر ڈالا۔ ان مقتولوں کی تعداد اسی بیان کی جاتی ہے۔ احمد بن عطاش زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ بعد عال تشہیر کر کے شہر بھر میں پھرایا گیا۔ اس کے ساتھ اس کا لڑکا بھی مارا گیا۔ دونوں کے سر اتار کر بغداد بھیجے گئے۔ اس کی بیوی نے یہ حال دیکھ کر اپنے کو ایک بلند مقام سے نیچے گرا دیا اور ہلاک ہو گئی۔

شام کے اسماعیلی جس وقت ابو ابراہیم اسد آبادی بغداد میں حسب تحریر سلطان برکیارق قتل کر دیا گیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس کا برادر زادہ بہرام دارالخلافت بغداد سے شام کی طرف بھاگ گیا اور وہیں وہ اپنے مذہب کی تعلیم و تلقین کرتا رہا۔ رفتہ رفتہ اہل شام کے ایک گروہ نے اس مذہب کو قبول کر لیا۔ زیادہ تر لوگوں کو اس مذہب کی طرف میلان اس وجہ سے ہوا کہ فرقہ باطنیہ اسماعیلیہ مکر و فریب سے قتل کرنے میں خوب مشہور ہو چکا تھا۔

بہرام کا قلعہ بانیاس پر قبضہ ابو الغازی بن ارتق والی حلب اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے کی غرض سے بہرام اور تمام فرقہ باطنیہ سے رسم اتحاد رکھتا تھا۔ اس نے علی بن طغتکین اتابک والی دمشق کو بھی اس فرقہ سے مراسم اتحاد و تو

کرنے کی ہدایت کی تھی۔ چنانچہ [illegible] نے اس رائے کو قبول کر لیا [illegible] کے پاس چلا گیا۔ اسی زمانے سے اس کی شہرت ہو گئی۔ [illegible] اپنے مذہب کی دعوت دینا شروع کر دی [illegible] مصلحت وقت کی وجہ سے بہرام کی حمایت کی [illegible] بہرام کی حکومت میں استقلال و استحکام کی صورت پیدا ہو گئی [illegible] جماعت [illegible] دمشق کے [illegible] کی مخالفت [illegible] دمشق [illegible] نے ایک قلعہ [illegible] دمشق [illegible] قلعہ بانیاس میں بہرام [illegible] بہت بڑی [illegible] قلعہ [illegible]

بہرام کا قتل [illegible] وادی تیم [illegible] بہرام [illegible] قتل [illegible] ۵۲۲ھ میں بہرام [illegible] بہرام [illegible] اسماعیل [illegible] حکومت کرنے لگا۔

ابو علی وزیر اور اسماعیل [illegible] اپنے مذہب والوں [illegible] اپنے ایلچیوں کی جماعت [illegible] دمشق میں بہرام [illegible] قوت [illegible] دمشق [illegible] اسماعیل [illegible] کے پاس چلا گیا [illegible] ۵۲۳ھ میں مر گیا۔

قلعہ مصیات کا محاصرہ [illegible] قلعے تھے جو [illegible] سے متصل تھے۔ سب سے بڑا قلعہ مصیات تھا جس وقت [illegible] قلعہ [illegible] سلطان صلاح الدین [illegible] صورت میں [illegible] صلاح الدین [illegible] صلح کا اعلان کر دیا۔

صلاح الدین نے محاصرہ اٹھا لیا۔

عراق کے اسماعیلی: اسماعیلیہ کے قلعے جو عراق میں تھے جس زمانے میں احمد بن نظام الملک نے حسن بن صباح نے ان پر تسلط کر کے قبضہ حاصل کیا تھا۔ اس زمانہ سے یہ گمراہیوں اور خباثتوں کے اڈے بنے ہوئے تھے۔ حسن بن صباح کے بہت سے مقالات ہیں جو از سر تا پا خیالات رافضہ میں ڈوبے ہوئے تھے، حد اعتدال سے بڑھے ہوئے اور حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں۔ روافض ان کو مقالات جدیدہ سے موسوم کرتے ہیں اور ان روافض کے علاوہ جو حد اعتدال سے بڑھے ہوئے اور تعصب میں ڈوبے ہوئے ہیں اور کوئی ان مقالات کو اپنا مذہب و دین نہیں قرار دیتا۔ ان مقالات کو شہرستانی نے کتاب الملل والنحل میں ذکر کیا ہے۔ اگر آپ اس سے واقفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کا مطالعہ کریں۔

جلال الدین اور فرقہ باطنیہ: چونکہ اس فرقہ کی سطوت اور قوت بہت زیادہ مشہور ہو گئی تھی اس وجہ سے ملوک اسلام چاروں طرف سے ان پر بہ نیت جہاد فوج کشی کرنے لگے۔ اسی اثناء میں ملوک خوارزمیہ کے نظام حکومت میں خلل پیدا ہو گیا اور آغلمش نے [illegible] لیا۔ اس نے ۶۲۴ھ میں فرقہ باطنیہ کے ان قلعوں کو جو قزوین کے قرب و جوار میں تھے فوج کشی کی اور نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے محاصرہ کیا، چنانچہ ان میں سے پانچ قلعوں کو بزور تیغ فتح کر کے قلعہ موت کا قصد کیا، مگر اتفاق سے چند موانع ایسے پیش آئے کہ جن کی وجہ سے قلعہ مذکور آغلمش کے حملوں سے بچا رہا۔ اس کے بعد جلال الدین منکبرنی بن علاء الدین خوارزم شاہ نے جس وقت یہ ہندوستان سے واپس آ رہا تھا اور بلاد آذربائیجان اور آرمینیہ پر قبضہ حاصل کیا تھا، فرقہ اسماعیلیہ باطنیہ پر فوج کشی کی اور جیسا کہ اس فرقہ والوں نے امراء اصحاب کو قتل کیا تھا اسی طرح اس نے اس فرقہ کے سرداروں کو تہ تیغ اور ان کی آبادیوں اور قلعوں کو غارت و تاراج کیا۔ قلعہ موت کے قرب و جوار اور وہ تمام قلعے جو خراسان میں تھے جلال الدین کے حملوں سے ویران و خراب ہو گئے۔ اس فرقہ نے جس وقت سے تاتاریوں نے خروج کیا تھا، جلال الدین کی طرف پیغام بھیجنے شروع کر دیے تھے۔ یہی سبب ہے کہ جلال الدین ان کی سرکوبی کے لئے مستعد ہوا اور ۶۲۴ھ میں ان پر فوج کشی کی جیسا کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں۔

فرقہ باطنیہ کا زوال: اس واقعہ سے فرقہ باطنیہ کی قوت کمزور ہو گئی اور ان کی طاقت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد جب تاتاریوں کے قبضہ اقتدار میں عنان حکومت آ گئی تو ہلاکو نے ۶۵۴ھ میں بغداد سے ان کے قلعوں پر چڑھائی کی۔ اس کے بعد ظاہر نے ان قلعوں پر حملہ کیا جو شام میں تھے۔ اکثر قلعوں پر ان کے حملوں کی ضرب سے [illegible] نے اطاعت قبول کر لی۔ قلعہ مصیات وغیرہ حکومت کے مطیع ہو گئے اور اس خاندان کی حکومت اسی طرح ختم ہو گئی کہ کوئی اصلی شخص اس کا وارث بھی نہ تھا۔ فقط نام ہی نام باقی رہ گئے ان کے ذریعے سے ملوک باطنیہ اپنے دشمنوں کو دھوکہ فریب دے کر قتل کراتے تھے۔ یہ لوگ اپنے کو فدائی کے لقب سے ملقب کرتے تھے۔ یعنی اپنے نفس کو موت کے منہ میں دے کر اپنا مقصد حاصل کرتے تھے۔ واللہ وارث الارض و من علیہا

باب: [illegible]

امارت یمامہ

بنی اخیضر حسنی کے حکمران

اسمٰعیل سفاک کا خروج: جس وقت موسیٰ الجون بن عبد اللہ بن حسن مثنیٰ کے دونوں بھائی محمد اور ابراہیم روپوش ہو گئے تھے۔ [illegible]

[illegible]

بنی اخیضر کا یمامہ پر تسلط: جب کل سرزمین حجاز میں عرصہ تیس سال سے دوڑ دھوپ کر رہا تھا بوقت وفات اس نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ اس کی جگہ اس کا بھائی محمد اخیضر متمکن ہوا یہ اس سے بیس برس بڑا تھا اس نے یمامہ کی طرف حملہ کیا اور بزور تیغ اس پر قابض ہو گیا۔ قلعہ خضرمہ کو بھی لے لیا۔ اس کے چار لڑکے تھے محمد ابراہیم عبداللہ اور یوسف۔ محمد اخیضر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا یوسف حکومت کرنے لگا۔ اور اپنے بیٹے اسماعیل کو حکومت و ریاست میں شریک کر لیا۔ پھر جب یوسف مر گیا تو اسماعیل تنہا حکومت کا مالک ہوا اس کے تین بھائی اور تھے حسن صالح اور محمد پسران یوسف۔ اس کے بعد اس کا بھائی حسن بعد ازاں اس کا بیٹا احمد ابن حسن یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے اسی وقت سے برابر یمامہ کی حکومت انہیں کے خاندان میں رہی یہاں تک کہ قرامطہ غالب آ گئے اور ان کی حکومت و سلطنت جاتی رہی۔ والبقاء للہ وحدہ۔

ملک مغرب بلاد سوڈان کے شہر غانہ میں جہاں پر جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں بنی صالح کی حکومت تھی۔ مؤلف کتاب زجار نے جغرافیہ میں بنی صالح کا ذکر کیا ہے۔ مگر انہیں صالح کے نسب سے اس کی واقفیت نہیں جس پر انہیں اعتماد ہو۔ بعض مؤرخوں نے لکھا ہے کہ یہ صالح، عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ ملقب بہ ابو الکرام بن موسیٰ جون کا بیٹا تھا۔ مامون کے زمانہ خلافت میں خراسان میں اس نے خروج کیا تو گرفتار ہو کر دار الخلافت کی جیل میں مر گیا۔ صالح اس کے بعد اس کا بیٹا محمد گرفتار کر لیا گیا تھا۔ باقی ماندہ اس کی اولاد مغرب کی طرف چلی گئی اور شہر غانہ میں اپنی حکومت و ریاست کی بنا قائم کی۔ ابن حزم نے صالح کو اس کا نسب سے موسیٰ جون کے اعقاب میں ذکر نہیں کیا۔ شاید یہ سہو سرزد ہو گیا ہے انہوں نے یوسف بن محمد اخیضر کی اولاد میں ذکر کیا ہے۔

امارت مکہ و یمن

بنی سلیمان کے حکمران

سلیمان بن داؤد بن حسن: مثنیٰ بن حسن سبط کی تعریف و توصیف سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ دوسری صدی کے بعد اس کے اصلی باشندے قریش علویوں کے پے در پے فتنے و فسادات سے جو آئے دن سرزمین حجاز میں ان کی بدولت واقع ہوتے تھے تنگ آ کر ملک شام میں جا پہنچے ہو گئے اور مدینہ منورہ میں صرف ان کے تمام متعلقین رہ گئے۔ علاوہ ازیں جعفر بن حسن کے متبعین میں داخل تھے اور اس شہر کا حاکم ہمیشہ دربار خلافت بغداد سے مقرر ہو کر آیا کرتا تھا اور یہاں پر دربار خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھا جاتا تھا یہاں تک کہ عہد حکومت معتضد میں اور قرامطہ اس کے بعد بھی تک زیادہ مستقل ہوئی جس سے اس شہر میں ایک نئی حکومت سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط کی اولاد میں قائم ہو گئی۔

محمد بن سلیمان کا خروج: دوسری صدی کے آخر میں اس خاندان کا بزرگ اور قائم مقام محمد بن سلیمان نامی ایک شخص تھا۔ یہ سلیمان، سلیمان بن داؤد نہیں ہے کیونکہ اس کے بارے میں ابن حزم نے لکھا ہے کہ یہ مدینہ منورہ میں زمانہ خلافت

... میں دعویٰ داری حکومت رہی ... ان دونوں ... میں تقریباً ایک صدی کا فرق ہے۔ غرض ۳۱۱ھ جب خلافت مقتدر کی تھی محمد بن سلیمان نے خلافت عباسیہ کی اطاعت سے انحراف کیا اور موسم حج میں یہ خطبہ دیا:

(الحمد لله الذي تفرد بالحق على عظامه واظهر الايمان من اكمامه وكشف دعوة خير الرسل ساساعفه لاعني محمد صلى الله عليه وعلى آله الطاهرين وكيف عنا [illegible] اسباب المعتدين و [illegible] كلمة الله في عقبه الى يوم الدين)

خطبہ کے بعد یہ اشعار پڑھے

لاطلبن بسيفي ما كان للحق دينا
واسطون بقوم بغوا وجاروا علينا
يعدون كل بلاد من العراق عيبنا

"میں ضرور ضرور حق طلب کروں گا اور جس قوم نے ہم سے عداوت و مخالفت کی اسے اپنی سطوت دکھاؤں گا کیونکہ اہل عراق کے شہروں کو ہماری مخالفت پر آمادہ کرتے تھے۔"

یہ اپنے آپ کو زیدیوں کے فرقہ سے بتاتا تھا ... ایک شعبہ ہے، لقب رکھتا تھا۔

ابوطاہر قرمطی کا حجاج پر ظلم و ستم اس وقت تک عراق کے قافلے مکہ معظمہ برابر جایا کرتے تھے۔ ابوطاہر قرمطی عبیداللہ مہدی والی افریقہ کا خلیفہ تھا اور اس کے نام کا خطبہ پڑھا کرتا تھا اس نے ۳۱۲ھ میں حجاج کے قافلوں سے بحیرہ چھاڑ کی۔ ابوالہیجاء بن حمدان والد سیف الدولہ کو مع ایک گروہ کے قید کر لیا حاجیوں کو قتل کر کے عورتوں اور بچوں کو جنگل بیابان میں چھوڑ دیا جو تھوڑے دنوں میں مر گئے۔ قرامطہ کی اس حرکت سے حاجیوں کی آمد عراق سے بند ہو گئی۔ خلیفہ مقتدر نے ۳۱۷ھ میں اپنے خدام میں سے منصور دیلمی کو قرامطہ کی سرکوبی پر مامور کیا چنانچہ یوم الترویہ میں ابوطاہر قرمطی سے منصور دیلمی نے مڈبھیڑ کی مگر شکست اٹھا کر بھاگ گیا۔ ابوطاہر نے حاجیوں کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ کعبہ و حرم میں قتل عام کیا۔ چاہ زمزم مقتولوں کی لاشوں سے پر ہو گیا۔ غریب حجاج پکار رہے تھے کیف یفعل جیران اللہ "اللہ کے ہمسائے کیوں قتل کئے جاتے ہیں" ابوطاہر قرمطی جواب دیتا تھا لیس بجار من خالف امر الله ونواهيه "جو شخص اللہ کے اوامر و نواہی کی مخالفت کرتا ہے وہ اللہ کا ہمسایہ نہیں ہے" اور آیت کریمہ ﴿انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم ۝ الا الذين تابوا من قبل ان تقدروا عليهم فاعلموا ان الله غفور رحيم ۝﴾

[illegible]

[illegible]

خانہ کعبہ کی بے حرمتی ابو طاہر قرمطی اس قتل و خونریزی عام سے فارغ ہو کر حجر اسود اکھاڑ کر لے گیا۔ خانہ کعبہ کا دروازہ کھول کر پھینک دیا۔ ایک شخص میزاب کے اکھاڑنے کو خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھا تو گرا اور اسی وقت مر گیا۔ ابو طاہر نے کہا "اسے رہنے دو یہ بھی محفوظ رہے تاکہ اس کا مالک بھی یہیں آ سکے"۔

عبیداللہ المہدی کا خط عبیداللہ مہدی کو ان واقعات کی خبر لگی تو اس نے تہدید آمیز خط لکھا جس کا ترجمہ یہ ہے:

> "مجھے تیرے خط کے دیکھنے سے تعجب پیدا ہوا کہ تو نے ایسی ناشائستہ حرکات کا ارتکاب کیوں کیا اور کیوں تجھے ایسے افعال قبیحہ کے کرنے پر جرأت ہوئی۔ تو نے اس مکان کی بے توقیری کی جہاں کے زمانہ جاہلیت میں خونریزی اور اس کے اہل کی اہانت حرام و ممنوع سمجھی جاتی تھی۔ تو نے بیت اللہ کی زیارت روکی۔ حجر اسود کو اکھڑوا لیا جو اللہ تعالیٰ کا یمین سمجھا جاتا تھا اور جس سے خدا کے بندے مصافحہ کرتے تھے۔ تجھے اس ناشائستہ اور قبیح حرکت پر یہ خیال پیدا ہوا کہ میں تیرا شکر گزار ہوں گا۔ خدا کی قسم! تیرا یہ قتل و قتال برخلاف اسلام ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور جس نے آج کے دن وہ کام کیا جس کا جواب کل اللہ تعالیٰ کو دے سکے گا"۔

ابو طاہر کو ابو علی یحییٰ کا مشورہ اس خط کے پہنچنے سے قرامطہ عبیدیوں کی حکومت سے منحرف ہو گئے۔ اس کے بعد ۳۲۰ھ میں خلیفہ مقتدر مونس کی سازش سے قتل کیا گیا۔ اس کی جگہ اس کے بھائی قاہر نے تخت حکومت پر قدم رکھا۔ اس سال بھی خلیفہ کا امیر حج کرنے کے لیے مکہ معظمہ آیا مگر وہاں سے حاجی نہ آئے۔ عراق سے پھر بغداد اور [illegible] کی گئی کہ ابو علی یحییٰ فاطمی نے ۳۲۷ھ میں عراق سے ابو طاہر قرمطی کو تحریر کیا کہ حاجیوں کو حج و زیارت سے مانع نہ ہو اور جو زیادہ ہو ان لوگوں سے کچھ بطور ٹیکس لے لیا کرو۔ ابو طاہر چونکہ ابو علی کی بڑی عزت کرتا تھا اس وجہ سے اس تحریر کے بموجب حاجیوں سے ٹیکس لیتا اور حج کرنے کی اجازت دے دیتا۔ یہ پہلا وقت ہے کہ تاریخ اسلام میں حج کرنے پر ٹیکس لیا گیا۔

خطبہ خلافت عباسیہ اس سال مکہ معظمہ میں خلیفہ راضی بن مقتدر کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد ۳۲۹ھ میں اس کے بھائی متقی کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ ان سالوں میں عراق سے حاجیوں کا قافلہ نہیں آیا۔ ۳۳۳ھ میں توزون امیر الامراء کی عاملانہ تدابیر سے متقی کی خلافت چھن گئی اور مستکفی بغداد میں تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ اس سال بعض حاجیوں کا قافلہ حج کرنے کے لیے ابو طاہر کے بعد مکہ معظمہ میں آیا۔ پھر ۳۳۴ھ میں جب کہ معز الدولہ دار الخلافت بغداد پر قابض ہو گیا اور خلیفہ مستکفی کی آنکھیں نکلوا کر جیل میں ڈال دیا تو خلیفہ مطیع بن مقتدر کے نام کا خطبہ مکہ معظمہ میں پڑھا گیا۔ اس خطبہ میں خلیفہ مطیع کے نام کے ساتھ معز الدولہ کا نام بھی خطبہ میں داخل و شامل تھا۔ قرامطہ کی شرارتیں ان دنوں قدرے کم تھیں۔ حاجیوں کی آمد پھر شروع ہو گئی۔ ۳۳۹ھ میں خلیفہ منصور عبیدی والی افریقہ کے حکم سے احمد بن ابو سعید سردار قرامطہ نے حجر اسود کو مکہ معظمہ واپس کر دیا۔

ابن بویہ کے نام کا خطبہ ۳۴۳ھ سے پھر حج کا سلسلہ جاری ہوا تو والی عراق اور مصر نے اپنے اپنے امیروں کے ساتھ حجاج کو ایک ہی موسم حج میں حج کرنے کو روانہ کیا۔ اتفاق سے دونوں گروہوں میں لڑائی تک نوبت پہنچی کہ عراق کے حجاج اور ان کے

[illegible] مطالبہ [illegible] کہ [illegible]
[illegible]
پھر شروع ہوئی ۳۵۷ھ میں بغداد اور مصر سے [illegible] بہت بڑا قافلہ [illegible] تھا۔

المعز فاطمی نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ چنانچہ [illegible] کے پاس آیا [illegible] [illegible]

ابوالحسن قرمطی اور خلیفہ مطیع [illegible]

[illegible]

ابوالفتوح حسن بن جعفر [illegible]

[illegible]

اجازت طلب کی۔ ابوالفتوح نے یہ شرط منظور کی کہ خطبہ حاکم والی مصر کے نام کا پڑھا جائے۔ حاکم نے [illegible] امیر علی ابن [illegible] سے حجاز کرنے کے لئے بھیجا اس مرتبہ قافلہ حجاج کا امیر شریف رضی اور ان کا بھائی مرتضیٰ تھا۔ ان [illegible] لوگوں [illegible] باطف شیخ [illegible] کسی قسم کی [illegible] پھر وہ بار دونا آ گیا۔ اس کے بعد ۴۰۷ھ میں قافلہ عراق سے اصفر ثعلبی نے جس وقت [illegible] پر قبضہ حاصل کیا تو [illegible] اتفاق سے اس قافلہ میں دو قاری تھے۔ انہوں نے اس کو سمجھایا بجھایا۔ [illegible] خلیفہ کے [illegible] حجاج کے قافلے پر [illegible] کا ہاتھ [illegible] عرب نے حجاج کو لوٹ لیا۔

حاکم والی مصر اور ابوالفتوح: علی بن زید امیر ینبع [illegible] کے تعاقب میں روانہ ہوا چنانچہ ۴۰۷ھ میں ان لوگوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ پھر [illegible] خود ان لوگوں نے یہی حرکت کی۔ علی بن یزید کی بہت بڑی شہرت ہوئی اور اس کی قوم [illegible] سرزمین کا [illegible] جب [illegible] ۴۰۲ھ میں حاکم نے ایک سخت حکم اپنے عمال کے نام [illegible] ابوبکر و عمر [illegible] ابوالفتوح امیر مکہ نے اس [illegible] سے انکار کیا اور باغی ہو گیا۔ اس کے وزیر ابوالقاسم مغربی نے خود مختاری حکومت کی ترغیب دی۔ حاکم نے [illegible] اور اعلام (جھنڈوں) [illegible] ابوالفتوح [illegible] خلافت کا [illegible] اپنے نام کا خطبہ پڑھا "الراشد باللہ" کا لقب اختیار کیا اور سامان سفر درست کر کے شہر رملہ کی طرف [illegible] جراح امیر طے سے امداد کے لئے [illegible] جراح اور حاکم کے درمیان مخالفت [illegible] حاکم نے [illegible] جراح کو بہت سا مال دے کر [illegible] ان لوگوں نے ابوالفتوح کے ساتھ بدعہدی کی اور [illegible] حاکم کے [illegible] ابوالفتوح [illegible] کے ساتھ [illegible] بھاگ گیا اور تنہا [illegible] چلا گیا۔ حاکم نے [illegible] پھر [illegible] ابوالفتوح نے حاکم کی اطاعت قبول کر لی۔ حاکم نے اس کی تقصیر معاف کر دی اور امارت [illegible] دیا۔

حجر اسود کی بے حرمتی: ان سالوں میں عراق سے کوئی شخص حج کرنے نہیں آیا تھا۔ ۴۱۲ھ میں اہل عراق نے [illegible] ابوالحسن محمد بن حسن اقساسی [illegible] حج کرنے کے لئے آیا۔ قبیلہ [illegible] نے حجاج کا [illegible] سنان بن عدی تھا۔ [illegible] کے قافلے سے [illegible] اہل قافلہ نے [illegible] نوجوان کو شکست دے کر امیر [illegible] اس سال مکہ معظمہ میں ظاہر بن حاکم کا خطبہ پڑھا گیا ۴۱۳ھ کے موسم حج میں اہل مصر میں سے ایک شخص نے [illegible] کب تک معبود بنا رہے گا اور کب تک [illegible] ایک گرز سے [illegible] حجر اسود [illegible] پڑ گیا [illegible] ٹوٹ پڑے اور مار ڈالا [illegible] اہل عراق [illegible] اہل مصر پر حملہ آور ہوئے اور ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور ان کی خوب مرمت کی۔

بنو سلیمان کی امارت کا خاتمہ: اس کے بعد [illegible] تک عراقی قافلے کے ساتھ نقیب [illegible] اقساسی امیر حج ہو کر آیا لیکن عرب کی لوٹ مار سے ڈر کر دمشق شام واپس گیا پھر [illegible] سال حج کو آیا اس کے بعد عراق کے حاجیوں کا قافلہ [illegible] خلیفہ قائم عباسی نے ۴۲۲ھ میں بیعت خلافت لی اور یہ قصد کیا کہ حاجیوں کا قافلہ روانہ کرنا چاہئے مگر عرب کے غلبہ اور بویہی حکومت ختم ہونے کے سبب سے اپنے اس ارادہ [illegible]

کا خطبہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد امیر ابوالفتوح حسن بن ابی جعفر بن محمد بن سلیمان نے ۴۳۰ھ میں اپنی حکومت کے چالیسویں برس انتقال کر گیا۔ اس کے بعد امارت مکہ پر اس کا بیٹا شکر متمکن ہوا۔ اس نے اور اہل مدینہ سے چند وقائع پیش آئے۔ جس کے دوران اس نے مدینہ منورہ پر بھی قبضہ کر لیا اور حرمین شریفین کی عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار میں لے لی اس کے عہد حکومت میں بنی سلیمان کی امارت ۴۵۳ھ میں مکہ معظمہ سے جاتی رہی اور بنو ہاشم کا دور حکومت شروع ہوا جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جائے گا۔

جعفر بن ابی ہاشم: اس شکر کی نسبت ابو ہلال بن عامر کا یہ خیال ہے کہ اس نے جاریہ بنت مربوبانا امیر ابن مجی سے نکاح کیا تھا۔ یہ خبر ان لوگوں میں دور دور تک مشہور ہے اور چند حکایتیں بھی نقل کی جاتی ہیں جنھیں وہ لوگ اپنی زبان کے اشعار سے مرصع کرتے ہیں یہ لوگ اسے شریف بن ہاشم کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ابن حزم کہتا ہے کہ جعفر بن ابی ہاشم نے زمانہ اخشیدیین میں مکہ پر قبضہ کیا تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عیسیٰ ابن جعفر اور ابوالفتوح بعدہ شکر بن ابوالفتوح نے حکمرانی کی اس کے بعد حکومت مکہ پر اس کا ایک غلام قابض ہو گیا۔

یہ ابوہاشم جس کی طرف جعفر منسوب کیا گیا وہ وہ ابوہاشم نہیں ہے جس کا ذکر عنقریب آنے والا ہے کیونکہ یہ زمانہ اخشیدیین میں تھا اور وہ عہد خلافت مستنصر میں اور ان دونوں زمانوں میں تقریباً ایک سو سال کا فرق ہے۔

باب: ۱۹

امارتِ مکہ

امرائے ہواشم بنی حسن

محمد بن جعفر بن ابو ہاشم: ہواشم امرائے مکہ ابو ہاشم محمد بن حسن بن محمد بن موسیٰ بن عبد اللہ ابی الکرام بن موسیٰ الجون کی اولاد سے تھے ان کا نسب مشہور و معروف ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ ہواشم اور سلیمانیوں میں بے حد اختلاف تھا اور جعفر کے مرنے کے بعد جس وقت شکر نے وفات پائی اس وقت بنی سلیمان کی حکومت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس وجہ سے کہ اس نے کوئی وارث سلسلۂ نسل میں نہیں چھوڑا تھا جس کے مرنے کے بعد [illegible] ہو گیا تا کہ یہ خاندان امارت سے [illegible] ان کی جگہ [illegible] مرادئی کی بجائے دونوں نے اسے اپنا سردار بنا لیا۔ ان دنوں ہواشم کا سردار محمد بن جعفر بن ابو ہاشم تھا۔ اس نے ہواشم پر نہایت نیک نامی کے ساتھ حکومت کی جس کی وجہ سے وہ ہر دلعزیز ہو گیا۔ یہ بہت شجاع و بہادر تھا۔ ۴۵۴ھ میں شکر کے انتقال کے بعد ہواشم اور بنی سلیمان میں لڑائی ہوئی۔ ہواشم نے بنی سلیمان کو شکست دے کر ان کو حجاز سے نکال دیا۔ بنی سلیمان یمن کی جانب یمن چلے گئے اور محمد بن جعفر نے اپنی حکومت و ریاست کی بنیاد ڈالی جس کا تذکرہ کیا جائے گا۔ اس واقعہ کے بعد محمد بن جعفر استقلال و استحکام کے ساتھ مکہ معظمہ کی امارت کرنے لگا اور مستنصر عبیدی کے نام کا خطبہ پڑھنا شروع کیا۔

خلیفہ قائم عباسی اور امیر محمد بن جعفر: جس وقت سلطان الپ ارسلان بغداد اور کل امورِ خلافت پر قابض ہوا۔ خلیفہ قائم نے سلطان الپ ارسلان سے درخواست کی کہ جس طرح ممکن ہو حج کی راہ [illegible] جائے۔ سلطان نے بہت سا مال دے کر اس معاملہ کی طرف توجہ کی اور جب [illegible] ۴۶۲ھ میں حجاج عراق کا قافلہ [illegible] ابو الغنائم نور الہدیٰ مہدی زینبی نقیب [illegible] کے ساتھ [illegible] مکہ معظمہ آیا اور مکہ میں بیت اللہ الحرام سے [illegible] ہو گیا۔ ۴۶۲ھ میں امیر محمد بن جعفر عبیدیوں کی [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] امیر محمد [illegible] عبیدیوں کے نام کا خطبہ پڑھتا تھا۔ خلیفہ قائم نے عتاب آمیز خط تحریر کیا اور بہت سا مال روانہ کیا [illegible] امیر محمد نے ۴۶۲ھ کے موسم حج میں دوبارہ خلیفہ قائم کے نام کا خطبہ پڑھا اور خلیفہ مستنصر علوی کو مصر میں اس بات کا بڑا رنج ہوا۔ اس کے بعد خلیفہ نے [illegible] ۴۶۳ھ میں عراقی قافلہ کا امیر مقرر کر کے حج کرنے کے لئے بھیجا۔ اس مرتبہ اس کے ساتھ بہت بڑا لشکر تھا اور سلطان

الپ ارسلان کی طرف سے امیر مکہ کے لئے دس ہزار دینار اور ایک قیمتی خلعت بھی تھا ابو الغنائم اور امیر محمد بن جعفر دونوں مکہ موسم حج میں جمع ہوئے اور حسب تحریک دربار خلافت امیر محمد نے خطبہ دیا:

(الحمد لله الذی ھدانا الی اھل بیته بالرای المصیب وعوض بیته بلبسة بالشباب بعد لبسة الشیب وامال قلوبنا الی الطاعة و متابعة امام الجماعة)

خلیفہ مستنصر اور امیر محمد بن جعفر خلیفہ مستنصر یہ خبر پا کر برہم ہو گیا اور علویوں کی جانب مائل ہو گیا۔ علی بن محمد صلیحی کو جو اس کی دعوت خلافت کا یمن میں افسر اعلیٰ تھا لکھ بھیجا کہ "سلیمانیوں کو جس طرح ہو پھر حکومت دی جائے اور اس کام کو انجام دینے کے لئے فوراً مکہ معظمہ روانہ ہو جاؤ"۔ چنانچہ صلیحی فوجیں تیار کر کے سلیمانیوں کو حکومت مکہ دلانے کے لئے روانہ ہوا۔ سفر و قیام کرتا ہوا مہجم پہنچا۔ سعید بن نجاح احول جو کہ صلیحی سے کسی زمانے میں مغلوب ہو گیا تھا ہند سے واپس آ گیا تھا اور صنعا میں داخل ہو کر لوٹ مار شروع کر دی تھی۔ صلیحی نے یہ خبر پا کر چند آدمیوں سے اس پر دھاوا کیا اس وقت سعید کے ہمراہ پانچ ہزار سپاہی مہجم میں تھے۔ سعید نے اس سے مطلع ہو کر صلیحی پر حملہ کر دیا اور مار ڈالا۔ اس واقعہ کے بعد امیر محمد بن جعفر نے ترکی فوجوں کو فراہم کر کے مدینہ منورہ پر دھاوا کیا اور بنی حسن کو وہاں سے نکال کر خود قابض ہو گیا۔ مدینہ منورہ پر قبضہ کر لینے سے امیر محمد حرمین شریفین کا والی بن بیٹھا۔

شیعہ سنی فساد: اسی اثناء میں خلیفہ قائم عباسی کا انتقال ہو گیا اس کے مرنے سے جو کچھ دربار خلافت بغداد سے مکہ معظمہ آتا تھا بند ہو گیا۔ امیر محمد بن جعفر نے خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھنا بند کر دیا۔ اگلے سال ابو الغنائم زینبی پھر حج کرنے کے لئے آیا اور جس قدر مال و زر دربار خلافت کی جانب سے امیر محمد کو دیا جاتا تھا کل کا کل دلا دیا اور بے باقی کر دیا امیر محمد نے پھر عباسیہ کا خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ سال اس کے بعد ۴۷۲ھ میں خلیفہ مقتدی نے ایک منبر بغرض ہدیہ مکہ معظمہ روانہ کیا۔ منبر لکڑی کا تھا نقش و نگار سونے کا بنا ہوا تھا اور سونے کی سیڑھی پر خلیفہ مقتدی کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس مرتبہ امیر قافلہ حجاج ختلغ ترکی تھا یہ پہلا شخص ہے جو ترکوں سے امیر حج ہو کر مکہ معظمہ آیا تھا یہ کوفہ کا والی تھا اس نے عرب کو بے حد ستایا اور طرح طرح کے ظلم و ستم کئے۔ اتفاق سے شیعہ اور اہل سنت والجماعت کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ منبر توڑ کر جلا دیا گیا۔ حج کے مناسک پورے کئے گئے پھر ۴۸۴ھ میں شیعہ اور اہل سنت و جماعت کے درمیان آتش فتنہ و فساد دوبارہ مشتعل ہوئی۔ خلیفہ مستنصر کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ اس وقت سے حجاج کی امارت پر ایک اختلاج ناصر رہا۔ اس کے بعد خمار تکین مقرر کیا گیا یہاں تک کہ سلطان ملک شاہ اور اس کے وزیر نظام الملک نے وفات پائی۔ خلفاء عباسیہ کا خطبہ مکہ معظمہ سے منقطع ہو گیا چونکہ سلاطین سلجوقیہ باہمی لڑائی میں مصروف ہو گئے اور عربوں نے لوٹ مار شروع کر دی تھی اس وجہ سے حجاج کا قافلہ عراق سے آنا بند ہو گیا۔ اسی سنہ میں خلیفہ مقتدی تاجدار عباسیہ نے بغداد میں وفات پائی اس کی جگہ اس کا بیٹا مستظہر تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ خلیفہ مستنصر علوی والی مصر کا بھی عمر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اس کی جگہ اس کے بیٹے مستعلی کی خلافت کی بیعت لی گئی اپنی امارت سے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے مکہ معظمہ میں خلافت عباسیہ کی امامت کا اظہار کیا تھا اور اسی کا خطبہ پڑھاتا اور اسی وجہ سے اس کی حکومت کی بنا پڑی تھی۔ لیکن آخر میں خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھنا موقوف بھی کر دیا تھا۔

---

۱ اصل کتاب میں بیاض ہے۔ مترجم

امیر قاسم بن محمد اس کے بعد اس کا بیٹا قاسم والیٔ مکہ ہوا اس کا زمانۂ حکومت بدامنی اور پریشانی میں گزرا اگرچہ [illegible] نے نہایت مستعدی اور انتظام سے امن کا سلسلہ قائم کیا جس سے اہل عراق ہر سال حج کو آنے لگے۔ ۵۱۲ھ میں نظر خادم منجانب خلیفہ مسترشد عراق کے قافلہ کے ساتھ حج کرنے کے لئے آیا۔ خلعت اور مال وزر جو ساتھ لایا خلیفہ امیر مکہ تک پہنچایا۔ قاسم بن محمد اپنی امارت کے تیس برس بعد ۵۱۸ھ میں انتقال کر گیا اس کا زمانہ حکومت بہت اضطراب اور پریشانی میں گزرا۔

ابو فلیتہ بن قاسم اس کے مرنے پر اس کا بیٹا ابو فلیتہ امارت مکہ پر متمکن ہوا اس نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے ہی خلافت عباسیہ کا خطبہ جاری کیا اور اس کے حسن انتظام اور عدالت کی تعریف کرنے لگا۔ نظر خادم امیر حجاج قافلہ عراق کے ساتھ حج کو آیا۔ خلعت مال اور زر امیر مکہ کے دینے کے لئے ہمراہ لایا۔ ۵۲۷ھ میں ابو فلیتہ نے اپنی حکومت کے دس سال پورے کر کے وفات پائی اس وقت تک خلافت عباسیہ کا خطبہ مکہ معظمہ میں پڑھا جاتا تھا اور قافلہ حاج کی امارت پر نظر خادم تھا۔

امیر حجاج نظر خادم خلیفہ مسترشد اور سلطان محمود کے جھگڑوں فسادات اور واقعۂ قتل نے حاجیوں کے قافلوں کی آمد بند کر دی۔ تین سال نظر خادم بحیثیت امیر حجاج ہو کر قافلہ کے ساتھ آیا [illegible] نے قاسم بن ابو فلیتہ کے پاس سفارت بھیجی۔ [illegible] خط لکھا قاسم نے حسب منشاء [illegible] موقوف کرنے کا وعدہ کیا اتفاق یہ کہ ۵۳۳ھ [illegible] موت آ گئی جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے اسے بچا لیا۔ چونکہ ان سالوں میں متعدد فسادات آئے دن وقوع میں آتے رہتے تھے اور گرانی بھی بے حد تھی اس وجہ سے حاجیوں کی آمد عراق سے بند ہو گئی پھر ۵۴۳ھ میں نظر خادم امیر حج ہو کر عراق سے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوا اور اثناء راہ میں [illegible] ہو گیا۔ اس کی جگہ اس کا آزاد کردہ غلام قیماز امیر قافلہ [illegible] عرب نے [illegible] کر قافلہ کو لوٹ لیا مگر سال آئندہ سے قیماز ہی امیر حج ہو کر قافلہ کے ساتھ آتا رہا اور مکہ معظمہ میں ۵۵۵ھ تک خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھا جاتا رہا۔

والیٔ مکہ عیسیٰ بن قاسم کی معزولی اس کے بعد خلیفہ مستنجد کی خلافت کی بیعت لی گئی اس کے نام کا بھی خطبہ مکہ معظمہ میں پڑھا گیا جیسا کہ اس کے باپ مقتفی کا خطبہ پڑھا جاتا تھا ۵۵۶ھ میں قاسم ابن ابو فلیتہ مارا گیا۔ خلیفہ مستضی نے عراق کے قافلہ حجاج کے ساتھ طاشتکین ترکی کو امیر مقرر کر کے روانہ کیا۔ اسی اثناء میں عبیدیوں کی دولت کا دور حکومت مصر سے ختم ہو گیا اور سلطان صلاح الدین بن نجم الدین ایوب مصر کی حکومت پر قابض ہو گیا۔ اس نے مکہ اور یمن کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا۔ حرمین میں خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ ۵۷۵ھ میں خلیفہ مستضی نے وفات پائی اس کا بیٹا ناصر تخت خلافت پر متمکن ہوا اس کے نام کا بھی خطبہ حرمین میں پڑھا گیا۔ طاشتکین ۵۸۱ھ میں حج کر کے جب واپس ہو کر دارالخلافت بغداد پہنچا تو خلیفہ ناصر کو سب حالات بتائے [illegible] زمانہ حج میں عیسیٰ بن قاسم [illegible] معلوم ہوئے تھے خلیفہ ناصر نے اسے امارت مکہ سے معزول کر کے اس کے بیٹے مکثر بن عیسیٰ کو امارت عطا کی جس [illegible] تھا۔ اس نے ۵۸۹ھ میں وفات پائی جس سنہ میں سلطان صلاح الدین کا انتقال ہوا تھا اس کے بعد سے ہواشم کی حکومت میں ضعف پیدا ہو گیا ابو عزیز بن قتادہ باپ کی جانب سے ہواشم کے سلسلہ نسب میں تھا [illegible] سلسلہ نسب ماں کی جانب سے تھا۔ مکثر کے بعد حکمرانی [illegible] ہوا۔ قصہ مختصر اس طرح پر ہواشم کا دور حکومت ختم ہو گیا اور بنو قتادہ حکمرانی کی زیب تن کر کے حکومت پر متمکن ہو گئے۔ والبقاء للہ۔

بنی قتادہ کے حکمران

ابو عزیز قتادہ: [illegible]

قتادہ کا ینبوع اور صفراء پر قبضہ: [illegible]

قتادہ کا مکہ پر قبضہ: [illegible]

[illegible] عراق اور مصریوں کی لڑائی: [illegible]

کا قافلہ پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک بڑی جماعت کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد شرفاء مکہ نے خلیفہ کے غضب کی فکر سے ایک وفد دارالخلافت بغداد روانہ کیا قتادہ نے بھی اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو خلافت مآب کے راضی کرنے کے لئے بغداد بھیجا۔ خلافت مآب نے فریقین میں مصالحت کرا دی۔

خلیفہ ناصر اور قتادہ ۶۰۴ھ میں خلیفہ ناصر [illegible] دولت عباسیہ کے بعد عادل بن ایوب [illegible] کے بعد کامل بن عادل کے نام کا خطبہ مکہ معظمہ میں پڑھا گیا تھا۔ ۶۱۲ھ میں یمن نے عروج کیا تھا۔ عادل تو اس کے زمانہ میں نہایت امن و امان رہا۔ [illegible] نے ظلم اور [illegible] کے ساتھ زیادتی اور سرکشی کی۔ یہ کہا کرتا تھا کہ میں خلافت و امارت کا مستحق ہوں۔ دارالخلافت بغداد سے [illegible] خلعت بھیجا اس کے لئے آیا کرتے تھے ایک بار خلیفہ ناصر نے اسے بلا بھیجا تو اس نے جواب میں چند اشعار لکھ بھیجے:

ولي كف ضرغام اذل ببطشها
واشري بها بين الورى وابيع
تظل ملوك الارض تلثم ظهرها
وفي بطنها للمجدبين ربيع
اأجعلها تحت الرحى ثم ابتغي
الا انني اذا لوضيع
وما انا الا المسك في كل بلدة
يضوع واما عندكم فيضيع

اس کا راج و حکومت بہت وسیع ہوا۔ مکہ معظمہ کے علاوہ اطراف مکہ ینبع اور بعض مقامات مدینہ منورہ پر اس کی حکومت کا پرچم کامیابی کے ساتھ لہرا رہا تھا۔

حسن بن قتادہ اور امیر اقباش کی جنگ ۶۱۷ھ میں اس نے وفات پائی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے بیٹے حسن نے اسے زہر دے دیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ حسن نے زہر نہیں دیا تھا بلکہ ایک لونڈی کو زہر دینے کا حکم دیا تھا۔ اس نے حسن کو امارت کے وقت جبکہ قتادہ [illegible] بیمار تھا [illegible] حسن نے قتل کرا دیا تاکہ [illegible] حکومت کرے [illegible] اس کی جگہ خود مکہ معظمہ پر حکمرانی کرنے لگا۔ [illegible] امیر حج اقباش ترکی [illegible] سے اس واقعہ کی شکایت کی۔ اقباش ترکی نے انصاف اور تحقیق کا وعدہ کیا۔ حسن نے اس سے [illegible] مکہ معظمہ کے [illegible] دروازے بند کر لئے اور اس کے چند امراء نے شہر سے نکل کر باب المعلی کے قریب امیر اقباش سے جنگ کی چھیڑ دی۔ ایک دوسرے سے [illegible] نتیجہ یہ ہوا کہ امیر اقباش مارا گیا [illegible] اس کا سر [illegible] کے دروازے پر لٹکا دیا۔

[illegible]

حسن بن قتادہ اور مسعود بن کامل کی جنگ۔ اس کے بعد ۶۱۹ھ میں مسعود بن کامل یمن سے مکہ آیا، حج کیا، بعد فراغت حج حسن سے مقام عرفہ کے میدان میں معرکہ آرائی کی۔ اس واقعہ میں حسن کو شکست ہوئی۔ مسعود نے مکہ پر قبضہ کر کے اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔ دربار خلافت تک یہ خبر پہنچی تو خلافت مآب نے مسعود سے اس پر اور ان حرکات پر جو اس نے مکہ معظمہ میں کیے تھے ناراضگی ظاہر فرمائی اور بے حد غصہ کیا۔ مسعود کے باپ نے بھی مسعود کو بیزاری اور تعزیر کا خط لکھ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا

''میں تجھ سے بری الذمہ ہوں۔ اے بدبخت تو نے بڑا غضب ڈھایا کہ حرم [illegible] تو نے بھی تیرا سید صاحب [illegible] کا خون گرا، تو نے بے شک دین اور دنیا دونوں کو پس پشت ڈال دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسعود کی [illegible] مکہ کے خون بہا [illegible]۔ اس معرکہ میں اس کا ایک ہاتھ بیکار ہو گیا تھا۔

حسن بن قتادہ کی بغداد روانگی۔ حسن بن قتادہ بغرض داد خواہی بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ تن تنہا شام، جزیرہ اور عراق کی خاک چھانتا ہوا دارالخلافت بغداد میں داخل ہوا۔ ترکوں نے آمد کی خبر پا کر بعوض امیر [illegible] اس کے قتل کی فکر کی لیکن اہل بغداد نے ترکوں کو اس فعل سے روک دیا۔ ۶۲۳ھ میں اس نے بغداد ہی میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوا۔ اس کے بعد ۶۲۰ھ میں مسعود بن کامل مکہ معظمہ میں مر گیا اور معلیٰ میں دفن کیا گیا۔ اس کا سپہ سالار فخر الدین بن شیخ مکہ معظمہ کا حکمران ہوا اور یمن کی امارت امیر [illegible] عمر بن علی بن رسول کے قبضۂ اقتدار میں رہی۔

راجح بن قتادہ۔ ۶۲۹ھ میں راجح بن قتادہ نے عمر بن علی بن رسول کی فوجیں لے کر مکہ معظمہ کا قصد کیا۔ چند دنوں میں اس نے شہر کو فخر الدین بن شیخ کے قبضے سے نکال لیا۔ فخر الدین نے مصر جا کر دم لیا۔ اس کے بعد ۶۳۰ھ میں مصری فوجیں بسرکردگی امیر [illegible] مکہ معظمہ کی طرف بڑھیں اور بزور تیغ اس پر قبضہ کر لیا۔ راجح یمن بھاگ گیا۔ پھر عمر بن علی بادشاہ یمن کے ہمراہ اپنی کمک کے لئے آیا۔ مصری فوجیں مکہ معظمہ خالی کر کے بھاگ گئیں۔ راجح نے مکہ معظمہ پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر لیا اور خطبہ میں خلیفہ مستنصر عباسی کے بعد عمر ابن علی کا نام پڑھا اور جب [illegible] نے عراق کو ۶۳۱ھ میں دبا لیا اور وہاں لوگوں کی حکومت مستحکم ہو گئی اور [illegible] تک پہنچ گئے۔ خلیفہ مستنصر نے [illegible] استغنا کر کے بوجہ جہاد حج بند کر دیا۔ ۶۳۷ھ میں خلیفہ مستعصم نے حاجیوں کا قافلہ اپنی ماں کے ساتھ روانہ کیا اور کوفہ تک اس کی مشایعت کی۔ اس مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک ترکی نے شریف مکہ کو مارا۔ راجح نے خلافت مآب کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ اس جرم کی پاداش میں اس ترکی کے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے۔ اس کے بعد پھر حاجیوں کی آمد بند ہو گئی اور ایک زمانہ تک حج موقوف رہا۔

جماز بن حسین کی مکہ پر فوج کشی۔ پھر جب [illegible] کی حکومت کا سکہ یمن میں چلنے لگا، اس نے خلافت عباسیہ کا خطبہ موقوف کر دینے کا ارادہ کیا۔ [illegible] مظفر بن عمر بن علی بن رسول کو [illegible] خلیفہ مستعصم کو اس سے مطلع کر کے حاجیوں کا قافلہ روانہ کرنے کی ترغیب دی لیکن [illegible] اپنے ارادے میں کامیاب ہو گیا۔ ۶۵۱ھ میں جماز بن حسین بن قتادہ دمشق میں ناصر بن عزیز بن ظاہر بن ایوب کی خدمت میں ابوسعید کے خلاف فوجی امداد حاصل کرنے کے لئے اس غرض سے گیا کہ والی یمن کا خطبہ مکہ معظمہ میں موقوف کر دیا جائے۔ چنانچہ ناصر نے جماز کو فوجی مدد دی اور جماز مکہ پر چڑھ آیا۔ ابوسعید حرم میں مارا گیا۔ ساتھ ہی اس کے جماز نے ناصر کے ساتھ یہ عہد شکنی کی کہ کامیابی کے بعد والی یمن ہی کے نام کا خطبہ پڑھا۔

بنی قتادہ کا مکہ سے اخراج: ابن سعید روایت کرتا ہے کہ ۶۵۱ھ میں مجھے جس وقت کہ میں مدینہ منورہ میں تھا یہ خبر پہنچی کہ راجح بن قتادہ مکہ آیا ہوا تھا [illegible] اور حسن محصور تھا طرف یمن [illegible] انہوں نے مکہ فتح کر کے جماز بن حسن بن قتادہ کو مکہ سے نکال دیا۔ جماز ینبوع چلا گیا۔ پھر ابن سعید کو لکھا ہے کہ ۶۵۲ھ میں یہ خبر ملک مغرب میں پہنچی کہ حکومت ابونمی بن سعید کے [illegible] جماز نے امارت مکہ حاصل کرنے کی غرض سے [illegible] قتادہ اور غالب بن راجح جس نے جماز کو ینبوع کی طرف نکال دیا تھا [illegible] منقسم ہے۔

ابونمی بن سعید: اس کے بعد مکہ پر ابونمی کی حکومت کے قدم جم گئے اور اس نے اپنے باپ ابو سعید کے قاتلوں اور بنی جماز اور ادریس کو ینبوع کی جانب شہر بدر کر دیا اور ان میں سے [illegible] نکل گئے۔ [illegible] امارت مکہ کی [illegible] ان لوگوں نے ینبوع میں اپنی حکومت کی بنیاد ڈالی چنانچہ اس وقت تک ان کی نسل ینبوع میں ہے [illegible] ابونمی نے تقریباً پچاس برس تک مکہ معظمہ میں امارت کی آخری [illegible] اس کے [illegible] بعد مر گیا اور بوقت وفات تیس لڑکے چھوڑ گیا۔

بنی نمی کے حکمران

رمیثہ اور حمیضہ پسران ابونمی: ابونمی کے مرنے پر مکہ معظمہ کی عنان حکومت اس کے بیٹوں رمیثہ اور حمیضہ کے قبضہ قدرت میں آئی اور یہ دونوں بالاشتراک حکومت کرنے لگے۔ عطیفہ اور ابوالغیث نے رمیثہ اور حمیضہ سے دوبارہ امارت مکہ معظمہ پر جھگڑا کیا۔ رمیثہ اور حمیضہ نے عطیفہ اور ابوالغیث کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ اتفاق سے انہیں دنوں بیبرس جاشنگیر جو مصر میں الملک الناصر [illegible] حکومت سے [illegible] مکہ آ پہنچا اس نے رمیثہ اور ابوالغیث [illegible] کر کے [illegible] حکومت پر بٹھایا اور رمیثہ و حمیضہ کو مصر بھیج دیا۔ سلطان [illegible] ان دونوں کو اپنی فوج کے ہمراہ پھر امارت مکہ پر واپس کیا۔ عطیفہ اور ابوالغیث [illegible] بعد آپس میں لڑنے لگے۔ یہ لڑائیاں جو بغرض حصول امارت مکہ ان لوگوں کے درمیان شروع ہوئی تھیں ایک مدت تک جاری رہیں۔ انہیں لڑائیوں کے اثناء میں ابوالغیث میدان جنگ میں مر گیا۔

رمیثہ اور حمیضہ کے مابین کشیدگی و مصالحت: اس کے بعد حمیضہ اور رمیثہ میں دوبارہ امارت مخالفت پیدا ہوئی۔ رمیثہ ۷۱۵ھ میں الملک الناصر کی خدمت میں بغرض شکایت اور حمایت سلطانی سے امداد طلب کرنے کے لئے گیا حمیضہ یہ خبر پا کر کہ میری مخالفت پر شاہی امراء اور سلطانی فوجیں [illegible] بھاگ کر [illegible] سلطانی [illegible] کے چلے جانے پر دونوں بھائیوں نے باہم مصالحت کر لی اور بالاتفاق حکومت کرنے لگے۔

حمیضہ کا قتل: پھر عطیفہ نے ۷۱۸ھ میں رمیثہ اور حمیضہ کی شکایات کی اور بغرض استمداد سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا [illegible] شاہی امداد [illegible] مکہ [illegible] پہنچا اور قبضہ کر لیا۔ رمیثہ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا [illegible] سلطان [illegible] رمیثہ سلطان کے ساتھ مصر چلا گیا اور حمیضہ فرار ہو گیا [illegible] سلطان سے امان کی درخواست کی سلطان نے امان دے دی۔ سلطان نے [illegible] حمیضہ کے غلام [illegible] اس کے [illegible] بغاوت [illegible] مصر سے اس کے پاس بھاگ آئے تھے۔ حمیضہ کے پاس پہنچے تو یہ معلوم ہوا کہ [illegible] سلطان [illegible] حکومت کی اطاعت قبول کر لی ہے

خوف غالب ہوا کہ اگر رمیثہ کے ہمراہ سلطانی دربار میں ہم حاضر ہوئے تو سلطان ہم لوگوں کو سزائے موت دے دے گا۔ سب نے متفق ہو کر رمیثہ کو مار ڈالا اور سر اتار کر سلطان کی خدمت میں لائے یہ خیال کر کے سلطان ہم سے خوش ہو جائے گا۔

رمیثہ والیٔ مکہ: رمیثہ کو اس سے صدمہ پیدا ہوا۔ اپنے بھائیوں کے قاتلوں کو قتل کیا اور باقی جو شریک تھے ان سے درگزر کیا۔ اس کے بعد سلطان نے رمیثہ کو خود مختاری عنایت فرما کر عطیفہ کے ساتھ امارت و حکومت مکہ معظمہ میں شریک کر دیا۔ تھوڑے دنوں بعد عطیفہ مر گیا اور رمیثہ استقلال کے ساتھ مکہ معظمہ پر حکومت کرنے لگا۔ رمیثہ کی حالت حیات میں اس کے دو بیٹوں ثقبہ اور عجلان نے بہ رضامندی رمیثہ امارت مکہ باہم تقسیم کر لی تھی۔ مگر پھر رمیثہ نے اس تقسیم کو الٹ پھیر کرنا چاہا۔ ان دونوں بھائیوں نے منظور نہ کیا اور اپنی اپنی حکومتوں پر قائم رہے۔ کچھ دن بعد دونوں بھائیوں میں جھگڑا شروع ہوا ثقبہ مکہ چھوڑ کر نکل گیا اور عجلان بدستور مکہ میں حکومت کرتا رہا۔ پھر ثقبہ نے اپنی بگڑی ہوئی حالت درست کر کے عجلان کو مکہ معظمہ میں مغلوب کر دیا۔

ثقبہ بن رمیثہ کا قتل: عجلان مغلوب ہونے کے باوجود ثقبہ کا مقابلہ کرتا رہا حتیٰ کہ دونوں بھائی ۷۵۶ھ میں لڑتے جھگڑتے مصر پہنچے۔ حکمران مصر نے اس مکہ سے عجلان کو مکہ کی سند عطا کی۔ ثقبہ ناراض ہو کر سرزمین حجاز چلا گیا اور وہیں قیام کر دیا۔ زمانہ قیام حجاز میں کئی بار مکہ پر چڑھ آیا ہوا۔ عجلان آئے دن کی لڑائیوں سے تنگ ہو کر ۷۶۲ھ میں بغرض امداد مصر گیا اور وہاں سے شاہی فوج لے کر ثقبہ کے مقابلہ پر آیا۔ دونوں بھائیوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی ثقبہ مارا گیا اور اس کی فوج کا بڑا حصہ بھی اس معرکہ میں کام آیا۔

عجلان بن رمیثہ: عجلان اپنے زمانہ امارت میں عدل و انصاف کے راستہ پر نہایت سلامت روی سے چلا جا رہا تھا۔ وہ اہل ظلم اور زیادتی سے متنفر و دور تھا جو اس کی قوم تجارت پیشہ اصحاب اور مجاورین بیت اللہ الحرام کے ساتھ کیا کرتی تھی۔ اس نے اپنے زمانہ امارت میں شاہوں کا ٹیکس جو قدیم سے چلا آتا تھا موقوف کر کے شاہی خزانہ سے ان کی تنخواہیں اور وظائف مقرر کرائے جو ہر سال برج میں انہیں ادا کیے جاتے تھے۔ یہ امر سلطان مصر کی زندہ یادگاروں میں سے تھا جس کی کوشش امیر عجلان نے کی تھی۔ جزاہ اللہ خیراً کی عدل و داد اور رفاہ مسلمین پر عجلان قائم رہا یہاں تک کہ ۷۷۷ھ میں انتقال کیا۔

احمد بن عجلان: عجلان کی وفات پر اس کا بیٹا احمد اس کی جگہ متمکن ہوا۔ احمد اپنے باپ عجلان ہی کے زمانہ حیات ہی سے امور سیاست کا انتظام کر رہا تھا اور حکومت میں اس کا شریک تھا۔ عجلان کے مرنے پر وہی مراسم عدل و انصاف احمد نے جاری رکھے۔ جو اس کے باپ کے عہد حکومت میں تھے۔ تمام عالم میں اس کے عدل و داد اور نیک چلنی کا شہرہ ہو گیا۔ حجاج اور مجاورین بیت اللہ الحرام اس کی تعریف و توصیف کرتے تھے۔ الملک الظاہر ابو سعید برقوق والی مصر نے اس کے محاسن کا تذکرہ کر کے اپنی طرف سے اسے سند حکومت عطا کی جیسا کہ اس کے باپ کو بادشاہی سے عطا ہوئی تھی اور حسب دستور خلعت بھی بھیجا۔

محمد بن عجلان کا قتل: امیر احمد نے اپنے اکثر اعزہ و اقارب کو جن میں اس کا بھائی محمد، محمد بن ثقبہ اور عنان بن مغامس برادر عم زاد احمد تھے کسی مصلحت سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال رکھا تھا۔ میر احمد کے انتقال پر یہ لوگ قید خانہ سے نکل بھاگے محمد بن عجلان ایک ہوشیار آدمی تھا اس نے اسی وقت زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور بمشکل تمام ان سب کو واپس بلا لیا صرف عنان بن مغامس بھاگ گیا اور حکمران مصر پہنچا اور سلطان مصر سے مقابلہ محمد درپیش امداد طلب کی چنانچہ سلطان مصر نے

اس کی ملک پر ایک فوج متعین کی اور امیر قافلہ حج کے ساتھ حالات اصلی اور واقعات تحقیق دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا اتفاق سے قرقیہ بطیبہ کا ایک گروہ ان کے ساتھ ہو لیا تھا جس وقت محمل مصری بخلاف عادت مکہ معظمہ کے قریب پہنچا۔ محمد اس کے لینے کے لئے مکہ معظمہ سے باہر آیا اور حسب عادت قدیم اس کا بوسہ دینے کو بڑھا ترکیوں نے دفعتہً وار کر دیا محمد زخمی ہو کر زمین پر آ رہا اور علی مع قافلہ حاج کے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔

عثمان بن مغامس: امیر حج نے عثمان بن مغامس کو امارت مکہ پر مامور کیا۔ کبیش اور اس کے ہوا خواہ بھاگ کر ینبوع پہنچے۔ جب زمانہ حج گزر گیا اور حاجیوں کا قافلہ واپس ہو گیا تو کبیش نے لشکر آراستہ کر کے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ مکہ معظمہ پر حملہ کر دیا اور اس کا محاصرہ کیا۔ عثمان بن مغامس اور کبیش میں متعدد لڑائیاں ہوئیں انہیں لڑائیوں میں سے کسی لڑائی میں کبیش مارا گیا۔ علی بن عجلان اور اس کا بھائی حسن فریادی صورت بنائے ہوئے الملک الظاہر والی مصر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ملک ظاہر اس خیال سے کہ مادہ شر و فساد اس وقت تک منقطع نہ ہوگا جب تک انہیں بھی حکومت مکہ میں حصہ نہ دیا جائے گا۔ ۷۸۹ھ میں انہیں بھی سند حکومت عطا کی اور خلعت عطا کی اور عثمان بن مغامس کے ساتھ امارت میں شریک رہنے کا حکم دیا۔

علی بن عجلان: چنانچہ علی و حسن امیر قافلہ حج کے ساتھ مکہ معظمہ روانہ ہوئے جس وقت مکہ معظمہ کے قریب قافلہ پہنچا عثمان حسب دستور امیر حج کے استقبال کے لئے نکلے لیکن یہ خبر پا کر اسی قافلہ میں سے علی و حسن بھی ہیں اثنائے راہ سے بھاگ گیا علی نے مکہ میں داخل ہو کر عثمان حکومت مکہ اپنے قبضہ میں لے لی اور استقلال و جزم کے ساتھ حکومت کرنے لگے۔ جب ایام حج ختم ہو گئے اور حاجیوں کا قافلہ لوٹ گیا تو عثمان اپنے ہوا خواہ مبارک اور شرفائے عرب کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ پر حملہ آور ہوا بھتیجے علی کا مکہ معظمہ میں محاصرہ کر لیا۔ امارت و ریاست کی بابت جھگڑے ہونے لگے۔ پھر خود بخود یہ جھگڑے موقوف ہو گئے کچھ روز بعد پھر وہی لیل و نہار آ گئے اور لڑائی کی چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ اسی حالت سے اس وقت تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ ۷۹۱ھ میں ان دونوں کا ایک وفد ([illegible]) سلطان کی خدمت میں مصر پہنچا۔ سلطان نے علی کو سند حکومت عطا کی خلعت اور جائزہ دیئے فوج بھی اور خدم عنایت فرمائے۔

عثمان بن مغامس کی گرفتاری: عثمان بن مغامس کو اپنے دربار میں روک لیا۔ حسب رتبہ اس کی تکریم و توقیر کی اور اپنے ارکان دولت میں شامل کر لیا اس کے چند دنوں بعد سلطان تک یہ خبر پہنچی کہ عثمان بن مغامس کے دماغ میں پھر مکہ کی امارت کی ہوا سمائی ہے اور امیر مکہ علی بن عجلان سے دوبارہ امارت پر لڑنے کی غرض سے حجاز کی طرف چھپ کر جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ سلطان نے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ علی بن عجلان کو اس واقعہ کی خبر لگی تو اس نے بھی ان شرفاء کو جو عثمان کے ہوا خواہ اور ہمدرد تھے گرفتار کر لیا پھر انہیں بطور احسان رہا کر دیا۔ ان احسان فراموشوں اور محسن کشوں نے امارت کی بابت پھر جھگڑا شروع کیا اور علی بن عجلان کے ساتھ اس وقت تک لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ واللہ متولی الامور لا رب غیرہ۔

باب : ۲۰

امارت مدینہ

امرائے بنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں حکومت کی کرسی پر متمکن ہوا۔

حسن بن طاہر [illegible] کی کتاب میں ہے کہ طاہر کے بعد جو شخص [illegible] ہوا تھا۔ وہ اس کا داماد اور اس کے [illegible] کا بیٹا [illegible] تھا۔ اس کی کنیت [illegible] تھی۔ اس نے [illegible] انتظام کے ساتھ [illegible] طاہر [illegible] وفات پائی [illegible] سے حکومت [illegible] حسن بن طاہر [illegible] کے پاس [illegible] گیا تھا [illegible]

ابن طاہر کے متعلق غلط روایت [illegible] یہ روایت غلط ہے [illegible] طاہر بن مسلم [illegible] کی وفات [illegible] کے بیٹے حسن کی حکومت [illegible] ۳۸۲ھ میں [illegible] حسن بن طاہر [illegible] وقت [illegible] کی طرف منسوب کرتے ہیں [illegible] منسوب کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

جسد نبوی کو مصر لے جانے کا منصوبہ [illegible] حسن [illegible] کی [illegible] سلیمان [illegible] ابو الفتوح [illegible]

قاسم بن مہنا [illegible] وفات پائی [illegible] ہاتھ [illegible] گیا تھا۔

ابو [illegible] اور سالم [illegible] [illegible] وفات پائی [illegible] قاسم [illegible] مقام [illegible]

سے بچ آ کے چھڑا لیا تھا۔ انہوں نے ابو عزیز کا تعاقب کیا اور منہزم ہو کر بھاگ گیا۔ ابو عزیز کو گھیر لیا۔ فریقین میں گھمسان کی لڑائی ہونی چاہیئے تھی کہ جزیرہ آ ری کا حملہ ہوا۔ مگر ابو عزیز شکست کھا کر مکہ کی جانب بھاگا۔

شیحہ بن سالم: ۶۹۵ھ میں مقسم بن عیسیٰ ۔ ولایت گیا ہی نے پھر قلعہ بندی شروع کی لڑائی کے مورچے قائم کئے۔ دمشق اور [illegible] سالم بن قاسم امیر مدینہ گئی ہی کے عزم و ہمت کی وجہ سے ان لوگوں نے مزاحمت کی [illegible] مدینہ منورہ میں پہنچنے سے پہلے سالم انتقال کر گیا۔ تب اس کا بیٹا امارت کی کرسی پر متمکن ہوا۔ سالم نے اپنا زمانہ حکمرانی میں ترکمانوں کی ایک فوج تیار کی تھی شیحہ نے اس فوج کو مرتب کر کے قتادہ پر چڑھائی کی اور بزور تیغ قبضہ کر لیا۔ ابو عزیز قتادہ بھاگ گیا اور وہاں پر کر کے محصور ہو گیا۔ ۶۴۷ھ میں شیحہ وفات پا گیا۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا عیسیٰ متمکن ہوا۔ اس کے بعد جماز بن شیحہ نے عیسیٰ کو ۶۴۹ھ میں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور اس کی جگہ خود حکمرانی کرنے لگا۔ ابن سعد لکھتا ہے کہ ۶۵۷ھ میں ابوالحسن شیحہ بن سالم مدینہ منورہ کا حکمران تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے مؤرخین لکھتے ہیں کہ ۶۵۲ھ میں ابو مالک منیف بن شیحہ بن سالم مدینہ منورہ کی حکومت پر تھا۔ ۶۵۷ھ میں اس نے وفات پائی۔ اس کی جگہ جماز بن شیحہ حکمران ہوا۔ اس نے بہت عمر پائی اور ۷۰۴ھ میں اس کا انتقال ہوا۔

منصور اور ابو عزیز کی جنگ اس کے بعد منصور اس کا بیٹا حکمرانی کرنے لگا۔ اس کا دوسرا بیٹا مقبل تنگ آ کر شام چلا گیا اور بطور وفد مصر میں سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلطان نے منصور کے نصف حصہ پر اس کی حکومت قبول کر لی۔ یہ عطیہ حاصل کر کے مقبل مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ اس وقت مدینہ منورہ میں منصور کا بیٹا ابو کبیشہ نائب کی حیثیت سے تھا۔ ابو کبیشہ اور منصور سے جھگڑتے ہوئے شہر چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مقبل نے کامیابی کے ساتھ شہر پر قبضہ کر لیا۔ ابو کبیشہ بھاگ کر قبائل عرب میں جا گیا اور ان لوگوں سے ایک فوج مرتب کر کے ۷۰۹ھ میں مدینہ منورہ مزاحمت کی۔ مقبل اور ابو کبیشہ سے لڑائی ہوئی مقبل مارا گیا۔ منصور مظفر و منصور اپنے دار الامارت میں داخل ہوا۔

ماجد بن مقبل اور ابو عزیز کی لڑائی مقبل کا ایک لڑکا ماجد نامی تھا جو بعض مقبوضات میں جو اس کے باپ کے تھے مرحمت کئے گئے تھے عرب کے ساتھ وہاں پر قیام پذیر ہوا اور برابر منصور کی مخالفت کرتا رہا۔ ۷۱۷ھ میں منصور اور ابو عزیز قتادہ والی مکہ کے درمیان لڑائی ہوئی اسی ماجد کی وجہ سے لڑائی ہوئی۔ اس کے بعد ماجد بن مقبل ۷۲۰ھ میں اپنے چچا منصور سے جنگ کرنے کے لئے مدینہ منورہ آیا۔ منصور نے سلطان سے امداد طلب کی چنانچہ شاہی لشکر اس کی کمک پر آیا۔ اس وقت ماجد مدینہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ بہت بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔ آخرکار ماجد شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا اور منصور بدستور اپنی امارت پر قائم رہا۔ حتیٰ کہ ۷۲۵ھ میں مر گیا اور اس کا بیٹا کبیش بن منصور امارت کرنے لگا۔

ابو کبیشہ بن منصور اس کا زمانہ حکومت بھی خوش طبع ہوا۔ اس کا امارت کے سلسلہ میں ودی بن جماز سے جھگڑا ہوا۔ ودی ایک مدت تک اس کا محاصرہ کئے رہا۔ اس کے بعد طفیل حکمران ہوا۔ ۷۵۲ھ میں خادم نے گرفتار کر لیا اور خطبہ حکومت عنایت کی۔ (۷۵۷ھ میں علیہ مر گیا) طفیل کو حکومت مرحمت ہوئی چھوڑ دن بعد قید کر لیا گیا اور حجاز میں جماز بن منصور کو امارت دی گئی۔ وہ خود سلاطین ترک جو مصر میں حکمرانی کر رہے تھے۔ مدینہ منورہ کی حکومت کرتے رہے۔

خاندانوں میں سے کسی ممبر کو منتخب کیا کرتے تھے۔ دو خاندانوں کے علاوہ مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے کسی دوسرے خاندان سے کسی کو منتخب نہیں کرتے تھے۔ ان دنوں مدینہ منورہ کی زمام حکومت حجاز بن ہبۃ اللہ بن جماز کے ہاتھ میں تھی اور ان کا ابن عم[1] ابن محمد بن عطیہ امارت کی بابت جھگڑ رہا تھا کیونکہ ان دونوں میں ایک مدت دراز سے جھگڑا چلا آ رہا تھا۔ یہ سب مذہب امامیہ رکھتے تھے جو رافضیوں کی ایک شاخ ہے۔ یہ لوگ ائمہ اثنا عشر کے قائل تھے اور ان تمام اعتقادات کے معتقد تھے جو رافضی رکھتے ہیں۔ واللہ یخلق ما یشاء و یختار

امراء مدینہ کے آخری حالات جن سے زیادہ مجھے واقفیت کا موقع نہیں ملا۔ وللہ المصدر لجمیع الامور سبحانہ لا الٰہ الا ھو۔

---

[1] اصل کتاب میں یہ نام نہیں لکھا گیا۔

باب: ۴۱

امارت سعود

بنی رشید کے حکمران

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۶۲۳ھ میں اس کی زندگانی کا اپنی تیغ آبدار سے خاتمہ کر دیا۔

عبداللہ بن ناصر: مصری لکھتا ہے کہ علی ناصر سے زیدی مذہب تھا اس نے ۴۲۲ھ میں وفات پائی۔ ابن حزم جمہرہ میں ابوالقاسم رسی کی اولاد کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ انہی میں سے داؤد ہیں جو صعدہ اور نجران یمن کے حکمران رہے تھے۔ ان کا بیٹا ان کے بعد گزرا ہے۔ علم فقہ میں اسے پوری مہارت حاصل تھی۔ ابن حزم نے اسے دیکھا ہے یہ اہل سنت و جماعت کے مسلک سے زیادہ قریب تھا۔ اس کے بیٹے احمد ناصر کے چند بیٹے تھے۔ ان کی مملکت اس کے بعد جعفر رشید پھر اس کا بھائی ... پھر حسن منتخب اور محمد مہدی حسب ترتیب مسند حکمرانی پر ہوئے۔ پھر لکھتا ہے کہ یحییٰ جس نے ۴۲۲ھ میں صعدہ کی حکومت کی بنیاد ڈالی تھی وہ عبداللہ بن احمد ناصر کا برادر تھا جو مہدی تھا۔ ابن حباب تحریر کرتا ہے کہ ان لوگوں کی امامت اور حکومت کا سلسلہ صعدہ میں ایک مدت تک جاری رہا حتیٰ کہ ان لوگوں میں باہم مخالفت پیدا ہوگئی اور سلیمانیوں نے جب کہ انہیں بنو ہاشم نے مکہ سے نکال باہر کیا صعدہ میں پہنچ کر ان لوگوں کو مغلوب کیا اور ان کی دولت و حکومت کے سلسلہ کو بنی مہدی کے ہاتھوں میں منقطع کر دیا۔

فاتک بن محمد نجاحی کا قتل: ابن سعید نے لکھا ہے کہ بنی سلیمان میں جس وقت کہ یہ لوگ مکۂ معظمہ سے یمن کی جانب نکالے گئے تھے احمد بن حمزہ ان میں نہایت سربرآوردہ شخص تھا۔ اسے اہل زبید نے جس زمانہ میں علی بن مہدی خارجی ان کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اپنی امداد کو بلایا۔ ان دنوں زبید میں فاتک بن محمد نجاحی حکمرانی کرتا رہا تھا۔ احمد بن حمزہ نے کہلا بھیجا کہ میں تمہاری امداد کو موجود ہوں بشرطیکہ تم لوگ فاتک کو مار ڈالو۔ چنانچہ اہل زبید نے فریب سے فاتک کو ۵۵۳ھ میں مار ڈالا اور اپنی حکومت کی عنان احمد بن حمزہ کے قبضہ میں دے دی لیکن احمد بن حمزہ سے حکومت نہ سنبھل سکی۔ علی بن مہدی کا مقابلہ نہ کر سکا۔ زبید سے بھاگ کھڑا ہوا۔ علی بن مہدی نے زبید پر قبضہ کر لیا۔ ابن ابی سعید کا بیان ہے کہ یحییٰ بن حمزہ اور احمد بن حمزہ اپنے خاندان کے یمن میں تھا[1] اور انہی میں سے قاسم بن یحییٰ تھا۔ اس کے بعد ... اور یمن سے بنو سلیمان کی حکومت بنی مہدی کے ہاتھوں سے جاتی رہی۔ اس کے بعد بنی ایوب نے ان ممالک پر قبضہ حاصل کر کے بنی مہدی کو غائب کر دیا۔

منصور عبداللہ ابن احمد: اس کے بعد ان کی حکومت پر منصور عبداللہ بن احمد بن حمزہ متمکن ہوا۔ ابن عدیم نے لکھا ہے کہ اس نے صعدہ کی حکومت اپنے باپ سے حاصل کی تھی۔ خلیفہ ناصر عباسی تاجدار خلافت بغداد کے ساتھ یہ اکثر بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا اور اپنے ایلچیوں کو دیلم اور جیلان (گیلان) کی جانب بھیجتا تھا حتیٰ کہ ان شہروں کے رہنے والوں نے اس کی امامت و ریاست کو تسلیم کیا اور اسی کے نام کا خطبہ پڑھنے لگے اور اسی کی طرف سے ان بلاد پر عامل مقرر کئے جاتے تھے۔ خلیفہ ناصر نے اہل عرب اور یمن کو خوب روپے دیے اور انہیں ملانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ ۵۸۳ھ میں منصور عبداللہ بن احمد بن حمزہ نے جس وقت صعدہ وغیرہ پر اپنی حکومت مستحکم کر لی اور اس کا اقتدار ایک عظیم الشان مرتبہ کو پہنچ گیا تو معز بن سیف الاسلام طغتگین بن ایوب والی یمن سے مقابلہ ہوا۔ معز لشکر آراستہ کر کے منصور عبداللہ کے مقابلہ کو بڑھا۔ دونوں فریقوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ میدان معز کے ہاتھ رہا۔ منصور شکست کھا کر بھاگا۔ دوبارہ ۵۹۳ھ میں منصور عبداللہ نے فوجیں جمع کر کے یمن کی طرف بڑھا۔ تمام ممالک یمن میں تزلزل پڑ گیا۔

---

[1] اصل کتاب میں اس مقام پر بیاض ہے۔

[illegible]

احمد موطی ابن حسین [illegible]

احمد موطی کی فتوحات [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب: ۲۲

آلِ ابی طالب

طالبیوں کی اصطلاح یا طالبیوں: سلسلۂ نسب حسنؓ و حسینؓ پسران علیؓ بن ابی طالب تک پہنچتا ہے جو حضرت فاطمہؓ سے پیدا ہوئے تھے اور یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔ بعض طالبیوں کا سلسلۂ نسب محمد بن حنفیہ یا دوسرے غیر فاطمی [illegible] حسینؓ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا جاتا ہے [illegible] ان دونوں کے علاوہ دوسرے [illegible] محمد بن [illegible] نے خلافت اور امامت کو اپنا حق تصور کر کے ظاہر کیا اور شیعوں نے ان کی طرفداری کی اور اعتراف [illegible] ان کی امارت و حکومت کی ترغیب دی وہ بھی تین (حسن، حسین اور محمد) تھے [illegible] اولاد۔

آلِ حسن: حسن کی اولاد سے حسن مثنیٰ اور زید ہیں انہی دونوں سے حسن سبطؓ کی نسل چلی اور امامت و خلافت ہوئی۔ حسن مثنیٰ کے فرزندوں سے عبداللہ کامل، حسن مثلث، ابراہیم غمر [illegible] اولاد ہیں۔ عبداللہ کامل اور ان کے لڑکوں نے خلافت اور امارت [illegible] اور بیان کئے گئے ہیں جہاں پر ان کے بیٹے محمد مہدی کے خروج اور مخالفت جو ابو جعفر منصور کے [illegible] قید خانہ میں مر گئے ہیں۔ [illegible] مغرب الاقصیٰ [illegible] ادریس بن ادریس [illegible] (جو بنو امیہ کے آخری عہد حکومت میں بنو امیہ کی جانب سے حکمران تھے) [illegible] احمد بن علی بن عبداللہ بن عمر [illegible] ادریس (جن کا ذکر ہم آئندہ تحریر کریں گے) اور سلیمان بن عبداللہ کامل (جن کی نسل سے ملوک یمامہ محمد اخیضر بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ الجون گزرے ہیں) اور صالح بن موسیٰ بن عبداللہ [illegible] الملقب بہ ابی الکرام ابن موسیٰ الجون [illegible] طالبیوں کی اولاد [illegible] نسل سے تھے [illegible] شیعوں نے [illegible] مغرب [illegible] اور ان کی [illegible] اس وقت تک [illegible] موجود ہیں [illegible] ہاشم محمد بن حسن بن محمد [illegible] موسیٰ ثانی بن عبداللہ ابی الکرام [illegible] عہد حکومت [illegible] ان کی اولاد سے [illegible] ہاشم کے بعد [illegible] حکمران [illegible] اپنے [illegible] حکومت کی [illegible] اس وقت [illegible] ہیں۔

داؤد بن حسن مثنیٰ: داؤد بن حسن مثنیٰ کے [illegible] سلسلۂ نسب [illegible] حکمران [illegible] تھے [illegible] نسل سے تھے [illegible] آ گئے تھے اور [illegible] کی جانب چلے گئے تھے [illegible]

ان کی امامت و امارت تسلیم کی جیسا کہ ان کے حالات کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔ حسن مثلث بن حسن مثنیٰ نے حسین بن علی بن حسن مثلث تھے جنہوں نے ہادی کے عہد میں خروج کیا تھا جس کا ذکر اوپر کر آئے ہیں۔

ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ: ابراہیم بن حسن مثنیٰ کی اولاد میں سے جو مشہور ہے اس کا نام ابراہیم بن اسمٰعیل ہے ابراہیم طباطبا تھا جس کے بیٹے محمد بن ابراہیم ابوالسرایا کے ساتھ ... سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ کا باپ آئے تھے چنانچہ وہ سے مصر میں آئے تھے جو ان پر بادشاہ مسلط ہوئے چنانچہ لوگ اپنے امام کے ... ہو گئے اور اس وقت تک وہیں پر موجود ہیں۔

بنو سلیمان بن داؤد: سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ اور اس کا بیٹا محمد بن سلیمان جو خلافت ہارون کے عہد میں مدینہ سے غائب تھا محمد بن حسن بن محمد بن ابراہیم بن حسن بن زید اور ... مدینہ منورہ کا والی اور حاکم گزرا ہے۔ اس نے مدینہ منورہ اور حوران ... کی امامت کی ... اور فسادی اس ... کی جماعت کے ساتھ نماز کا ... ہوا حسن بن زید بن محمد بن اسمٰعیل بن حسن بن زید ان کے بھائی محمد (جن کو مدینہ کے بعد ...) سے طبرستان میں حکومت و امارت کی بنا ڈالی تھی اور ان دونوں کے حالات اوپر بیان کئے گئے اور انہی میں حسین بن قاسم بن علی بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن علی بن قاسم بن حسن بن زید تھے۔ اور طبرستان کے ... پر ابراہیم بن حسن مثنیٰ کی اولاد سے تھے اور اطروش حسنی کے ... جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ ان کی نسل ہے ... اسی حسن بن زید کا ایک بیٹا تھا۔

اطروش حسنی: ان لوگوں نے ان اطراف کے رہنے والوں کے ساتھ محبت اور اخلاق سے برتاؤ کئے تھے جس سے اس علاقہ کے رہنے والوں کے دلوں میں ان کی محبت جاگزین ہو گئی اور جب ترک دیلم آئے ان پر حملہ آور ہوئے تھے تو ان بیٹوں کی فوج ان کی والیوں سے مرتب کی جاتی تھی جو ان لوگوں کے ساتھ بغاوت کیا کرتی تھی اطروش حسنی کے ہاتھ ماکان بن کالی بادشاہ دیلم نے بیعت کی فوج مرتب ... دیلم کے بادشاہ تھے ان کی بیعت کے ... ان کی فوج کے سپہ سالار اور سپاہی ہوتے تھے جو بعد کو اپنی قوم کی دیلم کے نام سے موسوم کئے جاتے تھے۔ واللہ یخلق ما یشاء

آل حسین: حسین بن علی کی اولاد میں سے جو کربلا کے واقعہ میں یزید بن معاویہ کے مقابلہ میں شہید کئے گئے تھے صرف ایک یادگار علی ملقب بہ زین العابدین باقی رہ گئے تھے۔ علی زین العابدین کے پوتے ... ان کے بعد محمد باقر، جعفر صادق اور ان کی اولاد تھی۔

حسین کوکبی بن احمد: عبداللہ ارقط کی نسل سے حسین کوکبی بن احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن محمد ارقط ... تھے کوکبی حسن اطروش ... قاسم بن حسن بن علی بن عمر کے ساتھ دیلم سے تھا اس نے قزوین طالقان میں عہد خلافت معتصم میں حکومت و سلطنت کی بنا ڈالی تھی جو یزید کے خوف سے روپوش ہو گیا تھا اور اسی حالت میں کوکبی کی وفات پائی یہ معتزلی مذہب تھا اطروش ... اسی کے بعد دیلم کا گروہ مسلمان ہو گیا تھا۔

حسن الاطروش اطروش کا نام حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمر [illegible] تھا۔ [illegible] طبرستان پر حکمرانی کی۔ [illegible] میں وفات پائی۔ ان کے بعد [illegible] حکمرانی کرنے لگا۔ جب یہ بھی مرگیا تو حسن بن محمد [illegible] حکومت [illegible] ۳۱۶ھ میں [illegible] سامانی [illegible] اسلامی [illegible]

جعفر بن عبداللہ [illegible] عبداللہ [illegible] حسن [illegible] جعفر بن محمد [illegible] طبرستان [illegible] خاندان [illegible] حسن [illegible] حکومت [illegible] محمد بن عبداللہ [illegible] حسن بن [illegible] اولاد [illegible] حکومت [illegible] ہے۔

آل حسن بن علی اطروش کا خروج [illegible] عبداللہ [illegible] بغاوت کی [illegible] ان کے بیٹے [illegible] حکومت [illegible] حسن [illegible] حکومت [illegible] سلطان کی جانب سے [illegible] حسن بن [illegible] حکومت [illegible] انہوں نے [illegible]

عبداللہ افطح [illegible] جعفر صادق [illegible] عبداللہ [illegible] امامت [illegible] مسائل [illegible] عبداللہ [illegible] امامت [illegible]

[illegible]

آل جعفر صادق [illegible] امامت [illegible] حکومت [illegible]

پائی۔ یہیں سے اسماعیل اور موسیٰ کاظم انہیں سے شیعوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ موسیٰ کاظم کا خلیفہ مہدی دونوں سے زیادہ متقی تھا اور برمک مائل بہ شیعیت تھا۔ رشید ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ وہ ان کے معاملات میں دشمنوں کے کہنے سننے پر کان نہ دھرتا تھا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں انہیں کی آخری نسل سے جیسے اثنا عشری ہیں جن کی امامت کا فرقہ سب بعد خلافت علی بن ابی طالب بھی سے قائل ہے۔

بارہ امام: علی بن ابی طالب نے ۴۰ھ میں جام شہادت نوش فرمایا ان کے بعد ان کے بیٹے حسن امامت کی گدی پر متمکن ہوئے ان کی وفات ۴۹ھ میں ہوئی پھر ان کے بھائی حسین امام ہوئے ان کی شہادت ۶۱ھ میں ہوئی۔ پھر ان کے بیٹے علی زین العابدین امامت کے عہدے سے سرفراز ہوئے انہوں نے (۹۴ھ) میں وفات پائی ان کی وفات کے بعد محمد بن علی زین العابدین ملقب بہ امام باقر ہوئے۔ انہوں نے ۱۱۴ھ میں انتقال کیا پھر ان کے بیٹے جعفر صادق نے امامت کی۔ ۱۴۸ھ میں یہ جاں بحق ہوئے ان کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ کاظم کو امامت دی گئی۔ ان کی وفات ۱۸۳ھ میں ہوئی شیعوں کے نزدیک یہ ساتویں امام ہیں ان کے بعد ان کے بیٹے علی رضا منصب امامت سے ممتاز ہوئے۔ ۲۰۳ھ میں انتقال کیا تو ان کے بیٹے علی معروف بہ ہادی نے امامت کی ان کا انتقال ۲۵۴ھ میں ہوا۔ ان کے بعد ان کے بیٹے حسن عسکری کو امامت ملی انہوں نے ۲۶۰ھ میں وفات پائی۔ پھر ان کے بیٹے محمد ملقب بہ مہدی عہدۂ امامت سے سرفراز کئے گئے یہ شیعوں کے بارہویں امام ہیں۔ ان کے حالات آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

آل موسیٰ کاظم: موسیٰ کاظم کی اولاد سے ائمہ کے علاوہ ابراہیم مرتضیٰ نامی ایک شخص گزرا ہے جسے محمد بن طباطبا ابو السرایا نے یمن کی حکومت دی تھی۔ یہ یمن پر قابض ہو گیا اور زمانہ خلافت مامون میں مقیم ہوا۔ خونریزی کی کثرت کی وجہ سے

[illegible]

فی الخبر [illegible] المعارف [illegible] صفحہ ۶۳۔ (مترجم)

[illegible]

خونریزی سے لوگوں نے اسے "جزار" کا لقب دیا۔ اس نے اپنی امامت کا اظہار اور حکومت و خلافت کا دعویٰ کیا تھا۔ [illegible] خلیفہ مامون نے آپ کے بھائی علی رضا کی ولی عہدی کا اعلان کیا تھا۔ [illegible] تھا کہ خلیفہ مامون نے ان کے قتل سے ختم کیا گیا۔ جزار نے [illegible] مخالفت بالعموم کی اور حکومت و خلافت کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن مامون نے [illegible] ابی سفیان کو مامور کیا۔ چنانچہ ان دونوں میں باہم عداوت و [illegible] تھا۔ اسی وجہ سے محمد بن زید نے نہایت سختی کی [illegible] طالبیوں پر [illegible] تھے [illegible] اور گروہ والوں کو قتل کیا اور ان کی بڑی جماعت کو تہ تیغ کر دیا۔ ابوالقاسم [illegible] کی اولاد سے موسیٰ بن [illegible] شریف رضی اور مرتضیٰ [illegible] تھا۔ ہر ایک کا نام علی بن حسین بن محمد بن موسیٰ بن [illegible] امام تھا۔

زید النار۔ موسیٰ کاظم کی اولاد سے زید بھی تھا [illegible] ابوالسرایا نے اہواز کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ چنانچہ [illegible] اور ان پر حملہ کر کے [illegible] عباسیوں کے [illegible] جلا دیے تھے [illegible] اسی مناسبت سے زید النار کے نام سے موسوم ہوا۔ [illegible] نسل سے [illegible] بن محمد بن زید بن حسن بن زید [illegible] تھا۔ یہ اس خاندان کا نامور فاضل اور [illegible] شخص تھا۔ [illegible] حکومت [illegible] کیا [illegible] اولاد [illegible] آزمائش کی۔ امتحان میں کامل نکلا۔ جب [illegible] کی شہرت [illegible] موسیٰ کاظم ہی کی اولاد سے اسماعیل بھی تھا [illegible] ابوالسرایا نے فارس کی حکومت دی تھی۔

آل جعفر بن ابی طالب کی بربادی۔ جعفر صادق کی نسل سے ائمہ کے علاوہ [illegible] حسین بن جعفر تھے جنہوں نے حجاز میں حکومت و سلطنت کی بنا [illegible] بہت بڑی خونریزی کی لوگوں کے مال و اسباب لوٹ لئے۔ جعفر بن ابی طالب کی اولاد کو [illegible] کیا [illegible] جماعت کی [illegible]

آل اسماعیل بن امام۔ اسماعیل امام کی نسل سے عبیدیین خلفاء قیروان و مصر تھے جو عبیداللہ مہدی بن محمد بن جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن اسماعیل تھے جن کا ذکر [illegible] ہو چکا ہے [illegible] ان کے سب [illegible] قابل التفات نہیں ہے۔ یہ نہایت [illegible] ہے جو [illegible] ابن حزم نے [illegible] کیا ہے [illegible] عبیداللہ مہدی کی اولاد سے ہیں۔ ابن حزم کہتا ہے کہ عبیدیین کا دعویٰ [illegible] واقعیت [illegible] نہیں ہے۔

آل محمد بن حنفیہ۔ محمد بن حنفیہ کے لڑکوں میں سے عبداللہ بن محمد اور اس کا بھائی علی بن محمد اور [illegible] حسن بن علی بن محمد تھا۔ شیعہ ان کی امامت کے بھی قائل ہیں۔ خلیفہ مامون کے عہد خلافت میں اولاد علی بن محمد کے [illegible] عبدالرحمن بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب نے بھی بغاوت کی تھی۔

عبداللہ بن معاویہ۔ جعفر بن ابی طالب کی نسل سے عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب تھا جس کی فارس کی حکومت تھی۔ کوفہ میں اس کی [illegible] امامت کی بیعت کی [illegible] نے یہ چاہا کہ عنان حکومت و سلطنت ان کے قبضہ میں [illegible] ابو مسلم نے اس سے مخالفت کی [illegible] انکار کرتے ہیں [illegible] ابوہاشم بن محمد بن حنفیہ سے خلافت و امامت کو [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] قتل [illegible] اپنے باپ کی طرح تھا۔ طالبیوں کے [illegible] تمام [illegible] بنو امیہ کے [illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہیں [illegible]

اندلس میں [illegible] خلافت عباسیہ کے متوازی تھی۔ ان کے بعد [illegible] عرب [illegible] ان [illegible]
مغرب کے [illegible]
[illegible] (ماخوذ از [illegible])

([illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غضب کیا تھا؟ صحابہ کی [illegible] انتظام سلطنت اور حکمرانی اس واقعہ کے ختم ہونے پر واقعہ حرہ پیش آیا۔ یہ [illegible] واقعات [illegible] میں سے ایک یہ بھی واقعہ تھا۔ اس کے بعد یزید مر گیا۔ اس کا بیٹا معاویہ بن یزید بن معاویہ تخت نشین ہوا۔ چالیس روز یا تین ماہ حکومت کر کے امارت سے دست بردار ہو گیا۔ اہل حجاز، یمن، عراق اور خراسان نے عبداللہ بن زبیر کی امارت کی بیعت کر لی۔ اہل شام اور مصر [illegible] مروان بن الحکم [illegible] ایک مدت سے اپنے [illegible] کا [illegible] تھا اور حکومت و سلطنت کا خواہش مند تھا۔ [illegible] لوگوں کو اپنی طرف [illegible] کرنے لگا۔ [illegible] حملوں کو [illegible] کوششوں میں [illegible] اور عبداللہ بن زبیر [illegible] سے ناکام [illegible]۔ عبداللہ بن زبیر کی بیعت امارت اگر چہ [illegible] کیا جائے تو [illegible] مروان بن الحکم [illegible] کا جھنڈا [illegible] امارت و حکومت [illegible] کر رہے تھے۔ [illegible] بغاوت کرتے نظر آ رہے تھے [illegible] ہوتے تھے۔ [illegible] رہا۔ حضرت [illegible] عبداللہ بن زبیر [illegible] شہید ہو گئے۔

۶۵ھ میں [illegible] حکومت کا ایک نیا [illegible] جس میں [illegible] حکومت [illegible] حکومت حاصل کر لی تھی۔ حکومت کی کرسی سے اتار [illegible] میں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور [illegible] مروان بن الحکم [illegible] حکومت و سلطنت کی [illegible] امارت پر [illegible] نظر آتا ہے [illegible] سلطنت [illegible] حکومت [illegible] حصول ثروت و دولت کی قوت [illegible] اور [illegible] مستقل [illegible] اسلام کے نام پر حکومت کر رہے تھے۔ [illegible] اسلام [illegible] نظر آتا۔ [illegible] حکومت ان ممالک سے [illegible] ان کے [illegible] حکومت و سلطنت ان کا [illegible] ہے [illegible] طرح [illegible] کی حکومت کا [illegible] اسلامی [illegible] عبداللہ بن [illegible] خلافت [illegible] اپنی امارت و حکومت کی [illegible] قائم کرنے لگے۔ [illegible] انہوں نے بھی [illegible] قبضہ حاصل کر لیا اور المغرب [illegible] اور مصر [illegible] میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ یہ ممالک کس نے فتح کیے تھے؟ مسلمانوں [illegible] نے قبضہ کیا؟ [illegible] اسلام کے [illegible] نے [illegible]؟ [illegible] خلافت کے مستحق [illegible] امارت کی بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تھے۔ حالانکہ ارباب [illegible] لوگوں نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو [illegible] مسلمانوں کی [illegible] مذہب و ملت کو حکومت و سلطنت سے [illegible] ابن زبیر [illegible] یہی وہ اسباب تھے جن سے خلافت اسلامیہ [illegible] نشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

[illegible] عبداللہ بن زبیر [illegible] ملاحظہ [illegible]

حکومت اسلامیہ کی تباہی کے اسباب میں۔ [illegible] ۲۳۲ھ [illegible] خلافت کی سختی کو [illegible] حالات سے آگاہ ہو جانے کے باعث سے حکومت، خلافت کے بہت سے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی متعدد سلطنتیں قائم ہو گئی تھیں۔ ترکی اور ایرانی عہدہ داران حکومت سلطنت کو حکومت کے قوانین سے الگ کر رہے تھے۔ بسا اوقات بڑے امراء کئی برس تک خود سر اور خود مختار رہ کر ملک پر قابض رہتے تھے اور [illegible] سلطنت کے بچاؤ کے لئے ان کے ماتحت ہو گئے تھے۔ دیلمی اور ترکیوں کا دخل اس قدر زیادہ ہو گیا تھا کہ جو خلیفہ کے مقابلہ میں تھے وہ عرب کے بڑے بڑے ملکوں کے مالک بن کر خود مختار بن گئے تھے۔

ہمارے اس مضمون کے لئے ترکی [illegible] سے علاوہ ابن مقلہ کی وزارت سلطنت اور خلیفہ معتصم کا دور اقتدار کافی طور سے شہادت دیتا ہے [illegible] حکومت کا [illegible] اور خلیفہ کی [illegible] چنانچہ [illegible] اصول کے [illegible] خلافت [illegible] اسلامیہ [illegible] اصول قانون کے [illegible] کرتے تھے [illegible]

اس قدر [illegible] کے بعد [illegible] کی بغاوت [illegible] عہد خلافت [illegible] امامت و امارت [illegible] حکومت و خلافت [illegible] کے باعث ہوئے۔

تاریخ خروج	مقام خروج	نام	کیفیت
۱۳۷ھ عہد خلافت منصور	حران	عبداللہ بن علی عباسی	[illegible] کی نوبت نہیں آئی ۱۴۷ھ میں مارے گئے۔
۱۴۵ھ عہد خلافت منصور عباسی	مدینہ منورہ	محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب الملقب بہ نفس زکیہ	۱۴۵ھ میں مارے گئے۔
	بصرہ	ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی ابی طالب	بصرہ اور اہواز میں چند روز حکومت کی۔
۱۶۹ھ عہد خلافت ہادی	مدینہ منورہ	حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط	قتل کئے گئے اور حکومت کی نوبت نہیں آئی۔
۱۷۶ھ عہد خلافت ہارون الرشید	دیلم دمشق	یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن سبط	قتل [illegible] کی حالت [illegible] صراحت نہیں ہوئی۔
۱۹۹ھ عہد خلافت مامون	کوفہ	علی [illegible] [illegible]	جلد ہی مر جانے پر ان کا غلام ابو السرایا [illegible] کوفہ سے [illegible]
۱۹۹ھ عہد خلافت مامون		محمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی عرف بہ طباطبا	[illegible]

زمانہ خروج	مقام خروج	نام	کیفیت
۲۰۰ھ	مکہ	محمد بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین	
۲۱۹ھ یا اس سے کچھ پہلے عہد خلافت معتصم	طالقان	محمد بن قاسم بن علی بن عمر بن علی زین العابدین	گرفتار ہو کر بغداد بھیجے گئے پھر جیل سے نکل بھاگے۔
عہد خلافت معتصم	بغداد	عباس بن مامون	جنگ کی نوبت نہیں آئی صرف بیعت کی گئی۔
۲۲۷ھ عہد خلافت واثق	اطراف فلسطین	ابو حرب یمانی ملقب بہ برقع اموی ہونے کا مدعی تھا	
۲۵۰ھ عہد خلافت مستعین	کوفہ	یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید شہید علوی	۲۵۰ھ میں مارے گئے۔
۲۵۲ھ عہد خلافت معتز	مصر	ابراہیم بن محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد ابن حنیفہ علوی معروف بہ ابن صوفی	اس نے صعید کے چند قصبات پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔
ایضاً	کوفہ	علی بن زید علوی	کوفہ پر قبضہ کر لیا تھا۔
ایضاً	رے	حسین بن زید علوی	۲۵۲ھ میں رے پر قابض ہو گیا موسیٰ بن بغا نے اس سے علاقہ لے لیا۔
۳۰۱ھ یا اس سے کچھ دنوں پیشتر عہد خلافت مقتدر	طبرستان و دیلم	حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمر بن علی زین العابدین معروف بہ اطروش	صوبہ طبرستان وغیرہ پر قبضہ کیا تھا۔

یہ ادھوری فہرست ان لوگوں کی ہے جنہوں نے وقتاً فوقتاً اور بہ دعوت حکومت حاصل کرنے کی غرض سے خروج کیا تھا مگر بہت ہی جلد حکومت کی طرف سے ان کا استیصال ہو گیا تھا۔ اگر انتخاب میں میری نظر نے غلطی کی ہو اور کچھ لوگ اس فہرست میں شامل کرنے سے باقی رہ گئے ہوں تو مجھے امید ہے کہ آپ معاف کریں گے۔ باقی رہے وہ لوگ جنہوں نے خلافت عباسیہ سے علیحدہ ہو کر اپنی اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ انہیں میں نے فہرست میں داخل نہیں کیا کیونکہ مؤرخ نے ان لوگوں کے حالات علیحدہ علیحدہ تحریر کیا ہے۔ (مترجم)

باب: ۲۳

امیران اندلس

قدیم اندلس اور گاتھ: اندلس بحیرہ روم کے شمالی کنارہ پر مغرب کی جانب واقع ہے۔ عجم اسے اندلوسیہ [1] کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہاں پر قرابس کا ایک گروہ رہتا تھا ان میں سے زیادہ تر سخت اور کثیر التعداد وجنگ جو تھے۔ قوط (گاتھ) نے اسلام سے دو سو برس پہلے لاطینیوں سے متعدد لڑائیاں لڑ کر اس خطہ پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ انہیں لڑائیوں میں قوط (گاتھ) نے روم پر محاصرہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رومیوں نے صلح کا پیام دیا اور آخر کار اس امر پر مصالحت ہو گئی کہ گاتھ اندلس کو واپس چلے جائیں چنانچہ ان لوگوں نے اس ملک کی طرف رخ کیا اور قابض ہو گئے پھر جب رومیوں اور لاطینیوں نے ملۃ نصرانیہ کو لے لیا تو دوسری طرف سے مغرب میں فرانسیسی بہادر بھی گھس پڑے۔ اس وقت گاتھ کے قبضہ اقتدار میں یہاں کی زمام حکومت تھی۔ گاتھ نے ان حضرات سے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔

لرزیق (راڈرک) شاہان گاتھ کا دارالسلطنت طلیطلہ (ٹولیڈو) میں تھا اور اکثر [2] بورقرطبہ، ماردہ اور اشبیلیہ کے درمیان تھے۔ اسی حالت سے گاتھ نے تقریباً چار سو برس حکمرانی کی تھی کہ آفتاب اسلام کی روشنی سے تمام عالم منور ہو گیا اور اس کی شعاعیں مغرب میں ظلمات اور سواحل افریقیہ پر پڑتی نظر آنے لگیں۔ اس وقت سپین کا بادشاہ لرزیق (راڈرک) تھا یہ لقب یہاں کے بادشاہوں کا تھا جیسا کہ جرجیر ملوک صقلیہ کا خطاب تھا۔ گاتھ کا نسب اور ان کی حکومت کے واقعات ہم اوپر بیان کر آئے ہیں بحیرہ روم کے جنوبی ساحل کے اس پار بھی گاتھوں کا قبضہ تھا۔ جس کے سمندر پار طنجہ سے ادھر بربر سے ملے ہوئے تھے۔ بربریوں کا بادشاہ جو اس صوبہ پر ان دنوں حکمرانی کر رہا تھا اسے عرب جبال غمارہ سے تعبیر کرتا ہے۔ بلیان نامی ایک شخص تھا یہ شخص انہی کے مذہب کا پیرو اور انہی کا ماتحت تھا۔ موسیٰ بن نصیر سردار عرب خلیفہ ولید بن عبدالملک اموی کی جانب سے افریقہ کی گورنری پر تھا۔ اس کا دارالحکومت قیروان تھا۔ عساکر اسلامیہ نے اس کی ماموری گورنری میں مغرب الاقصیٰ کے اکثر شہروں کو فتح کر لیا ان کی فتوحات کا سیلاب بڑھتے بڑھتے جبال طنجہ سے گزر کر خلیج زقاق تک پہنچ گیا تھا۔ صرف ایک قلعہ جبال غمارہ پر جس پر بلیان حکمرانی کر رہا تھا۔ مسلمانوں کے مقابلہ پر اڑا ہوا لڑ رہا تھا۔

راڈرک اور فلورنڈا: گورنر افریقہ موسیٰ بن نصیر بلیان سے علم حکومت اسلامیہ کی اطاعت قبول کرنے کا پیہم تقاضا کر رہا تھا

---

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ مٹا ہوا ہے۔ (مترجم)

[2] بلیان کا نام جولین تھا۔ سبتہ (سیوٹا) کا گورنر تھا۔

اور اپنے آزاد غلام طارق بن زیاد کو طنجہ کی حکومت پر مامور کر دیا تھا۔ اتفاق سے انہی ایام میں بلیان اور لرزیق بادشاہ ٹولیڈو میں چشمک پیدا ہو گئی تھی۔ سبب یہ ہوا کہ لرزیق نے بلیان کی بیٹی (فلورنڈا) کی عصمت پر اپنے محل میں ہاتھ ڈالا۔ ملک کے اس کی یہ رواج تھی کہ لڑکیاں ہوا ہوس اور شہوت پرستی اور عیش پسند طبیعت کا شکار بنا ڈالا تھا۔ اس وقت اسپین کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا یہ دستور تھا کہ اپنے بچوں کو دربار شاہی میں آداب بزم و تہذیب سیکھنے کی غرض سے بھیج دیا کرتے تھے۔ چنانچہ بلیان نے اسی دستور کے مطابق اپنی بیٹی (فلورنڈا) کو طلیطلہ (ٹولیڈو) بھیج دیا تھا۔ بلیان کو اس شرمناک خبر کے سننے سے سخت برہمی پیدا ہوئی اور سامان سفر درست کر کے دربار شاہی کو روانہ ہوا اور وہاں پہنچ کر لرزیق سے ملاقات کی اور اپنی مظلومہ بیٹی کو لے کر اپنے دارالحکومت واپس آیا۔ واپس ہوتے ہی طارق سے ملاقات کی جس کے ساتھ اس کا ربط پہلے ہو چکا تھا اور اسے گاتھ کے بادشاہ اور ملک کی راہوں سے واقف کر کے اس قدر شوق دلایا کہ عربی جرنیل کے منہ میں پانی بھر آیا۔

طارق بن زیاد کی فتوحات: طارق نے رخصت اور موقع پا کر ۹۲ھ میں اپنے امیر موسیٰ بن نصیر سے اجازت حاصل کی اور تین سو عربی سپاہ کی جمعیت سے دریا عبور کر کے ساحل اندلس پر جا اترا اور بعد ازاں طارق کے ہمراہ تین سو عربی فوج کے علاوہ تقریباً دس ہزار بربری فوج بھی تھی۔ طارق نے ان کو بھی ترتیب دے کر ایک خاص لشکر بنا لیا تھا اور [illegible] کا جھنڈا لئے ہوئے جبل الفتح (دالتخرزاک یا قلعہ الاسد) موسوم بہ جبل الطارق (جبرالٹر) تک پہنچ گیا۔ دوسری جانب طریف بن مالک مختلف ممالک اندلس میں گھس کر لوٹ مار کرتا ہوا اس مقام تک پہنچا۔ جسے اب اس کے نام کی مناسبت سے طریفہ کہتے ہیں۔ ان مقامات کے فتح ہونے کے بعد اندلس کے اندرونی حصوں کی طرف عساکر اسلامیہ نے رخ کیا۔ لرزیق کو اس کی خبر لگی تو اس نے قوم کے مختلف گروہوں اور عیسائیوں کو جمع کر کے چالیس ہزار کی جمعیت سے عساکر اسلامیہ سے لڑنے کے لئے نکلا۔ دونوں فوجوں کا ایک وادی میں جسے عربی میں وادی بکہ کہتے ہیں مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کو اس معرکہ میں جو عربی دولت بہت بڑی نعمت سے ہاتھ آئی [illegible] غلام کے ہاتھ [illegible] طارق نے فتح کا بشارت نامہ مع مال غنیمت لے کر موسیٰ بن نصیر کی خدمت میں روانہ کیا۔

موسیٰ بن نصیر کی اندلس پر فوج کشی: موسیٰ بن نصیر کو طارق کی اس غیر متوقع کامیابی پر [illegible] رشک پیدا ہوا۔ ایک پیغام طارق کو لکھ بھیجا کہ "چونکہ تم بغیر اجازت کے ملک غیر میں گھس گئے ہو۔ لہٰذا جہاں تک تم پہنچ گئے ہو رک جاؤ اور جب تک میں نہ پہنچ جاؤں آگے نہ بڑھو۔" اور اپنی جگہ قیروان میں اپنے بیٹے عبداللہ کو مامور کر کے ۹۳ھ میں ایک عظیم لشکر کے ساتھ ممالک ہسپانیہ کو سر کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ اس مہم میں حنش بن عبداللہ الصنعانی اور عرب کے مشہور مشہور آزاد غلام اور بربر کے مشہور مشہور بہادر شریک تھے۔ چنانچہ موسیٰ بن نصیر نے آبنائے کو عبور کر کے [illegible] کے درمیان [illegible] قدم رکھا۔ طارق نے آگے بڑھ کر ملاقات کی اور [illegible] اس کی ماتحتی میں ممالک ہسپانیہ [illegible] موسیٰ بن نصیر نے فتح کی تکمیل کی اور [illegible] تک فتح کر لیا۔ تمام ملک ہسپانیہ کو زیر و زبر کر کے بہت سا مال غنیمت [illegible] اور مشرق کی طرف سے قسطنطنیہ کو سر کرتا ہوا ملک

---

۱ [illegible] تاریخ اندلس صفحہ [illegible]

شام میں داخل ہونے اور ان ممالک کے درمیان میں جس قدر بستیوں اور شہروں سے گزرتے تھے ان کو لوٹتے مارتے اور فتح کر کے دار الخلافت میں حاضری کا ارادہ کیا تھا۔

موسیٰ بن نصیر کی واپسی رفتہ رفتہ دربار خلافت تک یہ خبر پہنچی۔ خلیفہ ولید کو مسلمانوں کا دور دراز مقام سے اس قدر دور دراز نکل جانا اور دارالکفر میں یوں گھس جانا اس قدر خطرناک ہوا شاق گزرا کہ موسیٰ بن نصیر کو لکھ بھیجا کہ فوراً واپس آ۔ نیز کی سخت تاکید کی اور اس سے موسیٰ بن نصیر نے ارادہ فسخ کر دیا اور ملک ہسپانیہ کا نظم و نسق و سرحدی مقامات کی حفاظت پر فوجیں مامور کر کے لوٹ کھڑا ہوا۔

عبدالعزیز بن موسیٰ: روانگی کے وقت اپنے بیٹے عبدالعزیز کو بلاد ہسپانیہ میں دشمنان اسلام پر جہاد کرنے کی ہدایت کی عنان حکومت و انتظام بھی اسی کے سپرد کیا اور قرطبہ میں قیام کرنے کا حکم دیا۔ عبدالعزیز نے قرطبہ کو اپنا دارالامارت قرار دیا ۹۵ھ میں موسیٰ بن نصیر قیروان میں داخل ہوا اس کے بعد ۹۶ھ میں مال غنیمت اور خزائن وغیرہ لے کر ساتھ دارالخلافت دمشق کی جانب روانہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے علاوہ جو ملک اندلس سے ہاتھ آیا تھا تیس ہزار [illegible] کے حلقہ میں تھے۔ افریقہ میں اس نے اپنی جگہ اپنے بیٹے عبداللہ کو متعین کیا تھا۔ جس وقت موسیٰ بن نصیر دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ خلیفہ سلیمان نے اس کی جرأت اور مسلمانوں کو خطرہ میں ڈالنے پر ڈانٹ ڈپٹ کی اور اس کی کارگزاری [illegible]

عبدالعزیز کا قتل: اس واقعہ کے دو برس بعد عساکر اسلامیہ اندلس نے سلیمان کی پشت پناہی سے عبدالعزیز بن موسیٰ بن نصیر کو قتل کر ڈالا اور ایوب بن حبیب لخمی ہمشیرزادہ موسیٰ بن نصیر کو حکومت اندلس پر مامور کیا گیا۔ عبدالعزیز نیک مزاج فاضل اور جواں مرد تھا اس کے زمانہ حکومت میں بہت سے شہر فتح ہوئے ایوب نے چھ ماہ حکومت کی اس کے بعد گورنران عرب اندلس میں حکمرانی کرنے کو آتے رہے۔ گاہے دربار خلافت کی جانب سے اور گاہے گورنر قیروان کی جانب سے۔

گاتھ قوم اور قبیلہ جلالقہ کی امارت کا خاتمہ: ان اسلامی گورنروں نے اوقات مختلفہ میں ملک اندلس کو اس سرے سے اس سرے تک فتح کر لیا اور تمام جزیرہ نما اندلس کو بجز [illegible] میں برشلونہ اور جلالقہ کے قلعوں پر بھی قابض ہو گئے تھے۔ وسط میں [illegible] تھا۔ غرض رفتہ رفتہ قوم گاتھ اور جلالقہ کا گروہ معدوم ہو گیا۔ ان کی حکومت صفحۂ دنیا سے مٹ گئی۔ کچھ لوگ جو [illegible] سے بچ گئے تھے۔ وہ جبال قشتالہ اور ربونہ اور سرحدی پہاڑوں کے دروں میں جا کے پناہ گزیں ہو گئے تھے اور اس طرح لشکر اسلام [illegible] کی پہلی جانب بڑھ کر جزیرہ نما اندلس کی سرحد سے نکل کر فرانس کے مقبوضات میں داخل ہو رہا تھا اور اپنی فتح یابی کی موجوں سے [illegible] کو ڈھاتے جاتے تھا قریب تھا کہ ان واقعات کے اثناء میں کبھی کوئی عرب سپہ سالار اندلس میں اتفاق سے جھگڑا بھی پیدا ہو جاتا تھا اور دشمنان اسلام کو موقع مل جاتا تھا۔ [illegible] فرانس کی مانند مسلمانوں سے [illegible] لیتے تھے جس کو [illegible] نے بزور تیغ ان سے چھین لیا تھا۔

سمح بن مالک خولانی: سلیمان بن عبدالملک کے گورنر افریقہ محمد بن یزید کو جب عبدالعزیز بن موسیٰ بن نصیر کے مارے جانے کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے حر بن عبدالرحمن بن عثمان کو حکومت اندلس عنایت کر کے روانہ کیا...... چنانچہ حر نے اندلس میں پہنچ کر ایوب بن حبیب کو حکومت سے معزول کر کے خود حکمرانی کرنے لگا دو برس آٹھ ماہ اس نے حکمرانی کی اس کے بعد خلیفہ عمر بن عبدالعزیز

نے اندلس کی حکومت پر سمح بن مالک خولانی کو ۱۰۰ ہجری میں مامور کیا اور اندلس کے مالیہ سے پانچواں حصہ لینے کا حکم دیا چنانچہ سمح نے اس کی تعمیل کی اور قرطبہ کا پل تعمیر کرایا۔ اس کے بعد ۱۰۲ھ میں ممالک فرانس پر [illegible] کیں اور نہایت مردانگی سے لڑتا رہا۔ اتفاق سے سمح اس معرکہ میں شہید ہوئے۔

عبیدہ بن عبدالرحمن: اہل اندلس نے اس کی جگہ عبدالرحمن بن عبداللہ غافقی کو اپنا امیر بنالیا۔ لیکن عنبسہ بن سحیم کلبی جو بن مسلم گورنر افریقہ کی جانب سے امیر اندلس ہو کر آیا۔ عنبسہ کے قتل کے بعد اہل اندلس کی درخواست پر یحییٰ بن سلمہ کو بشر بن صفوان کلبی والی افریقہ نے روانہ کیا۔ ۱۰۷ھ میں یحییٰ بن سلمہ اندلس میں داخل ہوا ڈھائی برس تک والی رہا۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت میں اول جہاد نہیں کیا۔ بعد ازاں عثمان بن ابی عبیدہ عبدالرحمن سلمی گورنر افریقہ کی طرف سے والی اندلس ہو کر آیا۔ مگر پانچ مہینے بعد حذیفہ بن احوص قیسی کو بھیج کر عبیدہ کو معزول کیا۔ عبیدہ نے ۱۱۰ھ [illegible] پایا۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت کے دوسرے مہینے ہی معزول کر دیا۔ مؤرخین اس میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا عثمان سے پہلے حذیفہ یا حذیفہ سے پہلے عثمان آیا تھا۔ بہر کیف اس کے بعد ہیثم بن عبید کلابی محرم ۱۱۱ھ میں عبیدہ والی افریقہ کی طرف سے والی اندلس ہو کر آیا۔ اس نے سرزمین [illegible] پر جہاد کیا اور بہت سے قلعے فتح کر کے دس مہینے [illegible] اپنی حکومت کے دو برس بعد ۱۱۳ھ میں اس نے وفات پائی۔

عبیداللہ بن حبحاب: بعدہ عبیداللہ بن حبحاب گورنر افریقہ کی طرف سے ملک اندلس میں داخل ہوا ۱۱۴ھ میں فرانس پر جہاد کیا اور بڑے نامور قائم کئے۔ دوسری حکومت کو رازی نے لکھا ہے کہ دو برس حکومت اندلس پر رہا۔ یہ ظالم تھا اور صاحب رائے [illegible] تھا۔ ۱۱۵ھ میں سرزمین [illegible] پر جہاد کیا اور کمال مردانگی سے ان پر حملہ آور ہوا۔ ان کی بہت سے مال غنیمت ہاتھ آیا پھر ۱۱۶ھ میں یہ معزول کر دیا گیا۔

عقبہ بن حجاج سلولی: اس کو عبیداللہ بن حبحاب گورنر افریقہ کی جانب سے عبدالملک بن قطن کی جگہ حکومت اندلس پر مامور ہوا۔ ۱۱۶ھ میں اندلس پہنچا۔ پانچ برس تک نہایت [illegible] اور [illegible] پر جہاد کرنے کے ساتھ حکمرانی کرتا رہا۔ ممالک مفتوحہ کو [illegible] کے [illegible] حکمرانی میں اربونہ تک فتح کیا تھا۔ اسلامیوں کی سرحد [illegible] دریائے رون تک پھیلی ہوئی تھی۔

عبدالملک بن قطن فہری: اس کے بعد عبدالملک بن قطن فہری نے ۱۲۱ھ میں امارت اندلس کا دعویٰ کیا اور عقبہ کو امارت سے اتار کر مار ڈالا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبدالملک نے عقبہ کو اندلس سے نکال کر خود حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی تھی کہ ۱۲۳ھ میں بلج بن بشر قشیری شامیوں کے ساتھ سرزمین اندلس میں داخل ہوا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور عبدالملک کی حکومت ختم کر کے تقریباً ایک برس حکمرانی کی۔ رازی کہتا ہے کہ اہل اندلس نے ماہ صفر ۱۲۳ھ میں عہد خلافت ہشام بن عبدالملک میں اپنے امیر عقبہ بن حجاج سے بغاوت کی تھی اور عبدالملک بن قطن کو امیر بنایا تھا۔ اس حساب سے عقبہ کی حکومت کا دور چھ برس چار مہینے رہا۔ بعض کہتے ہیں کہ ماہ صفر ۱۲۳ھ میں اس نے وفات پائی۔

بلج بن بشر: اس کے مرنے سے عبدالملک کے قدم استقلال و استحکام کے ساتھ حکومت اندلس پر جم گئے۔ بلج بن بشر اہل شام کے ساتھ کلثوم بن عیاض اور بربر سے شکست کھانے کے بعد اندلس کو پہنچا۔ عبدالملک پر حملہ کر کے مار ڈالا۔ [illegible]

جنوب مغرب کی ایک طرف ہو گیا۔ مگر دیر پا اپنی قوتوں کو قائم اور اپنی کمزور ہوتی ہوئی حالتوں کو درست کرتے رہے۔ حتیٰ کہ سب نے سب جمع ہو کر بلج بن بشر سے لڑنے کے لئے اتحاد کرتے ہوئے عبدالملک بن قطن کے خون کا بدلہ لینے کے لئے میدان جنگ میں آ گئے۔ اس وقت فہریوں پر عبدالملک کے دونوں بیٹے قطن اور امیہ حکمرانی کر رہے تھے۔ اس معرکہ میں اتفاق سے فہریوں کو شکست ہوئی۔ مگر بلج بن بشر بھی اسی لڑائی میں کام آ گیا۔ یہ واقعہ ۱۲۴ھ کا ہے۔ بلج کی حکومت کو تقریباً ایک برس گزر چکا تھا۔ بلج کے بعد حکومت اندلس پر ثعلبہ بن سلامہ جذامی قابض ہوا۔ فہریوں نے [illegible] سے بھی کنارہ کشی [illegible] نے علم حکومت سے کچھ تعرض نہ کیا۔ ثعلبہ نے نہایت عدل و انصاف کے ساتھ امارت کی۔ مگر یمانی قبائل والوں نے مخالفت شروع کی جس سے اس کی حکومت کی جڑیں کمزور ہونے لگیں۔ فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہوگئی۔

ابوالخطار حسام بن ضرار اسی اثنا میں حنظلہ بن صفوان گورنر افریقیہ کی طرف سے ابوالخطار حسام بن ضرار کلبی والی اندلس ہو کر براہ دریا آ پہنچے۔ ۱۲۵ھ میں اندلس آیا۔ اہل اندلس نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ ثعلبہ [illegible] اور [illegible] عبدالملک اس سے ملنے آئے اور ان لوگوں سے عزت و احترام سے پیش آیا۔ حنظلہ نے ساتھ فرمان کر رکھا تھا۔ یہ شخص نہایت شجاع کریم صاحب الرائے اور عالی حوصلہ تھا۔ اس نے عہد حکمرانی میں اندلس میں [illegible] کثرت سے آنے کی وجہ سے وسیع شہرات [illegible] کا انتظام ہوا۔ ابوالخطار نے ان لوگوں کو مختلف شہروں میں آباد ہونے کے لئے [illegible] دیا۔ اہل [illegible] مشابہت کی وجہ سے [illegible] اس شہر کا اور دمشق کے نام سے موسوم کیا۔ اہل حمص کو اشبیلیہ میں آباد کیا اور آب و ہوا کی مناسبت سے اس کا نام حمص رکھا۔ اہل قنسرین کو جیان میں قیام کرنے کا حکم دیا اور قنسرین کے نام سے موسوم کیا۔ اہل اردن کو ریہ یعنی مالقہ میں ٹھہرایا اور اردن کے نام سے پکارے جانے کا حکم دیا اور اہل فلسطین کو شذونہ میں آباد کیا۔ [illegible] اور اہل مصر کو تدمیر (مرسیہ) میں [illegible] مصر کے نام سے موسوم کیا۔ اس کے بعد [illegible] شرقی جا آیا اور مروان بن محمد کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے ساتھ لڑائیوں میں شریک ہوا۔

ابوالخطار عرب کے ایک ریاست کا رئیس تھا۔ جراثیم [illegible] عصبیت اور طرف داری زیادہ تھی۔ اس نے اپنے زمانہ حکمرانی میں اپنی قوم یمانیہ کی خوب طرف داری کی۔ مضریوں کو ہر کام میں دبا دیا۔ قبیلہ قیس کو بھی [illegible] ایک روز صمیل بن حاتم بن شمر بن ذی الجوشن سردار قبیلہ کو جو کہ بلج کے ہوا خواہوں سے تھا کسی خاص کام پر مامور کیا۔ صمیل [illegible] ہوئے ابوالخطار کے حاجب نے جو قصر امارت کے باہر کھڑا ہوا تھا۔ یوں کہا "اے ابا الجوشن اپنے عمامہ کو درست کر لو" صمیل نے جواب دیا "اگر میری قوم چاہے گی تو اسے درست کر لے گی" چنانچہ تھوڑے دنوں بعد اس کی قوم نے [illegible] کے اس کہنے کے بعد متفق ہو کر ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ ابوالخطار ان کے مقابلہ پر [illegible] طلب کرنے لگے۔ ابوالخطار نے [illegible] آپ کو ۱۲۸ھ میں دو برس کی حکومت کے بعد حکومت اندلس سے علیحدہ کر لیا۔

ثعلبہ بن سلامہ جذامی جب ابن کی جگہ ثعلبہ بن سلامہ جذامی والی اندلس ہو کر آیا۔ اس کے زمانہ حکمرانی میں مشہور [illegible] [illegible] ہوئی اہل اندلس نے اس معاملہ میں عبدالرحمن بن حبیب بن ابی عبیدہ سے جو آل عقبہ بن نافع سے تھا [illegible] رجب ۱۲۹ھ میں ثعلبہ کو معزول کر کے حکومت اندلس پر یوسف فہری کو مقرر کیا۔ [illegible] اندلس پہنچ کر حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور

حنظلہ اس کی امارت و حکومت کے کام کو انجام دیتے رہے۔ انہوں نے حکمت عملی سے دونوں فریقوں میں مصالحت کرا دی۔ دو برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس کے بعد اہل افریقہ میں مخالفت پیدا ہو گئی۔ مشرق میں بنو امیہ کی حکومت کمزور ہو چکی تھی۔ تاج داران خلافت امویہ آئے دن کے جھگڑوں اور بانیان دولت عباسیہ کی سازشوں کی وجہ سے قصائے مغرب کے انتظامات سے غافل ہو گئے۔

یوسف بن عبدالرحمن فہری: اہل اندلس ایک خود مختاری اور خود سری کی حالت سے فوراً ہی انتظام کرنے لگے اور مصالح ملکی و قومی کے انجام دینے کے لئے عبدالرحمن بن کثیر کو امارت کی کرسی پر بٹھایا اس کے بعد صمیل کلابی جو معظم اندلس تھے یہ رائے قائم کی کہ امارت اندلس مضریہ اور یمنیہ میں نصف نصف تقسیم کر دی جائے اور ایک ایک برس دونوں لشکر اس کو حکمرانی کرنے کا موقع دیتے۔ مضریہ نے اپنی امارت کے لئے یوسف بن عبدالرحمن فہری کو ۱۲۹ھ میں منتخب کیا۔ ایک برس تک یہ دوران امارت قرطبہ میں حسب قرار داد شرائط حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد حسب معاہدہ جب کہ مدت پوری ہونے پر حکمرانی کی باگ یمنیہ کے حوالہ کرنا تھا یوسف نے یمنیہ پر شب خون مارا۔ مقتولین کی لاشوں سے قرطبہ کی گلیاں پٹ گئیں۔ دونوں طرف سے خون ریزی ہوئی۔ صمیل کی جانب قیسیہ اور مضریہ باہم لڑ گئے۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی۔ یوسف کی حکومت مدت تک اندلس میں رہی۔ آخری دور میں یوسف بن عبدالرحمن نے صمیل بن حاتم کو سرقسطہ کی حکومت پر نامزد کیا تھا جب مشرق میں سیاہ پوش والے (عباسیہ) قابض ہوئے تو حباب بن رواحہ زہری نے اندلس کی جانب کوچ کیا اور ان کی حکومت و امارت کی دعوت دینے لگا۔ صمیل کو سرقسطہ میں محصور کیا۔ صمیل نے یوسف سے مدد طلب کی یوسف نے بوجہ عداوت موافقت نہ کی۔ قیسیہ نے امدادی فوجیں بھیجیں۔ لیکن وقت گزر گیا تھا۔ مجبوراً صمیل نے سرقسطہ کو خالی کر دیا۔ حباب نے سرقسطہ پر قبضہ کر لیا اور صمیل طلیطلہ پہنچ کر حکومت کرنے لگا۔ حتیٰ کہ عبدالرحمن داخل وارد اندلس ہوا جیسا کہ آئندہ تحریر کیا جائے گا۔ فتح اندلس کی کیفیت علامہ مورخ نے جس پیرایہ اور طرز سے تحریر کی ہے اسے آپ پڑھ آئے ہیں اور میرے نزدیک واقفیت کے لئے یہ بہت کافی ہے۔ علامہ مورخ نے فتح اندلس کے کسی اہم واقعہ کو نظر انداز نہیں کیا۔ جس کے لکھنے کی زحمت مترجم کا قلم گوارا کرتا چونکہ آج کل لوگوں میں تاریخی کا مذاق حد سے زیادہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے جب تک کسی واقعہ کو مفصل بیان نہ کیا جائے تو اس میں لطف نہیں آتا۔ یہ نہیں سمجھتے کہ مورخ کو لمبے لمبے طول اور بکھیڑ کرتے ہوئے فقروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے میں آپ کی دلچسپی کے خیال سے انہی واقعات کو جنہیں آپ ابھی پڑھ چکے ہیں۔ ذرا تفصیل سے بیان کر دینا واجب سمجھتا ہوں یہ جزیرہ نما جس کی سرسبزی و شادابی ضرب المثل تھی۔ ایک مدت سے رومی امپائر کے قبضہ اقتدار میں تھا۔ لیکن اسلام سے تقریباً دو سو برس پیشتر قوم گاتھ نے روم کی حکمرانی کو نہایت کمزور دیکھ کر بے دخل کر دیا تھا اور اپنی حکومت و سلطنت کے تمام و کمال کو اپنا کر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ رکھا تھا۔ گاتھ ایک وحشی جنگجو قوم تھی اس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی گاتھ ہے۔ جس نے پانچویں صدی عیسوی میں (یعنی اسلام سے تقریباً دو سو برس پیشتر) سلطنت رومانی تہذیب اور شائستگی کو پچھلے وحشیانہ حصوں سے تباہ کر کے جزیرہ نما آئی بیریا (اسپین یا اندلس) پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ یہ خیال رہے کہ جس قوم میں تہذیب اور شائستگی حد سے زیادہ آ جاتی ہے۔ اس کی دلاوری بہادری مردانگی اور شجاعت میں ضرور فرق آ جاتا ہے۔ رومی قوم میں جس وقت شائستگی اور تہذیب کا آغاز ہوا تھا۔ انہیں دنوں یہ اپنی تیغ بے دریغ سے دنیا کو مسخر اور مطیع کر رہے تھے۔

جن کی ان لوگوں میں امارت اور عیش پسندی آ گئی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ملاقات [illegible] خلافت [illegible]

[illegible] دارالامارت تھا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے حالات [illegible]

مورخ لکھتے ہیں کہ [illegible] اجازت حاصل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دمشق طلب کر لیا۔ [illegible] پہلا موقع تھا کہ طارق نے ابھی اس [illegible] کے گاتھک سلطنت کے حالات [illegible] طارق پہلے جس مقام پر اترا تھا وہ اب تک اس کے نام سے جبل الطارق مشہور ہے۔ موسیٰ بن نصیر کے [illegible] طریف نے یہاں سے [illegible] کے [illegible] ۹۲ھ میں [illegible] بھیجا [illegible] طارق [illegible] طریف۔ ان [illegible] ہسپانیہ میں قدم رکھتے ہی [illegible] طارق کے [illegible] طریف بن ملک [illegible] کے ساتھ [illegible] طارق پہلے [illegible] (جبرالٹر) مشہور ہے۔ اس مقام سے [illegible] ہسپانیہ کے [illegible] حتیٰ کہ [illegible] تھا۔

اس موقع پر مغربی اور مشرقی مورخین عجیب و غریب قصے نقل کرتے ہیں جن میں سے ایک طلسم کا قصہ ہے کہ بادشاہ [illegible] طلیطلہ [illegible] تھا [illegible] راڈرک نے [illegible] اندلس [illegible] کے [illegible] میں [illegible] تصویر [illegible] تھا کہ [illegible]

اس [illegible] راڈرک کا [illegible] کے [illegible] اندر داخل ہوا [illegible] ایک [illegible] صندوق [illegible] تصویر [illegible] عبارت [illegible] عرب [illegible] جو [illegible] ہسپانیہ [illegible] ملک پر قبضہ کر لیں گے [illegible] ان تصویروں [illegible] عرب [illegible] اسلامی [illegible] ہاتھ [illegible]

نظر آتا تھا۔ اس میں ایک جوان عرب نظر آیا جو سر پر ترکی ٹوپی رکھے ہوئے سفید گھوڑے پر سوار تھا۔ جس نے جنگ کے وقت یہ شخص گھوڑے سے نیچے گرا اور پھر کہیں اس کا پتہ نہ چلا۔ یہ شخص [illegible] شہزادہ راڈرک معلوم ہوتا تھا۔ راڈرک اور اس کے ہمراہی اس حیرت انگیز تصویر کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ [illegible] دریافت کرنے سے پہلے آئے تو دونوں تصویریں [illegible] کے کاغذ زندہ تھے۔ علاوہ اس کے اور بہت سے پیش گوئیاں نظر آتے ہیں جس سے سلطنت اسپین کی تباہی کی خبر دی تھی۔ بعض عربی مورخین نے بھی عجیب و غریب واقعہ ذکر کیا ہے۔ اسپین کے [illegible] زمانہ کے مورخوں کی تصنیفات میں اس قسم کے تعجب خیز حالات نہایت خوشی سے قلمبند کئے گئے ہیں۔

فریقین جو وادی بیکہ میں ایک دوسرے کے مقابل خیمہ زن تھے۔ نہایت مردانگی سے میدان میں آئے اور اپنے حریف مقابل سے جنگ آزما ہوئے۔ شہزادہ راڈرک کے لشکر میں ایک لاکھ کی تعداد تھی۔ جن کے مقابلہ میں اسلامی عساکر کو وہی نسبت تھی جو ایک کو دس سے ہوتی ہے۔ تاہم اسلامی جنگ آزماؤں نے آٹھ روز تک مسلسل لڑائی لڑ کر [illegible] اور دین یا زندگی کو ثابت کر دیا اور شاہ راڈرک کی تمام امید کی کشتوں پر پانی پھیر دیا۔

اس غیر معمولی کامیابی سے طارق کے حوصلے بڑھ گئے۔ نہایت اولوالعزمی اور بلند ہمتی سے تمام ملک اسپین کے سر کرنے کے لئے مستعد ہو گیا اور ضرورت کے مطابق سامان جنگ فراہم کر کے [illegible] قرطبہ جس کا دارالسلطنت تھا۔ اس قدر متوقع کامیابی پر [illegible] طارق آگے بڑھے [illegible] کی مخالفت کی مگر دل اور حوصلہ طارق کو ان کی ذرا بھی پروا نہ ہوئی۔ اپنے لشکر کی قوت کو تین حصوں پر تقسیم کر کے تمام جزیرہ نما اسپین کو زیر [illegible] اور [illegible] کے بعد تمام صوبوں اور قلعہ جات کو فتح کر لیا۔ قرطبہ کا محاصرہ اور فتح کرنے کے لئے مغیث (طارق کا غلام رومی) سات سو آدمیوں کی جمعیت سے گیا ہوا تھا۔ قریب قرطبہ پہنچ کر شام تک باہر جھاڑیوں میں چھوٹی سی فوج لئے ہوئے چھپا رہا۔ جونہی رات ہوئی شہر کی طرف بڑھا۔ اتفاق وقت سے اس وقت بارش اور اولوں کا طوفان شروع ہو گیا۔ اس نے اسلامی رسالہ والوں کے گھوڑوں کے سموں کی آواز کو دبا دیا جس سے اہل قرطبہ کو ان کی آمد کی اطلاع نہ ہوئی۔ شہر پناہ کے قریب پہنچ کر دھاوا کرنے کا موقع تلاش کرنے لگے۔ فصیل سے ملا ہوا انجیر کا درخت تھا۔ ایک مسلمان سپاہی اس پر چڑھ گیا اس پر سے فصیل پر کود گیا۔ جیب سے اپنا عمامہ اتار کر نیچے لٹکا دیا کہ اسلامی سپاہی اس کی مدد سے اوپر چڑھ گئے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے [illegible] اور شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا۔ [illegible] شہر میں گھس پڑے [illegible] شہر کو فتح کر لیا۔ وزرا اور تمام با اختیار گان شہر نے ایک گرجے میں جا کر پناہ لی۔ لیکن [illegible] مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کئے ہوئے [illegible] رہے بالآخر ان محصورین نے بھی سر جھکا دیئے۔ فتح قرطبہ کے [illegible] طارق فتح مندی کا جھنڈا لئے ہوئے جس طرف رخ کرتا تھا کامیابی اور نصرت دوڑ کر [illegible] دارالسلطنت بھی فتح ہو گیا۔ تمام [illegible] بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپے۔ [illegible] اب صرف مرسیا کے پہاڑی [illegible] باقی رہ گئے تھے۔ جو تدمیر [illegible] کے ہاتھوں سے محفوظ تھے۔ آخرکار عساکر اسلامیہ اور تدمیر کے کھلے میدان میں [illegible] آزما ہونے کی نوبت آئی میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ تدمیر [illegible] قوم کے ساتھ

بھاگ کر شہر اوریولہ میں جا کر پناہ گزین ہوا اسلامی لشکر بھی تعاقب کرتا ہوا اس شہر تک پہنچ گیا۔ اس وقت مرسیا میں عورتوں اور بوڑھوں بچوں کے سوا کوئی جوان باقی نہ رہا تھا۔ تدمیر کو اس موقع پر غضب کی سوجھی اس نے تمام عورتوں کو مردانہ لباس پہنایا۔ سر پر خود رکھا نیزہ کے بجائے ڈنڈے اور دیگر ضروری نمائشی اسلحہ جنگ سے آراستہ کیا۔ سر کے بالوں کو پیچ دے کر ٹھوڑیوں کے نیچے اس طرح لٹکا دیا کہ دور سے دیکھنے والوں کو داڑھی معلوم ہوتی تھی۔ اس مصنوعی فوج کو تدمیر نے فصیل شہر کی حفاظت پر مامور کیا۔ اسلامی لشکر کو اس کا شعور نہ ہوا کہ یہ کس قسم کی فوج ہے۔ حملہ کی تدبیریں سوچنے لگا۔ تدمیر نے یہ احساس کر کے کہ میری تدبیر کارگر ہو گئی فوراً اپنے تو مر غلام کو ایلچیوں کا لباس پہنایا اور خود صلح کا جھنڈا لئے ہوئے مصالحت کرنے کے لئے شہر سے باہر آیا۔ رفتہ رفتہ لشکر اسلام تک پہنچا۔ عربی سپہ سالار نے اسے ایلچی سمجھ کر نہایت تپاک اور احترام سے استقبال کیا۔ ملاطفت اور نرمی سے باہم گفتگو ہونے لگی۔ تدمیر بولا "میں اپنے حکمران کی طرف سے آپ سے شرائط صلح طے کرنے کو آیا ہوں جن کا قبول و منظور کرنا آپ کی عالی حوصلگی اور مردانگی سے بعید نہیں ہے۔ ہمارے رحم دل صلح پسند حاکم کو خونریزی منظور نہیں ہے۔ اگر آپ وعدہ فرمائیں کہ اہل شہر کو ان کے مال و اسباب کے ساتھ نکل جانے دیں تو کل صبح شہر آپ کے حوالے کر دیا جائے۔ ورنہ فصیل شہر کی حفاظت اور ناکہ بندیوں کو آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اس شہر پر آپ کا اس وقت تک قبضہ نہ ہو گا۔ جب تک ہم میں ایک فرد بھی زندہ رہے گا"۔ مغیث کو یہ شرط پسند آئی صلح پر راضی ہو گیا۔ عہد نامہ لکھے جانے کے بعد پہلے مغیث نے دستخط کئے۔ اس کے بعد تدمیر نے عہد نامہ پر دستخط کر کے مغیث کے حوالہ کر کے کہا "لیجئے یہ وہ "عہد نامہ" میں ہی اس شہر کا حاکم ہوں"۔ اس کے بعد تدمیر اپنے غلام کے ساتھ شہر واپس گیا۔ اگلے دن صبح ہوتے ہی شہر پناہ کا دروازہ کھلا۔ سب سے پہلے تدمیر اپنے چند غلاموں کے ساتھ نکلا۔ ان کے پیچھے بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کا جھنڈ برآمد ہوا۔ مغیث کو بے حد تعجب ہوا متحیر ہو کر تدمیر سے دریافت کیا "آپ کے وہ سپاہی کہاں ہیں جو فصیل کی حفاظت پر تھے"۔ تدمیر نے جواب دیا "میرے پاس سپاہی کہاں باقی رہ گئے تھے جن کے ذریعے میں نے شہر کی حفاظت کی تھی وہ یہی عورتیں اور بوڑھے مرد ہیں"۔ مغیث کو تدمیر کی اس ہوشیاری اور دلیرانہ کارروائی سے بے حد تعجب ہوا اور اس درجہ اسے مسرت ہوئی کہ اس نے اپنے مطلوب دشمن کو مرسیا کا گورنر مقرر کر دیا۔ چنانچہ آج تک صوبہ اسی کے نام کی مناسبت سے "تھیوڈ میر لینڈ" کہا جاتا ہے۔

اس وقت طارق سرزمین اندلس کو تاراج کرتا ہوا سرداران گاتھ کے تعاقب میں تولیدو (طلیطلہ) تک پہنچ گیا تھا۔ مگر تولیدو میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے تھے۔ جنہیں مسلمانوں سے تعلق و ارتباط پیدا ہو گیا تھا۔ مثلاً کونٹ جولین (بالیان) گورنر سبطہ اور "شاہ وٹزا" سابق حکمران ہسپانیہ کا رشتہ دار طارق نے ان لوگوں کو عہدہ ہائے جلیلہ عنایت کئے سرداران گاتھ جن کی جستجو میں طارق یہاں تک پہنچا تھا وہ لوگ آسٹریا کے پہاڑوں میں جا کر پناہ گزین ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے ہاتھ نہ آئے۔

طارق نے ممالک ہسپانیہ کے تقریباً تمام شہروں کو سر کر لیا تھا اور جو ادھر ادھر دو چار صوبے باقی رہ گئے تھے۔ وہ بھی فتح ہونے کے قریب تھے کہ اس اثناء میں موسیٰ بن نصیر گورنر افریقہ نے جسے طارق کی یہ غیر متوقع کامیابیاں پسند نہ آئی تھیں۔ اس ناموری اور فتح یابی میں حصہ لینے کی غرض سے اٹھا۔ دس ہزار عربی سپاہ کی جمعیت سے اسٹریٹ کو [illegible] کے موسم گرما میں

معمور کیا۔ کوہ رسوط، سیوانکل اور مریدا کے میدانوں کو بزور تیغ جنگ سر کر لیا جس سے اسپین کا سارا ملک اس سرے سے اس سرے تک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اس خلیفہ اسلام کی وسیع اور بسیط سلطنت کا ایک صوبہ بن گیا جس کا مرکز حکومت دمشق میں تھا۔

موسیٰ بن نصیر گورنر افریقہ کے دل میں فتح اسپین کے بعد فتح یورپ کی آرزو پیدا ہوئی مگر افسوس ہے کہ خلیفہ دمشق کی غلطی پر وہ اپنی اس آرزو کو پورا نہ کر سکا۔ تاہم اس کے چلے جانے پر عساکر اسلامیہ نے یورپ کی طرف قدم بڑھائے۔ چنانچہ ۱۰۰ھ کے اوائل میں گال کے جنوبی حصے پر جو گاتھک جنوبی کے نام سے مشہور تھا۔ قبضہ کر کے کرکاسون اور نربون کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا۔ اس کے بعد برگنڈی اور اکوئی ٹینا پر حملہ کیا۔ ادیو ڈیوک آف اکوئی ٹینا مقابلہ پر آیا۔ اتفاق سے اس معرکہ میں مسلمانوں کو شکست ہوئی مگر اس شکست سے ان کی جوانمردی کی قدر و منزلت میں فرق نہ آیا۔ سامان جنگ درست اور سپاہ کو مرتب کر کے مسلمانوں نے پھر ملک مغرب پر چڑھائی کی۔ اوتون کو لوٹ لیا۔ ٹومس پر خراج قائم کیا۔ معرکے جو میں اسی گلن پر قابض ہوئے۔

اندلس کے جدید حکمران عبدالرحمٰن نے فوجیں فراہم کر کے پھر اکوئی ٹینا پر چڑھائی کی۔ دریائے گارون پر اس سے اور اس کی افواج سے مقابلہ ہوا۔ عساکر اسلامیہ نے اس کی افواج کو شکست فاش دے کر بورڈو کی جانب قدم بڑھایا۔ چارلس مارٹن شاہ فرانس بادشاہ اقطانیہ کی حمایت پر کمر بستہ ہو کر میدان میں آیا۔ دونوں فریق کا پوائٹرز اور ٹورز کے درمیان مقابلہ ہوا۔ یہ بہت بڑی لڑائی تھی۔ اس سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہونے والے تھے۔ اگر عساکر اسلامیہ کو اس معرکہ میں کامیابی ہوگئی ہوتی تو تمام یورپ میں آواز جرس کی جگہ اذان کی آواز گونجتی ہوتی۔ چارلس اور اس کی فرانسیسی فوج نے مسلمانوں کی ترقی کو اس معرکے سے روک دیا۔ چھ دن تک معمولی اور چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ساتویں دن چارلس حملہ آور ہوا۔ مسلمانوں کے پاؤں میدان جنگ سے اکھڑ گئے۔ اسلامی فوج کا کثیر حصہ کام آ گیا۔ اس واقعہ سے پھر مسلمانوں کو ملک فرانس کی طرف قدم بڑھانے کا شوق پیدا نہ ہوا۔ واللہ یفعل ما یشاء انتہی کلام المعمر جم، ملخصاً من الطبری و تاریخ ابو الفداء والکامل الاثیر و کتاب نفح الطیب وغیرھا من کتب تواریخ الانگلشیۃ

باب: ۲۴

امارت بنو امیہ

امیر عبدالرحمٰن الداخل ۱۳۸ھ تا ۱۷۲ھ

عبدالرحمٰن بن معاویہ کا فرار: جس وقت خاندان خلافت امویہ پر مشرق میں مصائب جو ان پر نازل ہونے والے تھے نازل ہو رہے تھے اور ان خلافت بنو عباس نے حکمت عملی سے ان کو مغلوب کر کے کرسی خلافت سے اتار دیا اس خاندان کے آخری خلیفہ مروان بن محمد بن مروان بن حکم کو ۱۳۲ھ میں قتل کر کے تخت حکومت پر خود جلوہ افروز ہوئے۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس خاندان کے ممبروں کو قتل کرنے لگے خاندان امیہ کے باقی ماندہ وہ ممبر جو اس عام خونریزی سے بچ گئے تھے وہ طرف جان بچا کر ادھر ادھر دور دراز ملکوں کی طرف بھاگ کر روپوش ہو گئے۔ ان لوگوں میں سے جو اس طوفان بے تمیزی سے جان بچا کر نکل بھاگے تھے عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بھی ایک شخص اس معزول شدہ خاندان امارت کا ایک ممبر تھا۔ اس واقعہ سے قبل اس نوجوان کے متعلق مغرب میں اس کی بادشاہت کی خبر تھی اور اس میں حکومت کرنے کی اس کی علامات محسوس کی تھیں جنہیں مسلمہ بن عبدالملک نے بیان کیا تھا خود عبدالرحمٰن نے بھی یا شاید مسلمہ بن عبدالملک سے سن رکھا تھا اس سے اس کے دل میں حکومت مغرب کا خیال و شوق پیدا ہو رہا تھا۔ یہی امور تھے جس سے عبدالرحمٰن بن معاویہ نے ملک شام سے بے وطن ہو کر ملک مغرب کا راستہ لیا اور اپنے ماموں کی قوم بربر نفزہ کے یہاں پہنچ کر مقیم ہوا کیونکہ روایت سے عبدالرحمٰن بن حبیب کو اس کی خبر ہوئی۔ عبدالرحمٰن بن حبیب اس سے پیشتر ولید بن عبدالملک کے دو لڑکوں کو جب کہ وہ افریقہ میں شام سے بھاگ کر پہنچے تھے قتل کر چکا تھا۔

عبدالرحمٰن کی اندلس روانگی: عبدالرحمٰن بن معاویہ بخوف جان قبیلہ بربر سے نکل کر مغیلہ میں جا کر پناہ گزین ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ مکناسہ میں پناہ گزین ہوا اور بعض نے لکھا ہے کہ قوم زناتہ میں جا کر مقیم ہوا تھا۔ ان لوگوں نے نہایت عزت و احترام سے اس کی آؤ بھگت کی اور یہاں کچھ عرصہ با اطمینان مقیم رہا۔ اس کے بعد ملیہ میں جا ٹھہرا اور اپنے غلام بدر کو اندلس میں ان قبیلوں کے پاس روانہ کیا جو مروانیوں کے خدام اور گروہ والے تھے۔ چنانچہ بدر نے اندلس میں پہنچ کر ان سب کو جمع کیا اور عبدالرحمٰن بن معاویہ کی بادشاہت و حکومت کی دعوت دی۔ ان سب لوگوں نے نہایت تپاک اور خوشی سے قبول کیا اور ایک دوسرے کو اس سے واقف کیا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں یمنیہ اور مضریہ کے درمیان جھگڑا چل رہا

تھا۔ اس وجہ سے یحییٰ نے عبدالرحمٰن بن معاویہ کی حکومت و بادشاہت پر فخر کیا۔ [illegible] اندلس سے واقف ہو کر اپنا [illegible] عبدالرحمٰن کو اس سے مطلع کیا۔ عبدالرحمٰن نے ۱۳۸ھ میں جبکہ ابو جعفر منصور [illegible] تھا، اندلس [illegible] ساحل [illegible] اور اہل اشبیلیہ نے [illegible] حاضر ہو کر امارت و حکومت کا عبدالرحمٰن کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے [illegible] کا رخ کیا۔ [illegible] کے عامل [illegible] نے بھی بیعت کر لی۔ تب عبدالرحمٰن [illegible] کی جانب روانہ ہوا۔ [illegible] [illegible] والی [illegible] نے [illegible] امارت و حکومت کی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ بعد [illegible] اور [illegible] اندلس کے [illegible] سے بیعت لی [illegible] سے حاضر ہو کر ان کی امارت کو تسلیم کر لیا۔

معرکۂ قرطبہ: [illegible] یہ خبر والی اندلس یوسف بن عبدالرحمٰن فہری تک پہنچی۔ وہ اس وقت جلیقیہ پر چڑھائی کر رہا تھا۔ اس خبر کے مشہور ہونے سے اس کے لشکر میں پھوٹ پڑ گئی۔ [illegible] سے [illegible] جب [illegible] اس کے وزیر صمیل بن حاتم نے اسے رائے دی کہ [illegible] عبدالرحمٰن کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کا برتاؤ کرنا اور حکمت عملی سے کام لینا [illegible] لیکن اس کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس [illegible] [illegible] اپنا [illegible] بیعت لی [illegible] [illegible] اس نے بعد اشبیلیہ جا کر قیام کیا۔ [illegible] ہر طرف سے [illegible] اور [illegible] شروع ہو گئی [illegible] اس کے [illegible] یوسف بن عبدالرحمٰن والی اندلس کے مقابلہ میں [illegible] [illegible] باقی [illegible] [illegible] اس وقت عبدالرحمٰن نے یوسف پر فوج کشی کی۔ قرطبہ کے [illegible] ایک میدان میں [illegible] [illegible] ہوا۔ یوسف [illegible] کو شکست ہوئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

یوسف بن عبدالرحمٰن فہری کی عہد شکنی: اسے عبدالرحمٰن نے تعاقب کیا [illegible] [illegible] تو یوسف صلح کرنے پر مائل ہوا۔ عبدالرحمٰن نے ان شرائط پر صلح کی کہ یوسف [illegible] [illegible] [illegible] اس معاہدے کے بعد یوسف نے بعہد شکنی کی [illegible] میں بغاوت کر دی [illegible] سے نکل کر طلیطلہ چلا گیا [illegible] [illegible] کے پاس جمع ہو گئے [illegible] [illegible] عبدالملک بن عمر مروانی کو روانہ کیا۔

عبدالملک بن عمر: عبدالملک بن عمر عبدالرحمٰن کے پاس مشرق سے آیا تھا۔ اس کا باپ عمر بن مروان بن حکم اپنے بھائی [illegible] کی طرف سے مصر میں [illegible] جب [illegible] میں اس کا انتقال ہو گیا تو عبدالملک [illegible] مصر میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مصر [illegible] [illegible] عبدالملک نے مصر کو [illegible] اپنے خاندان کے [illegible] [illegible] اور [illegible] کے ساتھ اندلس کا راستہ [illegible] [illegible] میں امیر عبدالرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عبدالملک [illegible]۔

یوسف بن عبدالرحمٰن فہری کا قتل: یوسف [illegible] والی اندلس نے [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] کیا [illegible] [illegible] [illegible] کے یوسف کی طرف بڑھے۔ دونوں فریق کا ایک میدان میں مقابلہ ہوا۔ بہت بڑی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یوسف کو شکست ہوئی۔ [illegible] میدان سے بھاگ [illegible] اطراف طلیطلہ [illegible]

اس کے کئی امراء نے مکر و فریب سے اسے قتل کر ڈالا اور اس کا سر امیر عبدالرحمن کی خدمت میں لا کر پیش کر دیا۔

خلافت عباسیہ سے قطع تعلق یوسف کے شکست پانے پر امیر عبدالرحمن کی حکومت کو استحکام و استقلال حاصل ہو گیا تمام ملک اندلس نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ کوئی مخالف باقی نہ رہا تھا۔ چنانچہ امیر عبدالرحمن نے قرطبہ کو اپنی حکومت کا مرکز بنایا۔ یہیں اس نے جامع مسجد بنوائی اور صرف اس کی تعمیر میں اسی ہزار اشرفیاں صرف کیں ابھی تعمیر پوری نہ ہونے پائی تھی کہ وہ مر گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی مسجدیں بنوائیں۔ مشرق سے اس کے خاندان کا ایک ایک فرد اس کے پاس چلا آیا۔ پہلے یہ ابو جعفر المنصور کے نام کا خطبہ پڑھتا تھا۔ لیکن جب اس کی حکومت کا تسلط ہسپانیہ میں جم گیا اور پورے طور سے [illegible] اندلس اس کے قبضہ اقتدار میں آ گیا اور بنی امیہ کی سلطنت کی بنیاد مضبوط ہو گئی تب اس نے بزرگوں کو مشرق میں جو نقصان پہنچا تھا اسے دور کرنا اور بدلہ حاصل کرنا [illegible] اندلس سے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] نے خلافت عباسیہ کے نام کا خطبہ پڑھنا موقوف کر دیا۔

عبدالرحمن الداخل کا کارنامہ اس نے ۱۷۲ھ میں وفات پائی۔ عبدالرحمن داخل کے لقب سے معروف تھا کیونکہ بنی امیہ میں سب سے پہلے یہی شخص اندلس میں داخل ہوا تھا۔ چونکہ اس نے اندلس پہنچ کر [illegible] بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے۔ مشرق سے [illegible] اس کے خاندان میں قوت تھی اور نہ کوئی شخص اس کا معین و مددگار تھا۔ [illegible] اندلس فتح کر [illegible] تخت سلطنت پر قبضہ کر لیا اور اس کے والی [illegible] کی اطاعت مرکزی اور استقلال کی [illegible] خلیفہ ابو جعفر منصور [illegible] بنی امیہ کے نام سے [illegible] کرتا تھا اس کے بعد اس کی [illegible] تک اس کی نسل حکمرانی کرتی رہی۔

امیر کا لقب عبدالرحمن اپنے آپ کو امیر کے لقب سے ملقب کرتا تھا۔ یہی طریقہ اس کے بعد کے لوگوں نے بھی [illegible] طریقہ رکھا ان میں کوئی شخص [illegible] اپنے آپ کو امیر المومنین کے معزز خطاب سے [illegible] خلافت کی [illegible] مرکز دمشق اور عرب میں [illegible] باقی نہ تھی [illegible] عبدالرحمن [illegible] حکومت [illegible] عبدالرحمن داخل کے خاندان کا آٹھواں امیر تھا۔ جب [illegible] اس نے اپنے آپ کو امیر المومنین کے لقب سے ملقب کیا۔ اس کے بعد اس کی اولاد نے بھی [illegible] اس خطاب کو اختیار کیا۔

عبدالرحمن داخل کی [illegible] میں [illegible] حکومت [illegible] عظیم الشان سلطنت تھی۔ [illegible]

[illegible]

صدیوں تک قائم رہنی تھی [illegible] عبدالرحمن [illegible]
[illegible] حکومت کے [illegible] معروف ہوگئے۔ اس سے اسے بہت بڑی مدد ملی۔ اس کی حکومت کا استحکام
حاصل ہو گیا۔ تمام مخالفت [illegible] اس کی حکومت [illegible] عبدالرحمن [illegible] حکومت کے مستحکم ہو جانے [illegible]
کے ساتھ [illegible] شان و شوکت [illegible] کی طرف توجہ ہوا۔

فرڈیننڈ اول کی بلاد اسلامیہ پر فوج کشی اسی زمانہ میں فرڈیننڈ [illegible] نے [illegible] بلاد اسلامیہ پر فوج کشی کر دی
مسلمانوں [illegible] ان کے قبضے سے [illegible]
کے قبضہ میں [illegible] ایک مدت تک [illegible]
[illegible] کے حالات [illegible] اس کے بعد ان لوگوں نے [illegible]
[illegible] تمام [illegible] ہو گئے۔

عبدالرحمن نے [illegible] کے زمانے میں [illegible] کے نام [illegible] اس کے بعد [illegible]
[illegible] ہیں۔

علاء بن مغیث کا قتل اسی دوران [illegible] علاء بن مغیث [illegible] افریقہ سے [illegible] اندلس [illegible]
[illegible] خلیفہ ابو جعفر المنصور عباسی کے [illegible] ایک [illegible]
[illegible] عبدالرحمن [illegible] ایک [illegible]
[illegible]

[illegible]

مارے گئے۔ علاء بھی اسی معرکہ میں کام آ گیا۔ امیر عبدالرحمٰن نے مقتولین کے سروں کو کاٹ کر کچھ قیروان روانہ کئے اور کچھ کو معظمہ بھیج دیئے جو خفیہ طور سے ان کے بازاروں میں پھینک دیئے گئے۔ ان سروں کے ساتھ سیاہ پرچم بھی تھے اور وہ خطوط بھی تھے جو خلیفہ منصور نے علاء کے پاس اس جنگ میں بھیجے تھے۔

طلیطلہ کی فتح: ہشام بن عروہ فہری طلیطلہ میں ایک بااثر شخص تھا۔ ان واقعات سے قبل ہی اس کے دل میں عبدالرحمٰن کی عداوت اور مخالفت پیدا ہو گئی تھی اور وہ اسی حالت سے برابر آمادہ بغاوت تھا۔ سنہ ۱۴۷ھ میں امیر عبدالرحمٰن نے اپنے غلام بدر اور تمام بن علقمہ کو طلیطلہ کے سر کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ان دونوں نے طلیطلہ پہنچ کر محاصرہ کیا اور ایک خونریز جنگ کے بعد اسے فتح کر کے ہشام کو مع حیوۃ بن ولید یحصبی اور عثمان بن حمزہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے ساتھ گرفتار کر لیا۔ دونوں پابہ زنجیر قرطبہ لائے گئے۔ امیر عبدالرحمٰن نے انہیں صلیب دے دی۔

سعید یحصبی کا خروج: پھر اسی ۱۴۹ھ میں سعید یحصبی معروف بہ مطری نے ان لوگوں کے خون کا بدلہ لینے کے لئے بغاوت کی جو علاء کے ہمراہ یمن کے جو قبائل مارے گئے تھے اس کے پاس جمع ہو گئے۔ پہلے اس نے شہر لبلہ میں فوجیں فراہم کیں جب ایک بڑی فوج جمع ہو گئی تو اشبیلیہ پہنچ کر اس پر قبضہ کر لیا۔ امیر عبدالرحمٰن یہ خبر پا کر فوجیں فراہم کر کے ساز و سامان جنگ درست کیا اور مطری سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر دیا۔ سعید اس کی آمد سے مطلع ہو کر اشبیلیہ کے ایک قلعہ میں جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ امیر عبدالرحمٰن نے پہنچتے ہی محاصرہ کر لیا۔ رسد و غلہ کی آمد و رفت بند کر دی۔ عتاب بن علقمہ لخمی اس وقت شہر شذونہ میں تھا۔ مطری کے محصور ہونے کی خبر پا کر امدادی فوجیں جمع کر کے مطری کی جانب روانہ ہوا۔ عبدالرحمٰن نے اپنے غلام بدر کو ایک دستہ فوج کی افسری کے ساتھ اس کی روک تھام پر مامور کیا۔ چنانچہ بدر نے نہایت استقلال سے اس امداد کو مطری تک اس طرح پہنچنے سے روک دیا۔ مطری اور اموی فوج کے درمیان خود حائل ہو گیا۔ ایک مدت تک یہ محاصرہ و جنگ کا سلسلہ قائم و جاری رہا۔ آخرالامر مطری انہیں میں مارا گیا۔ تب اہل قلعہ نے اس کی جگہ خلیفہ بن مروان کو اپنا امیر بنا لیا۔ امن کی درخواست کی امیر عبدالرحمٰن نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ اہل قلعہ نے قلعہ کے دروازے کھول دیے۔ عبدالرحمٰن نے قلعہ کو مسمار کرا دیا اور خلیفہ بن مروان کو ان لوگوں کے ساتھ جو اس کے ہمراہ تھے مار ڈالا۔

عتاب اور عبداللہ بن خراشہ کی سرکوبی: اس مہم سے فارغ ہو کر عتاب بن علقمہ کی طرف متوجہ ہوا شذونہ پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ اہل شذونہ نے مجبور ہو کر امان کی درخواست پیش کی۔ عبدالرحمٰن نے انہیں امن دے دی اور کامیابی کے ساتھ قرطبہ واپس آیا۔ واپسی کے بعد عبداللہ بن خراشہ اسدی نے کورہ جیان میں علم مخالفت بلند کیا اور ایک کثیر جماعت جمع کر کے قرطبہ پر حملہ کرنے کی تیاری کی۔ عبدالرحمٰن نے ایک فوج کو اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ عبداللہ کے ساتھی یہ خبر پا کر کہ عبدالرحمٰن کا لشکر آ رہا ہے عبداللہ کا ساتھ چھوڑ کر بہت منتشر ہو گئے۔ عبداللہ نے مجبوراً امان کی درخواست بھیجی چنانچہ عبدالرحمٰن نے اسے امان دے دی۔

---

۱ خلیفہ اور اس کے ساتھیوں کی نسبت قلعہ کے حوالے کئے جانے کی شرط پر جان بخشی کی گئی تھی۔ جب عبدالرحمٰن نے ان کی درخواست منظور کر لی اور اہل قلعہ نے قلعہ سپرد کر دیا تو عبدالرحمٰن نے خلیفہ اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ (تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۵)

غیاث بن مسیر اسدی کی سرکشی: ۱۴۹ھ میں غیاث بن مسیر اسدی نے سر اٹھایا اور عبدالرحمن کی مخالفت پر کمر بستہ ہو کر بغاوت کی۔ مورور شہر کے [illegible] جو عبدالرحمن کی طرف سے مامور تھا فوجیں فراہم کیں اور مقابلہ پر آیا۔ لڑائی ہوئی۔ غیاث کو شکست ہوئی اور وہ جنگ میں مارا گیا۔ فتح یابی کے بعد وزیر باجہ نے بشارت نامہ کے ساتھ غیاث باغی کا سر بھی عبدالرحمن کے پاس قرطبہ روانہ کیا۔ اسی سنہ میں عبدالرحمن نے شہر پناہ قرطبہ کی تیاری کرائی۔

شقنا بن عبدالواحد: ان واقعات کے بعد شرقی اندلس میں ایک شخص نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ یہ شخص شقنا بن عبدالواحد کے نام سے مشہور تھا۔ معلمی کا پیشہ کرتا تھا۔ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں حسین بن علیؓ سیدہ فاطمہ کی اولاد سے ہوں میرا نام عبداللہ بن محمد ہے۔ ایک جم غفیر اس کا ساتھی ہو گیا۔ عبدالرحمن اس کی سرکوبی کو [illegible] روانہ کیا۔

شقنا بن عبدالواحد کا خروج: عبدالرحمن نے ۱۵۲ھ میں قلعہ [illegible] پر حبیب بن عبدالملک کو مامور کیا۔ حبیب نے اپنی طرف سے [illegible] پر سلیمان بن عثمان بن مروان بن ابان بن عثمان بن عفان کو متعین کیا اور [illegible] کی [illegible] سلیمان نے [illegible] جنگ کی [illegible] شقنا کا تعاقب [illegible] شقنا نے سلیمان [illegible] قتل کر ڈالا اور اطراف قوریہ پر قابض ہو گیا۔ عبدالرحمن نے ۱۵۲ھ میں بذات خود شقنا کی سرکوبی پر کمر باندھی۔ شقنا پہاڑوں میں بھاگ گیا [illegible] ہاتھ نہ آیا۔ عبدالرحمن [illegible] واپس [illegible] شقنا [illegible] بغاوت اور فساد سے عبدالرحمن تنگ آ گیا۔ جب یہ لشکر بھیجتا تھا تو یہ پہاڑوں [illegible] ایک شہر سے دوسرے شہر میں جا پہنچتا اور وہاں سے لشکر کو شکست دیتا [illegible] اس کی اصلی قوت [illegible] کے قتل [illegible] ہوئی۔

اہل اشبیلیہ اور لبلہ کی بغاوت: ۱۵۶ھ میں عبدالرحمن نے [illegible] شقنا [illegible] کا قصد کیا [illegible] اہل اشبیلیہ و لبلہ کی بغاوت [illegible] عبدالغفار [illegible] حیوۃ بن ملامس [illegible] تھی۔ [illegible] عبدالملک بن عمر [illegible] اشبیلیہ [illegible] جانب [illegible] عبدالملک اپنے رکاب کی فوج لے کر [illegible] اشبیلیہ کی جانب [illegible]

[illegible]

[illegible] الکامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ [illegible] مطبوعہ مصر

[illegible] عبدالملک [illegible] اشبیلیہ [illegible] عبدالملک [illegible] عبدالرحمن [illegible]

اشبیلیہ سے [illegible] بھی فوج لے کر [illegible] تھی۔ [illegible] قتل کر [illegible]
بالآخر عبد الرحمن [illegible] کی خدمت میں واپس آیا۔ عبد الرحمن نے اس کا [illegible] اپنے بیٹے [illegible]
[illegible] عبد الملک کی لڑکی سے کر کے اپنا سمدھی بنا لیا اور عہدہ وزارت سے سرفراز فرمایا۔

عبد الغفار اور حیوۃ بن ملامس کا قتل عبد الغفار اور حیوۃ بن ملامس [illegible] اشبیلیہ [illegible] ۱۵۷ھ میں عبد الرحمن نے ان پر [illegible] قتل [illegible] عبد الرحمن [illegible] غلاموں [illegible]

اس کے بعد ۱۶۰ھ میں [illegible] عبد الرحمن کے پاس [illegible]

عبد الرحمن بن حبیب فہری کی اندلس پر فوج کشی [illegible] عبد الرحمن کے [illegible] عبد الرحمن بن حبیب فہری [illegible] صقلبی [illegible] افریقہ [illegible] سلیمان [illegible] عبد الرحمن بن حبیب [illegible] سلیمان [illegible] عبد الرحمن بن حبیب [illegible] عبد الرحمن [illegible]

عبد الرحمن بن حبیب فہری کا قتل [illegible] عبد الرحمن [illegible] عبد الرحمن بن حبیب [illegible] عبد الرحمن [illegible] عبد الرحمن بن حبیب [illegible] ایک شخص نے [illegible] عبد الرحمن [illegible] عبد الرحمن بن حبیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

باغیوں کی سرکوبی اسی سنہ میں رزق غسانی نے بیرہ کے قصون شذونہ سے ایک قلعہ میں پناہ لے کر بغاوت کی۔ عبدالرحمٰن نے شہید بن عیسیٰ کو اس کی سرکوبی پر مامور کیا۔ شہید نے نہایت مردانگی سے لڑ کر حیوہ کو شکست دی اور مار ڈالا۔ اس کے بعد بربریوں نے سر اٹھایا ابراہیم بن شجرہ ان کا سردار تھا۔ عبدالرحمٰن نے بدر غلام کو اس ہنگامہ کے فرو کرنے کا حکم دیا۔ بدر نے بھی بربریوں کے سردار ابراہیم کو قتل کر ڈالا اور ان کی جماعت کو منتشر کر دیا۔ اسی دوران سلمی نامی ایک سپہ سالار باغی ہو کر قرطبہ سے طلیطلہ بھاگ گیا اور مخالفت شروع کر دی۔ عبدالرحمٰن نے حبیب بن عبدالملک کو سلمی کے زیر کرنے پر متعین کیا۔ ایک مدت تک حبیب اس کا محاصرہ کئے رہا۔ حتیٰ کہ زمانہ محاصرہ میں سلمی کا انتقال ہو گیا۔ باغیوں کی جماعت منتشر ہو گئی۔

سلیمان بن یقظان کی بغاوت ۱۵۷ھ میں عبدالرحمٰن کو سرقسطہ کی بغاوت فرو کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ ان دنوں سرقسطہ میں سلیمان بن یقظان اور حسین بن عاصی حکمرانی کر رہے تھے ان کی نافرمانی اندیشہ ... نے طول پکڑا تو عبدالرحمٰن کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ عبدالرحمٰن نے پہلے اپنے سپہ سالاروں میں سے ثعلبہ بن عبید کو ان پر روانہ کیا۔ ثعلبہ نے پہنچ کر ان دونوں کا سرقسطہ میں محاصرہ کر لیا۔ ایک مدت تک سلسلہ جنگ اور محاصرہ جاری رہا۔ ابھی کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہوا تھا کہ ایک روز سلیمان نے دھوکہ دے کر ثعلبہ کو گرفتار کر لیا اور شاہ فرانس کو بلا بھیجا۔ جس وقت شاہ فرانس سرقسطہ آیا اس وقت شاہی لشکر نے ثعلبہ کی گرفتاری کی وجہ سے محاصرہ اٹھا لیا تھا سلیمان نے ثعلبہ کو شاہ فرانس کے حوالے کر دیا۔ شاہ فرانس اس امید میں کہ عبدالرحمٰن والی اندلس سے اس کو کثیر معاوضہ ملے گا واپس گیا۔ اس کے بعد حسین نے سلیمان کو قتل کر کے تنہا حکمرانی شروع کر دی۔ عبدالرحمٰن نے ان واقعات سے مطلع ہو کر فوجیں مرتب کیں۔ بذات خود حسین سے جنگ کرنے کو سرقسطہ پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ حتیٰ کہ حسین نے طول محاصرہ سے تنگ آ کر مصالحت کر لی۔

حسین بن عاصی کا قتل اس مہم سے فارغ ہو کر امیر عبدالرحمٰن بلاد فرانس (گلیشیا) پر جہاد کرنے میں مصروف ہوا اس کے بلاد اور قلعوں پر بھی جو اس کے قریب و جوار میں تھے حملہ کر کے اپنے وطن قرطبہ میں واپس آیا۔ پھر ۱۶۵ھ میں حسین نے مقام سرقسطہ میں علم مخالفت بلند کیا۔ عبدالرحمٰن کا ایک گورنر غالب نامی ... اس ہنگامہ کے فرو کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ چند چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے بعد حسین کے ہمراہیوں میں سے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا اور ... کئے ہوئے [illegible] حتیٰ کہ ۱۶۶ھ میں عبدالرحمٰن بنفس نفیس فوجیں آراستہ کر کے اس مہم کے سر کرنے کے لئے روانہ ہوا اور بزور تیغ اسے فتح کر کے

---

[1] سلمی کی بغاوت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ سلمی نے ایک روز شب کے وقت شراب پی اور مدہوشی کی حالت میں دروازہ قصر کی طرف گیا اور [illegible] کھولا جائے [illegible] عبدالرحمٰن کی [illegible] طلیطلہ چلا گیا [illegible] بغاوت [illegible] کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ [illegible] مطبوعہ مصر۔

[2] ان جہادوں میں عبدالرحمٰن [illegible] فتح کیا [illegible] بنبلونہ کی طرف روانہ ہوا [illegible] کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۲۲ مطبوعہ مصر۔

[3] سرقسطہ کی [illegible] عبدالرحمٰن نے [illegible] کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ [illegible] مطبوعہ مصر۔

حسین کو قتل کر ڈالا۔ اہل سرقسطہ میں سے بھی کچھ لوگوں کو تہ تیغ کیا۔

معرکہ قسطلونہ: ۱۶۹ھ میں ابوالاسود محمد بن یوسف بن عبدالرحمٰن فہری نے بغاوت کی وادی کی اسفل مقام قسطلونہ میں عبدالرحمٰن اس سے معرکہ آرا ہوا اور اسے شکست دے کر اس کے ہمراہیوں اور فوج کو قتل کر کے پامال کیا۔ اس کے بعد دوبارہ ۱۷۰ھ میں پھر ابوالاسود کے دماغ میں ہوائے بغاوت سمائی اور عبدالرحمٰن سے لڑنے کے لئے نکلا۔ عبدالرحمٰن نے اس بار بھی اسے شکست دی۔ اس واقعہ کے دوسرے برس ۱۷۱ھ میں ابوالاسود مقام طلیطلہ میں مر گیا۔ اس کی جگہ اس کا بھائی قاسم جانشین ہوا اور ایک بہت بڑی فوج مرتب کر لی۔ عبدالرحمٰن نے یہ خبر پا کر قاسم پر چڑھائی کی۔ ایک عرصے تک محاصرہ و جنگ کے بعد قاسم بخواہش امان خود گرفتار ہو آیا۔ عبدالرحمٰن نے اس کے لئے موت کی سزا تجویز کی جس پر فوراً عمل کیا گیا۔

امیر عبدالرحمٰن کی وفات: انہی واقعات کے ختم ہونے پر ۱۷۱ھ میں اور اس کے بعد ۱۷۲ھ کا دور شروع ہو جاتا ہے اور امیر عبدالرحمٰن[2] ملک اندلس میں تینتیس سال حکومت کر کے سفر آخرت اختیار کرتا ہے۔

---

[1] ابوالاسود [illegible] بغاوت [illegible] یوسف [illegible] بھائی عبدالرحمٰن بن یوسف [illegible] ابوالاسود [illegible] مقام قسطلونہ میں [illegible] تفصیل جلد [illegible] صفحہ ۲۲۳ [illegible]

[2] امیر عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک [illegible] ربیع الآخر ۱۷۲ھ [illegible] وفات پائی۔ تینتیس سال [illegible] اندلس [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب: ۲۵

امیر ہشام الرضی بن عبدالرحمٰن ۱۷۲ھ تا ۱۸۰ھ

تخت نشینی: جس وقت عبدالرحمٰن نے سفرِ آخرت اختیار کیا اس وقت اس کا بڑا بیٹا سلیمان طلیطلہ میں حکمرانی کر رہا تھا اور اس کا دوسرا بیٹا ہشام ماردہ کی گورنری پر تھا۔ عبدالرحمٰن نے اسی کو اپنا ولی عہد بنایا تھا۔ تیسرا بیٹا عبداللہ مسکین وفات کے وقت قرطبہ میں موجود تھا اپنے باپ کے مرنے پر اپنے بھائی ہشام کی حکومت کی بیعت لی اور اس حادثہ جانکاہ کی خبر پہنچائی۔ چنانچہ ہشام ماردہ سے قرطبہ آیا اور حکمرانی کی عبا پہن کر کرسی حکومت پر بیٹھ کر حکمرانی کرنے لگا۔

سلیمان بن امیر عبدالرحمٰن کی بغاوت: چونکہ سلیمان اس سے عمر میں بڑا تھا اس وجہ سے اسے کشیدگی پیدا ہوئی۔ رفتہ رفتہ اس کشیدگی نے مخالفت کی صورت اختیار کر لی۔ طلیطلہ میں علم مخالفت بلند کیا۔ اس کا بھائی عبداللہ بھی اس سے آملا۔ ہشام نے اس کے واپس ہونے کی غرض سے چند لوگوں کو روانہ کیا مگر یہ اسے نہ پا سکے۔ اس کے بعد ہشام نے فوجیں آراستہ کر کے طلیطلہ کی جانب کوچ کیا۔ پہنچتے ہی ان دونوں کا طلیطلہ میں محاصرہ کر لیا۔ سلیمان نے اپنے بھائی عبداللہ اور اپنے بیٹے کو شہر کی حفاظت پر چھوڑ کر قرطبہ کا راستہ لیا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ ہشام نے اس کے تعاقب میں اپنے بیٹے عبدالملک کو متعین کیا اور طلیطلہ کا محاصرہ کیے رہا۔ سلیمان نے یہ خبر پا کر ماردہ کا رخ کیا۔ والی ماردہ نے مقابلہ کیا۔ دونوں حریف جی توڑ کر لڑے۔ آخرکار اللہ تعالیٰ نے سلیمان کو شکست دی۔ ہشام اس وقت طلیطلہ کے محاصرہ پر اڑا ہوا تھا۔ دو ماہ سے زائد کچھ دن گزر چکے تھے کہ ایک روز اس کا بھائی عبداللہ امن حاصل کیے بغیر ہشام کی خدمت میں آ کر حاضر ہو گیا اور سر اطاعت جھکا دیا۔ ہشام نے اس کی تقصیر معاف کر دی اور عزت افزائی سے صلے عنایت کیے۔

سلیمان بن امیر عبدالرحمٰن کی بربر کو روانگی: پھر ۱۷۴ھ میں ہشام نے اپنے بیٹے معاویہ کو سلیمان سے جنگ کرنے کے لئے تدمیر روانہ کیا۔ چنانچہ معاویہ نے اپنے پرزور حملوں سے اطراف تدمیر کو ویران اور پامال کر دیا۔ سلیمان روزانہ جنگ سے تنگ آ کر بلنسیہ کی طرف بھاگ گیا اور وہیں جا کر پناہ گزیں ہو گیا اور معاویہ اپنے باپ کے پاس قرطبہ واپس آ گیا۔ اس کے بعد سلیمان نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ بلاد اندلس چھوڑ کر ملک بربر چلے جانے کی درخواست کی۔ ہشام نے منظور کر لیا اور اپنے باپ کے ترکہ سے اس کو دست بردار ہونے پر ساٹھ ہزار دینار مرحمت کیے۔ سلیمان کے ساتھ اس کا بھائی عبداللہ بھی اندلس سے چلا آیا تھا۔ ہشام مسرت سے اندلس میں ٹھہرا ہوا حکمرانی کرتا رہا۔

سعید بن حسین کی بغاوت انہی واقعات کے اثنا میں شرقی اندلس [illegible] سعید بن حسین بن یحییٰ انصاری نے [illegible] کی مخالفت پر کمر [illegible] سعید اس زمانہ سے طرطوشہ میں [illegible] ہو گیا جب [illegible] اس نے طرطوشہ پر قبضہ کر کے اس کے [illegible] یوسف [illegible] موسیٰ بن فرتون [illegible] سرقسطہ میں بغاوت [illegible] اپنے بھائیوں کی [illegible] اور [illegible] ابو عثمان کو ایک فوج کی افسری کے ساتھ [illegible] بھیجا۔ ابو عثمان [illegible] پہنچ کر [illegible] محاصرہ کر لیا [illegible] اور [illegible] ابو عثمان نے ہشام کی حکومت میں [illegible] داخل ہو کر ان پر قبضہ کر لیا۔

جلیقیہ کی مہم ابو عثمان اس مہم کو سر کرنے کے بعد [illegible] کی طرف [illegible] بڑی جماعت کا [illegible] ابو عثمان نے اس علاقے [illegible] ہشام نے [illegible] یوسف بن [illegible] اس وقت [illegible] نقصان اٹھا [illegible] کے ساتھ اس کے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔

اہل طلیطلہ کی اطاعت اسی [illegible] ہشام کی [illegible] کے بعد اہل طلیطلہ نے بھی [illegible] ہشام نے [illegible] اطاعت قبول کرنے کی درخواست [illegible] ہشام نے منظور کر لی [illegible] اہل طلیطلہ [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کے [illegible] طلیطلہ [illegible] اپنے ہاتھ میں لی اور انتظام [illegible]

فرانس پر فوج کشی [illegible] وزیر [illegible] عبد الملک بن عبد الواحد بن مغیث [illegible] اسلام [illegible] عبد الملک نے [illegible] کی طرف بڑھ کر [illegible] تک پہنچ گیا اور اس کے [illegible] کے بعد ہشام کی ہدایت سے [illegible] ایک عظیم الشان فوج کے ساتھ [illegible] عبد الملک نے [illegible] شکست [illegible] اس وقت [illegible] عبد الملک [illegible] مسلمانوں کے [illegible] عبد الملک نے [illegible] ایک بڑی جماعت [illegible]

خاک و خون میں ملا دیا۔

فتح جلیقیہ: ۱۷۵ھ میں ہشام نے اسلامی فوج عبدالکریم بن عبدالواحد بن مغیث کی ماتحتی میں بلاد جلیقیہ پر جہاد کے لئے روانہ کیں۔ عساکر اسلامیہ نے دشمنان دین کے ملک کو خوب تاخت و تاراج کیا اور بہت سا مال غنیمت لے کر واپس آئیں۔ اسی سنہ میں تاکرنا (یا تاکرتا) میں بغاوت پھوٹ نکلی یہ مقام بلاد بربر ملک اندلس سے شمار کیا جاتا تھا۔ یہاں جس قدر بربری تھے انہوں نے امیر ہشام کی اطاعت سے انحراف کر کے خودسری کا اظہار کیا تھا۔ ہشام نے ان کی سرکوبی کے لئے عبدالقادر بن ابان بن عبداللہ غلام امیر معاویہ بن ابوسفیان کو روانہ کیا عبدالقادر نے پہنچ کر ہنگامہ کار زار گرم کر دیا۔ بربر [illegible] مارے گئے جو باقی رہ گئے وہ جلاوطن ہو کر بھاگے۔ سات برس تک تاکرنا ویران پڑا رہا۔ ایک شخص بھی نظر نہ آتا تھا۔

شاہ جلالقہ اذفونش کی پسپائی: ۱۷۶ھ میں ہشام نے پھر جہاد کی تیاری کی۔ عبدالملک بن عبدالواحد بن مغیث کو امیر لشکر مقرر کر کے جلیقیہ پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا۔ [illegible] عبدالملک [illegible] بھیجا۔ شاہ جلالقہ (اذفونش) نے اپنی فوجیں فراہم کیں اور اپنے اطراف و جوانب کے بادشاہوں سے امداد کی فوجیں منگوائیں۔ بہت بڑی تیاری کے بعد مقابلہ پر آیا لیکن عبدالملک کی ہیبت کچھ ایسی غالب ہوئی کہ بلا جدال و قتال لوٹ کر [illegible] ہوا۔ عبدالملک نے تعاقب کیا اذفونش [illegible] آگے آگے بھاگا جاتا تھا اور عبدالملک اس کے پیچھے پیچھے سراغ لگاتا ہوا جاتا، قتل کرتا شہروں کو ویران قصبات کو لوٹتا ہوا چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اذفونش اپنے پایۂ تخت کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت عبدالملک نے مراجعت کی۔ اسی زمانہ میں ہشام نے ایک دوسری فوج دوسری سمت سے بلاد فرانس کی طرف روانہ کی تھی۔ یہ فوج بھی عبدالملک کی فوج سے جا ملی تھی اور دونوں نے مل کر دشمنان اسلام کے بلاد کو خوب پامال کر کے تاراج کیا تھا۔ اس کے بعد فرانس کی فوجوں نے پھر مقابلہ کیا اور کس قدر کامیابی ہوئی مگر اس کے باوجود لشکر اسلام مظفر و منصور واپس آیا۔

ہشام بن عبدالرحمن کی وفات: ۱۸۰ھ میں ہشام بن عبدالرحمن نے اپنی حکومت و امارت کے سات سال پورے کر کے وفات پائی۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ اس نے آٹھ سال حکومت کی۔

ہشام کا کردار: ہشام بہت نیک مزاج، صالح، نیک دل، تقی، [illegible] بلند حوصلہ، صاحب انصاف اور رغبت سے جہاد کرنے والا شخص تھا۔ اسی نے جامع مسجد قرطبہ کی تعمیر تکمیل کو پہنچائی جس کی بنیاد اس[1] کے باپ عبدالرحمن نے ڈالی تھی۔ اس نے زکوٰۃ و صدقات کتاب و سنت کے مطابق وصول کئے تھے۔

---

[1] ہشام بن عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان، والی اندلس [illegible] قرطبہ [illegible] پیدا ہوا۔ [illegible] باپ کے [illegible] بعد ۱۷۲ھ میں [illegible] قرطبہ کی جامع مسجد کی تکمیل [illegible] حکومت [illegible] [illegible] اندلس [illegible] [illegible] [illegible] حکومت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

باب: ۲۶

امیر الحکم اول بن ہشام ۱۸۰ھ تا ۲۰۶ھ

اس کے انتقال پر اس کا بیٹا حکم تخت نشین ہوا۔ اس کے عہد حکومت میں بغاوتوں کی کثرت رہی۔ بہت سے [illegible] شاہی میں [illegible] گئے اور اس کی حکومت کو [illegible] تاہم استقلال حاصل ہوا۔ [illegible] کی نگرانی [illegible] اور بڑا [illegible] پایا تھا۔

عبداللہ بلنسی کا خروج: حکم کے ابتدائی دور حکومت میں عبداللہ بلنسی ابن عبدالرحمن الداخل نے مغربی اندلس [illegible] سے بغاوت کر کے [illegible] پر قبضہ حاصل کیا [illegible] کے بعد [illegible] کے بھائی سلیمان نے بھی سر اٹھایا۔ حکم ایک مدت تک ان دونوں کی لڑائی میں مصروف رہا۔ آخر کار حکم کو فتح نصیب ہوئی اور ۱۸۴ھ میں سلیمان مارا گیا۔ باقی رہا عبداللہ وہ بلنسیہ میں محصور ہو گیا [illegible] بخوف جان کسی قسم کی شورش اور فساد کا باعث نہیں بنا۔ لیکن حکم نے بھی [illegible] اخراجات میں [illegible] دیا۔ چنانچہ چچا اور بھتیجے میں باہم مصالحت ہو گئی۔

فرانسیسیوں کا بڑشلونہ پر قبضہ و پسپائی: [illegible] فرانس نے [illegible] مناسب تصور کر کے فوجیں فراہم کیں اور حکم جو اپنے چچاؤں کے ساتھ مصروف جدال و قتال رہا [illegible] بڑشلونہ کا قصد کیا۔ [illegible] فوجیں بڑشلونہ کی حدود [illegible] پہنچ گئیں۔ فرانس نے بے جنگ [illegible] بڑشلونہ پر قبضہ کر لیا۔ حکم نے اپنے چچاؤں کی مہم سے فراغت حاصل کر کے فرانس [illegible] کی جانب توجہ کی۔ اپنے حاجب عبدالکریم بن عبدالواحد بن مغیث کو امیر لشکر مقرر کر کے [illegible] بلاد جلالقہ کی جانب روانہ ہوا۔ عبدالکریم نے دشمنان اسلام سے سختی کے ساتھ لڑائی [illegible] حریف نے ایک [illegible] عبدالکریم نے میدان جنگ سے مراجعت [illegible] دشمن اس وقت [illegible] گرفتار [illegible] کام آئے ایک بھی جان [illegible] سالار عبدالکریم نے فتح یابی کے ساتھ دار الاسلام کی طرف مراجعت کی۔

[illegible] ج۱ ص۲۱۹ [illegible] ص۲۱۹

عبیدہ بن حمیرہ کی بغاوت: ۱۸۱ھ میں اندرونی بغاوتوں اور جھگڑوں کا زور و شور ہوا تو اندلس کے سرحدی شہروں میں آتش فساد مشتعل ہوئی۔ بہلول بن مرزوق معروف بہ ابو الحجاج نے علم مخالفت بلند کر کے سرقسطہ کو دبا لیا۔ عبدالکریم بلنسی کو حکم امیر حکم نے بھی اسی سنہ میں مروا دیا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ اسی سنہ میں عبیدہ بن حمیرہ نے طلیطلہ میں مخالفت شروع کی۔ حکم نے اپنے گورنر و سپہ سالار عمروس بن یوسف کو جو کہ طلبیرہ میں رہتا تھا اس ہنگامہ کے فرو کرنے کے لئے لکھ بھیجا۔ عمروس نے طلیطلہ پہنچ کر محاصرہ کر کے لڑائی شروع کر دی۔ ایک مدت تک محاصرہ کئے ہوئے لڑتا رہا اثنائے جنگ میں عمروس نے اہل طلیطلہ سے بنی قسّی کو خط و کتابت کر کے ملا لیا۔ بنی قسّی نے موقع پا کر عبیدہ کو قتل کر کے سر اتار لیا اور عمروس کے پاس بھیج دیا۔ عمروس نے عبیدہ کے سر کو حکم کی خدمت میں روانہ کیا اور طلیطلہ میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔ بنی قسّی کو اس خدمت کے صلہ میں خلعات دیئے جاگیریں دیں اور اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے مناصب عطا کئے۔ اس کے بعد بربریوں نے جو طلبیرہ میں تھے عبیدہ کے معاوضہ میں بنی قسّی کی خونریزی پر کمر باندھی عمروس نے ان شوریدہ پشتوں کو بھی گرفتار کرا کے قتل کیا اور ان کے سروں کو بھی اور باغیوں کے سروں کے ساتھ حکم کی خدمت میں بھیج دیا۔ بالآخر یہ فساد فرو ہو گیا اور اس تمام علاقہ میں امن و امان قائم ہو گیا۔ عمروس اس فتح یابی کے بعد اپنے بیٹے یوسف کو طلیطلہ پر مامور کر کے سرقسطہ کی جانب واپس آیا اور اسے بھی سرکش باغیوں کے پنجے سے نکال کر اس پر قبضہ کر لیا۔

فرانسیسیوں کا طلیطلہ پر قبضہ۔ ۱۸۳ھ میں مسلمانان اندلس کے سروں پر شامت سوار ہوئی کہ ان میں سے بعض سرداروں اور شہریوں کے خاندان امیر حکم سے کشیدہ خاطر ہو کر شاہ فرانس سے جا ملے اور اسے طلیطلہ کے قبضہ پر ابھارنا شروع کیا عیسائیوں کو بھی اپنے پرانے دشمن سے بدلہ لینے اور ملک پر قبضہ کرنے کی خواہش ہوئی تو فوجیں آراستہ اور سامان جنگ فراہم کر کے طلیطلہ کی طرف قدم بڑھایا۔ یوسف والی طلیطلہ مقابلہ پر آیا دونوں طرف سے لڑائی ہوئی اور محاصرہ کا سلسلہ جاری و قائم رہا چونکہ اس مہم میں دشمنان اسلام کے ساتھ اسلام کے نام لیوا بھی شریک تھے اور وہ طلیطلہ کے حالات سے بخوبی واقف تھے اس وجہ سے اہل طلیطلہ کو شکست ہوئی عیسائیوں نے طلیطلہ پر قبضہ کر لیا اور یوسف والی طلیطلہ کو گرفتار کر کے صخرہ قیس میں لے جا کر قید کر دیا۔ عمروس اس وقت سرقسطہ کی حفاظت میں مصروف تھا۔

فرانسیسیوں کی پسپائی۔ جب اس واقعہ کی اسے خبر لگی تو اس نے عساکر اسلامیہ کو اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ طلیطلہ سے فرانسیسیوں کو باہر نکالنے کی غرض سے روانہ کیا۔ چنانچہ طلیطلہ کے باہر عساکر اسلامیہ نے اپنا مورچہ قائم کیا۔ دونوں فریقوں میں جنگ شروع ہو گئی۔ بہت بڑی اور سخت لڑائی کے بعد فرانسیسیوں کو شکست ہوئی۔ نہایت بے سروسامانی سے طلیطلہ چھوڑ کر بھاگے۔ مسلمانوں نے طلیطلہ پر پھر قبضہ کر لیا۔ عمروس نے اپنے ایک نائب کو صخرہ قیس کی طرف روانہ کیا اس نے پہنچ کر یوسف بن عمروس کو قید کی تکلیف سے نجات دے دی۔ اس واقعہ سے فرانسیسیوں اور ان کے ہم خیالوں کے رعب و داب و دم بازی کا خاتمہ ہو گیا۔

جنگ ربض۔ حکم اپنے شروع عہد امارت میں لذات دنیاوی عیش و عشرت میں منہمک و مستغرق ہو رہا تھا۔ قرطبہ کے اہل علم و ورع کو حکم کا یہ فعل ناگوار گزرا یحییٰ بن یحییٰ لیثی اور فقیہ طالوت جیسے فقہا اور علماء نے ایک جلسہ میں جمع ہو کر حکم کی معزولی کا

یحییٰ بن یحییٰ لیثی امام مالک کے مشہور شاگردوں میں تھے۔ اندلس میں امام مالک کے مذہب کی اشاعت انہی کے سبب سے ہوئی۔

مشہور کیا۔ اہل قرطبہ ان علماء کے اشارے سے حکم پر ٹوٹ پڑے۔ حکم نے بروقت فوج جمع کر کے ان کو انتہائی سختی سے روکا۔ ان لوگوں نے حکم کی معزولی کا اعلان کر کے قرطبہ کے شہر پناہ کے ایک محلہ میں جو قصر شاہی سے متصل تھا محمد بن قاسم قرشی مروانی عم ہاشم کی امارت کی بیعت کی اور ۱۹۸ھ میں ان لوگوں نے خلیفہ حکم کو اس کے محل میں محصور کر لیا۔ حکم نے نہایت مردانگی سے ان لوگوں کا مقابلہ کیا اور بزور شمشیر مغلوب کر کے ان میں سے بہتوں کو عبرت کے لئے موت کی سزا دی۔ باقی ماندگان ادھر ادھر منتشر و متفرق ہو گئے۔ ان لوگوں کے مکانات و مساجد ویران اور منہدم کر دی گئیں۔ بقیۃ السیف نے بھاگ کر سرزمین افریقہ میں جا کر دم لیا اور بہت لوگوں نے اسکندریہ میں پناہ لی۔ یہاں پر بھی ان عادی بدمعاشوں کو چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا۔ جب ان لوگوں کا ایک نیا جتھا اسکندریہ میں جمع ہو گیا تو ان لوگوں نے بغاوت کر دی۔ عبداللہ بن طاہر والی مصر ان کی سرکوبی کو آیا اور کمال مردانگی سے ان لوگوں کو زیر کر کے اسکندریہ کو ان کے ناپاک قبضہ سے نکال لیا اور ان لوگوں کو بحر روم کے جزیرہ اقریطش (کریٹ) کی طرف روانہ کر دیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ ان لوگوں کا سردار ابو حفص عمر بلوطی نامی ایک شخص تھا۔ یہی ان کی سرداری کرتا رہا جب یہ مر گیا تو اس کی اولاد ان پر حکمرانی کرتی رہی حتیٰ کہ عیسائیوں نے جزیرہ مذکور کو ان کے قبضہ سے نکال لیا۔

عمروس بن یوسف۔ اہل طلیطلہ میں زیادہ بغاوت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ لوگ اوائل دور حکومت میں اپنے ملک کی حفاظت آپ خود کرنے کی ہوا سمائی ہوئی تھی اور آئے دن امراء کی معزولی و تقرری سے پیش آتے رہتے تھے۔ امیر حکم ان کی روزانہ بغاوت اور خود سری سے تنگ آ گیا تھا۔ مجبور ہو کر سرحدی علاقہ سے اپنے نامور سپہ سالار عمروس بن یوسف کو اس آئے دن بغاوتوں سے فرو کرنے کی غرض سے بلا بھیجا۔ عمروس بن یوسف عربی الاصل نہ تھا بلکہ نو مسلم تھا۔ بہت دانا اور مولدین سے تھا۔ حکم کی جانب سے سرحدی علاقہ کا گورنر تھا۔ قرب و جوار کے سرکش و خود سر امراء اس کے نام سے کانپتے تھے۔

عمروس بن یوسف اور اہل طلیطلہ۔ حکم نے عمروس سے اہل طلیطلہ کو مطیع کرنے کے معاملہ میں مشورہ طلب کیا۔ اس نے ترکیب سوچ کر کہ طلیطلہ کی حکومت عنایت فرمائی جائے۔ چونکہ عمروس اہل طلیطلہ کا ہم قوم تھا۔ جب سے اہل طلیطلہ اس سے مانوس و مطمئن ہو گئے تو کچھ دن بعد عمروس نے دھوکہ دینے کے لئے اہل طلیطلہ کو اس مشورہ میں کہ [illegible] کی امارت سے [illegible] شریک کرنا شروع کیا اور ان [illegible] شاہی [illegible] اس میں [illegible] ہو جائے گا۔ ایک علیحدہ مکان تعمیر کرنے کی رائے دی۔ اہل طلیطلہ اس چال کو نہ سمجھے۔ عمروس نے ان لوگوں کی موافقت اور اجازت سے حسب مرضی ایک مکان تعمیر کرایا۔

عبدالرحمن بن حکم کی طلیطلہ میں آمد۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں سرحد کے ایک فرمانروا نے دار الحکومت سے امداد طلب کی۔ امیر حکم نے ایک بہت بڑا لشکر اپنے بیٹے عبدالرحمن کی ماتحتی میں روانہ کیا۔ [illegible] کی ایک جماعت بھی لشکر کو کوچ و قیام کرتا ہوا طلیطلہ ہو کر [illegible] طلیطلہ میں [illegible] جانے کا [illegible] اور اہل طلیطلہ سے [illegible] دشمنان اسلام [illegible]

بقیۃ السیف [illegible]

اسلام کی مہم پا کر لوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے بلادِ اسلامیہ کو بچا لیا۔ عبدالرحمٰن نے قرطبہ کی جانب مراجعت کا قصد کیا۔ عمروس کی ترغیب و تحریک سے سرداران طلیطلہ عبدالرحمٰن سے ملنے کے لئے آئے۔ عبدالرحمٰن نے ان لوگوں کی تعظیم و تکریم کی عزت سے اپنے قریب بیٹھنے کا حکم دیا۔ حکم کے خادم نے اہل طلیطلہ کی آنکھیں بچا کر عمروس کو امیر حکم کا فرمان دیا جس میں لکھا تھا: ”جس طرح ممکن ہو بہر کیف قریب سے مفسد پرداز اہل طلیطلہ کو زیر کرنا چاہئے“۔ عمروس نے اہل طلیطلہ سے کہا اس وقت اتفاق سے عبدالرحمٰن تمہارے شہر میں آ گیا ہے اسے اپنے شہر میں لے چلو تا کہ تمہاری قوت و شوکت دیکھ کر دل میں متاثر ہو اور آئندہ تمہارے مطیع کرنے کا خیال نہ کرے۔ اہل طلیطلہ اس فقرے میں آ گئے عبدالرحمٰن کو بہ منت و سماجت اپنے شہر میں لے گئے اور اسی قصر میں ٹھہرایا جو انہی لوگوں کی معاونت سے وسط شہر میں عمروس کی مرضی کے مطابق تعمیر کیا گیا تھا۔

یوم الخندق: ایک روز دعوت کے بہانے سے عمروس نے تمام سرداران و بانیانِ فتنہ و فساد کو قصرِ امارت پر مدعو کیا اور ظاہر یہ کیا کہ ہجوم زیادہ ہونے کے خیال سے امیر نے یہ انتظام فرمایا ہے کہ لوگ ایک دروازے سے مکان میں داخل ہوں اور جاتے وقت دوسرے دروازے سے جائیں۔ اہل طلیطلہ اسی رائے و انتظام کے مطابق گروہ گروہ قصرِ امارت میں داخل ہونے لگے جونہی یہ قصر میں داخل ہوتے سرداران لشکر ان کو خندق کے کنارے لے جاتے جو پہلے سے ان لوگوں کے قتل کے لئے کھدوایا گیا تھا اور سب کی گردنیں مار دیتے۔ رفتہ رفتہ اسی تدبیر و حکمت عملی سے تمام سرغنوں کو قتل کر دیا گیا۔ باقی ماندگان معمولی حیثیت والے اس سر کو تاڑ گئے اور جان کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس خونریزی اور صورتِ قیامت خیز واقعہ نے تمام اہل طلیطلہ کے مزاج ٹھنڈے کر دیئے۔ سمعاً و طاعۃً بجا لائے اور ایک مدت تک مطیع رہے جیسا کہ ہم آئندہ تحریر کریں گے۔

اہل قرطبہ کی بغاوت: ۱۸۹ھ میں اصبغ بن عبداللہ نے ماردہ میں علم بغاوت بلند کیا۔ حکم کے گورنر کو مار کر نکال دیا۔ حکم کو اس کی اطلاع ہوئی اس نے فوج مرتب کر کے ماردہ کو جا کر گھیر لیا۔ اثنائے محاصرہ میں یہ خبر آئی کہ اہل قرطبہ نے بغاوت پھیلا رکھی ہے محاصرہ اٹھا کر قرطبہ کی جانب لوٹ آیا اور نہایت تیزی سے آتش فساد کو فرو کر کے نقض عہد والوں اور سرغنوں کو مار ڈالا اس کے بعد اصبغ نے بھی علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ حکم نے اس کو قرطبہ میں بلا کر ٹھہرا لیا۔

طرسوسہ کا محاصرہ: اس اثناء میں آئے دن کی خانہ جنگیوں اور اندرونی بغاوتوں کا احساس کر کے فرنگیوں نے سامانِ جنگ و حصار مہیا کر کے طرسوسہ کے محاصرہ کی غرض سے کوچ کر دیا۔ حکم کو اس کی اطلاع ہوئی اس نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو ایک بڑی فوج کے ساتھ شاہ فرانس کی سرکوبی پر مامور کیا۔ ابھی شاہ فرانس اپنی حدود مملکت سے آگے نہ بڑھنے پایا تھا کہ عبدالرحمٰن

حکم کے [illegible] بار بار کی کہ مطیع ہو رہے تھے اور کبھی پھر باغی ہو جاتے۔ حکم نے ان کی سرکوبی کے لئے [illegible] [illegible] حکم نے [illegible] شہر میں چلا آیا [illegible] [illegible] صفحہ ۷۰۔

؎ [illegible] ۱۸۱ھ [illegible] [illegible] [illegible]

تیغ کر دیا۔ [illegible] مقابل ہوا۔ دونوں حریفوں میں [illegible] لڑائی [illegible] نہایت سخت اور خونریز جنگ کے بعد بالآخر فرانس کو شکست ہوئی اور میدان لشکر اسلامیہ کے ہاتھ رہا۔ عبدالملک اپنی فوج ظفر موج کے ساتھ مظفر و منصور بامال غنیمت لئے ہوئے واپس ہوا۔

طلیطلہ والوں کی سرکشی [illegible] میں جب اہل [illegible] نے [illegible] قتل و خونریزی کا [illegible] ہو گئے۔ حکم ان کی سرکوبی پر مستعد ہوا [illegible] تین سال ان کی لڑائیوں میں مصروف رہا۔ فرانسیسیوں نے موقع پا کر سرحدی [illegible] لوٹ مار شروع کر دی۔ حکم نے ۱۹۲ھ میں [illegible] فرانس کی جانب [illegible] کیا۔ [illegible] قلعے فتح کئے۔ اکثر شہروں کو ویران و خراب کر ڈالا۔ قتل و خونریزی اور قیدیوں کی کوئی انتہا نہ تھی۔ فرانسیسی مقابلے سے [illegible] اس وقت [illegible]

فرانس پر فوج کشی [illegible] میں حکم نے اپنی فوج کو [illegible] فرانس پر جہاد کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ مجاہدوں نے کمال شوق و ذوق سے تیاریاں کیں۔ حکم نے ان لوگوں پر اپنے حاجب عبدالکریم بن عبدالواحد بن مغیث کو [illegible] جہاد کے لئے روانہ کیا۔ عبدالکریم [illegible] اسلامیہ سے نکل کر ملک فرانس پر حملے شروع کر دیئے۔ [illegible] قصبے ویران ہو گئے۔ [illegible] قلعے [illegible] ایک عظیم فوج [illegible] مقابلہ [illegible] چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ [illegible] لشکر اسلامیہ کو [illegible] ان لڑائیوں میں [illegible] کے بعد [illegible] مظفر و منصور [illegible] غنیمت لئے ہوئے واپس آئے۔

حکم کی وفات و کردار آخر ۲۰۶ھ میں امیر حکم بن ہشام نے اپنی حکومت کے [illegible] سال پورے کر کے وفات پائی۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے اندلس میں فوجی نظام قائم کیا، فوج کی تنخواہیں مقرر کیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

مقدار میں مہیا کیے۔ خدام اور غلاموں کی تعداد میں اضافہ کیا جاں نثار فوج میں سے ایک دستہ محافظ دستے پہرے کے لئے مقرر کیا غلاموں اور خادموں کو خدمت پر مامور کیا اور ان لوگوں کی کثرت کی وجہ سے "خرس" (گونگے) کے نام سے موسوم کیا۔ ان لوگوں کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ یہ دستہ ہر کام کی نگرانی کرتا اور ہر جگہ پہرے پر رہتا تھا۔ اس کے بہت سے مخبر اور جاسوس تھے جو روزانہ اس کو رعایا کے حالات اور تمام ملک کے واقعات سے مطلع کیا کرتے تھے۔ اس کی صحبت علماء و فقہاء اور مغنیوں سے گرم و بازار رہتی تھی۔ اس نے ملک اندلس کے خارجی دشمنوں کو صاف کیا اور اپنے آئندہ جانشینوں کے لئے کسی ایک دشمن کو بھی زندہ نہ چھوڑا۔ اس کے مرنے پر اس کا بیٹا عبد الرحمٰن ثانی تخت حکومت پر متمکن ہوا۔

[illegible]

تململت في وادي الحجارة مسهرا اراعي نجوما لا يرين تغورا [illegible] [illegible] تدارك نساء العالمين بنصرة فانك احرى ان تغيث وتنصرا [illegible]

[illegible] کو ختم کیا۔

چنانچہ یہ واقعہ [illegible]

[illegible]

[illegible] طبع ۱۹۵۵ء

باب: ۱۷

امیر عبدالرحمٰن الاوسط بن الحکم اوّل ۲۰۶ھ تا ۲۲۶ھ

عبداللہ بن بلنسی کی بغاوت: عبدالرحمٰن کے [illegible] حکومت [illegible] عبداللہ بلنسی (حکم کا چچا) جو [illegible] آرام سے [illegible] کے قصد قرطبہ [illegible] عبدالرحمٰن [illegible] بغاوت [illegible] کے [illegible] کیا۔ عبداللہ پر چونکہ [illegible] کا غلبہ تھا [illegible] عبدالرحمٰن اس کے [illegible] لے آیا۔

اس کے بعد عبدالرحمٰن نے بلاد جلیقیہ پر [illegible] عیسائیوں نے [illegible] اور [illegible] آیا۔

زریاب مغنی: [illegible] علی بن نافع معروف بہ زریاب [illegible] خلیفہ مہدی کا [illegible] عراق سے اندلس آیا۔ عبدالرحمٰن [illegible] اس کے استقبال کو [illegible] اس کے لیے قیام [illegible] گیا۔

لشکر بیرہ کی سرکوبی: [illegible] عبدالرحمٰن [illegible] کرنے میں [illegible] مشغول [illegible] ظلم و تعدی [illegible] اتفاق سے اس کے بعد [illegible] امیر عبدالرحمٰن [illegible] حکومت [illegible] مال و اسباب [illegible] عبدالرحمٰن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عبدالرحمن [illegible]

[illegible]

اہل طلیطلہ کی بغاوت [illegible]

[illegible]

کی تمام لشکر نے اس معرکہ میں باغیوں کو شکست دی۔ اس جنگ میں باغیوں کے بہت سے سرداروں کے ساتھ [illegible] قاسم [illegible] طلیطلہ میں مخالفت و بغاوت پر آمادہ ہوا۔ جب عبدالرحمٰن نے اپنے بیٹے امیہ کو طلیطلہ کے محاصرہ پر مامور کیا۔ امیہ ایک مدت دراز تک اہل طلیطلہ کا محاصرہ کئے رہا۔

اہل طلیطلہ کی سرکوبی: اس کے بعد [illegible] اہل طلیطلہ پر جب [illegible] نے [illegible] سے قتل [illegible] امیہ [illegible] تب [illegible] اہل طلیطلہ [illegible] اس امر کا [illegible] کی [illegible] اہل طلیطلہ [illegible] فوج نے حملہ کیا۔ طلیطلہ کے بہت سے آدمی [illegible] آ گئے [illegible] طلیطلہ [illegible] اہل طلیطلہ کے محاصرہ [illegible] پر حملہ [illegible] عبدالرحمٰن نے اپنے [illegible] اہل طلیطلہ کے [illegible] طلیطلہ کو محصور کیا۔ چاروں طرف سے آمد و رفت بند کر دی [illegible] مجبور ہو کر [illegible] طلیطلہ [illegible] اہل طلیطلہ کا [illegible] کے بعد [illegible] آیا۔

فرویلہ بن موسیٰ اور اذفونش کی جنگ: [illegible] کے قبضہ [illegible] میں عبدالرحمٰن [illegible] ایک [illegible] اسلامیہ کا [illegible] اس [illegible] کی جانب [illegible] دشمنان اسلام [illegible] مقابلہ پر آئے [illegible] بہت سے [illegible] دشمنان اسلام کو شکست دی [illegible] قید کئے گئے [illegible] اس کے بعد [illegible] اسلامیہ پر حملہ [illegible] نے اس سے [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] جنگ کے بعد [illegible] شکست ہوئی۔ بہت سے [illegible] کئے گئے اور [illegible] قید کر لئے گئے [illegible] کی طرف توجہ [illegible] دشمنان اسلام [illegible] نے اسلامی [illegible] کے مقابلہ [illegible] اسلام [illegible] کے [illegible] فرویلہ [illegible] سے [illegible] فرویلہ نے [illegible] کے [illegible] کر دیا۔

عبدالرحمٰن کی بلاد جلیقیہ پر فوج کشی: [illegible] میں عبدالرحمٰن نے [illegible] جلیقیہ پر چڑھائی [illegible] فتح کر [illegible] کے بعد [illegible] واپس آیا۔ پھر [illegible] میں افواج اسلامیہ [illegible] عیسائیوں [illegible] اسلامیہ کے [illegible] دشمنان اسلام سے [illegible] مسلمانوں نے نہایت [illegible] سے [illegible] مقابلہ کیا [illegible] معرکہ میں [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ہٹا دیا

موسیٰ اور حارث کی جنگ: بعدہ اتفاق سے موسیٰ اور عبدالرحمٰن کے سپہ سالار سے باتوں باتوں میں بگڑ گئی۔ سپہ سالار نے سخت کلامی کی۔ موسیٰ کو سپہ سالار کی یہ حرکت ناگوار گزری۔ چونکہ عبدالرحمٰن نے اس معاملہ میں دخل نہیں دیا تھا۔ موسیٰ یہ سمجھ کر کہ اس سپہ سالار نے امیر عبدالرحمٰن ہی کے اشارہ سے مجھ سے سخت کلامی کی ہے باغی ہو گیا۔ عبدالرحمٰن نے چند دستہ فوج حارث بن بزیع کی ماتحتی میں موسیٰ کی گوشمالی پر متعین کیا۔ موسیٰ بھی مقابلہ پر آیا۔ آخر کار موسیٰ شکست کھا کر بھاگا۔ اس کا چچا زاد بھائی مارا گیا۔ حارث کامیابی کے ساتھ میدان جنگ سے سرقسطہ واپس آیا۔ اس کے بعد تطیلہ پر چڑھائی کی اور ابن موسیٰ کا محاصرہ کر لیا۔ اس وقت وہیں موجود تھا۔ مدتوں محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ بالآخر موسیٰ نے تنگ آ کر مصالحت کر لی اور تطیلہ چھوڑ کر اربط چلا گیا اور حارث تطیلہ میں ٹھہرا ہوا انتظام کرتا رہا۔ موسیٰ کے دماغ میں پھر بغاوت و سرکشی کی ہوا سمائی۔ حارث نے موسیٰ کے محاصرہ کی غرض سے اربط کی جانب کوچ کیا۔ موسیٰ نے گھبرا کر غرسیہ بادشاہ کفار سے امداد طلب کی۔ غرسیہ اپنی فوجیں لے کر موسیٰ کی کمک پر آیا۔ حارث نے استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ فوجوں کو آراستہ کر کے دشمن کے لشکر پر حملہ کیا۔ نہر بلیہ پر دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا۔ حریف نے پہلے سے چند دستہ فوج کو کمین گاہ میں بٹھا دیا تھا۔ اس وقت حارث کا لشکر نہر بلیہ سے عبور ہوا۔ دشمن کی فوج نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا۔ بیچارہ حارث اس غیر متوقع حملہ کا جواب نہ دے سکا۔ دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔ آنکھیں اسی معرکہ کی نذر ہو گئیں۔

موسیٰ کی اطاعت: عبدالرحمٰن کو اس ناگہانی واقعہ سے سخت صدمہ ہوا۔ ۲۲۹ھ میں اس نے اپنے بیٹے منذر کو معہ ایک اسلامی لشکر کے موسیٰ کے محاصرہ کے لئے تطیلہ روانہ کیا۔ موسیٰ نے ڈر کر مصالحت کر لی۔ تب منذر نے جلیقیہ کی طرف قدم بڑھایا اور دشمنان اسلام پر پہلی مرتبہ زور کا حملہ شروع کر دیا۔ یہاں پر متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ غرسیہ والی جلیقیہ مارا گیا جو حارث کے مقابلہ پر موسیٰ کی کمک کو آیا تھا۔ اس کے بعد موسیٰ نے سرکشی و مخالفت پر کمر باندھی۔ شاہی لشکر نے اسے ہوش میں لانے کی غرض سے حملہ کیا۔ موسیٰ نے دوبارہ مصالحت کر لی اور اپنے بیٹے کو بطور ضمانت کے عبدالرحمٰن والی اندلس کی خدمت میں بھیج دیا۔ عبدالرحمٰن نے مصالحت کر لی۔ تطیلہ کی سند حکومت عطا کی۔ چنانچہ موسیٰ نے تطیلہ میں داخل ہو کر اطراف و جوانب تطیلہ کے انتظام و سیاست پر اپنے عمال مقرر کئے اور آرام کے ساتھ تطیلہ میں حکومت کرنے لگا۔

مجوسیوں کا خروج: اسی ۲۲۹ھ میں مجوسیوں[1] نے اطراف بلاد اندلس میں خروج کیا۔ ساحل اشبونہ میں اپنی کشتیوں اور جہازوں سے خشکی پر اتر پڑے۔ اہل اشبونہ سے اور ان دشمنوں سے تیرہ دن تک سخت لڑائی ہوتی رہی۔ اس کے بعد

---

[1] ان مجوسیوں کی نسبت [illegible] کے [illegible] سے [illegible] الفرنج [illegible] واقعہ یہ تھا کہ مجوسیوں نے [illegible] لشکر سے خشکی پر اترنے کے بعد بہت [illegible] مسلمانوں نے [illegible] کو شکست دی [illegible] مجوسیوں اور مسلمانوں سے [illegible] مسلمانوں نے مجوسیوں کو شکست دی [illegible] کشتیاں [illegible] خشکی [illegible]

[illegible] ۲۲۳

قادس کی طرف بڑھے پھر قادس اور شذونہ پہنچے۔ اشذونہ میں مسلمانوں سے لڑائی ہوئی آٹھ دن تک مقابلہ رہا، پھر ان لوگوں نے اشبیلیہ کا قصد کیا اور اشبیلیہ کے قریب پہنچ کر اترے۔ اہل اشبیلیہ نے قلعہ بند ہو کر ۲۲۹ھ میں ان دشمنان اسلام سے مقابلہ کرنے لگے۔ بہت بڑی لڑائی ہوئی میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ بہت سا مال و اسباب لوٹ لیا۔ مجوسیوں نے میدان جنگ سے بھاگ کر جہازوں کا راستہ لیا۔ کچھ بچے۔ جب مسلمانوں نے ان کو اسی مقام پر بھی دم نہ لینے دیا تو جہاز بچا کر نکل گئے۔ اس واقعہ کے بعد اندلس کے ساحلوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ممالک اسلامیہ کے ان اطراف میں امن و امان قائم ہو گیا۔ یہ واقعہ ۲۳۰ھ کے ہیں۔ مجوسیوں کے چلے جانے کے بعد عبدالرحمن ثانی نے ان شہروں کی اصلاح و آباد کی جانب توجہ منعطف کی جن کو مجوسیوں نے بگڑا خراب اور ویران کر گئے تھے اور افواج اسلامیہ کی کافی تعداد ان کی حفاظت پر تعینات کر دی۔ لیکن مؤرخوں نے مجوسیوں کی لڑائی کو ۲۴۴ھ میں تحریر کیا ہے شاید وہ دوسری لڑائی ہو۔

شہر نبولہ کا تاراج: ۲۳۳ھ میں عبدالرحمن نے عساکر اسلامیہ کو ملک جلیقیہ کی طرف روانہ کیا۔ افواج اسلامیہ دور تک جلیقیہ کی سرحد پر بڑھتی ہوئی عیسائیوں کے شہر نبولہ تک پہنچ گئیں۔ قلعہ شکن آلات نصب کر کے لڑائی شروع کر دی۔ اہل نبولہ مقابلہ نہ کر سکے۔ لوگ اپنے حریف کے تاب نہ لا کے بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے شہر کو تباہ کر دیا اور لوٹ لیا۔ شہر پناہ کے منہدم کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے اس وجہ سے کہ شہر پناہ کی بنیاد نہایت پختہ تھی۔ ناچار ہو کر شہر پناہ میں بہت بڑا سوراخ کر کے واپس ہوئے۔

عیسائیوں کی بغاوت برشلونہ پر فوج کشی: اس کے بعد عبدالرحمن نے اپنے حاجب عبدالکریم بن عبدالواحد بن مغیث کو افریقی افواج اسلامیہ کے ساتھ برشلونہ کی جانب جہاد کے لیے روانہ کیا۔ عبدالکریم اطراف برشلونہ کو تاراج کر کے بلاد افرنس کی اس حد تک پہنچ گیا جو پہاڑ (پرینیز) کے نام سے موسوم تھا۔ عیسائیوں اور عساکر اسلامیہ سے اس مقام پر سخت اور خونریز جنگ ہوئی۔ مسلمانوں نے عیسائیوں کو شکست دے کر ان کی ایک بڑی جماعت کو قید اور قتل کیا۔ عیسائیوں نے بھاگ کر پہاڑوں میں دم لیا۔ یہ ملک فرانس کا بہت بڑا اور مشہور شہر تھا۔ عساکر اسلامیہ نے شکست خوردہ گروہ کا تعاقب کیا۔ چونکہ عیسائیوں نے جرندہ میں پہلے سے پہنچ کر پوری طرح سے قلعہ بندی کر لی تھی اس سبب سے مسلمانوں کو وہاں کامیابی نہ ہوئی تاہم یہ لوگ اس کے گرد و نواح کو ویران اور اس کے قرب و جوار کو غارت کر کے اور پامال کر کے واپس ہوئے۔

امیر عبدالرحمن کے شاہ قسطنطنیہ سے تعلقات: انہیں دنوں بادشاہ قسطنطنیہ توفلس بن میخائیل نے ۲۲۵ھ کے دوران میں امیر عبدالرحمن کی خدمت میں قیمتی تحفے اور تحائف بھیجے۔ باہم اتحاد اور دوستی قائم کرنے کی درخواست کی۔ امیر عبدالرحمن نے بھی اس کے معاوضہ میں بیش قیمت تحائف ایک معرفت بہت سے تحفے اور ہدیے روانہ کیے۔ یحییٰ غزال امیر عبدالرحمن کی دولت و حکومت کا ایلچی بن کر گیا۔ شاعری اور فن حکمت میں یکتائے روزگار تھا۔ یحییٰ نے قسطنطنیہ کے دربار میں پہنچ کر دونوں سلطنتوں کے درمیان اتحاد اور تعلقات کے رشتہ کو مستحکم کیا اور واپس آیا۔ دراصل اس کی غرض اس حکومت کے خلاف خلیفہ عباسی کے پاس اقدام پہنچے۔

امیر عبدالرحمن اور نصر: ۲۳۶ھ میں نصر نے وفات پائی۔ اس کا انتقال بھی عجیب واقعہ تھا۔ نصر کا عبدالرحمن کے عہد

حکومت میں بڑا اثر و رسوخ رکھتا تھا۔ اپنے آقا کی زندگی کا خاتمہ چاہتا تھا۔ چنانچہ عبدالرحمن نے اپنے بیٹے محمد کو ولی عہد بنا دیا۔ طروب عبداللہ کی ماں تھی۔ اس سازش کے باعث عبداللہ کی ولی عہدی کی تحریک کرنے لگی۔ جب نصر کو اس ارادے میں کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو طبیب حرانی پر (دو ہزار دینار) کے عوض زہر دینے کا دباؤ ڈالا۔ طبیب نے زہر دوا بنا کر دیا اور امیر عبدالرحمن کو اس واقعے سے مطلع کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ نصر نے مجھے زہر دینے پر مجبور کیا ہے۔ قبل اس کے کہ یہ دوا آپ کے کام میں زہر ہو گی۔ اگلے دن صبح کو نصر جب قصر سلطانی میں حاضر ہوا تو محل (ولی عہد) تو امیر عبدالرحمن نے وہ دوا بھرا ہوا پیالہ سامنے رکھا ہوا تھا۔ امیر عبدالرحمن نے نصر کو طلب کر کے ارشاد کیا "نصر مجھے یہ دوا بڑی طاقتور معلوم ہوتی ہے تم اسے پی جاؤ۔" نصر جانتا تھا کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے پھر جواب نہ دے سکا۔ بھید کھل گیا۔ امیر عبدالرحمن نے تعجب کیا اور دوا کے پینے پر مجبور کیا۔ نصر انکار نہ کر سکا پیالہ اٹھا کر غٹ غٹ پی گیا اور فوراً بمشکل اجازت حاصل کر کے گھوڑے پر سوار ہو کر پہنچتے ہی مر گیا۔ غرض امیر عبدالرحمن نے اس سازش سے اپنے بیٹے عبداللہ کو ولی عہدی سے خارج کر دیا اور اس کے بعد خود بھی مر گیا۔

امیر عبدالرحمن کی وفات و کردار واقعہ مذکورہ بالا کے بعد امیر عبدالرحمن زیادہ عمر نہ پا سکا۔ عبدالرحمن معروف بہ اوسط نے ربیع الثانی ۲۳۸ھ میں وفات پائی۔ تیس سال حکومت کی۔ امیر عبدالرحمن اوسط علم دوست اور فلسفہ کا عالم تھا اس کا زمانہ حکومت نہایت امن اور خوش حالی کا گزرا۔ [illegible] صنعت و حرفت میں ترقی ہوئی۔ [illegible] اور علوم کو رواج دیا۔ پہاڑوں سے نل کے ذریعہ پانی لایا۔ جس نے [illegible] قرطبہ کی جامع مسجد [illegible] کی توسیع کرائی [illegible] اس کے بیٹے محمد نے مکمل کیا [illegible] اور بہت سی جامع مساجد تعمیر کرائیں۔ آداب شاہی اور دربار مقرر کئے۔ [illegible] شان و شوکت اور [illegible] جب اس نے وفات پائی اس کا بیٹا محمد اس کی جگہ تخت پر متمکن ہوا۔

[illegible] امیر عبدالرحمن [illegible] [illegible] [illegible] عبدالرحمن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر عبدالرحمن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

باب: ۲۸

محمد بن عبدالرحمن الاوسط ۲۳۹ھ تا ۲۷۳ھ

قلعہ رَیہ کی درستگی: امیر محمد نے تختِ حکومت پر متمکن ہوتے ہی قلعہ رَیہ کی فصیل [illegible] کی طرف سے [illegible] ہوا ہے [illegible]۔ اس قلعہ [illegible] طلیطلہ [illegible] قلعہ رَیہ کو درست کرایا۔ اس کے بعد طلیطلہ [illegible] شروع کر دی۔

موسیٰ بن موسیٰ کی فتوحات: اس کے بعد [illegible] موسیٰ بن موسیٰ [illegible] طلیطلہ [illegible] کے لئے روانہ کیا۔ موسیٰ نے [illegible] بعض قلعوں کو [illegible] فتح کیا اور بہت سا مالِ غنیمت لے کر واپس [illegible]۔ پھر دوبارہ [illegible] کی طرف روانہ کیں [illegible] اس اطراف میں [illegible] شروع کر دی [illegible] گیا۔

معرکہ وادی سلیط: ۲۴۰ھ میں امیر محمد نے [illegible] طلیطلہ [illegible] (؟) [illegible] امیر محمد [illegible] دونوں [illegible] کا مقابلہ ہوا۔ امیر محمد نے [illegible] گئے [illegible] ۲۴۴ھ [illegible] محمد نے [illegible] حکومت سے منحرف ہو گئے۔

[illegible] کی سرکشی: ۲۴۵ھ میں [illegible]

[illegible] مسلمانوں کی ایک جماعت اس معرکہ میں [illegible]
[illegible]

طلیطلہ کا محاصرہ [illegible]
[illegible]

اطراف اندلس و قلاع پر فوج کشی [illegible]

عبدالرحمن بن مروان کی بغاوت [illegible]

عبدالرحمٰن ثانی کی [illegible]

موسیٰ بن ذی النون کی بغاوت موسیٰ بن ذی النون [illegible]

[illegible]

آخر کار اہل طلیطلہ شکست کھا کر بھاگے۔ ان لوگوں کے ساتھ مطرف بن عبد الرحمٰن بھی تھا، یہ بھی شکست اٹھا کر بھاگا حالانکہ یہ شجاعت میں فرد و حسب میں اعلیٰ درجہ کا شخص تھا۔ اس واقعہ سے موسیٰ کے حوصلے بڑھ گئے، فوجیں آراستہ کر کے تیجہ والی طلیطلہ پر چڑھائی کر دی۔ تیجہ نے موسیٰ کو شکست دے کر گرفتار کر لیا۔ ایک مدت کے بعد حکمت عملی کے ذریعہ جیل سے نکل کر تطیلہ پر بھاگ آیا اور اسی زمانہ سے برابر علم حکومت کو بلند کیے رہا حتیٰ کہ قریب قریب حکومت امیر محمد میں مر گیا۔

اسد بن حرث کی بغاوت: ۲۶۱ھ میں اسد بن حرث بن بدیع نے کرتہ (رندہ) میں بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ امیر محمد نے اس کی سرکوبی کے لئے فوجیں روانہ کیں، محاصرہ و جنگ کے بعد اسد نے علم حکومت کے آگے سر اطاعت جھکا دیا۔ ۲۶۳ھ میں امیر محمد نے اپنے بیٹے منذر کو بغرض جہاد دار الحرب کی جانب روانہ کیا۔ منذر نے ماردہ کا راستہ اختیار کیا۔ اطراف ماردہ میں اس وقت عبد الرحمٰن بن مروان جلیقی موجود تھا۔ شاہی لشکر کا ایک گروہ اسی سمت سے ہو کر گزرا۔ عبد الرحمٰن ان کے ساتھ تھا۔ اس نے اپنی کمک پر بلا رکھا تھا۔ شاہی لشکر کے اس گروہ پر آ پڑا اور ان سب کو مار ڈالا۔ پھر ۲۶۴ھ میں جہاد کی غرض سے منذر جلیقیہ کی جانب روانہ کیا گیا۔ اس مرتبہ منذر نے براہ سرقسطہ کوچ کیا۔ اہل سرقسطہ نے مزاحمت کی، باہم لڑائی ہوئی۔ جب اس نے سرقسطہ سے اعراض کر کے تطیلہ کی جانب قدم بڑھائے اور اس کے اطراف کو تاراج کر کے موسیٰ بن ذی النون کے مقبوضہ شہروں کو تاراج کیا اور مرتہ تک اپنے گھوڑوں سے روندتا ہوا جلیقیہ پہنچا اور وہاں کے اکثر قلعے ویران اور خراب کر کے بہت سا مال غنیمت لے کر قرطبہ کی طرف واپس ہوا۔

جنگی کشتیوں کی تباہی: ۲۶۶ھ میں امیر محمد نے دریائے قرطبہ میں جنگی کشتیوں کی تیاری کا حکم دیا، غرض یہ تھی کہ افواج اسلامی براہ بحر جلیقیہ کے ملک میں دوسری جانب سے اتاری جائیں۔ لیکن جب جنگی کشتیوں کا بیڑہ بن کر تیار ہوا اور دریائے قرطبہ سے بحر محیط میں داخل ہوا، اتفاق سے ہوائے مخالف نکلی، تیز اور تند تھی کہ تمام کشتیاں باہم ٹکرا ٹکرا کر ٹوٹ گئیں۔ ان میں سے دو ہی چار سالم بچیں ورنہ سب کی سب طوفان کی نذر ہو گئیں۔

عمر بن حفصون کی بغاوت و اطاعت: ۲۶۷ھ میں (۱) عمر بن حفصون نے قلعہ ببشتر جبال مالقہ میں بغاوت کا دور پھیلایا، اس نے قلعہ مذکور کو اپنا مرکز حکومت قرار دے کر گرد و نواح کے قصبات اور شہروں پر قبضہ کر لیا۔ افواج اسلامیہ نے جو اس صوبہ میں تھیں، کئی بار اس پر حملہ کیا۔ عمر بن حفصون نے انہیں ہر بار شکست دی جس سے اس کی قوت و عظمت میں اضافہ پیدا ہو گیا۔ اسی سنہ میں ہاشم دار الحکومت قرطبہ سے شاہی لشکر عمر بن حفصون کی سرکوبی کے لئے آیا۔ عمر بن حفصون نے بڑی چالاکی سے مصالحت کر لی، امن و امان قائم ہو گیا۔

منذر بن امیر محمد کی فتوحات: ۲۶۸ھ میں امیر محمد نے عمروس الطلوی اور باغیان دولت امویہ کے استیصال پر اپنے بیٹے منذر کو مامور کیا۔ منذر نے سب سے پہلے سرقسطہ پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ اس کے اطراف و جوانب اور گرد و پیش کے مقامات پر لوٹ مار شروع کر دی۔ تھوڑے دن بعد قلعہ روطہ کو فتح کیا۔ اس کے بعد دیرجہ کی جانب بڑھا، محمد بن لب بن موسیٰ یہیں موجود تھا۔ اس نے بھی دو دو ہاتھ چلائے۔ اس کے بعد منذر نے تطیلہ روانہ ہو کر قرطاجنہ کا رخ کیا اور اس کی مہم سے فارغ ہو کر بلاد وشقہ میں گھس کر لوٹ کھسوٹ شروع کر دی، اطراف البہ و قلاع کو غارت گری اور قتل سے تہ و بالا کر دیا۔ چند قلعوں کو

کامیابی کے ساتھ فتح کر کے واپس ہوا۔

عمر بن حفصون کی اطاعت: ۲۶۵ھ میں ہاشم بن عبدالعزیز شاہی لشکر کو لے کر عمر بن حفصون کے مقابلہ اور جنگ پر قلعہ بشتر کی طرف روانہ ہوا چنانچہ ابن حفصون مطیع ہو گیا۔ ہاشم اس کو سمجھا بجھا کر قرطبہ لے آیا۔ اس نے وہیں قیام اختیار کیا۔

شہر ابریدہ کی تعمیر: اسی سنہ میں اسماعیل بن موسیٰ نے شہر ابریدہ کی تعمیر شروع کی۔ والی برشلونہ برہم ہوا اور فوجیں آراستہ کر کے اسماعیل کے زیر کرنے کے لئے آ پہنچا۔ اسماعیل نے کمال مردانگی سے اسے شکست دی اور ان کے بہت سے پیادوں کو مار ڈالا۔

ہاشم بن عبدالعزیز کی فتوحات: ۲۶۷ھ میں ہاشم بن عبدالعزیز وزیر دارالخلافہ کی فوج لے کر سرقسطہ کے محاصرہ اور فتح کرنے کے لئے گیا۔ ایک مدت کے محاصرہ و جنگ کے بعد سرقسطہ فتح ہوا۔ اہل سرقسطہ نے ہاشم کے قبضہ و حکم سے شہر پناہ کے دروازے کھول دیئے۔ اس جنگ میں عمر بن حفصون بھی گیا ہوا تھا اور شریک جنگ ہوا تھا۔ لیکن واپسی کے وقت چھپ کر اسلامی لشکرگاہ سے بھاگ کر بشتر میں جا کر رہا اور قلعہ نشین ہو گیا۔ اس کے بعد ہاشم نے عبدالرحمن بن مروان جلیقی کا قلعہ [illegible] میں محاصرہ کیا [illegible] کو بھی گرفتار کر کے کامیابی کے ساتھ واپس آیا۔ عبدالرحمن نے [illegible] واقعات کے بعد [illegible] پر چھاپہ مارا بعد میں [illegible] میں ہو گیا [illegible] امیر محمد نے مصلحتاً اس کی [illegible] سے مصالحت کر لی۔ عبدالرحمن [illegible] حکومت کا مطیع ہو گیا اور برابر مطیع رہا۔ حتیٰ کہ امیر محمد نے وفات پائی۔ ان دنوں [illegible] اور فرانس کا بادشاہ [illegible] ثانی تھا۔

امیر محمد کی وفات: ان واقعات کے تمام ہونے کے بعد امیر محمد بن عبدالرحمن اوسط بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن الداخل نے ماہ صفر ۲۷۳ھ میں چونتیس سال حکومت کر کے ملک عدم کو جا پہنچا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے منذر نے تخت حکومت پر قدم رکھا۔

---

۱ امیر محمد کی وفات ۲۷۳ھ میں ہوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جلد اول صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۵ [illegible]

باب: ۲۹

امیر المنذر بن محمد ۲۷۳ھ تا ۲۷۵ھ

و

امیر عبداللہ بن محمد ۲۷۵ھ تا ۳۰۰ھ

ہاشم بن عبدالعزیز کا قتل: منذر نے اپنے [illegible] حکومت میں [illegible] بن عبدالعزیز وزیر سلطنت کو [illegible] قتل [illegible] [illegible] عمر بن حفصون [illegible] کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا۔

قلعہ [illegible] کا محاصرہ: [illegible] عمر بن حفصون [illegible] تمام [illegible] [illegible] منذر [illegible] [illegible] [illegible] عمر بن حفصون [illegible] [illegible] منذر [illegible] [illegible] عمر بن حفصون [illegible] منذر [illegible] [illegible] منذر [illegible] [illegible] عمر بن حفصون [illegible]

امیر عبداللہ بن امیر محمد: [illegible] منذر [illegible] [illegible] امیر عبداللہ بن امیر محمد تخت حکومت پر [illegible] [illegible]

تمام [illegible] اندلس میں [illegible] بغاوت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

میں سے قیمتی مال کو دیا جاتا تھا اور مصارف فوج میں صرف کیے جاتے تھے۔ ایک مال کو [illegible] مختلف ضروریات میں خرچ ہوتے تھے باقی ایک [illegible] خزانہ شاہی میں بطور جمع داخل کیے جاتے تھے ان سالوں میں جس قدر جمع تھی [illegible] آمدنی [illegible] پیدا [illegible] خزانہ شاہی میں [illegible] آتی تھی۔

عبدالرحمن بن مروان جلیقی۔ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ عبدالرحمن بن مروان نے امیر محمد بن عبدالرحمن [illegible] کے مقابلے میں بغاوت [illegible] تھا [illegible] جلیقی [illegible] کی جانب قدم بڑھائے [illegible] اس کی امداد [illegible] جلیقی [illegible] بن عبدالرحمن [illegible] سلطنت [illegible] ابن مروان [illegible] کر دیا تھا اور ابن مروان نے [illegible] بعد [illegible] میں [illegible] ابن مروان کے [illegible] ہوگئی [illegible] ابن مروان [illegible] پایا اور [illegible] اور دولت [illegible] کی مخالفت کرنے [illegible] وقتاً فوقتاً [illegible] ابن مروان [illegible] قیام [illegible] ابن مروان نے قیام [illegible] کے بعد [illegible] اور اپنے [illegible] کو بھی شامل کر لیا [illegible] سے [illegible] میں [illegible] تھے۔

سعدون بن سرنباقی۔ ابن مروان کے ساتھ [illegible] سعدون سرنباقی [illegible] تھا [illegible] ابن مروان کے ساتھ [illegible] تھا۔ جب ابن مروان نے [illegible] میں [illegible] سعدون نے اس سے [illegible] ایک قلعہ میں [illegible] چند روز بعد [illegible] دونوں [illegible] دولت [illegible] کے درمیان [illegible] ہوگیا [illegible] لڑائی میں [illegible] کے ہاتھوں مارا گیا۔

ابن تاکیت کی بغاوت۔ محمد بن تاکیت [illegible] امیر محمد [illegible] میں [illegible] تھا [illegible] سے پہلے [illegible] اس وقت [illegible] عرب [illegible] محمد بن تاکیت نے [illegible] کو [illegible] سے نکال کر [illegible] کے ساتھ [illegible]۔

ابن تاکیت کا ماردہ پر قبضہ۔ اس وقت محمد بن تاکیت نے ماردہ پر قبضہ کر لیا [illegible] عبدالرحمن بن مروان [illegible] جنگ کا سلسلہ [illegible] کامیابی [illegible] محمد بن تاکیت نے [illegible] شکست [illegible] ماردہ [illegible] نکال دیا [illegible] اس وقت ماردہ میں عرب [illegible] کے لوگ [illegible] تھے۔ [illegible] نکال دینے کے بعد محمد بن تاکیت اپنی قوم کے ساتھ [illegible] کے ساتھ [illegible]۔

[illegible]۔ اس کے بعد محمد اور ابن مروان کے درمیان [illegible] پیدا ہوگئی۔ ایک دوسرے [illegible] ابن مروان نے [illegible]

بادشاہ کو شکست دی۔ ان شکستوں کا سبب یہ تھا کہ طاقت میں [illegible] اس وقت عمر بن حفصون کی ایک بار ان کی مشہور و معروف تھی۔ [illegible] وقت [illegible] سے [illegible] نے ساتھ میدان جنگ سے بھاگا ہوا پڑا۔ شکست کھانے کے بعد [illegible] باقی عمر اس قدر [illegible] نے اس کے زوال [illegible] کو [illegible] اس کی حکومت کا [illegible] چلا گیا۔

عبدالرحمن بن عبدالرحمن مروانی: اس اثناء میں ابن حفصون سے امراء سے ان بن ہو گئی۔ چونکہ ابن مروان کا [illegible] ان کامیابیوں سے بڑا حاسد تھا۔ ابن حفصون [illegible] کے بڑھتے ہوئے [illegible] اس کے بعد حکومت [illegible] عبداللہ ابن مروان [illegible] مر گیا۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا عبدالرحمن بن مروان حکمران [illegible] میں تھے۔ [illegible] اور [illegible] اپنے [illegible] کر لیا تھا [illegible] امیر عبداللہ نے [illegible] اپنی جانب [illegible] عبدالرحمن کے [illegible] عبدالرحمن کے [illegible] مروان [illegible] دونوں [illegible] چلے گئے۔ [illegible] عبدالرحمن کے دونوں لڑکے [illegible] کے [illegible] امیر [illegible] کے پاس [illegible] ہوئے۔

امیر بطلیوس کا قتل: [illegible] امیر عبداللہ کی جانب سے بطلیوس کی امارت پر [illegible] تھے۔ [illegible] قتل کر کے بطلیوس پر [illegible] کر لیا۔ امیر عبداللہ اس [illegible] نے ۲۸۶ھ میں امیر [illegible] قتل کر ڈالا اور بطلیوس پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] بطلیوس کے بعد امیر عبداللہ نے [illegible] کی طرف [illegible] ان لوگوں نے [illegible] میں [illegible] امیر عبداللہ سے [illegible] امیر عبداللہ کے [illegible] تک باقی رہی۔

حبیب بن محمد کی بغاوت: ۲۸۹ھ میں [illegible] امیر محمد بن لب بن محمد بن لب بن موسیٰ نے سرقسطہ میں بغاوت کی۔ امیر محمد نے [illegible] لب بن محمد نے [illegible] بغاوت فرو ہوئی۔ امیر محمد نے اپنی جانب سے [illegible] سرقسطہ [illegible] حکومت [illegible] لب بن محمد نے [illegible] اور [illegible] مقامات کی [illegible] امارت کو [illegible] حاصل ہوئی [illegible] بادشاہ [illegible] نے [illegible] محمد نے [illegible] اس [illegible] لب بن محمد نے امیر عبداللہ کے خلاف [illegible] بلند کیا۔ [illegible] امیر عبداللہ نے [illegible] کا محاصرہ کر لیا۔

مطرف بن موسیٰ کی بغاوت: مطرف بن موسیٰ شجاعت [illegible] اور عصبیت [illegible] میں مشہور [illegible] تھا۔ اس نے تمام [illegible] میں مخالفت و بغاوت [illegible] بادشاہ [illegible] سے [illegible] کے [illegible] ہوتے تھے۔ [illegible] جس میں [illegible] مخالف [illegible] مطرف [illegible] گرفتار کر لیا۔ مطرف [illegible] پا کر [illegible] میں [illegible]

آخری زمانہ حکومت امیر محمد تک طلیطلہ حکومت و سلطنت سے مستقل رہا۔

عمر بن حفصون: ابن حفصون کا نام عمر بن حفصون بن عمر بن جعفر بن دمیان بن فرغلوش بن اذفونش القس تھا۔ ابن حیان نے اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ سب سے پہلے اندلس میں اسی نے بغاوت شروع کی اسی نے مخالفت اور خروج کے دروازے کھولے وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حکومت محمد بن عبدالرحمن والی اندلس میں تفرقہ انداز ہوئی تو مسالمہ اسلامیہ نے علیحدہ ہو کر وہ بیشتر اطراف، یہ واقعہ میں بغاوت کی۔ مسالمہ اسلامیہ اندلس کے بہت سے لوگ جن کے دل نافرمانی اور بغاوت کے مرض میں مبتلا تھے ابن حفصون سے آملے۔ ابن حفصون نے اس مقام پر قلعہ ببشتر کو تعمیر کیا اور غربی اندلس پر رندہ تک سواحل پر قبضہ کر لیا۔ ہاشم بن عبدالعزیز وزیر السلطنت نے اس کی سرکوبی پر کمر ہمت باندھی اور اس نے سر پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔

ابن حفصون کی فتوحات: بالآخر ۲۷۰ھ میں ہاشم اسے سمجھا بجھا کر قرطبہ لے آیا۔ چند روز بعد ابن حفصون قرطبہ سے بھاگ کر قلعہ ببشتر پہنچا۔ اسی سن میں امیر محمد اس دار فانی سے رحلت کر گیا۔ ابن حفصون کو چھوٹے چھوٹے قلعوں کو فتح کرنے کا موقع ملا۔ قلعہ عمید رندہ اور شذونہ پر قبضہ کر لیا۔ امیر منذر نے ۲۷۳ھ میں ابن حفصون پر فوج کشی کی اور اس کے تمام قلعوں کو چھین کر فتح کر لیا اس کے گورنر کو قتل کر ڈالا۔ ابن حفصون نے مجبور ہو کر مصالحت کی درخواست پیش کی۔ امیر منذر نے مصالحت کر لی۔ تھوڑے ہی دن بعد ابن حفصون نے پھر عہد شکنی کی اور علم مخالفت و بغاوت بلند کر دیا۔ منذر نے اس کا دوبارہ محاصرہ کیا۔ اتفاق یہ کہ اسی محاصرہ کے اثناء میں امیر منذر دار فانی سے چل بسا اور امیر عبداللہ محاصرہ اٹھا کر قرطبہ چلا آیا۔ امیر منذر کے انتقال سے ابن حفصون اور دیگر قوم پرستوں کے کاموں میں استقلال و استحکام کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ شاہی فوجیں اور ارکان دولت متواتر اس پر حملہ آور ہوتے رہے، مگر وہ اس کا قلع قمع کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔

ابن حفصون اور ابن الاغلب: انہی لڑائیوں کے اثناء میں ابن حفصون نے ابن الاغلب امیر افریقہ سے خط و کتابت شروع کی اور اس سے میل جول و مراسلت پیدا کر کے اندلس میں یہ مشہور کیا کہ وہ بھی خلافت عباسیہ کا اعلان و اظہار کرتا ہے۔ مگر ابن الاغلب افریقہ کا انتظام حکومت درہم برہم اور خراب ہونے کی وجہ سے اس کام کو دشوار خیال کر کے ترک کیا۔ ابن حفصون نے اہل قرطبہ سے مراسم پیدا کر کے اس کے قریب ایک قلعہ بلایہ نامی تعمیر کرایا۔ امیر عبداللہ کو اس کی خبر لگی فوج کشی کر دی۔ چنانچہ بلایہ پر بھی فوج کشی کی۔ ابن حفصون کے تمام لشکر نے قلعہ میں پناہ لی اور ایک مدت تک محاصرہ کئے رہا۔ جس کی مدافعت میں ابن حفصون نے شب خون کیا۔ امیر عبداللہ نے پلٹ کر اس شدت کا حملہ کیا ابن حفصون مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ امیر عبداللہ نے نہایت بے جگری سے اس کے لشکر کو پامال کیا۔ اسی مہم کے سلسلہ میں اس نے صوبہ استجہ کو فتح کر لیا اور ہر سال کے بعد رہ کے حصہ والوں سے جنگ کرنے کو فوج بھی بھیجتا رہا۔

ابن حفصون و بادشاہ جلالقہ: یہ جب کہ . . . . . . ۲۸۰ھ . . . . . عمر بن حفصون اور بادشاہ جلالقہ سے باہم عہد و پیمان ہوا اس نے مراسلت کی امیر عبداللہ کو خبر ہوئی عہد نامہ لکھوا کر بادشاہ جلالقہ کے پاس بھجوا دیا۔ وزیر السلطنت احمد بن ابی عبدہ نے فوجیں مرتب کر کے عمر بن حفصون کے محاصرہ کرنے کو روانہ کیا عمر بن حفصون نے ابراہیم بن حجاج باغی

اصل کتاب میں اس جگہ سے بیاض ہے۔ مترجم

اشبیلیہ سے فوجی امداد طلب کی، ابراہیم نے بھی تیار کر کے عمر بن حفصون کی کمک پر آمادہ کیا، وزیر السلطنت سے اور ان دونوں باغیوں سے مقابلہ ہوا۔ وزیر السلطنت نے ان دونوں سرکشوں کو شکست فاش دی۔ ابراہیم بن حجاج نے اسی واقعہ کے بعد مراسم اطاعت ادا کیا۔ امیر عبداللہ نے اسے اشبیلیہ کی سند حکومت مرحمت فرمائی۔

ابن حفصون کا انتقال باقی رہا ابن حفصون اس نے آخر زمانہ میں اطاعت کی گردن سے دولت شیعہ سے خط و کتابت شروع کی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ دولت شیعہ نے قیروان اغالبہ کے قبضہ سے نکال لیا تھا۔ عمر بن حفصون نے اندلس میں عبیداللہ شیعی کی دعوت کا اعلان کیا، والیان ... تھوڑے عرصہ کے بعد جب کہ ... خلیفہ الناصر عبدالرحمٰن الناصر اموی کی حکومت و خلافت کا ڈنکا بجا اور استقلال نہایت قوی ہوا اور باغیوں کا ناطرفدار اختیار ہو گیا۔ اس وقت عمر بن حفصون بھی علم حکومت کا ... متفق ہو گیا تھا کہ اسی حالت پر ۳۰۶ھ میں بجائے سرکشی کے ... مر گیا۔

سلیمان ابن عمر بن حفصون کی سرکشی اور قتل اس کے بعد اس کا بیٹا جعفر تخت نشین ہوا۔ خلیفہ ناصر نے اس پر لشکر کشی کی۔ ہنوز دو برس بھی حکومت کرنے نہ پایا تھا کہ اس کے بھائی سلیمان بن عمر نے موقع پا کر دھوکے سے ایک ... مار ڈالا۔ سلیمان اس وقت ناصر کی خدمت میں تھا یہ خبر پا کر لشکر ... کی طرف گیا اور اپنے بھائی کی جگہ ببشتر پر حکومت کرنے لگا۔ یہ واقعہ ۳۰۸ھ کا ہے۔ سلیمان نے ببشتر پر قبضہ کرنے کے بعد خلیفہ ناصر لدین اللہ سے تعلق پیدا کیا۔ خلیفہ ناصر نے اسے بھی ببشتر کی سند حکومت عطا کی جیسا کہ اس کے بھائی جعفر کو مرحمت فرمائی تھی۔ چند روز بعد سلیمان نے مخالفت و بغاوت کا اظہار کیا۔ ناصر نے لشکر کشی کی۔ ... جنگ ہوئی جس کی وجہ سے ... فتح ہو گیا لشکر ... پھر تو قصیر کرنے کے مطیع ہو گئے۔ مگر ناصر کو اس کی اطاعت پر اطمینان حاصل نہ ہوا اپنے وزیر السلطنت عبد الحمید بن بسیل کو واقعات قریبی کا افسر بنا کر سلیمان کے سر کرنے کو بھیجا۔ وزیر السلطنت نے سلیمان کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور ... قرطبہ لے آیا۔

ابن حفصون کا زوال سلیمان اور ابن حفصون نے ... ان کی جگہ ان کے دوسرے بیٹے حفص بن عمر کو اپنا امیر بنایا، اس نے بھی بغاوت کی اور اپنی بہن اور طاقت پر اترا رہا۔ ناصر نے اس کی سرکوبی کے لئے قلعہ ببشتر کا محاصرہ کر لیا۔ جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ حفص نے امان کی درخواست کی۔ ناصر نے اسے امان دی۔ چنانچہ حفص نے اپنی حکومت کے ایک سال بعد قرطبہ میں آ کر قیام کیا اور ناصر رکاب عالی کے ساتھ ببشتر کی طرف ... ۳۱۵ھ عمر بن حفصون اور اس کے بیٹوں جعفر و سلیمان کی نعشیں دار پر لٹکا کر قرطبہ میں لا کر قرطبہ کے ... پر لٹکا دیا۔ تمام گرجاؤں اور قلعوں کو جو اطراف و جوانب میں تھے منہدم و مسمار کرا دیا۔ سب باغی جنہیں ... تھے سب کی زمین سے بے دخل کر دیے گئے۔ اس وقت سے بنو حفصون کی حکومت ختم ہو گئی اور قوت سے ان کی حکمرانی کا نام و نشان مٹ گیا۔ یہ واقعہ ۳۱۵ھ کا ہے والبقاء للہ وحدہ۔

باغیان اشبیلیہ صوبہ اشبیلیہ کے باغیوں کا سرغنہ تین ہی ابن خلدون ابن حجاج اور ابن مسلمہ تھے۔ سب سے پہلے اشبیلیہ میں امیہ بن عبدالغافر قرشی نے ... سے علم بغاوت بلند کیا تھا۔ امیہ ... ابو سعید عبدالرحمٰن ... کی طرف سے اشبیلیہ

کا گورنر تھا اس سے بڑھ روایت مؤرخین اندلس یعنی رازی، محمد بن اشعث اور ابن حیان تحریر کرتے ہیں کہ جس وقت اندلس میں قحط و بغاوت کی وجہ سے تمام مملکت اور اسی ریاست میں امیر عبداللہ کی حکومت کے زمانہ میں ظلم و [illegible] ہوا اور [illegible] خودسری اور خودمختاری کی جانب مائل ہوئے اس وقت اشبیلیہ کے ذی اثر سرداروں میں سے امیہ بن عبدالغافر، کریب ابن خلدون حضرمی اور اس کا بھائی خالد، اور عبداللہ بن حجاج تھے۔ امیر عبداللہ نے اپنے بیٹے محمد ولی عہد ناصر کا باپ تھا اشبیلیہ کا امیر مقرر کر کے روانہ کیا۔ چونکہ مذکورہ اشخاص ریاست و حکومت کے تمام مناصب پر قابض ہونا چاہتے تھے۔ اس وجہ سے ان لوگوں نے محمد بن امیر عبداللہ پر حملہ کر دیا اور قصر امارت میں اس کا اس کی فوج کے ساتھ محاصرہ کر لیا۔ محمد بن امیر عبداللہ نے یہ واقعہ خط لکھ کر اپنا حال بیان کیا تو اپنے باپ امیر عبداللہ کے پاس چلا آیا۔ امیہ بن عبدالغافر مذکورہ لوگوں کی رائے سے اشبیلیہ پر حکمرانی کرنے لگا۔ چند روز بعد امیہ نے سازش کر کے عبداللہ بن حجاج کو قتل کرا دیا۔ ابراہیم بن حجاج (برادر عبداللہ) اپنے مقتول بھائی کے قصاص کے لئے اٹھ کھڑا ہوا امیہ کا قصر امارت پر محاصرہ کر لیا۔ امیہ اس امر کا احساس کر کے کہ ابراہیم نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے [illegible] اپنے اہل و عیال کو قتل کر کے مال و اسباب میں آگ لگا دی۔ بعد ازاں شمشیر بکف ہو کر میدان میں آ گیا اور آخرکار ابراہیم مارا گیا [illegible] اندلس سے [illegible]۔ پیچھے دیکھو واقعات [illegible] کے ہیں۔

کریب ابن خلدون: کریب ابن خلدون اور ابراہیم نے [illegible] ان واقعات سے امیر عبداللہ کو مطلع کیا اور یہ بھی لکھ بھیجا کہ "امیہ کی حکومت سے آزادی [illegible] مناسب ہے کہ اپنی جانب سے کسی کو امیر مقرر کر کے روانہ کیجئے"۔ امیر عبداللہ نے مصلحت وقت کے لحاظ سے ابن خلدون کی اس گزارش کو منظور کیا اور اپنی جانب سے اشبیلیہ کی امارت پر اپنے چچا ہشام بن عبدالرحمن کو بھیجا۔ ہشام کے پہنچتے ہی ان لوگوں نے پھر سرکشی کی اور شہر سے نکال دیا۔ اس خودمختاری کا اصلی بانی کریب ابن خلدون تھا۔ چنانچہ [illegible] اشبیلیہ پر [illegible] ابن حیان نے لکھا ہے کہ بنی خلدون کا خاندان [illegible] ہے۔ بنو خلدون اشبیلیہ میں نہایت شریف و معزز تھے۔ ریاست [illegible] کے برابر ان کے مقابل شمار کئے جاتے تھے۔ ابن حزم لکھتا ہے کہ ابن خلدون [illegible] تھا۔ ان کا نسب کتاب جمہرہ میں لکھا ہوا ہے [illegible] بابت [illegible] ہے۔

کریب کا قتل۔ تھوڑی مدت کے بعد [illegible] جس وقت عبداللہ بن حجاج [illegible] اس کا بھائی ابراہیم اس کی جگہ حاکم ہوا۔ بنی خلدون نے امیہ کے قتل کی [illegible] ابراہیم پر جو [illegible] کرنے والا تھا [illegible] اور کریب ابن خلدون خودمختاری سے حکومت پر قابض ہو گیا اور اہل اشبیلیہ پر ظلم و جور شروع کر دیا۔ اس سے اہل اشبیلیہ کو اس سے نفرت پیدا ہوئی۔ تب [illegible] ابراہیم کو اپنی غرض حاصل کرنے کا موقع ہاتھ آیا۔ اس وقت کریب اہل اشبیلیہ سے شدت و سختی کے ساتھ پیش آیا اور [illegible]۔ [illegible] ابراہیم نے کریب ابن خلدون پر سختی کرنے کی غرض سے امیر عبداللہ سے سند حکومت طلب کی۔ امیر عبداللہ نے ابراہیم کے نام سند حکومت لکھ کر بھیج دی جس وقت ابراہیم نے سند حکومت [illegible] اس امر کو ظاہر کیا تو عوام کریب کے ظلم و جور سے پہلے سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ سب کے سب کریب پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر ڈالا۔ کریب کے مارے جانے سے ابراہیم بن حجاج کی حکومت کے راستے صاف ہو گئے۔ [illegible] حکومت و امارت کا خیال لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا۔ امیر عبداللہ کی ماتحتی میں حکمرانی کرنے

تھا۔ شہر قرمونہ کی قلعہ بندی کی، اس میں گھوڑوں کے اصطبل بنوائے، قرمونہ اور اشبیلیہ کے درمیان آمد و رفت کی [illegible] بعد میں ابراہیم ابن حجاج نے وفات پائی۔

حجاج ابن مسلمہ ابراہیم بن حجاج کا جانشین ابن مسلمہ ہوا مگر تھوڑے عرصہ بعد اشبیلیہ کی حکومت [illegible] کے قبضہ اقتدار میں رہ گئی اور قرمونہ پر محمد بن ابراہیم ابن حجاج حکمرانی کرتے رہے۔ محمد نے اپنے باپ سے [illegible] حکومت [illegible] پھر کچھ عرصہ بعد محمد نے اس کی سرکوبی کے لئے فوج بھیجی [illegible] ابن حجاج [illegible] نے ان باغیوں کو شکست دی [illegible] ابن مسلمہ نے اپنے بیٹے کو اپنا [illegible] ابن مسلمہ نے خود [illegible] بیٹے [illegible] ۳۰۱ھ [illegible] کی حکومت حاصل کرنے [illegible] اشبیلیہ [illegible] باز آ [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اشبیلیہ [illegible] قرمونہ اشبیلیہ میں [illegible] امیر عبداللہ [illegible] کرلیا۔

محمد بن امیر عبداللہ کا انجام مطرف نے اپنے بھائی محمد کی شکایتیں اپنے باپ امیر عبداللہ کے کان میں پہنچا کر [illegible] امیر عبداللہ نے اپنے بیٹے محمد کو باپ سے [illegible] غضب آلود نگاہیں [illegible] محمد کو جب اس امر کا احساس ہوا تو وہ [illegible] ابن حفصون کے پاس بھاگ گیا۔ [illegible] حاصل کرکے قرطبہ چلا آیا۔ مطرف نے پھر شکایتیں شروع کیں [illegible] امیر عبداللہ نے محمد کو ایک [illegible] میں قید کر دیا۔ اتفاق سے انہی دنوں امیر عبداللہ کو کسی [illegible] جانا پڑا تو مطرف [illegible] کے چلا گیا۔ مطرف [illegible] چچا [illegible] امیر عبداللہ کو اپنے بیٹے محمد کے مرنے کا [illegible] اس نے بیٹے عبدالرحمٰن کو اپنی کفالت میں داخل کرلیا اور بڑے اہتمام سے اس کی پرورش کرنے لگا۔ اس وقت اس کی عمر [illegible] کی تھی۔

مطرف بن امیر عبداللہ کا قتل اس کے بعد امیر عبداللہ نے اپنے بیٹے مطرف کو فوج کے ساتھ ۲۸۳ھ میں [illegible] روانہ کیا۔ عبدالملک بن امیہ وزیر سلطنت بھی اس مہم میں مطرف کے ہمراہ تھا۔ مطرف نے ایک روز موقع پا کر [illegible] وزیر سلطنت کو [illegible] کی بنا پر مار ڈالا۔ امیر عبداللہ کو اس سے بڑی رنج ہوئی۔ اسی وقت مطرف کو گرفتار کرکے وزیر سلطنت عبدالملک کے خون کے معاوضہ میں بہت بری طرح سے قتل کرایا اور وزیر سلطنت عبدالملک کی جگہ اس کے بیٹے امیہ بن عبدالملک کو قلمدان وزارت سپرد کیا۔

امیہ بن عبدالملک کا خاتمہ امیہ نے عہدۂ وزارت سے سرفراز ہو کر متکبرانہ روش اختیار کی۔ اپنے ہم چشموں اور وزیروں سے تحقیر [illegible] ان لوگوں نے امیر عبداللہ سے اس کی شکایت کی کہ اس نے [illegible] آپ کے بھائی ہشام بن محمد [illegible] کی بیعت لی ہے [illegible] اس بیان کو [illegible] تسلیم [illegible] قاضی نے اقرار کرلیا

[illegible]

امیر عبداللہ کی وفات [illegible]

[illegible]

باب: ۴۰

خلفائے بنی امیہ

خلیفہ عبدالرحمن ناصر بن عبداللہ ۳۰۰ھ تا ۳۵۰ھ

تخت نشینی: عبدالرحمن [illegible] تخت نشینی کی تقریبات [illegible] ہے جب وہ ایک خوبرو نوجوان شخص تھا [illegible] اس کے باپ نے [illegible] تھے۔ [illegible] امارت حاصل [illegible] ملک کی [illegible] رہی۔ ہر ایک صاحب نے اپنی اپنی حکومت کا [illegible] اس وقت [illegible] ان بغاوتوں کی وجہ سے [illegible] عبدالرحمن ناصر نے تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی تمام [illegible] طاقت کا [illegible] ارادہ [illegible] تمام [illegible] کو [illegible] اطاعت قبول کر لی۔

حکومت کا استحکام: [illegible] حکومت [illegible] قابل لوگوں [illegible] حکومت کا [illegible] تھے۔ [illegible] اس نے تمام صوبیات کا نظام [illegible] حکومت کے [illegible] اپنی حکومت [illegible] استقلال حاصل ہوا۔

امیر المومنین کا لقب: یہ پہلا شخص ہے [illegible] امیر المومنین کا لقب [illegible] سے خلافت [illegible] ہو چکی تھی۔ [illegible] خلفاء [illegible] ہو گئے تھے۔ اسی زمانہ میں [illegible] ۲۹۷ھ میں [illegible] قتل [illegible] خلیفہ کا لقب اختیار [illegible] ۳۱۶ھ میں [illegible] تھا

فرانس کی پامالی: [illegible]

[illegible]

[illegible] ان کی دست بوسی کے لئے آتے تھے [illegible]

[illegible] میں پہنچ آئے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔

وزارتِ عظمیٰ [illegible]

[illegible] اقدام کر چکی تھیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بن ابی ہاشم [illegible] نے تحفے بھیجے تھے ایک ہزار رطل (دس من سے زیادہ) [illegible] کے تحفے تھیں [illegible] مختلف الانواع [illegible] ایک سو [illegible] سواری کے وقت آرائش کے لئے استعمال کی جاتی ہیں [illegible] ایک [illegible] سواری کے لئے [illegible] ان کے علاوہ بہت سے [illegible] ایک [illegible] میں کام کیا جاتا تھا۔ تمام کی قسم کے [illegible] کے ساتھ [illegible] قسم کی اشیاء [illegible] ایک سال میں [illegible] (دس ہزار روپیہ) [illegible] جو نہایت [illegible] ان کی قیمت پچاس ہزار [illegible] ہزار روپیہ تھی۔ [illegible] ہزار دینار [illegible] ابتدائی الاولیٰ [illegible] جو خلیفہ ناصر کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ خلیفہ ناصر نے وزیر سلطنت [illegible] کیا اور [illegible] قدر افزائی کی۔

عاصی بن محمد اور محمد بن عبدالجبار کا قتل: محمد بن عبدالجبار بن [illegible] اور محمد بن عبدالجبار نے جو کہ خلیفہ ناصر کے باپ کا چچا تھا، دوبارہ خلافت میں اپنے بھائی عاصی بن محمد کی حمایت کی کہ عاصی بن محمد خلافت ناصر کی مخالفت پر کمربستہ آمادہ ہوئے اور اپنی خلافت [illegible] کی بیعت لینے لگا [illegible] عاصی نے بھی محمد بن عبدالجبار کی اسی قسم کی [illegible] خلافت ناصر کی خلافت میں [illegible] خلیفہ ناصر نے دونوں کی [illegible] دونوں کی مخالفت [illegible] قتل کا حکم دیا اس نے ان دونوں کو ۳۰۶ھ میں قتل کرا ڈالا۔

بنی اسحاق مروانی: اسحاق بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم [illegible] ابراہیم بن عبدالملک مروان کا [illegible] اسحاق بن ابراہیم [illegible] حکومت [illegible] ملک [illegible] زمانہ سے [illegible] حکومت و ریاست اسحاق کے خاندان میں [illegible] اندلس میں آتش فتنہ و فساد [illegible] ابن حجاج کے پاس اشبیلیہ میں جا کر قیام کیا پھر جب ابن حجاج مر گیا اور [illegible] معتصم [illegible] قرار دے کر گرفتار کیا [illegible] مصیبت میں اس کا بھائی [illegible] خالد بن عبداللہ بن [illegible] بن مروان کی تحریک [illegible] ان دونوں [illegible] باقی [illegible] اس کا [illegible] دونوں باپ بیٹے [illegible] ان دشمنوں کی [illegible] وجہ سے [illegible] گئے۔ اس کے بعد خلیفہ ناصر نے [illegible] سے نکال لیا۔ [illegible] احمد بن اسحاق [illegible] خلافت [illegible] خلیفہ ناصر نے اسے عہدہ وزارت سے سرفراز فرمایا [illegible] کے بیٹے [illegible] محمد اور عبداللہ [illegible] سے محروم [illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible] مترجم۔

بڑے نمایاں کام کئے ذمہ داری اور اہم بالشان امور کو انجام دیا۔ فتوحات کے دائرہ کو وسیع کیا۔ جس سے یہ لوگ حکومت و سلطنت کے دایاں بازو شمار کئے جانے لگے۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کا باپ اسحاق راہی ملک عدم ہو گیا۔

بنی اسحاق کی جلاوطنی: چنانچہ یہ لوگ اس کی جگہ اسی رتبہ و منزلت پر متمکن ہوئے۔ چنانچہ اس خاندان کے بڑے اور بزرگ شخص عبداللہ کا انتقال ہوا۔ خلیفہ ناصر کی خدمت میں یہی اپنے خاندان میں پیش پیش تھا۔ خلیفہ نے اس کے بھائی احمد کو اس خاندان کو رتبہ وزارت سے ممتاز کیا چند دن بعد ناصر نے بغاوت کا الزام ان کے سر تھوپا۔ لوگوں نے بھی ان پر چغلی اور شکایتیں کرنے لگے اس سے ناصر کے دل میں بھی غبار آ گیا۔ ان لوگوں کو ناصر نے قرطبہ سے نکال کر ادھر ادھر جلاوطن کر دیا۔ چنانچہ ان میں سے امیہ نے شنترین میں جا کر قیام کیا اور ۳۲۵ھ میں خلیفہ ناصر کی اطاعت سے منحرف ہو کر باغی ہو گیا۔ خلیفہ ناصر کو اس کی خبر ملی تو اس نے فوجیں آراستہ کر کے امیہ پر چڑھائی کر دی۔ امیہ اس کی آمد سے مطلع ہو کر دارالحرب میں چلا گیا اور ردمیر بادشاہ جلیقہ کے پاس جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ تھوڑے دن بعد ردمیر نے اس سے کج ادائی شروع کی اسے یہ امر ناگوار گزرا اسی عہد و پیمان کے خلیفہ ناصر کے پاس چلا آیا۔ خلیفہ ناصر نے اس کی تقصیر معاف کر دی اور خدمت میں رکھ لیا۔ یہاں تک کہ اس نے وفات پائی۔

احمد بن اسحاق کا قتل: احمد پر یہ گزری کہ جس زمانہ میں اس کے خاندان پر ادبار آیا اسی زمانہ میں خلیفہ ناصر نے اسے مرقسطہ کی حکومت سے معزول کر دیا۔ نوبت بحال ہونے کی نہ آئی روز بروز شاہی قہر اس پر بڑھتا گیا لگانے بجھانے والے لگاتے بجھاتے رہے بالآخر شاہی حکم سے مارا ڈالا گیا باقی رہا محمد یہ خلیفہ ناصر کی خدمت میں رہا یہاں تک کہ جب خلیفہ ناصر کے موکب ہمایوں نے مرقسطہ کی جانب کوچ کیا۔ لوگوں نے اس کی بھی شکایت جڑ دی محمد بخوف جان بھاگ کھڑا ہوا۔ اثنائے فراری میں اہل مرقسطہ کے چند لوگوں سے ملاقات ہو گئی ان لوگوں نے اسے مار ڈالا۔

خلیفہ ناصر اور ابن حفصون: خلیفہ ناصر کے عہد خلافت میں سب سے پہلے جو قلعہ فتح ہوا وہ اتح تھا اس کے سر کرنے پر بدر (خلیفہ ناصر کا غلام) کو اور خلیفہ ناصر کا حاجب مامور کیا گیا تھا ان دونوں نے جان پر کھیل کر اس قلعہ کو ابن حفصون کے قبضہ سے ۳۰۰ھ میں نکال لیا اس کے بعد خلیفہ ناصر نے بنفس نفیس جہاد کی غرض سے کوچ کیا۔ ابن حفصون کے تیس قلعوں سے زیادہ بزور تیغ فتح کئے۔ انہی میں قلعہ بیرہ بھی تھا۔ ابن حفصون کے بلاد مقبوضہ ناصر کے موکب ہمایوں کے جولانگاہ بنے ہوئے تھے۔ آئے دن کی خرابی اور محاصرہ سے ابن حفصون کا ناک میں دم آ گیا تھا۔ حتیٰ کہ سعید بن ہزیل نے اسے قلعہ منتلون و قلعہ سمان۔ سے بھی بھگا بھگا کر بے دخل کر دیا پھر ۳۰۱ھ میں ناصر نے اشبیلیہ کو احمد بن مسلمہ کے قبضہ سے نکال لیا۔ جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں۔ بعد ازاں بہ نفس نفیس فوجیں آراستہ کر کے ابن حفصون کے قلعوں کی طرف بڑھا سر کرتا ہوا جزیرہ طرف تک پہنچا۔ ساحلی مقامات پر قبضہ کر لیا۔ جنگی کشتیوں کے بیڑوں پر قابض ہو گیا اور ان میں جس چیز کی کمی تھی اسے پورا کیا۔ ابن حفصون نے بڑے نام مزاحمت کی۔ ناصر نے ذلت اٹھائی۔ ابن حفصون نے یحییٰ بن اسحاق مروانی کی زبانی مصالحت کا پیام دیا ناصر نے منظور کر کے صلح نامہ پر دستخط کر دیئے۔

بدر کی فتوحات: ان واقعات کے بعد اسحاق بن قرشی نے باغیان مریدہ اور بطلیوس پر فوج کشی کی۔ نہایت قوت سے ان

[illegible] جانب [illegible] فتح کر لیا اسی زمانہ میں [illegible] ناصر کے [illegible] آخر [illegible] مولی کی [illegible] تحت میں [illegible] وزارت کے قریب [illegible] طرف بھیجا اس کے بعد [illegible] میں [illegible] پر قبضہ کے لئے بھیجا [illegible] حبیب بن سوادہ کے قبضہ سے نکال دیا۔ حبیب بن سوادہ نے بھی بغاوت کی تھی اور اس شہر کو اپنا [illegible] بنا رکھا تھا۔ اس کے بعد [illegible] میں اور [illegible] میں قلعہ [illegible] فتح کر لیا۔ اسی زمانہ میں احمد بن [illegible] تمام [illegible] سے حکومت کی اطاعت قبول کر لی اور آ کر [illegible] اطاعت کی علامات [illegible] بچے [illegible] کے [illegible]۔

ابن حفصون کی سرکشی و اطاعت: [illegible] میں ابن حفصون نے پھر بغاوت کا جھنڈا بلند کیا [illegible] ابن حفصون اپنے [illegible] حاصل کرنے کی [illegible] ناصر نے [illegible] ابن حفصون [illegible] کے [illegible] حاصل کر [illegible] گیا۔

مطرف بن منذر کی بغاوت: اس واقعہ کے بعد [illegible] میں [illegible] بغاوت [illegible] بغاوت کا [illegible] خلیفہ ناصر نے اس [illegible] سب سے پہلے [illegible] کے ساتھ [illegible] خلیفہ ناصر سے امان کی درخواست کی۔ [illegible] خلیفہ ناصر نے اس کی [illegible] معاف کر دی۔ اس واقعہ میں [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] کے [illegible] قلعہ [illegible] فتح کر لئے گئے۔

[illegible] کی بدعہدی: اسی [illegible] (شاہ [illegible]) [illegible] کی بدعہدی [illegible] خلیفہ ناصر نے اس سے جنگ کر کے [illegible] کیا اور [illegible] قتل [illegible] وہاں سے [illegible] کر دیا۔

محمد بن ہاشم کی گرفتاری و رہائی: اس کے بعد [illegible] میں جلیقیہ پر [illegible] کی طرف سے جنگ خندق میں ہوئی۔ اس جنگ میں خلیفہ ناصر کو شکست ہوئی مسلمانوں [illegible] محمد بن ہاشم تجیبی گرفتار [illegible] خلیفہ ناصر نے اس کی [illegible] [illegible] خلیفہ ناصر نے [illegible] جہاد [illegible] کر دیا [illegible] لشکر بھیجا۔

باقیات [illegible] کا انجام: [illegible] میں [illegible] باقی [illegible] بغاوت [illegible] شاہی لشکر [illegible] باقی [illegible] تمام باقیات [illegible] قتل [illegible] گئے۔

[illegible] طلیطلہ اس [illegible] کا سپہ سالار [illegible] طلیطلہ [illegible] کیا تھا [illegible]

مستقر حکومت بنانا چاہتا تھا۔ چند روز بعد قبائل میں سے بربروں نے یہاں پر بغاوت کی اور اس پر قابض ہو گیا۔ سپہ سالاران روم اس کے محاصرہ اور جنگ کے لئے برابر آتے رہے مگر کسی کو کامیابی نہ ہوئی۔ تاہم بربروں کے سرداروں میں سے ایک شخص نے بربروں پر حملہ کر دیا اور پہلے ہی حملہ میں قتل کر کے اس مقام پر قبضہ کر لیا۔ زیادہ زمانہ نہ گزرنے پایا تھا کہ یہ بھی مار ڈالا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد سے اس کی عنان حکومت پھر دوسرے سپہ سالار کے قبضہ اقتدار میں چلی گئی۔ اس کے بعد یہاں کے رہنے والوں نے بغاوت کی اور اپنے میں سے ایک شخص [illegible] نامی کو اپنا امیر بنایا لیکن یہ بھی مار ڈالا گیا اور اس کی حکومت پر پھر دوسرے سپہ سالار قابض ہو گئے۔ سب سے پہلے جس نے اس کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی وہ [illegible] تھا۔ یہ [illegible] اندلس بھی اس کے مطیع ہو گئے۔ اس وقت اس نے ملوک روم سے قطع تعلق کر لیا اور ان پر فوج کشی کی۔ روم کا [illegible] اور روم کے بہت سے شہروں کو فتح کر کے طلیطلہ کی جانب واپس ہوا۔ [illegible] نے اس سے بغاوت کی۔ اس نے زور و قوت سے [illegible] کو بھی دبایا اور جماعت بے رحمی سے قتل کی۔ یہ لوگ بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپے۔ اس کے بعد [illegible] حکومت کی۔ [illegible] سال بعد مر گیا۔ اس کا بیٹا [illegible] ([illegible]) [illegible] سال تک حکمرانی کرتا رہا۔ اس نے کوئی نمایاں کام نہیں کیا۔

اہل طلیطلہ کی بغاوتیں: اس کے بعد [illegible] نامی ایک شخص حکمران ہوا۔ اس نے افرنجہ پر فوج کشی کی تھی۔ [illegible] کے بعد قرطبہ کی تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ اس نے متعدد گرجے تعمیر کرائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تھی۔ [illegible] سلیمان [illegible] سے کہا تھا کہ میں نے [illegible] کی کتاب میں [illegible] دیکھا تھا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ [illegible] (جس کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی ہے) اندلس پر ایک روز قابض ہو جائیں گے۔ [illegible] دس سال حکومت کر کے یہ بھی دنیا سے رخصت ہو گیا۔ تب اس کی جگہ اس کا بیٹا   [illegible] سال تک حکمران رہا۔ یہ نہایت بد خلق اور ظالم تھا۔ اس کے بعد [illegible] تخت نشین ہوا۔ غرض اسی زمانہ سے طلیطلہ بربروں [illegible] اور طرف داری کا مرکز بنا رہا۔ عبدالرحمٰن الداخل بھی اس کے پیچھے [illegible] تک پڑے رہے [illegible] ہشام، حکم اور عبدالرحمٰن اوسط کے عہد حکومت میں بھی یہاں بغاوت پھوٹی۔

خلیفہ ناصر کی طلیطلہ پر فوج کشی: جب خلیفہ ناصر کا دور حکومت آیا تو اس نے اسے [illegible] اپنے علم و حکومت کا مطیع بنا لیا۔ [illegible] کے بعد ناصر نے اس پر فوج کشی کی۔ اس کا محاصرہ کر لیا۔ باغیان حکومت چاروں طرف سے اس کی حمایت کے لئے آئے۔ خلیفہ ناصر نے ان لوگوں کی معقول طور سے مدافعت کی اور ان پر غالب آیا۔ [illegible] اہل طلیطلہ مجبور ہو کر مصالحت کی گفتگو اور امان کی درخواست دینے کے لئے [illegible] میں حاضر ہوا۔ خلیفہ ناصر نے امان دی اور [illegible] کو قبول کر لیا [illegible] منصور [illegible] طلیطلہ میں داخل ہوا اور ایک [illegible] سے اسے [illegible] [illegible] میں بھی ایسا باقی نہ رہا [illegible] اس نے اپنے گھوڑے کے سموں سے روند ڈالا۔ اس وقت سے اہل طلیطلہ حکومت کے مطیع ہو گئے اور بعد کو بھی مطیع رہے۔

خلیفہ ناصر اور سرحدی امراء: اندلس کی اندرونی بغاوتوں اور [illegible] کے امراء کی خود سریوں کو دور کرنے کے بعد ناصر کو

ا؎ اصل کتاب میں اس مقام پر جگہ خالی ہے۔ مترجم

[illegible] بادشاہ [illegible] کے زیر حکومت [illegible] کر لیا۔ [illegible] کے [illegible] نے [illegible] تھے [illegible] ادریس [illegible] اطلاع ہوئی [illegible] خلیفہ [illegible] کر لیا۔ ان کے بعد [illegible] ناصر سے [illegible] کے معاملہ میں [illegible] میں ناصر کی حکومت تسلیم کی [illegible] ناصر [illegible] کی طرف سے [illegible] حکومت [illegible] خلیفہ ناصر سے [illegible] حکومت [illegible] اپنا اقتدار [illegible] ناصر نے [illegible]۔

ان دنوں مغرب میں [illegible] حکومت [illegible] المغرب [illegible] کے [illegible] بھی ان کے زیر حکومت تھے [illegible] اور [illegible] خلیفہ ناصر کے دربار میں [illegible] قبول کیا۔ ان دونوں نے [illegible] ان کی [illegible] ایک [illegible] خلیفہ ناصر [illegible] عبدالرحمن [illegible] حسن [illegible] خلیفہ ناصر کی حکومت [illegible] مغرب [illegible] کے لئے [illegible] ناصر [illegible] کہ ان کے حالات [illegible] ہے۔

محمد بن عبید اللہ اور [illegible] کی جنگ [illegible] چوتھی صدی ہجری [illegible] حکومت [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] ان کے بعد [illegible] کی [illegible]

خلیفہ ناصر اور اردونو کی جنگ [illegible] خلیفہ ناصر [illegible] ناصر [illegible]

ناصر نے بھی جلیقیوں کے شہروں اور مقبوضات کو تاراج اور پامال کیا ان کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا اور کئی قلعوں کو منہدم کرا دیا۔ اس کے بعد مقبوضات جلیقیہ پر متواتر اور مسلسل جہاد کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اردون نے وفات پائی اس کا بیٹا فرویلہ تخت آرائے حکومت ہوا۔

اذفونش بن اردون: ابن حزم تحریر کرتا ہے کہ جس وقت فرویلہ بن اردون بن رذمیر بادشاہ جلالقہ ۳۱۲ھ میں حکمران ہوا اس کا بھائی اذفونش بھی دعوے دار سلطنت ہوا اس کا بھائی شانجہ بھی اس جھگڑے میں شریک ہو گیا فرویلہ کو موقع مل گیا۔ اس نے ان کے دار الحکومت پر قبضہ کر لیا اور اذفونش اپنے برادر زادہ کو مار کر نکال دیا[1] اور شانجہ کا داماد تھا۔ ان لوگوں میں باہم نفاق پیدا ہونے سے مجموعی قوت ختم ہو گئی۔ کچھ دن بعد پھر متفق و متحد ہوئے شانجہ کو حکومت و سلطنت کے پاس سے سب دور کر کے شہر لیون سے نکال دیا شانجہ نے اندرونی جلیقیہ میں جا کر پناہ لی۔ اس کا بھائی رذمیر بن اردون اس کے مقبوضات پر جن کی سرحد غربی جلیقیہ تک ہے قابض ہو کر حکمران ہوا اس واقعہ کے بعد ہی شانجہ مر گیا اس نے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔ اب اذفونش مستقل طور پر حکمران ہو گیا تھا۔ اس کی حکومت کا مستقر دارالسلطنت لیون میں تھا۔ تو پھر آمادہ ہو کر اپنے بھائی رذمیر پر چڑھائی کر دی شہر سمورہ پر اذفونش کا قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد اذفونش پر اس کی قوم ترک رہبانیت کی (درویشی) کی وجہ سے تعریض کرنے لگی اذفونش نے مجبور ہو کر رہبانیت اختیار کر لی۔ اس کے چند روز بعد دوبارہ ترک رہبانیت کر کے شہر لیون پر قابض ہو گیا۔ ان دنوں اس کا بھائی رذمیر بسمورہ کی طرف جنگ کر رہا تھا یہ خبر پا کر واپس آیا اور اذفونش کو لیون میں محاصرہ کر لیا۔ حتیٰ کہ بزور تیغ ۳۲۰ھ میں لیون کو فتح کر کے اذفونش کو جیل میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اپنے چچا کی اولاد کی طرف سے مخالفت اور دعوے داری حکومت کا خطرہ پیدا ہوا ایک جماعت کو گرفتار کرا کے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں۔

ملکہ جلیقیہ کی سرکشی و اطاعت: غرسیہ بن شانجہ بادشاہ جلیقیہ کے مرنے پر اس کی ماں طوطہ تخت حکومت پر متمکن ہوئی ۳۲۳ھ میں طوطہ نے بدعہدی کی خلیفہ ناصر نے یہ خبر پا کر اس پر فوج کشی کر دی اطراف جلیقیہ کو خوب خوب پامال کیا دو کئی بار اس پر حملہ آور ہوا انہیں فتوحات کے اثناء میں محمد بن ہشام نے سرقسطہ میں علم بغاوت بلند کیا مگر محاصرہ و جنگ سے گھبرا کر سر اطاعت جھکا دیا۔ جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے۔ یہ وہی امیہ بن اسحاق ہے جس نے مقدم تحریر میں سر اٹھایا تھا۔

محمد بن ہشام کی سرکشی: محمد بن ہشام کی بغاوت و سرکشی کا واقعہ یہ ہے کہ ۳۲۵ھ میں خلیفہ ناصر نے وخشہ پر چڑھائی کی محمد بن ہشام کو سرقسطہ سے اس مہم میں شریک ہونے کے لئے بلا بھیجا۔ محمد بن ہشام نے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ اس پر خلیفہ ناصر وخشہ پر دھاوا کرتے ہوئے سرقسطہ کی طرف آیا اور محمد بن ہشام کے مقبوضہ قلعوں کو بزور تیغ فتح کر لیا اس کے بھائی یحییٰ کو قلعہ روطہ سے گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد جلیقیہ کی جانب کوچ کیا۔ ملکہ طوطہ بنت اشنیر نے قاصد اطاعت بھیج کر کے اسے اپنا حاکم بالا دست تسلیم کر لیا اور اپنے بیٹے غرسیہ بن شانجہ کو حکومت جلیقیہ پر مامور کیا۔

خلیفہ ناصر اور رذمیر کی جنگ: خلیفہ ناصر نے ملکہ طوطہ کے مقبوضات سے واپس آ کر البہ اور اس کے مضافات کی

---

[1] اصل کتاب میں اسی جگہ یہ لفظ لکھا ہے۔ مترجم

طرف قدم بڑھایا۔ چنانچہ اس سرزمین کو بھی خاطر خواہ پامال کیا۔ متعدد قلعوں کو مسمار اور منہدم کر دیا بعد میں خلیفہ نے پھر پیش قدمی شروع کی۔ اس وقت رذمیر بن اردون اس پر حکمرانی کر رہا تھا۔ رذمیر نے اس پیش قدمی میں اپنے ساتھ زفشہ کو شریک کر لیا تھا۔ خلیفہ ناصر کو اس کی خبر لگ گئی۔ قلعہ شنت پر پہنچ کر ان دونوں کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار رذمیر کو شکست ہوئی اور بہزار خرابی اپنی جان بچا کر بھاگا۔ خلیفہ ناصر نے اس قلعہ کو اور اس کے علاوہ اور بہت سے قلعوں کو ویران اور خراب کر ڈالا۔ رذمیر اور خلیفہ ناصر سے متعدد لڑائیاں ہوئیں ان لڑائیوں میں کامیابی کا سہرا خلیفہ ناصر ہی کے سر رہا۔ ان پیہم کامیابیوں کے بعد خلیفہ ناصر بہ نفس نفیس جنگ خندق میں شریک ہوا اور اس لڑائی کے بعد پھر اور کسی جنگ پر بذات خود نہیں گیا۔ لشکر ہمیشہ بھیجتا تھا۔ اس کے رعب و داب کا سکہ عیسائی بادشاہوں کے دلوں پر بیٹھا ہوا تھا۔

قسطنطین بن الیون کی سفارت: ۳۳۶ھ میں قسطنطین بن الیون بن مثل بادشاہ قسطنطنیہ نے اظہار محبت و نیازمندی کی غرض سے سفیر بھیجا اور ان کی معرفت تحفے اور تحائف روانہ کئے۔ خلیفہ ناصر نے دربار عام میں اس سفارت کے پیش کئے جانے کا حکم دیا۔ تمام افسران فوجی اور ملکی کے نام فرامین جاری کر دیئے کہ دربار عام میں سب ساز و سامان اور آلات حرب سے مسلح ہو کر آئیں قصر خلافت شاہانہ شان و شوکت سے آراستہ کیا گیا۔ دروازوں اور محرابوں پر عمدہ عمدہ پردے لٹکائے گئے۔ وسط میں تخت خلافت بچھایا گیا جس پر بہت سے آبدار ہیرے اور جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ تخت شاہی کے اردگرد شاہزادے خلافت مآب کے بھائی اعمام (چچا) رشتہ دار وزراء اور خدام اعلیٰ قدر مراتب و درجات کھڑے ہوئے بادشاہ قسطنطنیہ کے سفیر دربار میں داخل ہوئے تو دربار کی شان اور خلافت مآب کی جبروت و سطوت سے حیرت زدہ ہو گئے مگر پھر ذرا سنبھلے اور شاہی تخت کے قریب جا کر اپنے بادشاہ قسطنطین کا پیام پہنچایا۔ خط پیش کیا۔ خلیفہ ناصر نے حاضرین جلسہ کو اشارہ کیا کہ اس جلسہ میں حسب موقع و مناسب خطبہ (سپیچ) دیا جائے جس میں اسلام و خلافت اسلامیہ کی عظمت بیان کی جائے اور ملت اسلامیہ کے اعزاز اور دشمنان دین کی ذلت و خواری پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے۔

منذر بن سعید بلوطی: چنانچہ حاضرین جلسہ جس میں بڑے بڑے نامی خطیب (اسپیکر) حاضر تھے تعمیل حکم پر تیار ہوئے لیکن جلسہ کے رعب (یا سلطان کی سطوت) سے اپنے پورے مافی الضمیر کو ادا نہ کر سکے۔ دو چار فقرے یا چند کلمے کہنے پائے تھے کہ زبان میں لکنت اور پاؤں میں لغزش پیدا ہو گئی۔ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے۔ انہی لوگوں میں ابو علی القالی وافد عراق تھا جو کہ حکم ولی عہد کے حاشیہ نشینوں اور مصاحبوں میں سے تھا۔ اس خدمت کے انجام دینے کو تقریر کرنے کھڑا ہوا۔ سب تمام خطیبوں کو بڑے مشہور اسپیکر اور پہلے سے اس خدمت کے انجام دینے کو آمادہ و مستعد بیٹھے تھے۔ اس تقریر کی تکمیل میں ناکامی ہوئی تو منذر بن سعید بلوطی نامی ایک شخص جو پہلے سے اس خدمت کے لئے تیار بھی نہ ہوا تھا اور نہ اس نے اس سے پہلے ایسی شان و شوکت کی محفل دیکھی تھی۔ مگر نہایت متانت و سنجیدگی سے حسب حال و موقع تقریر کی اور اس خدمت کو پورے طور سے انجام دیا۔ ختم تقریر پر فی البدیہہ چند اشعار بھی پڑھے جس سے حاضرین جلسہ اس کی ظاہری حالت سے بے حد متعجب ہوئے اور اسے اس خدمت کی بجا آوری کا فخر و مباہات حاصل ہوا۔ خلیفہ ناصر نے اس کی برجستہ تقریر اور فصاحت و بلاغت پر تحسین اور خوش ہو کر قاضی القضاۃ کا معزز عہدہ پیش کیا۔ اس واقعہ سے منذر عزت اور سربرآوردگی میں مشہور ہوا۔ اس کے حالات مشہور ہیں اور اس کا خطبہ بھی جو اس جلسہ میں اس نے دیا تھا ابن حیان کی تصانیف میں مذکور ہے۔

خلیفہ ناصر کی جوابی سفارت: ان سفیروں کی واپسی پر خلیفہ ناصر نے بھی ہشام بن کلیب جاثلیق کو مراسم اتحاد مضبوط اور رشتہ مستحکم کرنے کی غرض سے تحفہ و تحائف دے کر قسطنطنیہ بھیجا۔ دو برس بعد ہشام قسطنطنیہ سے اندلس واپس آیا اور بادشاہ قسطنطنیہ نے پھر اس کے ساتھ اپنے سفیر بھیجے۔ اس کے بعد بادشاہ صقالبہ، بادشاہ جرمن اور بادشاہ فرانس جو کہ پیرنیز کے اس طرف تھا اور ملک و بادشاہ فرانس اقصیٰ مشرق کے ایلچی آئے خلیفہ ناصر نے ان لوگوں سے ملاقات کی اور بادشاہ صقالبہ کے سفیروں کے ساتھ ربیع اسقف کو روانہ کیا۔ دو برس بعد وہ واپس آیا۔

خلیفہ ناصر کی اردونی سے مصالحت: ۳۴۴ھ میں اردونی بن ردمیر کا سفیر آیا۔ یہ زبیرا عیسائی تھا جس نے اپنے بھائی اذفونش کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی تھی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ اردونی کا سفیر مصالحت اور مراسم اتحاد قائم کرنے کا پیام لایا تھا۔ خلیفہ ناصر نے مصالحت کر لی اور دوستانہ مراسم قائم رکھنے کا عہد نامہ لکھ دیا۔ پھر ۳۴۵ھ میں اردونی نے اس صلح نامہ میں فرذلند بن غندشلب سردار قشتالہ کو داخل کرنے کی درخواست پیش کی۔ خلیفہ ناصر نے اس درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت فرما کر فرذلند کو بھی عہد نامہ میں شامل کرنے کی اردونی کو اجازت دی۔ قریب عرصہ تک شانجہ نے اپنے باپ شانجہ بن فرذلند کے بعد جلیقیہ پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ کیونکہ اس کے بعد اہل جلیقیہ اس سے باغی و منحرف ہو گئے۔

خلیفہ ناصر اور فرذلند: فرذلند سردار قشتالہ نے موقع پا کر جلیقیہ کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور اردونی بن ردمیر کی جانب مائل ہو گیا۔ غرسیہ بن شانجہ ملکہ طوطہ بنت اشنیر والیہ بنبلونہ کا پوتا تھا اسے اپنے پوتے کی تباہی و بربادی سے رنج و ملال ہوا۔ سامان سفر درست کر کے وفد کے ساتھ ۳۴۷ھ میں خلیفہ ناصر کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اپنی اور اپنے بیٹے شانجہ بن ردمیر کی مصالحت اور اپنے پوتے غرسیہ کی امداد کی درخواست پیش کی۔ ملکہ طوطہ کے ساتھ شانجہ اور غرسیہ بھی آئے ہوئے تھے۔ خلیفہ ناصر نے ان لوگوں سے عزت و احترام سے پیش آیا۔ ان کی درخواست کے مطابق ملکہ طوطہ اور شانجہ کے ساتھ مصالحت کر لی۔ صلح نامہ کی تکمیل کر دی۔ غرسیہ بادشاہ جلیقیہ کے ہمراہ فوجیں روانہ کیں۔ عساکر اسلامیہ نے غرسیہ کو جلیقیہ کا دوبارہ بادشاہ بنایا۔ چنانچہ جلیقیہ نے اردونی کی اطاعت سے منحرف ہو جانے کا اعلان کر دیا۔ غرسیہ نے خلیفہ ناصر کی خدمت میں شکریہ کا خط روانہ کیا اور عزیز و قریب و جوار کے لوگوں کو خلیفہ ناصر کی امداد و اعانت اور فرذلند سردار قشتالہ کی بدعہدی اور بے وفائی سے مطلع کیا جس سے لوگوں کو فرذلند کی طرف سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اس زمانہ سے خلیفہ ناصر مرتے دم تک غرسیہ کی ہمدردی اور اعانت میں مصروف رہا۔

ملوک برشلونہ و طرکونہ کی مصالحت: ان دنوں ملک و بادشاہ فرانس مشرقی کا سفیر آیا تھا اسی زمانہ میں بادشاہ برشلونہ اور طرکونہ کے سفیر بھی مصالحت و اتحاد قائم کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ خلیفہ ناصر نے ان کی درخواست کے مطابق ان لوگوں سے بھی مصالحت کر لی۔ اس کے بعد روما کا سفیر اطاعت و اعانت اور محبت کی جوڑی رکھنے کے لئے حاضر ہوا۔ خلیفہ ناصر نے اس سے بھی مراسم و اتحاد جاری رکھنے کا عہد کر لیا۔

عبداللہ بن خلیفہ ناصر کی سازش و قتل: خلیفہ ناصر نے اپنے بیٹے حکم کو اپنا ولی عہد بنایا تھا اور اپنے تمام لڑکوں پر اسے فضیلت دے رکھی تھی۔ کاروبار سلطنت میں بھی اسے دخیل کر لیا تھا۔ اکثر امور سلطنت کا انتظام اسی کے سپرد تھا اگرچہ حکم کو

بھائی عبداللہ عقل و فراست میں حکم سے کم نہ تھا۔ لیکن باپ کا منظور نظر نہ تھا۔ یہ امر عبداللہ کو بے حد ناگوار تھا۔ موقع کا منتظر تھا۔ بالآخر اس دلی رنجش نے باپ کی مخالفت کرنے پر ابھار دیا۔ اس نے ان اراکین حکومت کو بھی اس مخالفت میں شریک کرنا چاہا جن کے دل پہلے سے اس مرض میں مبتلا ہو چکے تھے ان لوگوں نے نہایت خوشی سے عبداللہ کی درخواست کو منظور و مقبول کیا۔ انہی لوگوں میں سے یامرقی وغیرہ تھے۔ شدہ شدہ اس کی خبر خلیفہ ناصر تک پہنچی خلیفہ ناصر نے تفتیش شروع کی تھوڑی ہی کوشش سے اصلی واقعہ کا انکشاف ہو گیا۔ فوراً اپنے بیٹے عبداللہ اور یامرقی کو ان تمام اراکین دولت کے ساتھ جو اس سازش و فتنہ پردازی میں شریک تھے گرفتار کر لیا اور ۳۳۹ھ میں ان سب اہل رسیدوں کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔

تعمیرات: جس وقت خلیفہ ناصر کی حکومت اور سلطنت اندرونی اور بیرونی خدشات اور خطرات سے محفوظ ہو گئی اور معقول طور سے اس کی امارت و حکمرانی کو استقلال و استحکام حاصل ہو گیا۔ اس وقت خلیفہ ناصر نے تعمیرات کی طرف توجہ فرمائی۔ خلیفہ ناصر کے دادا امیر محمد اور اس کے باپ عبدالرحمن اوسط اور اس کے دادا حکم نے یکے بعد دیگرے اپنے اپنے محل سرا صرف کثیر سے نہایت اعلیٰ درجہ کے بنوائے تھے۔ ان میں سے قصر الحیر، مجلس کامل اور قصر منیف بھی تھے۔ جب عبدالرحمن ناصر کا دور حکومت آیا تو اس نے بھی قصر الخلافہ کے پہلو میں محل سرا تعمیر کرایا اور اس کا نام "دارالروضہ" رکھا پہاڑ سے اس شاہی محل میں نل کے ذریعہ پانی لایا۔ مختلف ملکوں اور سرزمینوں سے بڑے بڑے مہندسوں اور انجینئروں کو طلب کیا۔

چنانچہ وہ لوگ دور دراز ملکوں سے قرطبہ میں آنے شروع ہو گئے بغداد اور قسطنطنیہ کے مشہور مشہور کاریگروں نے زحمت سفر گوارا کر کے قرطبہ میں قیام اختیار کیا۔ محل سراؤں کی تعمیر کے بعد حمام کی تعمیر کی جانب متوجہ ہوا۔ محل سراؤں کے باہر میدان میں حمام تعمیر کرایا اور پہاڑ کی بلند چوٹی سے پانی لایا۔ دونوں کے درمیان فاصلہ کافی سے زیادہ تھا۔ اس کے بعد مدینۃ الزہراء کا بنیادی پتھر رکھا اور اس کی تکمیل و تعمیر کے بعد اسے اپنا دارالحکومت اور مرکز سلطنت قرار دیا۔ اس شہر میں بھی بڑی بڑی عمارتیں عجیب و غریب محل سرائیں اور بیوتات جو اس سے قبل کی تعمیرات سے اعلیٰ درجہ کے تھے تعمیر کرائے ان باغات میں جانوروں کے رہنے کے لئے جدا جدا مکانات اور سائبان اس قدر وسیع بنوائے کہ ہر جانور اس کی فضا کو وطن جان کر مکمل اور طبعی طور سے رہ سکتا تھا۔ اس شہر میں "دارالصناعۃ" آلات حرب اور زیورات کے بنانے کا بھی بڑا کارخانہ جاری کیا گیا جامع قرطبہ میں بہت بڑا شامیانہ لوگوں کو تمازت آفتاب سے بچنے کے لئے بنوا کر نصب کرایا۔

خلیفہ ناصر کی وفات: خلیفہ ناصر نے جس کی ذات سے اسلام کی شان، دین کی شوکت از سر نو قائم ہوئی تھی اسی شان دارالسلطنت چھوڑ کر ۳۵۰ھ میں سفر آخرت اختیار کیا۔

خلیفہ ناصر[1] کے چار قاضی تھے مسلم بن عبدالعزیز، احمد بن بقی بن مخلد، محمد بن عبداللہ ابن ابی عیسیٰ اور منذر بن سعید بلوطی۔

---

[1] خلیفہ عبدالرحمن ملقب بہ ناصر لدین اللہ بنو امیہ اندلس کے عظیم تاجداروں میں تھا جس کے عہد حکومت کا سکہ تین سو سال تک رواں رہا۔ تخت نشینی کے وقت اس کی عمر اکیس سال کی تھی۔ یہ نہایت ذہین اور ... تمام ممالک ہسپانیہ میں فتنہ و فساد کی گرم بازاری اور ملکی سیاست آئے دن کی بغاوتوں اور سرحدی عیسائی فرمانرواؤں کے حملوں سے کمزور ہو رہا تھا عبدالرحمن ناصر نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد پہلے باغیوں پر توجہ کی ان کو بالکل زیر کر کے اپنا مطیع کیا۔ اس کے بعد سرحدی عیسائی ممالک پر جہاد کرنے میں مصروف ہوا ... شاہ اندلس کو شکست ... میں بہ سالار میدان جنگ کی حیثیت سے اپنے لشکر کے ہمراہ جاتا تھا۔ اس سے لشکریوں کے جوش دل کی عجب کیفیت ہو جاتی تھی اور ہر سپاہی اپنے امیر کے حکم میں سرفروشی اور فد

[illegible] اپنی سیادت کھو [illegible] پورے [illegible] سال کی [illegible] عبد الرحمٰن ناصر نے اندلس کو [illegible] مغرب کی نظروں سے بچا کر [illegible] اور [illegible] قائم کی [illegible] جب [illegible] کی [illegible] سلطنت کی [illegible] سے خلیفہ بغداد کو [illegible] خلافت کی چادر [illegible] خاندانی حکومت کے [illegible] نے اپنے [illegible] عبد الرحمٰن نے [illegible] عبد الرحمٰن نے جیسا لقب اختیار کیا تھا ویسا ہی [illegible]

قرطبہ [illegible] علوم اور فنون کا [illegible] مرکز [illegible] تھا۔ طلبہ دور دراز ملکوں سے تحصیل علم کے لیے یہاں آتے تھے [illegible] تعلیم یہاں ہوتی تھی۔ یہاں [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے۔

خلیفہ کے [illegible] یہ کیفیت تھی [illegible] کے لیے خلیفہ مصر کے دربار میں آتے تھے۔ [illegible] درخواست پیش کرنے کی غرض سے سفیر بھیجے تھے۔ [illegible] خلیفہ ناصر کی [illegible] سفیر [illegible] خلیفہ مصر [illegible] ان سفیروں کے [illegible] خلیفہ ناصر کے بیٹے [illegible] سفیروں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] خلیفہ مصر کی طرف [illegible] صندوقچے [illegible] صندوق کے اندر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب: ۳۱

الحکم (ثانی) المستنصر باللہ ۳۵۰ھ تا ۳۶۶ھ

تخت نشینی: خلیفہ ناصر کی وفات پر حکم ملقب بہ المستنصر باللہ تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ عہدۂ حجابت (لارڈ چیمبرلین) جعفر صقلی کو مرحمت فرمایا۔ اس نے مستنصر کو جس دن اس نے تخت حکومت پر قدم رکھا تھا ایک تحفہ پیش کیا جس میں طرح طرح کی قیمتی قیمتی اشیاء تھیں جیسا کہ ابن حیان نے (مقتبس) میں تحریر کیا ہے۔ وھو ہذا۔

"ایک سو فرانسیسی تمام عمدہ نسل کے گھوڑوں پر سوار گھوڑوں، تیغوں، زرہوں، ڈھالوں، ہندی خودوں سے آراستہ تھے۔ سو بیش قیمت اقسام کی زرہ، تین سو خود، ایک سو "بیضہ ہندیہ"، پچاس خود شیہ (کلغی والے)، پگڑی فرانس کی مشہور اور اعلیٰ درجے کی طلا شاہیہ سے تیکی تھیں اور قیمتی تھیں۔ تین سو فرانسیسی حربے، ایک سو سلطانی زاماتیں، دس جوشن طلائی، کچھ طلائی بگلیں جو بھینس کی سینگ کی بنائی گئی تھیں۔

اہل جلالقہ کی سرکشی: خلیفہ ناصر کی وفات کے بعد جلالقہ کو ملک گیری کی خواہش دامن گیر ہوئی فوجیں آراستہ کر کے سرحد پر آ پڑے خلیفہ حکم نے اس سے مطلع ہو کر بذات خود اس مہم کے سر کرنے کے لئے کوچ کیا اور اس شدت سے جلالقہ پر حملہ کیا کہ ان کے دانت کھٹے ہو گئے بوریا بستر سنبھال کر سرحد بلاد اسلامیہ سے کوچ کر گئے مصالحت کا پیام دیا اور اپنے اس خیال خام سے باز آئے جسے انہوں نے خلیفہ ناصر کی وفات کر جانے سے اپنے دماغوں میں پکانا شروع کیا تھا۔

بلاد جلیقیہ پر فوج کشی: اس کے بعد اس کا آزاد غلام غالب بلاد جلیقیہ پر جہاد کے لئے کمر بستہ ہو کر فوجیں آراستہ کر کے دارالحرب میں داخل ہونے کی غرض سے شہر سالم کی طرف روانہ ہوا جلیقیہ نے بھی اس خبر سے مطلع ہو کر فوجیں فراہم کیں۔ دونوں فوجوں کا ایک وادی میں مقابلہ ہوا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد عساکر اسلامیہ نے عیسائیوں کو شکست دی اور ان کے لشکر گاہ کو لوٹ کر فردلند قومس کے شہر پر چڑھ گئے اسے بھی تاخت و تاراج کر کے مظفر و منصور مال غنیمت لئے ہوئے واپس ہوئے۔

شانجہ بن ردمیر کی عہد شکنی: اسی زمانہ میں شانجہ بن ردمیر بادشاہ جلیقیہ کو بدعہدی کا خیال پیدا ہوا اور خلاف عہد نامہ ممالک اسلامیہ کی جانب پیش قدمی شروع کی۔ خلیفہ حکم نے یحییٰ بن محمد تجیبی والی سرقسطہ کو افواج اسلامیہ کا افسر بنا کر اس مہم کے سر

---

[1] بلاد اسلامیہ کے سرحد پار کے علاقے۔

کرنے کے لیے روانہ کیا' بادشاہ جلالقہ شانجہ کی کمک پر آیا' قسطان کی لڑائی ہوئی میدان یحییٰ کے ہاتھ رہا' عیسائیوں کو بہت بری طرح شکست ہوئی' بھاگ کر قوریہ میں اپنی جان بچائی' عساکر اسلامیہ نے جی کھول کر شانجہ کے مقبوضات کو تاخت و تاراج کیا اور بہت سامال غنیمت لے کر واپس ہوئے۔

غالب اور وشقہ کی فتوحات : انہی دنوں ہذیل بن ہاشم اور غالب (موالی حکم) نے باجازت خلیفہ حکم سرحدی عیسائی مقبوضات پر جہاد کے لیے گئے اور کامیابی کے ساتھ واپس آئے' حکم کی فتوحات کی تمام سرحدی ملکوں میں دھوم مچ گئی۔ سرحدی اسلامی سپہ سالاروں کے حوصلے بڑھ گئے۔ ہر طرف سے فتح یابی اور کامیابی کی بشارتیں آنے لگیں۔ ان فتوحات میں سب سے بڑی اور نمایاں فتح قلعہ مقبوضات شنت منکس کی فتح تھی۔ جو غالب کے ہاتھ پر ہوئی۔ خلیفہ حکم نے قلعہ غرماز کو تعمیر کرایا اور اپنی خاص توجہ اس کی جانب مصروف کی۔ اس کے بعد قلونیہ کی فتح ہے۔ قلونیہ کے سر کرنے کا سہرا سپہ سالار وشقہ کے سر پہ باندھا گیا۔ اس کے فتح ہونے سے بہت سامال و اسباب آلات حرب رکاب زرہ اور غلہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ لگا۔ اس کے مضافات سے مویشی' بکریاں' گھوڑے' کھانے پینے کی چیزیں اور قیدی جو تعداد و شمار سے باہر تھے عساکر اسلامیہ کے ہاتھ آئے۔ پھر ۳۵۲ھ میں غالب سپہ سالار افواج اسلامی نے بلاد الفرنج پر چڑھائی کی اس مہم میں یحییٰ بن محمد تجیبی اور قاسم بن مطرف بن ذی النون وغیرہ نامی گرامی اور ماہر سپہ سالار بھی شریک تھے' عساکر اسلامیہ نے پہلے قلعہ غرماج پر قبضہ حاصل کیا۔ اس کے بعد دشمن کے شہروں میں تاخت و تاراج کرتے ہوئے گھس پڑے اور کامیابی کے ساتھ واپس آ گئے۔

مجوسیوں کا بحری حملہ و پسپائی : اسی سنہ میں مجوسیوں کی کشتیوں کا بیڑہ بحر کبیر کے ساحل سے آ لگا اور ان لوگوں نے خشکی پر اتر کر اشبونہ کے مضافات میں غارت گری اور لوٹ مار شروع کر دی۔ اہل اشبونہ مسلح ہو کر مقابلہ پر آئے اور مجوسیوں سے لڑنے لگے مجوسی گھبرا کر اپنی کشتیوں کی جانب واپس ہوئے۔ خلیفہ حکم کو اس کی خبر لگی تو اس نے امرائے بحر اور شاہی سپہ سالاروں کو سواحل کی محافظت کی ہدایت اور تاکید کی اور عبدالرحمن بن رماحس امیر البحر کو حکم دیا کہ جس قدر ممکن ہو جنگی کشتیوں کا ایک بیڑہ مجوسیوں سے جنگ کرنے کو بھیج دو۔ اس حکم کے صادر ہوتے ہی یہ اطلاع پہنچی کہ سواحل کے ہر طرف سے عساکر اسلامیہ نے حملہ کر کے مجوسیوں کو ان کی پیش قدمی کا مزہ چکھا کر اور ذلیل و خوار کر کے واپس کر دیا۔

خلیفہ حکم اور اردون بن اذفونش : ان واقعات کے بعد اردون بن اذفونش معزول شہزادہ جلالقہ دربار حکم میں حاضر ہوا اور بکمال عجز و الحاح یہ درخواست کی کہ مجھے تخت حکومت پر بحال و قائم ہونے میں مدد دیجئے۔ اردون کا چچازاد بھائی شانجہ بن ردمیر باعانت خلیفہ ناصر تخت حکومت پر متمکن ہو گیا تھا اور عیسائیوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی تھی' اس وقت اردون اپنے داماد فرذلند بن غندشلب کے پاس چلا گیا تھا۔ خلیفہ ناصر کی وفات کے بعد اردون کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید خلیفہ حکم بھی شانجہ کا معاون نہ ہو جائے جیسا کہ اس کا باپ خلیفہ ناصر اس کا معین ہوا تھا۔ اس خیال کا پیدا ہونا تھا کہ سامان سفر درست کر کے بطور وفد خلیفہ حکم کی خدمت میں حاضر ہو کر پناہ گزین ہو گیا۔ خلیفہ حکم نے اس سے ملاقات کرنے کے لیے ایک خاص دن مقرر کیا اور جیسا کہ اس سے پہلے سفراء و سلاطین کے آنے پر دربار سجایا گیا تھا اردون کے آنے پر بھی ایوان خلافت آراستہ کیا گیا۔ ابن حیان نے اس آراستگی و اہتمام کو اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ پہلے دربار کا حال تحریر کیا ہے

خلیفہ حکم اور اردون کے مابین معاہدہ: الغرض خلیفہ حکم کی خدمت میں اردون باریاب ہوا خلیفہ حکم نے بیٹھنے کی اجازت دی اس کے دشمن کے مقابلہ میں امداد کا وعدہ کیا اور چونکہ اردون خود دربار شاہی میں حاضر ہوا تھا اس وجہ سے خلعت عنایت کیا۔ معاہدہ اسلام کی دوستی اور فرڈی نند قومس سے قطع تعلق کر لینے کی شرط پر عہد نامہ لکھا گیا۔ خلیفہ حکم نے توثیق عہد و قرار کی غرض سے اردون کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور اردون نے اپنے بیٹے غرسیہ کو مزید اطمینان کے لئے دربار خلافت میں بطور ضمانت کے پیش خدمت رہنے کا وعدہ کیا چنانچہ تکمیل عہد نامہ کے بعد صلے اور جائزے اردون کو اور اس کے ہمراہیوں کو مرحمت ہوئے۔ واپسی کے وقت ان لوگوں کے ہمراہ قرطبہ کے چند ذی عزت امراء اور ولید بن مغیث قاضی اصبغ بن عبداللہ بن جاثلیق اور عبداللہ بن قاسم مطران وغیرہ بھیجے گئے کہ اردون کے ملک میں پہنچ کر اس کی تخت نشینی کی رسم میں شریک ہوں اور اس کے رہن کو قرطبہ لے آئیں یہ واقعہ ۳۵۱ھ کا ہے۔

خلیفہ حکم اور شانجہ کے مابین معاہدہ کی تجدید: اس کے بعد ذرون اردون کے ابن عم شانجہ بن رذمیر نے بھی اہل جلیقیہ و سمورہ کے سرداروں اور ... کی طرح بطور وفد دربار شاہی میں اظہار اطاعت اور شاہانہ اقتدار تسلیم کرنے کی غرض سے روانہ کیا اور یہ پیغام بھیجا کہ جس طرح آپ کے پدر بزرگوار خلیفہ ناصر نے مجھے تخت حکومت پر متمکن فرمایا تھا اسی طرح آپ بھی مجھے بحال و قائم رکھئے۔ خلیفہ حکم نے ان لوگوں کے عہد و اقرار کو بہ چند شرائط قبول و منظور فرمایا۔ ان شرطوں میں سے ان قلعوں اور برجوں کا منہدم کرانا تھا جو مسلمانوں کی سرحد پر بنائے گئے تھے۔

فرانسیس اور ملوک برشلونہ و طرکونہ کی سفارتیں: اس کے بعد ہی بادشاہ فرانس کی طرف سے بروایت رسم اتحاد قائم رکھنے کی سفارت آئی اسی وقت ملوک برشلونہ اور طرکونہ نے بھی سفارتیں اظہار مودت کی غرض سے بھیجیں اور یہ درخواست کی کہ دونوں سلطنتوں میں جیسا کہ اس سے پیشتر رسم اتحاد تھی ویسی قائم و بحال رکھی جائے۔ سفارت کے ساتھ ان دونوں بادشاہوں نے کچھ تحفے بھی بھیجا تھا وہ ۲۰ خدام صقلبیہ کے قوی ہیکل امراؤں کے لڑکے تھے بیس قنطار[1] سمور کا، پانچ قنطار قصدیر[2] دس صقلبی زرہیں اور دو سو فرانسیسی تلواریں۔ خلیفہ حکم نے ان لوگوں کے تحائف کو قبول فرمایا اور ان شرائط سے مصالحت کر لی کہ یہ دونوں ان قلعوں کو منہدم و مسمار کرا دیں جو حدود ملک اسلامیہ کے قریب واقع ہیں اور یہ دونوں آئندہ اپنے ہم مذہب کی مدد خلافت مآب کے خلاف نہ کریں اور عیسائیوں کو مسلمان تاجروں کی مزاحمت اور ایذا رسانی سے روک دیں۔

غرسیہ بن شانجہ سے تجدید معاہدہ: اس کے بعد غرسیہ بن شانجہ بادشاہ بشکنس کے سفراء و رؤساء و علماء نصاریٰ کے ایک گروہ کے ساتھ دربار حکم میں حاضر ہو کے مصالحت کی درخواست پیش کی۔ گرچہ اس نے سفارت بھیجنے اور مصالحت کی درخواست کرنے میں توقف کیا تھا مگر خلیفہ حکم نے اپنی فیاضی اور مکارم اخلاق سے اسے محروم نہ رکھا اس کی بھی درخواست منظور فرمائی۔ چنانچہ سفراء بادشاہ بشکنس نے کامیابی کے ساتھ مراجعت کی۔

بوریل بن بلاکش کی سفارت: [illegible] میں بوریل بن بلاکش (سردار مغربی جلیقیہ) جو سب میں سربرآوردہ اور ممتاز

---

[1] ایک قنطار سو رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل بارہ اوقیہ کا ہوتا ہے ۱۲ مترجم۔

[2] قصدیر یا قزدیر ایک معدنی شے ہے ۱۲ مترجم۔

تھی، دارالخلافت قرطبہ میں خلیفہ حکم کی خدمت میں آیا۔ خلیفہ حکم نے اس کی بڑی خاطر و مدارات کی اور اس کی عزت افزائی کا حکم دیا اور اس سے ملنے کا ایک خاص دن مقرر کیا جس میں تمام شاہی جاہ و جلال اور بارگاہ آراستہ کی گئی۔ چنانچہ حسن بن قنون نے حاضر ہو کر اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کیا اور کچھ درخواست پیش کی۔ خلیفہ حکم نے اس کی خواہش اور مدعا کے مطابق اس کے بیٹے یحییٰ کو جو مقید تھا رہا کر دیا اور بہت سا مال و زر وظیفہ اس کے ہمراہیوں میں تقسیم کر دیا اس کے بعد وہ ایک مجمع سواری کے ساتھ رخصت ہوا۔ [illegible] اور [illegible] اس نے بعد خلیفہ حکم کے [illegible] اس سے بار دیگر ملاقات کی۔

ملوکِ زناتہ، مغراوہ اور مکناسہ کی اطاعت: اس واقعہ کے بعد خلیفہ حکم کی فوجیں مغرب الاقصیٰ اور المغرب الاوسط کی جانب بڑھیں اور ملوک زناتہ مغراوہ اور مکناسہ نے خلیفہ حکم کے شاہی اقتدار کو تسلیم کرنے کا پیغام دیا۔ ان لوگوں نے جیسا عام رواج تھا خلیفہ حکم کے نام سے بیعت میں داخل ہو کر شاہی اقتدار کو تسلیم کیا اور ان کے نام کا خطبہ اپنے ممالک کی جامع مساجد میں پڑھے جانے لگے۔ اس حکومت [illegible] اس ملک میں ایک کا دور [illegible] مستحکم ہوا۔

بنی برزال، خزر اور بنی ابی العافیہ کے وفود: ان کے علاوہ بنی برزال اور بنی ابی العافیہ بطور وفد کے دربار حکم میں حاضر ہوئے تھے۔ چنانچہ خلیفہ حکم نے ان لوگوں کا حسب حال عطایات کے نہایت اعزاز سے خیر مقدم کیا اور بہت عزت سے واپس کیا۔ ان کے سردار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] تحریری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی جانب روانہ [illegible] [illegible] کر دیا گیا۔

علم و ادب کی سرپرستی: خلیفہ حکم علوم اور فنون کا شیدائی اور علم و فضل کا قدر دان اور ان کی عزت کرنے والا تھا۔ اس کو کتابوں کا بے حد شوق تھا اس نے ایک عظیم الشان کتب خانہ قائم کیا تھا جس میں بے شمار کتابیں تھیں اس سے پیشتر ملک اندلس میں کسی نے اس قدر کتابیں جمع نہیں کی تھیں۔

ابن خلدون لکھتا ہے کہ مجھ سے تلید خصی نے جو کتب خانہ کا مہتمم تھا بیان کیا کہ خلیفہ حکم کے شاہی کتب خانہ میں صرف دیوانوں کی فہرست چوالیس جلدوں میں تھی جو فہرست کی شکل میں [illegible] اوراق تھے جن میں صرف دیوانوں کے نام درج تھے۔ ان کتابوں کے علاوہ حکومت قرطبہ میں علم و فضل کا بازار گرم ہو گیا تھا اور دور دراز ملکوں سے اہل علم و فضل وہاں کی کشش کی وجہ سے کھنچے چلے آتے تھے۔ ابوعلی القالی مصنف کتاب الامالی بغداد سے [illegible] قرطبہ چلا آیا خلیفہ حکم نے اس کی بے حد عزت اور قدر کی۔ [illegible] [illegible] کے علم سے فائدہ اٹھایا [illegible] [illegible] خلیفہ حکم نے اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کر لیا تھا علم سے [illegible] [illegible] [illegible] کتابوں کے [illegible] [illegible] تمام عالم میں مختلف کتابوں اور تیار کرا کر [illegible] قدر [illegible] [illegible] ان کی خریداری میں صرف کر کے ان کو حاصل کرتا اور قرطبہ بھیجتا۔ چنانچہ [illegible] ابوالفرج اصفہانی نے جو کتاب الاغانی کی تصنیف کی تھی اس سے [illegible] [illegible] کتاب [illegible] اپنے کتب خانہ میں داخل کر لیا تھا۔

چنانچہ ابوالفرج اصفہانی مصنف کتاب الاغانی کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آیا۔ ابوالفرج خاندان بنی امیہ سے تھا حکم نے ایک ہزار دینار سرخ اس کے پاس بھیج دیئے اور [illegible] نسخہ کتاب مذکور کا عراق میں شائع ہونے سے پیشتر منگوا کر کتب خانہ میں رکھ دیا۔ ایسا ہی واقعہ قاضی ابوبکر ابہری مالکی کے ساتھ پیش آیا۔ غرض کہ اس نے [illegible] کی ترویج میں [illegible] بڑے بڑے [illegible] خطاط اور مصور و جلد ساز وغیرہ دارالخلافت قرطبہ میں [illegible] جو کتاب [illegible] اس کی نقل کر لی جاتی تھی غرض اندلس میں اس قدر کتابوں کا ذخیرہ فراہم ہو گیا تھا کہ خلیفہ حکم سے پہلے اور اس کے بعد کبھی جمع نہیں ہوا۔ [illegible] عباسی ابن مستعصم تاجدار سلطنت بغداد نے اپنا [illegible] ذخیرہ کتب [illegible] کیا تھا۔ اس [illegible] سے [illegible] بہ کل سرائے شاہی قرطبہ میں [illegible] جب [illegible] فروخت کر دی گئیں۔ [illegible] منصور بن ابی عامر کا خادم خاص تھا [illegible] اس وقت [illegible] قرطبہ میں [illegible] اور [illegible] ان پر قابض ہو گئے جو جا بجا [illegible] جیسا کہ ہم آئندہ تحریر کریں گے۔

خلیفہ حکم کی وفات۔ خلیفہ حکم کے عہد خلافت میں [illegible] المغرب الاقصیٰ [illegible] پر ان کا [illegible] رہی۔ [illegible] نے نہایت خوشی [illegible] اور [illegible] تسلیم کیا۔ اس کے نام کا خطبہ اپنے [illegible] اور مسجدوں میں پڑھا۔ [illegible] حکم نے خلافت [illegible] سے [illegible] کی [illegible] بھیجی ہوئی تھی۔ [illegible] کیا۔ ان کے [illegible] آل [illegible] ابی [illegible] بطور [illegible] آئے ان لوگوں نے اندلس [illegible] کی اور [illegible] عنایت کئے۔ اس کے بعد خلیفہ حکم المستنصر [illegible] دار اندلس [illegible] میں [illegible] کہ [illegible] ہو گیا اور [illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صادق کی خدمت میں [illegible]

[illegible]

خلیفہ منصور نے ارشاد کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب: ۲۲

دورِ زوال

ہشام المؤید باللہ

تخت نشینی: اس کے بعد اس کے بیٹے ہشام نے تخت خلافت پر قدم رکھا۔ بیان ہے کہ اس وقت اس کی عمر [illegible] تھی۔ حد بلوغ تک [illegible] تھا۔ خلیفہ حکم نے ہشام کے زمانہ ولی عہدی ہی میں محمد بن ابی عامر کو ہشام کی وزارت پر متعین کیا تھا۔ محمد بن ابی عامر پہلے [illegible] تھا، میں ملازم تھا۔ خلیفہ حکم نے اس کی حسن خدمت کو دیکھ کر وزارت کے عہدہ پر ترقی کر دیا۔ بتدریج تمام امور کا انتظام اسی کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ بڑا ہوشیار اور لیاقت مند تھا۔ مستقل طور سے وزارت کا کام کرتا تھا اور خلیفہ حکم کی آنکھوں میں [illegible] عزت اور وقار ہو گئی۔ جب خلیفہ حکم نے انتقال فرمایا تو اس نے ہشام کی حکومت کی بیعت لی اور المؤید باللہ کا معزز خطاب تجویز کیا۔ اس وقت محمد بن ابی عامر نے خلیفہ کے [illegible] دار الخلافت [illegible] مغیرہ بن عبد الرحمن (خلیفہ حکم کے بھائی) [illegible] المؤید [illegible] کیا [illegible] کے [illegible] شرکت کی اور [illegible] ہشام کی خلافت و امارت کی سب سے بیعت خاصہ لے لی۔

محمد بن ابی عامر: محمد بن ابی عامر نے اختیارات حاصل کر کے ہشام کی کم سنی کی وجہ سے امور سیاسی میں [illegible] تھا اور سلطنت و ریاست کے سیاہ و سفید کرنے کا مختار ہو گیا تھا۔ خلیفہ حکم کی وفات کے بعد [illegible] گئے۔ اس کی وزارت اور حکومت کے ساتھ چالیس [illegible] کے ذریعے سے [illegible] کر دیے۔

منصور بن ابی عامر قبیلہ [illegible] سے تھا۔ [illegible] عبد اللہ بن [illegible] بن محمد بن عبد اللہ بن عامر محمد بن ولید بن یزید بن عبد الملک معافری [illegible] (منصور کا [illegible]) طارق [illegible] اندلس کے [illegible] آیا تھا۔ فتح اندلس میں اس نے بہت بڑا [illegible] منصور ابن ابی عامر بہت بڑا با اقبال شخص تھا [illegible] وزارت کے مرتبہ تک پہنچا۔ خلیفہ حکم جیسے شخص نے اپنے بیٹے ہشام کا قلمدان وزارت اس کے سپرد کیا [illegible]

محمد بن ابی عامر کی حکومت کی خلیفہ حکم کے انتقال ہو جانے پر خلیفہ ہشام نے محمد بن ابی عامر کو وزارت کا عہدہ عطا کیا۔ محمد نے اپنے مددگار جاسوس اور مخبر تمام شہروں میں سے خلیفہ ہشام کو اپنا بنا لیا [illegible] کوئی [illegible] صاحب [illegible] بھی اتفاق سے ان لوگوں کو ایسا [illegible] تھا کہ کسی کی [illegible] تھی [illegible] کے ہاتھ سے بالکل [illegible] آ گئے تھے، شاہی فوجوں کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کیا۔ علماء کے مراتب بڑھائے، اہل علم کی قدر افزائی کی۔ اہل بدعت کا قلع قمع کیا۔ نہایت دانشمند مہذب، بہادر، شجاع، فنون جنگ سے واقف، مذہب کے بے حد پابند تھے۔ [illegible] دولت اور ارکان سلطنت میں سے جن لوگوں نے ان کی مخالفت اور ان سے حسد میں جرأت کی، ان لوگوں میں سے کسی کو ملک سے کسی کو معزول کیا، کسی کو قید کر دیا اور کسی کو کسی ذریعے سے قتل کرا دیا۔ [illegible] امور خلیفہ ہشام نے محمد [illegible] شاہی فرمان کے ذریعے سے سرانجام ہوتے تھے۔ رفتہ رفتہ محمد بن ابی عامر نے اپنے تمام مخالفوں کا خاتمہ کر دیا اور ان کی جماعت کو منتشر کر دیا۔ سب سے پہلے [illegible] خلافت کے متعلق [illegible] جب مصحفی [illegible] کے لئے [illegible] سے [illegible] کر دیا۔ جب مصحفی نے ان لوگوں کو [illegible] سے [illegible] میں سے [illegible] تھے۔

اس کے بعد محمد بن ابی عامر نے غالب (حکم کے مولیٰ) [illegible] کی بیٹی سے عقد کر لیا اور [illegible] ان کی امانت [illegible] کے ذریعے [illegible] مصحفی [illegible] کے اقتدار [illegible] سلطنت سے [illegible] کے معزول [illegible] ان کے بعد [illegible] جعفر بن علی [illegible] کے ذریعے [illegible] جعفر [illegible] حکومت [illegible] حکم سے [illegible] کی [illegible] کے بعد [illegible] جعفر [illegible] صاف [illegible] سرداران [illegible] سے سازش کر کے [illegible] کی [illegible] الغرض محمد بن ابی عامر نے ارکان سلطنت [illegible] سرداران دولت کی [illegible] سے فارغ ہو کر [illegible] کی جانب [illegible] سے [illegible] کو [illegible] ان [illegible] حکومت سلطنت کے تمام [illegible] کے کام [illegible] لوگوں [illegible] سرداری عطا کی۔

محمد بن ابی عامر کا عروج: محمد بن ابی عامر نے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] خلافت [illegible] کر کے [illegible] خلیفہ [illegible] شان [illegible] کے [illegible] خلافت [illegible] کے [illegible] محمد بن ابی عامر نے [illegible] حکومت [illegible] سلطنت [illegible] سرداری [illegible] مراتب [illegible] کے [illegible] استقلال اور [illegible] حکومت [illegible] کے [illegible] تمام [illegible] کے لئے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] کرنے لگا۔

محمد بن ابی عامر نے اقتدار ہی پر اکتفا نہیں کیا تھا بلکہ یہ حکم بھی صادر کیا تھا کہ بادشاہوں کی طرح میری تعظیم و تکریم کی جائے اور انہی کی طرح مجھے آداب و القاب لکھے جایا کریں۔ چنانچہ اس نے منصور کے لقب سے اپنے کو ملقب کیا تھا۔ منشور، فرامین اور سکے اسی کے نام سے جاری کیے جاتے تھے منبروں پر اسی کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ تمغہ بھی اسی کے نام کا منسوب کر دیا گیا۔ جھنڈوں پر بھی اسی کا نام لکھوایا گیا۔ اس کا شاہی دفتر علیحدہ تھا۔ اس کی فوج بربریوں اور آزاد غلاموں سے مرتب تھی۔ نو مسلموں اور غلاموں کو بڑے بڑے عہدے دیے جاتے تھے۔ ان جوانوں اور حکومت [illegible] بڑا جوان مرد اور دلیر تھا۔ بہادر اور جنگ کا ماہر ہونے کی وجہ سے مضبوط حکمران ثابت ہوا تھا۔ اپنے زمانہ حکومت میں اس نے باون جہاد کئے ایک بار بھی اس کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہوا۔ عیسائی اس کی فوج کی دہشت سے خائف اور ہراساں رہتے تھے۔ اس کی فوج کو کوئی صدمہ پہنچے اور اسے کسی مہم پر شکست کا سامنا ہوا۔ اس کی فوج نے [illegible] سرحدی علاقہ سے [illegible] کے سواحل پر [illegible] تیغ کی تھی۔ [illegible] چالوں سے ملوک [illegible] کی قوت کو کمزور کر رہا تھا۔ یہی اسباب تھے جن سے اس کی حکومت کا تمام ملک مغرب میں کامیابی کے ساتھ چلا۔

فاس پر فوج کشی: مغرب زناتہ نے اپنی بد قسمتی کا نتیجہ [illegible] اس کی اطاعت قبول کر لی تھی اس نے شاہی اقتدار کو طوعاً و کرہاً تسلیم و قبول کر لیا تھا اس کا بیٹا عبدالملک ملوک مغرب [illegible] ان پر [illegible] دیا تھا۔ اس فوج کشی کا سبب یہ ہوا کہ زیری بن عطیہ بادشاہ مغرب [illegible] نے خلیفہ ہشام کو [illegible] اور منصور کو خلیفہ ہشام کے [illegible] اپنی حدود مملکت میں لے لیا تھا۔ عبدالملک نے ۳۸۷ھ میں زیری پر فوج کشی کی اور پہنچتے ہی فاس پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ کامیابی کے بعد ہر طرف سے ملوک زناتہ و شہر مغرب اور اس کے صوبجات [illegible] گئے۔ زیری بن عطیہ نے صحرا میں جا کر پناہ لی۔ چنانچہ اسی زمانہ [illegible] میں مر گیا۔ اس کے بعد عبدالملک [illegible] ملک مغرب کی حکومت پر [illegible] کر کے قرطبہ کی جانب واپس ہوا۔

محمد بن ابی عامر کی وفات۔ محمد بن ابی عامر ملقب بہ منصور اعظم ہی درحقیقت امام یا بانی تھا [illegible] کی

---

۱ [illegible] ہے۔

[illegible] منصور اعظم [illegible] ملقب بہ منصور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبدالرحمن بن منصور کی ولی عہدی: مظفر کے انتقال کے بعد عبدالرحمن مظفر کا بھائی منصور کا دوسرا بیٹا جانشین ہوا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الناصر لدین اللہ کا بزرگ لقب اختیار کیا اس نے امن وامان قائم رکھنے ملک و حکومت پر متمکن و متصرف رہنے اور خلیفہ

حسن ابن قنون نے قید کر رکھا ہے۔ جعفر نے واپسی کے بعد اس واقعہ کو منصور سے بیان کیا۔ منصور نے اسی وقت فوج کو تیاری کا حکم دیا اور خود بہت تیزی کے ساتھ لشکر مرتب کر کے مراکش کے ملک پر جا پڑا۔ [illegible] منصور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا گیا اور [illegible] دریافت کیا۔ منصور نے [illegible] کہ آپ نے مجھ سے وعدہ و اقرار کیا تھا کہ [illegible] کسی سلطان کو [illegible] روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] اس واقعہ کے بعد [illegible] منصور کی مرضی کے [illegible] منصور نے [illegible] کیا۔

منصور اعظم کے زمانہ میں فتوحات اور [illegible] اندلس کے شمالی عیسائیوں کا [illegible] پہلے [illegible] کی طرف [illegible] کی غرض سے [illegible] سلطان [illegible] منصور [illegible] کی طرف [illegible] عیسائیوں کے [illegible] کے لیے [illegible] منصور نے [illegible] کا انتظام کر لیا تھا [illegible] عیسائیوں کے ملک کے [illegible] گیا تھا۔

منصور [illegible] اور [illegible] کے ملک میں قدم رکھا [illegible] منصور نے [illegible] عیسائیوں [illegible] منصور [illegible] عیسائیوں [illegible] مسلمانوں [illegible] تک پہنچ کر

ہشام کو مجبور و معطل ہو تو اپنے مناسب موقع رکھتے تھے اس نے وہ اختیار کر لیا جو اس کے باپ اور بھائی کا تھا چند روز بعد اس کے دماغ میں خلافت حاصل کرنے کی ہوس سمائی چنانچہ خلیفہ ہشام سے جو کہ برائے نام حکومت و سلطنت کا مالک تھا یہ درخواست پیش کی کہ مجھے آپ اپنا ولی عہد مقرر فرمائیے۔ خلیفہ ہشام نے اس درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور ارباب حل و عقد اصحاب شوریٰ کو جمع کر کے ابو حفص بن برد کو عہد نامہ لکھنے کا حکم دیا۔ اس وقت شہر میں خوب خوشی منائی گئی۔ تمام شہر میں چراغاں کیا گیا تھا۔ غرض ابو حفص نے حسب حکم ہشام نامہ ولی عہدی کا فرمان اس مضمون کا تحریر کیا۔

ولی عہدی کا فرمان ہشام موید باللہ امیر المومنین بالعموم تمام آدمیوں سے اور بالخصوص بذات خاص بڑے غور و فکر اور مدتوں استخارہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کس کو میرے بعد منصب امامت و خلافت دیا جائے اور کون شخص اس جلیل القدر عظیم الشان رتبے کے لائق ہے۔ امیر المومنین پر اللہ تعالیٰ کا خوف بے حد غالب ہوا ہے اور وہ ان قضا و قدر سے بدایت خائف و پریشان ہیں جو یک بیک نازل ہو جاتی ہیں اور پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹلتیں۔ انھیں اس جماعت سے علماء کا وجود مفقود نہیں ہوا کہ جن کے معدوم ہو جانے سے جہل و تاریکی کی گھٹا چھا جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے روبرو جاتے ہوئے انکی حالت میں کہ ادائے فرائض میں کمی سے قاصر رہے ہیں شرم آئے گی۔

ہم جبل پر موجود تھا۔ نہیں بلکہ ترتیب تھی۔ قدرتی چشمے خود بخود ابلا اور بہا کرتے تھے۔ اس مقام سے یعقوب تواری کی فوج دکھائی دیتی تھی۔ اس کی زیارت کو ہزاروں آدمی دور دراز ملکوں سے سفر کر کے آتے تھے۔ [illegible] جنگ کے ایام میں [illegible] نماز ادا کرتے تھے۔

منصور نے اس مقام سے کوچ کر کے شہر بنت یعقوب پر [illegible] عبداللہ [illegible] جیسا کہ [illegible] اس مقام کو پہلے ہی سے خالی [illegible] اسلامیہ [illegible] جب اس وقت منصور پہنچا [illegible] یعقوب [illegible] منصور کے [illegible] رہے۔ جب ہشام کے قبضہ [illegible] منصور نے اپنی فوج [illegible] تک [illegible] نکلا تھا۔ یہ مقام [illegible] سے پہلے کسی مسلم کو نصیب نہ ہوا۔

چونکہ منصور نے جاتے وقت [illegible] کے ملک [illegible] جانے کا حکم [illegible] مرحمت فرمائے جس سے منصور کی شان [illegible]

اس معرکہ کے بعد [illegible] افسوس ہے [illegible] والی [illegible]

میں نے قبائل قریش وغیرہ میں خوب خوب جانچ پڑتال کی ان میں سے کون شخص ایسے امر عظیم الشان کے لائق ہے اور ایسے بار گراں کے اٹھانے کا کون شخص متحمل ہوگا۔ جس کی دیانت و امانت پر بھروسا [illegible] اللہ سے [illegible] کے بوجھ کے باوجود [illegible] نفسانی اور خواہشات سے بچا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کی مرضی کا جویاں اور خواہاں [illegible] نظر [illegible] میں ایسا کوئی شخص نظر نہ آیا جسے میں اپنے بعد مسلمانوں کی خلافت اور امارت سپرد کر دوں۔ ایسے شخص کے [illegible] بہترین شخص ہے اور [illegible] اور [illegible] منصب [illegible] کا مادہ بھی ہے۔ [illegible] اس نے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اپنے ارادوں [illegible] خلق [illegible] اخلاق [illegible] دونوں شخص [illegible] میرا دوست [illegible] ابوالمطرف عبدالرحمن بن منصور بن ابی عامر ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق خیر عطا فرمائے امیر المومنین نے اسے [illegible] اس کا [illegible] اس کی حالت پر گہری نظر ڈالی ہے۔ اس کے اخلاق اور عادات پر بھی غور و فکر [illegible] امر [illegible] خیال میں [illegible] جاری کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی [illegible] کرنے کا [illegible] ان کے پورے کرنے میں [illegible] کا جائز ہے اور ایسا شخص ہے منصور جیسا اس کا باپ اور مظفر جیسا اس کا بھائی ہے ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ تمام ترقی کے زینوں کو [illegible] اور [illegible] کے مدارج [illegible] حاصل کرے۔ امیر المومنین نے (اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرے) اس وجہ سے کہ اس میں علم [illegible] اسرار غیب [illegible] تصور کیا ہے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه پس جب کہ [illegible] خلافت کی بابت [illegible] حاصل ہو گیا اور [illegible] کوئی دوسرا شخص اس کے سوا اس کی اہلیت [illegible] نہیں آتا تو امیر المومنین اپنی حیات میں امور سلطنت کو اسی کے سپرد کرتے ہیں اور بعد وفات یہ حکم دیتے ہیں کہ یہی جانشین [illegible] امیر المومنین کا یہ قول [illegible] امیر المومنین نے اس [illegible] اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور [illegible] امیر المومنین [illegible] اپنے آپ کو [illegible] عہد نامہ [illegible] اس امر پر اللہ تعالیٰ [illegible] اور اللہ تعالیٰ شہادت کے لئے کافی ہے [illegible] جس کا نام اس عہد نامہ میں [illegible] ابوالمطرف عبدالرحمن بن منصور ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق خیر عطا فرمائے [illegible] امر کا بار ڈالا گیا ہے [illegible] سے قوت عطا کرے اور اسے اس کے [illegible] کرنے پر قدرت عطا کرے۔ تحریر ماہ ربیع الثانی ۳۹۹ھ۔

تحریر عہد نامہ کے بعد وزراء، قضاۃ اور تمام ارکان دولت نے [illegible] اپنے اپنے دستخط کئے [illegible] اس سے ارکان دولت [illegible] جوش پیدا ہوا اور وہ [illegible]

سبب سے اس کی اور اس کی قوم کی حکومت ختم ہو گئی سو اللہ وارث الارض و من علیہا

ہشام کی معزولی اور مہدی کی بیعت: عبدالرحمٰن ملقب بہ ناصر الدین اللہ بن منصور اعظم کی ولی عہدی کی تقریب درجہ تکمیل پر پہنچنے کے بعد امویوں اور قریشیوں کو اس سے بے حد ناراضگی اور برافروختگی پیدا ہوئی۔ عبدالرحمٰن ناصر کو زمانے کی نظریں کرنے تھے اور سب کے سب اس امر پر متفق ہو گئے کہ حکومت عامریہ کے قبضہ اقتدار سے نکال کر بنی امیہ کے ہاتھ میں دی جائے چنانچہ ہر طبقہ کے لوگوں میں باہم سرگوشیاں ہونے لگیں۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں عبدالرحمٰن ناصر لشکر صوائف کے ساتھ جلالقہ کے جہاد پر چلا گیا مخالفین کو موقع مل گیا۔ ایک روز سب کے سب جمع ہو کر قصر الخلافہ پر جو قرطبہ میں قصر خلافت کے دروازے پر جس کا اس کا مرکز تھا واقع ہے ٹوٹ پڑے اور ہشام موید کو منصب خلافت سے معزول کر کے محمد بن ہشام بن عبدالجبار بن امیر المؤمنین الناصر لدین اللہ کو تخت خلافت پر جلوہ افروز کیا اس کی خلافت و امارت کی بیعت کر لی۔ محمد بن ہشام اسی شاہی خاندان کا ایک ممبر اور خلفاء گزشتہ کی یادگار تھا۔ ارکین دولت نے محمد کو تخت خلافت پر متمکن کرنے کے بعد "المہدی باللہ" کا لقب دیا۔

عامریوں کا زوال: اس واقعہ کی خبر شدہ شدہ عبدالرحمٰن حاجب کو ہرتہ پر جہاں کہ وہ تھا پہنچ گئی۔ ہمراہیوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ عبدالرحمٰن نے اس زعم سے کہ امور سلطنت کے سیاہ و سفید کرنے کا مالک تو میں ہوں اور میری موجودگی میں کسی کی کچھ پیش نہ جائے گی، قرطبہ کی جانب واپس ہوا جوں ہی دارالخلافت کے قریب پہنچا لوگوں کا بڑا حصہ اور سرداران بربر عبدالرحمٰن کے لشکر گاہ سے علیحدہ ہو کر قرطبہ چلے آئے اور مہدی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جو اس وقت قرطبہ میں حکمرانی کر رہا تھا۔ ان لوگوں نے لگا بجھا کر مہدی کو عبدالرحمٰن ناصر کی مخالفت پر ابھار دیا۔ چنانچہ مہدی کے اشارہ سے چند لوگ عبدالرحمٰن ناصر پر مستعد ہوئے اور اس کا سر اتار کر مہدی اور مخالفین عبدالرحمٰن کے پاس لے آئے۔ عبدالرحمٰن کے مارے جانے سے عامریوں کی حکومت و دولت کا خاتمہ ہو گیا گویا کہ اس کا وجود ہی نہ تھا۔

بربریوں کی بغاوت: اس سے پیشتر بربریوں اور زناتہ کی فوجوں نے منصور کی حکمرانی اور ریاست میں ہاتھ بٹایا تھا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے بھی ہوا خواہ رہے۔ ان دنوں ان لوگوں کے رؤسا و امراء زاوی بن مناد صنہاجی، بنو ماکسن بن زیری، محمد بن عبداللہ برزالی، نصیل بن حمید مکناسی (ان کا باپ عبیدیوں سے عہد خلافت ناصر میں آ ملا تھا)، زیری بن قرانہ مغیلی، ابو بجے بن دوناس یغرنی، عبدالرحمٰن بن عطاف یغرنی، ابو قرۃ یغرنی، ابو الفتوح بن ناصر، حزرون بن محمد مغراوی، ملکاس بن سیدالناس اور محمد بن عبداللہ مغراوی وغیرہ اپنے قبائل اور خاندان کے ساتھ جا ملے تھے۔ باقی رہے امویہ وہ پہلے ہی سے تاک لگائے بیٹھے تھے انہیں دولت و حکومت پر عامریوں کا قبضہ کب پسند آ سکتا تھا۔ المختصر [illegible] بہت خوش دلی سے محمد بن ہشام کی حکومت کا خیر مقدم کیا۔ اہل شہر کے قلوب گو عامریوں سے صاف نہ تھے۔ عامری عموماً ان کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتے تھے۔ تھوڑے دن میں اس حد تک نوبت پہنچ گئی کہ عوام الناس ان لوگوں سے پریشان ہو کر ارکان دولت سے فریاد کرنے لگے۔ ہر کہ و مہ کی زبان پر انہی لوگوں کا چرچا ہونے لگا۔ محمد بن ہشام نے ان سب واقعات سے مطلع ہو کر حکم دے دیا کہ کوئی عامری سوار ہو کر نہ نکلے اور نہ آلات حرب سے مسلح ہو۔

مہدی کو معزول کرنے کی سازش: اسی زمانہ میں ان کے بعض روساء دربار و محل سرائے شاہی سے بالضرور خارج کر دیے گئے تھے۔ ہر چند ان سے ان کے مکانات لوٹ لیے گئے اور ذلیل و خوار کیے گئے تھے اور ان کے چچا زاد بھائی نے دور خلافت میں حاضر ہو کر محمد بن ہشام مہدی سے شکایت کی کہ بربریوں نے ہمارے لوگوں کے مکانات لوٹ لیے ہیں۔ مہدی نے اس کا کچھ تدارک نہ کیا اور ان لوگوں سے ان کے مخالفوں کو لوٹ لیا تو ان کو سزا کیا دی۔ مہدی کا یہ طرز ان لوگوں کی مراعات سے بعید تھا اور ان کے خلاف ہوتے تھے۔ ان لوگوں کی سمجھ میں آیا کہ مہدی کی طرف سے کسی ذریعہ سے ان لوگوں کو یقین ہو گیا کہ مہدی ان لوگوں سے بدسلوکی کیا چاہتا ہے۔ یہ لوگ برہم ہو کر چلے گئے اور باہم مشورہ کر کے متفق ہوئے کہ مہدی کو معزول کر کے ہشام بن سلیمان بن امیر المؤمنین ناصر لدین اللہ کو تخت خلافت پر بٹھا دیں۔ اتفاق سے اراکین دولت سے کام آتا ہو کے اس سازش کی اطلاع مہدی کو ہو گئی اور مہدی کی طرف سے مقابلہ ہونے سے پہلے ہی ان لوگوں کو شکست دے کر قرطبہ سے نکال باہر کیا۔ اس کے بعد ہشام بن سلیمان اور اس کے بھائی ابوبکر کو مہدی کے پاس گرفتار کر لائے۔

مستعین کی بیعت: چنانچہ مہدی کے ظلم سے یہ لوگ ... سلیمان بن الحکم نے جان بچا کر سرحد کی طرف بربری لشکر کے ساتھ ... اور وہاں بربریوں سے تعلقات پیدا کیے ... کی ایک جماعت نے کہ جو شہزادہ ... سلیمان کو ... اس کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کر لی۔ مستعین باللہ کے لقب سے ملقب کیا اور اس نے ... طلیطلہ کی طرف گئے۔ ابن اذفونش کی پشت پناہی سے فوجیں آراستہ کر کے قرطبہ کی طرف بڑھے۔ ان فوجوں میں بربری بھی تھے۔ مہدی بھی مقابلہ کر کے قرطبہ سے باہر آیا۔ اہل شہر اور اراکین دولت اور فوج کا ایک حصہ مہدی کا ساتھ چھوڑ کر مستعین کی طرف چلا گیا۔ مہدی کو شکست ہوئی اور قرطبہ کی طرف بھاگا۔ مستعین نے تعاقب کیا ... قرطبہ میں داخل ہوا۔ مہدی ... اور مستعین قرطبہ میں داخل ہو گیا۔ تمام اہل شہر نے مستعین کی بیعت کر لی اور مہدی طلیطلہ کی طرف چلا گیا۔

مستعین کی شکست: جس وقت مستعین نے دارالخلافہ قرطبہ پر قبضہ حاصل کر لیا تو مہدی شکست کھا کر طلیطلہ چلا گیا۔ ابن اذفونش نے اس کو فوجی امداد دی ... اس کی اعانت اور پشت پناہی پر ... قرطبہ کی جانب بڑھا۔ مستعین سے معرکہ آرا ہوا۔ ... قرطبہ کے قریب تمام مقابلہ ہوا۔ ... مستعین کو شکست ہوئی۔ مہدی مظفر و منصور قرطبہ میں داخل ہوا اور کامیابی کے ساتھ تخت نشین ہو گیا۔

مہدی کا قتل: جوں ہی مہدی مظفر و منصور قرطبہ میں داخل ہوا، مستعین نے مع فوج ... قرطبہ سے نکل کر تمام ملک میں ... اور ... کو مارا اور ... ایک مدت تک یہی کیفیت رہی۔ اس کے بعد ... کی جانب چلا گیا۔ مہدی اور ابن اذفونش ... مستعین اور بربری فوج ... مہدی اور ابن اذفونش ... قرطبہ ... مستعین نے تعاقب کیا ... مہدی اور ابن اذفونش نے ... فوج نے قرطبہ میں داخل ہو کر شہر پناہ کا دروازہ بند کر لیا۔ مستعین نے محاصرہ کر لیا۔ اہل قرطبہ ... کے طول

شہرت کا سبب یہ ہے کہ اضطراب پیدا ہوا تھا ان کو خلافت ہشام کی تاخیر کی شکایتوں سے تھا اور یہ لوگ سب مستعین محمد بن ہشام کی بدولت جو لوگوں کے سروں پر سوار ہو گئے ہیں۔ اگر ہم لوگ بھی ملا لے اس خیال سے متفق ہو تو محمد بن ہشام کا کام تمام کر کے ہشام کی خلافت کی دوبارہ بیعت کر لیں اور وہ لوگ ان کے ظلم و ستم سے نجات پائیں۔ غلام خلافت اور وضاح اور ابن ہشام نے اس بات سے اتفاق کیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے محمد بن ہشام کو قتل کر دیا۔ ثانیاً ہشام مؤید کی خلافت کی دوبارہ بیعت کی گئی اس کا مہینہ ماہ ذی الحجہ ۴۰۰ھ تھا۔ یہ مرزی یہ شخص تھا جو ہشام مؤید کی بحالی کے بعد اس کا حاجب بنایا گیا تھا۔ یہ شخص منصور بن ابی عامر کا آزاد غلام تھا۔

قرطبہ کا محاصرہ: اہل قرطبہ کو اس واقعہ سے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا۔ بربری فوجیں محاصرہ کیے ہوئے تھیں اور مستعین جو سلیمان خلافت کی ناکامی میں لگا ہوا تھا اطراف و جوانب کے قصبات اور دیہات خراب اور ویران ہو گئے تو ہشام اور اہل قرطبہ مارے گئے قرطبہ میں داخل کر دیے گئے اس روز ایک جنگ ہوا آئے دن شکست سے اہل قرطبہ تنگ آ گئے اور معلوم ہوا کہ اب کچھ کام ہو چکا۔ مستعین اور بربری کا محاصرہ سخت ہوا تو قرطبہ پہنچ گیا تھا وہاں دو تین ماہ تک سخت خراب ہو گئے جس کی وجہ سے قرطبہ میں قحط پڑ گیا تھا۔ دو ہی صورتیں تھیں یا تو شہر کو حوالے کر دیں یا قرطبہ کو فتح کر لیا جاتا۔ بالآخر مستعین اور بربریوں نے اس محاصرے کو شدت سے اپنی غرض کے لیے طلب کیا۔

ہشام کا قتل: ہشام مؤید اور اس کے حاجب واضح کو ان کی خبر لگ گئی۔ انہوں نے اس بات کو محسوس کر کے تو مستعین کی مدد کرنے سے روکا۔ یہ اس کا منصور کے غلاموں سے ساتھ کیا تھا۔ تو بربریوں اور مستعین نے ۴۰۳ھ میں قرطبہ فتح کر لیا۔ ہشام مؤید مارا گیا اور مستعین اپنی بربری فوج کے قرطبہ میں داخل ہوا سب نے قرطبہ کے لوگوں اور بچوں سے جانے والے ایک مدت سے پھر اسے اپنے اپنے مکانات میں جا کر آباد ہو گئے۔

امراء کی خود مختاری: اس واقعہ سے مستعین کی دولت کی ایک حکومت کے مستقل ہو جانے کا خیال جم گیا۔ بربری اور غلاموں کو بخشے ہوئے منصور کی حکومت پر اور دیا ان کی اکثر اور دیگر صوبوں کی حکمرانی دی چنانچہ باوجود ان حیثیتوں کو قرطبہ میں محمد بن عبداللہ برزالی کو قرمونہ اور ابو نور بن ابی قرہ کو رندہ کی حکومت عطا کی۔ اور امراء دولت کا شیرازہ منتشر ہو گیا تمام بلاد اندلس کی پریشان ہو کر نکل گئے اور آزاد ہو کر مختلف اطراف میں ملوک الطوائف کی شروعات ہوئی۔ ابن عبود نے اشبیلیہ کی اور ابن قطن نے بطلیوس کی اور ابن ذی النون نے طلیطلہ میں ابن ابی عامر نے بلنسیہ اور مریہ میں ابن صمادح نے اور قرطبہ میں ابن جہور نے اور مجاہد عامری نے دانیہ اور جزائر میں خود مختاری کا اعلان کیا۔ اگرچہ ان کے حالات ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

ابن حمود کا قرطبہ پر قبضہ: جس وقت امراء دولت علویہ منتشر اور متفرق ہو گئے بربریوں نے حکومت و خلافت پر قبضہ کر لیا علی بن حمود اور اس کے بھائی قاسم (جو ادریس کی نسل سے تھے) عبد الملک کے غلام تھے اور بربریوں نے ان کو مرحد سے آئے تھے تو ان سے دولت و حکومت پر گئے اور ان کی بربریوں کی جماعت اور امانت سے ۴۰۷ھ میں قرطبہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔ مستعین کو قتل کر کے خود امویوں کی بادشاہت کے آثار معدوم اور محو ہو گئے اور دیے۔ بلاد ہاشمیہ علویہ کی حکومت سے قرطبہ کی حکومت کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد پھر بنی امیہ اٹھے اور ان لوگوں میں سے ایک شخص حکومت و امارت کی جانب گرم جوش

خلافت پر مستعین ہوا پھر حمودیوں نے ان سے اس کے بعد اموی حکومت ان کے قبضہ سے نکل گئی اور حکومت و خلافت پر عرب قبائل اور بربریوں نے قبضہ کر لیا۔ سب اندلس چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منتشر ہو گیا ان لوگوں نے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی خود مختاری قائم کر کے دینی القاب اور خطابات اختیار کئے جو خلفاء کے تھے جیسا کہ [illegible] اسی صورت ان کے حالات بھی بیان کر دیا ہے۔

المستظہر باللہ: اہل قرطبہ نے سات سال کے بعد حمودیوں کی حکومت سے نجات دی تو قاسم بن حمود نے بربری فوج نے قرطبہ پر دوبارہ قبضہ کی کوشش کی۔ اہل قرطبہ نے متفقہ قوت سے کام لے کر شکست دی۔ اس وقت اہل قرطبہ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب اموی حکومت اندلس دوبارہ بنو امیہ کے قبضہ اقتدار میں دی جائے۔ بنی امیہ کے مستحق دو آدمی تھے۔ چنانچہ عبدالرحمن بن ہشام بن عبدالجبار اور [illegible] کو امیدواری کے لئے منتخب کیا اور رمضان ۴۱۴ھ میں اس کے ہاتھ پر خلافت و امارت کی بیعت کی۔ المستظہر کا خطاب دیا۔ ابھی اس کی خلافت و حکومت کو دو مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ محمد بن عبدالرحمن بن عبیداللہ ابن خلیفہ ناصر نے بغاوت خلافت مستظہر کے خلاف شورش برپا کر دی۔ اس کے باپ کو المنصور نے قتل کرا دیا تھا۔ اس وقت سے یہ موقع سوچ رہا وقت کا منتظر تھا۔ اب جب کہ بربریوں سے دولت و حکومت خالی ہو گئی تو اس نے علم بغاوت بلند کر دیا۔ عوام الناس اور بازاریوں کو جمع کر کے ان کے ساتھ مستظہر کو اس کے قصر میں جا کر قتل کر دیا۔ محمد بن عبدالرحمن نے تخت پر قبضہ حاصل کر کے "المستکفی" کا لقب اختیار کیا اور [illegible] تخت حکومت پر بیٹھ کر قرطبہ پر حکمرانی کرتا رہا۔

معتلی یحییٰ بن حمود: مستکفی کی بیعت خلافت کے ۱۶ مہینے بعد قرطبہ کی عنان حکومت (۴۱۶ھ میں) یحییٰ بن علی بن حمود ادریسی کے قبضہ میں چلی گئی جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جا چکا ہے۔ مستکفی بھیس بدل کر شمالی سرحدی علاقہ کی طرف بھاگ گیا اور تین ماہ فراری میں [illegible] رہا۔ چند روز بعد اہل قرطبہ نے معتلی بن حمود کو ۴۱۷ھ میں تخت حکومت سے اتار دیا۔

المعتد باللہ: وزیر السلطنت ابو محمد جہور اور سرداران قرطبہ نے ہشام بن محمد برادر مرتضیٰ کی خلافت کی بیعت کی۔ ہشام بن محمد ان دنوں سرحد پر مقام لاردہ میں ابن ہود کے پاس مقیم تھا جب اسے یہ خبر ملی کہ اس کی خلافت کی بیعت لی گئی ہے تو ۴۲۰ھ میں لاردہ سے روانہ ہو کر قرطبہ چلا آیا اور "المعتد باللہ" کا لقب اختیار کیا۔ یہ وزارت حکم کو [illegible] عبداللہ بن [illegible] بہت بد نفس ہو گیا تھا۔ ہشام بن محمد نے اسے تمام اختیار دیا [illegible] عیش و عشرت میں [illegible] اور اس [illegible] باہم اختلاف پیدا ہو گیا [illegible] اس امر پر متفق ہو گئے کہ ہشام (المعتد) کو قرطبہ سے [illegible] ہو جائے۔ چنانچہ وزیر السلطنت ابو محمد جہور [illegible] ایک گروہ کے ساتھ ہشام کے پاس گیا اور ۴۲۲ھ میں اسے قرطبہ سے نکال دیا۔ [illegible] ۴۲۸ھ میں [illegible] معزول کر دیا [illegible] معتد نے [illegible] اور وہ کی راستہ [illegible] ہی میں ۴۲۸ھ میں مر گیا۔ اس کے مرنے سے خلافت اسلامیہ کا دور ختم ہو گیا۔ اس کی حکومت و سلطنت کا نقشہ بدل گیا۔ [illegible]

---

۱ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوصاف الاندلس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قرطبہ کی بعض عمارات اور جامع مسجد [illegible]

[illegible]

باب: ۲۳

بنی حمود کا عروج

[illegible]

قاسم بن حمود المامون [illegible] المامون کا خطاب اختیار [illegible]

اہل قرطبہ کی بغاوت: یہ حکومت معتلی سے مامون کے عمال یحییٰ بن جعفر اور [illegible] ہو گئے تھے اور اس کا بھائی ادریس نے اس پر مالقہ پر متصرف ہو گیا تھا۔ مامون نے اس سے اپنے اور اپنے بیٹوں کے لئے مرکز بنا رکھا تھا۔ اپنے مال و اسباب کو بھی محفوظ رکھا تھا [illegible] قرطبہ تک پہنچی تو [illegible] نے یحییٰ بن جعفر کے دار الحکومت اور اس کے قلعوں پر قبضہ کر لیا اسی کے ساتھ [illegible] یحییٰ کا [illegible] کرتا ہے اہل قرطبہ نے متفق ہو کر اس پر حملہ کیا اور اس کی اطاعت [illegible] کے طوق کو گردن سے اتار پھینک دیا جو مستظہر کے بعد مستکفی کی خلافت کی بیعت لی گئی ہے جیسا کہ اوپر بیان کر آئے ہیں۔ مامون اور بربری فوج نے شہر سے نکل کر جدال و قتال کیا۔ [illegible] پچاس دن تک شہر کا محاصرہ کئے رہا۔ اہل قرطبہ متفق اور مجتمع ہو کر ان کی مدافعت کو شہر سے باہر آئے اور نہایت مردانگی سے لڑ کر ان کے محاصرہ کو اٹھا دیا۔ مامون بھاگ کر اشبیلیہ پہنچا اس وقت اشبیلیہ میں اس کا بیٹا محمد اور سرداران بربر سے محمد بن زیری موجود تھا۔ قاضی محمد بن اسمٰعیل بن عباد نے اسے سمجھا کر موقع [illegible] بے خبر پر قبضہ کر لیا اور مامون کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ اہل اشبیلیہ نے محمد بن زیری کے اشارہ سے محمد بن قاسم مامون کو شہر سے نکال دیا اور مامون کو شہر کے اندر داخل نہ ہونے دیا اور اپنے شہر کا آپ انتظام کرنے لگے [illegible] قاضی محمد بن اسمٰعیل نے محمد بن زیری کو بھی نکال باہر کیا۔

قاسم مامون کی اسیری: اس واقعہ کے بعد مامون شریش کی طرف چلا گیا۔ بربری فوج اس کی ہمراہی سے علیحدہ ہو کر یحییٰ معتلی (مامون کے بھتیجے) کے پاس چلی آئی اور مالقہ میں اس کی امارت و ریاست کی اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ معتلی نے سامان جنگ درست کر کے اپنے چچا قاسم ملقب بہ مامون پر شریش میں چڑھائی کر دی اور نہایت مردانگی سے شریش پر قبضہ کر کے مامون کو گرفتار کر لیا۔ [illegible] مامون اپنے بیٹوں اور یحییٰ کے بعد اس کے بھائی ادریس کے پاس مالقہ میں [illegible] قید رہا۔ [illegible] ۴۲۷ھ میں قید حیات سے [illegible] کے لئے [illegible] حاصل کی اور یحییٰ معتلی کا انتقال [illegible] کے بعد طرابلس [illegible] اپنے [illegible] بھائیوں [illegible] کو [illegible] نگرانی کا حکم دیا ایک مدت تک یہ دونوں اس حالت میں رہے۔

مستکفی کی معزولی: اس کے بعد اہل قرطبہ نے مستکفی کو بوجہ خلافت کے نااہل ہونے کے معزول کر کے معتلی کی حکومت کے آگے سر اطاعت جھکا دیا۔ معتلی نے اپنی طرف سے ان لوگوں پر سرداران بربر سے عبد الرحمٰن بن عطاف یفرنی کو متعین کیا۔ قریب معتلی کا بیان ہے جب [illegible] سرحدی شہروں کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ چنانچہ اسی حالت فراری میں مقام [illegible] (مضافات [illegible]) میں پہنچ کر جان بحق تسلیم ہو گیا۔

ابو محمد بن جہور کا امارت قرطبہ پر قبضہ: ۴۱۸ھ میں اہل قرطبہ نے معتلی کی اطاعت کا جوا اپنے کندھے سے اتار پھینکا اس کے گورنر عبد الرحمٰن بن عطاف کو شہر سے نکال دیا۔ معتمد باللہ مرتضیٰ کی امارت خلافت کی بیعت کر لی اور کچھ دن بعد معزول بھی کر دیا جیسا کہ ہم اس کے حالات کے ضمن میں بیان کر آئے ہیں۔ اس طوائف الملوکی اور آئے دن کی تبدیلی حکومت سے وزیر السلطنت ابو محمد جہور بن محمد بن جہور کی بن آئی قرطبہ کی حکومت و سلطنت پر خود قبضہ کر لیا۔ جیسا کہ آئندہ اسے طوائف الملوک میں بیان کریں گے۔

دولت بنی حمود کا زوال: سقلبی اس زمانہ سے جب کہ اہل قرطبہ نے اس کے گورنر کو نکال دیا تھا، لے کر [illegible] تک [illegible] اور لوگوں کی [illegible] کا محاصرہ [illegible] تھا؟ خود قریب ہوا اور تمام حکام شہر اور شہر نے زمام حکومت سقلبی کے سپرد کر دیا۔ سقلبی کا رعب داب بڑھ گیا، حکومت [illegible] کر کے استقلال [illegible] محمد بن عبداللہ برزالی [illegible] الموفق بالحق [illegible] قرمونہ [illegible] سقلبی اشبیلیہ میں قاضی [illegible] اتفاق سے ابن [illegible] میں انتقال ہو گیا۔ سقلبی اپنے رکاب کی فوج لئے ہوئے برزالی کی مدافعت کے لئے قرمونہ کی جانب روانہ ہوا۔ برزالیوں نے متعدد [illegible] سقلبی کا گھوڑا اس موقع پر [illegible] سقلبی کی [illegible] اس واقعہ سے [illegible] بنی حمود کی دولت و حکومت [illegible] قرطبہ سے منتقل ہو گئی۔

ادریس بن علی کی مسند نشینی: [illegible] یحییٰ سقلبی [illegible] سے [illegible] اس [illegible] کے بعد [illegible] چلے گئے [illegible] بنی حمود [illegible] حکومت [illegible] سقلبی کے بھائی ادریس بن علی [illegible] حکومت [illegible] حسن بن یحییٰ [illegible] ادریس نے [illegible] ”المؤید باللہ“ کے لقب سے ملقب ہو [illegible] حسن بن یحییٰ [illegible] حکومت [illegible] سقلبی اس کے [illegible] تھا۔

قرمونہ کا محاصرہ: اس کا باپ [illegible] کے رعب داب سے اس زمانہ کے امراء و حکمران [illegible] تھے [illegible] اس نے [illegible] محمد بن عبداللہ برزالی [illegible] فوجیں اپنے بیٹے اسمٰعیل بن القاضی [illegible] قرمونہ کے محاصرہ پر روانہ کیں۔ محمد بن عبداللہ برزالی نے [illegible] قرمونہ [illegible] فوجیں [illegible] برزالی [illegible] قرمونہ [illegible] اسمٰعیل [illegible] جنگ کے بعد [illegible] شکست ہوئی [illegible] ادریس [illegible] پہنچا دیا گیا [illegible] ادریس [illegible]۔

یحییٰ بن ادریس: [illegible] اس کے بیٹے یحییٰ [illegible] حکمرانی کی کرسی پر متمکن کرنے کا قصد [illegible] حسن بن یحییٰ سقلبی [illegible] اس کی امارت کی بیعت کی [illegible] ”مستنصر“ کا لقب دیا اور [illegible] یحییٰ بن ادریس [illegible] قرمونہ [illegible] حسن بن یحییٰ [illegible] سقلبی [illegible] حسن کی وزارت پر [illegible] کیا۔

اہل غرناطہ اور بلاد اندلس کے ایک حصہ نے اس کی بیعت کی۔

ادریس بن یحییٰ کی گرفتاری: ۴۳۴ھ میں اس کے چچا ادریس کی لڑکی نے حسن پر یلغار کیا اور اس نے حسن کو زہر دے کر مار ڈالا۔ نجا صقلبی نے حسن کے بھائی ادریس بن یحییٰ کو گرفتار کر لیا اور [illegible] ابن حسن مستنصر [illegible] کے پاس [illegible] میں ہے۔ اس کی امارت کی بیعت [illegible] نے اس فریب کو کر و فریب [illegible] مالقہ کی جانب کوچ کیا [illegible] گرفتار [illegible] حکومت ہو گیا [illegible] ابن قاسم [illegible] کے لئے [illegible] وہاں سے ناکام [illegible] قاسم کے کسی غلام نے نجا کو دھوکہ دے کر مار ڈالا۔ اس واقعہ کی خبر [illegible] تو عوام الناس [illegible] سے مار ڈالا۔

ادریس بن یحییٰ کی حکومت: ادریس بن یحییٰ [illegible] قید خانے سے نکال کر تخت حکومت پر بٹھایا۔ یہ واقعہ ۴۳۴ھ کا ہے [illegible] ان کے [illegible] امور حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر "عالی" کا لقب اختیار کیا۔ [illegible] حکومت [illegible] اپنے باپ کے غلاموں کو دی۔ اس کے بعد اپنے چچا ادریس کے لڑکوں محمد اور حسن کو [illegible] سے قتل کر دیا۔ [illegible] انہوں [illegible] اور ان لوگوں نے متفق ہو کر ان دونوں مقتولوں کے بھائی محمد [illegible] کی حکومت کا اعلان کر دیا۔ گرچہ پہلے [illegible] ادریس کا ساتھ دیتے تھے مگر پھر ان لوگوں نے [illegible] محمد کے حوالے کر دیا۔

محمد مہدی کی امارت اور وفات: محمد نے مالقہ میں ۴۳۸ھ میں بیعت لی تھی اور "مہدی" کا لقب اختیار کیا تھا اور اپنے بھائی کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا جس نے "سامی" کے خطاب سے اپنے کو مخاطب کیا۔ تھوڑے دن بعد مہدی کو بعض وجوہات سے [illegible] چنانچہ اسے [illegible] معزول کر دیا۔ سامی نے [illegible] جا کر قیام کیا اور [illegible] چلا گیا۔ [illegible] شہر میں داخل ہونے [illegible] مالقہ پر [illegible] سے مہدی پر اس وجہ سے کہ مہدی نے اپنے بھائی کے ساتھ [illegible] کی تھی [illegible] خالی کر دی۔ [illegible] نے مہدی کی بیعت کر کے [illegible] کی جانب مراجعت کی اور مہدی اپنے [illegible] مالقہ میں [illegible] اور اس کے متعلقات [illegible] مہدی کے مطیع اور فرمانبردار ہو گئے حتیٰ کہ مہدی نے ۴۴۴ھ میں وفات پائی۔

محمد اصغر بن ادریس: ادریس بن [illegible] بن یحییٰ بن [illegible] مالقہ میں بیعت لی گئی اس نے اپنے [illegible] اس وجہ [illegible] اعلان [illegible] کہ اہل [illegible] مالقہ کی [illegible] میں اس نے [illegible] محمد اصغر [illegible] تخت نشین ہوا۔ اس نے [illegible] اپنے کو ایک جدید خطاب سے مخاطب کیا [illegible] اس کے [illegible] مالقہ کی طرف آیا اور ۴۴۷ھ میں اس پر قبضہ حاصل کر لیا۔ محمد اصغر حکومت [illegible] ہو کر [illegible] چلا گیا۔ اہل [illegible] پریشان [illegible] کے پاس [illegible] حکومت کی ۴۴۹ھ میں بیعت کر لی [illegible] اور [illegible] نے اس کی حکومت کے

قبضہ کر کے تقسیم کر لیا تھا [illegible] عمل کی۔

قاسم واثق: یحییٰ بن علی کا بیٹا قاسم جو مالقہ میں قید تھا ۴۳۴ھ میں جیل سے بھاگ کر جزیرہ خضراء پہنچا اور قبضہ حاصل کر کے "معتصم" کا خطاب اختیار کیا۔ ۴۴۰ھ میں اس نے وفات پائی اس کے بعد اس کا بیٹا قاسم ملقب بہ واثق حکمران ہوا۔ ۴۴۶ھ میں یہ بھی [illegible] معلوم ہوا۔ اسی وقت سے جزیرہ خضراء کی حکومت معتضد بن عباد کے قبضہ میں چلی گئی۔ حکومت [illegible] قاسم واثق کا باپ [illegible] تھا [illegible] کی طرف سے [illegible] تھا۔ جب معتضد بن عباد [illegible] ہوا تو اس [illegible] نے حکومت کو طاقت ور [illegible] کو پیام دیا۔ [illegible] جزیرہ خضراء کی حکومت [illegible] قبضہ کا [illegible] سے دار [illegible] دونوں میں [illegible] لڑائی [illegible] تھا [illegible] جہاں تک [illegible] مرابطین کا دور [illegible] آیا اور [illegible] نے مغرب اور اندلس پر قبضہ حاصل کر لیا جیسا کہ آئندہ آپ پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ وحدہ سبحانہ تعالیٰ

[illegible]

باب: ۳۴

ملوک الطوائف اندلس

بنو عباد ملوک اشبیلیہ: جب اندلس میں خلافت عربیہ کا شیرازہ منتشر ہو گیا اور اندلس میں مسلمانوں کی جماعت متفرق ہو گئی اس وقت اس ملک کی چھوٹی حکومتوں اور ریاستوں پر مختلف سرداران عرب و بربر نے قبضہ جما رکھا تھا ان لوگوں نے اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ ہر شخص نے اپنی اپنی جگہ مستقل حکومت جداگانہ بنائی۔ ایک دوسرے کا دشمن تھا۔ اس نے ایک صوبہ پر قبضہ کر لیا تو دوسرے نے دوسرے صوبوں کو اپنا بنا لیا۔ ان چھوٹی چھوٹی خود مختار حکومتوں کی کوئی مجموعی طاقت باقی نہ رہی تھی۔ ان کے اختلافوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں نے سرحدی عیسائی بادشاہوں کو خراج دے کر اپنی مدد کے لیے بلانا شروع کیا۔ عیسائی سلاطین تو ایسے ہی مواقع کے منتظر رہتے تھے انہوں نے کھیل کھیلنے شروع کر دیئے کسی کو کسی کے مقابلہ پر مدد دی کسی کا ملک چھین لیا۔ اسی تذبذب کی حالت میں مبتلا تھے کہ یوسف بن تاشفین امیر المرابطین کا دور دورہ شروع ہو گیا اور ان سب کو اس نے دبا لیا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان خود مختار فرمانرواؤں کے جداگانہ حالات یکے بعد دیگرے تحریر کئے جاتے ہیں۔

قاضی ابوالقاسم محمد: بنو عباد ملوک اشبیلیہ کا پہلا حکمران قاضی ابوالقاسم محمد بن ذی الوزارتین ابوالولید اسمٰعیل بن محمد بن اسمٰعیل بن قریش بن عباد بن عمرو بن اسلم بن عمرو بن عطاف بن نعیم لخمی تھا عطاف بن نعیم لخمی وہ شخص ہے جو کہ طالعہ کے ساتھ بلاد اندلس میں اولاً داخل ہوا تھا۔ اصل میں یہ لوگ العریش مصر کے تھے عطاف اندلس میں داخل ہو کر قریہ طشانہ (اشبیلیہ کے پورب) میں قیام پذیر ہوا اور یہیں پر ان کی نسل نے ترقی کی۔ محمد بن اسمٰعیل بن قریش طشانہ کا (صاحب الصلوۃ) امام تھا اس کے بعد اس کا بیٹا اسمٰعیل ۴۱۳ھ میں وزارت اشبیلیہ پر مامور کیا گیا اور ۴۱۴ھ میں اس کا بیٹا ابوالقاسم محمد عہدہ وزارت اور قضا اشبیلیہ پر مقرر ہوا اور ۴۳۳ھ میں اس نے وفات پائی۔

ابوالقاسم محمد اور قاسم بن حمود: ابوالقاسم محمد بن عباد کی ریاست کی بنیاد پڑنے کا سبب یہ ہے۔ ۴۱۴ھ تک یہ قاسم بن حمود ملقب بہ مامون کے خصوصی اصحاب میں سے تھا اسی نے اسے عہدہ قضاء اشبیلیہ پر متعین کیا تھا۔ ان دنوں سرداران بربر میں سے محمد بن زیری اس صوبہ کا والی تھا۔ جس وقت قاسم قرطبہ سے بھاگ کر اشبیلیہ کی جانب آیا اور اشبیلیہ میں داخل ہونے کا قصد کیا اس وقت قاضی ابوالقاسم محمد نے محمد بن زیری کو اشبیلیہ کی حکومت پر قابض ہو جانے کی رائے دی اور یہ اشارہ کیا کہ قاسم کو شہر اشبیلیہ میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ چنانچہ محمد بن زیری نے حکومت اشبیلیہ کی طمع میں ایسا ہی کیا اس کے بعد اہل اشبیلیہ

نے باشندوں قاضی ابوالقاسم محمد کی مدد سے محمد بن زیری کو اشبیلیہ سے نکال دیا۔

ابوالقاسم محمد کا امارت اشبیلیہ پر قبضہ: محمد بن زیری کے نکالے جانے کے بعد قاضی ابوالقاسم محمد نے اشبیلیہ میں مجلس شوریٰ قائم کی اور اس کے ذریعہ اشبیلیہ پر حکمرانی کرنے لگا۔ اس مجلس شوریٰ کا ایک تو خود قاضی صاحب تھا دوسرا محمد بن ابوبکر زبیدی معلم ہشام مؤلف مختصر العین (لغت) اور تیسرا ابو محمد بن بریم الہانی تھے۔ کچھ روز بعد قاضی ابوالقاسم محمد نے اپنی [illegible] سے [illegible] اور دونوں ممبران مجلس شوریٰ کو دبا لیا۔ یہ مجلس مرتب کی تھی اور خود [illegible] کا اپنا اختیار [illegible]۔ قاسم بن حمود جب اشبیلیہ میں داخل نہ ہو سکا تو قرمونہ کی جانب روانہ ہوا اور قرمونہ پہنچ کر محمد بن عبداللہ برزالی کے پاس قیام اختیار کیا۔

محمد بن عبداللہ برزالی: محمد بن عبداللہ برزالی حکومت ہشام اور اس کے بعد زمانہ حکمرانی مہدی سے قرمونہ کا والی تھا اور اس نے زمانہ طوائف الملوکی میں خود مختاری کی حکومت کا دعویٰ کیا۔ اس امارت کا محرک بھی یہی قاضی ابوالقاسم محمد بن عباد تھا اور اس نے محمد بن عبداللہ برزالی کو قاسم بن حمود کی معزولی اور خود مختاری کی ترغیب دلائی تھی۔ چنانچہ قاسم قرمونہ سے [illegible] ہو کر شریش چلا گیا اور محمد بن عبداللہ برزالی قرمونہ پر حکومت کرنے لگا۔

عباد بن ابوالقاسم: ابوالقاسم محمد کے بعد اس کا بیٹا عباد حکمران ہوا اس نے "معتضد" کا لقب اختیار کیا اس کی محمد بن عبداللہ برزالی سے ان بن ہو گئی۔ دونوں میں متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ محمد بن عبداللہ برزالی والی قرمونہ نے عباد اور قاسم بن حمود میں جھگڑا کرا دیا۔ چنانچہ قاسم بن حمود [illegible] سے جنگ کے ارادہ سے چلا عبداللہ بن افطس والی بطلیوس [illegible] ہوئی۔ [illegible] نے اپنے بیٹے اسماعیل کو ایک بڑی فوج کا افسر بنا کر عبداللہ بن افطس کی جنگ پر بھیجا اس مہم میں اسماعیل کے ساتھ محمد بن عبداللہ برزالی بھی تھا۔ مظفر بن افطس مقابلہ پر آیا۔ مظفر نے اسماعیل اور محمد دونوں کو شکست دے کر محمد بن عبداللہ برزالی کو گرفتار کر لیا اور ایک مدت کے بعد رہا کر دیا۔ اس کے بعد قاسم بن حمود اور محمد بن عبداللہ برزالی کی آپس میں چل گئی۔ دونوں [illegible] میں [illegible] کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ اسماعیل نے محمد بن عبداللہ برزالی کو مار ڈالا۔

محمد بن عبداللہ برزالی کا قتل: اسماعیل کچھ مرتب شب خون مارنے کے ارادہ سے قرمونہ پر چڑھ دوڑا اور [illegible] سے [illegible] چھپا ہوا [illegible] محمد بن عبداللہ برزالی اس کی آمد سے مطلع ہو کر اپنی فوج کے [illegible] مقابلہ پر آیا۔ اسماعیل [illegible] آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا۔ محمد بن عبداللہ برزالی [illegible] کامیابی میں بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ کمین گاہ سے آگے بڑھ گیا۔ اسماعیل کے سپاہیوں نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا اور محمد بن عبداللہ برزالی کو مار ڈالا یہ واقعہ ۴۳۴ھ کا ہے۔

محمد بن عبداللہ برزالی کے مارے جانے کے بعد اسماعیل نے قرمونہ پر قبضہ کر لیا [illegible] اس نے حکومت و سلطنت [illegible] سے [illegible] اپنے اعزہ و اصحاب اور غلاموں [illegible] کے ارادے سے جزیرہ کی جانب چلا گیا۔ اس وقت اس کا باپ قلعہ فرنجولس میں تھا یہ خبر پا کر چند سواروں کو اس کی جستجو میں روانہ کیا۔ ان کے ذریعہ سے اسماعیل کو اس کی خبر لگ گئی [illegible] دوسری طرف [illegible] نے موقع پا کر اسماعیل کو گرفتار کر لیا اور باندھ کر اس کے باپ کے پاس بھیج دیا۔ اس کے باپ نے اسے اور اس کے ساتھیوں اور [illegible] کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد [illegible] کی [illegible] کی جانب مائل

[illegible]

عزیز بن محمد والی قرمونہ ان والیوں میں سب سے پہلے نام [illegible]

[illegible] قرمونہ سے نکال دیا۔

عامر بن فتوح [illegible]

[illegible]

معتضد کا قلعوں پر قبضہ [illegible]

[illegible] شامل کر لیا۔

باجہ کی جہاد پر فوج کشی [illegible]

[illegible]

بڑھے۔ حکومت نے ان اطراف کو بعد میں شامل بھی ہونے دیں۔ کچھ عرصہ [illegible] باقی الملک نے مغرب کا راستہ [illegible] مغرب میں [illegible] استقلال سے حکومت کرنے لگا۔

ولبہ اور شلطیش پر قبضہ ولبہ اور شلطیش پر عبدالعزیز بکری کی حکومت ہو رہی تھی۔ ابن عباد کی فوجیں اس پر [illegible] ہوئے تو [illegible] وزیر السلطنت ابن جہور نے عبدالعزیز بکری کی سفارش کی۔ معتضد (ابن عباد) نے [illegible] کی صلح [illegible] پایا تو [illegible] ابن جہور کا انتقال ہو گیا۔ ابن عباد نے عبدالعزیز بکری سے پھر جنگ شروع کر دی اور ۴۴۳ھ میں ولبہ اور شلطیش عبدالعزیز سے چھین لیا اور اپنے بیٹے معتمد کو اس کی حکومت پر متعین کیا۔

فتح شلب و [illegible] اس کے بعد [illegible] معتضد (ابن عباد) نے شلب کا قصد کیا۔ شلب کی علاقے حکومت [illegible] سے مظفر ابوالاصبغ عیسیٰ بن قاضی ابوبکر محمد بن سعید بن مزین کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ ۴۴۲ھ میں [illegible] اس [illegible] میں معتضد نے اس پر [illegible] مظفر [illegible] کے بعد اپنے بیٹے معتمد کو شلب [illegible] اس کے شہری حکومت بھی اسی کے [illegible] چنانچہ معتمد نے یہیں قیام اختیار کر لیا اور اسے بطور مرکز حکومت [illegible]۔ پھر معتضد نے [illegible] محمد بن سعید [illegible] اقبال [illegible] ۴۴۵ھ [illegible] معتضد نے اسے بھی اپنے بیٹے معتمد کے مقبوضات میں شامل کر دیا۔

لبلہ اور [illegible] پر قبضہ لبلہ میں تاج الدولہ ابوالعباس احمد بن یحییٰ یحصبی کی حکومت کا دور دورہ تھا۔ ۴۱۴ھ میں تاج الدولہ نے [illegible] میں اپنی حکومت کا اعلان کیا تھا۔ [illegible] شلطیش [illegible] کے نام کا خطبہ پڑھا گیا تھا۔ ۴۳۳ھ میں [illegible] وفات [illegible] وفات کے وقت اپنے بھائی محمد کو حکومت [illegible] وصیت کر گیا تھا۔ معتضد نے [illegible] کا محاصرہ کر دیا اور [illegible] سمجھ کر [illegible] محمد صلح [illegible] قرطبہ [illegible] فتح بن یحییٰ کا [illegible] تھا۔ معتضد نے اسے بھی [illegible] کر لیا۔ غرض ان سب شہروں پر [illegible] کا قبضہ ہو گیا اور یہ تمام شہر اس کے دائرہ حکومت میں داخل ہو گئے۔ معتضد نے [illegible] بھی اپنے علم حکومت کے تحت لیا۔ اس صوبہ پر ابن رشیق نے قبضے کے ساتھ [illegible] اور "[illegible]" کے نام سے موسوم کیا تھا۔ آٹھ سال حکومت کی۔ اس کے بعد معتضد نے ۴۵۵ھ میں [illegible] ابن رشیق سے چھین لیا۔

[illegible] مرتلہ پر قبضہ معتضد [illegible] مرتلہ کو ابن طیفور کے قبضہ سے ۴۴۳ھ میں [illegible] تھا اور ابن طیفور نے [illegible] [illegible] محمد بن [illegible] حاصل کیا تھا۔ [illegible] ایک [illegible] اس کی [illegible] کر [illegible] نے [illegible] کی حکومت پر قابض ہو [illegible] مخالف [illegible] اوپر ہو چکا ہے۔ ابن عباد کے مقبوضات میں داخل ہو گئے۔

[illegible] ابوالقاسم معتضد کی وفات ابن عباد (معتضد) [illegible] کی [illegible] تھی۔ [illegible] میں [illegible] کی تھیں۔ [illegible] ۴۶۱ھ میں معتضد [illegible] آخرت [illegible] چنانچہ [illegible]

کامل کر لی تھی، تمام یہود کو دربار سے خارج کر دیا۔

معتمد بن معتضد: اس کے بعد اس کا بیٹا معتمد بن معتضد بن قاضی ابوالقاسم ابن عباد کی حکومت پر متمکن ہوا۔

معتمد نے عنان حکومت اپنے قبضۂ اقتدار میں لیتے ہی جو حکمت عملی اپنے باپ والی اختیار کیا اس کے علاوہ قرطبہ کی ریاست ابن جہور کے قبضے سے نکال لیا۔ اس نے اپنے لڑکوں کو قرطبہ کے مرکزی مقامات پر مامور کیا۔ اس کا دور اقبال مندی کا تھا۔ مغربی اندلس میں اس کی حکومت نہایت طاقتور تھی اور مجموعی طور پر عظمت حاصل ہوئی۔ اس کی اطراف کے ملوک الطوائف پر اس کا رعب داب چھا گیا تھا۔ ان بادشاہوں میں ابن ذوالنون طلیطلہ میں، ابن افطس بطلیوس میں اور ابن صمادح المریہ میں اور ملوک الطوائف اپنے اپنے مقبوضات میں معتمد (بن عباد) کے علم حکومت کے سائے تلے زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس نے عیسائیوں سے صلح کر لی تھی اور ان کی مرضی کے مطابق عمل کرتے تھے۔ یہ اور وہ سب کے سب سلطنت کی خاطر عیسائیوں کو خراج ادا کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ مرابطین کی حکومت کا ظہور ہوا اور یوسف بن تاشفین نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ مسلمانان اندلس کی امیدیں اس کی اعانت و امداد سے بر آگئیں۔

معتمد کی یوسف بن تاشفین سے امداد طلبی: اس زمانہ میں عیسائیوں نے خراج کی بابت طلب اور تشدد کرنا شروع کیا۔ ابن عباد معتمد نے سفیر کو بجائے جواب دینے کے قتل کر دیا اور دوران جنگ کے لیے معتمد نے یوسف کو بلایا تھا۔ اس کے بعد یوسف بن تاشفین کی خدمت میں فریاد لے کر حاضر ہوا۔ معتمد کے جانے اور یوسف بن تاشفین کی امداد کرنے کے حالات آگے یوسف بن تاشفین کے حالات کے ضمن میں بیان کیے جائیں گے۔

یوسف بن تاشفین کی اندلس سے واپسی: اس کے بعد فقہاء اندلس نے یوسف بن تاشفین کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ طوائف الملوکی کا خاتمہ کر کے اندلس پر اپنا اقتدار قائم کر دیا جائے اور حکام و امراء کے ناقابل برداشت مظالم سے انہیں نجات دلائی جائے۔ چنانچہ یوسف نے اہل اندلس کو ان تمام ظلموں سے نجات دلائی اور ان کو درمیان سے ہٹا دیا اور انہیں آئندہ کے لیے طوائف الملوکی کی خرابی سے نجات مل گئی۔ مگر جب یوسف بن تاشفین اندلس سے واپس ہوا تو اندلس کے طوائف الملوک اپنے پرانے رویہ پر آ گئے۔ ادھر اندلس میں یوسف بن تاشفین نے پہلی فوج مغرب سے جہاد کے لیے بھیجی۔ یہ واقعہ تھا کہ وہ اندلس کے اندرونی حصوں کو فوجی مہموں کے ذریعے صاف کرنا چاہتا تھا کہ طالبان حکومت و منصب دیتے تھے اور انتہائی لحاظ سے سرحدوں کی طرف کوچ کر دیا تھا۔ ان سب نے اپنے اپنے وقت میں جب کہ اندلس امراء و حکام کی خود غرضیوں کی وجہ سے تباہ ہو چکا تھا۔ اور اندلس پر قبضہ حاصل کیا تھا جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا۔ ان میں سے بھی چند امیروں کے بعد ملک کے چار حصوں میں یوسف بن تاشفین کا قبضہ ہو گیا۔ یوسف بن تاشفین نے اسے معزول کر کے اغمات قریب مراکش (مراکو) کی قید میں ڈال دیا جہاں تنگدستی کی حالت میں مر گیا۔

امارت طلیطلہ: اندلس میں اس کے علاوہ اور صوبے بھی تھے جن پر ابن ہود کا قبضہ تھا ان میں سے ایک صوبہ تھا اس کے سب سے بڑے شہر کا نام طلیطلہ تھا۔ ملک میں ابن ذی النون کی امارت کے بعد سے قائم ہو گیا تھا اور

[illegible] الدولہ کے خطاب سے اپنے آپ کو ملقب کرتا تھا۔ [illegible]ھ میں عیسائیوں کے ہاتھ سے کسی لڑائی میں شہید ہوئے۔ تب اس کی جگہ [illegible] عبدالملک بن خلف (مؤید الدولہ ثانی) متمکن ہوا اور یہی اس صوبے پر حکمرانی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ مرابطین نے جس وقت کہ اندلس پر قابض ہو گئے تھے یہ صوبہ بھی اس کے قبضہ سے نکال لیا۔

امارت صوبجات بونت اور [illegible]: بونت اور [illegible] بھی ان صوبوں میں سے تھے جن کے تعلقات سے تاریخ خالی ہے۔ ان پر ابو عبداللہ بن قاسم فہری ذوالوزارتین عبداللہ الفہری امارت کے [illegible] سے قابض تھا اور نظام الدولہ کے لقب سے اپنے آپ کو ملقب کرتا تھا۔ یہ شخص [illegible] کے پاس معزز و محترم تھا۔ جس زمانہ میں اراکین ریاست نے قرطبہ میں معتمد کی امارت کی بیعت کی تو وہ اس کے پاس سے قرطبہ آیا تھا۔ ۴۲۱ھ میں نظام الدولہ نے انتقال کیا اس کی جگہ یمن الدولہ محمد اس کا بیٹا جانشین ہوا اور اس سے اور مجاہد سے مشہور لڑائیاں [illegible]۔ یمن الدولہ کے بعد اس کا بیٹا احمد عضد الدولہ حکومت و امارت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوا۔ ۴۴۰ھ میں وفات پائی تب اس کا بھائی جناح الدولہ عبداللہ بن محمد [illegible]ھ میں [illegible] ان سے [illegible] حکومت چھین لی۔

ان حالات میں ہم یہاں سے [illegible] تک پہنچ گئے [illegible] اس سے [illegible] کر کے اب [illegible] کی جانب اپنی توجہ مبذول کرنے میں واقعات کا تسلسل قائم رہتا ہے۔

ابوالحزم جہور بن محمد بن جہور: جس وقت قرطبہ میں خلفاء کی گرم بازاری تھی اس وقت اراکین دولت اور امرائے سلطنت کا سردار ابوالحزم جہور بن محمد بن جہور بن عبداللہ بن محمد بن غمر بن یحییٰ بن عبدالغافر بن ابی عبدہ تھا۔ ابن حیان نے اس کا نسب اسی طرح تحریر کیا ہے۔ ابن جہور کا مورث اعلیٰ ابو عبدہ [illegible] اندلس آیا تھا [illegible] قرطبہ میں [illegible] جس وقت لشکر بربر نے معتمد آخری خلیفہ اموی کو ۴۲۲ھ میں معزول کیا تھا اس وقت جہور نے قرطبہ پر قبضہ کر لیا [illegible] سلطنت کی حکومت پر قابض ہو کر [illegible] سلطنت [illegible] قصر خلافت میں آیا۔ [illegible] اہل علم و فضل کی روش پر چلتا تھا۔ مریضوں کی عیادت کرتا تھا۔ جنازوں میں شریک ہوتا اپنے محلہ شرقی کی مسجد میں [illegible] مسلمانوں سے ملا جلا رہتا تھا۔ [illegible] تھے۔ مسلمانان قرطبہ نے [illegible] حکومت [illegible] قریشی خلیفہ [illegible] بکثرت خطوط و [illegible] اس لیے قرطبہ میں ہشام [illegible] کا خطبہ پڑھا گیا۔

امارت قرطبہ پر ابن جہور کا قبضہ: [illegible] قرطبہ [illegible] قرطبہ کے [illegible] قرطبہ پر تنہا اور [illegible] حکومت کرنے لگا۔ بعد ابوالحزم [illegible]ھ میں حکومت سے [illegible] اس کی جگہ اس کا بیٹا ابوالولید محمد بن جہور باتفاق [illegible] حکومت کی کرسی پر بیٹھا اس نے اپنے باپ کی روش اختیار کی [illegible] اہل علم و فضل کا قدردان تھا [illegible] بن ابی طالب [illegible] اس نے [illegible] خدمت [illegible]۔

عبدالملک بن ابوالحزم جہور: غرض ابوالولید محمد کا زمانہ حکومت طوائف الملوکی کے بہترین زمانہ سے تھا۔ اہل قرطبہ راضی اور خوش تھے کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملا کہ یہ بھی راہگزار ملک آخرت ہو گیا اور عنان حکومت اس کے بیٹے عبدالملک کے حوالہ کی گئی اس نے کج ادائی اور بد اطواری شروع کر دی لوگوں کو اس سے نفرت اور کشیدگی پیدا ہوگئی۔ ابن ذی النون نے اس کا قرطبہ میں محاصرہ کر لیا۔ اس نے محمد بن عباد سے ذی النون کے محاصرہ کی شکایت کی اور امداد کا خواستگار ہوا۔

عبدالملک کی معزولی اور اسیری: محمد بن عباد نے اپنی فوجیں اس کی کمک پر بھیجیں مگر در پردہ یہ ہدایت کر دی کہ قرطبہ میں داخل ہو کر اسے معزول کر دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابن ذی النون کے محاصرہ کو محمد بن عباد کے لشکر نے اٹھایا اور جب یہ قرطبہ میں داخل ہو گیا تو اہل قرطبہ سے سازش کر کے ۴۶۱ھ میں عبدالملک کو معزول کر دیا اور قرطبہ سے جلا وطن کر کے شلطیش لے جا کر قید کر دیا اور حالت قید میں ۴۶۲ھ میں مر گیا۔

محمد ابن عباد کی قرطبہ پر فوج کشی: محمد ابن عباد نے عبدالملک کی گرفتاری کے بعد اپنے بیٹے سراج الدولہ کو اشبیلیہ سے طلب کر کے قرطبہ کی حکومت پر مامور کیا۔ سراج الدولہ کو قرطبہ جانے کے بعد کسی نے زہر دے دیا جس سے سراج الدولہ کی موت واقع نہیں آئی تھی حقیقتاً قضا کر لائی تھی اور وہ یہیں دفن کی گئی۔ سراج الدولہ کے مرنے کے بعد محمد بن عباد نے قرطبہ پر فوج کشی کی چنانچہ ۴۶۲ھ میں قرطبہ پر قابض ہو گیا اور ابن عکاشہ کو قتل کر کے اپنے بیٹے فتح بن محمد ملقب بہ مامون کو قرطبہ کی حکومت دی۔ یوں ہی رفتہ رفتہ غربی اندلس کے صوبجات پر بھی قبضہ حاصل کر لیا۔ اسی ہنگامہ میں فتح مارا گیا اور اس کا باپ محمد بن عباد اغمات کی طرف جلا وطن کر کے بھیج دیا گیا جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں اور آئندہ بھی لکھنے والے ہیں واللہ وارث الارض ومن علیھا وھو خیر الوارثین

امارت غربی اندلس

ابو محمد عبداللہ کا صوبہ بطلیوس پر قبضہ: فتنہ اور طوائف الملوکی کے زمانہ میں ابو محمد عبداللہ بن مسلمہ تجیبی معروف بن ابن افطس نے غربی اندلس صوبہ بطلیوس پر قبضہ کر لیا تھا اور اپنی خود سری اور حکومت کا اعلان کر دیا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا مظفر ابو بکر اس کی جگہ متمکن ہوا اس کی حکومت نہایت استقلال اور استحکام کے ساتھ قائم ہوئی اکابر ملوک الطوائف میں ان کا شمار تھا۔ مظفر سے اور ابن ذی النون سے متعدد لڑائیاں ہوئی تھیں۔ ابن عباد سے کئی بار معرکہ آرائی کی نوبت آئی تھی۔ اختلاف کا سبب یہ ہوا تھا کہ ابن عباد نے ابن یحییٰ والی لبلہ کی مظفر کے مقابلے میں اعانت کی تھی اس سے مظفر کو اشتعال پیدا ہوا۔ والی لبلہ کے متعدد قلعوں اور شہروں پر قبضہ کر لیا آخر کار مظفر لگاتار دو شکستیں اٹھا کر بطلیوس میں قلعہ بند ہو گیا۔ ان دو جنگی لڑائیوں میں ایک بڑی جماعت کام آئی یہ واقعہ ۴۴۳ھ کا ہے اس کے بعد ابن جہور نے ان دونوں میں مصالحت کرا دی ۴۶۰ھ میں مظفر نے وفات پائی۔

متوکل ابو حفص عمر بن محمد: اس کا بیٹا متوکل ابو حفص عمر بن محمد معروف بہ ساجہ تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ اسی کے زمانہ حکمرانی میں اور اسی کے ہاتھ سے یوسف بن تاشفین امیر المرابطین نے ۴۸۷ھ میں بطلیوس پر قبضہ حاصل کر کے اس کی

[illegible] یوسف بن تاشفین [illegible]

[illegible]

امارت غرناطہ وبیرہ

[illegible]

[illegible]

دو اسے گئے تھے۔ بادیس نے ۴۲۹ھ میں سفر آخرت اختیار کیا۔ اس کا پوتا مظفر ابو محمد عبداللہ بن بلکین بن بادیس حکمران ہوا۔ اس نے اپنے دادا کی تقرری کے مطابق اپنے بھائی تمیم کو مالقہ کی حکومت پر مامور کیا۔ ۴۸۳ھ میں مرابطین نے ان دونوں کو معزول اور جلا وطن کر کے اغمات اور درکہ کی طرف بھیج دیا۔ چنانچہ ان دونوں نے وہیں قیام کیا جیسا کہ آئندہ یوسف بن تاشفین کے تذکرہ میں آپ ان کے حالات میں پڑھیں گے۔ واللہ وارث الارض ومن علیھا وھو خیر الوارثین۔

امارت طلیطلہ

اسماعیل بن ظافر: ملوک طلیطلہ کا جد اعلیٰ اسماعیل بن ظافر بن عبد الرحمٰن بن سلیمان بن ذی النون تھا۔ یہ قبائل ہوارہ کا ایک امیر کبیر تھا۔ دولت مروانیہ میں یہ ارکان سلطنت میں شمار کیا جاتا تھا۔ شنتریہ میں اس کی ریاست و امارت تھی۔ اس نے زمانہ فتنہ میں قلعہ اقلیش پر قبضہ کر لیا۔ مروی ہے کہ ان دنوں سے طلیطلہ یعیش بن محمد ابن یعیش کے قبضہ تصرف میں تھا جو اس کا والی تھا۔ جب یہ ۴۲۷ھ میں مر گیا تو بعض سرداران افواج طلیطلہ نے اسماعیل کو قلعہ اقلیش سے طلیطلہ پر قبضہ کرنے کے لئے بلا بھیجا۔ چنانچہ اسماعیل فوراً طلیطلہ آیا اور بلا مزاحمت قابض ہو گیا۔ اسماعیل نے طلیطلہ پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے دائرہ حکومت کو جنجالہ (مضافات مرسیہ) تک بڑھا لیا اور نہایت کامیابی کے ساتھ اس پر حکومت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ۴۳۵ھ میں راہی ملک عدم ہوا۔

مامون ابو الحسن یحییٰ بن اسماعیل: جب اس کے بیٹے مامون ابو الحسن یحییٰ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اس نے بڑے زور و شور سے حکومت کی۔ اس کی شوکت و عظمت تمام ملوک الطوائف سے بڑھی چڑھی تھی۔ اس سے اور سرحدی عیسائی امراء سے مشہور لڑائی ہوئی۔ ۴۵۷ھ میں بلنسیہ پر فوج کشی کی اور مظفر ذی اساجین (منصور بن ابی عامر کی اولاد) سے چھین لیا۔ اس کے بعد قرطبہ کی جانب بڑھا اور اسے بھی ابن عباد کے ہاتھ سے نکال لیا۔ ابن عکاشہ نے قرطبہ پر قبضہ کرنے کے بعد اس کے بیٹے ابو عمرو کو قتل کر ڈالا پھر اسے بھی ۴۶۷ھ میں کسی نے زہر دے کر مار ڈالا۔

قادر یحییٰ بن اسماعیل: اس کے بعد طلیطلہ کی عنان حکومت اس کے پوتے قادر یحییٰ بن اسماعیل بن مامون یحییٰ بن ذی النون نے اپنے ہاتھ میں لی۔ اس وقت عیسائی سلاطین میں سے ابن اذفونش کا دور حکومت تھا۔ چونکہ حکومت اسلامیہ عرب سے ضعیف ہو چکی تھی اور خلافت کا دور ختم ہو چکا تھا اور عرب کی حکومت کا شیرازہ بکھر گیا تھا۔ اس وجہ سے ابن اذفونش کا قدم ملک میں دور دور تھا چنانچہ ابن اذفونش نے فوجیں آراستہ کر کے طلیطلہ کی جانب ۴۷۸ھ میں پیش قدمی شروع کی۔ قادر یحییٰ نے ابن اذفونش کے خوف سے طلیطلہ کو خالی کر دیا۔ اس سے یہ شرط کر لی کہ بلنسیہ کے لینے میں تم میری مدد کرنا۔ بلنسیہ میں ان دنوں عثمان قاضی بن ابو بکر بن عبد العزیز (یہ بھی ابن ابی عامر کا ایک وزیر تھا) حکمرانی کر رہا تھا۔ اہل بلنسیہ کو اس کی خبر لگ گئی۔ ان لوگوں نے اس خوف سے کہ مبادا ابن عبس وغیرہ عیسائی ملوک اس پر قبضہ کر لیں عثمان قاضی کو معزول کر دیا۔ قادر نے جھٹ پٹ قبضہ کر لیا۔ وہ یہیں تک مقیم رہا۔ بالآخر ۴۸۵ھ میں سفر آخرت اختیار کیا۔

باب: ۲۵

امارت شرقی اندلس

منصور عبد العزیز بن عبد الرحمٰن

ابن ابی عامر: عامری خاندان کے زوال کے بعد [illegible] منصور عبد العزیز بن عبد الرحمٰن [illegible] حکومت [illegible] کی بیعت کی [illegible] حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ چند روز بعد اہل شاطبہ نے منصور کے خلاف بغاوت [illegible] اور اس پر قبضہ حاصل کر لیا [illegible] حکومت [illegible] ان کے [illegible] عبد العزیز [illegible] نہایت [illegible] تھا [illegible] منصور عبد العزیز کی حکومت کی بیعت [illegible] منصور [illegible] ابی عامر کی حکومت [illegible]

محمد بن مظفر کا قرطبہ سے اخراج: [illegible] قرطبہ [illegible] حکومت [illegible] ابن [illegible] قرطبہ [illegible] بیعت [illegible] حکومت [illegible] نکال [illegible] محمد [illegible] ۴۱۹ھ [illegible] وفات پائی۔

امیر محمد [illegible] عبد العزیز ابو القاسم [illegible] حکومت اپنے [illegible] عبد الملک [illegible]

نے عبدالملک کو قتل کر ڈالا اور مریہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد منصور بن عبدالعزیز والی بلنسیہ نے اس صوبہ کو بنو صمادح کے قبضہ سے ۴۳۳ھ تک نکال لیا۔ پھر جب مامون بن ذی النون نے وفات پائی اور اس کا پوتا قادر حکمران ہوا تو بلنسیہ پر وزراء ابی ابن عامر سے ابو بکر بن عبدالعزیز حکومت کرنے لگا۔ ابن عبدالعزیز نے اسے قادر سے مخالفت اور خود مختاری کرنے کی رائے دی۔ ابوبکر اس رائے کے مطابق قادر سے مخالفت کا اعلان کر کے ۴۷۸ھ میں خود مختار ہو گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ قشتالہ نے طلیطلہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ ابوبکر دس سال حکومت کرنے کے بعد ۴۷۸ھ میں کہ جس میں یہ قبضہ ہوا تھا مر گیا۔ اس کی جگہ قاضی عثمان اس کا بیٹا عمر اپنے باپ کی بجائے مسند حکومت میں جلوہ افروز ہوا۔

بلنسیہ پر عیسائیوں کی فوج کشی پھر جب قادر بن ذی النون نے طلیطلہ عیسائیوں کے حوالے کر دیا تو بلنسیہ کی طرف قبضہ کرنے کے ارادے سے قدم بڑھایا۔ اس مہم میں اس کے ہمراہ البرہانس عیسائی بھی تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ اہل بلنسیہ نے اس خبر سے مطلع ہو کر عثمان قاضی بن ابی بکر کو معزول کر دیا اور عیسائیوں کے خوف سے قادر کو خوشی خاطر اپنے شہر پر قبضہ دیا۔ یہ واقعہ ۴۷۸ھ کا ہے۔ اس کے بعد ۴۸۵ھ میں قاضی جعفر بن عبداللہ بن حجاف نے قادر پر فوج کشی کی اور اس کو جنگ میں قادر کو قتل کر کے بلنسیہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر عیسائیوں نے ۴۸۷ھ میں بلنسیہ پر حملہ کیا اور قاضی جعفر کو قتل کر کے قابض ہو گئے۔ اس کے بعد مرابطین نے اندلس میں داخل ہو کر اس شہر کو عیسائیوں کے قبضہ سے نکال لیا۔ پھر ۴۹۵ھ میں ابن تاشفین نے اپنے ایک سپہ سالار کو بلنسیہ پر قبضہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس سپہ سالار نے اس صوبہ کو ان لوگوں کے قبضہ سے نکال لیا۔

معن بن صمادح معن بن صمادح سپہ سالار منصور بن ابی عامر نے تہلکہ ۴۳۳ھ میں اسے منصور نے اس صوبہ کی حکومت دی تھی مریہ میں اقامت اختیار کی تھی اور اپنے کو ذوالوزارتین کے لقب سے ملقب کیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد اس نے اپنے آپ کو معزول کر کے اپنے بیٹے معتصم ابو یحییٰ محمد بن معن بن صمادح کو حکمران بنایا۔ چنانچہ معتصم نے اس صوبہ پر چالیس برس تک حکومت کی۔ ابن حبیب والی لورقہ کو کبھی تو اطاعت کرتے اور کبھی مریہ پر حملہ کرتا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ معتصم نے اپنے حکومت سے انکار کر لیا تھا۔ معتصم نے یہ خبر پا کر کہ ابن حبیب والی لورقہ مریہ پر حملہ کرنے کی غرض سے آ رہا ہے مقابلہ کرنے کی غرض سے ایک بڑی فوج روانہ کی۔ ابن حبیب نے اس مہم میں منصور بن ابی عامر والی بلنسیہ و مرسیہ سے اپنے حریف کے مقابلہ میں امداد کی درخواست کی اور معتصم نے بادشاہ قرطبہ کو مدد کا پیغام دیا۔ دونوں حریفوں میں گھمسان کی جنگ ہوئی اس کا نتیجہ معن بن صمادح کی جانب لورقہ کے بعض قلعوں پر قبضہ ہو گیا۔ بعد ازاں مرسیہ کے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور غنیمت حاصل کرنے کے بعد واپس آیا۔ اس ترک سے معتصم ۴۸۴ھ تک یوسف بن تاشفین کے ساتھ خوشامد کرتا رہا۔ اس کی وفات پائی اس کی جگہ اس کا بیٹا معز تخت نشین ہوا اسے یوسف بن تاشفین امیر المسلمین نے ۴۸۴ھ میں معزول کیا اور مریہ سے اس کے اہل و عیال کے ساتھ مراکش کی جانب جلاوطن کر دیا۔ اس نے مراکش پہنچ کر بجایہ میں آل حماد کے پاس قیام کیا اور وہیں اس نے اور اس کے لڑکوں نے وفات پائی۔ وللہ وارث الارض ومن علیہا

امارت سرقسطہ

منذر بن مطرف: منذر بن مطرف بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ہاشم تجیبی ثغر اعلیٰ کا گورنر تھا۔ اس نے المنصور عبدالرحمٰن بن منصور کی حکومت کے دور ریاست کی بابت ان سے جیسی آن تھی اس کے ادا کرنے کا خزانہ سرقسطہ داخل تھا۔ جس وقت مہدی بن عبدالجبار کی حکومت کی بنیاد پڑی اور جو عامر کا دور دورہ ختم ہو گیا اور بربریوں کا دور دورہ اور فتنہ شروع ہوا۔ اس وقت منذر مستعین کے علم حکومت کے ساتھ تھا یہاں تک کہ جو ثغر اعلیٰ میں جنگ میں مارا گیا۔ منذر نے ان امور کے انجام پر نظر کر کے مستعین کی رفاقت ترک کر دی۔ بعد اس کے باتفاق سب نے مرتضیٰ نامی شخص کی بیعت کی اور ان لوگوں کے ساتھ جو طالب اور عامریوں میں سے اس کے پاس آ کر جمع ہو گئے تھے۔ بیعت کر لی اور غرناطہ پر حملہ آور ہوئے۔ زاوی بن زیری صنہاجی ان کے مقابلہ پر آیا اور ان حملہ آوروں کو شکست دی۔ پھر مرتضیٰ بھاگا اور اس کے ساتھیوں اور ارکان دولت کو مرتضیٰ کی جانب سے شک پیدا ہوا۔ چند روز بعد خیران والی نے ان کے قتل پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ پوشیدہ ان لوگوں نے اسے مار ڈالا۔ منذر کو اس وقت کھل کھیلنے کا موقع ہاتھ آ گیا۔ چنانچہ سرقسطہ اور ثغر اعلیٰ کو دبا بیٹھا اور "المنصور" کا لقب اختیار کیا۔ عیسائی سلاطین جلیقیہ اور برشلونہ سے مصالحت کا عہد و پیمان کیا۔ بالآخر ۴۱۴ھ میں وفات پائی۔ اس کا بیٹا تخت حکومت پر متمکن ہوا اور "المظفر" کے لقب سے اپنے کو ملقب کیا۔

بنو ہود: اسی زمانہ میں ابو ایوب سلیمان بن محمد بن ہود جذامی اپنی لوگوں میں سے شہر تطیلہ پر قابض ہو رہا تھا اسے شروع زمانہ فتنہ سے اس شہر کی حکمرانی دی گئی تھی۔ اس کا مورث اعلیٰ ہود وہ ہے جو اندلس آیا تھا۔ ابن حزم نے اس کے حسب نسب کو سالم مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ابو حذیفہ تک پہنچایا ہے۔ یہ ہود عبداللہ کا بیٹا ہے اور عبداللہ موسیٰ کا اور موسیٰ سالم مولیٰ ابی حذیفہ کا۔ بعضوں نے ہود کو بنی جذام کی اولاد میں شمار کیا ہے۔

سلیمان بن محمد بن ہود: سلیمان نے تھوڑے دنوں میں قوت پکڑ کر مظفر بن یحییٰ بن منذر کو مغلوب کر لیا ۴۳۱ھ میں اس کی زندگانی کا خاتمہ کر کے اپنے تمام بیٹوں سے بیعت کے لئے بات ہی دے دی۔ سرقسطہ اور ثغر اعلیٰ پر قابض ہو گیا اور اس کا بیٹا یوسف بن مظفر لاردہ پر حکمرانی کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد ان دونوں میں مخالفت پیدا ہوئی۔

احمد مقتدر باللہ: اسی اثناء میں سلیمان مر گیا اور احمد مقتدر باللہ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ مقتدر نے یوسف کے مقابلہ میں فرانس اور بشکنس سے امداد طلب کی چنانچہ فرانس اور بشکنس حسب وعدہ مقتدر کی کمک پر آئے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں سے بڑی جنگ آخر پیش آئی۔ یوسف نے اس خبر سے مطلع ہو کر جب ان ابر یہ مقتدر کا سرقسطہ میں محاصرہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۴۴۳ھ ہے۔ یوسف کو اس میں ناکامی ہوئی۔ عیسائی سلاطین واپس اپنے بلاد کی طرف واپس گئے۔ اس کے بعد مقتدر باللہ احمد نے ۴۷۴ھ میں اپنی حکومت کے چھتیس سال پورے کر کے سفر آخرت اختیار کیا۔ اس کی جگہ یوسف موتمن اس کا بیٹا تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا۔

یوسف موتمن بن احمد مقتدر: یوسف موتمن کو علوم ریاضیہ میں ید طولیٰ حاصل تھا اس فن میں اس نے بہت سی کتابیں

تالیف کی تھیں۔ ان میں سے استکمال اور [illegible] ۴۷۸ھ میں اس نے وفات پائی۔ یہ وہی سن ہے جس میں عیسائیوں نے طلیطلہ کو بنی ذی النون کے قبضہ سے نکال لیا تھا۔ یوسف موتمن کے بعد سرقسطہ میں مستعین حکمران ہوا۔ اس کے زمانہ حکومت میں یہ واقعہ پیش آیا کہ وشقہ کو عیسائی محاصروں کے گھیرے سے بچانے کی غرض سے مستعین نے ۴۸۹ھ میں کئی ہزار مسلمانوں کی جمعیت سے عیسائی لشکر سے باہر [illegible] تقریباً دس ہزار مسلمان اس معرکہ میں کام آئے۔ مستعین [illegible] کے ساتھ [illegible] اس زمانہ سے مستعین سرقسطہ پر بلا خطر حکمرانی کرتا رہا، یہاں تک کہ ۵۰۳ھ میں [illegible] عیسائیوں سے سرقسطہ پر لڑائی ہوئی۔ سرقسطہ کے باہر مقابلہ ہوا۔ خوب لڑ کے اسی معرکہ میں مارا گیا۔

عبدالملک بن یوسف موتمن: اس کی جگہ اس کا بیٹا تخت آرائے حکومت ہوا۔ عماد الدولہ کا خطاب اختیار کیا۔ عیسائیوں نے اسے ۵۱۲ھ میں سرقسطہ سے نکال کر قبضہ کر لیا۔ اس نے سرقسطہ کے قریب قلعہ روطہ میں جا کر پناہ لی اور وہیں قیام پذیر رہا۔ یہاں تک کہ ۵۲۴ھ میں اس نے وفات پائی۔ اس کا بیٹا احمد ملقب بہ سیف الدولہ اس ریاست کی حکومت پر رونق افروز ہوا۔ اس کے عہد حکومت میں [illegible] حد سے بڑھ گئی۔ مسلمانوں کو [illegible] تھے۔ آخرکار اس نے عیسائیوں سے صلح کر لی اور قلعہ روطہ ان کے حوالہ کر کے [illegible] خدام کے ساتھ طلیطلہ چلا آیا اور وہیں ۵۳۶ھ میں مر گیا۔ [illegible] کے [illegible] سے [illegible] تھے۔ [illegible] نے ۵۴۲ھ میں [illegible] ۵۴۳ھ میں [illegible] گیا تب [illegible] کے دور حکومت زیادہ طویل نہیں رہا۔ اس کے بعد [illegible] حکمران ہوا۔ عماد الدولہ ابن احمد مستعین نے ۵۴۳ھ میں [illegible] سے [illegible] عماد الدولہ کا اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کا [illegible] رہا یہاں تک کہ عیسائیوں نے اس شہر پر بھی اور باقی اندلس کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ والله وارث الارض ومن علیها وهو خیر الوارثین۔

امارت دانیہ و جزائر شرقیہ

عصام خولانی: جزیرہ میورقہ ۲۹۰ھ میں عصام خولانی کے ہاتھ سے فتح ہوا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ عصام خولانی حج کے ارادے سے اپنی ذاتی کشتی پر سوار ہو کر اندلس سے روانہ ہوا۔ اتفاق سے ہوا کے مخالف ہونے کی وجہ سے کشتی جزیرہ میورقہ کے ساحل پر جا لگی۔ ایک مدت تک عصام اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اس ساحل پر ہوا کے مخالف ہونے کی وجہ سے ٹھہرا رہا۔ زمانہ قیام میں ان لوگوں کو جزیرہ کے حالات سے مطلع ہونے کا موقع ملا اور اسے فتح کر لینے کی ہوس ان کے دل میں پیدا ہوئی۔ چنانچہ عصام نے حج سے واپس آ کر امیر عبداللہ والی اندلس سے جزیرہ میورقہ کی زرخیزی و شادابی کا ذکر کیا اور اسے فتح کرنے کی اجازت دی۔

جزیرہ میورقہ کی فتح: امیر عبداللہ نے جنگی کشتیوں کا ایک بیڑہ عصام کے ساتھ روانہ کیا۔ اس مہم میں لشکر شاہی کے علاوہ مجاہدوں کا ایک گروہ بھی جہاد کے ارادے سے شریک تھا۔ عصام نے پہنچتے ہی جزیرہ میورقہ پر محاصرہ ڈال دیا اور ایک مدت کے محاصرہ و جنگ کے بعد یکے بعد دیگرے اس کے تمام قلعوں کو فتح کر لیا۔ تکمیل فتح کے بعد عصام نے امیر عبداللہ کی خدمت میں

---

۱ دیکھئے [illegible]

نامہ بشارت فتح روانہ کیا۔ امیر عبداللہ نے حسن خدمت کے صلہ میں عصام کو جزیرہ میورقہ کی گورنری عنایت فرمائی۔ دس برس تک عصام نے اس جزیرہ پر حکمرانی کی۔ مسجدیں بنوائیں۔ حمامات تعمیر کرائے، سرائیں، پل اور سڑکیں درست کرائیں۔

امارت جزیرہ پر موفق کا تقرر: عصام کی وفات کے بعد اہل جزیرہ نے اس کے بیٹے عبداللہ کو اپنا حکمران بنایا۔ امیر عبداللہ والی اندلس نے بھی اس کی امارت کو منظور و تسلیم کیا۔ اس کے بعد عبداللہ درویشی اور زہد کی طرف مائل ہو گیا۔ ۳۵۰ھ میں ترک امارت کر کے حج کے ارادے سے کشتی میں سوار ہو کر مشرق کی جانب چلا گیا۔ پھر اس کی کوئی خبر معلوم نہیں ہوئی۔ خلیفہ ناصر مروانی نے اپنے خدام میں سے موفق کو اس جزیرہ کی سرداری و حکومت پر متعین و مامور کیا۔ موفق نے جزیرہ مذکور میں بہت سی جنگی کشتیوں کے متعدد بیڑے تیار کر کے فرانس کے مقبوضات پر بہت سے جہاد کئے۔ ۳۵۹ھ میں عہد حکومت مستنصر میں اس نے وفات پائی۔ اس کے خاصوں میں سے کوثر نامی ایک شخص اس کا جانشین ہوا۔ اس نے دشمنان اسلام پر جہاد کرنے میں وہی طریقہ اختیار کیا جو اس کے پیشرو (موفق) کا تھا۔ اس نے ۳۸۹ھ میں عہد امارت منصور میں انتقال کیا۔ منصور نے اپنے موالی (آزاد غلاموں) میں سے مقاتل کو اس جزیرہ کی حکومت دی۔ یہ بھی جہاد کا حد سے زیادہ شائق تھا۔ مقبوضات فرانس پر ہمیشہ جہاد کرتا رہتا تھا منصور اور اس کا بیٹا مظفر جہاد میں اس کی مدد کیا کرتا تھا۔ ۴۰۳ھ میں دور مظفر میں راہی ملک آخرت ہوا۔

مجاہد بن یوسف: مجاہد بن یوسف بن علی عامری موالیوں میں ایک سربرآوردہ اور دلیر شخص تھا۔ منصور نے اس کی پرورش کی تھی۔ قرآن، حدیث اور عربیت کی تعلیم دی تھی۔ ان علوم میں مجاہد کو اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل تھا۔ جس دن مہدی ۴۰۰ھ میں مارا گیا اس روز مجاہد قرطبہ سے چلا آیا۔ اس نے اور دیگر عامری موالیوں اور اکثر لشکریان اندلس نے مرتضیٰ کی امارت کی بیعت لی تھی۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ان لوگوں سے اور زاوی سے غرناطہ کے باہر جنگ ہوئی۔ زاوی نے ان لوگوں کو شکست دی اور ان کی جماعت کو منتشر کر کے مرتضیٰ کو بار حیات سے سبکدوش کر دیا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

مجاہد بن یوسف کی فتوحات: اس واقعہ کے بعد مجاہد طرطوشہ چلا گیا اور اس پر قابض ہو گیا پھر اسے چھوڑ کر دانیہ جا کر مقیم ہوا اور وہیں اپنی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ میورقہ، منورقہ اور یابسہ کو اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا اور ۴۰۵ھ میں معیطی کو میورقہ کی حکومت پر مامور کیا۔ معیطی نے میورقہ پہنچتے ہی خود سر حکومت کا اعلان کر دیا۔ اہل میورقہ نے معیطی کو اس فعل سے بہت کچھ روکا لیکن معیطی نے ذرہ بھی توجہ نہ کی۔ مجاہد کو اس کی خبر لگی تو اس نے اپنے برادر زادہ عبداللہ کو میورقہ کی حکومت پر مامور اور روانہ کیا۔ معیطی یہ خبر پا کر بھاگ گیا۔ عبداللہ نے میورقہ میں پندرہ سال حکومت کی۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت میں سردانیہ پر دوبارہ بقصد جہاد فوج کشی کی تھی اور بزور تیغ تمام سردانیہ لے لیا۔ اسے فتح کر کے عیسائیوں کو وہاں سے جلاوطن کر دیا تھا اور والی سردانیہ کے لڑکے کو قید کر لیا تھا جو ایک مدت کے بعد زر فدیہ ادا کر کے رہا کرا لیا گیا۔ مجاہد نے اس کے مرنے پر اپنے موالی اغلب کو ۴۲۸ھ میں میورقہ کی حکومت عنایت کی۔

علی بن مجاہد: مجاہد والی دانیہ اور خیران صاحب المریہ اور ابن ابی عامر والی بلنسیہ میں باہم متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ یہاں تک کہ ۴۳۶ھ میں مجاہد ان لڑائیوں کو یونہی ناتمام چھوڑ کر راہی ملک عدم ہو گیا۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا علی ایوان حکومت میں رونق

[illegible] اقبال الدولہ کا خطاب [illegible] مقتدر [illegible] اقبال الدولہ [illegible]

اقبال کی معزولی [illegible] اقبال الدولہ [illegible]

ناصر الدولہ [illegible] اقبال الدولہ [illegible]

میورقہ کا محاصرہ [illegible]

علی بن یوسف کا میورقہ پر قبضہ [illegible] علی بن یوسف [illegible]

[illegible]

[illegible] سے نکال باہر کیا۔ علی بن یوسف نے اپنی جانب سے [illegible] متولی کو اس کی حکومت [illegible] نے اپنے فرزند [illegible] ایک جدید شہر آباد کرنے کا قصد کیا [illegible] تو پہلے [illegible] سب نے [illegible] ہو کر ان پر ٹوٹ پڑے [illegible] گرفتار کر لیا اور علی بن یوسف کے [illegible] پیام بھیجا۔ علی بن یوسف نے ان لوگوں کو محمد بن علی بن اسحاق بن غانیہ متولی [illegible] اندلس کے پاس بھیج دیا۔ محمد نے اپنی جانب سے اپنے بھائی [illegible] حکومت پر تھا۔ جب [illegible] میورقہ [illegible] تو اس نے [illegible] کے ساتھ [illegible] بھیج دیا اور خود میورقہ میں [illegible] حکومت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کا [illegible] مر گیا اور اس کا [illegible] بن یوسف [illegible] میورقہ میں [illegible] کا مقابلہ [illegible] کے ساتھ [illegible] لگا۔ علی بن یوسف نے [illegible] میورقہ میں [illegible] دولت وحکومت [illegible] سے نکل کر بجایہ کی طرف [illegible] کے قبضہ سے نکال لیا تھا [illegible] افریقیہ میں متعدد [illegible] کے حالات [illegible] کے ہاتھ [illegible] کے آخری دور حکومت میں قبضہ [illegible] اللہ تعالیٰ کے لئے ہے [illegible] ملک جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہی غالب [illegible] دانا ہے۔

باب : ۳۶

باغیان امارت لمتونہ

قاضی مروان بن عبداللہ کی خودمختاری: جس وقت لمتونہ مجاہدین اسلام اور موحدین کی لڑائیوں میں مصروف ہو گئے اس وقت اندلس سے انہیں ایک گونہ دوری ہو گئی اور سرحدی علاقوں میں بعض باغیان نے اپنی اپنی امارت قائم کر لی۔

۵۳۹ھ میں قاضی مروان بن عبداللہ بن مروان ابن الخصاب نے بلنسیہ میں علم بغاوت بلند کیا اور خود حکمران بن کر خطبہ جاری کرنے لگا مگر تھوڑے ہی دنوں بعد اہل بلنسیہ نے اسے حکومت و ریاست سے معزول کر دیا۔ یہ مریہ چلا آیا۔ یہاں سے ابن غانیہ کے پاس بطور قیدی بھیج دیا گیا۔ ابن غانیہ نے اسے جیل میں ڈال دیا۔

ابو جعفر احمد کی سرکشی: مریہ میں ابو جعفر احمد بن عبدالرحمن بن طاہر نے سر اٹھایا۔ کچھ عرصہ بعد اہل مریہ نے اسے معزول کر دیا بلکہ اس کی حکومت کے چوتھے مہینے امارت اور حکومت و ریاست سے ہٹانے کے لئے متفق ہو کر اسے قید میں ڈال کر آرام سے خوار کیا۔ مستنصر بن ہود کا بیٹا دو ماہ تک حکمرانی کرتا رہا بالآخر ابن غانیہ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔

امیر بلنسیہ ابو محمد عبداللہ: اہل بلنسیہ نے قاضی مروان کے بعد امیر ابو محمد عبداللہ بن سعید بن مردنیش جذامی کے ہاتھ پر امارت و ریاست کی بیعت کی۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت کا بڑا حصہ دینی امور میں صرف کیا۔ بیعت کے بعد کفار کے ساتھ جنگ چھڑ گئی۔ ۵۴۰ھ میں وہ لڑائی میں شہید ہو گیا۔ اہل بلنسیہ نے عبداللہ بن عیاض کی امارت کو تسلیم کر لیا جو ان دنوں مرسیہ کا حاکم تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ عبداللہ نے ۵۴۲ھ میں وفات پائی۔

محمد بن احمد اور عبدالمومن کی جنگ: اہل بلنسیہ نے اس کے چچا زاد بھائی محمد بن احمد بن سعید بن مردنیش کی امارت کی بیعت کی۔ اس نے بیعت امارت لینے کے بعد شاطبہ، جزیرہ اور مرسیہ پر بھی قبضہ کر لیا۔ ابراہیم بن ہمشک اس کے نامور سپہ سالاروں میں سے تھا۔ اسے اطراف اندلس میں غارت گری شروع کر دی۔ قرطبہ پر شبخون مارا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اس کے بعد قرطبہ اس کے قبضہ سے نکل گیا جب اس نے قرمونہ پر ہاتھ مارا اور اسے موحدین نے قبضہ سے نکال دیا۔ پھر اس نے اور ابن مردنیش (محمد بن احمد) نے غرناطہ کے ایک قصبہ میں موحدین کا محاصرہ کر لیا۔ چند دنوں کے بعد غرناطہ کے باہر عبدالمومن نے غرناطہ والوں سے مل کر جنگ کی۔ ابن مردنیش نے عیسائی امراء اور سرداروں سے موحدین کی مدافعت کی غرض سے امداد طلب کی تھی چنانچہ عیسائی فوج ابراہیم اور ابن مردنیش کی کمک پر آئے مگر عبدالمومن کی جرأت اور بہادری کے آگے سب نے شکست کھائی اور نہایت بری طرح سے شکست کھا کر بھاگے اور عبدالمومن نے انہیں بہت برے طریقے سے قتل کیا۔

یوسف کا بلنسیہ پر قبضہ: انہی دنوں میں یوسف نے طویل محاصرہ اور شدید جنگ کے بعد بلنسیہ کو فتح کر کے خلیفہ مستظہر عباسی کے نام کا خطبہ پڑھوایا، ایک عرصہ سے دربار خلافت بغداد سے وابستہ [illegible] خلافت عباسیہ نے اس کی سرپرستی کی [illegible] حکومت یوسف تاشفین اس کے بعد [illegible] میں [illegible] کی حکومت کی [illegible] ہوئی۔ [illegible] بن منصور بن [illegible] عامر [illegible] اور [illegible] کی جانب مراجعت کرنے کے وقت بلنسیہ پر قابض ہو گیا تھا۔ ایک مدت تک وہاں اس کا قبضہ رہا [illegible] میں اس نے وفات پائی اس کے مرنے کے بعد بلنسیہ کی حکومت ابن [illegible] کے قبضہ میں چلی گئی۔

عبد المومن کی مرابطین امراء پر فوج کشی: احمد بن قسی قلعہ مرتلہ پر قابض رہا تھا اور اپنے متبعین کے ذریعہ سے مرابطین کی مخالفت کرتا تھا۔ اتفاق زمانہ سے [illegible] میں عبد المومن کے پاس چلا گیا اور ملک اندلس پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دی۔ عبد المومن نے اس کے ہمراہ چند فوجیں روانہ کیں جنہوں نے بتدریج امراء مرابطین کو اندلس میں اپنے زور بازو سے مغلوب کر دیا۔

محمد بن علی بن غانیہ: میورقہ پر حکومت موحدین کے اضطراب کے زمانہ سے محمد بن علی بن غانیہ قابض تھا [illegible] اس نے [illegible] پر قبضہ حاصل کر لیا تھا، [illegible] میں اپنے بھائی یحییٰ سے ملنے کے لئے بلنسیہ آیا تھا اور اپنی جگہ میورقہ میں عبداللہ بن [illegible] کو مقرر کر آیا تھا۔ اس کے زمانہ غیر حاضری میں [illegible] اور [illegible] نے سر اٹھایا۔ اس شورش کے فرو کرنے کی غرض سے محمد بن غانیہ بلنسیہ سے میورقہ پھر واپس آیا اور [illegible] کو رفع دفع کر کے اس وقت تک [illegible] میں [illegible] دار فانی چھوڑ کر [illegible]۔

مرابطین کا زوال: اس کا بیٹا [illegible] ابو اسحاق [illegible] ہوا اس نے [illegible] میں وفات پائی تب اس کا بھائی [illegible] حکومت پر [illegible] ہوا اور [illegible] میں موحدین کی اطاعت کی۔ اہل میورقہ کے چند امراء [illegible] موحدین کے یہاں آئے موحدین نے ان [illegible] کے ہمراہ علی بن [illegible] کو روانہ کیا جس نے میورقہ میں داخل ہو [illegible] ابو اسحاق نے علی کے خلاف بغاوت کر دی اور تخت حکومت سے اتار دیا۔ اس کے بعد ان لوگوں [illegible] یوسف بن عبد المومن کے مرنے کا [illegible] معلوم ہو [illegible] نے میورقہ چھوڑ کر افریقہ کا راستہ لیا [illegible] آپ ان کی حکومت کے حالات میں پڑھیں گے۔ غرض اس طور سے مرابطین کی دولت و حکومت ملک مغرب اور اندلس سے منقطع ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے عنان حکومت ان کے قبضہ سے نکال کر موحدین کو عنایت فرمائی۔ ان لوگوں نے ان کو جہاں پایا قتل کیا رفتہ رفتہ ان کی حکومت کو استقلال اور استحکام ہو گیا اور یہ اس سرزمین کے حکمران بن گئے۔

[illegible]: ان لوگوں نے اس ملک کے انتظام پر بنی عبد المومن کے [illegible] مقرر کیے یہ لوگ اپنے [illegible] کے لقب سے ملقب کرتے تھے اس ملک کی حکومت و ریاست انہی لوگوں میں تقسیم ہو گئی انہی لوگوں میں سے یعقوب بن منصور نے [illegible] کے سر کرنے کے بعد [illegible] اطراف [illegible]

مقام ارک ۵۹۱ھ میں صف آرائی کی نوبت آئی اس کے بعد اس کا لڑکا ناصر ۶۰۹ھ میں دریا کو مغرب کی جانب سے عبور کر کے ایک بڑی فوج کے ساتھ اندلس پہنچا۔ مسلمانان اندلس سے اور اس سے مقام عقاب میں مڈبھیڑ ہوئی۔ چند لوگ ان میں سے اس معرکہ میں کام آ گئے۔ باقی کو اللہ تعالیٰ نے اس امتحان عظیم سے بچا لیا۔

موحدین کا اندلس سے اخراج: یعقوب منصور کے بعد موحدین کی حکومت متزلزل اور مضطرب ہو چلی اور تمام بلاد اندلس میں ان لوگوں کی کمزوری کی وجہ سے جو سادہ کے لقب سے موسوم تھے امور سیاست میں ضعف پیدا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی مراکش (ذمرا) کو [illegible] بھی ان کی حکومت [illegible] چونکہ ان لوگوں نے عیسائی سلاطین اور عیسائی امراء سے امداد طلب کرنا شروع کی اور بوقت ضرورت مسلمانوں کے مقبوضہ قلعے دے دیے کہ ان کی مدد سے اپنی سیاست و حکومت قائم رکھ سکے۔ اس سے دولت اسلامیہ اور نیز خاندان عرب و دولت موحدین کو ناراضگی پیدا ہوئی۔ چنانچہ سب کے سب متفق ہو کر موحدین کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے اور اندلس سے [illegible] کو نکال باہر کیا۔ اس عظیم اور اہم بالشان امر کے انجام دینے پر محمد بن یوسف بن ہود جذامی اندلس میں کمربستہ ہوا اور جلیقیہ تک [illegible] ملحقات مرافع بن یوسف بن [illegible] ان کی حکومت [illegible] کی تھی۔ ان کے نام [illegible] سرداروں نے بغاوت اور مخالفت میں علم بلند کیا تھا۔

ان واقعات کے بعد ابن ہود پر اس کی حکومت میں کچھ خاندان دولت عرب اور نیز اس کے قریب کے رہنے والوں میں سے محمد بن یوسف بن احمر معروف بہ احمر نے بغاوت کی یہ محمد اپنے کو شیخ کے لقب سے ملقب کرتا تھا اہل جیان سے اس کی لڑائیاں ہوئیں ان میں سے ہر ایک صاحب حکومت تھا جس کی وراثت اس کی آل و اولاد میں منتقل ہو گئی۔

سید ابوزید کا فرار: زیان بن مردنیش ابو مردنیش کے ولی عہد ان خاندان کے ساتھ بلنسیہ میں حکمرانی کرتا تھا اس نے اس

---

۱ جب ان کا انتقال ہو چکا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۸۹، ۲۹۰
ملخصاً [illegible] (مترجم)

کی اذیت جاتی [illegible]

[illegible]

زبان اور [illegible] [illegible]

[illegible]

عیسائیوں کی بلاد اسلامیہ پر فوج کشی [illegible]

[illegible]

امیر [illegible] **بن ابوبکر** [illegible]

[illegible]

ابو [illegible]

کی طرف سے مرسیہ کا والی ابوبکر بن خطاب تھا۔ اہل مرسیہ نے زیان کو مرسیہ پر قبضہ کرنے کے لئے بلا بھیجا چنانچہ زیان نے مرسیہ میں داخل ہو کر امارت کو لوٹ لیا اور ان لوگوں کو جو یحییٰ بن ابوبکر یا ان کی بیعت کرنے پر مشرقی اندلس کے قبضہ کی غرض سے ساتھ آ رہے تھے روک لیا۔ یہ واقعات ۶۳۶ھ کے ہیں۔

ابن عصام کی خود مختاری ان کے بعد ابن عصام نے اریولہ پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی اور ان کی حکومت پانچ سال رہی اور ان کے ایک قریبی رشتہ دار نے شہر [illegible] جا کر اپنی حکومت کا سکہ چلا دیا۔ اس زمانہ میں [illegible] یہاں تک کہ عیسائی بادشاہ جاقوم نے ۶۶۲ھ میں ان کے قبضہ سے اریولہ کو نکال لیا اور یہ مرسیہ چلا گیا اور وہیں ۶۶۸ھ میں مر گیا۔

باقی رہا ابن ہود اس کے حالات آئندہ لکھے جائیں گے کہ بجز ابن احمر کے خاندان کے آئندہ اندلس میں حکومت و سلطنت کا سلسلہ قائم رہا اور اس وقت تک جو دور ہے جس کا ہم عنقریب تذکرہ کرنے والے ہیں چونکہ یہی لوگ دولت و حکومت عرب کی یادگار اور بقیۃ السلف ہیں۔ واللہ خیر الوارثین

باب: ۳۷

دولت بنو ہود

محمد بن یوسف بن ہود کی بغاوت: جس وقت موحدین کی حکومت میں اضطراب اور تزلزل پیدا ہو چلا [illegible] میں انتشار [illegible] بلنسیہ کے حکمران تھے اسی زمانہ میں محمد بن یوسف بن محمد بن عبدالعظیم بن احمد بن سلیمان [illegible] بن ہود نے مقام [illegible] صوبہ مرسیہ [illegible] متصل قرطاجنہ علم بغاوت [illegible] میں بلند کیا یہ وہ زمانہ تھا کہ [illegible] موحدین نے [illegible] میں اس کے چچا [illegible] ابو [illegible] یوسف کی امارت کی بیعت کر لی تھی اور عادل نے (جو [illegible] منصور کا بیٹا) [illegible] ابو محمد عبد [illegible] بن ابی حفص بن عبدالمومن [illegible] جان کے [illegible] اطاعت کر دی تھی۔ اس معاملہ میں سید ابو زید [illegible] ابو حفص نے ان لوگوں کی مخالفت کی [illegible] فتنہ و فساد کا بازار [illegible] ایک نے دوسرے کو [illegible] کی غرض سے عیسائی سلاطین سے امداد کی درخواست کی اور [illegible] عیسائی [illegible] کے علاقوں [illegible] ان واقعات سے اہل اندلس کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] ہونے لگے [illegible] موقع سے [illegible] اٹھایا۔

سید ابو العباس کی گرفتاری: یہ شخص بھی [illegible] سے حکومت [illegible] حاصل کرنے کا ایک مدت سے خواہاں [illegible] تھا چونکہ [illegible] کی طرف سے خطرہ تھا اس وجہ سے ان لوگوں نے اس معاملہ میں کوئی پرواہ نہ کی [illegible] اس نے نہایت خوبصورتی [illegible] بہانے [illegible] بالآخر [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] سید ابو العباس [illegible] ابو محمد [illegible] بن یوسف [illegible] شکست دے [illegible] کی جانب [illegible] اور [illegible] قتل [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] جو [illegible] خلافت [illegible] حکومت تھا۔

ابن ہود اور سید ابو زید کی معرکہ آرائی: اس کے بعد سید ابو زید بن محمد ابو حفص بن [illegible] نے [illegible] ابن ہود نے پہلے ہی میدان میں سید ابو زید کو شکست دے کر [illegible] آیا [illegible] ابن الاحمر [illegible] تھا اپنے بھائی [illegible] کے بعد [illegible] حکومت پر [illegible] اور سید ابو زید سے [illegible] اس معرکہ میں ابن ہود [illegible] سید ابو زید [illegible] مرسیہ [illegible] کا محاصرہ [illegible] کی جانب

واپس آ گیا۔ اس نے بعد میں ابو زید سے بغاوت کی۔ [illegible] زیان بن [illegible] نے بلنسیہ [illegible] ابو زید کو بلنسیہ سے نکل کر عیسائیوں کی طرف چلا گیا۔ یہ واقعہ [illegible] کا ہے۔

ابن ہود کی بیعت [illegible] تخت خالی تھا اس وجہ سے ابو زید [illegible] کی مخالفت [illegible] لوگوں نے [illegible] ابو زید بلنسیہ سے نکل کر [illegible] عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ (ابو زید) [illegible] کے بعد [illegible] نے ابن ہود کی [illegible] بیعت کر لی۔ اس کے بعد [illegible] کی تقلید کی۔ [illegible] ابن ہود کی [illegible] کے قبضے سے [illegible] گئے۔

ابن ہود کا محاصرہ بلنسیہ اسی اثنا میں [illegible] اشبیلیہ سے [illegible] ابن ہود [illegible] کے ساتھ [illegible] ابن ہود نے [illegible] بلنسیہ [illegible] عیسائیوں [illegible] تھے۔

ابو عمران کی اطاعت [illegible] ابن ہود نے [illegible] ابو عمران نے ابن ہود کی اطاعت [illegible] کر لی۔

سالم بن ہود کی اشبیلیہ پر فوج کشی ان واقعات کے بعد [illegible] ابن ہود [illegible] اشبیلیہ [illegible] ابن ہود کی مخالفت [illegible]

قرطبہ متاثر ہو کر ابن ہود کے علم حکومت کے نیچے ہو گئے۔ ابن ہود نے فوجیں درست اور سامان جنگ فراہم کر کے باجی اور ابن احمر پر فوج کشی کر دی مگر اتفاق سے خود ابن ہود کو شکست ہوئی۔ ابن احمر نے بڑھ کر اشبیلیہ کے باہر پڑاؤ کیا اور موقع پا کر باجی کو دبا دیا۔ اس کام کا بیڑا اس کے سر اشبیلیہ نے اٹھایا۔ سالم ابن ہود نے پھر بڑھ کر اشبیلیہ پر فوج کشی کر دی اور پہنچتے ہی محاصرہ کر لیا۔ اہل اشبیلیہ نے قلعہ بندی کر لی اور اسے شہر میں داخل نہیں ہونے دیا۔

ابن ہود کو عباسی اعزاز و خطاب ۶۳۱ھ میں دربار خلافت بغداد سے بجانب خلیفہ مستنصر عباسی ابن ہود کو خطاب عطا ہوا ابو علی حسین بن حسین کردی ملقب بہ کمال خلعت شاہی پھریرا اور فرمان لے کر آیا۔ چنانچہ ابن ہود نے غرناطہ میں ابو علی سے ملاقات کی۔ یہ دن نہایت جشن جمیل کا تھا اظہار مسرت کے لحاظ سے تمام شہر میں چراغاں کیا گیا۔ ابو علی نے دربار عام میں ابن ہود کو خلعت پھریرا اور فرمان شاہی دیا۔ "المتوکل" کے لقب سے ملقب کیا۔ اس منظر کو دیکھ کر ابن احمر نے بھی جو اب تک اس سے شاہی اقتدار تسلیم کر کے ابو علی کے ہاتھ پر خلافت مآب کی بیعت کر لی۔

شعیب بن محمد کی سرکوبی جس وقت ابن احمر نے باجی کے ساتھ ہو کر بغاوت سے قریب اشبیلیہ کا رخ کیا تھا۔ اس وقت شعیب بن محمد اشبیلیہ سے اکثر مضافات اشبیلیہ چلا گیا تھا اور وہاں جا کر قلعہ نشین ہو کر خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا اور "المستعصم" کے خطاب سے اپنے کو مخاطب کرتا تھا۔ ابن ہود نے اس کا بھی محاصرہ کیا اور مضافات اشبیلیہ کو اس کے قبضہ سے نکال لیا۔ ان خانہ جنگیوں اور باہمی مخالفت کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام ہر چہار طرف سے نکل پڑے اور بلاد اسلامیہ کی سرحدوں کا محاصرہ کر لیا۔ رفتہ رفتہ سرحدوں سے آگے بڑھ کر بلاد اسلامیہ کے اندرونی حصوں میں گھس پڑے پھر قرطبہ پر بھی حملہ آور ہوئے چنانچہ ۶۳۳ھ میں اس پر قابض ہو گئے۔

ابن احمر کی غرناطہ پر فوج کشی پھر ۶۳۵ھ میں اہل اشبیلیہ نے خاندان عبدالمومن میں سے رشید کے ہاتھ پر حکومت و خلافت کی بیعت کر لی اس کے بعد ابن احمر نے غرناطہ پر چڑھائی کی اور رشید کے قبضہ سے اسے نکال لیا۔ عبداللہ ابو محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالملک اموی مرسی وزیر السلطنت ملقب بہ ذوالوزارتین کو ابن ہود نے اپنے ممالک مقبوضہ میں سے مرسیہ پر حکومت دی تھی چنانچہ عبداللہ مرسیہ کی حکمرانی پر مقیم رہا۔ ۶۳۵ھ میں متوکل وارد مریہ ہوا۔ اسی زمانہ میں عبداللہ نے نماز میں وفات پائی مریہ میں مدفون ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ متوکل نے اسے قتل کرایا تھا بہر کیف اس کے مرنے کے بعد غرض ۶۳۶ھ میں ابن احمر نے اس کے صوبہ کو متوکل کے قبضہ سے نکال لیا۔

عزیز بن عبدالملک کا مرسیہ پر قبضہ پھر جب متوکل نے انتقال کیا تو اس کا بیٹا ابو بکر محمد ولی عہد ہونے کے لحاظ سے تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ "الواثق" کا خطاب اختیار کیا اس کی حکومت کے چند مہینے بعد عزیز بن عبدالملک بن خطاب نے ۶۳۶ھ میں مرسیہ پر چڑھائی کی اور بزور تیغ اس پر قبضہ حاصل کر کے ابو بکر کو جیل میں ڈال دیا۔ عزیز اپنے کو "ضیاء الدولہ" کے لقب سے مخاطب کرتا تھا۔ اس کے بعد زیان بن مردنیش نے مرسیہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔ ضیاء الدولہ عزیز بن خطاب کو چند ماہ حکومت کرنے کے بعد بادشاہت سے سبکدوش کر دیا اور واثق کو قید کی مصیبت اور تکلیف سے نجات دی۔ مرسیہ کی زیان کو زیادہ دن حکومت کرنے کا نصیب نہیں ہوا ۶۳۸ھ میں محمد بن ہود (متوکل کا چچا) مرسیہ پر فوجیں مرتب کر کے چڑھ

آیا اور وہاں ابن مردنیش کو بزور تیغ مرسیہ سے نکال باہر کیا۔ یہ اپنے کو بہاء الدولہ کے لقب سے ملقب کرتا تھا۔

ابوبکر واثق کا مرسیہ پر قبضہ بہاء الدولہ نے ۶۵۸ھ میں سفر آخرت اختیار کیا اس کا بیٹا امیر ابو جعفر جلوہ آرائے تخت حکومت ہوا۔ ۶۶۲ھ میں ابوبکر واثق نے جو عزیز بن خطاب سے معزول کیا اور تخت حکومت سے اتارا تھا فوجیں فراہم کر کے حملہ کیا اور ابو جعفر کے قبضے سے مرسیہ کو نکال لیا۔ اس وقت سے مرسیہ کی حکمرانی کرتا رہا حتیٰ کہ افنش اور ابن الاحمر دونوں مخالفین اسے تنگ اور دق کرنے لگے۔ ابوبکر نے ابن الاحمر سے مدد و اعانت لی۔ ابن الاحمر نے اپنی طرف سے عبداللہ بن علی بن اشقیلولہ کو مرسیہ روانہ کیا۔ ابوبکر نے مرسیہ کی عنان حکومت عبداللہ کے حوالہ کر دی۔ چنانچہ عبداللہ نے مرسیہ میں ابن الاحمر کے نام کا خطبہ پڑھا اور چند روز بعد مرسیہ سے ابن الاحمر کے پاس جانے کے ارادے سے نکلا تو راستہ میں عیسائی لٹیروں نے عبداللہ پر شبخون مار کر عبداللہ مارا گیا اور ابوبکر واثق پھر مرسیہ پر بار دیگر قابض ہو گیا اور حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ دشمنان اسلام نے مرسیہ ابوبکر کے قبضہ سے نکال لیا اور اس کی جگہ ابوبکر کو اپنے مفتوحہ قلعوں میں سے ایک قلعہ مسمی [illegible] دیا اسی قلعہ میں ابوبکر نے [illegible] اللہ [illegible]۔

باب: ۴۸

امارت بنو احمر

بنو احمر: بنو احمر قرطبہ کے قلعوں میں سے ارجونہ کے رہنے والے تھے۔ اس قلعہ میں ان کے اسلاف فوجی حیثیت سے آباد ہوئے تھے۔ یہ لوگ بنو نصر کے لقب سے پکارے جاتے تھے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ سردار خزرج کی طرف منسوب تھے۔

محمد بن یوسف بن نصر بن شیخ: آخری دور حکومت موحدین میں ان لوگوں کا اور سربرآوردہ خاندان محمد بن یوسف ابن نصر کا تھا۔ یہ شخص معروف بہ شیخ ملقب بہ ابی دبوس اور اس کا بھائی اسماعیل تھا۔ اطراف ارجونہ میں یہ لوگ باوجاہت اور صاحب اثر اشخاص شمار کیے جاتے تھے۔ جس وقت موحدین کی ہوا اکھڑ گئی اور ان کے قوائے حکمرانی کمزور ہو گئے اور اندلس میں بغاوت و سرکشی کی گرم بازاری ہوئی اور ابن ہود (موحدین نے) اپنی کمزوری کی وجہ سے اندلس کے قلعوں کو عیسائی امراء اور سلاطین کے حوالہ کر دیا اس وقت اندلس کے تمام مسلمانوں کی جماعت کی طرف سے سیاسی امور کی انجام دہی پر محمد ابن یوسف ابن ہود مامور ہوا جس نے کہ مرسیہ میں موحدین کے خلاف علم حکومت بلند کیا تھا۔ اس نے خاندان دولت عباسیہ کی حکومت کی منادی کی تھی اور اندلس کے تمام مشرقی صوبوں پر قابض ہو گیا تھا۔

ابن احمر کا اشبیلیہ سے اخراج: ۶۲۹ھ میں محمد بن یوسف معروف بہ شیخ نے یہ رنگ دیکھ کر ابن ہود (محمد ابن یوسف بن ہود) کی مخالفت اور اپنی امارت کی بیعت لی اور امیر ابوزکریا والی افریقہ کے نام کا خطبہ پڑھا۔ ۶۳۰ھ میں جیان اور شریش نے اس کی اطاعت قبول کی۔ اس نے بھی اطاعت جمانے میں اپنے اعزہ و اقارب بنو نصر و اپنے سسرال والوں بنو اشقیلولہ عبداللہ اور علی سے اعانت و امداد حاصل کی تھی۔ پھر ۶۳۱ھ میں اس نے علم خلافت بغداد کی اطاعت کی بیعت کی یہ وہ زمانہ تھا کہ ابن ہود کو دارالخلافت بغداد سے خلافت مآب کی جانب سے خطاب عطا ہوا تھا۔ اس کے بعد عمر ابن باجی نے اشبیلیہ میں جس وقت کہ ابن ہود اشبیلیہ سے نکل کر مرسیہ کی جانب واپس جا رہا تھا علم بغاوت بلند کیا۔ اس معاملہ میں محمد بن یوسف معروف بہ شیخ بھی باجی کا شریک تھا۔ چنانچہ ۶۳۱ھ میں باجی کے ساتھ محمد بن یوسف بھی داخل اشبیلیہ ہوا اور اشبیلیہ میں پہنچنے کے بعد باجی کے ساتھ بدعہدی کی اور فریب دے کر مار ڈالا۔ اس بدعہدی اور بد اخلاقی کا بانی مبانی علی بن اشقیلولہ تھا۔ اس واقعہ کے ایک ہی مہینہ بعد اہل اشبیلیہ نے پھر ابن ہود کی اطاعت قبول کر لی اور ابن احمر محمد بن یوسف معروف بہ شیخ کو اشبیلیہ سے نکال باہر کیا۔

ابن احمر کا غرناطہ پر قبضہ اس کے بعد ابن احمر نے ۶۳۵ھ میں غرناطہ پر چڑھائی کر کے قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ اس کی طرف سے ابن ابی خالد غرناطہ پر قابض تھا۔ جب ابن احمر اندلس میں پہنچا تو ابن ابی خالد نے اہل غرناطہ کو اس کی بیعت پر راضی کر لیا تب اس نے ابوالحسن علی بن اشقیلولہ کو مالقہ کی جانب روانہ کیا اور اس کے بعد خود بھی کوچ کر کے غرناطہ کو فتح کیا اور یہیں قیام کر کے اپنی حکومت کے لئے غرناطہ کو تعمیر کیا۔

اہل مریہ کی اطاعت اہل مریہ نے ابن ہود کی وفات کے بعد ۶۳۵ھ میں رمیمی کی بیعت کی تھی اس سے [illegible] نے قبضہ حاصل کیا [illegible] پھر ۶۴۳ھ میں اہل مریہ نے اسے معزول کر کے ابن احمر کے علم حکومت کی اطاعت قبول کی۔

ابو عمرو بن جد اس کے بعد ابو عمرو بن جد (یحییٰ بن عبدالملک بن محمد [illegible]) نے اپنی حکومت [illegible] کا جھنڈا لہرایا اور اشبیلیہ پر قابض ہو کر امیر بن بیٹھا ابو حفص والی افریقہ کی ۶۴۳ھ میں بیعت کر لی مگر [illegible] نے اسے [illegible] اپنی جانب سے خود امارت کی۔ [illegible] اشبیلیہ نے عیسائیوں کا حکم اور فرمان [illegible]

مسلم امراء کی خانہ جنگی اور عیسائی امراء [illegible] اس نوبت پر پہنچ گئے تھے کہ [illegible] خانہ جنگی [illegible] کا قلب [illegible] خانہ جنگیوں اور باہمی اختلافات سے [illegible] جاتے تھے۔ ۶۳۳ھ [illegible] عیسائیوں سے [illegible] [illegible] اور بلنسیہ کا [illegible] [illegible] کی حکومت متزلزل اور ضعیف ہو گئی۔ ایک مدت کے بعد جب اہل اندلس [illegible] اور عیسائی امراء اس موقع کو غنیمت [illegible] آہستہ آہستہ [illegible] کے [illegible] حصوں میں [illegible] [illegible] اسلامیہ پر قبضہ کرنے کے ارادے سے قدم بڑھایا۔

عیسائیوں کا قلعات پر قبضہ چنانچہ ۶۳۳ھ میں [illegible] ۶۴۲ھ میں [illegible] لے لیا [illegible] قرطبہ اور اشبیلیہ [illegible] عیسائیوں کا قبضہ ہو چکا تھا اس کے بعد ۶۴۶ھ میں [illegible] [illegible] قلعے اور شہر ان مقامات کے درمیان تھے ان سب پر عیسائیوں کا قبضہ [illegible] [illegible] کے قلعے بھی ان کے [illegible] [illegible] موقع کے منتظر تھے۔ انہوں نے بلاد اسلامیہ پر حملہ کیا اور اکثر شہروں اور قصبوں کو [illegible] یہاں تک کہ مسلمانوں کے قبضہ سے بہت سے قلعے اور صوبے نکل گئے۔

ابن احمر اور ابن ہود ابن احمر نے اپنے خروج کے زمانہ [illegible] ابن ہود [illegible] [illegible] عیسائی [illegible] [illegible] ہے۔

ملاقات سے [illegible] ان لوگوں کی امداد سے [illegible] کی قوت [illegible] ہو گئی اور ایک [illegible] استقلال [illegible] حاصل ہو گیا [illegible] ابن ہود نے قرطبہ پر قبضہ کر لیا [illegible] ابن الاحمر [illegible] ۶۳۳ھ میں [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] کو [illegible] دیا۔

عیسائیوں کی پیش قدمی: اس کے بعد ۶۴۶ھ میں [illegible] اشبیلیہ پر [illegible] اس وقت [illegible] ابن الاحمر ابن ہود کی عداوت کے باعث [illegible] اشبیلیہ [illegible] قلعوں اور [illegible] طلیطلہ [illegible] نکال دیا [illegible] عیسائیوں نے مملکت اندلس کے [illegible] لے لئے اور تمام [illegible] مسلمانوں کے قبضہ میں نہایت [illegible] باقی رہ گیا [illegible] مغرب کی جانب [illegible] مغرب سے مشرق [illegible] اندلس [illegible] مسافت تک تھی۔

ابن الاحمر اور بنی مرین: [illegible] معروف [illegible] ابن الاحمر [illegible] ادریس [illegible] عبدالحق [illegible] عبداللہ بن عبدالحق [illegible] ابن الاحمر نے ان لوگوں کے [illegible] تمام اندلس [illegible] مسلمانان [illegible] کے بعد [illegible] چلا گیا۔

ابن الاحمر کا انتقال: [illegible] انتظام [illegible] سلطنت [illegible] مسلمانان اندلس [illegible] حاصل ہو گئی تھی [illegible] جاری [illegible] ۶۷۱ھ [illegible] ہوا۔

سلطان محمد فقیہ ابن الاحمر: سلطان محمد فقیہ [illegible] علم [illegible] تھا اور [illegible] باپ ابن الاحمر نے وصیت کی تھی کہ [illegible] مغرب سے جنہوں نے [illegible]

[illegible]

محمد فقیہ کی عیسائیوں سے مصالحت اس کے بعد محمد فقیہ نے [illegible]

[illegible]

اور طرفداری کے زائل ہو جانے سے دولت وحکومت اسلامیہ کو کھلا ہوا نقصان اٹھانا پڑا اور یہی امرائ کی تنزلی کا باعث ہوا۔

سلطان محمد فقیہ کی وفات: سلطان ابن احمر کے ہوا خواہ اور طرفدار شروع زمانہ حکومت میں اس کے خاص اعزہ و اقارب جو قصر امارت کے سرائی رشتہ دار بنو اشقیلولہ اور بنو مولی اور وہ خدام اور موالی تھے جو اس کے گھرانے کے ساختہ و پرداختہ تھے اور یہ لوگ سلاطین عیسائی اور دیگر رعایہ اس سلطنت اندلس کی مخالفت کے باوجود ہر طرح سے کافی تھے۔ بسا اوقات ان کے عوام وخواص کا مجمع ہو جانے پر دشمنان اسلام کی مدافعت کر دیتا تھا اور ان کے دشمنوں کے دل اس امر کے تصور سے کہ ابن احمر کے طرفدار اور ہوا خواہان بکثرت ہیں تھرا اٹھتے تھے یہی امر عصبیت اور طرفداری کا کام دیتا تھا۔

سلطان یعقوب بن عبدالحق جب اندلس آیا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا یوسف بھی اسی رویہ کا پابند رہا۔ کچھ عرصہ بعد جو عمر کی مخالفت اور بغاوت نے اسے مصروف کر لیا اور سلطان محمد فقیہ ۷۰۱ھ میں اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔

محمد فقیہ کے عیسائیوں سے تعلقات: یہ وہی شخص ہے جس نے دشمنان اسلام کو طریف کے قبضہ میں مدد دی تھی اور اس کے شکر گزار ہو کر بعد طریف میں رسد وغلہ پہنچاتا تھا۔ یہاں تک کہ [illegible] میں انہوں نے اسے فتح کر لیا۔ یہ مقام فاصلے کی کمی کے باعث زناتی والیٔ مغرب کے کیمپ ہونے کی عزت رکھتا تھا جب دشمنان اسلام نے اس پر قبضہ کر لیا تو ان لوگوں کی جانوں اور مخالفت کرنے کا جو جہاد کے ارادے سے اس جانب سے اندلس آتے تھے اس سے دشمنان اسلام کو بہت مدد ملی۔

محمد مخلوع بن محمد فقیہ: محمد فقیہ کے انتقال کر جانے پر اس کا بیٹا محمد مخلوع سریر حکومت کا مالک ہوا۔ وزیر السلطنت محمد بن حکیم لخمی جو کہ رندہ کا رہنے والا اور یہاں کے خاندان وزارت سے تھا محمد مخلوع پر چھا گیا۔ نام کی بادشاہت محمد مخلوع کی رہی اور سیاہ وسفید کا مختار وزیر السلطنت کے قبضہ میں رہا۔ تھوڑی مدت کے بعد محمد مخلوع کا بھائی ابو الجیوش نصر بن محمد باغی ہو گیا فوجیں مرتب کر کے محل شاہی پر چڑھائی کر دی وزیر السلطنت کو قتل کر ڈالا اور اپنے بھائی محمد مخلوع کو ۷۰۸ھ میں [illegible] کی سیر کو بھیج دیا۔

رئیس ابو سعید بن اسماعیل: ان دونوں کے باپ سلطان محمد فقیہ نے رئیس ابو سعید بن (۱) اسماعیل بن احمر کو مالقہ کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ مدت دراز سے یہاں امارت کر رہا تھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے سبتہ پر قبضہ کر لیا تھا اور عہد حکومت محمد مخلوع میں اس کے اشارہ سے عزفی کے ساتھ اسی سبتہ میں جو بغاوت کی تھی جیسا کہ اخبار سبتہ اور دولت بنی مرین میں تحریر کیا جائے گا اس نے اپنی بیٹی کا عقد اس سے (رئیس ابو سعید) کر دیا تھا۔ چنانچہ اس کے بطن سے اس کا ایک لڑکا ابو الولید اسماعیل نامی پیدا ہوا تھا۔ جب ابو الجیوش نصر نے غرناطہ پر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت وریاست پر جو وہاں تھی قابض ہو گیا اس وقت اس نے بڑے افعال اور ظلم پیچھے اختیار کئے اس کے بعد وزیر ابن الحاج نے بھی کج ادائی اور بد خلقی شروع کر دی۔ رعایا پر ظلم وستم ہونے لگا۔ ان اسباب سے سرداران بنی مرین کے دلوں میں کینہ پیدا ہو گیا اور رعایا نے بھی ان کے ظلم وستم سے واویلا اور واصیحاہ کا شور شروع کیا۔

ابو الولید کا محاصرۂ غرناطہ: اس زمانہ میں بنو ادریس بن عبداللہ بن عبدالحق مالقہ میں مجاہدین اور غازیان اسلام کی سرداری پر تھے عثمان بن ابو العلی نامی ایک شخص انہی لوگوں میں سے ان کا امیر تھا۔ ابو الولید نے اسے سلطان ابو الجیوش [illegible]

---

۱ اصل کتاب میں یہ نام نہیں لکھا ہے۔

مخالفت پر ابھار دیا اور چونکہ عثمان [illegible] اقارب [illegible] کے باعث ضعیف و کمزور ہو رہا تھا اس وجہ سے زمام اختیار اس کے ہاتھ سے اپنے قبضہ میں لے لی۔ ادھر ابو الولید نے ان لوگوں کو جمع کر کے سلطان ابو الجیوش پر چڑھائی کر دی۔ ادھر علاقہ [illegible] میں ابو سعید [illegible] سے ملک و حکومت لئے ہوئے فوج لے کر غرناطہ پر چڑھ آیا۔ اس معرکہ میں ابو الجیوش کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی بہت بڑی خونریزی ہوئی ابو سعید نے غرناطہ کا محاصرہ [illegible] بے شمار اہل غرناطہ مارے گئے۔ آخر الامر اس امر پر مصالحت ہوئی کہ ابو الجیوش اپنے اہل و عیال کے ساتھ وادی آش چلا جائے چنانچہ ابو الجیوش غرناطہ کو حسرت و یاس سے اپنے حریف کے قبضہ میں چھوڑ کر آش چلا آیا اور وہاں پہنچ کر اپنی نئی حکومت کی بنا ڈالی یہاں تک کہ ۷۲۲ھ میں مر گیا۔

ابو الولید کا عروج: فتح یابی کے بعد ابو الولید نے غرناطہ میں قیام کیا اور اپنی اور اپنے لڑکوں کے لئے حکومت و سلطنت کی بنا قائم کی۔ ۷۱۸ھ[1] میں القنش (الفنسو) عیسائی بادشاہ نے غرناطہ پر حملہ کیا۔ ابو العلاء نے اس معرکہ میں بہت بڑا حصہ

---

[1] علامہ ابو العباس احمد بن محمد مقری نے کتاب نفح الطیب میں تحریر کیا ہے کہ [illegible] لوگ [illegible] تخت حکومت پر [illegible] تمام ممالک اندلس [illegible] مسلمانوں کے قبضہ میں تھے [illegible] ہو گئے۔ مثلاً [illegible] غرناطہ اور [illegible] ۷۱۹ھ [illegible] غرناطہ پر حملہ کیا۔ [illegible] جانب سے [illegible] عیسائی بادشاہ [illegible] جنگ پر آئے تھے۔ [illegible] مسلمانوں کے [illegible] پھینک دیئے۔

چنانچہ [illegible] نے ان کے مقابلہ پر [illegible] غرناطہ پر چڑھ آئے [illegible] غرناطہ کا [illegible] عیسائی [illegible] کی [illegible] مسلمانوں [illegible] عیسائیوں کے [illegible] کا تھا۔

اس شکست سے عیسائی سرداروں کے [illegible] سلطان [illegible] نے ان کی مدافعت کی جانب توجہ [illegible] کے [illegible] کی طرف [illegible] مسلمانوں کے [illegible] سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔

[illegible] اسلام [illegible] مسلمانوں [illegible] غرناطہ [illegible] عیسائی [illegible] بھاگے [illegible] شکست [illegible]

کیا اور بڑی بڑی آزمائشوں میں مبتلا ہوئے اس کے بعد غرناطہ کے باہر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دشمن اور ان کا بیٹا اپنے رفقاء سمیت مارا گیا عیسائی فوجیں کمال ابتری کے ساتھ پسپا ہو گئیں۔ یہ قدرت الٰہی کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھا ورنہ اہل غرناطہ کی پامالی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہ گیا تھا اس واقعہ کے بعد ابوالولید نے خود عیسائی مقبوضات پر کئی بار حملہ کیا اور ان کی فوجیں تباہ اور اندلس کے مسلمانوں سے تیاری کی گئی تھی چونکہ زمانہ بدویت اور غربت سے بہت قریب تھا اس وجہ سے ان لوگوں نے بڑی دلیری اور بے سروسامانی سے کام لیا انہی لوگوں کی اعانت و امداد سے ابوالولید کا جاہ و جلال اس درجہ تک پہنچ گیا تھا کہ اس زمانہ میں دوسرے بادشاہوں کو خواب میں بھی نصیب نہیں ہوا تھا۔

محمد بن اسمٰعیل ابوسعید: اس کے بعد اس کے قرابت داروں ہی میں سے کسی شخص نے ۷۲۵ھ میں موقع پا کر دھوکے سے جس وقت کہ وہ بادشاہی [illegible] محل سرا میں جا رہا تھا، وہ اس کا عزیز ابوسعید [illegible] ہو کر [illegible] اسے اس کے محل سرا میں مار ڈالا ہے۔ قاتل نے عثمان ابی العلیٰ کے مکان میں جا پناہ لی عثمان نے گرفتار کر کے اسی وقت قتل کر ڈالا اور محمد بن اسمٰعیل ابوسعید کو جس کی عمر بارہ سال کی تھی بلا کر تخت پر بٹھایا اور تاج حکومت اس کے سر پر رکھا۔ اس نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے ہی اپنے وزیر سلطنت ابن محروق کو ۷۲۹ھ میں اس کے شاہی محل میں طلب کر کے قتل کرا دیا۔ قتل کا سبب یہ ہوا تھا کہ وزیر السلطنت کی بے تمیزیاں حد سے بڑھ گئی تھیں اور اس کا ذاتی اقتدار شوکت و غرور حد سے بڑھ گیا تھا۔ تخت حکومت پر متمکن ہونے کے بعد ایک روز امور سلطنت میں مشورہ لینے کے حیلہ سے شاہی محل میں طلب کیا جوں ہی محل سرائے شاہی میں داخل ہوا ایک خادم کو اشارہ کر دیا اس نے اس قدر خنجر رسید کیے کہ وزیر السلطنت بے دم ہو کر زمین پر گر پڑا اور مر گیا۔ سلطان محمد کو اس کے مارے جانے سے اطمینان ہوا اور وہ استقلال کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا۔

عثمان بن ابی العلیٰ کی امارت سے دستبرداری: اس کے بعد عثمان بن ابی العلیٰ سردار فوج اور امارت غزاۃ اور زمانہ سے دست کش ہو کر خانہ نشین ہو گیا اور اسی حالت و [illegible] میں راہی ملک آخرت ہوا اس کا بیٹا ابو ثابت اس کی جگہ امیر المجاہدین اسلام مقرر کیا گیا اس تبدیلی سے عیسائیوں نے پھر جہاز شروع کی اور مسلمانوں کو ایذائیں پہنچانے لگے۔ سلطان محمد سامان سفر درست کر کے سلطان ابوالحسن کی خدمت میں مغرب پہنچا اور دشمنان اسلام کی زیادتیوں کی شکایت کی اور امداد کا خواہاں ہوا۔ چونکہ سلطان ابوالحسن ان دنوں اپنے بھائی عمر کے فتنہ و فساد کے فرو کرنے میں مصروف تھا مگر پھر بھی بنظر حمایت اسلام سلطان محمد کے ہمراہ فوجیں روانہ کیں اور اپنے بیٹے ابو مالک کو لشکر کی امارت پر ۷۳۳ھ میں متعین فرمایا۔

سلطان محمد کا قتل: جو عثمان بن ابی العلیٰ کو سلطان محمد کا سلطان ابوالحسن سے ملنا اور سلطان ابوالحسن کا اس معاملہ میں مداخلت کرنا ناگوار گزرا اور اس سے ان لوگوں کو طرح طرح کے خیالات پیدا ہوئے سب نے مل کر اس معاملہ میں مشورہ کیا اور پھر موقع پا کر جس روز سلطان محمد جبل طارق سے غرناطہ آ رہا تھا اسے ہر چہار طرف سے گھیر کر تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

ابوالحجاج بن یوسف: اس کے بعد اس کے بھائی ابوالحجاج یوسف کے سر پر تاج شاہی رکھا اس نے عنان حکومت اپنے

[illegible] نہ [illegible] سے [illegible] کے [illegible] نہیں لکھا یہ [illegible] عیسائیوں کی [illegible]
[illegible] سلطان [illegible] کر لی۔ دیکھو تاریخ ابن خلدون جلد ہفتم صفحہ ۲۴۰ [مترجم]

قید کر لیا اور مار ڈالا اور اپنے بھائی سلطان محمد کے خون کے بدلے لینے پر مستعد ہوا۔ بنو عثمان ابن ابی العلی کے سرداروں پر ادبار کی گھٹا چھا گئی غرناطہ سے جلاوطن کر کے تونس بھیج دیئے گئے۔ غزاۃ اور مجاہدین کی سرداری یحییٰ نے ابو ثابت بن عثمان بن ابی العلی کے بعد موسیٰ بن عبداللہ بن عبدالحق مرینی سے یحییٰ بن عمر بن رحو کو مرحمت ہوئی تو اس کی ریاست وامارت زمانہ دراز تک قائم رہی۔

سلطان ابوالحجاج اور عیسائیوں کی چھیڑ چھاڑ: پھر سلطان ابوالحجاج نے سلطان ابوالحسن والیٔ مغرب کو عیسائیوں کی سرکوبی اور انتقام جوئی کے لئے مدد کی غرض سے اندلس میں بلا بھیجا چنانچہ سلطان ابوالحسن نے جس وقت کہ تلمسان فتح ہو گیا تھا اپنے بیٹے کو عساکر اسلامیہ، اجادہ و متطوعہ (والطبیرہ) کا افسر اعلیٰ مقرر کر کے اندلس کی جانب روانہ کیا اس نے عیسائیوں پر حملے کئے اور ایک مدت کے بعد بہت سا مال غنیمت لے کر ملک مغرب کی طرف واپس ہوئے۔ واپسی کے وقت عساکر اسلامیہ پر عیسائیوں نے اپنے ملک کی سرحد پر شبخون مارا۔ بہت سے مجاہد اور غازی شہید ہوئے۔

معرکۂ طریف: اس ذلت اور بربادی کا بدلہ لینے کی غرض سے سلطان ابوالحسن نے ۷۴۱ھ میں عیسائیوں پر چڑھائی کی۔ زناتہ، مغراوہ و بنو توجین اور متطوعہ کی فوجیں رکاب میں تھیں کوچ و قیام کرتا ہوا طریف تک پہنچا اور لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا۔ عیسائیوں نے یہ خبر پا کر یورپ بھر سے فوجیں فراہم کیں اور جمع ہو کر مجموعی قوت سے حملہ آور ہوئے۔ طریف کے باہر ایک میدان میں دونوں حریفوں نے صف آرائی کی اتفاق یہ کہ اس معرکہ میں مسلمانوں کو شکست ہوئی ایک گروہ کثیر شہید ہو گیا۔ بیگمات اور حرم سلطانی ہلاک ہو گئیں شاہی خیمے لوٹ لئے گئے۔ مسلمانوں کے لئے یہ نہایت مصیبت و آزمائش کا دن تھا۔

سلطان ابوالحجاج کا قتل: اس واقعہ کے بعد ہی دشمنان اسلام نے قلعہ سرحد غرناطہ پر قبضہ کر لیا اور جزیرہ خضراء کی جانب بڑھے چنانچہ ۷۴۳ھ میں [illegible] کے ساتھ [illegible] سلطان ابوالحجاج اسی حالت میں برابر حکومت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ۷۵۵ھ میں عید کے دن جس وقت کہ صلوٰۃ العید ادا کر رہا تھا سجدہ کی حالت میں کسی نے نیزہ مارا جس سے اس کی وفات ظہور میں آئی۔

حاجب رضوان کا قتل: اس کا بیٹا تخت آرائے حکومت ہوا پھر اس کے مولیٰ (خادم) رضوان نے جو اس کے باپ اور چچا کا حاجب تھا اسے شطرنج کا بادشاہ بنا دیا اور خود امور سلطنت پر قابض ہو گیا۔ سلطان کا سوتیلا بیٹا اس کا بھائی اسماعیل قلعہ شاہی حمراء کے کسی محل میں سرائی مقید تھا۔ ہے اور محمد بن عبداللہ بن اسماعیل بن محمد بن رئیس ابوسعید سے سسرالی رشتہ تھا اس وجہ سے کہ اس کے باپ (عبداللہ) نے اسماعیل کی بہن سے عقد کر لیا تھا۔ اس کا دادا محمد بن رئیس وہی ہے جسے عثمان بن ابی العلی نے جیل سے نکال کر تخت حکومت پر متمکن کیا تھا۔ اسی محمد (بن عبداللہ بن اسماعیل بن رئیس ابوسعید) نے محل سرائے قلعہ حمراء کے بعض خدام کو ملا کر حاجب رضوان کو اس کے مکان میں قتل کرا دیا اور اپنے سسرالی رشتہ دار اسماعیل کو قید کی مصیبت سے نجات دے کر ستائیسویں رمضان ۷۶۰ھ کی رات تخت حکومت پر بٹھا دیا۔

رئیس ابو یحییٰ: سلطان محمد کو اس وقت حمراء کے باہر ایک باغ میں مقیم تھا یہ خبر پا کر سوار ہوا وادی آش چلا گیا اور وادی آش کو مرکز [illegible] کی جانب سے [illegible] کے بادشاہ مغرب سلطان ابوسالم بن سلطان ابوالحسن مرینی کی خدمت میں جا پہنچا سلطان ابوسالم نے اس کی بڑی آؤ بھگت کی اور اس کے قیام کو پسندیدہ نظروں سے دیکھا اس کے بعد شیخ الغزاۃ یحییٰ بن عمر کو دولت بنو احمر کی طرف سے خطرہ پیدا ہوا غرناطہ سے دارالحرب ہوتا ہوا مغرب پہنچا اور سلطان ابوسالم کی خدمت میں قیام اختیار کیا۔ سلطان ابوسالم

نے ان کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کیا۔ [illegible] اپنے بھائی اسمٰعیل کی حکومت [illegible] کا انتظام کر رہا تھا۔ یہی امیر ریاست کا
محرک اور منتظم تھا [illegible] نے [illegible] شروع کر دیا [illegible] ایام [illegible] پیدا ہو گیا۔ چنانچہ
[illegible] اسمٰعیل [illegible] قتل [illegible] کے تخت حکومت پر متمکن ہو گیا۔

[illegible] حکومت اپنے قبضہ اقتدار میں لے کر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان [illegible] [illegible]

سلطان محمد مخلوع [illegible] سلطان محمد مخلوع [illegible] تخت حکومت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قطع تعلق کر لینے کے بعد [illegible] سلطان محمد مخلوع [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جانے لگا۔

سلطان محمد کا غرناطہ پر قبضہ [illegible] سلطان محمد نے [illegible] [illegible] کیا گیا۔ سلطان محمد نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

معزول بطرہ کی سلطان محمد سے امداد طلبی: جلالقہ نے ۷۶۷ھ میں اپنے بادشاہ بطرہ بن الفونش سے بغاوت کی یعنی بادشاہ بطرہ اور بادشاہ برشلونہ سے لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا۔ اس وجہ سے جلالقہ نے بطرہ سے سرکشی کی اور اس کے بھائی الفنش کو بادشاہ بنا کر حکمران بنا لیا۔ بطرہ نے بادشاہ اندلس کے پاس جا کر پناہ لی اور سلطان محمد والی غرناطہ سے اپنے دشمن کے مقابلہ میں امداد کی درخواست کی۔ چنانچہ سلطان محمد نے بلاد متعلقہ الفنش پر حملہ کیا متعدد قلعوں کو فتح کیا اور بعض کو ویران و خراب کر دیا مثلاً جیان، ابدہ اور ابرہ وغیرہ جو زبان حال سے اس فریق کی شکست اور تباہی و بربادی و خرابی کی حکایت بیان کرتے ہیں ان کے علاوہ دوسرے بلاد قلعوں کو تاخت و تاراج کیا، قرطبہ کو بھی جا کر گھیر لیا اور اس کے نواحات کو ویران و برباد کر کے مظفر و منصور مال غنیمت لے کر واپس ہوا۔

بطرہ اور الفنش کے باہمی جنگ: اس کے بعد بطرہ بادشاہ فرانس کے پاس چلا گیا جو کہ شمالی جزیرہ اندلس میں اور سبطہ ۷۴۶ھ سے جزیرہ پالس پر حکمران بھی تھا۔ الفنش کی زیادتیوں کی شکایت کی اور اپنی بیٹی کا عقد اس سے کر دیا اس نے اپنے بیٹے کو جو قریبی شہزادہ تھا اس کی ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ بطرہ کی کمک پر مامور کیا۔ الفنش والی کے مقابلے میں شکست ہوئی اور بطرہ نے اسے اپنے زور بازو سے پسپا کر دیا۔ پھر جب فرانسیسی لشکر اپنے ملک کی جانب واپس ہوا تو الفنش نے بطرہ پر فوج کشی کی اس سے دوبارہ جنگ کے بعد ظفریاب ہوا اور تمام ملک میں خونریزی کی بنا پڑ گئی۔ آخر کار الفنش نے اپنے بھائی بطرہ کا جلیقیہ کے کسی قلعہ میں محاصرہ کر لیا اور اسے گرفتار کر کے مار ڈالا۔ اس کے مرنے کے بعد الفنش جلالقہ کے ملک پر غالب ہو گیا اور استقلال کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا۔

سلطان محمد کی خودمختاری: سلطان محمد والی غرناطہ الفنش اور بطرہ کی مخالفت کو غنیمت سمجھ کر اپنی قوت اور فوج بڑھانے میں مصروف ہوا اور اس نے اس خراج کو بھی موقوف کر دیا جو عیسائی سلاطین مسلمانوں سے اس زمانہ سے لیتے تھے جب سے کہ اس کا سلف نے عیسائی سلاطین سے معاہدہ صلح کیا تھا۔ جو کچھ ہو والی غرناطہ نے خراج کے نام سے عیسائیوں کو ایک پیسہ نہ دیا اور اسی حالت پر آخر رہا۔

الفنش اور شاہ فرانس کی جنگ: بادشاہ فرانس جس نے بطرہ کی کمک پر فوجیں بھیجی تھیں اور جس نے اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تھا بطرہ کے قتل سے متاثر ہو کر الفنش سے بدلہ لینے کے لئے مستعد ہوا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں اس سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا تھا اس کے باپ نے یہ خیال قائم کیا کہ اس لڑکے کا حکومت و سلطنت کا الفنش سے زیادہ حق ہے اسی وجہ سے الفنش اور شاہ فرانس سے لڑائی اور خونریزی کا سلسلہ قائم ہو گیا اور جلالقہ والی غرناطہ سے کسی طرف متوجہ ہونے کا موقع نہ ملا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے بہت سے مشہور شہر ان کے قبضہ سے نکل گئے اور ملوک بنی احمر نے کسی قسم کا خراج دینا بند کر دیا جیسا کہ اوپر ہم بیان کر آئے ہیں۔ یہی حالت اس زمانہ تک قائم ہے۔

عبدالرحمن بن ابی یفلوسن کی گرفتاری: قوت مغرب کا حال یہ ہے کہ جس وقت سلطان عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن نے ۷۶۸ھ میں استقلال کے ساتھ حکومت و سلطنت کے زینہ پر قدم جما دیا اور اس کے جاہ و جلال کا نقش لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا اور ان دنوں اندلس میں امرائے غزاۃ کی سرداری پر عبدالرحمن بن ابی یفلوسن مامور تھا جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں

سلطان کے نسب میں شریک اور ملک و حکومت میں ان کا ہمسر تھا اس وقت اتفاق سے کچھ کاغذات سلطان کے ہاتھ لگ گئے جنہیں عبدالرحمن اور اراکین دولت نے ایک دوسرے کے پاس بھیجے تھے۔ اس سے سلطان کو خطرہ پیدا ہوا۔ سلطان ابن احمر کے پاس عبدالرحمن کے قید کر لینے کو لکھ بھیجا۔ سلطان ابن احمر نے عبدالرحمن اور مسعود بن ماسی کو اس وجہ سے کہ یہ فتنہ و فساد میں معقول حصہ لیتا تھا اور اس نے اور اس دولت سے بھی بغاوت ہو گئی تھی گرفتار کر لیا۔

ابن احمر کی سرکشی اور اطاعت: جب سلطان عبدالعزیز نے خوشی خوشی وفات پائی اور اس کا بیٹا محمد سعید تخت حکومت پر متمکن ہوا اور اس کے باپ کا وزیر ابوبکر بن غازی امور سلطنت کو انجام دینے لگا۔ اس وقت ابن احمر نے عبدالرحمن بن یفلوسن کو قید سے رہا کر دیا۔ وزیر السلطنت ابوبکر بن غازی کو یہ ناگوار گزرا۔ ابن احمر کے چچا زاد بھائی اور مسعود بن ماسی اور فوجی مدد دے کر ابن احمر سے لڑنے جھگڑنے کے لئے اندلس روانہ کیا۔ اس ذریعہ سے ابن احمر کو یہ خبر پہنچی تو بہت جلد فوجیں فراہم اور مسلح کر کے جبل الفتح پر جا پڑا اس کی رکاب میں عبدالرحمن بن ابی یفلوسن اور مسعود بن ماسی بھی تھا۔ ابن احمر نے ان دونوں کو کشتیوں پر سوار کر کے بلاد مغرب پر یلغار کرنے کا اشارہ دیا۔ انہوں نے بلاد مغرب پہنچ کر تازا کا محاصرہ کر دیا۔ ملک مغرب میں ایک تلاطم پیدا ہو گیا۔ جبل الفتح نے شہر سبتہ اور ... جنگ سے گھبرا کر امن کی درخواست کی اور ابن احمر کے علم حکومت کے مطیع ہو گئے۔

ابو العباس احمد کی امارت: جب محمد بن عثمان بن الکاس ابوبکر بن غازی وزیر السلطنت کا داماد مقیم تھا۔ ابوبکر نے اسے امیر مسعود کے مقابلہ پر روانہ کیا تھا جس وقت کہ ابن احمر جبل الفتح کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اور طنجہ میں سلطان ابوالحسن کی اولاد زیر حکومت سلطان عبدالعزیز سے بخوف دعویٰ سلطنت مقید تھے۔ سلطان ابن احمر نے محمد بن عثمان سے خط و کتابت شروع کی اور اسے مراسلہ میں ایک محل چھوڑ دینے کی بابت پر ترغیب کرتے ہوئے جو کچھ ابن یفلوسن کی مدد کے لئے فوجیں بھیجا تھا اور سلطان ابوالحسن کی اولاد میں سے کسی ایک کی بیعت امارت کرنے کی ترغیب دیتا تھا جو کہ طنجہ میں قید تھے تھوڑے دنوں بعد جب ان تحریرات سے محمد بن عثمان کے دل پر ایک قسم کا اثر پڑا تو سلطان ابن احمر نے مالی اور فوجی مدد دینے کا اقرار اور وعدہ کیا چنانچہ محمد بن عثمان نے سلطان ابوالحسن کی اولاد سے ابوالعباس احمد کو حکومت و سلطنت کے لئے منتخب کیا اور طنجہ سے نکال کر اس کے ہاتھ پر بیعت امارت کی ان دونوں نے قید کے زمانہ میں باہم یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ ہم میں سے جو شخص حکومت و ریاست کے زینہ تک پہنچ جائے تو اس پر لازم ہو گا کہ وہ بقیہ لوگوں کو قید مصیبت سے رہا کر دے۔

ابو العباس احمد کا فاس پر قبضہ: اس عہد و پیمان کے مطابق سلطان ابوالعباس احمد نے اپنی امارت کی بیعت لینے کے بعد پہلا جو کام کیا وہ یہ تھا کہ اس نے اپنے کل ہمراہیوں کو قید کی مصیبت سے نجات دے کر اندلس کی جانب بھیج دیا۔ ان لوگوں نے روانگی کے بعد سلطان ابن احمر کے پاس جا کر قیام کیا۔ سلطان ابن احمر نے ان لوگوں کی بے حد عزت و توقیر کی اور ان لوگوں کے وظائف اور تنخواہیں مقرر کیں اور بہت سا مال و اسباب اور لشکر سلطان ابوالعباس اور اس کے وزیر محمد بن عثمان کے لئے روانہ کیا اور عبدالرحمن بن ابی یفلوسن و ان دونوں کی موافقت اور ان کے ہمراہ جنگ میں ان کی امداد کرنے کو لکھ بھیجا۔ ان سب نے متفق ہو کر دارالحکومت فاس کا جا کر محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ ابوبکر غازی وزیر السلطنت نے سلطان ابوالعباس سے اس کی

درخواست کی شہر بیضاء کے دروازے کھول دیئے قلعہ کی کنجیاں حوالہ کر دیں۔ پس سلطان ابوالعباس نے محرم ۷۷۶ھ میں مظفر و منصور دارالحکومت میں داخل ہوا۔ عبدالرحمٰن بن ابی یفلوسن اس کے ساتھ رخصت کرنے کی غرض سے مراکش اور اس کے مضافات تک گیا اور جیسا کہ اس سے پیشتر سے باہم عہد و پیمان تھا اس کی حکومت و سلطنت کا انتظام درست کر دیا۔ اس کے بعد سلطان ابوالعباس نے سعید بن عبدالعزیز کو ہدایا و تحائف دے کر سلطان ابن الاحمر کی خدمت میں روانہ کیا تا کہ دونوں میں مستقل زمانہ دراز تک مراسم اتحاد اور دوستی قائم رہے۔

قلعہ مراکش کی فتح اسی اثناء میں اس کی عبدالرحمٰن والی مراکش سے ان بن ہو گئی۔ متعدد مرتبہ اس کے محاصرہ اور جنگ کو گیا سلطان ابن الاحمر کبھی تو اسے مدد دیتا تھا اور لڑائی میں اس کا ہاتھ بٹاتا تھا اور کبھی دونوں میں صلح کرا دینے کی کوشش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ سلطان ابوالعباس نے ۷۸۴ھ میں مراکش پر چڑھائی کی۔ کئی مہینے محاصرہ کئے رہا۔ بالآخر بزور تیغ قلعہ مراکش کو فتح کر لیا اور سلطان مراکش کو بار حیات سے سبکدوش کر کے فاس کی جانب واپس آیا۔ اس کے بعد تلمسان کی طرف رخ کیا ابو حمو سلطان بنی عبدالواد والی تلمسان اس کی آمد کی خبر پا کر بھاگ گیا۔ سلطان ابوالعباس بلا جنگ و جدال تلمسان میں داخل ہوا۔

موسیٰ بن سلطان ابو عنان کی سبتہ و فاس پر فوج کشی: اس واقعہ کے اثناء میں چند لوگوں نے جو فتنہ پردازی اور فساد انگیزی میں مشہور تھے۔ سلطان ابوالعباس اور سلطان ابن الاحمر سے بدظنی اور مخالفت پیدا کرانے کی کوشش کی اور ایک حد تک کامل طور سے کامیاب بھی ہو گئے۔ سلطان ابن الاحمر کو سلطان ابوالعباس کی طرف سے اس قدر برہم اور برانگیختہ کیا کہ انہیں لوگوں کی تحریک و اشارہ سے سلطان ابن الاحمر سلطان ابوالعباس کے نظام سلطنت کو درہم برہم کر دینے پر آمادہ و مستعد ہو گیا۔ چنانچہ انہیں چیدہ و منتخب اشخاص میں سے جو اس کے پاس چلے آئے تھے۔ موسیٰ بن سلطان ابو عنان کو امارت فاس کے لئے منتخب کیا اور مسعود بن ماسی کو اس کی وزارت کا عہدہ عطا فرما کر ایک عظیم فوج کے ساتھ براہ دریا سبتہ کی طرف روانہ کیا۔ اہل سبتہ نے اعلان جنگ سے منہ موڑ کر گردن اطاعت جھکا دی اور سلطان موسیٰ کے علم حکومت کے مطیع ہو گئے۔ سلطان موسیٰ نے سبتہ سے فاس کی جانب کوچ کیا اور سلطان ابن الاحمر نے سبتہ پر قبضہ کر کے اسے اپنے علم حکومت کے سایہ میں لے لیا۔ سلطان موسیٰ نے دارالحکومت فاس پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا چند دن کے محاصرے کے بعد اہل فاس نے امن کی درخواست پیش کی۔ سلطان موسیٰ نے ان لوگوں کو امن دی اور بماہ صفر ۷۸۶ھ میں فاس میں داخل ہو کر تخت حکومت پر متمکن ہو گیا۔

سلطان ابوالعباس کی گرفتاری: اس واقعہ کی خبر سلطان ابوالعباس کو اس وقت پہنچی جبکہ وہ بنی عبدالواد کے ارادے سے جبال پر کہ پر موجود تھے۔ تلمسان سے روانہ ہو چکا تھا۔ مگر اس خبر کے سنتے ہی فوراً لوٹ کھڑا ہوا اور نہایت تیزی سے مسافت طے کرنے لگا۔ جس وقت تازی سے آگے بڑھ کر تازی اور فاس کے درمیان پہنچا۔ عرب اور اس کی تمام فوجیں منتشر ہو کر اپنے جھنڈوں کے ساتھ سلطان موسیٰ کے ساتھ جا ملیں اور اس کے لشکر گاہ کو لوٹ لیا۔ سلطان ابوالعباس بحال پریشان تازی کی جانب واپس ہوا۔ عامل تازی نے اسے مکر و فریب سے ٹھہرا لیا یہاں تک کہ سلطان موسیٰ کا ایلچی فاس سے تازی آیا اور اس نے ابوالعباس کو گرفتار کر کے فاس کی جانب کوچ کیا۔ سلطان موسیٰ نے اسے اسی حالت میں اندلس

معزول کر دیا۔ سلطان ابن احمر والی اندلس نے اسے جیسا کہ اس سے پہلے نظر بند تھا نظر بند رکھا۔

سلطان ابن احمر اور وزیر مسعود کے مابین کشیدگی: سلطان ابو العباس کے بعد سلطان موسیٰ کو ملک مغرب پر کامل قبضہ حاصل ہو گیا مگر ان کے وزیر مسعود نے ان کا اقتدار شاہ شطرنج سے زیادہ نہ بڑھنے دیا۔ امور سلطنت و سیاست کے تمام شعبہ کا اختیار اپنے قبضہ میں رکھا۔ کچھ دن بعد سلطان ابن احمر سے قبضہ سبتہ کا مطالبہ کیا گیا۔ سلطان ابن احمر نے قبضہ سبتہ سے دست کش ہونے سے انکار کیا اسی وجہ سے دونوں میں فتنہ و فساد کی بنیاد پڑ گئی۔ وزیر مسعود ابن ماسی نے سازش کر کے سلطان ابن احمر کے بہی خواہوں اور اس کے خاندان والوں کو بغاوت پر ابھار دیا۔ ان لوگوں نے سبتہ کے ایک قلعہ پر قبضہ کر کے اسے اپنا مرکز بنا لیا۔ وقتے میں سلطان ابن احمر کا جنگی کشتیوں کا بیڑہ ساحل سمندر سے آ لگا فوراً بغاوت فرو ہو گیا اور امن و امان قائم ہو گیا۔

سلطان موسیٰ کی وفات: پھر سلطان ابن احمر کی خدمت میں اراکین دولت سلطان موسیٰ کا ایک گروہ بطور وفد حاضر ہوا اور یہ درخواست کی کہ ان شہزادوں میں سے جو اندلس میں خاندان حکومت فاس کے موجود ہیں کسی کو امیر فاس مقرر فرمائیے۔ چنانچہ سلطان ابن احمر نے واثق محمد بن امیر ابو الفضل ابن سلطان ابو الحسن کو والی فاس مقرر کر کے ان لوگوں کے ہمراہ روانہ کیا اور خود بھی بہ نیت کمک و مدد جنگی کشتیوں کے بیڑے کے ساتھ جبل الفتح تک گیا۔ واثق نے سلطان ابن احمر سے رخصت ہو کر غساسہ کو فتح کیا۔ شدہ شدہ اس کی خبر مسعود بن ماسی تک پہنچی۔ اس نے بھی فوجیں مرتب کیں اور مسلح ہو کے واثق کی روک تھام کی غرض سے باہر نکلا اور جبال غمارہ میں اس کا محاصرہ کر لیا۔ اسی اثناء میں سلطان موسیٰ بن سلطان ابو عنان نے فاس میں انتقال کیا۔ یہ خبر سنتے ہی وزیر مسعود محاصرہ اٹھا کر نہایت تیزی کے ساتھ فاس کی جانب واپس ہوا اور دار الحکومت میں پہنچ کر سریر حکومت پر سلطان ابو العباس کے ایک لڑکے کو جس کو سلطان مذکور فاس میں چھوڑ گیا تھا متمکن کر دیا۔

سلطان ابو عثمان اور مسعود بن ماسی کی مصالحت: اس کے بعد سلطان ابو عثمان بن امیر ابو الفضل نے خروج کر کے فاس کے گرد و نواح پر چڑھ آیا۔ مسعود ابن ماسی بھی فوجیں لے کر سلطان ابو عثمان کے روبرو آ گیا۔ سلطان ابو عثمان کے امور سلطنت کا مہتمم احمد بن یعقوب صبیحی تھا کسی وجہ سے اس کے ہمراہیوں کو اس سے کشیدگی اور ملال پیدا ہوا۔ ایک روز سب نے موقع پا کر گرفتار کر لیا اور سلطانی خیمہ کے روبرو اس کو قتل کر ڈالا۔ اس واقعہ سے سلطان کو سخت پریشانی پیش آئی۔ اس کے بعد سلطان ابو عثمان اور مسعود بن ماسی سے خط و کتابت شروع ہوئی۔ بالآخر مسعود ابن ماسی نے اس شرط سے کہ عنان حکومت میرے قبضہ میں رہے سلطان ابو عثمان کی امارت کی بیعت کر لی۔ چنانچہ سلطان ابو عثمان اپنے لشکر گاہ سے نکل کر مسعود ابن ماسی کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ساتھ دار الحکومت میں داخل ہوا۔ مسعود ابن ماسی نے پہلے خود بیعت کی اور اس کے بعد ارکان دولت و عمومی لوگوں سے سلطان مذکور کی حکومت و سلطنت کی بیعت لی۔

ابن ماسی کا زوال: سلطان ابو عثمان کی رکاب میں سلطان ابن احمر کے لشکر کا بھی ایک حصہ تھا جس میں سلطان ابن احمر کے نامیوں میں سے ایک نامور [illegible] تھا۔ مسعود نے ان سب کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ سلطان ابن احمر کو اس کی خبر لگی بے حد بیزار ہوا۔ مگر اپنے دل کو تسکین دے کر ابو العباس کو ایک فوج کی افسری کے ساتھ فاس کی جانب روانہ کیا اور سبتہ

تک خود پہنچانے آئے۔ ابوالعباس نے جوں ہی سبتہ میں قدم رکھا مسعود ابن ماسای کی تمام فوج نے جو اس وقت سبتہ میں تھی بطیب خاطر سلطان ابوالعباس کی بیعت کر لی۔ سلطان ابن احمر کو اس سے بے حد مسرت ہوئی اور پھر وہ قیام گاہ سے غرناطہ کی طرف واپس ہوا اور سلطان ابوالعباس نے فاس کی جانب قدم بڑھایا۔ مسعود ابن ماسای کی فوج نے راستے ہی میں دغا دی اور نعروں سے استقبال کیا۔ لشکریوں نے سلطان ابوالعباس سے مل جانے کی بابت سرگرمیاں شروع کر دی۔

مسعود ابن ماسای کو اس کا احساس ہو گیا گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ سلطان ابوالعباس نے تعاقب کیا اور ایک مقام پر پہنچ کر اسے گھیر لیا۔ یہاں تک کہ سلطان ابوالعباس نے اسے گرفتار کر کے اسے اور اس کے سلطان کو قتل کر ڈالا اور بقیہ خاندان والوں کو ہر طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیا۔ کسی کو قتل اور کسی کو قید کیا۔ خاندان کی تباہی کے بعد سارا ملک مغرب سلطان مذکور کا مطیع و منقاد ہو گیا اور سلطان ابوالعباس جاہ و جلال کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا۔ سلطان ابن احمر نے سبتہ سے اپنے لشکر کو واپس بلا لیا اور اس کی عنان حکومت سلطان ابوالعباس کو واپس دے دی۔ اس کے بعد سے دونوں میں مراسم اتحاد برابر قائم و جاری رہے۔

ابوالحجاج کے متعلق سلطان ابن احمر کی غلط فہمی: ان واقعات کے بعد سلطان ابن احمر عزت و توقیر سے حکومت و سلطنت کرتا رہا۔ یہ تمام زمانہ حکومت میں کسی کی مصیبت اور دشواری میں مبتلا نہیں ہوا۔ مگر ایک روز اس نے سنا کہ اس کا بیٹا ابوالحجاج یوسف حکومت کی خواہش میں حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس وقت سلطان ابن احمر وادی آش مالقہ میں کسی ضرورت سے سفر کر رہا تھا۔ اس خبر کو سنتے ہی اسی وقت ابوالحجاج کو گرفتار کر لیا اور غرناطہ کی جانب واپس آیا۔ اس کے بعد جب اسے پورا پورا درست حال معلوم ہو گیا اور اس کی بے گناہی ثابت ہوئی تو رہا کر دیا اور پہلے سے زیادہ عزت و توقیر کرنے لگا اور ایسا بھی مشہور ہوا ہے کہ جس وقت سلطان ابن احمر غرناطہ سے جبل الفتح کی طرف بغرض دریافت حال سلطان ابوالعباس گیا ہوا تھا اور یہاں دونوں مل کر ... کے زمانے میں مسعود ابن ماسای سے سبتہ میں مصروف تھا یہ ابوالحجاج کی کو اس کے بعض حاشیہ نشینوں نے جو وزارتی اولاد سے تھے مثلاً ابن مسعود بلغی بن وزیر القاسم ابن حکیم وغیرہم نے بھڑکا دیا اور بغاوت پر آمادہ کر دیا ہے[1]۔

سلطان ابن احمر کی وفات: پس سلطان ابن احمر نے ان سب کو اسی وقت گرفتار کر لیا اور دشمنی وغیرہ کی بابت تحقیق کی بعضوں کو اور قید ہونے والوں کو جنہوں نے اس معاملہ میں سازش کی تھی سزائے موت دی اور غرناطہ لوٹ آیا اس کے بعد اسی جاہ و جلال سے حکمرانی کرتا رہا یہاں تک کہ ۷۹۳ھ میں سفر آخرت اختیار کیا۔

ابوالحجاج یوسف بن سلطان ابن احمر: اس کا بیٹا ابوالحجاج تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا اور ارکین دولت اور عوام الناس نے انتظام حکومت کی بیعت کی اور سیاست اس کے باپ کا مولائی (آزاد غلام) خالد انجام دینے لگا۔ اس نے اس کے بعض بھائیوں سعد محمد و نصر کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ بعد حراست قید میں سب نے وفات پائی ان کا کچھ حال معلوم نہیں۔

خالد اور یحییٰ ابن صائغ کا قتل: اس کے بعد ابوالحجاج سے خالد کی یہ شکایت کی گئی کہ اس نے بسازش یحییٰ بن صائغ یہودی طبیب شاہی امارت پناہ کو زہر دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ ابوالحجاج نے اپنی حکومت کے پہلے یا دوسرے سال خالد کو گرفتار

---

[1] اصل کتاب میں یہاں جگہ خالی ہے۔

کر کے اپنے روبرو قتل کرا دیا۔ طبیب یحییٰ کو بھی گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور اسی حالت میں ذبح کر ڈالنے کا حکم دیا۔ ۴۳۷ھ میں یہ بھی راہگیر عالم آخرت ہوا۔ اس کا بیٹا محمد تخت آرائے حکومت و امارت ہوا۔ اس کی حکومت و سلطنت کے کاروبار کا انتظام اس کا غلام خالص سپہ سالار کرنے لگا جو اس کے باپ کا ساختہ و پرداختہ تھا۔ اس وقت حکومت اندلسیہ اسی طریقہ پر قائم ہے۔ واللہ غالب علی امرہ۔

دولت ذوالنون کے حالات جو کہ دولت عامریہ کی معاصر اور ہم چشم تھی اور ان ملوک اندلس کے واقعات جو کہ دولت عامریہ کے بعد تخت آرائے حکومت ہوئے تھے ہم تحریر کر چکے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر ان عیسائی سلاطین کے حالات بھی تحریر کیے جائیں جو جزیرہ اندلس میں مسلمانوں کے قرب و جوار میں موجود تھے۔ لہٰذا ہم ان کے انساب اور دولت کے حالات کو گذشتہ مورخوں کے ذخیرہ سے جمع کر کے پیش کرتے ہیں۔

مترجم: اندلس کا آخری دور عیسائیوں کا تسلط مسلمانوں کی جلاوطنی

علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون مغربی مؤلف العبر و دیوان المبتداء والخبر کے زمانہ تک سرزمین اندلس میں عربوں کی حکومت کا نام و نشان کسی قدر باقی رہ گیا تھا۔ اسی وجہ سے اندلس کی حکومت اسلامیہ کی تباہی، عیسائیوں کی چیرہ دستی اور مسلمانوں کی جلاوطنی کے حالات انہیں تحریر کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ پس اگر مترجم بھی اصل کتاب کی تقلید کرتا تو اس لحاظ سے کہ مترجم اس زمانہ میں وجود میں آیا ہے جب کہ اندلس میں اسلام کا ایک بھی نام لیوا باقی نہیں رہا اور اندلس میں حکومت اسلامیہ پر عیسائیوں کے ہاتھوں تباہی اور بربادی آ چکی تھی۔ ایک بہت بڑا نقص تاریخ میں باقی رہ جاتا اور ناظرین کو اس حسرتناک منظر کے دیکھنے کی تمنا باقی رہ جاتی لہٰذا مترجم اس کمی اور نقصان کو اور کتب تواریخ سے منتخب کر کے پورا کرتا ہے تاکہ آپ کی آنکھیں اسلام اور مسلمانوں کے اس عروج و زوال کو بھی دیکھ لیں جو سرزمین اندلس میں بحالت غربت ان پر پیدا ہوا تھا۔

ملوک طوائف سلاطین غرناطہ کا عہد حکومت اندلس میں مسلمانان عرب کی عظمت کی آخری یادگار تھی۔ ان کے قبضہ میں ملک کا بہت کم حصہ باقی رہ گیا تھا اور یہ بھی کب اور کیونکر ان کے ہاتھوں سے چھین لیا گیا۔ آپ آئندہ پڑھیں گے۔ بالفعل آپ ایک سرسری نظر سے پہلے اس منظر کو دیکھ لیں جس میں کہ بلاد اندلس یکے بعد دیگرے مسلمانوں کے قبضے سے نکل نکل کر صلیبی حکومت کے تحت چلے جاتے تھے جس کے بعد عبرت کی نگاہوں سے غرناطہ کی حکومت اسلامیہ کی بربادی اور تباہی کو ملاحظہ کیجئے گا۔

حسین ابن احمد رازی تحریر کرتا ہے کہ عہد گورنری عنبسہ بن سحیم کلبی میں جس وقت کہ مسلمانوں نے سرزمین اندلس پر قبضہ حاصل کر لیا تھا اور عیسائیوں میں ان کی مدافعت کی قوت باقی نہیں رہی تھی اور مسلمانوں کی فتح یابی کا سیلاب اربونہ سرزمین فرانس تک پہنچ گیا تھا بلکہ انہوں نے جلیقیہ سے بلیطہ کو بھی بزور تیغ تسخیر کر لیا تھا اور سوائے پہاڑ کے کوئی شہر ان حدود میں اسلام کے قبضے سے خالی نہ رہا تھا۔ اس وقت ایک بے دین شخص بلائے نامی ملعون قوم کا جو تعداد میں تین سو آدمیوں کی جمعیت سے اسی قدرتی قلعہ میں جا کر پناہ گزین ہوا۔ مسلمان اس سے برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ اس کے اکثر آدمی بھوک سے مر گئے۔ صرف تیس مردوں اور دس عورتوں کی جمعیت اس کے پاس باقی رہ گئی۔ عساکر اسلامیہ نے اس قلیل جماعت کو حقیر اور بے اصل تصور کر کے ان کے استیصال سے ہاتھ کھینچ لیا اور یہ لوگ اس تنگ و تاریک غار میں قدرتی مکھیوں کے چھتوں سے شہد چاٹ چاٹ کر زندگی گزارتے رہے یہاں تک کہ مسلمانوں کو ان کی شورش اور سرکشی نے مجبور ہو کر [illegible] کر دیا اور ان کی اسی قوت بڑھی اور روز بروز کثرت ہوئی کہ روز روشن کی طرح جاتے تو لوگوں نے عیاں دیکھ لیا۔ ۱۳۳ھ میں بلائے کے بعد [illegible] سال تک حکم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دریا سے [illegible] کیا۔ [illegible] خوفناک [illegible] مال و اسباب عیسائیوں کے ہاتھ آیا۔ اس واقعہ میں تقریباً ایک لاکھ مسلمان [illegible] ہو گئے۔ عیسائیوں نے ظلم و ستم کا کوئی دقیقہ [illegible] وحشیانہ حرکات کیں [illegible] صفحات [illegible] ہیں۔ پھر [illegible] کے دوران میں [illegible] بھی [illegible] کے قبضہ سے نکل گیا۔

[illegible] نے [illegible] مسلمانوں سے قبضہ حاصل کیا تھا۔ [illegible] میں عیسائیوں نے [illegible] کے قبضے سے نکال لیا۔ اس کے بعد [illegible] کے ہاتھ سے نکل گئے۔ اس کے بعد [illegible] پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] افسوس ناک واقعہ [illegible] مسلمان حکومت [illegible] عیسائیوں نے [illegible] قبضہ کر لیا۔ [illegible] ہو گئے [illegible] کے ہاتھ سے نکل گیا۔

[illegible] عیسائیوں نے [illegible] مسلمانوں سے قبضہ حاصل کر لیا۔ [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] کے ہاتھوں [illegible] عیسائیوں نے [illegible] لباس پہنایا گیا تھا۔

[illegible] ملک اندلس میں [illegible] ایک ایک صوبے تھے۔ مثلاً قرطبہ، اشبیلیہ، [illegible] اور مرسیہ پر عیسائیوں نے قبضہ کر لیا۔ اہل اسلام پر ہر طرف سے [illegible] ہو جانے کے بعد [illegible] اسلامی [illegible] شہروں اور قلعوں کو فتح کرتے جاتے تھے [illegible] عیسائیوں کے [illegible] اسلام سے [illegible] عیسائیوں سے لڑنے [illegible] ہو گئے تھے۔

[illegible] صدی ہجری میں عیسائیوں نے [illegible] ابو اسحاق بن ابو العباس [illegible] ابو عبداللہ [illegible] خدمت میں امداد کی غرض سے [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] عیسائیوں کو شکست دی۔ [illegible] کے بعد عیسائیوں نے [illegible] وقت کا انتظار

[illegible]

[illegible]

سلطان ابوالحسن علی [illegible]

[illegible] سوگئی

سلطان ابوالحسن [illegible]

اتفاق سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیا۔ سلطان ابوالحسن اس وقت شہر کی طرف چلا گیا تھا۔ اس کا بھائی ابو عبداللہ محمد معروف بہ زغل مالقہ میں مقیم تھا۔ اس کی چھاؤنی سے مالقہ کی سرحد میدان جنگ سے بھاگ کر آئے ہوئے۔ تقریباً تین ہزار عیسائی قتل ہوئے اور دو ہزار قید کئے گئے جن میں والی اشبیلیہ، والی شریش اور حکمران استجہ وغیرہ نامور عیسائی سردار بھی ان کے ساتھ گرفتار ہو کر آ گئے تھے۔ بے حد مال و اسباب غنائم اسلامیہ کے ہاتھ آیا۔ اس واقعہ کے بعد اہل مالقہ نے جو عیسائیوں پر بے حد جرأت کی [illegible] کا نام تک [illegible] ہوا اکثر پسپا ہونا پڑا اور اہل غرناطہ [illegible]

اسی زمانہ سے غرناطہ کی حکومت دو حصوں پر منقسم ہو گئی۔ نصف پر سلطان ابو عبداللہ بن سلطان ابوالحسن قابض ہوا۔ اس کے قبضہ میں غرناطہ کا شہر رہا اور اس کے متعلقات رہے اور سلطان ابوالحسن مالقہ اور اس کے قرب و جوار پر حکمران ہوا۔ عیسائی اس باپ اور بیٹے کی اس تفریق سے بہرہ مند ہو کر بیٹے اور دشمن اسلام کے پیچھے سے جاتے تھے کہ جب [illegible] سے مسلمانوں کو کامیابی کی نوبت نہ آئی مگر تقدیر الٰہی اس کے خلاف تھی۔ سلطان ابوالحسن نے [illegible] اطراف کی جانب قدم بڑھایا اور اس کا بیٹا سلطان ابو عبداللہ [illegible] اور بعض تحریکوں کی وجہ سے اپنے باپ سے جنگ کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ [illegible] شکست ہوئی۔

اس کے بعد سلطان ابو عبداللہ نے [illegible] ایک بہت بڑا عیسائی لشکر [illegible] عیسائیوں کے ہاتھ [illegible] قتل اور [illegible] کرنا شروع کیا۔ چنانچہ [illegible] اطراف [illegible] قتل کیا۔ بہت سے عیسائیوں کو قتل اور بعض کو قید کر لیا۔ ان واقعات کی اطلاع عیسائی سلاطین کو ہوئی تو وہ سب [illegible] اپنے [illegible] شاہ قرطبہ کی فوج میں سلطان ابو عبداللہ اور [illegible] مسلمانوں کا [illegible] ان عیسائیوں نے [illegible] میں [illegible] ہو جانے کے سبب سے [illegible] عیسائیوں نے ہر چہار طرف سے [illegible] کرنا شروع کر دیا۔ [illegible] سے سلطان ابو عبداللہ بھی قید ہو گیا۔ [illegible] جنگ [illegible] نے سلطان ابو عبداللہ کو [illegible] لیا۔ [illegible] نے [illegible] سلطان ابو عبداللہ [illegible] کی۔ [illegible] سلطان ابو عبداللہ کے [illegible] بادشاہ [illegible] کے [illegible] کیا۔ [illegible] اپنے تمام [illegible] کی جب [illegible] والی [illegible] کے طور پر [illegible] کر کے بھیجا تھا۔ سلطان ابو عبداللہ [illegible] کے بعد [illegible] اور [illegible] سلطان ابوالحسن کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] حکومت و سلطنت کی اس کے ہاتھ پر [illegible] کی [illegible] سلطان ابوالحسن میں [illegible] باقی [illegible] سلطنت [illegible] قلعہ غرناطہ کے [illegible] برجوں پر اپنی حکومت [illegible] غضب [illegible] جب اس [illegible] کا اعلان کر کے اپنے بھائی ابو عبداللہ معروف بہ زغل کو [illegible] حکومت [illegible] اور خود [illegible] ہو کر [illegible] سلطان ابو عبداللہ معروف بہ زغل [illegible] اس وقت تک سلطان ابو عبداللہ بن سلطان ابوالحسن [illegible] کے یہاں قید تھا۔

[illegible] (۱۴۸۵ء) میں عیسائیوں نے بہت بڑی جمعیت سے اطراف مالقہ پر [illegible] اور [illegible] قصد کیا۔ [illegible] سلطان [illegible] غرناطہ [illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سلطان ابو عبداللہ [illegible] کا یقین ہو گیا [illegible] عیسائیوں کا [illegible] ابو عبداللہ کی سازش سے [illegible] عیسائیوں کے قبضہ [illegible] آیا تھا۔ [illegible] سلطان ابو عبداللہ نے ساتھ اپنے دارالحکومت [illegible] چلا گیا۔

[illegible] کی جانب [illegible] جانب [illegible] اپنے [illegible]

[illegible] جانب [illegible] سلطان ابو عبداللہ [illegible] سلطان ابو عبداللہ نے [illegible] اس کی [illegible] حکومت [illegible] سلطان ابو عبداللہ [illegible] اسلامی [illegible] کی جانب [illegible] کر دیا۔

[illegible] سلطان ابو عبداللہ [illegible] اس وقت [illegible] ابو عبداللہ [illegible] کی طرف [illegible] (۱۴۹۲ء) [illegible]

[illegible] سلطان ابو عبداللہ [illegible] اہل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے مایوس ہو گئے اور اپنی موت کا یقین کر لیا ہے۔ لہٰذا تمہاری سزا یہ ہے کہ تم لوگ جلا کی شرط کے قلعوں کی کنجیاں ہمارے حوالے کر دو اور شہر پناہ کے دروازے کھول دو۔ ہم تمہارے اور تمہارے سامان کے ساتھ معاملہ اچھا کریں گے۔ اہل شہر نے مجبور ہو کر شہر پناہ کے دروازے کھول دیئے اور قلعہ دار نے کنجیاں قلعہ کے حوالے کر دیں۔ عیسائیوں نے شہر میں داخل ہوتے ہی جو اور جیسا کہاں تھا اور جیسا تھا سب کو گرفتار کر لیا۔ یہ واقعہ اواخر ماہ شعبان ۶۴۶ھ (۱۲۴۸ء) کا ہے۔

فتح مند گروہ نے اگلے دن باشندگان شہر کی بابت یہ حکم صادر کیا کہ جو مال و متاع ان کے پاس اس وقت موجود ہے ابھی سے دیں اور اتنی قدر زر ہمارے عوض میں ادا کریں یا ہمیشہ کے لیے غلامیت قبول کریں۔ چنانچہ باشندگان شہر کی ایک فہرست تیار کی گئی اور جابجا پر عمل کرنے کے بعد سب کے سب شہر سے نکال باہر کئے گئے۔ مسلمانان اندلس کے لئے یہ دن قیامت کے دن سے کم نہ تھا۔ ضعیف العمر، کمزور مرد، عورتیں اور بچے بے پناہ عورتوں کی بہت بڑی جماعت لئے قافلہ کی طرح حسرت و یاس سے وہاں کے در و دیوار کو دیکھتے ہوئے سبتہ کی جانب نکل گئے اور بہت سا حصہ ختم ہونے کے بعد جب بھی زندہ بچا تو گرفتار ہو کر سب کے سب اور چند روز آرام کی بجائے کے لئے نسلاً بعد نسلاً غلام بنا دیئے گئے۔

۶۶۵ھ (۱۲۶۶ء) میں دون الفانسو دہم نے جنوب مغرب کی جانب پیش قدمی کی تو ابن محفوظ نے صلح کی درخواست کی تو الفانسو نے صلح سے انکار کر کے اس پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس قدر فتوحات پر دون الفانسو اور فرڈیننڈ حاصل کرنے کے بعد دون الفانسو نے اپنی سلطنت کو وسعت دینا چاہا تو گیارہ سال بعد جب ۶۸۲ھ (۱۲۸۳ء) میں بطرہ (پطرہ) نے کئی قلعوں پر اور کرنے کے لئے آیا اور چند روز انھیں نے بعد فتح کر کے ابن پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد بطرہ پر حملہ آور ہوا۔ وادی آش (ترکی) نے دون الفانسو کے سر پر قائم کرنے کے بعد وادی آش، مریہ، منکب اور بشرات کی فوج روانہ کی اور ایک بڑا لشکر بطرہ کی حمایت کے لئے روانہ کیا۔

مسلمانوں اور عیسائیوں میں سخت اور خونریز جنگ ہوئی تھی۔ عیسائیوں کو بطرہ کے قریب جا کر تعاقب سے ہٹا دیا تب وہ اس کا محاصرہ کر سکے۔ جب شعبان اور رمضان کے مہینے گزر گئے۔ شوال کے مہینے سے دشمنان اسلام نے محاصرہ میں شدت اور جنگ میں سختی شروع کی۔ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ میں بڑے بڑے حملے ہوئے۔ اندرون شہر سے اہل شہر محاصرین کی مدافعت کر رہے تھے اور باہر سے وادی آش کی فوجیں محاصرین کے عقب پر نظر کر رہی تھیں اور محاصرین کی چونکہ تعداد زیادہ تھی اس وجہ سے وہ دونوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ آخر ذی الحجہ تک محاصرہ کی تکلیف کے ساتھ غلہ رسد کی کمی کی شکایت بھی ہو گئی۔ بیرونی امداد وقت عیسائیوں نے بند کر دی۔

محصورین کا یہ خیال تھا کہ موسم سرما کے آنے پر محاصرین تنگ ہو جائیں گے اور خود بخود چلے جائیں گے مگر ان کا یہ خیال غلط نکلا۔ دون الفانسو نے حکم دیا اور رسد و فوج کے علاوہ اور کمک روانہ کرنے لگا۔ انجام کار اہل شہر نے تنگ آ کر مصالحت کی گفتگو شروع کی۔ چند عیسائی سردار شہر کی حالت دیکھنے کے لئے مصالحت کے بہانے سے شہر میں آئے۔ اہل شہر نے انہیں غلہ وغیرہ کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ عیسائی سرداروں نے یہ خیال کر کے کہ ابھی اہل شہر میں ہر قسم کی مقابلہ کی قوت ہے صرف اہل بطرہ کو اور اہل وادی آش، منکب، مریہ اور بشرات کو جنھوں نے ان کی امداد و اعانت کی تھی اس شرط سے کہ وہ ایک سال تک ... جانے کی اجازت دے دیں امان دی اور اگر عیسائی بغاوت کریں گے تو ان کو امان نہ دی جائے گی۔ اہل شہر نے پہلے تو ان شرائط کو منظور نہ کیا۔ عہد و اقامت کا سلسلہ طویل ہو گیا۔ اہل شہر نے یہ خیال کر کے کہ مبادا اصلی راز ظاہر ہو جائے شرائط مذکورہ پر مصالحت کر لی۔ اہل بطرہ، وادی آش، مریہ، منکب اور بشرات اس معاہدہ صلح کے مطابق دشمنان اسلام کے مطیع و منقاد ہو گئے۔ دسویں محرم ۶۸۸ھ (۱۲۸۹ء) کو بروز جمعہ کو عیسائیوں نے قلعہ بطرہ میں قدم رکھا اور قابض ہو گئے اور منادی کرا دی کہ جو شخص اپنی جگہ پر رہنا چاہے گا اسے امن ہے اور جو

[illegible] کے بعد [illegible]
مسلمانوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جانب کوچ کیا۔ اس کے پہلے حملے میں [illegible] قسمت کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ یہ ساحلی اور محفوظ مقامات چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ قلعہ اندرش پر جا پہنچے۔ عیسائی کہ بڑا [illegible] دیا اور ساحلی علاقہ [illegible] اہل [illegible] نے [illegible] کر دی اطاعت چھوڑ دی۔ اسلام اور مسلمانوں کا [illegible] دوبارہ شروع ہو گیا۔ عیسائیوں کی غلامی اور اطاعت سے مسلمانوں کو آزادی حاصل ہوئی۔

دوسری مقامات میں سے کئی گاؤں میں سلطان ابو عبداللہ کا چچا ابو عبداللہ محمد بن سعد معروف بہ زغل اپنے جتھا دیوں کے ساتھ مقیم تھا۔ [illegible] اہل غرناطہ نے اس بنا پر اس کا [illegible] کیا۔ [illegible] سے مصالحت کر کے اپنے مقبوضات کو ان کے حوالے کر دیا تھا۔ زغل نے [illegible] پار [illegible] جا کر پناہ لی۔ تمام مقبوضات [illegible] سلطان ابو عبداللہ کے زیر تسلط آ گئے۔ اس وقت سلطان [illegible] اتفاقاً [illegible] جذبے سے [illegible] بانی [illegible] کا ایک مرتبہ عالم شباب [illegible] سے [illegible] اسے [illegible] طرح [illegible] فاسقوں نے [illegible] اور [illegible] اور طبیعت [illegible] مرض کے [illegible] کرتا ہے [illegible] قلب میں آ جاتی ہے [illegible] انسان [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] دونوں [illegible] ہو جاتے ہیں۔ [illegible] بعد [illegible] حالت کے بعد [illegible] قلب کی [illegible] باقی ہے اور [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] مسلمانوں کا آخری [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کر لیا تھا۔ [illegible] عیسائی [illegible] سلطان ابو عبداللہ کے [illegible] نے عیسائیوں کو [illegible] کر دیا [illegible] غرناطہ [illegible] ہو گیا۔

[illegible] رمضان [illegible] عیسائیوں نے قلعہ اندرش کو مسلمانوں [illegible] سے [illegible] لیا۔ اس [illegible] عیسائیوں کے ساتھ [illegible] تھا۔ [illegible] سلطان غرناطہ [illegible] کی طرف [illegible] اس وقت کی [illegible] حسب [illegible] اہل غرناطہ نے [illegible] کر لیا اور قلعہ [illegible] پر [illegible] کر دیا۔ [illegible] کی فصیلیں [illegible] مسلمانوں نے اس [illegible] کر [illegible] عیسائی [illegible] غرناطہ [illegible] کو [illegible] کر لیا۔ [illegible] اور آلات حرب [illegible] قابض ہو گئے۔

پھر آخر [illegible] رمضان [illegible] بادشاہ غرناطہ نے [illegible] پہنچتے ہی [illegible] کے بعد اس پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] یہاں [illegible] سے [illegible] فوج [illegible] بادشاہ [illegible] اپنی فوج کے ساتھ [illegible] غرناطہ میں آ گیا ہے۔ سلطان غرناطہ [illegible] قلعہ [illegible] کا محاصرہ [illegible] قیام کرتا رہا۔ تیسری شوال کو عیسائیوں [illegible] غرناطہ پہنچے۔ [illegible] کے [illegible] کا راستہ [illegible] مسلمانوں کو [illegible] کر دیا۔ [illegible] شہر میں [illegible] کے ساتھ قلعہ اندرش کو [illegible] کر کے اپنے ملک کی جانب واپس ہوئے۔

سلطان [illegible] ابو عبداللہ محمد بن سعد نے ان واقعات کو آنکھوں سے دیکھ کر [illegible] کا ارادہ کیا۔ [illegible] وہ یہاں قیام کر کے تلمسان چلا گیا اور وہاں کی اقامت اختیار کی۔ اس کے [illegible] اندلس کے نام سے معروف [illegible] تھے۔ اگرچہ [illegible] مورخ لکھتے ہیں کہ [illegible] (فاس) [illegible] اس کی آنکھیں نکلوا دی تھیں [illegible] اس کا سبب [illegible] کرتے اور [illegible] کا [illegible] کرتے۔ اس بات میں [illegible] اور [illegible] ہوں گا۔

بل الحمد ہے اسی وجہ سے جس نے سلطان ابو [illegible] کے بقیہ حالات زندگی کو قلمبند نہیں کیا وہی مؤرخ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس نے اپنی زندگی [illegible] کی اور اس کی [illegible] عربی زبان میں لکھی ہوئی تھی جس [illegible] اندلس کا نصیب بادشاہ [illegible] سے [illegible] جو اس نے ان واقعات کو اپنی [illegible] تاریخ میں لکھی تھی، کیا معلوم نہیں یہ دستاویز کہاں تک صحیح ہے۔

اس کے بعد سلطان [illegible] بادشاہ نے [illegible] کی جانب قدم بڑھایا اور محاصرہ کر کے قبضہ کر لیا۔ اس قدر [illegible] پر عیسائی [illegible] تھے سب کو [illegible] کیا گیا [illegible] کامیابی حاصل کی۔ اس کے تھوڑے ہی دن بعد عیسائی سلاطین کے [illegible] آگے پہنچے چنانچہ [illegible] سلطان غرناطہ [illegible] ان مقامات سے دست کش ہونا پڑا [illegible] یہ مقامات مسلمانوں [illegible] کر کے [illegible] یہاں ان کا [illegible] بادشاہ [illegible] ۸۹۶ھ (۱۴۹۰ء) میں قشتالہ [illegible] غرناطہ کے قصد سے لشکر روانہ کر کے میدان [illegible] پہنچے۔ کھیتیاں پامال کر دیں۔ باغات اجاڑ دئے۔ دیہاتوں اور قصبات کو ویران کر دیا۔ شہر پناہ کی فصیلوں کے مقابل [illegible] ساتھ [illegible] محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ قائم [illegible] جاری [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] ہے۔ [illegible] سلطان غرناطہ [illegible] روزانہ جنگ [illegible] تکلیف [illegible] آخر [illegible] سردی اور برف نے [illegible] روک لیا۔ رسد [illegible] بند ہو [illegible] جنگ اور [illegible] سے اہل غرناطہ تنگ آ گئے۔ عیسائیوں نے شہر کے اکثر بیرونی حصوں پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں کی آمد و رفت [illegible] وغیرہ [illegible] اہل غرناطہ کا [illegible] گیا۔ یہ واقعات اوائل ۸۹۷ھ (۱۴۹۱ء) کے ہیں۔

[illegible] شہر [illegible] کی طرف [illegible] گئے۔ [illegible] عیسائیوں نے محاصرہ میں شدت کی۔ حتیٰ کہ [illegible] کے راستے روک [illegible] رسد [illegible] کی قلت اور گرانی کی وجہ سے [illegible] قوت بھی [illegible] دی۔ عوام الناس جمع ہو کر علماء کی خدمت میں گئے اور ان کی وساطت سے [illegible] اراکین سلطنت اور سلطان سے عرض پرداز ہوئے۔

"دشمنان اسلام [illegible] قوت [illegible] باقی ہے [illegible] اب [illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible] کا [illegible] ہے ہم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ [illegible] دشمنان اسلام [illegible] اپنے [illegible] چلے جائیں گے۔ مگر [illegible] ہوا۔ [illegible] نے [illegible] بازار [illegible] ہیں۔ [illegible] اور [illegible] سے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم اپنے اور اپنی اولاد کے لئے کیا طریقہ اختیار کریں۔"

سلطان ابو عبداللہ نے اراکین دولت کو ایک جلسہ میں جمع کر کے عیسائیوں سے مقابلہ [illegible] اور [illegible] کی بابت مشورہ کیا [illegible] یہ رائے [illegible] کہ [illegible] عیسائیوں کے حوالہ کر دیا جائے [illegible] احتیاطاً صلح [illegible] سے [illegible] اور [illegible] عیسائیوں [illegible] کا [illegible] باتفاق [illegible] عہد نامہ لکھا گیا [illegible] بادشاہ [illegible] بادشاہ قشتالہ نے ان شرائط کو منظور کر لیا اور سلطان غرناطہ نے [illegible] عیسائیوں [illegible] غرناطہ [illegible] اپنے لشکر میں [illegible] کے [illegible] مسلمانوں کی حالت پر [illegible] شرائط بھی [illegible]۔

عہد نامہ میں [illegible] شرطیں تھیں ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ [illegible] مسلمانوں کو ان کی جان کی اور ان کے مال کی [illegible] امن دیا جائے اور وہ لوگ اپنے [illegible] اور محلوں میں اپنی جائداد [illegible] ہیں۔ دوسری شرط یہ تھی کہ مسلمان [illegible] شریعت پر قائم رہیں گے [illegible] شریعت کے مطابق [illegible] اوقاف اور مسجدیں بدستور بحال

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible] غلامی کا [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] سلطان ابو عبداللہ [illegible] [illegible] [illegible] سلطان ابو عبداللہ [illegible] [illegible] سلطان ابو عبداللہ [illegible]

[illegible] کی طاقت روز بروز [illegible] ہوتی گئی۔

[illegible]

[illegible] سزا دی جانے لگی۔

[illegible] عیسائی ہو گئے۔

[illegible] کر دیا گیا۔

[illegible] مسلمانوں [illegible] کا سامنا کرنا پڑا [illegible]

انکی لوئیس آف غرناطہ نے قلعہ پر بار بار یلغار کر کے تھکنے کے بعد آخر میں یہاں کی ایک مسجد کو بارود سے اڑا دیا جس میں ایک بڑے صوبے کی عورتیں اور بچے حفاظت کی غرض سے پناہ گزیں ہو رہے تھے۔ اس طرح ڈیوک نے قلعہ [illegible] کو فتح کر لیا جو تمام کوہستان کا مضبوط ترین قلعہ تھا۔ ہزاروں مسلمان ان لڑائیوں میں کام آ گئے باقی ماندگان نے امان حاصل کی اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ فاس کی جانب جلاوطن ہو کر چلے گئے۔ ان جلاوطنوں پر [illegible] کیا گیا کہ [illegible] مال و اسباب اپنے ہمراہ لے جا سکیں مگر ان بہادر اور بچوں کو بھی [illegible] گئیں۔ چنانچہ ان جلاوطنوں نے نہایت یاس و حسرت سے مصر، مراکو اور ترکی کا راستہ لیا۔ وہاں پہنچ کر حکومت عثمانیہ کو اپنا دکھ درد سنایا۔

ان واقعات سے کوہستان بلنسیہ کی مخالفت ختم ہو گئی۔ اور ان مسلمانوں نے عیسائی مذہب قبول کر لیا تھا جنہوں نے محض اپنی حیثیت کو مذہب پر ترجیح دی تھی مگر صرف ظاہر داری کے لئے عیسائی بنے ہوئے تھے ان [illegible] مجبوراً کرا [illegible] دلی سے ادا کرتے تھے اور در پردہ نمازیں پڑھتے اور اسلامی عبادات کرتے تھے۔ حالانکہ وقت کے [illegible] اپنے بچوں کو گرجا میں لے جانے اور [illegible] پادریوں کی نظروں سے غائب ہو کر یا [illegible] اپنے بچوں پر [illegible] کر ان کے [illegible] ختنہ [illegible] لیتے تھے اسی طرح پہلے گرجا میں نکاح کرانے کے بعد اپنے گھر [illegible] کر جب [illegible] اسلامی طریقہ سے نکاح کرتے۔

غرض اس صورت حال میں مسلمانوں نے آخر کار پہاڑوں اور دور دراز کے [illegible] دیہات میں پناہ لی اور [illegible] بسر کی۔ ان مسلمانوں نے [illegible] جان کی غرض سے [illegible] اور جب انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بظاہر عیسائی ہیں اور باطن کے لحاظ سے اسلام کی محبت [illegible] ہے اور [illegible] تو ان میں سے ایک بڑی جماعت کو [illegible] آگ میں ڈال کر جلا دیا۔ تمام عرب [illegible] ان کی [illegible] کر دیا۔ جماعت [illegible] مسلمانوں کے علمی [illegible] کتابوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ ان سب وحشیانہ ظلموں سے [illegible] مجبور کیا۔

ان ناانصافیوں اور وحشیانہ سلوک کا یہ نتیجہ ہوا کہ مسلمانوں نے [illegible] تنگ آ کر [illegible] عیسائیوں سے قطع تعلق کر لیا [illegible] پھر [illegible] اور ان کوہستان کو اپنا مرکز بنا کے [illegible] اسلام سے [illegible] ہو گئے۔ [illegible] سلطنت قائم ہو گئی۔ [illegible] آزادی کا [illegible] کیا گیا۔ خونریزیوں اور شدید عیسائی مظالم کے مسلمان نشانہ بنے ہوئے تھے۔ [illegible] قتل کرنا وحشیانہ حرکات و ظلم عیسائیوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ کوہستان بلنسیہ کے تمام دیہات اور ان [illegible] ان لوگوں نے [illegible] آگ میں ڈال [illegible] ان کے نزدیک کوئی بات نہ تھی۔ عورت، مرد اور بچوں کو آنکھوں کے سامنے ذبح کر دینا معمولی شغل تھا۔

اس کے باوجود مسلمانوں نے کمال استقلال سے ان سب ناقابل برداشت ظلموں اور وحشیانہ سلوک کا مقابلہ کیا اور سینہ سپر ہو کر لڑتے اور مرتے کھپتے رہے۔ چنانچہ مرتے دم تک اپنے مذہب اور ملک کی حمایت پر ڈٹے رہے [illegible] کے جدوجہد سے منع کر دیا گیا تو آخر کار مسلمان [illegible] کہ ان میں [illegible] قوت باقی نہ رہی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کسی کو ان کا [illegible] عیسائیوں نے ان [illegible] کو جنہیں سوائے جلاوطنی یا غلامی کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ ۱۰۱۷ھ (۱۶۰۸ء) میں جلاوطن کر دیا۔

ہزاروں نے فوراً [illegible] کی جانب روانہ ہو گئے۔ [illegible] ایک گروہ تیونس کی طرف نکل [illegible] ان غریب جلاوطنوں پر جنہوں نے [illegible] کا رخ کیا تھا آفت آئی کہ بدوؤں اور [illegible] نے [illegible] لوٹ [illegible]

[illegible] ان میں سے صرف چند لوگ جان بچا سکے [illegible] کی طرف [illegible] کیا تھا ان کا [illegible] سلطان [illegible] مسلمان [illegible] عیسائی [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] کتاب نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب من صفحہ [illegible] الی صفحہ [illegible] من الباب [illegible] من المجلد الثانی للشیخ العلامۃ [illegible] احمد بن محمد المقری)

[illegible]

مسلمانوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور ان پر دباؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ عیسائیوں نے طرح طرح سے ان کے آداب و رسوم بدلوانے پر زور دیا۔ انہیں عربی طرز قطع اور وضع قطع لباس چھوڑنے کا حکم صادر کیا اور اہل اسپین کی طرح ٹوپی پتلون پہننے اور ٹوپیاں دینے کا آغاز کیا۔ ان کے حمامات مسمار کرا دئیے مسجدوں کو گرجا بنا کر دیا اور بعض کو منہدم کرا کے کلیسا بنایا اور کسی کو عدالت کا کمرہ مقرر کیا۔ لاکھوں کتابوں کو جو مسلمانوں کا علمی سرمایہ تھی جلا کر تہس نہس کر دیا اور اس پر بھی جب ان کا کچھ نقصان ہوا تو انہوں نے تمام مالی اسباب چھین کر جلا وطن کر دیا۔

ع ببیں تفاوت از کجا است تا کجا

مسلمانوں پر یہ آفت صرف اس وجہ سے نازل ہوئی کہ انہوں نے قرآن مجید سے کوئی تعلق نہ رکھا تھا اور ارشادات نبوی کو بھی پس پشت ڈال دیا تھا۔ اللہ کا خوف دلوں سے جاتا رہا تھا اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں خود غرضی آ گئی ہمدردی اور اخوت اسلامی جاتی رہی یہاں تک کہ امیر کی اطاعت سے بھی روگرداں ہو گئے۔ عیسائیوں سے دوستی اور ہوا خواہی کرنے لگے اور بالآخر عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی قوت کا مقابلہ نہ کر سکے جس کی سخت مذمت اور بے حد تاکید آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر وہ عذاب نازل کئے کہ جن کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ بہرحال فتح اندلس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیہ کریمہ ﴿وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا﴾ "اور تم کو وارث بنایا ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے مال کا اور ایسی زمین کا جس پر تم نے قدم نہیں رکھا تھا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" کی پیشین گوئی پوری کی۔

پھر جب مسلمانوں نے اپنی حالت بدل دی تو حکم ہوا ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ "بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں تبدیل کرتا جب تک کہ وہ اپنی حالت آپ نہ بدلیں" طرح طرح کی مصیبتوں میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مبتلا کیا اور آخرکار ﴿وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ "اگر منہ پھیر لیں گے تو ان کو اللہ دکھ کی مار دے گا دنیا اور آخرت میں اور نہیں ہے ان کا روئے زمین میں کوئی حمایتی اور نہ مددگار" کی پیشین گوئی پوری کر دکھائی کیسے تعجب کی بات ہے کہ ابھی تک ان کی عزت کی حالت سلطان مراکش، سلطان ترکی، اہل تیونس اور خود یورپ سے کہیں زیادہ عروج اور اقتدار حاصل تھا۔

واللہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید (مترجم)

باب: ۷۹

عیسائی فرمانروا

اس وقت چند عیسائی بادشاہ چاروں طرف سے بلاد اسلامیہ کو گھیرے ہوئے تھے اور حکومت اسلامیہ ان لوگوں کے ساتھ دیر تک قیام کرنے میں عاجز ہو گئی تھی حالانکہ ان لوگوں نے ان آخری جزیروں کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکال لیا تھا جنہیں فتوحات اسلامی نے اپنے اقتدار کے [illegible] کر لیا تھا۔

شاہ قشتالہ: ان چند عیسائی بادشاہوں میں سے بادشاہ قشتالہ (کسٹائل) کے مقبوضات وسیع اور بڑے تھے طلیطلہ اور قرطبہ وغیرہ اسی کی حکومت کے تحت تھے۔ قرطبہ، [illegible]، قرمونہ، اشبیلیہ، طلیطلہ، جیان وغیرہ شامل تھے جس کی حدود جزیرہ نما کے مغرب سے مشرق تک پھیلی ہوئی تھیں۔

شاہ پرتگال: مغرب کی جانب سے بادشاہ پرتگال [illegible] کی سرحد تھی۔ اس کے مقبوضات کا رقبہ تھا مغرب [illegible] اسی قدر تھا جیسے اس وقت تک یورپ میں معلوم ہو۔ بادشاہ پرتگال کا لقب پایا۔ گمان غالب یہ ہے کہ یہاں سرداروں کے اطراف [illegible] میں آ گئے جنہوں نے [illegible] پرتگال کے مقبوضات پر قبضہ حاصل کیا تھا جیسے کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔ جب تک کہ یہاں کی اولاد [illegible] اور ان کے [illegible] سے [illegible] کے پاس تھے۔ واللہ اعلم۔

شاہ بشکنس و شاہ برشلونہ: بادشاہ قشتالہ کے مقبوضات سے جانب شرقی بادشاہ برشلونہ کا ملک تھا اور [illegible] بادشاہ بشکنس کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اس کے مقبوضات کا [illegible] تھا۔ [illegible] بادشاہ برشلونہ کی درمیانی زمین اس کے قبضہ میں تھی یا بادشاہ [illegible] دارالسلطنت شہر [illegible] تھا اس سے [illegible] تھے [illegible] بادشاہ برشلونہ [illegible] تھا جب ان لوگوں کے حالات زمانہ فتح اسلامی سے بیان کرتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ کو بالتفصیل حالات سے آگاہی مکمل ہو جائے گی۔

[illegible] اور اذفونش: جس وقت زمانہ فتح اسلامی میں مسلمانوں نے عیسائیوں کو شکست (۹۲ھ) میں مغلوب [illegible] لذریق [illegible] بادشاہ قوط [illegible] کو [illegible] اندلس [illegible] کے ہاتھ [illegible] فتح ہو چکے تھے۔ اس وقت تمام عیسائی فرمانروا [illegible] بلاد قوطیہ سے شکست کھا کر شمالی طرف بھاگ نکلے اور [illegible] کی طرف [illegible] پہاڑوں کے جلیقیہ جا کر پناہ گزیں ہوئے۔ ان لوگوں پر بلای نے حکومت کی۔ [illegible] انیس سال حکومت کر کے ۱۳۳ھ (۷۵۰ء)

میں اس نے وفات پائی اس کی جگہ اس کا بیٹا تخت نشین ہوا وہ بھی حکومت کر کے جلد ہی مر گیا ان لوگوں نے ان دونوں کے بعد ادفونش بن بطرہ کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا اسی ادفونش کی اولاد اس وقت تک حکمران نظر آتی ہے۔ یہ پتا نہیں کہ کس خاندان کے خاندان سے ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ابن حیان کا کہنا ہے کہ یہ قوطی نسل سے ہے اور میرے نزدیک یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ قوم قوط (گاتھ) تباہ و برباد اور ہلاک ہو گئی اور یہ کم دیکھا گیا ہے کہ کوئی قوم تباہی و بربادی کے بعد پھر حالت پر آ جائے بلکہ یہ دوسرے گروہ کا ایک نیا بادشاہ ہے۔ واللہ اعلم۔

ادفونش بن بطرہ کا قتل: الغرض ادفونش بن بطرہ نے بھی [illegible] اور بقیہ عیسائیوں کو ان بلاد کی حمایت کرنے پر جمع اور متفق کیا جو مسلمانوں کے قبضہ اور تصرف سے بچ رہے تھے۔ اس وقت اسلامی حکومت کا پایہ جلیقیہ تک پہنچ گیا تھا اور جلیقیہ کی فتح کے بعد کچھ ایسے اتفاقات پیش آئے کہ مسلمان امراء و والیان نے فتح و ظفر کو روک دیئے تھے کہ دولت اسلامیہ کے قوائے حکمرانی اندلس میں ضعیف ہو گئے اور عیسائیوں نے ان اکثر بلاد پر جنہیں مسلمانوں نے عیسائیوں سے چھین لیا تھا قبضہ حاصل کر لیا۔ اٹھارہ سال حکومت کرنے کے بعد ادفونش بن بطرہ نے ۱۴۲ھ (۷۵۹ء) میں وفات پائی۔

فرویلہ بن ادفونش: اس کا بیٹا فرویلہ حکمران ہوا اس نے گیارہ سال حکومت کی اس کی شان و شوکت نے ترقی کی اور اس کی حکومت میں بھی مضبوطی پیدا ہو گئی۔ اسی زمانہ میں اتفاق وقت سے عبدالرحمن داخل کو نظام حکومت کی درستی کی ضرورت پیش آ گئی پس فرویلہ نے شہر لک، پرتگال، سمورہ، سلمنقہ، شقوبیہ اور قشتالہ وغیرہ کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکال لیا۔ ۱۵۸ھ (۷۷۴ء) میں یہ ہلاک ہو گیا اس کا بیٹا ٹیلون تخت آرائے حکومت ہوا۔ دس سال تک اس کی حکومت رہی۔ ۱۶۸ھ (۷۸۴ء) میں یہ بھی مر گیا تب عیسائیوں نے ادفونش کے سر پر تاج شاہی رکھا۔

مورقاط کی بغاوت: مورقاط نامی ایک عیسائی نے اس سے بغاوت کی اور خود حکمران بن گیا [illegible] سات برس تک حکومت کرتا رہا۔ اس واقعہ کے بعد ہشام بن عبدالرحمن کی حکومت اندلس میں ایک طاقتور حکومت ہو گئی فوجوں نے سرحد جلیقیہ پر جہاد کیا۔ متعدد قلعے فتح کئے ہزار ہا قیدی اور بہت سا مال غنیمت لشکر اسلامیہ کے ہاتھ آیا۔ اس کے بعد عیسائیوں میں سے ادفونش نامی ایک دوسرے شخص نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔

ردمیر اور سانچہ: ابن حیان نے تحریر کیا ہے کہ ردمیر کی حکومت ۳۱۹ھ (۹۳۱ء) عہد حکومت ناصر میں تھی خلیفہ ناصر نے اس پر بقصد جہاد فوج کشی کی تھی۔ غزوہ خندق میں مسلمانوں کو عیسائیوں کے مقابلہ میں پسپا ہونا پڑا۔ یہ واقعہ ۳۲۷ھ (۹۳۸ء) کا ہے۔ غزوہ خندق شہر شنت مانکس کے قریب ایک میدان میں ہوا تھا جیسا کہ اپنے موقع پر ذکر کیا گیا۔ بعدہ ۳۳۲ھ (۹۴۴ء) میں ردمیر عیسائی بادشاہ مر گیا اس کا بیٹا سانچہ (اردون) تخت حکومت پر متمکن ہوا اس کی دلیری اور مردانگی غیر معمولی تھی نہایت چالاک اور ہوشیار تھا مگر اس کے وزراء اور ارکان دولت کے ہاتھ میں اس کی حکومت [illegible]

[illegible]

نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کی حکومت کا شیرازہ درہم برہم ہو گیا اس کے بعد [illegible] واقعہ میں پھر حکومت [illegible] نصیب نہ ہوا۔ لیکن [illegible] الملوک کے بعد پھر اس کا [illegible] اس کا [illegible] پڑ گیا۔

سانچو کی خلیفہ ناصر سے امداد طلبی ابن حیان نے نقل کیا ہے کہ [illegible] کی بادشاہت میں [illegible] (فرذلند) [illegible] [illegible] [illegible] کے ہاتھوں انقلاب پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ عیسائی سرداروں نے [illegible] بڑے [illegible] کی طرف سے مختلف صوبوں کی گورنری پر [illegible] تھے۔ انہوں نے [illegible] میں سانچو کی مخالفت [illegible] اپنا [illegible] پر سانچو کے مقابلہ میں [illegible] شخص [illegible] آیا۔ سانچو اس واقعہ سے مطلع ہو کر خلیفہ ناصر کی خدمت میں فریاد [illegible] قرطبہ میں حاضر ہوا امداد اور دوستی کی بنا پر خلیفہ ناصر نے اسے [illegible] دی۔ [illegible] امداد [illegible] کی بدولت [illegible] [illegible] اس نے [illegible] پر مسلمانوں [illegible] ٹھہرایا۔

فرڈی ننڈ کی گرفتاری و [illegible] سانچو اور [illegible] میں [illegible] لڑائی کا [illegible] یہاں [illegible] [illegible] میں سے [illegible] گرفتار کر لیا گیا [illegible] [illegible] پر [illegible] [illegible] کی [illegible] چنانچہ [illegible] اس کے بعد [illegible] (۹۴۴ء) میں [illegible] (اردونو) خلیفہ ناصر کی خدمت میں [illegible] صورت [illegible] حاضر ہو کر سانچو کے مقابلہ میں امداد [illegible] خواستگار ہوا [illegible] قلعے [illegible] اس واقعہ کے بعد [illegible] مقام [illegible] اس کا بیٹا [illegible] حکومت [illegible] [illegible] [illegible] سردار بنایا گیا۔

منصور بن ابی عامر اور رامیر کی جنگ [illegible] میں خلیفہ مستنصر نے وفات پائی اور [illegible] شہروں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] منصور بن ابی عامر [illegible] خلیفہ ہشام [illegible] [illegible] کے مقبوضات پر [illegible] حملے کئے [illegible] سے اس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اپنے [illegible] واقعہ سے [illegible] پہلے [illegible] [illegible] [illegible] منصور نے [illegible] دونوں کو شکست فاش دی۔

رامیر کی شکست و اطاعت اس کے بعد [illegible] منصور کے مقابلہ پر [illegible] [illegible] منصور نے اس [illegible] عیسائی [illegible] [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] حکومت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کے بعد [illegible] (۹۸۴ء) میں منصور کی اطاعت قبول کر لی [illegible] منصور [illegible] [illegible]

[illegible]

منصور [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کی اطاعت [illegible]

منصور کی [illegible] پر فوج کشی [illegible]

[illegible] کی سرکشی اور اطاعت [illegible]

درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور اس سے مصالحت کر لی۔ بلاط کو دولت کے ساتھ اپنے باپ کے پاس واپس بھیج دیا۔

ادفونش بن برمند کی خود مختاری: اس کے بعد منصور نے عیسائی [illegible] سے [illegible] کے مرنے کے بعد [illegible] بادشاہی جو علاقہ جلیقیہ میں [illegible] کے درمیان حکمرانی کر رہا تھا اس کا دارالحکومت [illegible] ۳۸۵ھ (۹۹۵ء) میں اسے [illegible] سے فتح کر کے اور حکومت اسلامیہ میں داخل کر لیا۔ پھر [illegible] ادفونش کا انتقال ہو گیا اس کا بیٹا ادفونش حکمران ہوا۔ اس نے خود مختاری کا [illegible] عبدالملک [illegible] آ [illegible] اس اختلاف کا فیصلہ کرنے کے لئے عبدالملک بن منصور کو حکم مقرر کیا۔ منصور نے [illegible] قاضی [illegible] دونوں نے جھگڑے کا فیصلہ کرنے [illegible] فرمایا۔ [illegible] کے حق میں فیصلہ [illegible] ادفونش [illegible] عبدالملک کی نگرانی میں حکمرانی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ۳۹۲ھ (۱۰۰۲ء) میں ادفونش نے [illegible] حکومت [illegible] کر دیا اور اپنے باپ کے [illegible] حکومت کے امراء [illegible] اور ان [illegible] کی قوم [illegible] تھے۔ [illegible] کے حوالے کرنے کے خواستگار تھے۔

ادفونش اور عبدالملک مظفر کی جنگ: چونکہ ادفونش [illegible] اپنے باپ [illegible] کو [illegible] ان کے پاس [illegible] تھے اور [illegible] زمانے میں [illegible] اور [illegible] وغیرہ کا ذکر [illegible] ہو گیا ان کے حالات [illegible] ادفونش میں سے [illegible] کے [illegible] حکمران [illegible] ادفونش۔ غرض ان سب چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو [illegible] کر کے [illegible] قوت سے عبدالملک مظفر بن منصور کے مقابلے کی تیاری کی۔ بادشاہ [illegible] نے [illegible] فوجیں [illegible] ایک میدان میں [illegible] فریقوں کا مقابلہ ہوا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد اس نے ان کو شکست دی اور [illegible] قلعہ کو فتح کر لیا۔

سانچو بن غرسیہ کا قتل: اس واقعہ کے بعد منصور [illegible] کے بیٹوں کی حکومت کا سلسلہ منقطع ہو گیا [illegible] صدی کے [illegible] ہو گئی۔ سانچو بن غرسیہ [illegible] سے بدلہ لینے کا موقع مل گیا۔ [illegible] ایک [illegible] خلاف ابھارتا [illegible] ان کی مدد کرتا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اسی اثناء میں بادشاہ [illegible] نے اسے ۴۰۶ھ (۱۰۱۵ء) میں مار ڈالا اور عیسائیوں نے [illegible] جلیقیہ میں واقع تھے [illegible] مغرب [illegible] ادفونش [illegible] جلیقیہ اور اس کے صوبوں پر حکمرانی کرتا رہا اور اسی کے خاندان میں سلسلہ حکومت قائم رہا۔ یہاں تک کہ اندلس میں طوائف الملوکی کا زمانہ آ گیا [illegible] مغرب میں سے مرابطین [illegible] طوائف الملوک اندلس پر غلبہ حاصل کر کے تمام ملک اندلس کو اپنی حکومت کا مطیع بنا لیا اور [illegible] کی حکومت اندلس سے [illegible] ختم ہو گئی۔

بنی ادفونش: تاریخ اور حالات [illegible] ملوک الطوائف اندلس پر ۴۵۰ھ (۱۰۵۸ء) میں [illegible] قائم کیا تھا [illegible] سانچو بن [illegible] ادفونش کا بادشاہ تھا [illegible] اور [illegible] مذکور ہے اور جب [illegible] حکومت اس کے بیٹوں فرولند اور [illegible] میں [illegible] کے

اپنے اپنے ہاتھوں میں لے لی تھی ان سب کا نگران اور ان کے کاموں کا منتظم واحد تھا۔ اس نے منصب ریاست وادی الکبیر کے اکثر صوبوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ پھر یہ سانجہ قتل ہو گیا اور الفونش کو چھوڑ کر مر گیا۔ ان لوگوں میں نااتفاقی پیدا ہو گئی لڑنے بھڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت و سلطنت پر الفونش تن تنہا قابض ہو گیا اسی کے زمانے میں طلیطلہ کا امیر اسماعیل بن ذی النون نے ۴۷۵ھ (۱۰۸۳ء) میں وفات پائی اور اسی نے ۴۷۸ھ (۱۰۸۵ء) میں طلیطلہ پر قبضہ کیا تھا۔

الفونش کی امارت: ان دنوں جزیرہ اندلس میں اس کے قبضے سے اس کی بڑی عزت تھی اس کے بڑے علاقے اور سرداران دولت سے بڑا اس کا لقب ایمبراطور تھا اس کے معنی "ملک الملوک" ہیں۔ اسی سے امیر یوسف بن تاشفین سے مقام زلاقہ میں مڈبھیڑ ہوئی اور لڑائی میں اس کو شکست ہوئی تھی۔ یہ واقعہ ۴۸۱ھ (۱۰۸۸ء) کا ہے اس نے ابن ہود کا سرقسطہ میں محاصرہ کیا چونکہ اس کے چچا زاد بھائی ردمیر سے اور اس سے ان بن تھی۔ اس نے میدان خالی دیکھ کر طلیطلہ پر چڑھائی کر دی اور لقنت کا محاصرہ ڈال دیا مگر کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اسی زمانہ میں قمبیطور نے بلنسیہ کا، غرسیہ نے مریہ کا، بر ہانس نے مرسیہ کا اور قسطون نے شاطبہ اور مرسیہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس کے بعد ۴۸۸ھ (۱۰۹۵ء) میں قمبیطور نے بلنسیہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر امیر المسلمین نے لشکر القرانی اندلس پر غالب ہو کر بلنسیہ کو عیسائیوں کے قبضے سے نکال لیا۔ ۵۰۱ھ (۱۱۰۷ء) میں الفونش مر گیا۔ چند دنوں زمام حکومت الفونش کی بیوی نے اپنے ہاتھ میں لے لی اور ردمیر سے اپنا عقد کر لیا مگر کچھ دنوں بعد اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے قیدیوں میں سے ایک قیدی کے ساتھ زن و شوئی کا تعلق پیدا کیا اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جسے عیسائی سلیطین کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

ابن ردمیر اور ابن ہود کی جنگ: ۵۰۳ھ (۱۱۰۹ء) میں ابن ردمیر اور ابن ہود سے تطیلہ کے باہر لڑائی ہوئی جس میں ابن ہود عیسائیوں کے ہاتھوں شہید ہوا۔ ابن ردمیر نے سرقسطہ کے محل پر اپنے اقبال کا جھنڈا گاڑ دیا۔ عماد الدولہ ابن ہود کا بیٹا روطہ کی طرف بھاگ گیا وہیں مقیم رہا۔ یہاں تک کہ سلیطین نے بمصالحت اپنے پاس بلا کر اسے قشتالہ کی جانب روانہ کیا۔ اس کے بعد ردمیر اور ابن ہود کی اولاد میں لڑائیاں ہوئیں۔ انہی لڑائیوں کے سلسلے میں ردمیر ۵۰۸ھ (۱۱۱۴ء) میں مر گیا۔ یہ واقعہ قرطبہ میں مرابطین کے آخری دور حکومت میں واقع ہوا۔ پھر ان لوگوں کی حکومت موحدین کے ہاتھوں نیست و نابود ہو گئی۔ زمام حکومت منصور یعقوب بن امیر المومنین یوسف بن عبدالمومن کے ہاتھ آئی۔ عیسائیوں کی حکومت ان کے ... بادشاہ بلنسیہ، ببوج اور ابن الرنک میں محدود تھی۔ ان میں سے الفونش طاقتور تھا اور ملک کے لحاظ سے بھی بڑا تھا۔ یہی عیسائی لشکر اور عیسائی امراء جنگ ارک میں جس میں منصور کو ان پر فتح یابی نصیب ہوئی تھی ۵۹۱ھ (۱۱۹۴ء) میں سردار میدان جنگ کا سپہ سالار تھا۔

ببوج والی لیون کی بدعہدی: ببوج والی لیون وہ ہے جس نے عام انقلاب میں ناصر کے ساتھ بدعہدی کی تھی اس کی تفصیل یہ ہے کہ ببوج نے خط و کتابت کر کے ناصر سے مراسم اتحاد پیدا کئے اور باظہار دوستی ناصر کے پاس آیا۔ مشفقانہ نصیحت کی۔ ناصر نے بڑی عزت افزائی کی بہت سا مال عنایت کیا اس کے بعد ببوج نے اپنے دار الحکومت میں داخل ہو کر ناصر کے مراسم اتحاد کو دور سے سلام کر کے رخصت کر دیا۔ معرکہ زلال کی نوبت آئی نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ عقاب میں اسے دوبارہ

قلعت العقاب کی جنگ کے بعد ناصر نے وفات پائی۔ مستنصر تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا اور یہیں سے الموحدین کی ہوا اکھڑ گئی۔

فراندو بن الفنش: الفنش نے ان قلعوں اور مقامات پر قبضہ کر لیا جن پر مسلمانوں کا کچھ برائے نام اقتدار باقی تھا۔ اس کے بعد الفنش نے بھی موت کا پیام قبول کیا۔ اس کا بیٹا فراندو تخت نشین ہوا۔ [illegible] ولی کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے قرطبہ اور اشبیلیہ کو ابن ہود کے قبضہ اقتدار سے نکال کر اپنے دائرہ حکومت میں داخل کیا تھا۔ اسی کے عہد حکومت میں بادشاہ ارغون نے بلاد [illegible] پر یلغار شروع کی جس سے تمام مشرقی اندلس میں ایک عام ہلچل پڑ گئی۔ شہر بلنسیہ، مرسیہ اور مشرقی مرسیہ کے تمام شہر مسلمانوں کے قبضہ سے نکل گئے اور مسلمانوں نے ہر چہار طرف سے سمٹ سمٹ کر ممالک غرناطہ کو مرکز اور ٹھکانا بنایا۔ [illegible] ابن ہود کے بعد ابن الاحمر حکمران ہوا۔ پھر فراندو مر گیا اس کا بیٹا تخت حکومت پر متمکن ہوا اور جب یہ بھی مر گیا تو اس کا بیٹا فراندو عیسائی قشتالہ کی عنان حکومت کا مالک و وارث ہوا۔

سلطان یعقوب بن عبدالحق: اس کے زمانہ حکومت میں سلطان غرناطہ ابن الاحمر ثانی مدد و اعانت کے لیے آیا تھا۔ ان دنوں اس کا بادشاہ یعقوب بن عبدالحق تھا۔ عیسائی فوجوں سے ایک [illegible] وادی میں معرکہ آرائی ہوئی جس میں [illegible] کے [illegible] میں سے ایک [illegible] عیسائیوں کو ہزیمت [illegible] سردار قتل ہوا۔ سلطان یعقوب بن عبدالحق نے ان کا تعاقب کیا جس سے عیسائیوں کی جماعت منتشر ہو گئی مگر قتل و غارت کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ سلطان یعقوب نے کبھی اور کسی وقت بھی اندلس کا انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لینا پسند نہ کیا۔ ہمیشہ اپنے ملک اور دارالحکومت میں بیٹھا ہوا [illegible] عیسائیوں کے حملوں کی مدافعت و [illegible] کرتا تھا اور اپنے [illegible] کے ساتھ اور [illegible] سے عیسائیوں کی سرکوبی میں مصروف رہا۔ بالآخر عیسائی سلاطین نے مصالحت کا پیام دیا اور باہم مصالحت ہو گئی۔

فراندو اور سلطان یعقوب: اسی زمانہ میں فراندو بادشاہ قشتالہ اور اس کے بیٹے سانچو میں باہم مخالفت پیدا ہو گئی۔ فراندو بطور وفد کے سلطان یعقوب کی خدمت میں اپنے بیٹے سانچو کی زیادتیوں کی شکایت کرنے کے لیے حاضر ہوا اور دست بوسی کے بعد امداد و اعانت کی درخواست کی۔ سلطان یعقوب نے اپنی [illegible] اور دریادلی سے اس کی درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور ایک لاکھ اشرفی عطا کیں۔ فراندو نے اس کے بدلے اپنا تاج جو کہ اس کے اسلاف کے زمانہ سے چلا آتا تھا بطور رہن کے بارگاہ سلطانی میں حاضر کیا تھا۔ یہ تاج سلاطین بنی عبدالحق کے خاندان بنی مرین کے خزانہ میں اس وقت موجود ہے۔ اس کے بعد فراندو ۶۸۳ھ/۱۲۸۴ء میں مر گیا۔

سانچو بن فراندو کی عہد شکنی: اس کا بیٹا سانچو مستقل طور سے حکمرانی کرنے لگا۔ سلطان یعقوب کے انتقال کے بعد سانچو کی بارگاہ سلطانی میں درخواست مصالحت پیش کرنے کے لیے حاضر ہوا چنانچہ سلطان یوسف بن یعقوب نے اس سے مصالحت کر لی مگر سانچو نے اپنا عہد توڑ دیا۔ [illegible] کے خلاف آتش جنگ کو مشتعل کر کے طریف کا محاصرہ کیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔

[illegible] بن فراندو: ۶۹۳ھ/۱۲۹۳ء میں یہ بھی مر گیا اس کا بیٹا فراندو تخت نشین ہوا اور ۷۱۲ھ/۱۳۱۲ء میں بار حکومت سے سبکدوش ہو گیا۔ اس نے کئی ملک [illegible]۔ [illegible] اس کا بیٹا [illegible] تخت نشین ہوا [illegible] حکمران ہوا جب

عیسائیوں نے غرناطہ پر [illegible] ۷۱۸ھ میں [illegible] چڑھائی کی تھی [illegible] دونوں چچا بھتیجا کام آئے [illegible] بطرہ کا [illegible] تخت نشین ہوا [illegible] بھی [illegible] تھا۔ [illegible] اور [illegible] حکومت سنبھالی تو اس نے سلطان [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کیا۔

بطرہ اور قرطبہ کی جنگ [illegible] بطرہ اور [illegible] کی باہم جنگ ہوئی۔ بطرہ نے [illegible] پر [illegible] کی [illegible] ۷۶۲ھ [illegible] اس نے [illegible] کے [illegible] قبضہ کر لیا۔ بطرہ [illegible] کے [illegible] ملک [illegible] کے لئے [illegible] بادشاہ [illegible] نے بطرہ [illegible] کے لئے [illegible] اور قرطبہ پر قبضہ کر کے بطرہ کے [illegible] کر دیا۔ [illegible] سے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] ہلاک ہو گیا۔

بطرہ کا قتل [illegible] بطرہ [illegible] کے [illegible] جنگ [illegible] جاری [illegible] کامیاب ہوا اور بطرہ [illegible] میں [illegible] ہوا۔ [illegible] بطرہ [illegible] کے پاس پناہ طلب کی اور [illegible] کو معلوم ہوا اور اس نے [illegible] کے [illegible] پر بطرہ کو [illegible] ۱۳۶۹ء میں [illegible] کے قتل کر ڈالا اور [illegible] کے تمام مقبوضات [illegible] پر قابض ہو گیا۔

[illegible] اور [illegible] کے مابین جھڑپیں بطرہ کا بیٹا اپنے باپ کے مارے جانے کے بعد [illegible] کے ساتھ [illegible] میں [illegible] قرطبہ [illegible] سے [illegible] کی حکومت پر قابض ہو گیا۔ [illegible] بادشاہ [illegible] نے اپنی [illegible] کے [illegible] بطرہ کی [illegible] سے تھا [illegible] جھگڑا شروع کیا [illegible] وراثت کے بارے میں [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] کا سلسلہ جاری رہا [illegible] کی وجہ سے [illegible] مسلمانوں سے [illegible] تھے اور ان [illegible] نے اس [illegible] کا [illegible] کر دیا [illegible] عیسائیوں نے [illegible] کی کمزوری کی وجہ سے [illegible] قائم کر رکھا تھا اس کے بعد ۷۷۱ھ (۱۳۶۹ء) [illegible] مر گیا [illegible] حکومت پر [illegible] ہوا [illegible] اپنا [illegible] کی طرف بھاگ [illegible] کی جانب لوٹ آیا۔ اس وقت [illegible] صدی ہجری میں [illegible] کی کیفیت ہے اور اس [illegible] وہاں کی حکومت [illegible] رہی ہے اور [illegible] بادشاہ [illegible] کے ساتھ ان کی [illegible] سے [illegible] واللہ من ورائھم محیط

شاہ پرتگال [illegible] پرتگال کی سلطنت غربی اندلس [illegible] میں ہے بادشاہ [illegible] ہے [illegible] اس کے قبضہ میں ہیں اس کے [illegible] اس کا [illegible] اس وقت [illegible] ہونے کے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کی طرح [illegible] ہے۔

شاہ برشلونہ بادشاہ برشلونہ کی حکومت کا حصہ شرقی اندلس میں [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہے۔ ارغون [illegible] وغیرہ اس کے [illegible] حکومت [illegible] ہوئے [illegible] اس کا [illegible]

[illegible] بادشاہ کا حال [illegible]
[illegible] بادشاہ تھے۔

اہل غزنین اور قوم غور کے مابین کشیدگی [illegible]

یلدوز کا غزنین پر قبضہ [illegible]

[illegible] پر تسلط [illegible]

[illegible]

تک جا پہنچا (۱۰۰۹ء) میں یہ بھی مرگیا، ملک عدم ہوا اس کا بیٹا مظفر تخت نشین ہوا چونکہ یہ کمسن تھا اس کی ماں امور ریاست کی نگران ہوئی۔ اس سے اور ملوک طوائف اندلس یحییٰ بن منذر سے لڑائی ہوئی تھی۔ یہ وہی ہسپانیہ ملک ہے جس نے سرحد طرطوشہ پر قبضہ کر لیا تھا سلسلہ حکومت جعفری کی نسل میں قائم رہا۔ موحدوں کے آخری دور حکومت میں اس کا بادشاہ جاقمہ بن بطرہ بن اذفونش بن ریمند تھا۔ اسی نے بلنسیہ کو مسلمانوں کے قبضے سے نکالا ہے ان دنوں (یعنی آٹھویں صدی ہجری میں) ان کے بادشاہ کا نام بطرہ ہے۔ مجھے اس کے نسب کی کوئی ذاتی اطلاع تحقیق ہوئی کہ کس طرح پر اس کا نسب اس کی قوم سے ملتا ہے اس صدی (آٹھویں) کے تیسویں سال میں اس نے تخت حکومت پر قدم رکھا تھا اور اس وقت تک یہ زندہ ہے۔ اس کا بیٹا اس کے ضعیف و معمر ہونے کی وجہ سے اس پر غالب ہے۔

واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین

باب: ۴۰

امارت افریقہ

افریقہ میں اسلامی فتوحات کی ابتداء: ان حکمرانان عرب میں سے جنہوں نے عہد خلافت عباسیہ کے زیر اثر بلاد اسلامیہ پر حکمرانی کی ہے ہم بنو اغلب والیان افریقہ کے حالات تحریر کرتے ہیں اور ان کی ابتدائے حکومت اور تمام احوال لکھا چاہتے ہیں۔

عبداللہ بن ابی سرح: عہد عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے تذکرہ میں عبداللہ بن ابی سرح کے ہاتھوں افریقہ کی فتح کی کیفیت ہم تحریر کر آئے ہیں کہ کیونکر اکابر صحابہ اور سرداران عرب کی جمعیت سے افریقہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ عیسائیوں کے بادشاہ جرجیر جو وہاں پر فرمانروا تھا روم اور بربر کا مجموعہ جمعیت منتشر اور پراگندہ کیا تھا۔ اس کے دار السلطنت سبیطلہ کو منہدم ومسمار کر کے ان کے مال و اسباب چھین لئے تھے ان کی عورتیں اور لڑکیاں لونڈیاں بنائی تھیں ان کی حکومت کے شیرازہ کو درہم برہم کر دیا تھا۔ سرداران عرب نے افریقہ کے میدانوں کو اپنی جولانگاہ بنایا اور اہل کفر کو اس کثرت سے قتل و قید کرنا شروع کر دیا کہ اہل افریقہ نے عبداللہ بن ابی سرح فاتح افریقہ کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ کچھ معاوضہ لے کر آپ ہم سے نیز عرب کے ساتھ اپنے ملک کو واپس جائیں۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی سرح نے اس درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور ۲۷ھ میں مصر کی جانب واپس ہوئے۔

معاویہ بن خدیج: ۴۵ھ میں امیر معاویہ بن ابی سفیان نے معاویہ بن خدیج والی مصر کو افریقہ پر جہاد کرنے کی ہدایت کی۔ معاویہ بن خدیج نے فوجیں آراستہ کر کے افریقہ کی طرف قدم بڑھایا۔ جلولا پہنچ کر جنگ کا بازار گرم کر دیا۔ رومیوں نے اس لشکر سے مقابلہ کیا۔ نہایت سخت اور خونریز لڑائی کے بعد مسلمانوں نے عیسائیوں کو شکست دی اور انتہائی ابتری کے ساتھ انہیں ان کے ملک کی جانب دھکیل دیا۔ جلولا پر اسلامی جھنڈا نصب کر دیا گیا۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ اطراف و جوانب کو بھی خوب لوٹ مار کر تاخت و تاراج کیا اور واپس آئے۔

عقبہ بن نافع: ۵۰ھ میں معاویہ بن ابی سفیان نے عقبہ بن نافع بن عبداللہ بن قیس فہری کو افریقہ کے سر کرنے پر مامور کیا اور معاویہ بن خدیج کے قبضے سے اس کی عنان حکومت نکال لی۔ یہی عقبہ بن نافع نے قیروان کو آباد کیا۔ پھر بربریوں سے معرکہ آرا ہوئے اور ان کے ملک کو معقول طور سے پامال کیا۔

ابوالمہاجر: پھر معاویہ بن ابی سفیان نے مصر اور افریقہ کی حکومت پر مسلمہ بن مخلد کو مامور کیا۔ اس نے عقبہ کو حکومت افریقہ سے معزول کر کے اپنے غلام ابوالمہاجر دینار کو ۵۵ھ میں اس کی سند حکومت عطا کی۔ ابوالمہاجر نے مغرب پر جہاد کیا فتح کرتا ہوا تلمسان تک پہنچا۔ عقبہ نے قیروان کو اپنی معزولی کی وجہ سے خراب و ویران کر ڈالا۔ مگر ابوالمہاجر کی ترقی کو نہ روک سکا۔ اسی کے ہاتھ پر متعدد لڑائیوں کے بعد جس میں اسے فتح یابی نصیب ہوئی کسیلہ اور اس کی قوم مشرف با سلام ہوئے۔

عقبہ بن نافع کی افریقہ روانگی: جس وقت یزید بن معاویہ نے عنان حکومت و سلطنت اپنے قبضہ اقتدار میں لی اس وقت عقبہ بن نافع ۶۲ھ میں افریقہ کی جانب واپس ہوا چنانچہ عقبہ نے افریقہ میں داخل ہو کر بربریوں کو مرتد پایا اس نے ان لوگوں پر تلوار کی جاری کی۔ زہیر بن قیس بلوی کو مقدمہ (ہراول) پر متعین کیا۔ رومی اور فرانسیسی لشکر مقابلہ کو آیا۔ متعدد لڑائیوں کے بعد ان کے قلعوں باغایہ اور ماسہ کو فتح کر لیا۔ زاب کے دارالسلطنت اربہ پر بھی بزور تیغ قابض ہو گیا اس کے بادشاہ کو جو کہ بربری نسل سے تھا قید کر لیا۔ بے حد مال غنیمت ہاتھ لگا۔ اس کے بعد طنجہ کی جانب کوچ کیا اس کے بعد بلیان بادشاہ غمارہ و والی طنجہ نے علم حکومت اسلام کے آگے گردن اطاعت جھکا دی۔ ہدایا و تحائف پیش کئے۔ اور بربروں اس کے بعد مغرب کے سر کرنے کی بھی راہ نمائی کی اور مغیلہ، صفرد، زعون، مصامدہ اور بلاد سوس وغیرہ کو فتح کرنے کی راہیں بتلائیں یہ لوگ اس وقت تک مجوسی مذہب کے پابند تھے۔ عیسائی مذہب میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ عقبہ نے ان بلاد کی جانب قدم بڑھایا۔ بہت جنگ اور خونریزیاں ہوئیں فتح نصیب ہوئی ہزاروں مردوں اور عورتوں کو لونڈی غلام بنایا بے حد مال و اسباب ہاتھ آیا حد سے زیادہ ان لوگوں کے ساتھ سختی کی۔ فتح کرتا ہوا سوس پہنچا۔ مسوفہ اہل شام سے سوس کی سرحد پر لڑائی ہوئی۔ میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا عقبہ محیط پر چند روز قیام کر کے واپس ہوا اور اپنی فوج ظفر موج کو قیروان میں [illegible]۔

معرکۂ تہودا: چونکہ کسیلہ بادشاہ اوربہ اور برانس بربری کا سردار دل میں جنگ کی وجہ سے عقبہ بن نافع کی جانب سے دل کینہ پیدا ہو گیا تھا۔ ان لوگوں نے واپسی کے وقت موقع پا کر مقام تہودا میں عقبہ کر اسلامی سے جنگ چھیڑ دی۔ عقبہ تین سو صحابہ اور تابعین کے ساتھ شہید ہوئے اس لڑائی میں محمد بن اوس انصاری چند مسلمانوں کے ساتھ قید کر لیا گیا تھا جس کو والی قفصہ نے رہا کر کے ان لوگوں کے ہمراہ قیروان پہنچا دیا۔ اسی اثناء میں زہیر بن قیس بھی قیروان واپس آیا ان واقعات کو سن کر آگ بگولا ہو گیا اور برانس مرکوز کے قصد سے فوج کی درستی کا حکم دیا۔ حنش بن عبداللہ صنعانی نے اس لڑائی سے مخالفت کی اور اس کے لشکر سے علیحدہ ہو کر مصر کا راستہ لیا۔ چند لوگوں نے اس کی متابعت کی مجبوراً زہیر کو بھی ان لوگوں کے ساتھ نکلنا پڑا برقہ میں پہنچ کر بہ انتظام امور قیام پذیر ہوا۔ زہیر کے چلے آنے کی وجہ سے ان لوگوں نے اس وقت قیروان کسیلہ سے امن کی درخواست کی کسیلہ ان لوگوں کو امان دے کر قیروان آیا اور یہ لوگ اس کے ماتحت ہو کر مقیم رہے۔

زہیر بن قیس بلوی: جس وقت عبدالملک بن مروان نے عنان خلافت اپنے قبضہ اقتدار میں لی اس وقت اس نے برقہ میں زہیر بن قیس بلوی کی کمک پر فوجیں روانہ کیں اور بربریوں کے میدان جنگ کا زہیر کو افسر اعلیٰ مقرر کیا۔ زہیر ۶۹ھ میں افریقہ پر حملہ آور ہوا مقام ممس اطراف قیروان میں کسیلہ سے مڈبھیڑ ہوئی نہایت سخت اور خونریز لڑائیوں کے بعد زہیر نے کسیلہ کو شکست دی اور دوران جنگ میں اسے قتل کر ڈالا اس کے علاوہ اور بہت سے سرداران بربر اور ان کے نامی نامی جنگ

مقیم رہے۔ جب اس کے بعد مشرق کی جانب واپس ہوا اور بولا کہ میں اس اطراف میں جہاد کی غرض سے آیا تھا مگر اب مجھے یہ خوف پیدا ہو چلا ہے کہ میرا نفس دنیا کی جانب مائل ہو رہا ہے۔ چنانچہ مصر کی طرف کوچ کیا۔ ساحل برقہ پر بادشاہ قسطنطنیہ کی جنگی کشتیوں کے بیڑے نے مزاحمت کی جو زہیر کی روک تھام کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔ زہیر نے کمال مردانگی سے مقابلہ کیا۔ عیسائیوں کی جمعیت بہت زیادہ تھی۔ زہیر کو اس واقعہ میں شہادت نصیب ہوئی۔

حسان بن نعمان غسانی عبدالملک بن مروان نے عبداللہ بن زبیر کی شہادت اور مستقل حکومت حاصل کرنے کے بعد حسان بن نعمان غسانی کو افریقہ پر جہاد کرنے کا حکم دیا۔ ایک بڑی فوج سے اس کی مدد کی چنانچہ حسان ابن نعمان قیروان میں داخل ہوا اور بزور تیغ قرطاجنہ کو فتح کر کے ویران کر ڈالا۔ جس قدر رومی اور فرانسیسی قرطاجنہ میں تھے صقلیہ اور اندلس کی جانب بھاگ گئے اس کے بعد پھر عیسائیوں نے صطفورہ اور بنزرت میں متفق ہو کر عساکر اسلامیہ کا مقابلہ کیا حسان نے اس معرکہ میں بھی ان لوگوں کو شکست دی۔ عیسائیوں نے باجہ اور بونہ میں جا کر پناہ لی اس کے بعد حسان نے کاہنہ ملکہ جراوہ کے ارادہ سے کوہ اوراس کی طرف قدم بڑھایا ان دنوں کاہنہ کا بربر میں بڑا زور تھا اس کی قوت و شوکت بہت بڑھ گئی تھی۔ اس سے اور عساکر اسلامیہ سے لڑائی ہو گئی۔ میدان بربریوں کے ہاتھ رہا۔ مسلمانوں کو شکست ہوئی ایک گروہ گرفتار کر لیا گیا ختم جنگ کے بعد کاہنہ نے خالد بن یزید عبسی کے علاوہ سب کو رہا کر دیا۔ انہیں اپنے دونوں لڑکوں کے ساتھ دودھ پلایا اور انہیں ان کا رضاعی بھائی بنا لیا اور عرب کو افریقہ سے نکال دیا۔

کاہنہ کا قتل حسان نے شکست کھا کر برقہ میں قیام کر دیا۔ خلیفہ عبدالملک کا فرمان پہنچا لکھا تھا کہ جب تک دارالخلافت سے امدادی فوجیں نہ پہنچیں تم برقہ میں قیام پذیر رہو چنانچہ پانچ برس میں دارالخلافت دمشق سے امدادی فوجیں وارد برقہ ہوئیں۔ حسان نے سامان جنگ درست کر کے افریقہ کی جانب کوچ کیا اور خالد بن یزید سے در پردہ خط و کتابت کر کے اسے ملا لیا اور اسے کاہنہ کے خلاف ابھار دیا۔ ایک روز حالت غفلت میں خالد نے کاہنہ کا کام تمام کر دیا حسان نے کوہ اوراس پر قبضہ کر لیا اور بربر کے گروہوں کو تاخت و تاراج کر کے قیروان کی جانب واپس ہوا۔ اس واقعہ کے بعد سے بربریوں کو جان و مال کی امان دی گئی۔ ان پر اور رومیوں اور فرانسیسیوں پر جو ان کے ساتھ تھے خراج مقرر کیا گیا اور یہ شرط لگائی گئی کہ بارہ ہزار بربر جوان ہمیشہ ہر جہاد میں عساکر اسلامیہ کے ہمرکاب رہا کریں۔ خلیفہ عبدالملک نے حسان کی واپسی کے بعد عساکر اسلامیہ میں سے صالح نامی ایک شخص کو حسان کی جگہ افریقہ پر مامور و متعین کیا۔

موسیٰ بن نصیر ولید بن عبدالملک نے تخت خلافت پر متمکن ہو کر اپنے چچا عبداللہ کو جو کہ مصر کا گورنر تھا (بعضے کہتے ہیں کہ عبدالعزیز کو) لکھ بھیجا کہ موسیٰ بن نصیر کو جہادی فوجوں سے افریقہ کی جانب روانہ کرو۔ موسیٰ کا باپ نصیر معاویہ کا محافظ (باڈی گارڈ) تھا چنانچہ عبداللہ نے موسیٰ بن نصیر کو افریقہ کی جانب کوچ کرنے کا حکم دیا۔ یہ کوچ و قیام کرتا ہوا قیروان پہنچا۔ قیروان میں صالح گورنری کر رہا تھا جسے حسان کے بعد خلیفہ عبدالملک نے مامور کیا تھا۔ موسیٰ نے اسے بھی فوج کے ایک حصہ کا سردار مقرر کیا۔ بربریوں کی اس وقت یہ کیفیت تھی کہ ان لوگوں نے عہد و اقرار بھلا کر بلاد اسلامیہ پر حملے شروع کر دیئے تھے۔

موسیٰ بن نصیر کی فتوحات موسیٰ نے ملک افریقہ میں اپنی فوج کو پھیلا دیا۔ جزیرہ میورقہ کی جانب اپنے بیٹے عبداللہ کو

براہ راست حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا جو بہت سامان غنیمت اور قیدی لے کر واپس آیا۔ تب دوسری جانب بڑھنے کا حکم دیا۔ اسی طرح اپنے دوسرے بیٹے مروان کو ایک سمت کی طرف حملہ آور ہونے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک جانب بڑھا۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا ہزاروں کو گرفتار کر کے غلام بنا لیا۔ مال غنیمت سے جو خمس نکالا گیا تھا اس میں تیس ہزار قیدی تھے۔ موسیٰ نے ان اطراف سے ایک گونہ فراغت حاصل کر کے طنجہ پر فوج کشی کی۔ درعہ اور صحرائے تافیلات کو فتح کیا اور اپنے بیٹے کو ان کی جانب روانہ کیا۔ بربریوں کو اس کی شوکت و جلادت اور جنگ و جدال سے اپنی ناکامی کا یقین ہو گیا۔ سب نے اطاعت کی گردنیں جھکا دیں۔ مصامدہ نے بطور ضمانت اپنے سرداروں اور امیروں کے لڑکوں کو لشکر اسلامیہ کے حوالے کر دیا۔ موسیٰ نے ان لوگوں کو طنجہ میں ٹھہرایا۔ یہ واقعہ ۸۳ھ کا ہے۔

فتح اندلس: اس کے بعد موسیٰ نے طنجہ کی گورنری پر طارق بن زیاد لیثی کو مامور کیا۔ طارق نے طنجہ سے اندلس کی طرف قدم بڑھایا۔ اندلس کے فتح کی بنا یہ ہوئی (جولین (بادشاہ گوتھ) والی قلعہ سبتہ) نے طارق کو ترغیب دی تھی چنانچہ ۹۲ھ میں اندلس فتح ہوا۔ اس کے بعد موسیٰ بن نصیر بھی اندلس جا پہنچا اور اس کی فتح کی تکمیل کی جیسا کہ اموی بیان کرتے ہیں۔ فتح اندلس کے بعد موسیٰ بن نصیر افریقہ پر اپنے بیٹے عبداللہ کو اور اندلس پر اپنے دوسرے بیٹے عبدالعزیز کو مامور کر کے مشرق کی جانب واپس ہوا۔ اتنے میں ولید نے وفات پائی اور سلیمان نے تخت خلافت پر ۹۶ھ میں قدم رکھا۔ اس نے موسیٰ سے ناراض ہو کر اسے قید کر دیا۔

محمد بن یزید: سلیمان نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد موسیٰ کو قید کر دیا اور اس کے بیٹے عبداللہ کو حکومت افریقہ سے معزول کر کے اس کی جگہ محمد بن یزید (قریش کے غلام) کو سند حکومت عطا کی۔ محمد بن یزید سلیمان کی وفات تک افریقہ کی گورنری پر مامور رہا۔

اسماعیل بن مہاجر: سلیمان کی وفات کے بعد عمر بن عبدالعزیز نے جب قبائے خلافت زیب تن کیا انہوں نے افریقہ کی گورنری پر اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر کو متعین کیا یہ شخص نہایت نیک دل خلیق اور عبادت گزار تھا۔ اسی کے زمانہ گورنری میں تمام بربری مشرف بہ اسلام ہوئے۔

یزید بن ابی مسلم: یزید بن عبدالملک نے تخت خلافت پر متمکن ہو کر افریقہ کی سند حکومت یزید بن ابی مسلم (یہ حجاج کا غلام اور سکریٹری تھا) کو عطا کی۔ ۱۰۱ھ میں یزید بن ابی مسلم وارد افریقہ ہوا۔ اس نے بربریوں کے ساتھ بڑی بدخلقی کی کج ادائی سے پیش آیا۔ ان لوگوں پر اسلام میں داخل ہو جانے کے بعد بھی جزیہ مقرر کیا جیسا کہ حجاج نے عراق میں کیا تھا۔ بربریوں نے اسے اس کی حکومت کے ایک مہینہ بعد قتل کر ڈالا اور محمد بن یزید کو جو کہ اسماعیل سے پہلے گورنر تھا اپنا امیر بنا لیا اور یزید بن عبدالملک کی خدمت میں بغرض اظہار اطاعت یزید بن ابی مسلم کے قتل کرنے کی معذرت لکھی۔ یزید بن عبدالملک نے ان کی معذرت کو قبول فرمایا اور محمد بن یزید کو گورنری افریقہ پر بحال قائم رکھا۔

بشر بن صفوان کلبی: اس کے بعد یزید بن عبدالملک نے افریقہ کی گورنری پر بشر بن صفوان کلبی کو متعین کیا۔ چنانچہ ۱۰۳ھ میں بشر بن صفوان افریقہ وارد ہوا۔ نظام حکومت کو درست کر کے بغاوتوں اور شورشوں کو رفع دفع کیا اور ۱۰۹ھ میں صقلیہ پر جہاد کی غرض سے حملہ آور ہوا۔

عبیدہ بن عبدالرحمٰن: بعدہ ہشام بن عبدالملک نے بشر بن صفوان کو حکومت افریقہ سے معزول کر کے اس کی جگہ عبیدہ بن عبدالرحمٰن سلمی برادرزادہ ابوالاعور کو سند حکومت عطا کی۔ سنہ ۱۱۰ھ میں عبیدہ وارد افریقہ ہوا۔

عبیداللہ بن حجاب: چند دنوں بعد عبیدہ بن عبدالرحمٰن گورنر کو ہشام بن ملک تاجدار خلافت امویہ نے معزول کر کے عبیداللہ بن حجاب (بنو سلول کے غلام) کو گورنری افریقہ پر مامور کیا۔ عبیداللہ بن حجاب مصر کا والی تھا۔ ہشام نے اسے افریقہ کی گورنری پر جانے کا حکم دیا۔ عبیداللہ نے مصر پر اپنے بیٹے ابوالقاسم کو اپنا قائم مقام بنا کر افریقہ کی جانب کوچ کیا۔ سنہ ۱۱۶ھ میں افریقہ پہنچا۔ جامع تونس تعمیر کرائی۔ جنگی و بحری کشتیوں کے بنانے کے لئے ایک کارخانہ بنایا۔ طنجہ کی حکومت پر اپنے بیٹے اسماعیل کو مامور کیا اور عمر بن عبداللہ مرادی کو اس کے ہمراہ بھیجا۔ اندلس کی امارت عقبہ بن حجاج قیسی کو دی اور حبیب بن عبیدہ بن عقبہ بن نافع کو ملک مغرب پر جہاد کرنے کا حکم دیا چنانچہ حبیب بن عبیدہ جہاد کرتا ہوا اقصائے سوس اور سرزمین سوڈان تک پہنچ گیا بہت سا مال غنیمت از قسم سیم وزر لونڈی غلام لے کر واپس ہوا۔ تمام بلاد مغرب اور قبائل بربر کو زیروزبر کر دیا۔ اس کے چند دنوں بعد سنہ ۱۲۲ھ میں صقلیہ پر جہاد کیا اس مہم میں عبدالرحمٰن بن حبیب بھی اس کے ہمرکاب تھا سرقوسہ پر دھاوا کر دیا جو کہ صقلیہ کا بہت بڑا شہر تھا۔ نہایت سختی سے تمام جزیرہ پر تاخت و تاراج کر کے ہاتھ بڑھایا آخر الامر اہل صقلیہ نے جزیہ دینا قبول کیا۔

محمد بن عبداللہ والی طنجہ کا قتل: چونکہ محمد بن عبداللہ والی طنجہ نے بربریوں کے ساتھ بدسلوکی شروع کر دی تھی اور ان میں سے جو لوگ مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے ان پر بھی جزیہ قائم کرنے کا اس گمان کا قصد ارادہ کیا تھا کہ یہ مال غنیمت ہے اس وجہ سے بربریوں کا اشتعال پیدا ہوا اور سب کے سب متفق ہو کر بغاوت کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے اسی اثناء میں یہ خبر لگی کہ لشکر اسلام حبیب بن عبیدہ کی سرکردگی میں صقلیہ پر جہاد کرنے کو گیا ہوا ہے۔ میسرہ مطغری بن صفریہ خوارج کے علم حکومت کا مطیع ہو کر طنجہ پر چڑھ آیا اور محمد بن عبداللہ کو قتل کر کے طنجہ پر قابض ہو گیا۔ بربریوں نے بھی اس کی اطاعت قبول کر لی اور اس کی حکومت و خلافت کی بیعت کر کے "امیر المومنین" کے لقب سے مخاطب کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ یہ باتیں تمام قبائل افریقہ میں پھیل گئیں۔

غزوۃ الاشراف: عبیداللہ بن حجاب نے ان واقعات سے مطلع ہو کر خالد بن حبیب فہری کو باقی ماندہ لشکر اسلام کے ساتھ جو اس وقت اس کے ساتھ تھا اس طوفان بے تمیزی کی روک تھام کے لئے روانہ کیا اور حبیب بن عبیدہ کو اس لشکر اسلام کے ساتھ جو اس کے رکاب میں تھا طلب کر کے خالد کی روانگی کے بعد ہی بطور کمک افریقہ کی جانب بڑھنے کا حکم دیا۔ اطراف طنجہ میں میسرہ اور بربریوں کے عساکر اسلامیہ کا مقابلہ ہوا سخت اور خونریز لڑائی ہوئی پھر آپ ہی آپ فریقین جنگ سے ہاتھ کھینچ کر علیحدہ ہو گئے۔ میسرہ طنجہ کی جانب واپس ہوا بربر نے میسرہ کی کج ادائی کی وجہ سے میسرہ پر پلٹ کر حملہ کر دیا اور اسے قتل کر کے اس کی جگہ خالد بن حمید زناتی کو اپنا امیر بنایا۔ تمام بربر نے اس کی امارت کو تسلیم کیا۔ اتنے میں خالد بن حبیب لشکر عرب اور فوج ہشام لئے ہوئے پہنچ گیا ایک دوسرے سے گتھ گئے اس معرکہ میں ان لوگوں کو شکست ہوئی۔ خالد بن حبیب اور عرب کا ایک گروہ کھیت رہا۔ اسی مناسبت سے اس لڑائی کا نام غزوۃ الاشراف رکھا گیا۔

ان واقعات سے عبیداللہ بن حباب سے افریقہ باغی ہو گیا ان کی خبر اندلس پہنچی تو اہل اندلس نے اپنے گورنر عقبہ بن حجاج کو معزول کر کے عبدالملک بن قطن کو اپنا امیر بنا لیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

کلثوم بن عیاض: جس وقت ہشام بن عبدالملک کے دربار خلافت میں مغرب میں ہنگامہ اور اسلامی فوج کی شکست اور عبیداللہ بن حباب سے افریقہ کی بغاوت کی خبر موصول ہوئی۔ تو دربار خلافت اموی نے عبیداللہ بن حباب کو واپس آنے کے لئے لکھا اور افریقہ کی حکومت پر ۱۲۳ھ میں کلثوم بن عیاض کو متعین فرمایا۔ اس کے مقدمۃ الجیش (ہراول) پر بلج بن بشر قشیری تھا۔ کلثوم نے قیروان پہنچ کر اہل قیروان کے ساتھ برا برتاؤ کیا۔ اہل قیروان نے حبیب ابن عبیدہ سے شکایت کی۔ حبیب اس وقت تلمسان میں مقیم تھا اور بربریوں کا مقابلہ کر رہا تھا۔ چنانچہ حبیب نے کلثوم ابن عیاض کو ایک خط لکھ بھیجا اور آئندہ ایسے افعال کے ارتکاب سے منع کیا اور سخت تہدید و دھمکی بھی دی۔

کلثوم بن عیاض نے مقدمۃ الجیش کو اور قیروان پر عبدالرحمن بن عقبہ کو اپنا نائب مقرر کر کے خود مع فوج کے روانہ ہو کر تلمسان پہنچا۔ حبیب ابن عبیدہ سے مقابلہ ہوا اور دونوں باہم لڑنے لگے۔ پھر صلح ہو گئی۔ دونوں نے مل کر بربریوں سے مقابلہ کا قصد کیا اور ان کی طرف بڑھے۔

بربریوں کا طنجہ پر قبضہ: بربریوں نے ان لوگوں پر دھاوا کیا اور بڑی بہادری سے حملہ کیا۔ کلثوم کی فوج کو شکست ہوئی بھاگ کر کلثوم کے پاس پہنچا۔ بربری بھی تعاقب کرتے ہوئے پہنچ گئے۔ نہایت سختی سے لڑائی ہونے لگی کلثوم اور حبیب بن عبیدہ کام آئے۔ لشکر اسلام کا اکثر حصہ شہید ہوا۔ اہل شام نے بلج ابن بشر کے ساتھ سبتہ میں جا کر پناہ لی اور بربریوں نے پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا۔ محصورین نے عبدالملک بن قطن امیر اندلس سے اندلس میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ عبدالملک نے ان لوگوں کو صرف ایک سال ٹھہرنے کی اجازت دی اور اس امر پر ان سے ضمانت لے لی۔ قضائے مدت کے بعد عبدالملک نے ان لوگوں سے اندلس چھوڑنے کا مطالبہ کیا۔ ان لوگوں نے کچھ حیلہ حوالہ کیا۔ عبدالملک نے جبر سے کام لینا چاہا تو ایک روز ان لوگوں نے اسے قتل کر ڈالا اور بلج نے اندلس پر قبضہ کر لیا۔

بلج بن بشر: عبدالرحمن بن حبیب بن عقبہ بن نافع بھی جس وقت کہ اس کا باپ حبیب کلثوم کے ساتھ مارا گیا تو بلج کے ساتھ اندلس پہنچ کر قبضہ کرنا چاہا۔ اس سے عبدالرحمن کو کسی طرح کی حکومت اندلس پر تسلط ہو جانے کی امید نہ تھی اور اسی فکر میں تھا اور جب ابو الخطار حسام کلبی جانب سے امیر اندلس ہو کر وارد اندلس ہوا تو عبدالرحمن حکومت اندلس سے ناامید ہو کر ۱۲۷ھ میں تونس کی جانب واپس آیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ہشام نے وفات پائی تھی اور ولید بن یزید تخت خلافت پر متمکن ہو چکا تھا۔ عبدالرحمن حکومت و سلطنت کا دعویدار ہو گیا اور قیروان کی طرف کوچ کر دیا۔ حنظلہ نے یہ سن کر عبدالرحمن کی روک تھام کے لئے اپنے لشکر کے چند سرداروں کو عبدالرحمن کے پاس بھیجا۔ عبدالرحمن نے ان کو گرفتار کر لیا ان لوگوں سے تعلق قطع کر لیا اور نہایت تیزی سے قیروان کی جانب سفر کرنے لگا۔ حنظلہ اس امر کا احساس کر کے کہ عنقریب مسلمانوں میں باہم خونریزی کا سلسلہ جاری ہوا چاہتا ہے۔ ۱۲۷ھ میں افریقہ سے مشرق کی جانب واپس ہوا اور عبدالرحمن نے دار الامارت میں داخل ہو کر افریقہ کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور مروان بن محمد ثانی جانب سے افریقہ کی گورنری پر مامور کیا۔

عبدالرحمٰن بن حبیب اور خوارج کی جنگ: اس کے بعد خوارج نے چہار طرف سے عبدالرحمٰن پر ٹوٹ پڑے۔ عمرو بن عطاف ازدی نے طیفاش میں، عروہ بن ولید صدفی نے تونس میں، ثابت صنہاجی نے باجہ میں اور عبدالجبار و حارث نے طرابلس میں علم مخالفت و بغاوت بلند کیا۔ یہ لوگ فرقہ اباضیہ سے تھے۔ عبدالرحمٰن نے ۱۳۱ھ میں ثابت اور عبدالجبار پر فوج کشی کی اور ان دونوں کو شکست دے کر اثنائے جنگ میں دونوں کو ملک عدم بھیج دیا۔ اسی زمانے میں عبدالرحمٰن نے اپنے بھائی الیاس کو عمرو بن عطاف کی گوشمالی کی غرض سے طیفاش روانہ کیا تھا۔ الیاس نے بھی عمرو بن عطاف کو مار ڈالا۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے عروہ بن ولید کی سرکوبی کے لیے تونس پر چڑھائی کی اور اس کا بھی کام تمام کر دیا۔ ان لوگوں کے مارے جانے سے خوارج کی جمعیت منتشر ہو گئی۔

عبدالرحمٰن اور فرانسیسیوں کے مابین جھڑپیں: ۱۳۵ھ میں عبدالرحمٰن نے ... اطراف تلمسان پر چڑھائی کی ... فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ عبدالرحمٰن کامیابی کے ساتھ واپس ہوا۔ اس کے بعد ایک فوج ... روانہ کی۔ دوسری طرف ... فرانسیسیوں سے بہت سخت لڑائی ہوئی۔ خوب اچھی طرح ... یہاں تک کہ ... جزیہ دینا قبول کیا۔ ان واقعات کے بعد عباسیوں کی حکومت کا دور آ گیا۔ عبدالرحمٰن نے خلیفہ سفاح کی اطاعت کی ... خدمت میں عرضی روانہ کی۔ اس کے بعد ابو جعفر منصور کے دور میں بھی اطاعت و فرمانبرداری کی عرضی بھیجی۔

خلیفہ منصور اور عبدالرحمٰن کے درمیان کشیدگی: بنو امیہ کی تباہی کے بعد ... افریقہ میں اس کے پاس چلے آئے تھے۔ عاصی و عبدالمؤمن پسران ولید بن یزید ... تھے۔ ان کے ہمراہ ان کی ... بھی آئی تھی۔ عبدالرحمٰن نے اپنے بھائی الیاس کا عقد اس سے کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد عبدالرحمٰن تک یہ خبر پہنچائی گئی کہ عاصی و عبدالمؤمن خلافت و سلطنت کے دعویدار ہیں۔ عبدالرحمٰن نے ... ان دونوں بھائیوں کو قتل کرا دیا۔ عبدالرحمٰن کے اس فعل سے مقتولوں کے ... کو بے حد صدمہ ... اپنے شوہر الیاس کو اس نے بھائی عبدالرحمٰن کی جانب سے برانگیختہ کر دیا اور اس کے دل میں بھائی کی جانب سے کینہ پیدا کر دیا۔ ... اتفاق ... عبدالرحمٰن نے ... خلیفہ ابو جعفر منصور کی خدمت میں روانہ کئے تھے۔ خلیفہ منصور نے ...

عبدالرحمٰن کا قتل: ... عبدالرحمٰن نے خلیفہ منصور ... منصور نے ... بھیجا۔ عبدالرحمٰن نے بغاوت کا اظہار کر دیا اور ... اس کے بھائی الیاس ... مقصد حاصل کرنے کے لیے ... خلیفہ منصور ... اس معاملہ میں اپنے بھائی عبدالوارث ... عبدالرحمٰن ... الیاس کو تونس جانے کا حکم دیا۔ روانگی کے وقت رخصت کرنے کی غرض سے آیا تھا۔ اس کے ساتھ اس کا بھائی عبدالوارث بھی تھا۔ الیاس و عبدالوارث نے عبدالرحمٰن کو ... ذوالحجہ ۱۳۷ھ میں عبدالرحمٰن کی حکومت کے دسویں سال واقع ہوا۔

حبیب بن عبدالرحمٰن: عبدالرحمٰن کے مارے جانے کے بعد ان کا بیٹا حبیب تونس کی طرف بھاگ گیا۔ الیاس اور عبدالوارث نے ہر چند اس کی تلاش کی قصر امارت کے دروازے بند کر دیے مگر حبیب ہاتھ نہ آیا۔ اس کا چچا عمران بن حبیب تونس میں تھا۔ الیاس نے حبیب کا تعاقب کیا۔ عمران اور الیاس میں خوب خوب لڑائیاں ہوئیں۔ آخر مصالحت ہوئی کہ قابس، قفصہ، بلاد نفزاوہ حبیب کو دیا جائے۔ تونس، صطفورہ، جزیرہ پر عمران کا قبضہ رہے باقی تمام افریقہ الیاس کے زیر حکومت تصور کیا جائے اس صلح کی تکمیل ۱۳۸ھ میں ہوئی۔ چند روز بعد حبیب نے اپنے [illegible] کی طرف جو کہ بروئے تقسیم نامہ اسے ملے تھے خروج کیا اور الیاس نے اپنے بھائی عمران کے ساتھ تونس کا راستہ لیا۔ اتفاقاً الیاس نے عمران کے ساتھ دغا کی اور اسے گرفتار کر کے ایک گروہ کے ساتھ اندلس روانہ کر دیا اور خود ان کی جانب سے آیا اور اظہار اطاعت کی غرض سے ایک عرضداشت بمعرفت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم قاضی افریقہ بدربار خلافت ابو جعفر منصور روانہ کی۔ اس کے بعد حبیب نے تونس پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ الیاس کو اس کی خبر لگی تو اس نے تونس پہنچ کر لڑائی کا ڈنکا بجا دیا۔ حبیب نے میدان قتال سے مجبوراً پیچھے ہٹ کر قیروان کا راستہ لیا اور پہنچتے ہی قابض ہو گیا۔ [illegible] اس واقعہ سے متاثر ہو کر بہ تلاش حبیب قیروان کی طرف لوٹا اس کے اکثر ہمراہی اس سے علیحدہ ہو کر حبیب سے جا ملے۔

الیاس بن حبیب کا خاتمہ: جس وقت دونوں چچا بھتیجے ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو حبیب نے اپنے چچا الیاس کو جنگ کی غرض سے مقابلہ پر بلایا چنانچہ دونوں شمشیر بکف میدان میں آئے۔ حبیب نے نہایت تیزی سے اپنے چچا کا کام تمام کر دیا اور مظفر و منصور قیروان میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۱۳۸ھ کا ہے اس کا دوسرا چچا عبدالوارث [illegible] کے قبائل سے قبیلہ ورفجومہ میں جا کر پناہ گزیں ہوا۔

عاصم بن جمیل: اس قبیلہ کا سردار ان دنوں عاصم بن جمیل نامی ایک شخص تھا اسے نجوم میں مہارت حاصل تھی۔ اس نے دعوئ نبوت کیا تھا۔ عبدالوارث کو اسی نے امان دی تھی۔ حبیب نے [illegible] ان لوگوں پر چڑھائی کی ان لوگوں نے حبیب کو قابس کی جانب شکست دی۔ اس سے ان لوگوں کی قوت مستقل اور مستحکم ہو گئی۔ قیروان کے عربوں نے عاصم بن جمیل کو قیروان پر حکومت کرنے کے لیے لکھا اور یہ شرط کی کہ خلیفہ منصور کی حکومت تسلیم اور اس کی حمایت کرنا ہو گی۔ عاصم نے اس شرط کو منظور کیا۔ فوجیں آراستہ کر کے قیروان پر چڑھ آیا عرب جو اس معرکہ میں شکست کھا کر [illegible] قابس سے [illegible] گئے۔ عاصم نے [illegible] کو [illegible] کر دیا اور ان [illegible] کی۔

حبیب بن عبدالرحمٰن کا قتل: اس کے بعد عاصم حبیب بن عبدالرحمٰن کے ارادے سے قابس کی طرف بڑھا دونوں حریفوں میں مقابلہ ہوا۔ میدان عاصم کے ہاتھ رہا۔ حبیب شکست کھا کر کوہ اوراس میں چلا گیا اہل اوراس نے اسے اپنے یہاں پناہ دی۔ اس میں عاصم آ پہنچا۔ دونوں میں لڑائی ہوئی۔ میدان اہل اوراس کے ہاتھ رہا [illegible] مارا گیا۔ اس کے بعد ۱۴۰ھ میں عبدالملک نامی ایک شخص حبیب بن عبدالرحمٰن کو قتل کر کے حکومت و ریاست اور قیروان پر قابض ہو گیا۔ الیاس کی حکومت افریقہ پر ڈیڑھ سال رہی اور حبیب کی امارت تین سال۔

عبدالملک بن ابی الجعد ورفجومی: عبدالملک بن ابی الجعد حبیب بن عبدالرحمٰن کو قتل کر کے قابس [illegible] میں قیروان کی طرف

چلا گیا اور پہنچتے ہی قیروان پر قابض ہو گیا اور ورفجومہ نے تمام افریقہ پر قابض ہو کر اہل قیروان کے ساتھ زیادتیاں کیں تھیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ان لوگوں نے آفت مچائی۔ اہل قیروان خوف جان اِدھر اُدھر بھاگنے لگے پھر تمام ملکوں میں کھلبلی مچ گئی۔ عبدالاعلیٰ بن سمح معافری اباضی نے اطراف طرابلس میں اس کی مخالفت کا علم بلند کیا اور بڑھ کر طرابلس پر قبضہ کر لیا۔

عبدالاعلیٰ معافری: جس وقت عبدالاعلیٰ نے شہر طرابلس میں اپنی حکومت و ریاست کا جھنڈا گاڑا عبدالملک نے ۱۴۱ھ میں عبدالاعلیٰ سے جنگ کرنے کے لئے فوجیں روانہ کیں چنانچہ ابوالخطاب عبدالاعلیٰ نے عبدالملک کی فوجوں سے مقابلہ کیا اور انہیں شکست دے کر نہایت سختی سے قیروان تک تعاقب کرتا چلا گیا۔ جب شکست خوردہ جماعت کو قیروان میں بھی پناہ نہ ملی تو ابوالخطاب عبدالاعلیٰ نے قیروان پر قابض ہو کر اہل ورفجومہ کو نکال باہر کیا اور عبدالرحمٰن بن رستم کو اپنا نائب مقرر کر کے طرابلس کی جانب اس لشکر سے لڑنے کو لوٹ گیا جو کہ ابوجعفر منصور کی طرف سے آ رہا تھا۔

محمد بن اشعث خزاعی: جب کہ افریقہ میں فتنہ و فساد کی جس قدر گرم بازاری ہو سکتی تھی ہوئی اور قبائل ورفجومہ نے قیروان پر قبضہ حاصل کر لیا تو اس وقت لشکر افریقہ سے چند لوگ بطور وفد دربار خلافت عباسیہ میں حاضر ہوئے اور خلیفہ ابوجعفر منصور سے ورفجومہ کی ان زیادتیوں اور ظلم کی شکایت کی جو ان پر ہو رہے تھے اور امداد و اعانت کی درخواست کی۔ خلیفہ منصور نے مصر و افریقہ کی حکومت پر محمد بن اشعث خزاعی کو مامور کر کے اول افریقہ کی دادرسی کی ہدایت فرمائی۔ محمد بن اشعث دربار خلافت سے رخصت ہو کر وارد مصر ہوا اور ابوالاحوص عمر بن احوص عجلی کو اپنی جانب سے افریقہ کی عنان حکومت سپرد کی۔ چنانچہ ابوالاحوص نے فوجیں آراستہ کر کے مقدمۃ الجیش کے ساتھ کوچ کیا۔ مقام سرت میں ابوالخطاب عبدالاعلیٰ سے مڈبھیڑ ہوئی۔ اس مہم میں ان لوگوں کے ساتھ اغلب بن سالم بن عقال بن خفاجہ بن سوادہ تمیمی بھی تھا۔ بہت بڑی خونریزی کے بعد عساکر شاہی کو فتح نصیب ہوئی لیکن خاتمہ جنگ کے بعد ہی ابوالخطاب عبدالاعلیٰ دوبارہ علم خونریز بلند کر کے میدان سرت میں آ گیا ایک دوسرے سے گتھ گئے۔ آخر کار ابوالخطاب عبدالاعلیٰ کو شکست ہوئی اس کے بہت سے ہمراہی مارے گئے یہ واقعہ ۱۴۴ھ کا ہے۔

محمد بن اشعث کی فتوحات: اس واقعہ کی خبر عبدالرحمٰن بن رستم تک پہنچی تو وہ قیروان سے تاہرت کی طرف بھاگ گیا اور وہاں پہنچ کر ایک شہر آباد کر کے مقیم ہو گیا اور محمد بن اشعث نہایت عزم و احتیاط سے اپنے فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے میں مصروف ہوا۔ طرابلس کو فتح کیا اور مخارق بن غفار طائی کو اس کی حکومت عطا کی طبنہ اور زاب پر اغلب بن سالم کو مقرر کیا کچھ دنوں بعد مضریہ نے اس سے مخالفت و بغاوت کی اور ۱۴۸ھ میں اسے نکال دیا۔ اغلب بن سالم نے مشرق کا راستہ لیا اور جب محمد بن اشعث مشرق کی جانب روانہ ہوا تو افریقہ پر عیسیٰ بن موسیٰ خراسانی مامور کیا گیا۔

اغلب بن سالم بن عقال: ابوجعفر منصور نے اغلب بن سالم بن عقال بن خفاجہ تمیمی کو اس کے بعد افریقہ کی حکومت عنایت کی۔ یہ شخص ابو مسلم خراسانی کے ہمراہیوں میں سے تھا اور محمد بن اشعث کے ساتھ افریقہ آیا تھا۔ محمد بن اشعث نے اسے طبنہ اور زاب کی حکومت پر مقرر کیا تھا۔ اس مرتبہ جوں ہی اغلب قیروان میں داخل ہوا فتنہ و فساد فرو ہو گیا۔ امن و چین سے یہ شخص اپنے مکان میں رہنے لگا۔

اغلب کی معزولی: اس کے بعد ابوقرہ مغربی نے بربریوں کو یکجا کر کے اغلب پر چڑھائی کر دی۔ اغلب خونریزی ر

جنگ کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوا قصہ مختصر ابو قرہ کے گیا لشکریوں کو اغلب کا یہ فعل ناگوار گزرا اس نے اپنی سرداری سے معزول کر دیا اور حسن بن حرب کندی سے خط و کتابت شروع کی جو کہ ان دنوں تونس میں تھا۔ چند نامہ و پیام کے بعد سارا لشکر حسن بن حرب کے پاس چلا گیا پھر وہ ان کے ساتھ ساتھ قیروان کی طرف گیا اور قیروان پر قابض ہو گیا۔

اغلب کا خاتمہ: اغلب نے میدان خالی دیکھ کر قابس کا راستہ لیا تو پھر کچھ گروہ فراہم کر کے نکلا اور ۱۵۰ھ میں حسن بن حرب سے جنگ کرنے کے لئے واپس ہوا دونوں فریقوں نے ایک میدان میں صف آرائی کی۔ اغلب نے حسن کو شکست دے کر قیروان کی طرف قدم بڑھایا۔ حسن نے پلٹ کر قیروان کے باہر اغلب پر پھر حملہ کر دیا۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی اثناء جنگ میں اغلب کے ایک تیر آ کر لگا جس سے وہ تڑپ کر مر گیا۔

ابو المخارق غفار طائی اور حسن کی جنگ: اس کے ہمراہیوں نے ابو المخارق غفار طائی کو اپنا امیر بنایا جو کہ طرابلس کی حکومت پر تھا اور نہایت مردانگی سے حسن پر حملہ آور ہوئے حسن شکست کھا کے تونس کی جانب بھاگا اور جب وہاں بھی اسے پناہ نہ ملی تو کتامہ میں جا کر دم لیا ابو المخارق کے سوار اس کے تعاقب میں تھے دو مہینے بعد کتامہ سے پھر تونس کی طرف واپس ہوا فوجی لشکر نے اسے گرفتار کر کے قید حیات سے سبکدوش کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اغلب کے ہمراہیوں نے اسے اسی مقام پر قتل کیا تھا جہاں پر کہ اغلب مارا گیا تھا ان واقعات کے بعد ابو المخارق غفاری طائی افریقہ پر حکمرانی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ حوادث پیش آئے جسے ہم ذکر کرنے والے ہیں۔

عمر بن حفص بن ہزار مرد: خلیفہ ابو جعفر منصور نے اغلب بن سالم کے مارے جانے کی خبر پا کر اس کی جگہ افریقہ پر عمر بن حفص ہزار مرد کو مامور کیا۔ عمر بن حفص قبیصہ بن ابی صفرہ برادر مہلب کی اولاد سے تھا۔ چنانچہ ۱۵۱ھ میں عمر بن حفص وارد افریقہ ہوا۔ تین برس تک کمال انتظام سے حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد شہر طبنہ کے بنانے کی غرض سے طبنہ کی طرف روانہ ہوا اور قیروان پر ابو حازم حبیب بن حبیب مہلبی کو مامور کیا۔ عمر بن حفص کی روانگی طبنہ کے بعد بربریوں نے افریقہ میں یورش کی۔ اہل افریقہ کو بالخصوص قیروان کی طرف بڑھے ابو حازم سے لڑائی ہوئی ان لوگوں نے ابو حازم کو مار ڈالا۔

ابو حاتم یعقوب بن حبیب: اس کے بعد بربر اباضیہ نے طرابلس میں جمع ہو کر ابو حاتم یعقوب بن حبیب اباضی کو اپنا امیر مقرر کیا ابو حاتم کندہ کا غلام تھا۔ ان دنوں طرابلس کی حکومت پر جنید بن بشار اسدی عمر بن حفص کی طرف سے مامور تھا۔ عمر بن حفص نے اس کی کمک پر فوجیں روانہ کیں چنانچہ ابو حاتم سے مڈبھیڑ ہوئی۔ ابو حاتم نے شاہی لشکر کو شکست دے کر قابس میں ان پر محاصرہ ڈال دیا۔ اس واقعہ سے تمام افریقہ میں بغاوت پھیل گئی۔ پھر بربریوں نے قدم آگے بڑھا کر طبنہ کی جانب کوچ کیا اور عمر بن حفص کو اس میں محاصرہ کر لیا۔ محاصرین میں ابو قرہ یفرنی چالیس ہزار صفریہ کی جمعیت سے عبد الرحمن بن رستم چودہ ہزار اباضیہ کے ساتھ اور مسعود زناتی دس ہزار اباضیہ کو لے کر آیا ہوا تھا اس کے علاوہ صنہاجہ، زناتہ اور ہوارہ کے بہت سے خوارج آئے ہوئے تھے جو شمار اور تعداد سے باہر تھے۔ عمر بن حفص نے نہایت دانائی سے ان گروہوں کی مدافعت کی ان کے سرداروں کو مال و زر دے کر ان کی مجموعی قوت اور اتحاد کو توڑ دیا۔ ابو قرہ کے ہمراہیوں کو بھی ایک مقدار [illegible] مراعات

؎ اصل کتاب میں جگہ خالی ہے۔

کی۔ یہ لوگ بلا جدال و قتال لوٹ کر چلے گئے مجبوراً ابو قرہ نے بھی ان کی متابعت کی۔ عمر بن حفص نے ان امور کا احساس کر کے ایک فوج عبدالرحمٰن بن رستم کے مقابلہ پر بھیج دی۔ یہ اس وقت مقام تہودا میں تھا عبدالرحمٰن شکست کھا کر تاہرت کی جانب بھاگا۔ عبدالرحمٰن کی شکست سے اباضیہ پر طبنہ کا محاصرہ کرنا دشوار ہو گیا۔ بادیہ چاروں طرف سے محاصرہ اٹھا لیا۔

ابو حاتم کا قیروان کا محاصرہ: ابو حاتم نے قیروان پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا۔ آٹھ مہینے تک نہایت شدت سے محاصرہ کئے رہا۔ عمر بن حفص نے یہ خبر پا کر کوچ کیا اور طبنہ کی حفاظت کے لئے فوجیں متعین کیں ابو قرہ اس سے مطلع ہو کر طبنہ پر چڑھ آیا اہل طبنہ نے اسے ناکامی کے ساتھ واپس کر دیا۔ ابو حاتم اور ان کے ہمراہی جو کہ قیروان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے یہ خبر پا کر کہ عمر بن حفص ان کی طرف آ رہا ہے جنگ و مقابلہ کے ارادے سے عمر بن حفص کی جانب بڑھے۔ عمر بن حفص کو جاسوسوں نے غنیم کی نقل و حرکت سے مطلع کر دیا۔

عمر بن حفص کا خاتمہ: یعنی عمر بن حفص اربس سے تونس کی طرف جھک پڑا اور وہاں سے ایک متعارف راستہ طے کر کے قیروان پہنچ گیا اور چاروں طرف سے اس کو گھیر لیا۔ ابو حاتم اور بربری اس کے پیچھے پیچھے قیروان آ پہنچے اور عمر بن حفص کے لشکر کا محاصرہ کر لیا۔ اس وقت قیروان ایک قدرتی قلعہ بربروں کے درمیان میں تھا محصورین اور محاصرین کی قوت ایک دوسرے کا حصار اٹھانے میں صرف ہو رہی تھی۔ آخر کار عمر بن حفص مرنے پر کمر بستہ ہو کر ابو حاتم کو محاصرہ اٹھانے کی غرض سے نکل کھڑا ہوا۔ یزید بن ابو حاتم کے ہاتھ سے عمر بن حفص عین معرکہ میں مارا گیا۔ واقعہ ۱۵۴ھ کا ہے۔ اس کی جگہ اس کا مادری بھائی حمید بن صخر امیر لشکر ہوا۔ اس نے ابو حاتم سے اس شرط سے کہ قیروان میں خلافت عباسیہ کا شاہی اقتدار تسلیم کیا جائے مصالحت کر لی چنانچہ شاہی لشکر کا کثیر حصہ طبنہ چلا آیا۔ ابو حاتم نے قیروان کے دروازے کو جلا دیا اور شہر پناہ کو توڑ ڈالا۔

یزید بن حاتم ابن قبیصہ بن مہلب: جس وقت خلیفہ منصور کو یہ خبر پہنچی کہ اہل افریقہ نے عمر بن حفص گورنر افریقہ کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور طبنہ اور قیروان میں اس کا محاصرہ کر لیا ہے تو خلافت پناہی نے ساٹھ ہزار جنگ آوروں کی جمعیت سے یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرہ کو عمر بن حفص کی کمک پر روانہ کیا اس کی خبر عمر بن حفص تک پہنچی تو اس کشمکش میں مرنے پر کمر بستہ ہو کر میدان جنگ میں آ گیا یہاں تک کہ مارا گیا اس کے بعد یزید بن حاتم قیروان کے قریب پہنچا۔ اس وقت ابو حاتم بعزم جنگ یزید ... حبیب قیروان پر قابض تھا اس نے قیروان پر اپنی جگہ عمر بن عثمان فہری کو مامور کیا اور فوجیں آراستہ کر کے یزید کے مقابلے کے قصد سے طرابلس کی جانب بڑھا۔ جوں ہی ابو حاتم نے قیروان سے کوچ کیا عمر بن عثمان نے علم مخالفت بلند کر کے اس کے ہمراہیوں کو قتل کر ڈالا۔

ابو حاتم اور یزید کی جنگ: اسی اثناء میں ابو الحارث مخارق بھی موقع پا کر نکل کھڑا ہوا۔ ابو حاتم کو مجبوراً ان لوگوں کی طرف واپس ہونا پڑا۔ یہ دونوں آدمی قیروان کو چھوڑ کر قیروان سے بھاگ نکلے۔ مخارق نے تامہ سے جیجل پر جا کر پناہ لی۔ ابو حاتم ان کا تعاقب چھوڑ کر قیروان کی طرف جھکا اور عبدالعزیز بن سمح معافری کو قیروان پر مامور کر کے یزید کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا یزید کو اس کی خبر لگی تو اس نے طرابلس کا راستہ لیا۔ ابو حاتم کوچ و قیام کرتا ہوا جبال نفوسہ گیا۔ چنانچہ یزید کی فوجوں نے پیچھا کیا ابو حاتم نے ان کو شکست دی پھر جب یزید بنفسہ ابو حاتم کے مقابلہ پر آیا تو بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ بربری گروہ کی فوج میدان جنگ سے

بھاگ کھڑی ہوئی۔ ابو حاتم مع تیس ہزار ہمراہیوں کے کھیت رہا۔ یزید بعوض خون عمر بن حفص شکست خوردہ گروہ کو دو روز تک قتل کرتا ہوا تعاقب کرتا چلا گیا اس کے بعد قیروان کی جانب روانہ ہوا۔ ۱۵۵ھ کا نصف دور تمام ہوتے ہوتے قیروان پہنچا۔

یزید کا محاصرہ کتامہ عبدالرحمن بن حبیب فہری ابو حاتم کے ساتھ خاتمہ جنگ کے بعد اس نے کتامہ جا کر پناہ لی۔ یزید نے اس کی گرفتاری اور تلاش میں فوج کے چند دستوں کو مامور کیا انہوں نے اس کو کتامہ میں محاصرہ کر لیا اور کامیابی کا جھنڈا لئے ہوئے کتامہ میں گھس پڑے عبدالرحمن بھاگ گیا تھا وہ لوگ جو اس کے ہمراہ تھے مارے گئے۔ ان مہمات سے فارغ ہو کر یزید انتظام حکومت کی طرف متوجہ ہوا ابو الفارق خارجی کو زاب پر متمکن کیا اور خود طبنہ میں قیام پذیر ہوا۔ ۱۵۷ھ تک ان لڑائیوں میں جو اسے ورفجومہ کے ساتھ پیش آئیں بربریوں کو خوب خوب پامال کیا اور عہد خلافت ہارون رشید ۱۷۰ھ میں واصل ملک آخرت ہوا۔ عنان حکومت اس کے بیٹے داؤد نے اپنے ہاتھ میں لی۔ بربر نے اس پر حملہ کیا یہ بھی ان پر حملہ آور ہوا اس کے بعد واپس ہو کر قیروان آیا اس کے بقیہ حالات ہم آئندہ تحریر کریں گے۔

روح بن حاتم: یزید بن حاتم کے مرنے کی خبر رشید تک پہنچی تو اس کے بھائی روح بن حاتم کو جو کہ فلسطین کا گورنر تھا دارالخلافت میں طلب کر کے اس کے بھائی یزید بن حاتم کی تعزیت کی اور سند حکومت افریقہ عنایت فرما کر روانگی کا حکم دیا۔ ۱۷۱ھ کے نصف میں روح وارد افریقہ ہوا۔ داؤد بن یزید نے دارالخلافت بغداد کا راستہ لیا۔ چونکہ یزید نے خوارج کے بے حد زک اور صدمہ پہنچایا تھا اور اپنا رعب تمام لوگوں کے دلوں پر بٹھا لیا تھا اس وجہ سے روح کا زمانہ حکومت نہایت سکون اور امن سے گزرا۔ صرف ایک عبدالوہاب بن رستم وہبیہ سے خطرہ کا اندیشہ تھا اس سے بھی صلح و مصالحت کر لی۔ اس کے بعد ماہ رمضان ۱۷۴ھ میں اس نے وفات پائی۔ اس سے پیشتر خلیفہ رشید نے روح کے عزیزوں میں سے نصر بن حبیب کو حکومت افریقہ کی سند خفیہ طور سے عنایت کر رکھی تھی اس لحاظ سے روح کے بعد نصر نے عنان حکومت افریقہ اپنے ہاتھ میں لی اور حکمرانی کرنے لگا یہاں تک کہ فضل کو افریقہ کی گورنری مرحمت ہوئی۔

فضل بن روح: جس وقت روح بن حاتم نے وفات پائی اس کی جگہ نصر بن حبیب حکمرانی کرنے لگا۔ روح کا بیٹا فضل سیدھا دارالخلافت چلا گیا۔ خلیفہ رشید نے اسے اس کے باپ کی جگہ افریقہ کی سند حکومت عطا کی پس فضل ماہ محرم ۱۷۷ھ میں قیروان واپس آیا۔ تونس کی حکومت پر مغیرہ نے اپنے بھائی بشیر بن روح کے بیٹے کو مامور کیا چونکہ مغیرہ ایک کم عمر شخص تھا۔ لشکریوں نے اسے ذلت کی نگاہ سے دیکھا اور فضل سے ان لوگوں کو اس کی بدخلقی اور نازیبا حرکات کی وجہ سے منافرت پیدا ہو گئی فضل نے بھی ان لوگوں پر نصر بن حبیب کی محبت اور ہوا خواہی کا الزام لگایا۔ تب تو اہل تونس نے مغیرہ سے مستعفی ہونے کی تحریک کی مغیرہ نے انکار کیا۔ اس پر اہل تونس نے علم مخالفت بلند کر کے مغیرہ کو معزول کر دیا اور عبداللہ بن جارود کو اپنا امیر بنا لیا۔

عبداللہ بن جارود: عبداللہ بن جارود عبدویہ انباری کے نام سے مشہور و معروف تھا۔ اہل تونس نے بغرض اظہار اطاعت اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے مغیرہ کو اپنے شہر سے نکال دیا اور بعد ازاں فضل کو لکھ بھیجا جسے آپ چاہیں تونس کی حکومت پر مقرر فرمائیں۔ اہل تونس پر اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن یزید بن حاتم کو مقرر کیا۔ چنانچہ عبداللہ فضل سے رخصت ہو کر تونس کی جانب روانہ ہوا۔ جوں ہی تونس کے قریب پہنچا عبداللہ بن جارود نے ایک گروہ کو عبداللہ بن یزید سے ملنے اور تونس آنے

کی وجہ دریافت کرنے کی غرض سے بھیجا۔ ان لوگوں نے جا کر دیکھا کہ عبداللہ بن جارود فوج کشی کر رہے تھے۔ عبداللہ بن یزید کو مار ڈالا۔ اس وجہ سے عبداللہ بن جارود کو بھی مخالفت کا اظہار کرنا پڑا۔ عبداللہ بن یزید کے قتل کا محرک سپہ سالار ابن فارسی تھا نے محمد بن فارسی ہوا تھا۔ عبداللہ بن جارود نے اظہار مخالفت کے بعد تمام سپہ سالاران اور عمال فضل کی مخالفت پر آمادہ کیا۔ سب کے سب فضل سے باغی اور منحرف ہو گئے۔ عبداللہ بن جارود کی بیعت ہو گئی۔

عبداللہ بن جارود اور فضل کا مقابلہ: فضل نے اس طوفان کی روک تھام کی غرض سے مقابلہ کیا، پہلے ہی حملہ میں شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ عبداللہ بن جارود نے تعاقب کیا، قریب قیروان پھر مقابلہ ہوا۔ عبداللہ بن جارود نے جنگ کرنے کے بجائے چند لوگوں کو فضل اور اس کے اہل و عیال کو تونس پہنچا دینے کے لئے مامور کر دیا جب راستے میں تمام اموال سے الگ کر کے ہمراہیوں کا نصف دور تمام ہو سکتے ہیں تو قتل کر ڈالا۔

اب عبداللہ بن جارود پورے طور سے قیروان پر مسلط ہو گیا لیکن فضل کے ایک سپہ سالار مالک بن منذر تھا۔ فضل کے واقعۂ قتل سے بہت متاثر ہوا۔ مختصر یہ کہ عداوت انتہا تک پہنچ گئی۔ ایک روز مقابلہ ہوا۔ قیروان پر چڑھائی کر کے اسے لے لیا۔ عبداللہ بن جارود نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر تونس سے قیروان کی طرف کوچ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان سب کو مع مالک بن منذر کے شکست ہوئی ان کے علاوہ چند نامی سردار بھی قتل ہوئے۔ اور ان کے باقی ماندہ نے اندلس میں جا کر پناہ لی اور علاء بن سعید کو امیر بنا کر پھر قیروان کی طرف واپس ہوئے اور افریقیہ میں بغاوت کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔

ہرثمہ بن اعین: خلیفہ رشید نے فضل بن روح کے مارے جانے اور افریقیہ میں بغاوت پھوٹ جانے سے مطلع ہو کر فضل کی جگہ ہرثمہ بن اعین کو سند حکومت عنایت کی اور عبداللہ بن جارود کے پاس یقطین بن موسیٰ کو اس غرض سے کہ اس کو فرمانبرداری کی ترغیب دے اس کی عزت بڑھا کر اور تیری خلافت کی اطاعت کا وعدہ کر کے روانہ کیا۔ جعفر کا بیان ہے کہ یقطین کو بھیجا تھا۔ عبداللہ بن جارود نے علاء بن سعید کی جمعیت کا خوف کر کے خلافت کے مطیع ہونے کا اقرار کیا۔ یقطین (بن موسیٰ) نے دیکھا کہ عبداللہ بن جارود خالص دل سے نہیں ہے، فوراً عبداللہ بن جارود کے دوست محمد بن فارسی سے سازش کرنے کی بنا ڈالی اور بہت سا مال دینے کے وعدہ پر ملا لیا۔ عبداللہ بن جارود کو کسی ذریعہ سے اس کی خبر لگ گئی۔ پھر اپنی حکومت کے ساتھ بیٹھے دوسرے چالاک علاء بن سعید نے قیروان سے نکل کر محمد بن فارسی کو ملا لیا تو دونوں ان سے لڑ کر جنگ کے نازک مرحلہ میں جا کر فوج کی دوڑ میں الگ کر دیئے۔

عبداللہ بن جارود کی اسیری: ایک روز عبداللہ بن جارود نے محمد بن فارسی کو خلوت میں مشورہ کی غرض سے بلایا۔ فریق مخالف نے پہلے ہی سے اس کے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کو ان دونوں کے قتل پر مامور کر رکھا تھا۔ اس شخص نے محمد بن فارسی کو مار ڈالا۔ باقی رہے عبداللہ بن جارود اور اس کے ہمراہی بھاگ گئے۔ ادھر علاء بن سعید اور یقطین قیروان کی طرف بڑھے۔ علاء بن سعید پہلے پہنچ کر قتل و غارت میں مصروف ہو گیا۔ عبداللہ بن جارود کے ہمراہیوں کو گرفتار کر کے قتل کرنا شروع کر دیا۔ عبداللہ بن جارود بھاگ کر ہرثمہ کے پاس آ گیا۔ ہرثمہ نے اسے خلیفہ رشید کی خدمت میں بھیج دیا اور لکھ بھیجا کہ علاء بن سعید نے اسے قیروان سے نکالا ہے۔

خلیفہ رشید نے ہرثمہ کے بھیجنے کا فرمان روانہ فرمایا۔ چنانچہ ہرثمہ نے ابن جارود کو دربار خلافت کی طرف روانہ کیا۔ خلیفہ رشید نے عبداللہ بن جارود کو جیل میں ڈال دیا اور علاء کے پاس خلعت بھیجا یہاں تک کہ مصر میں اس نے وفات پائی۔

قصر کبیر کی تعمیر ان واقعات کے بعد ہرثمہ نے قیروان کی جانب کوچ کیا اور ماہ ربیع الآخر ۱۷۹ھ میں وارد قیروان ہوا۔ لوگوں کو امان دی۔ آتش بغاوت فرو ہوئی۔ پھر ہرثمہ نے ایک مدت کے بعد مقام منستیر میں ایک بڑا محل تعمیر کرایا اور طرابلس کی شہر پناہ دریا کے رخ سے بنوائی۔ اس وقت ابراہیم بن اغلب زاب اور طبنہ کی گورنری پر تھا۔ اس نے ہرثمہ کی خدمت میں ہدایا اور تحائف بھیجے۔ ملاطفت آمیز اور خوشامدانہ خطوط لکھے۔ ہرثمہ نے اسے اس کے عہدہ پر بحال رکھا۔ اس نے نہایت خوبی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ عمال کے ...

ہرثمہ کی عراق کو مراجعت چند روز بعد ہرثمہ کی مخالفت پر عیاض بن وہب ہواری اور کلیب بن جمیع کلبی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک بہت بڑی جمعیت فراہم کر لی۔ ہرثمہ نے ان دونوں کی سرکوبی پر یحییٰ بن موسیٰ کو مامور کیا۔ یحییٰ نے عیاض اور کلیب کو شکست دی اور ان کے بہت سے ہمراہیوں کو مار ڈالا اور آتش بغاوت فرو کر کے قیروان کی جانب واپس ہوا۔ ہرثمہ نے اس امر کا مشاہدہ کر کے کہ افریقہ میں آئے دن بغاوت کا علم بلند ہوا کرتا ہے حکومت افریقہ سے استعفا پیش کیا۔ خلیفہ رشید نے استعفا منظور فرمایا۔ ہرثمہ افریقہ سے اپنی حکومت و گورنری کے ڈھائی برس بعد عراق واپس آیا۔

محمد بن مقاتل عکی اس کے بعد خلیفہ رشید نے افریقہ کی گورنری پر محمد بن مقاتل عکی کو مامور کیا۔ محمد بن مقاتل خلیفہ رشید کا رضاعی بھائی تھا۔ ماہ رمضان ۱۸۱ھ میں وارد قیروان ہوا لیکن چونکہ محمد بن مقاتل میں ... لشکر ... اس سے فوجی سردار بھی ناراض ہو گئے اور بغاوت پھیل گئی۔ اس کے بعد ۱۸۳ھ میں تمام بن تمیم تمیمی نے تونس میں علم مخالفت بلند کیا اور فوجیں فراہم کر کے قیروان کی جانب کوچ کیا۔ محمد بن مقاتل اس سے جنگ کرنے کو مقابلہ پر آیا۔ دونوں حریفوں کا ایک میدان میں مقابلہ ہوا۔ میدان جنگ تمام کے ہاتھ رہا۔ محمد بن مقاتل شکست کھا کر قیروان کی جانب بھاگا۔ تمام تعاقب کرتا ہوا قیروان پہنچ گیا۔ آخر تمام نے محمد بن مقاتل کو افریقہ سے چلے جانے کی شرط سے امان دی۔ چنانچہ محمد بن مقاتل نے افریقہ چھوڑ کر طرابلس کا راستہ لیا۔

ابراہیم بن اغلب کی قیروان پر فوج کشی رفتہ رفتہ یہ خبر ابراہیم بن اغلب کے پاس پہنچی۔ وہ محمد بن مقاتل کے اس قتل سے بہت ناراض ہوا۔ فوجیں آراستہ کر کے قیروان کی طرف روانہ ہوا۔ تمام تونس کی طرف بھاگا۔ ابراہیم نے قیروان پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن مقاتل کو طرابلس سے طلب کر کے ۱۸۳ھ میں قیروان کی امارت دوبارہ عنایت کی۔ تمام نے موقع پا کر محمد بن مقاتل پر حملہ کیا۔ ابراہیم بن اغلب اپنے سرداران لشکر کے ساتھ مقابلہ پر آیا۔ تمام کو اس معرکہ میں شکست ہوئی۔ ابراہیم تعاقب کرتا ہوا تونس تک پہنچا۔ تمام نے ابراہیم سے امان کی درخواست کی۔ ابراہیم نے اسے امان دی اور قیروان سے بغداد کی طرف روانہ کر دیا۔ خلیفہ رشید نے اسے جیل میں ڈال دیا۔

باب: اوّل

امارت افریقیہ (۲)

دولت بنو اغلب

ابراہیم بن اغلب جس وقت محمد بن مقاتل [illegible] حکومت دوبارہ [illegible] حکومت [illegible] کی خواہش پیدا ہوئی [illegible] خلیفہ ہارون رشید سے سند حکومت افریقہ کی درخواست بھیجی [illegible] ایک لاکھ دینار [illegible] مصر [illegible] افریقہ کے خرچ [illegible] انتظام [illegible] موقوف کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ [illegible] چالیس ہزار دینار [illegible] افریقہ سے بطور خراج [illegible] دربار خلافت میں بھیجا کروں گا۔ [illegible] اپنے مصاحبوں سے اس معاملہ میں مشورہ [illegible] ابراہیم بن اغلب کی درخواست منظور کر لینے اور سند حکومت عطا فرمانے کی رائے دی۔ چنانچہ خلیفہ ہارون رشید نے [illegible] سند حکومت افریقیہ [illegible] ابراہیم [illegible] حکومت [illegible] افریقہ [illegible] انتظام ملکی [illegible] افریقیہ [illegible] مغرب میں [illegible] بنو اغلب کی [illegible] ہو گئی۔

[illegible] [illegible] حکومت [illegible] عمران بن مجالد [illegible] ابراہیم [illegible] مغرب [illegible] ابراہیم [illegible] ہو گیا۔

بہلول بن عبدالرحمن مغطری کی اطاعت [illegible]

اہل طرابلس کی سرکشی و اطاعت [illegible]

عمران بن مجالد اور ابن اغلب کی جنگ [illegible]

عبداللہ بن ابراہیم کی معزولی [illegible]

پر یورش کر دی اور فوج طرابلس کو شکست دے کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس کے باپ ابراہیم بن اغلب نے اسے معزول کر کے سفیان بن مضاء کو سند حکومت عطا کی۔ سفیان کے خلاف طرابلس میں ہوارہ نے علم بغاوت بلند کیا۔ لشکریوں میں بھی پھوٹ پڑ گئی۔ سفیان بھاگ کر ابراہیم بن اغلب کے پاس پہنچا۔ ابراہیم نے اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ تیرہ ہزار فوج کی جمعیت کے ساتھ طرابلس کی جانب روانہ کیا۔ ہوارہ مقابلہ پر آئے بے حد پامال ہوئے نہایت سختی سے قتل اور قید کیے گئے۔ کامیابی کے بعد طرابلس کا شہر پناہ از سر نو درست کرایا گیا۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر عبدالوہاب بن عبدالرحمن بن رستم تک پہنچی۔ بربریوں کو جمع کر کے طرابلس پر چڑھ آیا۔ مدتوں محاصرہ کیے رہا۔ عبدالوہاب نے باب زناتہ کی آمد و رفت روک رکھی تھی اور دروازہ ہوارہ پر لڑائی کا ہنگامہ گرم رہا۔ اسی اثناء میں اس کے باپ کے مرنے کی خبر پہنچی اس نے اپنے حریف کو مضافات طرابلس دے کر مصالحت کر لی۔ شہر طرابلس اور دریا اپنا قبضہ رکھا۔ تکمیل صلح ہو جانے کے بعد عبداللہ نے قیروان کی جانب کوچ کیا۔ ابراہیم کی وفات ماہ شوال ۱۹۶ھ میں ہوئی تھی۔

ابوالعباس عبداللہ: ابراہیم بن اغلب نے وفات کے وقت اپنے بیٹے عبداللہ کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا۔ عبداللہ اس وقت طرابلس میں تھا۔ بربری اس کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اور اپنے دوسرے بیٹے زیادۃ اللہ کو امارت کی بیعت کرنے کی وصیت کی تھی۔ چنانچہ زیادۃ اللہ نے اس وصیت کی تعمیل کی۔ قیروان میں لوگوں سے اپنے بھائی عبداللہ کی امارت کی بیعت لی اور یہ واقعہ لکھ بھیجا۔ ابوالعباس عبداللہ ماہ صفر ۱۹۷ھ میں وارد قیروان ہوا۔ مگر اپنے بھائی زیادۃ اللہ کے ساتھ اس نے ناروا برتاؤ کیا اور اس کی کوئی خاص قدر نہ کی جو اس نے ابراہیم کی وفات کے بعد اس کی خیر خواہی کے تحت انجام دی تھی۔ علاوہ اکثر اس کے رتبہ کے خلاف اس کی سرزنش کیا کرتا تھا۔ اس کے زمانہ حکومت میں کسی قسم کا فتنہ و فساد وقوع میں نہیں آیا۔ وجہ یہ تھی کہ اس کے باپ نے حکومت و امارت کے نظم کو معقول طور سے درست اور مضبوط کر دیا تھا۔ فی نفسہ یہ شخص ظالم اور جابر تھا یہاں تک کہ اسی کا نتیجہ وفات آ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اہل قمودہ اور [illegible] کے اولیاء صالحین میں سے حفص بن حمید کی دعوت کے زمانہ میں اس کی موت وقوع میں آئی تھی۔ یہ ایک جماعت کے ساتھ بطور (ڈیپوٹیشن) عبداللہ کی خدمت میں عبداللہ کے جور و ستم کی شکایت کرنے کو آیا تھا۔ عبداللہ نے کچھ سماعت نہ کی۔ حفص نے عبداللہ کے دربار سے نکل کر عبداللہ کے خلاف لوگوں کو ابھارنا شروع کیا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں عبداللہ کے کان میں ایک زخم ہو گیا جس کی وجہ سے ماہ ذی الحجہ ۲۰۱ھ میں اپنی حکومت کے پانچ سال پورے کر کے مر گیا۔

زیادۃ اللہ بن ابراہیم: ابوالعباس عبداللہ کے مرنے کے بعد اس کا بھائی زیادۃ اللہ حکمران ہوا۔ خلیفہ مامون کی جانب سے تقرری کا فرمان صادر ہوا اور یہ لکھ بھیجا کہ منبروں پر عبداللہ بن طاہر کے حق میں دعا کی جائے۔ زیادۃ اللہ کو اس سے بے حد ملال ہوا۔ شاہی قاصد کے ساتھ چند دینار جو کہ ادارسہ کے سکوک کئے ہوئے تھے اور قاصد کو بغداد روانہ کئے۔ اس سے اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ ہم خلافت عباسیہ کے علم حکومت کے نیچے نہ رہیں گے بلکہ حکمران ادارسہ کے علم حکومت کے سایہ میں رہنا پسند کریں گے۔ اس کے بعد اس کے اعزہ و اقارب سے اغلب کے بھائیوں اور ان کے بھتیجے ابوالعباس محمد کے بیٹے محمد اور ابو محمد اور ابراہیم ابو الاغلب وغیرہم نے حج کرنے کی اجازت طلب کی۔ زیادۃ اللہ نے ان لوگوں کو حج کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ لوگ بعد ادائے فریضہ حج واپس ہو کر مصر میں مقیم ہوئے یہاں تک کہ زیادۃ اللہ اور فوج میں ان

میں بھیج دی اور یہ تمام لڑائیاں ختم ہو گئیں۔

زیاد بن سہل کی بغاوت و قتل زیادۃ اللہ نے اپنے اعزہ و اقارب کو جو مصر میں مقیم تھے یا جنہوں نے اپنے بھائی [illegible] قلمرو امارت سے خارج کر دیا۔ قتل و قصاص کی رسم جاری کی ہر ایک سے ایک ایک کو پکڑ لیا اور اس پر قائم ہو کر ظلم کرنے لگا۔ پھر کسی کی بھی بغاوت نہ ہوتی سب کے سب تنگ ہو کر قیروان پر ٹوٹ پڑے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ سب سے پہلے بغاوت اور مخالفت کا جس سے ابتدا ہوئی وہ آدمی تھا جس نے شخص کرنے والا زیاد بن سہل بن صقلبیہ تھا جو ۲۰۷ھ میں اس نے خروج کیا تھا اور شہر باجہ پر محاصرہ ڈالا تھا۔ زیادۃ اللہ نے اس کی سرکوبی کی غرض سے فوجیں روانہ کیں۔ چنانچہ زیادۃ اللہ کی فوج نے زیاد کو شکست دی اور اس کو جنگل میں گرفتار کر کے مار ڈالا اس کے ساتھیوں کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ اس کے بعد منصور ترمذی نے تونس میں سر اٹھایا۔ فوجیں آراستہ کر کے تونس پر چڑھ آیا اور قابض ہو گیا۔

زیادۃ اللہ اور منصور کی جنگ۔ تونس کا گورنر اسمٰعیل بن سفیان نامی ایک شخص تھا۔ منصور نے اسے قتل کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ زیادۃ اللہ نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر ایک فوج اپنے چچا زاد بھائی غلبون کی افسری میں جو اس کا وزیر بھی تھا اور جس کا نام اغلب بن عبد اللہ بن اغلب تھا روانہ کیا اور چلتے چلتے تاکید کی کہ اگر تم لوگ میدان جنگ سے شکست کھا کر آؤ گے تو تمہاری جان کی خیر نہیں میں تم لوگوں کو قتل کر ڈالوں گا۔ اتفاق یہ پیش آیا کہ منصور نے ان لوگوں کو شکست دے دی۔ ان لوگوں کو اپنی جانوں کا خطرہ پیدا ہوا۔ چنانچہ خوف جان سے ان لوگوں نے زیادۃ اللہ کی رفاقت ترک کر دی۔ بلاد افریقہ میں پھیل گئے۔ باجہ، جزیرہ، صطفورہ، اربس وغیرہ پر قابض ہو گئے۔ تمام افریقہ میں بد امنی پھیل گئی یہ سب منصور کے پاس جا پہنچے۔ منصور نے ان لوگوں کو مرتب کر کے قیروان کی جانب کوچ کیا۔ پہنچتے ہی قابض ہو گیا۔ زیادۃ اللہ کا محاصرہ کر لیا چالیس دن تک محاصرہ کیے رہا پھر وہاں کی شہر پناہ کے [illegible] ابو العباس نے سب کو [illegible] کر دیا تھا۔ اس کے بعد زیادۃ اللہ نے ان پر فتح پائی۔ دونوں میں خوب لڑائی ہوئی تھی۔ منصور شکست کھا کر بھاگ کر تونس پہنچا۔ زیادۃ اللہ نے قیروان کی شہر پناہ منہدم کرا دی۔ بربر اور ان کے ہمراہی بھاگ کر ان شہروں میں جا کر اپنے اپنے مقامات پر قابض ہو گئے تھے۔ چنانچہ عامر بن نافع ازدی بھی شہر باجہ کر قلعہ نشین رہا۔

عامر بن نافع کی سرکوبی: زیادۃ اللہ نے ۲۰۹ھ میں ایک فوج محمد بن عبد اللہ بن اغلب کی ماتحتی میں عامر بن نافع کی سرکوبی کے لیے روانہ کی۔ عامر نے اس فوج کو شکست دے دی۔ فوج واپس آئی۔ منصور بھی تونس کی جانب واپس چلا گیا۔ اس وقت زیادۃ اللہ کی زیر حکومت افریقہ میں صرف تونس، ساحل، طرابلس اور نفزاوہ باقی رہ گئے تھے۔ بربریوں نے زیادۃ اللہ کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر تم افریقہ سے کوچ کر جاؤ تو تمہیں امان دی جائے۔ زیادۃ اللہ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر یہ مشہور ہوا کہ نفزاوہ کے بربریوں کے ساتھ عامر بن نافع نفزاوہ کی جانب بڑھ رہا تھا۔ زیادۃ اللہ نے ایک جنگ آزما ابن افعا [illegible] کی روک تھام کی غرض سے نفزاوہ کی طرف روانہ کیا۔ عامر بن نافع شکست کھا کر قسطیلیہ کی جانب بھاگ گیا اور پھر قیروان سے نکل کھڑا ہوا۔ قیروان نے قسطیلیہ پر قبضہ کر کے بربروں کی حکومت کو درست و مرتب کر لیا۔ یہ واقعات ۲۰۹ھ کے ہیں اس کے بعد زیادۃ اللہ نے قسطیلیہ، زاب اور طرابلس پر قبضہ حاصل کر کے تمام حدود امارت کے انتظام

[illegible]

[illegible]

زیادۃ اللہ [illegible]

قسطنطین کا بطریق [illegible] ۲۱۲ھ [illegible]

اسد بن فرات: سپہ سالار جنگی کشتیوں کا بیڑہ مرتب کرکے زیادۃ اللہ کی خدمت میں امداد کی غرض سے افریقہ میں حاضر ہوا۔ زیادۃ اللہ نے اس کی درخواست کو قبولیت کا درجہ عطا کیا اور ایک عظیم فوج اس کی کمک پر روانہ کی اس فوج اور بحری افسری اسد بن فرات قاضی قیروان کو مرحمت کی اور ۲۱۲ھ میں یہ مہم روانہ ہوئی۔ اسد کو فتح و ظفر حاصل کرتا ہوا آخر بلرم میں آ پہنچ کر قیام پذیر ہوا اس کے بعد فوج کو درست و مرتب کرکے بلاطہ پر حملہ کیا۔ بلاطہ کی رکاب میں رومیوں کا بہت بڑا لشکر تھا اور روم کے بہت سے نامی نامی سپہ سالار موجود اس کی کمک پر آئے ہوئے تھے۔ بلاطہ کو اس معرکہ میں شکست ہوئی رومی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ بہت سا مال غنیمت لشکر اسلام کے ہاتھ آیا۔ بلاطہ نے بھاگ کر قلوریہ میں دم لیا مگر اس جان بالآخر وہاں بھی پناہ نہ ملی مارا گیا۔ عساکر اسلامیہ نے جزیرہ کے متعدد قلعوں پر قبضہ کرلیا اور جنوب کا علاقہ فتح کرتے ہوئے قلعہ کراست تک پہنچ گئے۔

قلعہ کراست کا محاصرہ: قلعہ کراست میں بہت سے رومی گروہ در گروہ آکر جمع ہو گئے تھے۔ پہلے تو ان لوگوں نے قاضی اسد بن فرات کو صلح اور ادائے جزیہ کا دھوکا دے کر فریب دینا چاہا۔ وہ جنگ کو ٹالتے رہے تو قاضی اسد نے محاصرہ کا حکم دیا۔ عیسائیوں نے شہر پناہ اور قلعہ کا دروازے بند کر لئے تو قاضی اسد نے نہایت ہوشیاری سے محاصرہ کرکے قرب و جوار کے شہروں پر تاخت و تاراج کی غرض سے اپنی فوج کو متعدد حصوں پر منقسم کرکے پھیلا دیا۔ مال غنیمت کی بے حد کثرت ہوئی۔ اس کے بعد اسلامی لشکر نے مرقوسہ کا بری اور بحری محاصرہ کرلیا۔ مرقوسہ کو قسطنطنیہ سے امداد پہنچ گئی۔ اس کے بعد اہل افریقہ نے جرجم کو اپنی حفاظت میں لے کر عساکر اسلامیہ پر حملہ کیا۔ عساکر اسلامیہ اس وقت مرقوسہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھیں۔ رومیوں نے تنگی محاصرہ اور افواج کی اجتماعی کوشش کی تکرار ناکام رہے۔ مسلمانوں نے نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے محاصرہ جاری رکھا تھا۔ پھر اتفاق سے عساکر اسلام میں وبائی بیماری پھیل گئی۔ جس سے ایک بڑی جماعت نے جان بحق تسلیم کرلی۔

اسد بن فرات کی وفات: اسد بن فرات امیر افواج اسلامیہ نے بھی اسی بیماری میں وفات پائی۔ شہر قصریانہ میں مدفون ہوا۔ اسلامی فوج میں دوسرا سپہ سالار محمد بن ابی الجواری تھا جس کی کمک پر اسلامی لشکر آیا ہوا تھا اہل قصریانہ نے دھوکے سے مار ڈالا اس کے بعد قسطنطنیہ سے ایک تازہ دم فوج عیسائیوں کی کمک پر آ گئی۔ ہنگامہ کارزار پھر گرم ہو گیا اس معرکہ میں مسلمانوں کو شکست ہوئی انہوں نے قصریانہ کی جانب پناہ گزین ہونے کی غرض سے قدم بڑھایا۔

زہیر بن عوف اور عیسائیوں کی جنگ: اس کے بعد محمد بن الجواری امیر عساکر اسلامیہ نے وفات پائی اس کی جگہ زہیر بن عوف کو افواج اسلامی کا امیر مقرر کیا گیا۔ رومیوں اور مسلمانوں سے پھر معرکہ آرائی شروع ہوئی۔ رومیوں نے کئی مرتبہ عساکر اسلامیہ کو شکست دی اور ان کے لشکرگاہ میں ان کا محاصرہ کر لیا۔ طول جنگ اور شدت حصار سے مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہو چلا۔ اسی اثناء میں ان مسلمانوں نے جو گرد و پیش کے قلعوں اور شہر پناہ کی دیواروں کو منہدم کرکے ان کی جانب کوچ کیا مگر عیسائی فوجوں کی کثرت کی وجہ سے اپنے محصور بھائیوں تک نہ پہنچ سکے۔ لشکر اسلام اسی حالت میں ۲۱۴ھ تک جلا رہا۔ ہلاکت کی نوبت پہنچ گئی تھی کہ چند جنگی کشتیاں افریقہ سے بطور کمک کے آ گئیں اور اندلس کا ایک جنگی بیڑہ جو قصد جہاد صقلیہ ہو کر آ پہنچا۔ لشکر اسلام کو محصور دیکھ کر ان جنگی کشتیوں نے ساحل جزیرہ سے لنگر ڈال دئیے۔ مجاہدین اسلام کی پہنچ

پڑے۔ رومیوں کے پاؤں میدان جنگ سے اکھڑ گئے تھے، بھاگ کر چلے گئے۔

بطریق صقلیہ کا قتل: مسلمانوں نے ۲۲۱ھ میں شہر بلرم کو امان کے ساتھ فتح کر لیا۔ بعد ۲۲۲ھ میں شہر قصریانہ پر دھاوا کیا پھر ۲۲۳ھ میں رومیوں کو شکست دے کر قصریانہ پر بھی قابض ہو گئے پھر طبرمین کی طرف اسلامی فوج کا ایک دستہ بھیجا گیا۔ دوسرا دستہ زیادۃ اللہ نے فضل بن یعقوب کی افسری میں فرسوسہ پر شب خون مارنے کے لئے روانہ کیا۔ یہ دونوں دستے بہت سا مال غنیمت لے کر کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ اس کے بعد ایک اور سریہ[1] روانہ کیا گیا۔ بطریق صقلیہ نے ان سے مقابلہ کیا۔ مسلمانوں نے ایک میدان میں جس کے اردگرد بڑی دلدل تھی پناہ لی۔ بطریق نے ہر چند کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا ناکام ہو کر واپس ہوا۔ جوں ہی بطریق واپس ہوا اہل سریہ نے حملہ کر دیا۔ بطریق اس حملے سے گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا دوران جنگ میں گھوڑے سے گر پڑا۔ ایک مسلمان سپاہی نے نیزہ مار کر دور کر دیا۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ آلات جنگ، اسباب اور بہت سے مویشی لے کر اپنے لشکر گاہ میں واپس آ گئے۔

ابراہیم بن عبداللہ کی صقلیہ پر فوج کشی: ان واقعات کے بعد زیادۃ اللہ نے ابراہیم بن عبداللہ بن اغلب کی افسری میں بحری افواج اسلامیہ کو صقلیہ کی جانب روانہ کیا اور اس کی سند حکومت بھی اسے عطا کی۔ نصف رمضان سنہ مذکور میں ابراہیم نے صقلیہ کی طرف کوچ کیا تھا۔ ابراہیم کی روانگی کے بعد جنگی کشتیوں کا ایک بیڑہ اور دیا روانہ کیا گیا۔ رومیوں کی جنگی کشتیوں سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ بہت سے رومی مارے گئے۔ بے حد مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ پھر جنگی کشتیوں کا ایک دوسرا بیڑہ قصوریانہ کی جانب روانہ کیا۔ رومیوں کا بیڑہ مقابلہ پر آیا اور پسپا ہوا۔ حملے میں شکست نصیب ہوئی۔ مسلمانوں نے اسے بھی لوٹ لیا اس سے بھی کسی قدر مال غنیمت ہاتھ آیا۔ پھر ایک سریہ جبل لبار اور ان قلعوں کی طرف روانہ کیا جو اس کے گردونواح میں تھے۔ بے شمار قیدی ہاتھ آئے۔ مال غنیمت کا کوئی حد و حساب نہ تھا۔

قصریانہ پر قبضہ: انہی دنوں ابراہیم بن عبداللہ بن اغلب نے ۲۲۲ھ میں جنگی کشتیوں کا ایک بیڑہ جزیرہ کی طرف روانہ کیا۔ وہ بھی بہت سا مال غنیمت لے کر واپس ہوا اس کے علاوہ دو سریے اور بھیجے ایک کو بطل کی طرف بڑھنے کا حکم دیا اور دوسرے کو قصریانہ پر شب خون مارنے کا اشارہ کیا۔ ان دونوں سریوں میں مسلمانوں کو مصائب اور شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد ایک دوسرا واقعہ پیش آیا جس میں تھوڑی سی جمعیت مسلمانوں کے ہاتھ رومیوں کے بیڑے سے نو کشتیاں عساکر اسلامیہ کے ہاتھ لگیں۔ اس کے بعد ایک مسلمان سپاہی نے قصریانہ کے ایک چور دروازہ کا پتہ لگایا اس نے اپنے امیر کو مطلع کیا امیر عساکر اسلام نے اسلامی فوج کو اسی راہ سے شہر میں داخل کر دیا۔ رومیوں نے شہر کو چھوڑ کر قلعہ میں پناہ لی دو چار روز تک لڑتے رہے بالآخر امن کے خواستگار ہوئے۔ مسلمانوں نے انہیں امن دیا اور کامیابی کے ساتھ قصریانہ اور قلعہ پر قبضہ کر کے بہت سا مال غنیمت لئے ہوئے شہر بلرم کی جانب واپس ہوئے۔

زیادۃ اللہ کی وفات: یہاں تک کہ ان لوگوں کو زیادۃ اللہ کے مرنے کی خبر موصول ہوئی۔ تھوڑی دیر کو ہمت ہارے مگر پھر اپنے دلوں کو مضبوط کر کے صبر و تحمل کا چغہ اپنے کندھوں پر رکھ کر جہاد میں مصروف ہو گئے۔ زیادۃ اللہ کی وفات ۲۲۳ھ کے

---

[1] سریہ ان فوجوں کو کہتے ہیں جو دشمن کے تحت شب خون مارنے کی غرض سے خفیہ طور سے روانہ کی جاتی ہیں (مترجم)

تصف شب جب [illegible] اس نے اپنی حکومت کے ماتحت علاقوں میں [illegible] کر لئے تھے وفات پائی۔

ابو عقال اغلب بن ابراہیم بن اغلب: زیادۃ اللہ بن ابراہیم کے مرنے کے بعد اس کا بھائی اغلب حکمران ہوا اس کی کنیت ابو عقال تھی اس نے لشکریوں کے ساتھ نہایت اخلاق سے پیش آ کے۔ زیادتیاں اور ظلم موقوف کر دیے۔ عمال کی تنخواہیں بڑھا دیں اور انہیں ظلم و ستم کرنے سے روک دیا۔ کچھ عرصہ بعد قسطیلیہ میں خوارج زواغہ لواتہ اور مکناسہ نے ابو عقال کی مخالفت پر کمر باندھی اس کے گورنر کو [illegible] قتل کر ڈالا تو ابو عقال نے ان لوگوں کی سرکوبی پر فوجیں روانہ کیں۔ چنانچہ ابو عقال کی فوجوں نے تمام باغیوں کا قلع قمع کر دیا۔ اس کے بعد ۲۲۴ھ میں صقلیہ کے چند قلعوں نے مسلمانوں سے امان کی درخواست کی۔ مسلمانوں نے انہیں امن دیا اور بعض قلعوں کو فتح کر لیا۔ پھر مسلمانوں کی جنگی کشتیوں کا ایک بیڑا قلوریہ کی طرف روانہ کیا گیا۔ فتح و ظفر بھی مرحمت ہوئی۔ بادشاہ قسطنطنیہ کا بیڑا مقابلہ پر آیا۔ مسلمانوں نے اسے بھی شکست دے دی۔ پھر ۲۲۵ھ میں مسلمانوں کا [illegible] قصریانہ [illegible] کی طرف روانہ کیا گیا [illegible] مسلمانوں نے ان کے [illegible] کوئی [illegible] نہ چھوڑی [illegible] اتفاقات [illegible] ابو عقال اغلب بن ابراہیم نے ۲۲۶ھ میں اپنی حکومت و امارت کے دو برس سات مہینے پورے کر کے انتقال کیا

ابو العباس محمد بن اغلب بن ابراہیم: ابو عقال اغلب کے بعد اس کا بیٹا ابو العباس محمد افریقہ کی امارت و حکومت پر متمکن ہوا۔ اہل افریقہ نے اس کے حکومت کے آتے ہی اطاعت قبول کر لی۔ ۲۳۹ھ میں شہر تاہرت کے قریب ایک شہر جدید عباسیہ [illegible] جس کو افلح بن عبد الوہاب بن رستم نے جلا دیا تھا اور والی اندلس کی خدمت میں اس کی خوشخبری بھیجی تھی۔ والی اندلس نے ایک لاکھ درہم بطور صلہ مرحمت کئے تھے۔

ابن جواد کی معزولی: اس کے زمانہ میں ابن جواد کی معزولی کے بعد ۲۳۴ھ میں سحنون [illegible] تھا۔ اس نے ابن جواد کو درے لگوائے جس کے صدمہ سے وہ مر گیا پھر ۲۴۰ھ میں سحنون بھی مر گیا۔

ابو جعفر کا خروج: اس کے بعد ابو العباس پر اس کے بھائی ابو جعفر نے خروج کیا اور اپنی [illegible] چالوں اور حکمت عملی سے ابو العباس کو دبا لیا اور اس کے وزیر [illegible] کو قتل کرا دیا۔ اسی حالت میں ایک مدت گزر گئی پھر ابو العباس خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ انتظام حکومت درست کرنے کی جانب متوجہ ہوا۔ مخفی طور سے فوجیں مرتب کیں۔ [illegible] اور ۲۳۳ھ میں اعلان جنگ کر کے اپنے بھائی ابو جعفر کے مقابلہ پر آیا اور اس کی شکست [illegible] امارت [illegible] افریقہ سے مصر کی جانب نکال باہر کیا۔

ابو ابراہیم احمد: ابو العباس محمد بن اغلب کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ابو ابراہیم احمد حکمران ہوا۔ اس نے نہایت نیک نیتی اور حسن سیرت سے حکومت شروع کی۔ لشکریوں کی تنخواہیں بڑھا دیں۔ بہت سی عمارتیں بنوائیں [illegible] افریقہ میں تقریباً دس ہزار قلعے بنوائے جن کے دروازے لوہے کے تھے [illegible] ایک فوج [illegible] اطراف طرابلس میں [illegible] کے خوارج نے اس پر حملہ کیا اور اس کے گورنر [illegible] ان دنوں اس کی گورنری پر اس کا بھائی عبد اللہ بن محمد بن اغلب تھا۔ اس نے ان لوگوں کی سرکوبی [illegible] اپنے بھائی زیادۃ اللہ کو [illegible] زیادۃ اللہ نے پہنچ کر ان لوگوں [illegible]

بھائی ابراہیم [illegible]۔

اس کے زمانے [illegible] خفاجہ [illegible] قصریانہ [illegible]

زیادت اللہ اصغر [illegible] منتقل کیا۔

ابوالغرانیق ابن ابی ابراہیم احمد زیادت اللہ کے انتقال کے بعد [illegible] وفات پائی

[illegible] [illegible] کا قبضہ ہو گیا۔

فضل اور بطریق صقلیہ کی جنگ [illegible]

عباس بن فضل بن یعقوب: ۲۳۶ھ میں مسلمانوں نے قلعہ [illegible] فتح کیا۔ [illegible] سال اس کے جنوب میں سے ایک شہر پر قبضہ حاصل کر کے وہیں قیام پذیر ہو گئے۔ ۲۴۲ھ میں عباس نے [illegible] مال حاصل کر کے شہر کو مسلمانوں کے حوالے کر دیا [illegible] اہل [illegible] اسباب کو اٹھا لے جانے اور شہر کو [illegible] کر دینے [illegible] قبل ۲۴۰ھ میں امیر [illegible] ابن اغلب کا انتقال ہو چکا تھا اور مسلمانوں نے [illegible] عباس بن فضل بن یعقوب کو اپنا امیر بنا لیا تھا [illegible] اغلب نے [illegible] عباس کے پاس بھیج دی۔ [illegible] کے آنے سے [illegible] جہاد [illegible] فوجوں کو [illegible] کی طرف سے [illegible] قیصر [illegible] وقت [illegible] مقابلے [illegible] شکست [illegible] کے [illegible] کرنا [illegible] ہم بیان کر [illegible]

فتح قصر یانہ: قصر یانہ [illegible] ایک [illegible] جہاد [illegible] اس [illegible] ان کو [illegible] عمارت [illegible]
اجازت [illegible]

عباس بن فضل کی فتوحات: [illegible] ایک بڑی فوج [illegible] البطریق [illegible] مسلمانوں نے [illegible] مال و اسباب [illegible] ۲۴۶ھ [illegible] عباس [illegible]

کرکے قصر یانہ کی جانب واپس گیا اور اس کی قلعہ بندی کرکے حفاظت کی غرض سے ایک بڑی فوج کو وہاں متعین کیا۔ پھر ۲۴۷ھ میں سرقوسہ پر چڑھائی کی بہت سا مال غنیمت لے کر واپس ہوا تھا۔ راہ میں علیل ہوا اور قلعہ سرقوسہ کے محاصرہ میں وفات پائی۔ سرقوسہ میں دفن کیا گیا عیسائیوں نے اس کی لاش کو قبر سے نکال کر جلا دیا۔ گیارہ برس امارت کی۔ یہ حال ۲۴۷ھ کا ہے۔

عبداللہ بن عباس: ان واقعات کے بعد صقلیہ پر برابر جہاد جاری رہا اور فتح یابی کے بعد کئی لشکر اسلام مصروف رہا یہاں تک کہ [illegible] کی جانب روانہ کیا۔ [illegible] اور قلعے واپس چھڑا لیا اور اس کے متعدد قلعوں کو فتح کر کے اپنی حکومت میں [illegible] ان کے مرنے پر مسلمانوں نے متفق ہو کر ان کے بیٹے عبداللہ کو امارت کی کرسی پر متمکن کیا اور والی افریقہ کو اطلاع کی۔ عبداللہ نے زمام حکومت اپنے قبضہ قدرت میں لینے کے بعد [illegible] اپنے بھائی امراء کے قلعوں کی طرف روانہ کئے کئی قلعے بزور تیغ فتح ہو گئے۔

محمد بن خفاجہ کی فتوحات: عبداللہ کی حکومت کے پانچ مہینے گزرے تھے کہ خفاجہ بن سفیان نصف ۲۴۸ھ میں قیروان سے وارد صقلیہ ہوا اور اپنے بیٹے محمد کو ایک سریہ کا افسر مقرر کر کے سرقوسہ کی جانب روانہ کیا کہ اطراف سرقوسہ میں جنگ جاری رکھے اور تاخت و تاراج کرے۔ [illegible] لشکر اسلام [illegible] متعدد [illegible] سے مقابلہ [illegible] کے بعد خفاجہ نے ۲۵۱ھ میں [illegible] فتح کر کے سرقوسہ اور جبل النار پر حملہ کیا۔ اہل طرابلس نے گردن اطاعت جھکا دی امن کے خواستگار ہوئے لیکن چند روز بعد بدعہدی کر کے بغاوت کا اعلان کیا۔ خفاجہ نے اپنے بیٹے محمد کو فوج اسلامیہ کا افسر بنا کر اہل طرابلس کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ محمد نے اہل طرابلس کو بزور تیغ مغلوب کیا اور بہت سے مرد اور عورتیں قید کر لیں۔ اس کے بعد خفاجہ نے [illegible] جہاد کی غرض سے [illegible] اور بہت [illegible] سے فتح کر لیا۔ اسی اثناء میں خفاجہ ایک مرض میں مبتلا ہو کر بلرم کی جانب واپس ہوا۔ پھر ۲۵۲ھ میں سرقوسہ اور قطانیہ پر حملہ آور ہوا اور ان کے گرد و نواح کو تاخت و تاراج کر کے وہاں کی زراعت کو خراب کر ڈالا۔ [illegible] صقلیہ کی جانب روانہ کئے۔ لشکر اسلام کے ہاتھ مال غنیمت سے پُر ہو گئے۔

طرمین کی فتح: ۲۵۲ھ میں قسطنطنیہ سے ایک بطریق اہل صقلیہ کی کمک پر آیا مسلمانوں سے صف آرائی کی نوبت آئی۔ مسلمانوں نے اسے شکست دی اور خفاجہ نے اطراف [illegible] کو [illegible] اور بلرم کی جانب واپس ہوا۔ پھر ۲۵۳ھ میں اپنے بیٹے محمد کو فوج اسلامیہ کا افسر بنا کر طرمین کی طرف روانہ کیا کسی جاسوس نے پوشیدہ دروازہ کا پتہ بتا دیا۔ فوج اسلامیہ کا ایک گروہ اسی دروازے سے شہر میں داخل ہو کر قتل و غارت میں مصروف ہو گیا۔ دوسری جانب سے محمد بن خفاجہ بقیہ لشکر اسلام لئے ہوئے شہر میں بزور تیغ گھس پڑا۔ شور و غل سے کانوں کے پردے پھٹے جاتے تھے گرد و غبار کی وجہ سے کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ لشکر اسلام کو [illegible] دشمنان اسلام کا [illegible] تصور کر کے بھاگ کھڑا ہوا۔ محمد بن خفاجہ بھی ان لوگوں کو واپس [illegible] دیکھ کر لوٹ پڑا۔ طرمین کے [illegible] کا سبب ہوا۔

خفاجہ بن سفیان کا قتل: اس کے بعد خفاجہ نے فوجیں آراستہ کر کے سرقوسہ پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر کے اس کے گرد و نواح کو تاخت و تاراج کر کے واپس ہوا۔ اثناء راہ میں اسی کے لشکر میں سے کسی نے فریب سے [illegible]

[illegible]

ابراہیم بن احمد برادر ابوالفرج ثقفی [illegible]

بھائیوں کا احتساب [illegible]

[illegible]

[illegible]

محاصرہ طرابلس [illegible]

کے سبب ابو العباس سے جنگ کرنے پر متفق ہو گئے۔ اہل طبرمین سے ہوارہ نے ابو العباس پر حملہ کیا۔ ابو العباس نے انہیں پہلے ان معرکہ میں پسپا کر کے ان کے مال و اسباب اور آلات حرب کو لوٹ لیا اور ان کے سرداروں کے ایک گروہ کو گرفتار کر کے باپ کی خدمت میں بھیج دیا۔ باقی ماندگان میں سے ہوارہ نے قسطنطنیہ کا راستہ لیا اور کچھ لوگ طرابلس کی جانب ہو گئے۔ ابو العباس نے ان لوگوں کا تعاقب کیا اور ان کو ہر طرف سے جا لیا اور شکست دے کر تاراج کر کے ان کی جمعیت نے اپنے شہروں کو پامال کر دیا۔

مسینی اور ریو پر فوج کشی: اس کے بعد اہل قطانیہ کے محاصرے کے لئے بڑھا۔ اہل قطانیہ نے قلعہ بندی کر لی۔ ابو العباس نے مسلمانوں کی خون ریزی کے خیال سے محاصرہ اٹھا لیا پھر ۲۸۷ھ میں قصد جہاد کیا۔ راستے میں مقام مسینی پر فوج کشی کی اس کے بعد بڑھا اور ریو کی طرف بڑھا اور اسے بزور تیغ فتح کر کے اپنی کشتیوں کو مال غنیمت سے بھر کے صقلیہ کی جانب لوٹ آیا اور اس کے شہر پناہ کو منہدم و مسمار کر دیا۔ اسی اثناء میں قسطنطنیہ سے چند جنگی کشتیاں اہل روم کی کمک پر آئیں ابو العباس نے انہیں بھی شکست دی اور ان کی تیس کشتیاں گرفتار کر لیں اس کے بعد ابو العباس نے روم کی سرحد کی جانب قدم بڑھایا اور دریا کے پار [illegible] حملہ کر کے صقلیہ کی جانب واپس ہوا۔

امیر ابراہیم کی معزولی کا فرمان: اسی سنہ میں خلیفہ معتضد کا قاصد اہل تونس کی شکایت کی سبب سے امیر ابراہیم کی معزولی کا پیام لایا۔ امیر ابراہیم نے اپنے بیٹے ابو العباس کو صقلیہ سے بلایا اور جب وہ آ گیا تو دریا عبور کر کے جہاد کی غرض سے صقلیہ کی جانب روانہ ہو گیا۔ ابن الرقیق نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ امیر ابراہیم ظالم خونریز اور سنگدل تھا۔ آخر عمر میں اسے مالیخولیا ہو گیا تھا جس کے سبب اس نے بہت خون ریزی کی اور اپنے بہت سے خدام، وزیروں اور اپنی عورتوں اور بیٹیوں کو قتل کر ڈالا تھا اور اپنے بیٹے ابو الاغلب کو محض ایک شک سے کہ اس کی جانب سے پیدا ہو گیا تھا مروا ڈالا۔ ایک روز اس کا رومال گم ہو گیا تھا اس کی وجہ سے تین سو خادموں کو قتل کرا دیا۔ یہ بیان ابن الرقیق کا ہے لیکن ابن اثیر نے اس کی عقل و دانائی اور حسن سیرت کی تعریف کی ہے اور تحریر کیا ہے کہ اس کے زمانہ حکومت میں جعفر بن محمد امیر صقلیہ کے ہاتھ سے سرقوسہ فتح ہوا تھا۔ نو مہینے تک اس کا محاصرہ کئے رہا اور شاہ قسطنطنیہ نے عیسائیوں کی کمک کے لئے بڑی بڑی فوجیں روانہ کیں جس نے ان کو بھی شکست دی اور شہر کو بزور تیغ فتح کر کے شہر کو لوٹ کر تاخت و تاراج کیا۔

ابراہیم کی فتوحات: سب سے اول اس امر پر مطلع ہے کہ جب افریقہ سے روانہ ہو کر صقلیہ آیا تھا اور طرابنیہ پر اتر کر طبرمین کی جانب گیا پھر دمنش کیا اور اس کو [illegible] مسلمانوں کا [illegible] ہو گئے رہا۔ اس کے بعد مسینی کو فتح کیا اور اس کے شہر پناہ کو منہدم کرا دیا پھر آخر شعبان ۲۸۹ھ میں طبرمین پر آیا جس کو بت پرستوں بادشاہ روم نے قسطنطنیہ [illegible] کرتے فتح کیا تھا پھر اس نے بیٹے کو اور اپنے بیٹے ابو العباس عبداللہ کے بیٹے زیادۃ اللہ کو [illegible] کی جانب روانہ کیا اور دوسرے بیٹے ابو محمد کو رمطہ کی طرف بھیجا۔ زیادۃ اللہ نے قلعہ [illegible] کو فتح کیا اور ابو محمد نے اہل رمطہ سے جزیہ پر مصالحت کر لی اس کے بعد [illegible] قریش کے جنوبی مقبوضات میں داخل ہوا اور [illegible] بزور تیغ فتح کیا۔ بہت سے [illegible] اہل [illegible] کے دلوں پر ان کے رعب و داب کا سکہ بیٹھ گیا۔

ابراہیم کی وفات: ان مہمات سے فارغ ہو کر ابراہیم صقلیہ کی جانب واپس ہوا۔ عیسائیوں نے تمہید کے طور پر مصالحت کی درخواست پیش کی لیکن اس نے ان کی ایک نہ سنی [illegible] درخواست منظور نہ کی [illegible] آگے بڑھ کے کسنتہ کی طرف بڑھا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ اہل کسنتہ نے امان کی درخواست کی۔ اس نے قبولیت کا ارادہ ظاہر کیا [illegible] اسی حالت محاصرہ میں [illegible] مرض سے [illegible] میں انتقال کر گیا۔ اہل لشکر نے اس کے پوتے [illegible] قوت لشکر و مقابلہ [illegible] کی غرض سے [illegible] ابوالعباس [illegible] افریقہ میں تھا [illegible] ابراہیم کے مرنے کی خبر [illegible] کو صقلیہ میں [illegible] دفن کیا گیا۔

کتامہ میں شیعی کا ظہور: اس کے زمانہ حکومت میں ابو عبداللہ شیعی کتامہ میں ظاہر ہوا اور لوگوں کو اہل بیت کی دعوت دی [illegible] حکومت کی [illegible] ابراہیم نے [illegible] مقابلہ [illegible] ابراہیم [illegible] ابو عبداللہ شیعی نے اس کی طرف [illegible] ابراہیم [illegible] معتضد [illegible] ابو عبداللہ شیعی [illegible] صقلیہ کی جانب چلا گیا۔ اس کے بعد افریقہ میں ابو عبداللہ شیعی کی [illegible] ان لوگوں نے اس کی اطاعت [illegible] ابراہیم نے [illegible] اپنے بیٹے ابوالعباس [illegible] کی اور صقلیہ میں [illegible] کی۔

ابوالعباس عبداللہ بن ابراہیم برادر ابو الاغلب: ابراہیم کے انتقال [illegible] بیٹا ابو العباس [illegible] افریقہ کی حکومت کا [illegible] تمام [illegible] عدل و انصاف کرنے اور [illegible] لذات و عیش اور لہو و لعب میں مصروف [illegible] اپنے باپ [illegible] ابوالعباس [illegible] صقلیہ کی حکومت [illegible]۔

ابوالعباس نہایت نیک سیرت [illegible] ابو عبداللہ شیعی [illegible] ایک بڑی جماعت نے اس کی حکومت [illegible] ابو عبداللہ [illegible] مطلب [illegible] غالب ہو گیا۔

ابوحوال اور عبداللہ شیعی کی جنگ [illegible]

ابو مضر زیادۃ اللہ [illegible]

ابوعبداللہ شیعی کی فتوحات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سبحانہ تعالیٰ اعلم

باب: ۲۶

امارت صقلیہ

دولت بنو کلب

حسن بن محمد بن ابی خنزیر کی معزولی اس وقت جب کہ مہدی کو افریقہ پر قبضہ حاصل ہو گیا اس وقت اس نے صوبہ جات پر والی مقرر کئے جزیرہ صقلیہ پر حسن بن محمد بن ابی خنزیر کو مقرر کیا جو کہ سرداران قبائل میں سے ایک معزز شخص تھا حسن نے ۲۹۷ھ میں مع اپنی فوج کے مازر پہنچا۔ اپنے بھائی کو گرگنت کا حاکم بنایا اور صقلیہ کے عہدہ قضا پر اسحاق بن منہال کو مقرر کیا پھر ۲۹۸ھ میں دمنش پر حملہ کیا اور دور دور تک گرد و نواح کو تاخت و تاراج کر کے واپس آیا اہل صقلیہ کو اس کی بدخوئی اور ظلم کی شکایت پیدا ہوئی سب نے متفق ہو کر اس پر حملہ کر دیا اور گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔

احمد بن قرہب اس کے بعد انجام کا خیال کر کے عبید اللہ مہدی کی خدمت میں معذرت کی عرضداشت روانہ کی مہدی نے ان کی معذرت قبول کر لی اور احمد بن قرہب کو ان کا امیر مقرر کر کے روانہ کیا جس نے ایک مرتبہ سرزمین قلوریہ پر جب جہاد کیا اس نے سرزمین قلوریہ کو کھول کر پامال کیا اور بہت سا مال غنیمت اور قیدی لے کر واپس ہوا ۳۰۳ھ میں اپنے بیٹے علی کو قلعہ طرمین جنوبی طرف روانہ کیا تاکہ اہل صقلیہ کی آمد و رفت اور جہاد کے زمانہ میں پناہ گزیں ہو۔ یہاں کا محاصرہ چھ ماہ تک ان کا محاصرہ رہا۔ پھر اس کے بعد اس کی فوج نے اس سے بغاوت کر دی اس کے خیموں کو جلا کر ناک میں دم کر دیا اس کے قتل پر مستعد ہو گئے۔ اہل عرب نے اس حرکت سے انہیں باز رکھا۔

احمد بن قرہب اور حسن ابی خنزیر کی جنگ جب اس نے لوگوں کو خلیفہ مقتدر کی اطاعت کی ترغیب دی ان لوگوں نے طیب خاطر سے منظور کر لیا مہدی کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا۔ مقتدر کے نام پر خلافت عباسیہ کے پھریرے — [illegible] لے کر اس نے جنگی کشتیوں کا ایک بیڑا افریقہ کی جانب روانہ کیا۔ مہدی نے بیڑے سے مقابلہ کیا ہو گا۔ مہدی کا بیڑہ ابن خنزیر ابی خنزیر تھا۔ احمد بن قرہب کے بیڑے کو اس جنگ میں کامیابی حاصل ہوئی مہدی کا بیڑہ جلا دیا گیا اور حسن بن ابی خنزیر مارا گیا کامیابی کے بعد احمد بن قرہب کا بیڑہ سفاقس کی جانب روانہ ہوا ساحل پر پہنچ کر اسے ویران و خراب کر ڈالا پھر یہاں سے روانہ ہو کر طرابلس میں لنگر ڈالا اس وقت یہاں ابو القاسم بن مہدی تک پہنچ کر مقابلہ کو گیا پھر اس نے بقصد اس سے

خلافت مآب کی خوشنودی کا فرمان خلعت اور جھنڈے کے ساتھ صادر ہوا۔

احمد بن قہرب کا قتل: احمد بن قہرب اس خوشی کے پھولے نہ سمایا۔ اس کے بعد ایک بیڑا قلوریہ کی طرف روانہ کیا، تمام سرزمین قلوریہ میں لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا، اس کے اطراف و جوانب کو تاخت و تاراج کر کے واپس ہوا۔ پھر دوبارہ ایک دوسرا بیڑا افریقہ کی جانب بھیجا۔ اس معرکہ میں مہدی کے بیڑے کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس سے احمد بن قہرب کا شیرازہ حکومت درہم برہم ہو گیا۔ اہل کبرکیت اس سے باغی ہو گئے۔ مہدی سے خط و کتابت کر کے ساز باز کر لی رفتہ رفتہ یہ بغاوت انتہا درجے پر پہنچ گئی کہ آخر ۳۰۴ھ میں لوگوں نے احمد بن قہرب کو گرفتار کر کے مہدی کے پاس بھیج دیا۔ مہدی نے حکم دیا کہ اسے اس کے خاص مصاحبین کے ساتھ حسن بن ابی خنزیر کی قبر پر لے جا کر قتل کر ڈالو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

ابو سعید بن احمد کا امارت صقلیہ پر تقرر: احمد بن قہرب کے قتل کے بعد مہدی نے صقلیہ کی حکومت پر ابو سعید بن احمد کو مقرر کیا اور کتامہ کی فوج اس کے رکاب میں روانہ کی چنانچہ ابو سعید نے بذریعہ دریا صقلیہ کی جانب کوچ کیا۔ طرابنش پہنچ کر مقیم ہوا۔ اہل صقلیہ نے اس سے سرکشی کی قلعہ نشین ہو کر لڑنے لگے اہل کبرکیت اور طرابنش والے بھی اہل صقلیہ کی دیکھا دیکھی بغاوت و سرکشی پر آمادہ ہو گئے باہم متعدد لڑائیاں ہوئیں بالآخر ابو سعید نے اپنی مردانہ ہمت سے ان سب کو شکست دی اور اثنائے جنگ میں ہزاروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اہل طرابنش نے پشیمان ہو کر امن کی درخواست کی۔ ابو سعید نے امن دے دیا مگر اس کی شہر پناہ کے دروازوں کو توڑ ڈالا۔ مہدی کو جب اس واقعہ کی خبر لگی تو اس نے ابو سعید کو اہل طرابنش کی عفو تقصیر کا حکم روانہ کیا۔

سالم بن راشد امیر صقلیہ: پھر مہدی نے ابو سعید کے بعد سالم بن راشد کو صقلیہ کی حکومت مرحمت کی اور ۳۱۳ھ میں ایک بڑی فوج کے ساتھ صقلیہ کی جانب روانہ کیا۔ چنانچہ سالم نے دریا عبور کر کے سرزمین انکبردہ میں قدم رکھا اور جی کھول کر اسے تاخت و تاراج کیا متعدد قلعوں کو فتح کر کے واپس ہوا۔ پھر دوبارہ اسی سرزمین کی طرف قدم بڑھایا اور شہر ادرنت پر مدتوں محاصرہ کئے رہا اہل ادرنت موقع پا کر شہر خالی چھوڑ کر چلے گئے۔ سالم بھی جو کچھ ہاتھ لگا اسے لے کر چلا آیا غرض اہل صقلیہ ان شہروں پر جو جزیرہ صقلیہ اور قلوریہ کے رومیوں کے قبضہ اقتدار میں تھے برابر قتل و غارت کرتے رہتے تھے اور ان کے گرد و نواح کو اپنے حملوں کی جولانگاہ بنائے رکھتے تھے۔

فتح جنوہ: ۳۲۲ھ میں مہدی نے ایک فوج یعقوب بن اسحاق کی ماتحتی میں بذریعہ دریا جنوہ کی جانب جہاد کی غرض سے روانہ کی یعقوب مردانہ وار سرزمین جنوہ میں داخل ہو کر اپنے پُر زور حملوں سے اہل جنوہ کو مجبور کر کے واپس ہوا پھر آئندہ سال مہدی نے ایک اور لشکر جنوہ کی طرف روانہ کیا اس لشکر نے شہر جنوہ کو فتح کر کے سردانیہ کی طرف قدم بڑھایا۔ سردانیہ کی چند کشتیاں جلا کر خاک سیاہ کر کے مظفر و منصور واپس ہوا۔

اہل کبرکیت کی بغاوت: ۳۲۵ھ میں اہل کبرکیت نے اپنے امیر سالم بن راشد سے بغاوت کی اور اس کی فوج سے معرکہ آرا ہوئے۔ سالم بذات خود ان کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد اہل کبرکیت کو سالم نے شکست دی اور ان کا اس کے شہر میں محاصرہ کر لیا اس نے قائم سے امداد کی درخواست کی قائم نے خلیل بن اسحاق کی افسری میں اس کی کمک پر فوجیں روانہ کیں۔ جس وقت خلیل صقلیہ وارد ہوا اہل صقلیہ نے سالم بن راشد کی شکایتیں پیش کیں عورتیں بچے اور

بڑے فضل و کرم کے خواستگار ہوئے۔ اہل گرگنت اور اہل صقلیہ نے بھی اپنی قدیمی عداوتیں ترک کر کے خلیل کا دل ان لوگوں کی فریاد اور شکایتوں [illegible] ان واقعات کی خبر [illegible] تحقیقات کی [illegible] ان لوگوں کو یہ سمجھایا کہ خلیل تم لوگوں سے تمہارے [illegible] کا بدلہ لینے آیا ہے جو تم لوگوں نے [illegible] کے ساتھ کیا ہے۔

اہل صقلیہ کی سرکشی: اہل صقلیہ پہلے ہی سے موقع کی تاک میں تھے اور یہی ہنگامہ بغاوت و سرکشی دوبارہ [illegible] گئے تھے۔ اسی اثناء میں خلیل نے [illegible] گرگنت کے [illegible] ایک [illegible] شہر [illegible] خالصہ کی تعمیر کی بنا ڈالی اس سے اہل شہر کو [illegible] کے [illegible] کا یقین ہو گیا جنگ پر تیار ہو گئے۔ خلیل نے ان لوگوں سے جنگ کرنے کی غرض سے [illegible] ۳۲۵ھ میں [illegible] کیا تھا اور اہل [illegible] کے [illegible] جنگ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ موسم سرما آ گیا اور [illegible] محاصرہ اٹھا کر خالصہ چلا آیا۔ واپسی کے بعد اہل گرگنت نے پھر مخالفت پر کمر باندھی۔ [illegible] بادشاہ قسطنطنیہ سے امداد کی درخواست کی۔ بادشاہ قسطنطنیہ نے [illegible] روانہ کیں [illegible]۔

خلیل کی واپسی: جب خلیل نے اپنی [illegible] فتح کر کے [illegible] محاصرہ [illegible] ۳۲۹ھ تک [illegible] خلیل نے [illegible] گرگنت [illegible] ایک [illegible] محاصرہ کا سلسلہ ۳۲۹ھ تک قائم رہا۔ [illegible] محاصرہ [illegible] جنگ سے [illegible] کی طرف [illegible] کے [illegible] امان کی درخواست کی [illegible] کر دینے کی شرط پر اہل شہر کو امان دی مگر جس وقت اہل شہر نے قلعہ کے دروازے کھول دیئے [illegible] کے حوالہ کر دیا اس وقت [illegible] نے ان لوگوں سے [illegible] کے تمام [illegible] اور جان [illegible] سب نے اطاعت قبول کی۔ خلیل ۳۲۹ھ میں افریقیہ کی جانب واپس ہوا اس کے ہمراہ [illegible] ایک کشتی میں بہت سے سرداران اہل گرگنت بھی افریقیہ کی طرف روانہ کئے گئے۔ خلیل نے [illegible] کے بعد کشتی کو [illegible] سب کے سب ڈوب کر مر گئے۔

حسن بن ابی الحسین کلبی کا امارت صقلیہ پر تقرر: خلیل کے بعد صقلیہ کی زمام حکومت [illegible] ہوئی [illegible] مقرر [illegible] کیا تاہم [illegible] فتح کرنے میں مصروف و مشغول [illegible] جب منصور نے صقلیہ کی حکومت پر حسن بن ابی الحسین کلبی [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تھا [illegible] اور اس کی [illegible] سلطنت [illegible] کی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ [illegible] خدمت میں [illegible] کی [illegible] کمزوری طبیعت کی وجہ سے [illegible] اور دشمنان اسلام سے [illegible] کی سرکشی کے [illegible] اہل شہر کو کمزور [illegible] ۳۳۶ھ [illegible] عید الفطر کے دن [illegible] پر حملہ کیا [illegible] مقابلہ [illegible] صورت سے بچا جان بچا کر قلعہ میں [illegible] اور منصور کی خدمت میں ان واقعات کی اطلاع کر کے امداد و اعانت کا خواستگار ہوا۔ منصور نے حسن [illegible] صقلیہ کی سند حکومت

مرحمت فرمائی۔

حسن بن ابی الحسن اور ابو الطیب [illegible]

[illegible] جمع ہو گیا۔

حسن کے خلاف سازش [illegible]

حسن کی فتوحات ان واقعات کے [illegible]

[illegible]

کے بعد جزیرہ پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا آخر بادشاہ روم قسطنطین نے زر فدیہ دے کر مصالحت کر لی۔ حسن ریو کی جانب واپس ہوا اور ریو پہنچ کر وسط شہر میں ایک مسجد بنوائی اور رومیوں سے یہ شرط کر لی کہ رومیوں میں سے کوئی شخص آئندہ کسی قسم کا مسجد سے تعارض نہ کرے اور قیدیوں میں سے جو شخص اس میں داخل ہو وہ مامون سمجھا جائے۔

محاصرہ رمطہ: منصور کے مرنے پر اس کا بیٹا معز حکومت پر متمکن ہوا۔ حسن نے صقلیہ پر اپنے بیٹے احمد کو مقرر کر کے معز کی طرف کوچ کیا۔ معز نے احمد کو لکھ بھیجا کہ صقلیہ میں جس قدر رومیوں کے قلعے باقی رہ گئے انہیں بہت جلد فتح کر لو۔ احمد نے اس حکم کے مطابق رومیوں کے مقبوضہ قلعوں پر جہاد کیا ۳۵۱ھ میں طبرمین وغیرہ کو فتح کر کے رمطہ کی طرف بڑھا۔ مدتوں اس کا محاصرہ کئے رہا۔ قسطنطنیہ سے چالیس ہزار فوج اس کی حمایت و اعانت کے لئے آئی۔ احمد نے بھی معز سے امداد طلب کی۔ معز نے بہت سا مال و اسباب اور ایک عظیم لشکر اس کے باپ حسن کے ساتھ اس کی کمک پر روانہ کیا۔ رومیوں کا امدادی لشکر مسینہ کے کنارے پر اترا ہوا تھا۔ مسلمانوں نے رمطہ پر یلغار کی۔ ان دنوں رمطہ میں لشکر اسلام کا سردار حسن بن عمار اور حسن بن علی کا بیٹا تھا رومیوں نے پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔

جنگ مجاز: رمطہ اس وقت نقطہ کی طرح دو دائروں سے گھرا ہوا تھا۔ رمطہ کو اسلامی لشکر محاصرہ میں لئے ہوئے تھا اور اسلامی لشکر پر رومی فوجیں محاصرہ ڈالے ہوئے تھیں۔ ادھر اہل شہر شہر پناہ کا دروازہ کھول کر مسلمانوں کے لشکر پر حملہ آور ہوئے ادھر رومیوں نے باہر سے حملہ کر کے اسلامی لشکر پر دھاوا کیا۔ مسلمانوں پر یہ وقت نہایت آزمائش اور امتحان کا تھا۔ سب نے مرنے اور مر جانے کا عہد و پیمان کیا اس کے بعد مجموعی قوت سے دشمنوں پر دھاوا کیا پہلے ہی حملہ میں رومیوں کے سپہ سالار منویل کے گھوڑے کو مار کر گرا دیا۔ منویل سنبھل نہ سکا زمین پر آ رہا۔ ایک سپاہی نے پہنچ کر سر اتار لیا اس کے ساتھ بطریقوں کا ایک گروہ مارا گیا لشکر شکست کھا کر بھاگا لشکر اسلام کی غارت گری کرتی ہوئی تعاقب میں جو مال غنیمت اور قیدیوں سے مالا مال ہو گیا۔ رومیوں کی شکست کے بعد مسلمانوں نے بزور تیغ رمطہ کو فتح کر لیا اور جو کچھ اس میں تھا سب کو لوٹ لیا۔ رومیوں کا بچا کھچا گروہ صقلیہ اور جزیرہ ریو کی کشتیوں پر سوار ہو کر روم کی طرف بھاگا۔ امیر احمد نے اپنے بیڑے کو تعاقب کا حکم دیا اور خود ایک کشتی پر سوار ہو کر رومیوں کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ زیادہ مسافت طے نہ ہوئی تھی کہ رومی کشتیوں کو مسلمانوں نے گرفتار کر کے جلا دیا۔ عیسائیوں کی ایک بڑی جماعت ماری گئی اس واقعہ کو جنگ مجاز کے نام سے موسوم کرتے ہیں ۳۵۴ھ میں لڑائی ہوئی تھی جس میں ایک ہزار نامی سردار اور ایک سو بطریق گرفتار کئے گئے تھے عام قیدیوں کا کوئی شمار نہ تھا مال غنیمت کی کوئی حد نہ تھی۔

امیر احمد بن حسن: امیر احمد ان سب کو لئے ہوئے شہر بلرم پہنچا۔ صقلیہ میں اس کی خبر لگی تو حسن جوش مسرت میں استقبال کے لئے نکلا اثنائے راہ میں فرط مسرت سے بخار آ گیا اور اسی حالت میں جاں بحق تسلیم کر دی۔ مسلمانوں کو حسن کی اس شادی مرگ سے بے حد ملال ہوا مگر چارہ کار ہی کیا تھا صبر و شکر کر کے اہل صقلیہ نے بالاتفاق اس کے بیٹے احمد کو اس کا جانشین بنایا۔ اس جانشینی کے بعد معز نے اہل صقلیہ کی حکومت پر یعیش (حسن کے غلام) کو مقرر کیا اس سے حکومت و امارت کا بار نہ اٹھ سکا تمام امرا اور دوسرے قبائل میں لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا جو اس کے دبانے سے نہ دب سکا روز بروز بڑھتا گیا۔ رفتہ رفتہ اس کی

پھر مصر تک پہنچا تو اس نے صقلیہ کی گورنری پر ابو القاسم علی بن حسن کو اس کے بھائی احمد کی نیابت میں متعین کیا اور ۳۵۹ھ میں احمد نے طرابلس میں وفات پائی۔

ابو القاسم علی بن حسن: احمد کا بھائی ابو القاسم علی مستقل طور سے حکمران ہو گیا۔ یہ نہایت ہی نیک سیرت شخص تھا۔ ۳۷۲ھ میں ایک بڑی فوج کے ساتھ بادشاہ فرانس نے ابو القاسم پر فوج کشی کی اور [illegible] کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکال لیا۔ اس واقعہ میں مسلمانوں کو بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔ امیر ابو القاسم یہ خبر پا کر شاہ فرانس کے مقابلے کے ارادہ سے جزیرہ سے روانہ ہوا۔ جس وقت دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا ابو القاسم کو جنگ سے واپس لوٹنا مناسب معلوم ہوا۔ فرانسیسی فوجیں اپنی جگہ سے [illegible] ابو القاسم [illegible] بادشاہ [illegible] تو آپ کا [illegible] بہت تیزی سے مسافت طے کر کے امیر ابو القاسم پر [illegible] جنگ ہوئی۔ امیر ابو القاسم شہید ہو گیا۔ مسلمانوں نے [illegible] طرح حملہ کیا کہ [illegible] فرنگیوں کو بہت بری طرح سے شکست دی۔ بادشاہ [illegible] اپنی جان بچا کر اپنے خیمہ میں [illegible] کی طرف روانہ ہو گیا۔

مسلمانوں نے امیر ابو القاسم کے بعد اس کے بیٹے جابر کو اپنا حکمران بنا لیا۔ اس نے اسی وقت لشکر کو واپسی کا حکم دیا اور مال غنیمت کو [illegible] کی جانب [illegible] واپس چلا گیا۔

یہ ابو القاسم نے بارہ سال تک حکمرانی کی۔ عادل، نیک سیرت اور دیندار شخص تھا۔

جابر کے چچا زاد بھائی جعفر بن محمد بن علی بن ابو الحسین کو [illegible] نے جو اس وقت مصر کا حکمران تھا [illegible] صقلیہ [illegible] مقرر کیا [illegible] ۳۷۵ھ میں [illegible] وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا بھائی عبد اللہ بن محمد حکمران ہوا [illegible] ۳۷۹ھ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کا بیٹا ثقۃ الدولہ ابو الفتوح یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن ابو الحسین [illegible] حکومت پر [illegible] ۳۸۸ھ میں [illegible] فالج [illegible] ہو [illegible] حکومت [illegible] کی جانب [illegible] حکومت سے دستبردار ہو گیا۔

تاج الدولہ جعفر بن ثقۃ الدولہ یوسف: اس کے بیٹے تاج الدولہ جعفر بن ثقۃ الدولہ یوسف نے عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار میں لی۔ نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے حکمرانی کرتا تھا۔ اس کے بھائی علی نے ۴۰۵ھ میں بربروں اور غلاموں سے سازش کر کے مخالفت کا علم بلند کیا۔ تاج الدولہ نے یہ خبر پا کر اس کی سرکوبی پر کمر باندھی۔ دونوں میں جنگ ہوئی [illegible] علی مارا گیا۔ بربروں اور غلاموں کو [illegible] جلاوطن کر دیا۔ چند روز بعد پھر اس کی حکومت میں خلل پیدا ہو گیا۔ اس کا وزیر [illegible] محمد باغائی [illegible] جماعت کا بانی تھا اس نے عوام الناس کو [illegible] بغاوت کا علم بلند کیا [illegible] محاصرہ [illegible] تاج الدولہ سے [illegible] کی۔ ابو الفتوح ثقۃ الدولہ پالکی میں سوار ہو کر محل سے باہر نکلا [illegible] تاج الدولہ نے ان لوگوں [illegible] سے [illegible] مطلب [illegible]۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قائم اقتدار رہا اور ان کے بعد قطعاً [illegible] ہو گیا۔

امارت کلبی کا زوال [illegible]

[illegible]

امارت جزیرہ اقریطش کی [illegible] **بلوطی** [illegible]

ابوحفص بلوطی [illegible] وبعد هذا تم الكتاب والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

باب: ۳۲

امارت یمن و دول اسلامیہ

عہد نبوی میں یمن کے حالات: ہم اوپر اخبار تبابعہ کے ضمن میں بیان کر آئے ہیں کہ ملک یمن پر حکومت تبابعہ [illegible] اس کو [illegible] باذان [illegible] یہاں کا حکمران [illegible] اسلام کے قائل ہو [illegible] اس نے اسلام قبول کیا [illegible] مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باذان کو [illegible] اس کے تمام [illegible] کی حکومت عطا فرمائی باذان کا دار الحکومت صنعاء تھا [illegible] ملوک تابع [illegible] اطاعت ہونے کا اقرار کیا تھا۔

شہر بن باذان کا قتل: جب باذان نے وفات پائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو ان صوبوں پر [illegible] مقرر تھا اور صنعاء کی حکومت شہر بن باذان کو مرحمت فرمائی۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شہر بن باذان کو قتل کر کے اس کی بیوی کو اپنی زوجیت میں داخل کر لیا تھا اور یمن کے اکثر شہروں پر قبضہ ہو گیا تھا۔

اسود عنسی: اس نے [illegible] مذہب اسلام سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب اور عمال کو جو یمن [illegible] شہر بن باذان [illegible] اسود عنسی نے اپنی بیوی بنا لیا تھا [illegible] اس کے چچا زاد بھائی فیروز نے [illegible] قیس بن عبد یغوث مرادی [illegible] فیروز نے [illegible] بیوی کی اجازت سے [illegible] شہر بن باذان [illegible] کے گھر میں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

مہاجر بن امیہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق نے یمن کی حکومت پر فیروز کو [illegible] اطاعت کا حکم دیا [illegible] قیس بن مکشوح سے [illegible] ابوبکر صدیق نے

مہاجر بن امیہ نے یمن کی عنان حکومت عطا کی اس نے یمن کے مرتدین سے لڑائی کی اور اسی طرح عکرمہ بن ابی جہل نے کیا۔ پھر عبیداللہ بن عباس اور ان کے بھائی عبداللہ بن عباس مامور کئے گئے۔ اس کے بعد معاویہ نے مختلف فیروز دیلمی کو متعین کیا۔ ۵۳ھ میں اس نے وفات پائی پھر عبدالملک نے یمن کو حجاج کی گورنری میں شامل کر دیا جب کہ اسے ۷۳ھ میں جنگ عبداللہ بن زبیر پر روانہ کیا تھا پھر جب دولت عباسیہ کا دور حکومت شروع ہوا تو سفاح نے اپنے چچا داؤد بن علی کو یمن کی حکومت پر مامور کیا۔

محمد بن یزید بن عبیداللہ: جب ۱۲۲ھ میں اس نے وفات پائی تو اس کی جگہ محمد بن یزید بن عبیداللہ بن عبدالملک بن عبدالمدان مقرر ہوا غرض اسی طرح دولت عباسیہ کی جانب سے یمن پر یکے بعد دیگرے گورنر حکمرانی کرتے رہے اور یہ لوگ صنعاء کو اپنا دارالحکومت بنائے رہے یہاں تک کہ مامون کی خلافت کا زمانہ آ گیا اور ممالک اسلامیہ کے اطراف و جوانب میں طالبیوں کے ایلچیوں کا ظہور ہوا اور عراق میں جو شیعان میں سے ابوالسرایا نے محمد بن ابراہیم طباطبا بن اسمٰعیل بن ابراہیم برادر مہدی النفس الزکیہ محمد بن عبداللہ بن حسن کی امارت کی بیعت کی۔ اسی وقت امین مارا گیا اور طالبیوں نے اپنے عمال کو ہر چہار طرف پھیلا دیا پھر یہ مارا گیا اور حجاز میں محمد بن جعفر صادق کی امارت کی بیعت کی گئی۔

ابراہیم بن موسیٰ کاظم: یمن میں ابراہیم بن موسیٰ کاظم نے ۲۰۰ھ میں حکومت کا دعویٰ کیا مگر کامیاب نہ ہوا چونکہ ابراہیم ظالم اور خونریز تھا "جزار" کے لقب سے ملقب تھا خلیفہ مامون نے شاہی فوج جس یمن کی بغاوت فرو کرنے کے لئے روانہ کیا چنانچہ اس نے یمن کے تمام گرد و نواح کو پھر کھول کر تاخت و تاراج کیا یمانی رئیسوں اور سرداروں کو گرفتار کر کے دارالخلافت بغداد کو بھیج دیا۔ بغاوت و سرکشی کا مادہ منقطع ہو گیا امن و امان کی منادی پھر گئی جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

محمد بن زیاد: جب سرداران یمن جن میں محمد بن زیاد بھی تھا جو کہ عبیداللہ بن زیاد بن ابی سفیان کے اولاد سے تھا بطور وفد دارالخلافت بغداد میں خلیفہ مامون کی خدمت میں حاضر ہوئے خلافت مآب ان لوگوں کے ساتھ انتہائی لطف و عنایت سے پیش آئے اور زیاد کو علویوں کے ہاتھ سے یمن کے بچانے کی خدمت سپرد کی چنانچہ سند حکومت عطا فرما کر زیاد کو یمن کی جانب واپس کیا۔ زیاد ۲۰۳ھ میں وارد یمن ہوا اور تہامہ یمن کو بزور تیغ فتح کیا یہ وہ شہر ہے جو کہ ساحل غربی پر واقع ہے زیاد نے یہاں پر ایک شہر زبید نامی آباد کرنے کی بنیاد ڈالی۔ اور تعمیر و آباد ہونے کے بعد اسے اپنے دارالحکومت ہونے کی عزت دی اپنے غلام جعفر کو جبال کی حکومت پر مامور کیا۔ تہامہ کو اس دلیر نے متعدد لڑائیوں کے بعد عرب سے فتح کیا تھا اور عرب تہامہ سے یہ شرط کر لی تھی کہ وہ آئندہ خیل پر سوار نہ ہوں گے۔ نہایت قلیل مدت میں اس نے پورے ملک یمن پر تصرف و قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ صوبہ جات حضرموت، شحر اور دیار کندہ اس کے علم حکومت کے نیچے فرمانبردار تھے حکومت و سلطنت میں اس کا رتبہ ملوک تبابعہ کے ہم پلہ تھا۔

بنو یعفر حمیری: صنعاء دارالحکومت یمن میں بقیہ ملوک تبابعہ میں سے بنو یعفر حمیری زیر اثر حکومت دولت عباسیہ حکمرانی کر رہے تھے صنعاء کے علاوہ مخالیف الجران اور جرش میں بھی انہی کی حکومت کا جھنڈا گڑا ہوا تھا۔ بنو یعفر کا بھائی احمد بن یعفر کے بعد اس کا بھائی حکومت کر رہا تھا ان لوگوں نے محمد بن زیاد کے علم حکومت کے آگے اپنا سرنگوں کر لیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا

ابراہیم پھر اس کا بیٹا زیاد بن ابراہیم پھر اس کا بھائی ابوالجیش اسحاق بن ابراہیم یکے بعد دیگرے حکمران رہے۔ ابوالجیش اسحاق بن ابراہیم کی حکومت کافی طویل ہوئی اس نے بہت بڑی عمر پائی۔ اس نے عمر کے اسی مرحلے طے کئے۔

یحییٰ بن حسین کا خروج: عمارہ کا بیان ہے کہ اس نے یمن حضرموت اور جزائر عرب پر اسی سال حکومت کی تھی اور جب اسے خلیفہ متوکل کے مارے جانے، خلیفہ مستعین کی معزولی اور غلاموں، خانہ زادوں کے خلافت پر مستولی ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے شاہی کا دعویٰ کیا۔ سلاطین عجم کی طرح سلاطین پر سوار ہوا۔ اس کے زمانہ حکومت میں یحییٰ بن حسین بن قاسم رسی ابن ابراہیم طباطبا نے زیدیہ کی حکومت قائم کرنے کی غرض سے حملہ کیا زیدیہ سندھ سے مل آئے تھے اس کا دادا قاسم ابوسرایا کے ساتھ اپنے بھائی محمد کے خروج و قتل کے بعد سندھ چلا گیا تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا وہاں پہنچ کر اس کی نسل سے حسین پیدا اور حسین سے یحییٰ ظہور میں آیا۔ جس نے ۲۸۸ھ میں یمن میں بغاوت کی صعدہ میں مقیم ہوا۔ زیدیہ کی حکومت کی بنا ڈالی۔ صنعاء پر فوج کشی کی بنو اسعد بن یعفر کے قبضے سے نکال لیا۔ پھر بنو اسعد نے صنعاء کو اس سے چھین لیا تب یہ صعدہ کی جانب لوٹ آیا۔ اس کے گروہ والے اسے امام کے لقب سے یاد کرتے تھے اس کی نسل اس وقت تک وہاں موجود ہیں ان کے حالات ہم آگے بیان کرتے ہیں۔

ابوالجیش اسحاق: اسی ابوالجیش اسحاق کے زمانے میں عبیدیوں کی حکومت کا یمن میں ظہور ہوا۔ ۳۰۰ھ میں محمد بن فضل داعیہ جبال یمن پر جبال مذیخرہ تک قابض ہو گیا۔ ابوالجیش کے قبضہ میں مرفد سے عدن تک بیس منزلیں اور غلافقہ سے صنعاء تک پانچ منزلیں ملک یمن میں باقی رہ گئی تھیں پھر جس وقت محمد بن فضل نے اس دعوت کے ذریعہ ابوالجیش کو دبا لیا تو اطراف و جوانب کے حکمران خود مختاری کے مدعی ہو گئے۔ بنی اسعد بن یعفر صنعاء میں، سلیمان طرف عثر میں اور امام زیدی صعدہ میں خود مختار حکومت کا دعویدار بن بیٹھا۔ ابوالجیش نے بہ نظر دوراندیشی ان لوگوں کے ساتھ مصالحت کا رویہ اختیار کیا۔ اس کے بعد ۳۷۱ھ میں انتقال کر گیا۔

تجارت و آمدنی: ابن سعید کہتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ اس کے ملک کی خراج کی تعداد چار کروڑ تیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار دینار عثریہ تھے اس کے علاوہ سندھ کی کشتیوں اور عنبر پر جو کہ باب مندب اور عدن میں آتا تھا اور موتیوں کے مقامات پر جو محصول تھا اس کی بہت بڑی تعداد تھی اور جزیرہ دہلک کا خراج ان سب سے علیحدہ تھا۔ ملوک حبشہ جو کہ دریا کے اس پار تھے اس سے مصالحت اور رسم اتحاد رکھتے تھے۔

نجاح اور قیس: ابوالجیش نے وفات کے وقت ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا تھا جس کا نام عبداللہ تھا بعض ابراہیم اور بعض زیاد بتلاتے ہیں اس کی بہن اور اس کے آزاد غلام رشید حبشی نے اس کی پرورش اور اس کے ملک کا انتظام کیا کاروبار سلطنت حسین رشید حبشی کو سپرد کر دیا یہاں تک کہ ان کی حکومت ۴۰۷ھ میں ختم ہو گئی۔ یہ لڑکا مر گیا تب بنو زیاد میں سے ایک دوسرے لڑکے کو جو پہلے لڑکے سے بھی کم سن تھا حکمران بنایا ابن سعید کہتا ہے کہ عمارہ یمنی مورخ لیکن اس وجہ سے کہ حجاب اس کے متوالی تھے اس کے نام سے واقف نہیں ہو سکا۔ بعض کہتے ہیں آخری لڑکے کا نام ابراہیم تھا۔ اس کی پھوپھی نے اس کی پرورش

۱؎ مراد ابراہیم طباطبا

[illegible] ریاست [illegible] ایک شخص جو کہ حسین بن سلامہ کے آزاد غلاموں میں سے امور سلطنت کا منتظم تھا اس کی [illegible] حکومت پر قابض ہو گیا تھا۔ اس کے دو کار پرداز تھے ایک کا نام قیس اور دوسرے کا نجاح۔ بادشاہ نابالغ [illegible] نگرانی میں دیا گیا [illegible] اس نے ساتھ [illegible] بہت [illegible] ان سے [illegible] حکومت سے [illegible] اور [illegible] قیس اور نجاح [illegible] کی وجہ سے [illegible] پیدا ہوئی۔

قیس اور نجاح کی کشمکش قیس نے [illegible] بادشاہ [illegible] نجاح کی طرف [illegible] اپنا نائب (نجاح کو) [illegible] قیس [illegible] بادشاہ [illegible] نجاح [illegible] ہو [illegible] قیس [illegible] نجاح [illegible] قیس [illegible] نجاح نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] قیس [illegible] حکومت [illegible] کرایا۔

نجاح کی امارت [illegible] حکومت [illegible] مستقل [illegible] قائم [illegible] نجاح [illegible] بادشاہ [illegible] حکومت [illegible] نجاح [illegible] کا نام [illegible] ان سے [illegible] بیان کیا گیا

قاضی محمد بن علی عمرانی۔ قاضی محمد بن علی [illegible] جانب منسوب کیا جاتا [illegible] ایک [illegible] صاحب [illegible] کتاب [illegible] قاضی [illegible] کتاب [illegible] قاضی [illegible] قاضی نے [illegible] اپنے بیٹے [illegible] قاضی [illegible] کیا۔

علی بن قاضی محمد [illegible] اختیار [illegible] بعد [illegible] حکومت [illegible] وفات [illegible] امامت [illegible] اقرار [illegible] لیا۔

ابن قاضی محمد کا [illegible] [illegible] علی [illegible] کے [illegible] کیا [illegible]

[illegible]

قوم ہمدان میں سے ایک جماعت اس کے ساتھ تھی اس نے ان لوگوں کو اپنی امداد اور اس پر قائم رکھنے کی ترغیب دی ان لوگوں نے بخوشی خاطر اسے منظور کیا اور اس کے ہاتھ پر اس امر کی بیعت کر لی یہ لوگ اس کی قوم کے سرداروں میں سے تھے اور تعداد ان کی ساٹھ تھی۔ اس کے بعد علی نے مسار میں قیام اختیار کیا یہ ایک قلعہ تھا جو آس پاس میں بہت مستحکم اور مضبوط جانا جاتا تھا علی نے اس کو اپنا مرکز بنایا اور اس کی ہر چہار طرف سے ناکہ بندی کر لی اس وقت اس کا رعب داب بڑھ گیا مستنصر سے اس نے خط و کتابت کر کے اظہار دعوت کی اجازت حاصل کر لی۔

دعوت عبیدیہ کا اعلان: چنانچہ دعوت عبیدیہ کا اعلان کر کے یمن پر قبضہ کر لیا اور قلعہ مسار سے صنعاء میں جا کر قیام پذیر ہوا تھوڑے ہی دنوں میں ... یمن کو اس نے دبا لیا تھا جہاں آگے بڑھتے گئے۔ ہر طرف لوگ مطیع ہو گئے اور قلعہ ... شکست دی۔ نجاح جو زبید کا غلام اور زبید کا حکمران تھا اس کے مارڈالنے کی فکر کی بڑی جد و جہد سے ایک لونڈی کے ذریعہ سے اس نجاح کے قتل میں کامیاب ہوا اس لونڈی کو اس نے نجاح کے پاس تحفہ روانہ کیا تھا جیسا کہ ہم اوپر واقعات میں بیان کر آئے ہیں۔

اسماء بنت شہاب: اس واقعہ کے بعد علی باجازت مستنصر ... مکہ کی طرف دعوت عباسیہ کو مٹانے اور امارت مکہ کا بندوبست کرنے کی غرض سے روانہ ہوا اور صنعاء سے چلتے وقت مکرم کو اپنا نائب بنا گیا۔ روانگی کے وقت اپنے ہمراہ اپنی بیوی اسماء بنت شہاب کو بھی لیتا گیا۔ اتفاق سے سعید بن نجاح نے علی کو مار ڈالا اور اسماء کو قید کر لیا اس نے اپنے بیٹے مکرم کو خفیہ طور سے ایک خط بھیجا ... تمہیں لازم ہے کہ ... میری خبر لو ورنہ ... زندگی تلخ ہو گی۔

مکرم اور سعید بن نجاح کی جنگ: مکرم یہ خبر پا کر صنعاء سے تین ہزار کی جمعیت سے روانہ ہوا ... مقابلہ پر آئے ... مکرم کے ... حبشیوں کو بڑی شکست ہوئی سعید بن نجاح بھاگ کر ... مکرم اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ وہ ایک طاق کے قریب بیٹھی ہوئی ہے جس میں علی اور اس کے بھائی کا سر رکھا ہوا ہے مکرم نے ان سروں کو اتار کر دفن کرایا اور اپنے ماموں اسعد بن شہاب کو سعید بن نجاح کی جگہ تہامہ پر جیسا کہ وہ پہلے مقرر کیا تھا زبید میں قیام کرنے کی ہدایت کی اور اپنی ماں کو لے کر صنعاء کی جانب لوٹ گیا یہ عورت نہایت دانشمند ... مکرم کے ملک کا انتظام کرتی تھی ... اسعد بن شہاب نے تہامہ کا تمام مال جمع کر کے اپنے وزیر احمد بن سالم کی معرفت صنعاء روانہ کیا اسماء نے اسے اہل عرب پر تقسیم کر دیا۔ پھر ... میں اس نے وفات پائی۔

صنعاء پر عمران بن فضل کا قبضہ: زبید مکرم کے قبضہ سے نکل گیا ... سعید بن نجاح نے مکرم سے زبید واپس لے لیا۔ جب مکرم ... ذی جبلہ چلا آیا اور صنعاء پر عمران بن فضل ہمدانی کو متعین کیا عمران صنعاء کو دبا بیٹھا مرتے دم تک اس ملک کی حکمرانی ہو گئی اس کے بعد اس کا بیٹا احمد حکمران ہوا اس نے اپنے کو سلطان کے لقب سے ملقب کیا ... اس لقب سے مشہور و معروف ہوا اس کے بعد اس کا بیٹا حاتم بن احمد نے حکومت کی ... اس کے بعد صنعاء میں کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جس کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا یہاں تک کہ ... جب کہ انہیں

بو ہاشم نے مکہ میں مغلوب کیا تھا صنعاء پر قبضہ حاصل کیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔

مکرم کی ذی جبلہ کو روانگی: جب مکرم صنعاء سے ذی جبلہ چلا آیا تو اس کی ماں اسماء کے بعد اس کی بیوی سیدہ بنت احمد حکومت وسلطنت کا انتظام کرنے لگی یہ ذی جبلہ وہ شہر ہے جسے عبداللہ بن محمد صلیحی نے ۴۵۸ھ میں آباد کیا تھا۔ مکرم نے اپنی بیوی کے اشارہ وہدایت کے مطابق صنعاء چھوڑ کر ذی جبلہ کی سکونت اختیار کی تھی یہاں پر اس نے دار العز ثانی ایک بہت بڑا محل بنوایا سعید بن نجاح کے قتل کی تدبیریں اور حیلے نکالے بالآخر اس میں اسے کامیابی ہوئی جیسا کہ نجاح کے حالات میں ہم بیان کریں گے۔

منصور بن احمد اور سیدہ بنت احمد۔ مکرم جب تک زندہ رہا لذات دنیا میں معروف اور اپنی بیوی کی حسن آرائی میں مشغول رہا۔ جس وقت اس کا ۴۸۴ھ میں زمانہ وفات قریب آیا تو اپنے ابن عم منصور بن احمد مظفر بن علی صلیحی والی قلعہ اشیح کو اپنا ولی عہد بنایا۔ مکرم کے انتقال کے بعد منصور اپنے قلعہ میں مقیم رہا اور سیدہ بنت احمد ذی جبلہ میں ٹھہری رہی۔ منصور نے اس سے اپنے نکاح کا پیام دیا اس نے انکار کیا اس بنا پر اس نے اس کا ذی جبلہ میں محاصرہ کر لیا۔ سلیمان بن عامر (سیدہ کا رضاعی بھائی) یہ سن کر ذی جبلہ آیا اور اس سے یہ ظاہر کیا کہ مستنصر والی مصر نے تمہارا عقد منصور سے کر دیا ہے اور اس کے حکم سے اسے مطلع کرتے ہوئے یہ آیہ کریمہ ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ﴾ کی تلاوت کی اور یہ کہا کہ امیر المومنین نے تمہارا نکاح اپنے والی منصور ابی حمیر یعنی مظفر بن علی صلیحی سے بعوض مہر ایک لاکھ دینار اور پچاس ہزار تحائف وہدایا کے کر دیا جس قدر نکاح منعقد ہو گیا چنانچہ منصور قلعہ اشیح سے ذی جبلہ میں آیا ہے سیدہ یہ سن کر راضی ہو گئی منصور اس سے دار العز میں ہم خواب ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ سیدہ اپنی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی کا لباس پہن کر منصور کے سرہانے کھڑی ہو گئی اور تمام شب کھڑی رہی منصور نے اس کی طرف آنکھ تک نہ اٹھائی۔ صبح ہوتے ہی اپنے قلعہ کا راستہ لیا اور سیدہ ذی جبلہ میں رہ گئی۔

مفضل بن ابی البرکات: سیدہ کے کاروبار سلطنت کا منتظم مفضل بن ابی البرکات نامی ایک شخص تھا جو صلیحی کا ہمراہی اور قبیلہ یام سے تھا۔ اس نے اپنے کنبہ والوں کو طلب کر کے ذی جبلہ میں ٹھہرایا اور ان کے ذریعہ سے حکومت وسلطنت کی نگرانی کرنے لگا۔ سیدہ موسم گرما میں تعکر چلی جاتی تھی یہاں اس کا خزانہ اور مال واسباب کا ذخیرہ تھا پھر جب سردی کے ایام آ جاتے تو ذی جبلہ واپس آتی۔ ایک مرتبہ مفضل بقصد جنگ نجاح اکیلا روانہ ہوا تعکر میں فقیہ ملقب بہ جمل کو قلعہ کی ایک جماعت کے ساتھ چھوڑ گیا۔ انہی فقیہوں میں ابراہیم بن زید ابن عم اور عمارہ شاعر تھا ان لوگوں نے جمل کے ہاتھ پر دعوت حکومت عباسیہ کے خروج و اصرار کرنے کی بیعت کی۔ کسی ذریعہ سے مفضل کو اس کی خبر لگ گئی اثناء راہ سے لوٹ آیا اور ان سب کا محاصرہ کر لیا۔ خولان یہ سن کر محصورین کی کمک کو آ پہنچے۔ مفضل نے روزانہ جنگ سے محصورین کو تنگ کرنا شروع کیا ابھی کوئی نتیجہ ظاہر ہونے نہ پایا تھا کہ ۵۰۴ھ میں بحالت محاصرہ مفضل کا انتقال ہو گیا اس کے بعد سیدہ آ گئی اور اس نے محصورین کو ایک اقرار پر قلعہ کے دروازے کھولنے پر راضی کیا چنانچہ محصورین نے قلعہ کے دروازے کھول دئیے لڑائی موقوف ہو گئی اپنے وعدے کو پورا کیا اور مفضل کے لڑکوں کی تسلی ہوئی۔

عمران بن زرخولانی: اسی زمانے سے قلعہ تعکر پر عمران بن زرخولانی اور اس کا بھائی سلیمان قابض ہو۔ اور عمران مفضل کی جگہ سپہ دار پر غالب ہو گیا تھا جب یہ مر گئی تو عمران اور اس کا بھائی سلیمان قلعہ تعکر پر متمکن عمران بن بیٹھا۔ منصور بن مفضل بن ابی البرکات نے ذی جبلہ پر قبضہ کر لیا اور اس نے اسے داعی زریعی والی عدن کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جیسا کہ آپ آئندہ پڑھیں گے اور قلعہ اشیخ میں جا کر بیٹھ رہا جس پر داعی منصور سبا بن احمد کا قبضہ تھا اور یہ یوں ہوا کہ ۵۴۶ھ میں منصور کے مرنے پر اس کے لڑکوں میں مخالفت کا مادہ پھیلا۔

علی بن منصور سبا: ان میں سے علی نامی ایک لڑکے نے قلعے پر قبضہ کر لیا۔ ابن مفضل بن ابی البرکات اور سپہ دار سے لڑنے لگا بالآخر یہ لوگ اس کی فتنہ انگیزی اور بد دیانتی والی چالوں سے تنگ آ گئے۔ مفضل نے کچھ مٹھائی ٹوکری میں زہر رکھ کر بطور تحفہ اس کے پاس بھیجا جس کے کھانے سے وہ مر گیا اور لوگوں کو اس کے شر و فساد سے نجات مل گئی۔ بنو ابی البرکات نے اشیخ اور اس کے قلعوں کو بنو مظفر سے چھین لیا پھر اس نے قلعہ ذی جبلہ کو داعی زریعی والی عدن کے ہاتھ ایک لاکھ دینار پر فروخت کر ڈالا اور بیٹھ۔ یکے بعد دیگرے ان قلعوں کو فروخت کرتا گیا یہاں تک کہ اس کے قبضے میں سوائے قلعہ تعکر اور کوئی قلعہ باقی نہ رہ گیا جسے ابن مہدی کی حکومت کے علی بن مہدی نے اس سے بزور لے لیا اس نے سو برس کی عمر پائی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

باب: ۲۲

امارت زبید

بنی نجاح کے حکمران

بنی نجاح: چونکہ صلیحی نے نجاح کو ایک لونڈی کے ذریعے ۴۵۲ھ میں زہر دے کر مار ڈالا تھا اسی غرض کے حاصل کرنے کے لئے اس نے اس کے پاس بھیجا تھا اور زبید پر کامیابی کے ساتھ اس نے بلا مقابلہ قبضہ حاصل کر لیا جیسا کہ آپ پڑھ آئے ہیں۔ نجاح کے تین لڑکے تھے۔ معارک، سعید اور جیاش۔ معارک نے اپنے باپ کے مارے جانے کے بعد خودکشی کر لی۔ سعید و جیاش نے جزیرہ دہلک میں جا کر پناہ لی اور وہیں قیام پذیر ہو کر لوگوں کو قرآن اور دیگر علوم کی تعلیم دینے لگے۔ بعد ازاں سعید اپنے بھائی جیاش سے رنجیدہ ہو کر زبید چلا آیا اور زمین کے اندر ایک تہ خانہ بنا کر رہنے لگا۔ جب اس کا غصہ ختم ہوا تو اپنے بھائی جیاش کو بلا بھیجا۔ جیاش نے بھی زبید میں پہنچ کر اسی تہ خانہ میں قیام کیا۔

صلیحی کا خاتمہ: اس کے بعد مستنصر خلیفہ مصری کی حکومت کو اوائل ۴۷۳ھ میں محمد بن جعفر امیر مکہ نے مکہ سے منقطع کر دیا۔ مستنصر نے صلیحی کو محمد بن جعفر سے جنگ کرنے اور اسے مکہ سے نکال دینے اور حکومت علویہ قائم کرنے کے لئے لکھا۔ اس حکم کے مطابق صلیحی فوجیں آراستہ کر کے ۴۷۳ھ میں مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوا۔ سعید اور اس کے بھائی جیاش کو موقع مل گیا، تہ خانہ سے نکل کر ظاہر ہو گئے۔ کسی ذریعہ سے اس کی خبر صلیحی تک پہنچی۔ صلیحی نے ایک فوج جس میں پانچ ہزار سوار تھے سعید اور جیاش کو گرفتار کرنے اور قتل کر ڈالنے کی غرض سے روانہ کی۔ ادھر سعید اور جیاش تہ خانہ سے نکل کر صلیحی کے تعاقب میں انتہائی سرگرمی سے کوچ کرتے چلے جاتے تھے، رفتہ رفتہ اس کے لشکر کے قریب پہنچ گئے۔ مقام مہجم میں صلیحی پر ان دونوں بھائیوں نے شب خون مارا۔ صلیحی کو اس کی قطعی خبر نہ تھی اور وہ مکہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ لشکر میں بھگدڑ مچ گئی، ساری فوج منتشر ہو گئی۔ صلیحی اثنائے جنگ میں مارا گیا۔ جیاش نے خود اپنے ہاتھ سے ۴۷۳ھ میں اس کی زندگانی کا خاتمہ کیا۔ اس کے بعد عبداللہ صلیحی برادر علی ایک سو ستر ارکان خاندان صلیحی کے ساتھ مارا گیا۔ علی کی بیوی اسماء بنت شہاب اور ایک سو چالیس ملوک قحطانی جنہیں اس نے یمن میں مغلوب کر دیا تھا گرفتار کر لئے گئے۔ خاتمہ جنگ کے بعد ایک دستہ فوج اس لشکر کے زیر کرنے کے لئے روانہ کیا گیا جسے صلیحی نے جیاش اور سعید سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ صلیحی کے اس لشکر نے ان واقعات سے مطلع ہو کر ہتھیار ڈال دیئے۔ بعد ازاں سعید اور جیاش کے علم

حکومت کے آگے اپنا سر جھکا دیا۔

سعید بن نجاح کا زبید پر قبضہ: اس کے بعد سعید نے زبید کی جانب کوچ کیا، اس وقت زبید کی حکومت پر اسعد بن شہاب تھا اور زبید میں صلیحی کا مامور تھا، اسعد یہ خبر پا کر زبید چھوڑ کر صنعاء کی طرف بھاگ گیا۔ سعید کامیابی کا جھنڈا لئے ہوئے زبید میں داخل ہوا اور جب صلیحی کی اس کے آگے آگے ایک ہودج میں تھی اور اس کا بھائی کا سر اسماء کے روبرو نیزہ پر رکھا ہوا تھا۔ سعید نے زبید میں پہنچ کر اسماء کو ایک مکان میں اتارا اور صلیحی اور اس کے بھائی کے سروں کو مکان کے ایک طاق میں جس کے قریب اسماء بیٹھی ہوتی تھی رکھوا دیا، لوگوں کے دل سعید کے ظلم و رعب سے کانپ اٹھے، اس نے اپنے کو نصیر الدولہ کے لقب سے ملقب کیا اور جس قدر قلعے صلیحی کے گورنروں کے قبضہ میں تھے سب پر بزور تیغ قبضہ کر لیا۔

مکرم اور سعید کی جنگ: اسماء نے ان واقعات سے اپنے بیٹے مکرم کو مطلع کیا۔ مکرم نے ایک سرحدی قلعہ دار کو سعید کے پاس بھیجا، اس قلعہ دار نے سعید کو صنعاء پر فوج کشی کرنے کی ترغیب دی اور فتح کرا دینے کا وعدہ کیا، چنانچہ سعید نے بیس ہزار حبشیوں کی جمعیت سے صنعاء کے فتح کی امید میں کوچ کیا۔ مکرم بھی صنعاء سے اس کی جانب بڑھا۔ دونوں سے خونریزی ہوئی، اتفاق یہ کہ سعید کو اس معرکہ میں شکست ہوئی میدان جنگ سے بھاگا تو زبید دونوں کے درمیان حائل ہو گیا مجبور ہو کر سعید نے جزیرہ دہلک کا راستہ لیا، مکرم فتح مندی کے ساتھ زبید میں داخل ہوا اپنی ماں کی خدمت میں گیا، دیکھا کہ وہ ایک طاق کے قریب بیٹھی ہوئی ہے اور طاق میں صلیحی اور اس کے بھائی کا سر رکھا ہوا ہے، دونوں سروں کو دفن کرایا، اپنے ماموں اسعد کو ۴۷۵ھ میں زبید کی حکومت پر مامور کیا۔

سعید بن نجاح کا قتل: اس کے بعد فارغ ہو کر مکرم نے عبداللہ بن یعفر والی قلعہ شعر کو لکھ بھیجا کہ تم سعید کو مکرم کے قبضے سے ذی جبلہ کے نکال لینے کی ترغیب دو اور اسے یہ پٹی پڑھاؤ کہ مکرم اپنی خواہشات نفسانی میں مصروف ہے اور اس پر اس کی بیوی غالب ہو رہی ہے وہ تمہارا مقابلہ ہرگز نہ کر سکے گا۔ چنانچہ عبداللہ بن یعفر نے سعید کو لکھ کر ذی جبلہ کے قبضے پر تیار کر دیا۔ سعید تیس ہزار حبشی فوج کے ساتھ ذی جبلہ کی جانب بڑھا، مکرم نے قلعہ شعر کے پیچھے اپنی فوج کو کمین گاہ میں بٹھا دیا، جوں ہی سعید کمین گاہ سے بڑھا مکرم کی فوج نے کمین گاہ سے نکل کر دفعتہ حملہ کر دیا، سعید کی فوج گھبرا کر بھاگ کھڑی ہوئی سعید مارا گیا، مکرم نے اس کا سر کاٹ لیا اور اسی طاق میں لا کر رکھا جس میں اس کے باپ صلیحی کا سر رکھا گیا تھا۔ سعید کے مارے جانے سے مکرم کی حکومت کو استحکام حاصل ہو گیا۔ حبشیوں کی حکومت کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔

جیاش کا فرار: جیاش، خلف بن ابی الطاہر اموی کے ساتھ جو اس کے بھائی کا وزیر تھا بھاگ کر عدن پہنچا اور جب عدن میں پناہ کی صورت نہ دیکھی تو دونوں ہندوستان پہنچ گئے چھ ماہ تک وہیں ٹھہرے رہے۔ وہیں ایک کاہن سے ملاقات ہوئی جو سمرقند سے آیا ہوا تھا اس کاہن نے ان لوگوں کو آئندہ عروج کی خوشخبری دی۔ یہ دونوں پھر لوٹ کر یمن آئے، وزیر خلف نے زبید میں پہنچنے سے پیشتر مکرم کے مرنے کی خبر مشہور کر دی اور اپنی ذات کے لئے امن کی درخواست کی، امن کے حاصل کرنے کے بعد ایک روز شب کے وقت جیاش بدلے ہوئے لباس میں آ پہنچا اور دونوں ایک مدت تک چھپے رہے، ان دنوں زبید کی حکومت پر اسعد بن شہاب (مکرم کا ماموں) مامور تھا اور اس کی نیابت میں علی بن القم وزیر مکرم تھا۔ [illegible] مکرم اس کی حکومت سے

چنانچہ اس کے وزیر قلب نے اس سے مطلع ہو کر اس کے بیٹے حسین سے دوستانہ مراسم پیدا کیے اور شب میں اس کا شریک رہنے لگا۔ فرصت کے وقت دونوں شطرنج کھیلا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ اس کی آمد ورفت حسین کے باپ (علی بن قم) کے پاس بھی شروع ہوگئی ایک نے دوسرے سے اپنے دلی خفا کا اظہار کیا چونکہ علی کے دل میں بھی آلِ نجاح کی ہواخواہی سمائی ہوئی تھی باہم دونوں نے قسمیں کھائیں۔

جیاش کا زبید پر قبضہ۔ اس اثناء میں جیاش اپنے حبشی ہواخواہوں کو جمع کر رہا تھا اور ان لوگوں کو مال وزر دیتا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کے پاس پانچ ہزار حبشی جمع ہو گئے جیاش نے ۴۸۲ھ میں ان لوگوں کی پشت پناہی سے زبید پر حملہ کر دیا اور دارالامارت پر قبضہ کر کے ابھی حکومت پر جم گیا۔ اسعد بن شہاب کو اس وجہ سے کہ کسی زمانہ میں اس سے مراسم تھے رہا کر دیا اس وقت سے زبید میں پھر عباسیوں کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا اور صلیحی فقط صعید یمن کا خطبہ پڑھتے تھے اور قوم بیٹھے عرب کو زبید پر حملہ کرنے کی غرض سے بھڑکاتا رہتا تھا یہاں تک کہ جیاش نے پانچویں صدی کے شروع میں وفات پائی اس کی کنیت "ابو الطامی" تھی عدل وانصاف کی صفت سے متصف تھا۔

فاتک بن جیاش اس کے بعد اس کا بیٹا فاتک امیر بنا دیا گیا۔ یہ ابھی بالغ نہیں ہوا تھا فقط ایک کمسن بچہ تھا اور عمائدین دولت اس کے ملک کا انتظام کرنے لگے۔ اس کا چچا ابراہیم اس سے جنگ کرنے کے لئے آیا۔ دونوں حریف کی فوجیں برسر پیکار ہوئیں عبدالواحد نے شہر پر حملہ کیا منصور (فاتک کا وزیر) نے مفضل بن ابی البرکات والی تعز سے امداد کی درخواست کی چنانچہ مفضل اپنی فوج کے ساتھ اس کی کمک پر آیا مگر اثناء راہ سے یہ خبر پا کر کہ اہل تعز نے بغاوت کر دی ہے لوٹ گیا منصور اس وقت سے برابر زبید پر حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ ۵۱۷ھ میں ابو منصور عبداللہ نے اسے زہر دے کر مار ڈالا اور خود سلطنت کی حکمرانی کرنے لگا مگر درپردہ آلِ نجاح کی بیخ کنی کرتا جاتا تھا تھوڑے دن بعد فاتک کی ماں قتل کے ڈر سے بھاگ گئی اور چند دن شہر کا ہنگامہ فساد ختم ہو گیا۔

ابو منصور عبداللہ: ابو منصور ایک جوانمرد، شجاع، صاحب عزم، ہمت شخص تھا۔ دشمنوں کے ساتھ ہمیشہ تیغ آزما ہوتا رہا۔ ابن نجیب سیف علوی سے متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ یہ وہی شخص ہے جس نے زبید میں فقہ کا مدرسہ قائم کیا تھا اور حبشیوں کی آسانی کے لئے کئی تدبیریں نکالی تھیں بعد مبارک بنت جیاش سے اس نے تعلق و قرابت کا عقد کر لیا اس نے موقع پا کر اس کے عضو تناسل پر زہر آلود نشتر سے مس کر دیا تھا سارا گوشت جھڑ گیا اور اس نے جان بحق تسلیم کر دی۔

علی بن مہدی خارجی کا زبید پر قبضہ اس کے مرنے پر فاتک کے قلمدان وزارت کا زریق مالک ہوا جو نجاح کا آزاد کردہ غلام تھا۔ مورخ کہتا ہے کہ یہ شخص بڑا شجاع دلیر اور جنگ آور تھا اور فاتک کی ماں کے آزاد غلاموں سے اور اس کے مخصوص آدمیوں میں سے تھا۔ مورخ کہتا ہے کہ ۵۳۱ھ میں فاتک بن منصور نے وفات پائی اس کے بعد اس کا ابن عم حکمران ہوا اس کا قلمدان وزارت سرور کو سپرد کیا گیا یعنی اس کے امور سلطنت کے سیاہ وسفید کرنے کا مالک تھا اور دشمنوں کے مقابلہ پر جاتا تھا۔ یہ اکثر اوقات مسجد میں رہتا تھا۔ علی بن مہدی خارجی نے سازش سے اسے مسجد میں جب کہ نماز پڑھ رہا تھا جمعہ کے دن بارھویں صفر ۵۵۱ھ میں قتل کرا دیا۔ سلطان نے قاتل کو اس کے قصاص میں لینے کی طرف توجہ کی چنانچہ اہل مسجد کی ایک جماعت

کو قتل کرا دیا بعد ازاں آپ بھی اتفاق سے مر گیا۔ حکومت و سلطنت میں اضطراب پیدا ہو گیا علی ابن مہدی نے بھی اس سے مطلع ہو کر چڑھائی کی اور زبید والوں سے ان لوگوں نے معرکہ آرا ہو کر نہایت شدت سے تنگ کا محاصرہ کر لیا۔

بنی نجاح کا محاصرہ محصورین نے شریف منصور احمد بن حمزہ سلیمانی والی صعدہ سے امداد کی درخواست کی شریف منصور نے اس شرط سے کہ یہ لوگ اسے زبید پر قبضہ دے دیں اور اپنے بادشاہ فاتک بن محمد کو مار ڈالیں مدد دی ان لوگوں نے فاتک بن محمد کی زندگی کا ۵۵۳ھ میں خاتمہ کر دیا اور شریف بن منصور کو اپنا حکمران تسلیم کر لیا۔ اتفاق سے یہ بھی علی بن مہدی کے مقابلہ سے مجبور ہو گیا اور رات کے وقت چپ کر زبید سے اپنے محل کو چلا گیا۔ علی بن مہدی نے ۵۵۴ھ میں زبید پر قبضہ کر لیا اور زبید سے آل نجاح کی حکومت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ والملک والبقاء للہ

باب: [illegible]

امارت عدن

دولت بنی زریع

[illegible] غالب آ گئے۔

[illegible]

وقت کے تھوڑے سے ہی دنوں بعد اعز مر گیا تب بلال نے محمد بن سبا کو ذی جبلہ بلا بھیجا۔

محمد بن سبا: چنانچہ چند دن کے بعد محمد بن سبا عدن میں آ پہنچا۔ اسی زمانہ میں مصر سے سند حکومت اعز کے نام آئی ہوئی تھی بلال نے اس کا نام مٹا کر محمد بن سبا کا نام لکھ دیا اس کے القاب میں "الداعی المعظم المتوج المکین السیف امیر المؤمنین" وغیرہ الفاظ لکھے جاتے تھے بلال نے اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تھا اور بہت سا مال و زر قرابت شامل میں تھا اسے جہیز میں دے دیا۔ اس کے بعد بلال نے قضا ادا اور بے شمار مال چھوڑ کر سفر آخرت اختیار کیا محمد بن سبا اس کا مالک و وارث ہوا اس نے سب مال و زر کو داد و دہش اور سخاوت میں صرف کیا۔ منصور بن مفضل بن ابی البرکات سے قلعہ ذی جبلہ کو خرید لیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اور قابض ہو گیا یہ قلعہ کسی زمانے میں صلیحی بادشاہوں کا دار الحکومت تھا۔ ذی جبلہ کی خریداری کے بعد سیدہ بنت عبداللہ صلیحی سے عقد کیا اور ۵۴۸ھ میں راہی ملک آخرت ہوا۔

عمران بن محمد: اس کے بیٹے عمران بن محمد بن سبا نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ یاسر بن بلال اس کی حکومت و سلطنت کا منتظم ہوا ۵۶۰ھ میں اس نے وفات پائی دو چھوٹے لڑکے چھوڑ گیا۔ ایک کا نام محمد تھا اور دوسرے کا نام ابو السعود۔ یاسر نے ان دونوں کو قصر دارت میں قید کر دیا اور حکومت و سلطنت پر قابض ہو گیا یاسر کے مزاج میں سخاوت کا مادہ زیادہ تھا شعراء کو جو اس کی مدح کرتے اور اس کے پاس بطور وفد حاضر ہوتے بہت کچھ کھول کر دے دیتا تھا ابن قلاقس شاعر اسکندریہ نے مدح کی تھی اس کے ان قصائد میں سے جو اس نے اس کی مدائح میں کہے تھے ایک شعر یہ ہے

سافر اذا حاولت قدرا
سار الہلال فصار بدرا

دولت بنی زریع کا خاتمہ: یہ ملوک زریعین کی آخری یادگار رہا جس وقت سیف الدولہ برادر صلاح الدین (فاتح بیت المقدس) یمن میں ۵۶۹ھ میں داخل ہوا تھا اور اس پر قابض ہو کر عدن کی جانب آیا اور اس پر قابض ہوا تو یاسر بن بلال کو قید کر لیا۔ اسی زمانے سے دولت بنی زریع کا سلسلہ ختم ہو گیا اور یمن علم خلافت عباسیہ کا مطیع ہو گیا اور اس کے گورنران بنو ایوب اس کی طرف سے اس ملک پر حکومت کرنے لگے جیسا کہ ہم آئندہ ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

شہر جوہ جو عدن کے قریب واقع ہے اسے ملوک زریعین نے آباد کیا تھا جب دولت بنی ایوب کا دور آیا تو وہ لوگ اسے چھوڑ چھوڑ کر پہاڑوں میں چلے گئے جیسا کہ آپ آئندہ پڑھیں گے۔

باب: ٦ [illegible]

امارتِ یمن

دولتِ بنو مہدی خارجی

علی بن مہدی حمیری: یہ شخص خاندان سواحل زبید سے تھا، علی بن مہدی [illegible] کا باپ مہدی نیک و پرہیزگار [illegible] تقویٰ اور زہد میں مشہور [illegible] اس کے بیٹے نے [illegible] تقویٰ [illegible] نام پیدا کیا [illegible] سے ملاقات [illegible] صحبت حاصل کیا [illegible]

علی بن مہدی کا عروج: [illegible]

علی بن مہدی کا خروج: [illegible]

میں قیام پذیر ہوا یہ علاقہ انتہا دشوار گزار پہاڑ پر واقع تھا اس کی چڑھائی بے حد مشکل تھی دن بھر میں کوئی شخص اس پر چڑھ سکتا تھا۔ شاہراہ میں بڑے بڑے عمیق اور تنگ غار اور تاریک وادیاں تھیں اس نے ان لوگوں کو انصار کا خطاب دیا اور جو لوگ اس کے ہمراہ تہامہ سے گئے ہوئے تھے ان کو مہاجرین کہنا شروع کیا۔ انصار میں سے ایک شخص کو جس کا نام سبا تھا اور مہاجرین میں سے ایک دوسرے شخص کو جس کا نام شیخ الاسلام تھا (اس کا اصل نام توبہ تھا) عہدہ نیابت عطا کی۔ ان کے سوا اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے عربان تہامہ پر قتل و غارت گری کی۔ اطراف زبید کی ویرانی اور بربادی کی اسے معقول صورت سے مدد ملی چنانچہ اس نے اس کے قریب و جوار کو لوٹ لیا اور تمام مقتول و مجروحین کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ اس لوٹ مار کا اثر آہستہ آہستہ قلعہ والوں تک پہنچ گیا جو زبید سے نصف منزل پر تھا تب اس نے سرور کے قتل کی تدبیریں شروع کیں۔ جو حکومت بنی نجاح کا وزیر تھا اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ سرور کے قتل کرنے کے بعد اہل زبید کو اپنے حملوں اور غارت گری سے تنگ کرنے لگا۔ عمارہ لکھتا ہے کہ اس نے زبید پر ستر حملے کئے تھے اور ایک زمانہ دراز تک اہل زبید کا محاصرہ کئے رہا۔

علی بن مہدی کا زبید پر قبضہ: اہل زبید نے شریف احمد بن حمزہ سلیمانی والی صعدہ سے امداد طلب کی شریف احمد نے اس کی امداد پر کمر ہمت باندھی مگر ان سے سردار فاتک کے مار ڈالنے کی شرط کر لی تھی۔ ان لوگوں نے اپنے بادشاہ فاتک کو ۵۵۳ھ میں مار ڈالا اور شریف احمد کو اپنی نیابت کی کرسی پر متمکن کیا شریف احمد ابن مہدی کے حملوں سے زبید نہ بچا سکا۔ تنگ آ کر بھاگ کھڑا ہوا چنانچہ علی بن مہدی نے ماہ رجب ۵۵۴ھ میں زبید پر قبضہ کر لیا تین مہینے حکومت کر کے دنیا سے خلد آشیاں ہو گیا۔

علی بن مہدی کے عقائد و کردار: یہ اپنے کو "الامام المہدی امیر المومنین قامع الکفرۃ والملحدین" کے لقب سے ملقب کرتا تھا۔ خوارج کے مذہب کا پابند تھا اس کے علاوہ بہت سے قواعد اور اصول اس نے اپنے مذہب کے بنائے تھے جس کے ذکر سے لاحاصل طوالت ہوگی شراب نوشی کے جرم پر قتل کرا دیتا تھا۔ عمارہ کہتا ہے کہ جو شخص اس کے قبلہ میں سے اس کی مخالفت کرتا تھا اسے مار ڈالتا اس کی عورتوں کو بے پردہ اور حلال سمجھتا اور ان کے لڑکوں و لڑکیوں کو غلام بنا لیتا تھا اس کے مریدین اور معتقدین اس کو معصوم اور نیکی کا معتقد اور قائل تھے ان کے مال و اسباب اس کے قبضہ میں رہتے تھے ان کی ضروریات کے اوقات میں صرف کرتا تھا اس کی موجودگی میں وہ لوگ نہ تو کسی مال کے مالک ہوتے اور نہ کسی گھوڑے اور ہتھیار کے۔ ہمراہیوں میں سے جو شخص میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوتا اسے مار ڈالتا تھا زانی، شراب خوار اور گانا سننے والوں کو سزائے موت دیتا تھا جو شخص نماز جماعت سے تاخیر کرتا تھا اور جو شخص اس کے وعظ و پند میں حاضر نہ ہوتا پکڑا جاتا اسے بھی سزائے موت دیتا فروعات میں حنفی المذہب تھا۔

عبدالنبی بن علی: اس کے مرنے پر اس کا بیٹا عبدالنبی حکمران ہوا عبدالنبی نے زبید سے نکل کر پورے ملک یمن پر قبضہ کر لیا۔ ان دنوں یمن میں بائیس خود سر حکومتیں تھیں۔ عبدالنبی نے ان سب کو اپنا مطیع بنا لیا تھا صرف عدن باقی رہ گیا تھا اس پر بھی اس نے خراج قائم کر رکھا تھا۔ جب شمس الدولہ توران شاہ (برادر سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس) ۵۶۹ھ میں یمن کی

طرف آیا اور اس نے حکومت و سلطنت پر جو اس وقت یمن میں تھی قابض ہو گیا [illegible] اور مصر کی طرف کی آزمائش کی اور اس سے بے حد مال [illegible] زبید [illegible] اور عدن کی طرف گیا اور اس نے عدن پر قبضہ کر لیا پھر زبید میں آ کر قیام پذیر ہوا اور اسے اپنا دار الحکومت بنا لیا پھر اسے [illegible] کے پہاڑوں میں ایک مقام کی تلاش کی جانب [illegible] گئی [illegible] اس کے ساتھ ساتھ [illegible] کا ایک گروہ اسی غرض کے لئے تھا [illegible] نے بالآخر مقام [illegible] کیا اس نے وہاں پر شہر آباد کیا اور وہیں قیام پذیر ہو گیا اس وقت سے اس مقام [illegible] حکومت ہونے کا [illegible] اس کے بیٹوں اور اس کے [illegible] نے بھی اسے اپنا مرکز حکومت بنا رکھا جیسا کہ آئندہ ان کے حالات میں بیان کیا جائے گا۔

دولت بنی مہدی کی خانہ جنگی کا خاتمہ: بنی مہدی کی حکومت و سلطنت ختم ہونے سے عرب کی حکومت کا [illegible] خاتمہ ہو گیا اور ان کے خاص [illegible] کے قبضہ میں [illegible] کا عنوان حکومت چلی گئی۔ اب ہم [illegible] اور [illegible] کے شہروں کے حالات کے [illegible] سے تحریر کریں گے جیسا کہ [illegible] نے [illegible] طرف اشارہ کیا ہے۔

باب: ۴۷

بلاد یمن

تہامہ و جبال۔ یمن جزیرۂ عرب کا ایک ٹکڑا ہے جو دو مختلف حصوں پر باعتبار طرف منقسم تھا یعنی تہامہ اور جبال۔ تہامہ میں بڑا شہر تھی ایک ولایت زبید دوسری مملکت عدن تھا۔ ہے جبال سے ہمارا مقصد مراد ہے جو دو فصیلوں سے ملاحی جزیرے کے جنوب میں واقع ہے جس کی ایک سمت حجاز سے ملی ہوئی ہے اور دوسری جانب آب قلزم عدن اور بحر ہند سے ملحق ہے۔ ابن سعید نے لکھا ہے کہ جزیرہ عرب اقلیم اول میں ہے جنوب کی طرف سے بحر ہند گھیرے ہوئے ہے اور اس کے مغرب میں بحر قلزم واقع ہے اور مشرق کی طرف بحر فارس ہے زمانہ قدیم میں ملک یمن تبابعہ کا تھا۔ ملک حجاز سے زیادہ سرسبز و شاداب ہے۔ اس کے اکثر باشندے قحطانی ہیں ان کے علاوہ عرب اولیٰ کی اولاد بھی یہاں رہتی تھی۔ ان دنوں اس کی امارت حکومت بنی رسول خدام بنو ایوب کے قبضہ اقتدار میں ہے ان کا دارالحکومت تعز میں ہے پہلے یہ لوگ ... میں رہتے تھے اور صعدہ یمن اور زبید میں اسماعیلیہ تھے ان ہی زبید مملکت یمن کا ایک حصہ ہے۔ اس کے شمال میں ملک حجاز ہے جنوب میں بحر ہند ہے اور مغرب کی طرف بحر احمر واقع ہے۔ محمد بن زیاد نے عہد حکومت خلیفہ مامون ۲۰۴ھ میں اسے آباد کیا یہ ایک شہر پناہ تھا جس کے چاروں طرف شہر پناہ کی بلند دیواریں کھنچی وقامت کھڑی ہوئی تھیں وسط شہر میں ایک نہر بہتی تھی۔ شہر اس وقت حکومت بنی رسول میں داخل ہے۔ اس شہر پر ملوک بنی زیاد اور ان کے خدام کا قبضہ تھا پھر بنی صلیحی نے انہیں مغلوب کر دیا ان لوگوں کے حالات اوپر بیان کئے گئے ہیں۔

صوبجات عثر، حلی اور سرجہ: عثر، حلی اور سرجہ زبید کے صوبجات یمن کے شمال میں واقع ہیں سرجہ ایک طرف کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ سرجہ سے حلی تک کی مسافت سات یوم ہے اور مکہ تک کی نو یوم کی مسافت ہے اور عثر جو کہ اس ملک کا دارالحکومت ہے اب ویران ہو گیا ہے۔ سلیمان بن طرف نے اس شہر پر بزمانہ موجودگی ابو الجیش کا محاصرہ ڈالا تھا اس وقت اس کی آمدنی پانچ لاکھ دینار تھی۔ محمد بن ابو الجیش نے سلیمان کی علم حکومت کی اطاعت قبول کی اور اس کے نام کا خطبہ پڑھا اور بہت سا مال و متاع بطور نذرانہ کے پیش کیا پھر اس مملکت پر سلیمانیوں کا قبضہ ہو گیا جو کہ حسن کی اولاد سے تھے اور مکہ میں امارت کرتے تھے جس وقت کہ انہیں بنو ہاشم نے مکہ سے نکال دیا تھا اس وقت انہوں نے یہاں پہنچ کر اپنی حکومت و امارت کی بنیاد ڈالی غالب بن یحییٰ جو کہ انہی میں سے تھا وہ اس زمانہ میں خراج دیا کرتا تھا۔ ان سے محمد علی صلیحی نے سرجہ کے مقابلہ پر امداد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عدن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پر حکمران ہوئی تھی۔ الغرض مکرم نے مرتے وقت عنان حکومت اور دعوت سبائی بن احمد بن مظفر صلیحی کے سپرد کی یہ اس وقت شیخ کے جیل میں قید تھا۔ سیدہ نے جب گردونواح میں سر اٹھایا تب علی ابن نجیب الدولہ داعی مصر سے آ پہنچا اور جند میں قرار پذیر ہو گیا۔ ہمدان کو ملا کر اپنی قوت بڑھائی۔ سیدہ نے اس سے جنگ اور بغاوت میں معرکہ کارزار گرم کیا۔ ابن نجیب براہ دریا کشتی پر سوار ہو کر بھاگ نکلا اور ڈوب کر مر گیا۔ سیدہ کے امور سلطنت کا انتظام اس کے شوہر مکرم کے بعد مفضل بن ابی البرکات کرتا تھا اور یہی اس پر غالب ہو گیا تھا۔

تعکر: تعکر بھی ان مقامات میں سے ہے جہاں کہ جعفر تبدیل آب و ہوا کی غرض سے جاتا تھا۔ یہ بھی صلیحی کے مقبوضات میں داخل تھا۔ پھر ان کے بعد سیدہ کے قبضہ میں چلا گیا اس کے بعد مفضل بن ابی البرکات نے سیدہ سے درخواست کر کے اپنی اور سیدہ کی [illegible] سکونت اختیار کی۔ ایک مرتبہ بعد زبید کی طرف گیا اور بنی نجاح وہاں پر محاصرہ کر لیا اس کو مصروف جنگ کی وجہ سے مفضل نے پایا وہاں ایک تعکر سے [illegible] تعکر میں فقہاء نے بغاوت کر دی امراء کے نائب کو قتل کر کے [illegible] میں سے ابراہیم بن زیدان کی امارت کی بیعت کر لی ابراہیم بن زیدان [illegible] کا چچا تھا۔ مفضل اس سے مطلع ہو کر واپس ہوا اور ان لوگوں کا محاصرہ کر لیا جیسا کہ اس واقعہ کو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔

قلعہ خدد: قلعہ خدد عبداللہ بن یعلی صلیحی کے قبضہ میں تھا۔ یہ بھی جعفر کی تبدیل آب و ہوا کے مقامات میں سے تھا۔ مفضل نے خزان سے حصون[1] [illegible] میں اپنی [illegible] اور [illegible] ایک کمرہ [illegible] بنا رکھا تھا جب مفضل مر گیا اور اس کی نگرانی و حفاظت میں سیدہ کی [illegible] آپ ہو [illegible] تو مسلم بن زر نے خزان سے قلعہ خدد پر قبضہ کر لیا اور [illegible] عبداللہ بن یعلی صلیحی کے قبضہ سے نکال لیا۔ عبداللہ [illegible] پریشان قلعہ مصدود بھاگ گیا قلعہ مصدود کو سیدہ نے مفضل کے بیٹے کو [illegible] تھا اور [illegible] کو قلعہ [illegible] میں طلب کر لیا تھا۔

قلعہ مصدود: قلعہ مصدود بھی ان قلعوں میں سے تھا جہاں پر کہ جعفر تبدیل آب و ہوا کی غرض سے جاتا تھا جن قلعوں میں جعفر تبدیل آب و ہوا کو جاتا تھا وہ پانچ تھے ان میں سے دو تعکر اور قلعہ خدد ہیں۔ جس وقت مسلم بن زر نے قلعہ خدد عبداللہ بن یعلی صلیحی سے چھین لیا اور عبداللہ [illegible] پریشان قلعہ مصدود میں جا کر پناہ گزین ہوا اس وقت [illegible] شیبہ [illegible] نے اس پر قبضہ حاصل کر لیا۔ صلیحی سے پہلے یمن میں [illegible] حمیری کی حکومت کا [illegible] رہتا تھا۔ [illegible] نے انہیں کے قبضہ سے اس ملک کو نکالا تھا۔ انہیں قلعوں میں سے ان لوگوں کی تبدیل آب و ہوا کے مقامات تھے [illegible] تبدیل ہوا کا مقام قلعہ سمدان تھا پھر یہ قلعے منصور بن مفضل بن ابی البرکات کے مطیع ہو گئے۔ جو منصور [illegible] سے [illegible] حاصل کئے گئے تھے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

صنعا: صنعا شہر یمن کا جاہلیت و اسلام سے دارالسلطنت تھا یمن میں سب سے پہلے اسی شہر کی تعمیر کا [illegible] رکھا گیا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے [illegible] یہ شہر مشہور کیا جاتا ہے اور قصر

---

[1] حصون جمع ہے حصن کی۔ قصور جمع ہے قصر کی [illegible] ان مقامات کو کہتے ہیں جہاں [illegible] تبدیل آب و ہوا کیا جاتا تھا۔

وہاں اسی شہر کے قریب ان سات مکانات کی [illegible] کے نام سے مشہور تھا ایک [illegible] مکان کے نیچے [illegible] تھا۔ [illegible] نے اسے منہدم [illegible] یمن کے شہروں میں [illegible] کی شہرت [illegible] حاصل تھی اور [illegible] بیان کیا جاتا ہے [illegible] سے منتقل [illegible] شہر [illegible] سے [illegible] پر حکمرانی کر رہے تھے ان کا دارالحکومت [illegible] تھا۔ [illegible] حاصل تھی [illegible] کے قبضے سے [illegible] کے بعد [illegible] نے اس پر قبضہ کر لیا۔

قلعہ [illegible]: [illegible] پہاڑی [illegible] کے قبضے میں تھا [illegible] کے قریب [illegible] تھا۔ صعدہ اور نجران [illegible] کے زیر [illegible] تھا [illegible] کرتا رہتا تھا۔

قلعہ [illegible]: [illegible] تھا۔

قلعہ [illegible]: [illegible] قلعوں میں [illegible] واقع ہے [illegible] کے قبضے میں تھا [illegible]

جبل [illegible]: [illegible] صنعاء کے قریب [illegible] کا نام [illegible] سلطان [illegible] کی جانب منسوب ہو۔

[illegible]: [illegible] حکمرانی کی تھی۔

قلعہ [illegible]: [illegible] پہاڑی قلعوں میں [illegible] دوسرے قلعوں [illegible] اس سے چھین لیا۔

قلعہ [illegible] قلعوں میں سے ایک مشہور اور مضبوط قلعہ ہے [illegible] حکومت [illegible] جاتا ہے جو کہ [illegible] واقع ہوا تھا [illegible] ۱۹۰۶ء میں اس نے وفات پائی [illegible] پر قابض ہو گیا [illegible] اس وقت [illegible] قلعوں پر [illegible] قبضہ [illegible] اس وقت اس نے تمام قلعوں کو [illegible] فروخت کر دیا [illegible] کے ہاتھ [illegible] اس کے ہاتھ [illegible] فروخت [illegible] اس نے اپنی بیوی [illegible] طلاق [illegible] قلعہ [illegible] اپنی بیوی کو طلاق [illegible] طلاق کے بعد [illegible]

صوبہ [illegible] میں واقع ہے [illegible] قلعے [illegible] ان کے [illegible] ان لوگوں نے [illegible] کے ہاتھ [illegible] قلعہ [illegible] اس وقت [illegible] قلعہ ہے [illegible]

خاران کا [illegible] خاران [illegible] قبیلے [illegible] ان لوگوں [illegible] حکومت [illegible] اس وقت [illegible] ہیں۔

بلاد خولان: بلاد خولان کی نسبت بیہقی نے کہا ہے کہ یہ جبال یمن کے مشرق میں ہمدان کے متصل واقع ہیں اور یہ وہی جند اور تعکر وغیرہ قلعے ہیں۔ خولان ہمدان کے ساتھ یمن کے قبیلوں میں سب سے بڑے تھے ان کی بہت سی شاخیں ہیں جو کہ تمام بلاد اسلام میں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر پھیل گئی ہیں اور ان میں سے کوئی شخص علاوہ یمن کے باقی نہ رہا۔

مخلاف بن اصبح: مخلاف بن اصبح وادی حول اور رود اصبح کو کہتے ہیں مؤرخین اسے اصبح کی جانب منسوب کرتے ہیں اس کا ذکر حمیر تبابعہ کے انساب سے تحریر کیا گیا اور مخلاف عنس مخلاف بنی اصبح کے جوار میں واقع ہے۔

مخلاف بنی وائل: مخلاف بنی وائل کا شہر طویل مسافت پر واقع ہے اس کا حکمران اسعد بن وائل تھا اور بنو وائل ذی الکلاع کی ایک شاخ ہے اور ذو الکلاع کا تعلق سبا سے ہے ان لوگوں نے اس بلاد پر حسین بن سلامہ کے بعد قبضہ کر لیا تھا حتیٰ کہ پھر ان لوگوں نے شاہی حکومت کی اطاعت قبول کی۔ پھر انہوں نے مخلاف جعفر پر شہر کند اور وادی رودل پر شہر معقل کی تعمیر کرائی سن ۳۰۳ھ میں اس نے وفات پائی۔

بلاد کندہ: بلاد کندہ جبال یمن میں حضر موت اور جبال الرمل کے متصل واقع ہیں۔ اس میں ان کے بادشاہ تھے ان کا دور سلطنت دموں میں تھا امراء القیس نے اس کا تذکرہ اپنے شعر میں کیا ہے۔

بلاد مذحج: بلاد مذحج میں عنس زبید اور مراد جو کہ مذحج سے ہیں رہتے ہیں اور عنس کا ایک گروہ افریقہ میں وہاں کے بادیہ نشینوں اور نہامہ بدوؤں کے ساتھ رہتا ہے اور حجاز میں زبید سے جو قریب مکہ اور مدینہ کے درمیان رہتے ہیں اور جو زبید کے جو لوگ شام اور جزیرہ میں ہیں وہ لوگ قبیلہ طے سے ہیں ان لوگوں سے ان کا نسبا کوئی تعلق نہیں ہے۔

بلاد بنو نہد: بلاد بنی نہد سروات اور جبال کے وسط میں واقع ہے اور سروات تہامہ، جبال اور نجد یمن اور حجاز کے درمیان ہے اور بنو نہد قضاعہ سے ہیں انہوں نے یمن میں خثعم کے جوار میں سکونت اختیار کی تھی یہ لوگ وحشیوں اور چوپاؤں کی طرح ہیں عوام الناس انہیں مرد کے نام سے موسوم کرتے تھے ان لوگوں کا اکثر حصہ حلیف اور خثعم کی آمیزش سے پیدا ہوا ہے۔ انہی کے بلاد سے جالہ بھی ہے جہاں پر بنو وائل کی ایک قوم رہتی ہے وہاں پر ان کا بڑا رعب و داب ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کا والی حجاج مقرر ہوا تھا پھر اس نے اس کی حکومت کو حقیر تصور کر کے چھوڑ دیا تھا۔

بلاد یمامہ یمن: اس کا دوسرا نام یمامہ ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ وہ نجد کی دوسری قسم سے تعلق نہیں رکھتا اور تحقیق یہ ہے کہ یمامہ سرزمین حجاز میں داخل ہے جیسا کہ نجران یمن کے مضافات میں سے ہے۔ ابن حوقل نے ایسا ہی کہا ہے مملکت کے لحاظ سے یمامہ نجران سے پست درجہ پر ہے اس کی سرزمین چونکہ حجاز اور بحرین کے درمیان واقع ہے عروض کہتے ہیں اس کے مشرقی جانب بحرین ہے اور جانب مغرب اطراف یمن اور حجاز اور جنوب میں نجران اور شمال کی طرف نجد و حجاز ہے۔ اس کے اطراف میں بیس منزلیں ہیں اور وہ مکہ سے چار منزل کے فاصلہ پر واقع ہے اس کا دارالحکومت حجر (بالفتح) تھا۔

پہلے شہر یمامہ کو طرف بنو حنیفہ کے مرکز حکومت ہونے کا اعزاز حاصل تھا اس کے بعد بنو حنیفہ نے حجر کو یہ عزت دی۔
دونوں میں ایک شبانہ روز کی مسافت کا فاصلہ ہے یمامہ کے باہر بنو یربوع تمیمی اور بنی اعل کے قبائل آباد ہیں۔ بکری نے کہا

ہے کہ اس کا نام جو تھا اور زرقاء کے نام سے یمامہ موسوم ہوا [illegible] اس نے اسے اس نام سے موسوم کیا تھا اور یہ مکہ معظمہ کے اقلیم ثانی میں ہے اور ان شہروں کا طول [illegible] سے بعد اس کی [illegible] میں سے ایک منزل [illegible] کر دیا ہے۔

طبری نے لکھا ہے کہ [illegible] یمامہ میں داخل ہے اور [illegible] ہے۔ یمامہ اور طائف پر بنی عمران بن [illegible] اور [illegible] کا قبضہ تھا پہلے [illegible] اور [illegible] نے انہیں ان شہروں میں مغلوب [illegible] نجران پر غالب ہو گئے تھے اور یمامہ [illegible] اور [illegible] کے [illegible] بیٹھے اور [illegible] استقلال حاصل [illegible]۔ یہ یمامہ سے [illegible] کے نام سے جو مشہور ہوا ان کے حالات معروف و مشہور ہیں۔ اس کے بعد [illegible] قبضہ حاصل ہوا [illegible] میں سے ہوذہ بن علی بادشاہ بنا۔ [illegible] ہوذہ بن علی بادشاہ تھا جب [illegible] گرفتار ہو [illegible] اسلام میں داخل ہوا تھا۔ [illegible] (مرتد ہو گئے) کے زمانے میں اسلام پر ثابت قدم رہا تھا [illegible] کے حالات و واقعات معروف و مشہور ہیں۔ [illegible] نے روایت کی ہے کہ [illegible] عرب [illegible] اور بعض [illegible] سے دریافت کیا تھا کہ ان لوگوں [illegible] کے قبضے میں ہے انہوں نے جواب دیا [illegible] عرب [illegible] کے قبضے میں ہے [illegible] وہاں پر [illegible] باقی نہیں ہے۔

بلاد حضر موت کی نسبت ابن حوقل نے لکھا ہے کہ یہ عدن کے مشرق میں [illegible] کے قریب واقع ہے اس کا شہر چھوٹا ہے مگر اس کا صوبہ وسیع [illegible] ہے۔ اس کے اور عمان کے درمیان میں [illegible] سے بہت بڑا ریگستان ہے جو احقاف کے نام سے معروف ہے یہ قوم ہود کے رہنے کا مقام تھا یہاں پر ہود علیہ السلام کی قبر ہے۔

کوہ شمام اس کے [illegible] میں کوہ شمام ہے اور یہ ملک اقلیم اول تک ہے اس کے بعد [illegible] ہے اس کو تمام ملک [illegible] میں سرسبز [illegible] نخلستان اور [illegible] اور کھیتیاں ہیں [illegible] حضرت علی [illegible] کا نام کے پابند ہیں [illegible] سے [illegible] کرنے [illegible]۔ اس وقت [illegible] کے شہروں میں سے [illegible] بنا ہے جہاں پر بادشاہ [illegible] کا قیام رہتا ہے [illegible] قبضہ میں اس ملک کے علاوہ [illegible] کا ملک بھی تھا۔ [illegible] پر [illegible] غالب ہو گئے۔ [illegible] جاتا ہے کہ [illegible] جزیرۃ العرب کا پتہ بتایا تھا وہ [illegible] تھا [illegible] کے ساتھ یہاں آیا تھا [illegible] کی رہنمائی کی اور [illegible] کی ترغیب [illegible] جب [illegible] میں داخل ہوا تو [illegible] لوگ [illegible] پر غالب [illegible] کے [illegible] غالب ہو گئے اور تمام بلاد کے [illegible] حضر موت [illegible] پر حکمرانی کرنے لگا۔

قلعہ عمان: [illegible] جزیرۂ عرب میں سے [illegible] کے نام سے [illegible] کی طرح موسوم ہوا۔ پہلے یہ حضر موت اور عدن [illegible] تھا [illegible] کی دولت کوئی نخلستان تھا۔ یہاں کے رہنے والوں کا مال [illegible] اونٹ اور بکریوں پر منحصر تھا۔ عام خوراک ان کی گوشت اور دودھ تھی اور [illegible] مچھلیاں بھی ان کی

---

۱ بعض [illegible] قلعہ پر [illegible] ہے۔

۲ [illegible] یہاں [illegible] ہے۔

خوراک میں داخل تھیں۔ مویشیوں کو چارا ایران سے [illegible] اور ان سے [illegible] لائی جاتی [illegible] ان کا کام تھا ان [illegible] [illegible] کر [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] کے متعلقات سے [illegible] ہیں [illegible] یہ [illegible] سے متصل ہے کہا گیا ہے کہ اس کے متعلقات میں سے ہے [illegible] اور اس کے ساحل پر [illegible] اور [illegible] کی جانب۔ [illegible] سے متصل ہے اور اس کے قریب کی ساحل [illegible] واقع ہے اور اس کے مشرقی جانب [illegible] اور [illegible] سے [illegible] چلا گیا ہے اور [illegible] کی حضرموت ہے [illegible] [illegible] ہے یہ [illegible] کی بادشاہ کے قبضہ میں رہا کرتے تھے اور [illegible] حضرموت سے [illegible] یہاں [illegible] [illegible] میں عربی حکومت یہاں [illegible] کے بعد [illegible] حضرموت [illegible] تھے حکومت [illegible] اور [illegible] [illegible] اور [illegible] کی طرح [illegible] تھا۔ [illegible] کے [illegible] ہیں۔

بلادِ شحر: سب سے پہلے قبائل میں سے جس نے شحر میں حکومت اختیار کی وہ آل [illegible] تھا [illegible] تھا۔ [illegible] جو حکمران تھا اپنے بھائی سے [illegible] کر [illegible] اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] حکمران ہوا [illegible] اس سے [illegible] یہاں تک کہ انہوں نے [illegible] حکومت پر قبضہ کیا [illegible] کے بعد [illegible] حکمران ہوئے [illegible] یہاں پر ان کی بہت بڑی حکومت تھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس وقت ان کے [illegible] کا نام لیوا باقی نہیں رہا۔

مرباط اور ظفار: [illegible] مشہور شہروں میں سے ہیں۔ [illegible] کا دارالحکومت تھا [illegible] [illegible] ہے مگر [illegible] ویران و خراب ہو گئے [illegible] [illegible] [illegible] اس کے بعد [illegible] ہو گیا [illegible] [illegible] نے اس شہر کو ویران کر دیا اور اس کے بعد [illegible] [illegible] دیا اور [illegible] سے [illegible] ویران و خراب کر دیا کیونکہ [illegible] اس کی طبیعت کے موافق نہ تھا۔

نجران: نجران کی نسبت صاحب [illegible] نے تحریر کیا ہے کہ [illegible] سرزمین یمن سے ہے اور [illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] سرزمین یمن میں داخل ہے [illegible] نے لکھا ہے کہ اس کی مسافت [illegible] کی ہے [illegible] [illegible] طرف سے [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] دونوں شہر [illegible] ہوتے ہیں۔ دونوں شہروں [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] رہنے والے [illegible] کی طرح تھا۔ اسی میں نجران کا [illegible] تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرتے تھے اسی میں [illegible] عبادت کیا کرتا تھا۔

اسی ملک میں جرہم عرب قحطانیہ کا ایک گروہ آ کر مقیم ہوا ان پر حمیر غالب ہو گیا اور یہ سب تابعہ کے گورنر اور ماتحت حکمران ہوئے۔ ان کا ہر بادشاہ افعی کے لقب سے ملقب ہوتا تھا انہی میں سے افعی نجران تھا اس کا نام قلمس بن عمرو بن ہمدان بن مالک بن شہاب بن زید بن وائل بن حمیر تھا یہ شخص کاہن تھا یہ وہی شخص ہے جو نزار کے بیٹوں کا جب کہ وہ اس کے پاس لڑتے جھگڑتے گئے تھے حکم ہوا تھا یہ ملکہ بلقیس کی طرف سے نجران کا والی تھا ملکہ بلقیس نے اسے سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تھا چنانچہ یہ ایمان لایا اور اس نے اپنی قوم میں یہودیت کو پھیلایا۔ اس نے بہت بڑی عمر پائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بحرین اور مشلل دونوں اس کے قبضہ میں تھے بیہقی نے کہا ہے کہ پھر نجران میں مذحج نے قیام اختیار کیا اور اس پر غالب ہو گئے انہی میں سے حرث بن کعب ہیں اور مؤرخین کا بیان ہے کہ جس وقت یمن سیل عرم سے ویران اور خراب ہو گیا تو یہاں کے رہنے والے نجران کی جانب چلے گئے مذحج سے اور ان سے لڑائیاں ہوئیں جس کی وجہ سے وہ لوگ منتشر ہو گئے۔

ابن حزم نے لکھا ہے کہ حرث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر ازد نے بطح وادی مذحج کے جوار میں سکونت اختیار کی تھی۔ کچھ عرصہ بعد ان لوگوں نے مذحج کو دبا لیا اور اس ملک کی عنان حکومت ان کے قبضہ میں چلی گئی۔ نجران میں عیسائیت قیسون کے ذریعہ داخل ہوئی تھی اس کے حالات کتب سیر میں مذکور اور معروف ہیں رفتہ رفتہ بنی حرث کی ریاست و حکومت بنی دیان تک پہنچ گئی تھی پھر بنی عبدالمدان حکومت و سلطنت کے مالک بن بیٹھے۔ انہی میں سے یزید نمائندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔ خالد بن ولید کے ہاتھ پر ایمان لایا تھا اور اپنی قوم کے ساتھ بطور وفد رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس کا ابن عبدالمومن نے ذکر نہیں کیا یہ اس کی بھول ہے۔ اس کے بھائی کا بیٹا زیاد بن عبدالرحمن بن عبدالمدان سفاح کا ماموں نجران اور یمامہ کا گورنر تھا اس نے دو بیٹے محمد اور یحییٰ چھوڑے تھے اسی میں چوتھی صدی شروع ہوئی اور عنان حکومت علی ابوالجواد بن عبدالمدان کے قبضہ و اقتدار میں چلی گئی اور وہی یہاں کے حکمران ہیں۔ ان میں اور فاطمیین میں لڑائیاں ہوتی تھیں کبھی یہ انہیں مغلوب کر دیا کرتے تھے۔ جن کا سب سے پچھلا حکمران عبدالقیس تھا۔ جس کے ہاتھ سے علی بن مہدی نے نجران کو حاصل کیا ہے۔ عمارہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔

باب: [illegible]

امارتِ موصل

دولت بنو حمدان

بنو تغلب: بنو تغلب بن وائل تھے۔ یہ بنی ربیعہ کی ایک بہت بڑی شاخ تھی کثرت و قوت کے لحاظ سے اکثر عرب ان سے دبتے تھے۔ جزیرہ اور دیار ربیعہ میں ان کا مسکن تھا۔ زمانہ جاہلیت میں یہ مذہب عیسائیت کے پیرو تھے قیصر کے ساتھ ان کے تعلقات تھے۔ [illegible] مسلمانوں سے [illegible] ہرقل کے ساتھ بلاد روم کی طرف کوچ کر گئے تھے۔ پھر دوبارہ اپنے بلاد کی طرف واپس آگئے تھے۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان پر جزیہ مقرر کیا تھا۔ ان لوگوں نے گزارش کی تھی کہ اے امیر المؤمنین ہم لوگوں کو جزیہ کے نام سے عرب میں ذلیل نہ کیجئے بلکہ [illegible] صدقہ کے نام سے [illegible] لیا جائے۔ چنانچہ آپ نے ان کی درخواست منظور فرمائی۔ ان میں [illegible] بن مالک بن [illegible] حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب سے تھا۔ [illegible] بنی امیہ کے زمانہ میں [illegible] پھر ان میں سے [illegible] اسلام میں بھی [illegible] آل عمر بن الخطاب عدوی آل [illegible] آل حمدان بن حمدون بن حارث بن لقمان [illegible] تغلب میں [illegible] کتاب کے اسی مقام کے حاشیہ پر [illegible] کتاب میں اضافہ کیا گیا ہے۔

بنی حمدان: ان کے [illegible] حمدان بن حمدون [illegible] خوارج کے [illegible] موصل [illegible] نے اس کی حمایت کی تھی اس نے خلاف [illegible] خروج کیا۔

حمدان بن [illegible] اس کے بعد [illegible]

حمدان بن [illegible]

حمدان کا [illegible]

[illegible] اور حمدان [illegible]

کے منافی اقتدار کو تسلیم کر لیا اور جزیرہ و موصل پر قابض ہو گیا پھر جب یہ یہاں سے واپس ہوا۔ تو اسحاق بن کنداجیق نے ان صوبوں پر قبضہ کر لیا اور اپنی جانب سے ہارون بن سیما کو بھیجا اس کی سند حکومت عطا کی ان صوبوں کے رہنے والوں نے اس جدید گورنر کو نکال دیا جدید گورنر نے بنو شیبان سے کمک طلب کی چنانچہ بنو شیبان اس کے ساتھ کمک کی غرض سے موصل کی جانب آئے اہل جزیرہ و موصل نے یہ خبر پا کر خوارج اور بنو تغلب کو اپنا مددگار بنا لیا۔ پس یہ لوگ بھی ہارون الشاری اور حمدان کے ہمراہ لڑنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے دونوں فریقوں نے ایک میدان میں معرکہ آرائی کی کامیابی کا سہرا بنو شیبان کے سر پر باندھا گیا فریق ثانی کو شکست ہوئی اہل موصل نے ہارون بن سیما کے خوف سے دارالخلافت بغداد میں دوسرے گورنر کی تقرری کی درخواست کی۔ اس پر خلیفہ معتضد نے علی بن داؤد ازدی کو موصل کی سند حکومت عطا فرمائی۔

حمدان کی پسپائی و فرار: جب خلیفہ معتضد نے جزیرہ کے اصلاح و انتظام اور بنو شیبان کی اطاعت قبول کر لینے پر ان کے زک دینے کو کوچ کیا تو اسے حمدان بن حمدون اور ہارون الشاری کی محبت و موالات کی خبر لگی دوران واقعات سے وہ مطلع ہوا کہ بنو شیبان سے مرتد ہو گئے تھے۔ پس اس نے حمدان پر حملہ کر دیا اور اس کو شکست دے دی۔ حمدان شکست کھا کے ماردین چلا گیا اور وہیں اپنے بیٹے حسین کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اتفاق سے وصیف اور نصر قشوری کا دیر زعفران کی طرف گزر ہوا جہاں پر کہ حسین بن حمدان مقیم ہوا تھا ان لوگوں نے اس سے امن طلب کیا ان لوگوں نے امن دیا اور خلیفہ معتضد کی خدمت میں بھیج دیا۔ خلیفہ معتضد نے قلعہ کو منہدم کرا دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس کے بعد وصیف اور حمدان سے مڈبھیڑ ہوئی۔ حمدان نے وصیف کو شکست دے کر غربی سمت کی طرف دریا عبور کیا اور پھر مسلح ہو کر شاہی فوج کی جانب بڑھا۔

حمدان کی اسیری: اس واقعہ سے قبل اسحاق بن ایوب تغلبی نے ظل حکومت کی اطاعت قبول کر لی تھی اور شاہی مرکب کے ہمراہ موجود تھا حمدان کو کسی ذریعہ سے اس کی خبر لگ گئی اسحاق کے خیمہ میں پہنچ کر اس کے قدموں میں اپنے آپ کو ڈال دیا۔ اسحاق نے اسے خلیفہ معتضد کے دربار میں لے جا کر پیش کر دیا۔ خلیفہ معتضد نے اسے قید کر دیا اس کے بعد نصر قشوری ہارون کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ خوارج کو شکست ہوئی ہارون بھاگ کر آذربیجان پہنچا اور جنگل و بیابان میں گھس گیا۔ باقی ماندہ نے معتضد سے امن کی درخواست کی اور ظل حکومت کے مطیع ہو گئے۔

ہارون الشاری کی گرفتاری: اس کے بعد ۲۸۳ھ میں خلیفہ معتضد نے ہارون کی سرکوبی اور گرفتاری کے لئے کوچ کیا وصیف اور حسین بن حمدان بن حمدون کو ایک فوج ظفر موج کے مقدمہ پر مامور کر کے بڑھنے کا حکم دیا اور اس سے یہ اقرار لیا کہ ہارون کو دربار خلافت میں لا کر حاضر کرو گے تو میں تمہارے باپ حمدان کو قید سے رہا کر دوں گا۔ انہوں نے ہارون کا تعاقب کیا اور انتہائی محنت و جانفشانی سے اسے گرفتار کر کے دربار خلافت میں لا کر حاضر کر دیا۔ خلیفہ معتضد نے اسے اور اس کے بھائیوں کو خلعت دیئے۔ زرین طوق عنایت فرمائے اور حمدان کو حسب اقرار قید سے رہا فرما دیا۔ اس کے بعد اسحاق بن ایوب عدوی جو کہ دیار ربیعہ کا والی تھا مر گیا خلیفہ معتضد نے اس کی جگہ عبداللہ بن الہیثم بن عبداللہ بن معتمر کو متعین فرمایا۔

ابوالہیجاء عبداللہ بن حمدان: جس وقت خلیفہ مکتفی تخت خلافت پر متمکن ہوا اس وقت ابوالہیجاء عبداللہ بن حمدان کو موصل اور اس کے مضافات کی سند حکومت عطا ہوئی چونکہ اکراد ہذبانیہ نے اطراف موصل میں غارت گری کا بازار گرم کر رکھا تھا ان

دوران کی سرداری محمد بن بلال نامی ایک شخص کر رہا تھا اسی وجہ سے ابوالہیجا عبداللہ نے ان سے معرکہ آرائی کی اور ساحل شرقی کو عبور کر کے ان پر حملہ آور ہوا۔ مقام حاذر میں بہت بڑی لڑائی ہوئی اس کا غلام سیما نامی لڑائیوں میں مارا گیا۔ لوٹ کر موصل آیا پھر خلیفہ مکتفی نے اس کی کمک پر فوجیں بھیجیں چنانچہ ۲۹۴ھ میں فوجیں علم خلافت عباسیہ کے تعاقب میں دوبارہ روانہ ہوئیں۔ مقام آذربیجان میں معرکہ آرائی کی نوبت آئی۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد محمد بن بلال اپنے اہل و عیال کے ساتھ میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ ابوالہیجا عبداللہ نے محمد بن بلال اور اس کے ہمراہیوں کا خون مباح کر دیا۔ محمد بن بلال نے یہ خبر پا کر امن کی درخواست کی ابوالہیجا نے اسے امن دیا اور اسے بچے ہمراہ لئے ہوئے موصل آیا۔ موصل میں پہنچنے پر تمام اکراد حمیدیہ امن کے خواستگار ہوئے اور علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ اس واقعہ نے مخالفین کے دل ہلا دیئے اور ابوالہیجا عبداللہ کی حکومت میں استقلال اور استحکام کی کیفیت پیدا کر دی۔

حسین بن حمدان کو امان: ان واقعات کے بعد ۲۹۶ھ میں دربار خلافت میں خلیفہ کے معزول کرنے کے واقعہ پیش آیا۔ وزیر السلطنت عباس بن الحسن مارا گیا خلیفہ مقتدر معزول کیا گیا اور عبداللہ بن معتز کی خلافت کی چند دنوں کے لئے بیعت لی گئی پھر خلیفہ مقتدر تخت خلافت پر دوبارہ متمکن کیا گیا جیسا کہ یہ سب واقعات حالات دولت عباسیہ میں بیان کئے گئے اس زمانہ میں حسین بن حمدان دیار ربیعہ پر مامور تھا اور ان لوگوں میں داخل تھا جو اس فتنہ و فساد کے بانی مبانی ہوئے تھے اور قاتلین وزیر کے ساتھ اس کے قتل میں شریک ہوا تھا۔ ہنگامہ فرو ہونے پر خلیفہ مقتدر نے اس کی گرفتاری پر قاسم بن سیما کو مع عربوں کی ایک جماعت کے ساتھ متعین کیا مگر یہ لوگ حسین کو گرفتار نہ کر سکے۔ تب خلیفہ مقتدر نے ابوالہیجا عبداللہ گورنر موصل کو اس کی گرفتاری کے لئے لکھا ابوالہیجا قاسم کے ساتھ حسین کی گرفتاری کو روانہ ہوا مگر تکریت کے قریب حسین سے مڈبھیڑ ہوئی حسین شکست کھا کر بھاگا اور خلافت مآب سے امن کا خواستگار ہوا خلافت مآب نے اسے امن دیا اور خوشنودی مزاج کا خلعت عطا فرما کر صوبجات قم و کاشان کی حکومت عنایت کی۔ کچھ روز بعد پھر اسے دیار ربیعہ کی حکومت پر بھیج دیا۔

حسین بن حمدان کی بغاوت: ۳۰۱ھ میں ابوالہیجا عبداللہ نے موصل میں علم بغاوت بلند کیا جس کا سلسلہ ۳۰۳ھ تک جاری رہا۔ اسی وقت حسین بن حمدان دیار ربیعہ میں تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ وزیر السلطنت عیسیٰ نے حسین سے خراج کا مطالبہ کیا۔ حسین نے انکاری جواب دیا اس پر وزیر السلطنت نے حکم صادر کیا کہ اپنے تمام بلاد مقبوضہ کو شاہی عمال کے حوالے کر دو حسین اس سے مطلع ہو کر باغی ہو گیا۔ وزیر السلطنت نے اس کی سرکوبی کی غرض سے فوجیں روانہ کیں۔ حسین نے انہیں شکست دی تب وزیر السلطنت نے مونس خادم کو لکھ بھیجا کہ مصر کی جنگ سے فارغ ہو کر حسین سے معرکہ آرا ہو۔ مونس خادم ان دنوں مصر میں علویہ سے لڑ رہا تھا چنانچہ مونس نے ۳۰۳ھ میں حسین سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا حسین یہ خبر پا کر اپنے اہل و عیال کے ساتھ آرمینیہ کی جانب بھاگ گیا اور اپنے مقبوضہ بلاد کو یوں ہی چھوڑ گیا مونس نے اس کے تعاقب میں فوجیں روانہ کیں اس لشکر نے حسین کو جا کر گھیر لیا بہت بڑی لڑائی ہوئی وہ اور اس کا بھائی اور اس کے تمام اہل و عیال اور ہمراہی گرفتار کر لئے گئے مونس ان لوگوں کے ساتھ بغداد واپس آیا خلیفہ مقتدر نے اسے جیل میں ڈال دیا۔

حسین بن حمدان کا قتل: اسی تاریخ میں خلافت مآب نے ابوالہیجا عبداللہ اور تمام بنو حمدان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا تھا

اس کے بعد ۳۰۳ھ میں خلافت مآب نے ابوالہیجاء کو رہا کر دیا اور ۳۰۶ھ میں حسین کو بار حیات سے سبکدوش کر دیا۔ ۳۰۷ھ میں ابراہیم بن حمدان کو دیار ربیعہ کی حکومت عنایت کی اور ان کی جگہ داؤد بن حمدان کو مامور کیا۔

ابوالہیجاء کی امارت موصل پر تقرری: ۳۱۴ھ میں خلیفہ مقتدر نے ابوالہیجاء عبداللہ بن حمدان کو دوبارہ گورنری موصل سے سرفراز فرمایا۔ ابوالہیجاء نے اپنی جانب سے اپنے بیٹے ناصر الدولہ حسن کو حکومت موصل پر روانہ کیا اور خود بغداد میں ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد ابوالہیجاء کو یہ خبر لگی کہ عرب اور کرد اطراف موصل اور صوبہ خراسان کے گرد و نواح میں ہنگامہ فساد برپا کئے ہوئے ہیں۔ اس پر ابوالہیجاء نے اپنے بیٹے ناصر الدولہ کو ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے لکھ بھیجا چنانچہ ناصر الدولہ نے عرب پر جزیرہ میں فوج کشی کی اور خوب خوب ان کی گوشمالی کی پھر اپنی فوج مظفر موج کے ساتھ تکریت کی جانب آیا اور فوجوں کو از سرنو آراستہ کر کے شہرزور کی طرف روانہ ہوا کرادجلالیہ پر متعدد حملے کئے حتیٰ کہ ان سرکشوں نے گردن اطاعت جھکا دی۔

ابوالہیجاء کا قتل: ان واقعات کے بعد ۳۱۷ھ میں خلیفہ مقتدر اپنے بھائی قاہر کی وجہ سے معزول کیا گیا مگر دوسرے دن دوبارہ تخت خلافت پر متمکن ہو گیا۔ قاہر کا اس کے قصر میں محاصرہ کر لیا گیا قاہر نے ابوالہیجاء کے دامن میں پناہ لی ان دنوں ابوالہیجاء قاہر ہی کے پاس تھا اور ایک مدت دراز تک قاہر کی بادشاہی کی فکر میں رہا جب شہر اور لشکریوں کو کامیابی نہ ہوا اور عوام الناس قاہر سے بگڑ گئے ابوالہیجاء گھبرا کے قاہر کو لوگوں نے بچانے والوں کی جستجو کرنے کے لئے نکلا۔ ایک گروہ نے اس کا تعاقب کیا اور مناسب مقام پر پہنچ کر حملہ کر کے مار ڈالا یہ واقعہ نصف محرم سنہ مذکور کا ہے۔ خلیفہ مقتدر نے اپنے غلام تحریر کو حکومت پر مامور کیا۔

ابوالعلاء سعید بن حمدان کا قتل: ۳۲۳ھ میں ابوالعلاء سعید بن حمدان نے موصل و دیار ربیعہ اور ان بلاد کی جو ناصر الدولہ کے قبضہ میں تھے گورنری کی درخواست کی چنانچہ خلیفہ راضی نے اسے سند حکومت عطا فرمائی۔ ابوالعلاء نے سامان سفر درست کر کے موصل کی جانب کوچ کیا ناصر الدولہ یہ خبر پا کر اس سے ملنے کے لئے نکلا ابوالعلاء دوسری راہ سے ناصر الدولہ کے مکان پر جا کر بیٹھ گیا اور قابض ہو گیا۔ ناصر الدولہ نے یہ سن کر اپنے غلاموں میں سے چند لوگوں کو ابوالعلاء کے قتل کرنے کو بھیج دیا چنانچہ ان لوگوں نے ابوالعلاء کو قتل کر ڈالا۔

ناصر الدولہ بن حمدان: خلیفہ راضی کو اس سے بے حد ناراضی پیدا ہوئی اپنے وزیر السلطنت ابن مقلہ کو موصل کی طرف روانہ ہونے کا اشارہ کیا وزیر السلطنت نے سامان جنگ اور سفر درست کر کے موصل کا راستہ لیا ناصر الدولہ نے مطلع ہو کر موصل چھوڑ دیا وزیر السلطنت ناصر الدولہ کا کوہ زین تک تعاقب کرتا چلا گیا مگر کامیاب نہ ہوا اور موصل میں قیام کر دیا ابن حمدان کے بعض بہی خواہوں نے وزیر السلطنت کے بیٹے کو دس ہزار دینار دے کر ملا لیا۔ اس نے ان لوگوں کے کہنے سے اپنے باپ کو ایسے چند امور لکھ بھیجے کہ جس سے وزیر السلطنت گھبرا گیا اور موصل پر اراکین دولت میں سے جس پر اسے بھروسہ و اطمینان تھا اسے مامور کر کے نصف شوال سنہ مذکور میں بغداد کی جانب واپس ہوا جوں ہی وزیر السلطنت نے بغداد کا رخ کیا ناصر الدولہ موصل میں پھر واپس آیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ موصل پر قبضہ کے بعد راضی کی خدمت میں عفو تقصیر کی درخواست بھیجی اور ادائے خراج کی ضمانت دی خلافت مآب نے اس کی درخواست منظور فرمائی اور وہ اپنے مقبوضہ ملک میں بدستور

[illegible]

ناصر الدولہ کی شکست: [illegible] ناصر الدولہ [illegible] بغداد [illegible] موصل [illegible] [illegible] کی جانب [illegible] [illegible] گرفتار کر لیا۔ اس کی گرفتاری کے بعد [illegible] خلیفہ [illegible] موصل کی جانب چلا۔ ابن رائق نے [illegible] [illegible] [illegible] سے جا ملا۔

ناصر الدولہ کی اطاعت: [illegible] حکومت [illegible] اور [illegible] بغداد کی جانب [illegible] ابن رائق کی طرف سے [illegible] بغداد سے [illegible] جانب [illegible] ناصر الدولہ [illegible] موصل کی طرف واپس ہوا۔

ابوبکر محمد بن رائق: [illegible]

ابوالحسن احمد کا بغداد پر قبضہ: [illegible]

رائق نے پہنچنے کے دوسرے دن تکین کو گرفتار کر کے قصر خلافت میں قید کر دیا چند روز بعد قتل کر ڈالا اس کے بعد اس پر بھی یورش کی ابو عبداللہ بریدی نے اس سے مطلع ہو کر اپنے بھائی ابو الحسین کو ایک بڑی فوج کی افسری کے ساتھ بغداد روانہ کیا۔ ابو الحسین اور اس کی فوج نے بغداد پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ خلیفہ متقی اور اس کا بیٹا ابو المنصور بھاگ گیا۔ ابن رائق بھی ان دونوں سے جا ملا پھر سب نے متفق ہو کر موصل کا راستہ لیا۔

خلیفہ متقی کی روانگی موصل روانگی موصل سے پیشتر خلیفہ متقی نے حمدان سے بریدیوں کے مقابلہ پر امداد طلب کی تھی چنانچہ ابن حمدان نے اپنے بھائی علی بن عبداللہ بن حمدان کو ایک بڑی فوج کے ساتھ خلیفہ متقی کی کمک پر روانہ کیا تھا۔ تکریت میں جب کہ خلیفہ متقی اور ابن رائق بغداد سے شکست اٹھا کر بھاگے آ رہے تھے ملاقات ہوئی سیف الدولہ نے خلیفہ کی بے حد خدمت کی اور اس کے ساتھ ساتھ موصل کی طرف آیا۔ دجلہ کے ساحل شرقی پر جو لوگ مقیم ہوئے ابن رائق اور امیر ابو المنصور بھی ملنے گئے، جلوس کے ساتھ آیا سیف الدولہ نے شہزادہ کو دیکھ کر اشرفیاں بطور صدقہ لٹائیں۔ واپسی کے وقت [illegible] کہ شہزادہ ابو منصور دروازہ کے قصر سے گھوڑے پر سوار ہوا ابن رائق نے بھی سوار ہو کر روانہ ہونے کا ارادہ کیا ابن حمدان نے ٹھہرنے کی غرض سے روکا ابن رائق نے معذرت کی۔

ابن رائق کا قتل اس پر ابن حمدان کو غصہ آیا اپنے غلاموں کو اشارہ کر دیا انہوں نے لپک کر اس کا سر اتار لیا اس کے بعد ابن حمدان نے خلیفہ متقی کو اس واقعہ سے مطلع کیا خلیفہ متقی نے اسے طلب فرما کر خلعت عنایت کیا۔ ناصر الدولہ کا خطاب عطا فرمایا۔ امیر الامراء کے عہدے سے ممتاز کیا اور اس کے بھائی ابو الحسن کو بھی سیف الدولہ کے لقب سے مخاطب فرمایا۔ ابن رائق کا واقعہ قتل ماہ رجب ٣٣٠ھ میں واقع ہوا تھا اور ناصر الدولہ کو گورنری اور سند حکومت ماہ شعبان میں مرحمت ہوئی تھی۔ ابن رائق کے مارے جانے کے بعد اخشید نے مصر سے دمشق کی جانب حرکت کی اور پہنچ کر ابن رائق کے گورنر سے اسے چھین لیا اور ناصر الدولہ نے خلیفہ متقی کے ساتھ بغداد کی جانب کوچ کیا۔

ابن طیاب اور ابن مقاتل کی جنگ جس وقت ابن رائق قتل کر ڈالا گیا ابو الحسین بریدی اس وقت بغداد میں حکومت کر رہا تھا لیکن تمام فوج اور عوام سب کے دلوں میں اس کی طرف سے نفرت اور کشیدگی کا مادہ پیدا ہو رہا تھا [illegible] بھاگ کر خلیفہ کے پاس پہنچا۔ توزون اور اس کے ہمراہیوں کو موصل میں جمع کر کے خلیفہ متقی اور ناصر الدولہ کو بغداد پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی۔ سب کے سب اس کی امداد اور کمک پر آمادہ و تیار ہو گئے۔ ادھر [illegible] نے حران اور رقہ کے خراج اور مالی محکمہ پر ابو الحسن علی بن خلف بن طیاب کو مقرر کیا۔ ابن رائق کی طرف سے ان بلاد پر ابو الحسن علی بن احمد بن مقاتل مامور تھا۔ ابن طیاب اور ابن مقاتل سے لڑائی ہوئی ابن مقاتل کو اس معرکہ میں شکست ہوئی اثنائے جنگ میں مارا گیا اور جب خلیفہ متقی اور ناصر الدولہ کو مع لشکر لیے ہوئے دارالخلافت بغداد کے قریب پہنچا تو ابو الحسین بریدی ایک سو دس یوم کے بعد بغداد چھوڑ کر واسط کی جانب بھاگ گیا۔ خلیفہ متقی اپنے اہل و عیال و انصار کے ساتھ دارالخلافت بغداد میں داخل ہوا توزون بھی ان کے رکاب میں تھے۔ توزون کو بغداد کے دونوں جانب کی افسری پولیس کا عہدہ مرحمت ہوا یہ واقعہ ماہ شوال کا ہے۔

ابو الحسین بریدی اور سیف الدولہ کی جنگ اس کے بعد ناصر الدولہ نے ابو الحسین بریدی کے ارادے سے واسط کی

جانب کوچ کیا۔ ناصر الدولہ نے بھی [illegible] اور اپنے بھائی سیف الدولہ کو بریدی سے جنگ کرنے کو بھیجا۔ بریدی [illegible] پہنچ کر [illegible] مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکا تھا۔ مدائن میں دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا۔ [illegible] لشکر کے ہمراہ [illegible] پیچھے [illegible] شکست [illegible] سیف الدولہ نے [illegible] [illegible] لشکر کے پاس [illegible] بریدی نے [illegible] بریدی کا لشکر [illegible] بھاگ کھڑا ہوا۔

ابوالحسن بریدی کا تعاقب: بریدی اپنے چند [illegible] کے ساتھ واسط کی طرف بھاگا [illegible] سیف الدولہ [illegible] بریدی [illegible] سیف الدولہ [illegible] بریدی [illegible] ناصر الدولہ [illegible] سیف الدولہ [illegible] سیف الدولہ نے [illegible] اپنے بھائی کے پاس [illegible] سیف الدولہ نے [illegible] سیف الدولہ [illegible] لشکر [illegible]

سیف الدولہ کی موصل کو روانگی: [illegible] ناصر الدولہ [illegible] سیف الدولہ [illegible] ناصر الدولہ [illegible] موصل کی جانب روانہ ہونے [illegible] خلیفہ [illegible] خلیفہ متقی [illegible] ناصر الدولہ [illegible] موصل کی جانب کوچ کیا [illegible]

سیف الدولہ کے روانہ ہونے کے بعد [illegible] اپنے [illegible] [illegible]

[illegible] رمضان میں سیف الدولہ اپنے بھائی ناصر الدولہ کی روانگی کے بعد [illegible] بغداد [illegible] سیف الدولہ [illegible] اپنے بھائی کے پاس موصل چلا گیا۔

عدل بجکمی: عدل بجکم کا خاص خادم تھا پھر ابن رائق کے رفیقوں میں داخل ہو کر ان کے ساتھ موصل چلا گیا۔ جب ابن رائق مارا گیا تو سیف الدولہ کے ہمراہیوں میں شامل ہو گیا۔ سیف الدولہ نے اسے علی بن خلف بن طیاب کے ہمراہ دیار مضر روانہ کیا۔ چنانچہ علی بن خلف نے دیار مضر پر قبضہ کر لیا اور ابن رائق کے نائب کو جو دیار مضر پر مامور تھا نکال دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دیار مضر پر ابن رائق کی طرف سے ایک شخص مسافر بن حسین نامی مامور تھا اس نے دیار مضر پر قبضہ کر لیا اور ملک کے ساتھ خراج وصول کرنے لگا۔ علی بن خلف نے اس کی سرکوبی پر عدل بجکمی کو مامور کیا۔ عدل نے مسافر کو شہر سے نکال دیا اور اس کے بلاد پر قبضہ کر لیا۔ مسافر بھاگ کر بنی نمیر کے پاس چلا گیا۔ عدل نے جب یہ سنا کہ جمع ہو گئے۔ ان لوگوں کے جمع ہو جانے سے عدل کی قوت بڑھ گئی۔ مضر کے قبائل اور قلعوں کے اکثر حصہ پر قابض ہو گیا اسی اثناء میں مسافر نے اپنی جمعیت درست کر لی اور بنی نمیر سے امداد حاصل کر کے قرقیسیا کی جانب چلا گیا۔ اس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد عدل نے پھر اس کے قبضہ سے اسے نکال دیا۔

عدل بجکمی کا خابور پر قبضہ: اس کے بعد عدل بجکمی نے خابور کے بقیہ حصہ پر قبضہ کر لینے کا قصد کیا اس کے باشندوں نے بنی نمیر سے امداد کی درخواست کی۔ عدل نے چند دنوں تک ان کی مدد کے موقع کا انتظار کیا۔ جب کامیابی کی امید نہ ہوئی تو عدل نے ایک ایسے مقام پر جو خابور کا بہت بڑا مشہور مقام تھا قبضہ کر لینے کے ارادے سے کوچ کیا۔ اہل شہر مقابلہ پر آئے عدل کے ہمراہیوں نے سرنگ کے ذریعہ سے شہر پناہ کی دیوار میں بہت بڑا راستہ بنا لیا۔ عدل اپنے ہمراہیوں کے ساتھ شہر میں داخل ہو گیا اور قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اور مقامات پر قابض ہو گیا جو خابور میں تھے اور خراج وصول کرنے لگا۔ مال و دولت کی بہتات سے قوت بڑھ گئی۔ جس سے اس کا حوصلہ بڑھ گیا اور ابن حمدان کے مقبوضات پر قبضہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔

عدل بجکمی کی شکست اور گرفتاری: چونکہ ابن حمدان یعنی سیف الدولہ موصل اور ابو علی بن حمدان نصیبین میں موجود تھا اس وجہ سے عدل نے پہلے نصیبین کے ارادہ سے کوچ کیا تھا اور ابن حمدان کی طرف سے حسین بن سعید بن حمدان نے مقابلہ کیا کیونکہ وہ اپنی فوج اور قلعے کے لیے گروہ کے ساتھ وہاں مقیم تھا۔ عدل چلے راس عین کی جانب گیا پھر راس عین سے نصیبین کی طرف روانہ ہوا۔ عدل کی سرکشی کے حالات ابو عبداللہ حسین بن سعید بن حمدان تک پہنچے تو وہ فوج آراستہ کر کے عدل کی طرف بڑھا۔ دونوں فوجوں کا ایک کھلے میدان میں مقابلہ ہوا۔ عدل کے اکثر ہمراہیوں نے حمدان سے امان حاصل کر لی اور ان کے لشکر میں چلے گئے۔ عدل نے جب دیکھا تو ناچار گرفتار ہو گیا۔ ابن حمدان نے عدل کو اس کے بیٹے کے ساتھ گرفتار کر لیا اور اس کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اور ان دونوں کو ماہ شعبان ۳۳۱ھ میں بغداد روانہ کر دیا۔

خلیفہ متقی کی روانگی: جس وقت ناصر الدولہ اور سیف الدولہ توزون کی شکست سے شکست کھا کر بغداد سے روانہ ہوئے تو توزون واسط سے بغداد چلا آیا اور سلطنت پر قابض ہو گیا۔ بغداد سے واسط کو جاتے وقت وہاں ابن بریدی کے ساتھیوں کے اور ان کے امراء نے مل کر بریدی کے خلاف بغاوت کی اس سے خلیفہ متقی کے دل میں بھی خوف پیدا ہو گیا۔ چنانچہ بعض امراء نے کوچ کیا پھر انہوں نے خلیفہ متقی اور دولت السلطنت کے کام کرنے شروع کر دیے اور وہاں سے بریدی اور توزون کے خلاف جانے سے ان کی ہمت ٹوٹ گئی۔ دونوں ابن حمدان کے پاس چلا آیا تھا۔

توزون نے اسے واسط کی جانب روانہ کر دیا تھا۔ [illegible] بھاگنے والوں نے تعاقب کیا۔ [illegible] قوت کا بیان [illegible] اور ابن بریدی نے خلافت [illegible] ابن حمدان کو ایک لشکر بھیج کر طلب کیا [illegible] موصل کی جانب روانہ ہو۔ چنانچہ ابن حمدان نے اپنے ابن عم حسین بن سعید بن حمدان کو ایک تر و تازہ فوج دے کر روانہ کیا [illegible] تھی۔ خلیفہ متقی اپنے اہل و عیال اور وزیر سلطنت کے ساتھ [illegible] سے [illegible] تھا اس فوج کے ہمراہ موصل کی جانب روانہ ہوا۔ توزون [illegible] تک پہنچا۔

معرکۂ تکریت [illegible] سیف الدولہ اور خلیفہ متقی [illegible] ملنے کے لئے آیا۔ اس کے بعد [illegible] بھی آ پہنچا۔ ان دونوں بھائیوں کے ساتھ خلیفہ متقی نے موصل کی جانب کوچ کیا۔ جب یہ خبر توزون تک پہنچی تو وہ بھی تکریت کی طرف روانہ ہوا۔ تکریت کے قریب سیف الدولہ نے اس سے معرکہ آرائی کی۔ تین دن تک لڑائی جاری رہی۔ آخرکار توزون نے اسے شکست [illegible] سیف الدولہ شکست کھا کر موصل کی جانب بھاگا۔ توزون اس کے تعاقب میں تھا۔ [illegible] ناصر الدولہ اور خلیفہ متقی نے [illegible] کے ساتھ نصیبین کی طرف [illegible] تمام [illegible] لوگوں سے [illegible] اور توزون نے موصل پر قبضہ کر لیا۔

خلیفہ متقی اور توزون کی مصالحت اس کے بعد خلیفہ متقی نے ایک خط توزون کے پاس بھیجا جس میں اس نے توزون [illegible] بریدی سے ملنے کی وجہ سے ناراضگی ظاہر کی تھی اور یہ تحریر کیا تھا کہ اب بھی تم اس کی تلافی کرو تو [illegible] راضی ہو جائیں [illegible] سیف الدولہ اور ناصر الدولہ سے مصالحت [illegible] ہو جائے گی۔ توزون نے ان باتوں کو منظور کر لیا۔ صلح نامہ لکھا گیا۔ ناصر الدولہ نے [illegible] اپنے مقبوضات کی [illegible] صلح نامہ کے بعد توزون بغداد کی طرف روانہ ہوا اور خلیفہ متقی رقہ میں مقیم رہا۔

محمد بن ینال کا قتل چند روز بعد خلیفہ متقی کو ابن حمدان کی بے اعتنائی اور کج ادائی کا احساس ہوا اور سیف الدولہ [illegible] محمد بن ینال ترجمان نے خلیفہ متقی کو سیف الدولہ کی جانب سے بدظن کر دیا [illegible] یہ وہی شخص تھا جس نے توزون اور خلیفہ متقی میں [illegible] سیف الدولہ نے موقع پا کر محمد بن ینال کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔

ابو عبداللہ اخشید کی طلبی خلیفہ متقی کو اس سے شک اور بدظنی پیدا ہوئی۔ توزون سے مصالحت کے [illegible] اخشید [illegible] مصر [illegible] کو فرمان روانہ کیا چنانچہ اخشید مصر سے خلیفہ متقی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا۔ [illegible] پہنچا [illegible] سیف الدولہ [illegible] سے ابن حمدان ابو عبداللہ سعید بن حمدان حکومت کرتا تھا۔ [illegible] اخشید [illegible] کی خبر پا کر [illegible] دمشق میں [illegible] ابو عبداللہ اخشید حلب کے قریب پہنچا [illegible] اس سے ملنے کے لئے آیا۔ اخشید نے اس کی [illegible] عزت کی [illegible] مصر [illegible] حلب سے خلیفہ متقی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے رقہ کی جانب روانہ ہوا۔ ماہ محرم ۳۳۳ھ میں خلافت مآب کی [illegible] حاضر ہوا۔ خلیفہ متقی نے اس کی بے حد عزت افزائی کی۔ اس نے [illegible] تحائف [illegible] سے زیادہ [illegible] وزیر السلطنت [illegible] بھی تحفے دیئے اور [illegible] درخواست کی کہ خلافت مآب

میرے امراء مصر و شام میں شامل کر لیا جائے۔ خلیفہ متقی نے انکاری جواب دیا اور راستے ہی سے واپسی کی تجویز بھی بدل کر بغداد کا قصد کر دیا۔ اور توزون کی طرف بڑھا چلا آیا۔ اخشید نے اس کی بہت منت سماجت کی مگر خلیفہ متقی نے وزیر السلطنت ابن مقلہ کو توزون کے رعب و داب سے ڈرایا اور یہ حکم دیا کہ اخشید کے ساتھ مصر جا کر اس کے تمام بلاد کی سند حکومت عطا کر دے۔ وزیر السلطنت نے بھی اس حکم کی تعمیل کی۔

خلیفہ متقی کی معزولی: ۳۳۳ھ میں توزون کے قاصد پیام لے کر دربار خلافت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ توزون نے خلافت مآب اور وزیر السلطنت کے لئے حلف وفاداری اٹھایا ہے۔ خلیفہ متقی یہ سن کر فرط مسرت سے اچھل پڑا اور سامان ضروری درست کر کے آخری محرم سنہ مذکور میں بغداد کی جانب کوچ کیا اور اخشید مصر کی جانب واپس ہوا۔ جس وقت خلیفہ متقی مقام ہیت پہنچا توزون نے حاضر ہو کر زمین بوسی کی اور اس سے خلیفہ متقی کو یقین ہو گیا کہ توزون نے اپنے حلف کو پورا کیا اور وفاداری قبول کی۔ توزون نے خلافت مآب اور وزیر السلطنت کی نگرانی پر چند لوگوں کو مامور کیا پھر یکا یک خلیفہ کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروا دیں اور بغداد کی طرف لوٹ آیا اور مستکفی کی خلافت کی بیعت کی۔

ابوعبداللہ بن سعید: خلیفہ متقی کے معزول ہونے کے بعد ناصر الدولہ نے اپنے ابن عم ابوعبداللہ بن سعید بن حمدان کو رقہ، مضری فرات، دیار مضر، قنسرین، عواصم اور حمص پر مامور کیا جس وقت ابوعبداللہ بن سعید رقہ کے قریب پہنچا اہل رقہ کو خود مختاری کی خواہش پیدا ہوئی۔ آمادہ جنگ ہوئے ابوعبداللہ کامیابی کے ساتھ ان لوگوں کو زیر کر کے حلب کی جانب روانہ ہوا اور اس سے پیشتر ان بلاد پر اس کی طرف سے محمد بن علی بن مقاتل مامور تھا۔

سیف الدولہ کا حلب و حمص پر قبضہ: اس وقت خلیفہ متقی کی روانگی اور شام کی جانب اخشید کی واپسی پر یانس مونسی تنہا حلب میں باقی رہ گیا۔ سیف الدولہ کو دست درازی کا موقع مل گیا فوراً فوجیں مرتب کر کے حلب کی طرف بڑھا اور یانس مونسی کے قبضے سے اسے نکال لیا اس کے بعد حمص کی جانب قدم بڑھایا فوراً اخشید کی فوج سے مڈبھیڑ ہوئی سیف الدولہ نے اسے شکست دی اور دمشق کی جانب کوچ کیا اہل دمشق نے اسے دمشق میں داخل نہ ہونے دیا اتنے میں مصر سے اخشید تک شام آ گیا۔ اس وقت اس کی فوجی اور مالی حالت درست ہو گئی تھی۔ سیف الدولہ کا پیچھا کر کے اس کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ مقام قنسرین میں فریقین میں صف آرائی کی مگر اتفاق ایسا آیا کہ خود بخود لڑائی سے رک رہے۔ سیف الدولہ جزیرہ کی جانب واپس ہوا اور اخشید دمشق کی طرف اس کے بعد سیف الدولہ نے حلب کی جانب کوچ کیا رومیوں کی فوجیں یہ خبر پا کر حلب کی سرحد پر آ گئیں سیف الدولہ بھی تیار ہو کر مقابلہ پر آیا اور کمال مردانگی سے لڑ کر انہیں مار بھگایا۔

خلیفہ مستکفی اور ناصر الدولہ کے مابین مصالحت: ان واقعات کے بعد ناصر الدولہ بن حمدان کو ان حالات کی خبر لگی کہ توزون نے خلیفہ متقی کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروا دیں اور خلیفہ مستکفی کے ہاتھ پر خلافت و امارت کی بیعت کر لی ہے۔ ناصر الدولہ نے خراج کا بھیجنا بند کر دیا توزون کے خدام بھی جو بھاگ کر ناصر الدولہ کے پاس چلے آئے تھے۔ ناصر الدولہ نے ان لوگوں کو اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ گویا اسی واقعہ نے گویا ان شرائط کا جو دربار خلافت بغداد اور ناصر الدولہ کے درمیان قرار پائے تھے فسخ کر دیا۔ توزون اور خلیفہ مستکفی فوجیں آراستہ کر کے بقصد موصل روانہ ہوئے۔ ناصر الدولہ اور ان دونوں سے مقابلہ

تو بحث شروع ہوئی آخر کار محرم ۳۳۳ھ کے آخر میں شرائط صلح طے ہو گئے اور صلح نامہ مکمل اور مرتب ہو گیا خلیفہ مستکفی اور توزون بغداد کی جانب واپس ہوئے۔

خلیفہ مستکفی کی معزولی: اس واقعہ کے بعد ہی توزون راہی ملک عدم ہوا اس کے بعد امور سلطنت کا انتظام ابن شیرزاد کرنے لگا اس نے واسط پر ینال کوشہ نامی سپہ سالار کو مقرر کیا اور تکریت کی حکومت پر ایک دوسرے سپہ سالار فتح کو بھیجا جو سپہ سالار ناصر کا وزیر ہو کر آیا تھا اس نے معز الدولہ بن بویہ کو دربار خلافت کے حالات سے مطلع کیا اور بغداد پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دی معز الدولہ بغداد آیا اور حکومت و خلافت پر قابض ہو گیا۔ اس نے خلیفہ مستکفی کو تخت خلافت سے اتار دیا اور مطیع کی خلافت کی بیعت لی گئی۔ باقی رہا دوسرا سپہ سالار جو تکریت کا حکمران ہو گیا تھا وہ ناصر الدولہ کے پاس موصل چلا گیا اور اس کے دربار میں داخل ہو گیا ناصر الدولہ نے اسے اپنی جانب سے تکریت کی سند حکومت عطا کی۔

معرکہ عکبرا: جس وقت معز الدولہ بن بویہ نے دارالخلافت بغداد پر قابض ہو کر خلیفہ مستکفی کو معزول کیا تھا ناصر الدولہ بن حمدان کو اس سے تخت خلافت کی ہوس پیدا ہوئی تو فوجیں آراستہ کر کے موصل سے عراق کی جانب روانہ ہوا معز الدولہ نے یہ خبر پا کر اپنے سپہ سالاروں کو ناصر الدولہ کے مقدمہ پر روانہ کیا۔ دونوں فوجوں کا مقام عکبرا پر مقابلہ ہوا گھمسان اور خونریز جنگ کی تیاریاں ہوئیں۔ معز الدولہ خلیفہ مطیع کے ساتھ عکبرا کی طرف روانہ ہوا اس وقت ابن شیرزاد بغداد میں تھا اور وہ یہاں انتظام کی غرض سے مقیم رہا ان لوگوں کی روانگی کے بعد ناصر الدولہ سے جا ملا اور اس کی فوجوں کو داخل کر لیا چنانچہ ناصر الدولہ کی فوج نے غربی بغداد میں پڑاؤ کیا اور خود ناصر الدولہ شرقی بغداد میں مقیم رہا چونکہ بغداد سے سلسلۂ رسد و رفت منقطع ہو گیا تھا اس وجہ سے معز الدولہ اور خلیفہ مطیع کے لشکر گاہ میں گرانی شروع ہوئی اور موصل سے رسد و غلہ جاری رہنے کی وجہ سے ناصر الدولہ کی فوج کو اس کا احساس تک نہ ہوا علاوہ بریں ابن شیرزاد نے یہ کیا کہ معز الدولہ اور دیلم سے اہل بغداد کے خلاف امداد طلب کی اس سے معز الدولہ کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو گئے اہواز کی جانب واپس چلے جانے کا قصد کیا مگر کچھ سوچ کر اپنے سرداروں کو بالائے دجلہ کی جانب جانے کا اشارہ کیا ناصر الدولہ کی فوج نے بڑھ کر ان کی مدافعت شروع کی تھوڑے سے آدمی ناصر الدولہ کی رکاب میں رہ گئے۔ ادھر دیلم کو موقع مل گیا قریب ترین مقام سے ناصر الدولہ کے سر پر آ پہنچے اور ان کو شکست دے دی۔

معز الدولہ کی موصل کو روانگی: معز الدولہ نے شرقی بغداد پر قبضہ کر لیا مطیع اپنے محل سرائے میں محرم ۳۳۵ھ میں پھر واپس آیا اور ناصر الدولہ عکبرا کی طرف لوٹ گیا۔ مصالحت کی گفتگو شروع کی تو توزونیہ کے ترکوں کو ناصر الدولہ کا یہ فعل ناگوار گزرا سب نے متحد ہو کر اس کے قتل پر کمر باندھ لی ناصر الدولہ کو اس امر کا احساس ہو گیا نہایت تیزی سے موصل کی جانب لوٹ گیا اس کے ہمراہ ابن شیرزاد بھی تھا اس کے بعد معز الدولہ کے ساتھ مصالحت ہو گئی۔

باب:۹۹

امارت جزیرہ و شام

دولت بنو حمدان

سیف الدولہ کا دمشق پر قبضہ: ۳۳۴ھ میں اخشید ابوبکر محمد بن طغج والی مصر و شام مر گیا اور ملک آخرت ہوا حکومت و ریاست کی کرسی پر اس کے بعد اس کا بیٹا ابو القاسم انوجور متمکن ہوا۔ یہ ایک نو عمر شخص تھا۔ اس پر کافور اسود جو اس کے باپ کا غلام تھا غالب ہو گیا۔ سیف الدولہ اس واقعہ سے مطلع ہو کر دمشق کی جانب آیا اور اس پر قابض ہو گیا۔

کچھ عرصہ بعد اہل دمشق کو سیف الدولہ سے بد دلی پیدا ہوئی اور ان لوگوں نے کافور کو بلا بھیجا۔ سیف الدولہ کو اس کی خبر لگ گئی دمشق سے حلب کی طرف کوچ کر دیا۔ اہل دمشق نے تھوڑی دور تک تعاقب کیا۔ سیف الدولہ نے جزیرہ کی طرف قدم بڑھایا اور انوجور حلب میں رہا۔ اس کے بعد انوجور اور سیف الدولہ میں مصالحت ہو گئی انوجور مصر کی جانب واپس ہوا۔ سیف الدولہ حلب کی طرف لوٹ آیا اور کافور نے تھوڑے دن دمشق کی حکومت پر بدر اخشیدی کو متعین کیا پھر ایک سال کے بعد اسے معزول کر کے ابو المظفر طغج کو سند حکومت عطا کی۔

ناصر الدولہ اور سردار تکین: جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں ناصر الدولہ کی رکاب میں ترکوں کا ایک گروہ تھا جو کہ توزون کے ہمراہیوں میں سے تھا اور وہ اس سے ناراض ہو کر ناصر الدولہ کے پاس چلے آئے تھے جب ناصر الدولہ اور معز الدولہ کے درمیان مصالحت کی سلسلہ جنبانی شروع ہوئی تو ان ترکوں نے ناصر الدولہ کے اس فعل سے ناراض ہو کر ہنگامہ کر دیا ناصر الدولہ پر قتل کرنے کی غرض سے ٹوٹ پڑے۔ ناصر الدولہ نے ان لوگوں کے پنجہ سے اپنے کو نجات دے کر ساحل غربی سے عبور کیا اور[1] قرامطہ نے اسے پناہ دی اور اسے ایک مقام [illegible] تک پہنچا دیا ان لوگوں میں سے جو ناصر الدولہ کے ہمراہ تھے ایک ابن شیرزاد بھی تھا ناصر الدولہ نے کسی مصلحت سے اسے گرفتار کر لیا۔ ترکوں نے مجتمع ہو کر تکین شیرازی کو اپنا امیر بنایا اور جو لوگ ناصر الدولہ کے ہمراہیوں میں سے بچھڑ گئے تھے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور ناصر الدولہ کا موصل تک تعاقب کرتے چلے گئے۔ ناصر الدولہ نے موصل سے نکل کر نصیبین کا راستہ لیا اور ترکوں نے موصل پر قبضہ کر لیا۔

---

[1] اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔ (مترجم)

جب ناصر الدولہ نے معز الدولہ سے [illegible] یا خراج کی شکایت کی اور [illegible] کا اقرار کر لیا تو معز الدولہ نے اپنے وزیر ابو جعفر صیمری کی [illegible] میں [illegible] کی طرف فوج کشی کی [illegible] ان کے موصل سے نکل کر ناصر الدولہ کے تعاقب میں نصیبین کی طرف قدم بڑھایا۔ سیف الدولہ [illegible] بھاگ گیا [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کا [illegible] ادا کیا۔ [illegible] گزرے [illegible] کے تعاقب میں [illegible] اس [illegible] سے [illegible] ناصر الدولہ [illegible] معز الدولہ نے [illegible] ناصر الدولہ [illegible] آ گیا [illegible] اس کے بعد صیمری نے [illegible] موصل میں [illegible] صیمری کے حوالے کر دیا۔ صیمری نے اس کے ساتھ بغداد کی جانب مراجعت کی۔

جمان کی بغاوت جمان نامی ایک شخص توزون کے مصاحبوں میں سے تھا توزون کے مرنے کے بعد ناصر الدولہ بن حمدان کے پاس چلا آیا تھا جب معز الدولہ اور ناصر الدولہ سے [illegible] ناصر الدولہ نے اسے [illegible] کے ساتھ [illegible] مقابلہ کے لیے [illegible] کیا۔ [illegible] میں اس نے ناصر الدولہ سے بغاوت کر دی اور [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] ناصر الدولہ [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ناصر الدولہ [illegible] اس کے [illegible] کی وجہ سے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] حالات سے [illegible] اور [illegible] ہو گیا۔

جمان کی شکست و خاتمہ اس [illegible] ناصر الدولہ بن حمدان نے جمان کی سرکوبی کے لیے [illegible] ابو تغلب [illegible] میں [illegible] دریائے فرات [illegible] جمان [illegible] شکست [illegible] دریائے فرات میں [illegible] کے ہمراہ [illegible] نے [illegible] کی درخواست کی [illegible] اس [illegible] کا خاتمہ [illegible] ناصر الدولہ [illegible] ہو گیا۔

ناصر الدولہ اور معز الدولہ ان واقعات کے بعد [illegible] ناصر الدولہ اور معز الدولہ کی [illegible] پھر ان بن ہو گئی۔ چنانچہ معز الدولہ نے [illegible] میں ناصر الدولہ سے جنگ کے ارادے سے [illegible] ناصر الدولہ نے موصل سے نصیبین کی جانب قدم بڑھایا معز الدولہ نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] تکالیف کا سامنا [illegible] ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ معز الدولہ نے ناصر الدولہ کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا [illegible] اس وقت [illegible] ناصر الدولہ نے [illegible] خراج ادا کرنے [illegible] موصل [illegible] حکومت [illegible] ناصر الدولہ نے [illegible] معز الدولہ [illegible] کے بعد معز الدولہ [illegible] بغداد کی جانب واپس ہوا۔

سیف الدولہ کا محاصرہ مرعش [illegible] سیف الدولہ ہمدانی کے قبضہ [illegible] کے [illegible] کے پاس [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سیف الدولہ نے [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] طرسوس کی جانب [illegible] [illegible]

بلاد روم پر فوج کشی ان واقعات [illegible] [illegible] سیف الدولہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سیف الدولہ [illegible]

معرکۂ حدث [illegible] سیف الدولہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سیف الدولہ [illegible] [illegible] سیف الدولہ [illegible] کی جانب [illegible] سیف الدولہ نے [illegible] حلب کی طرف [illegible]

عیسائیوں کی طرسوس پر فوج کشی [illegible] اپنے [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

سیف الدولہ کی [illegible]

ناصر الدولہ کی [illegible]

معز الدولہ اور ناصر الدولہ کی مصالحت [illegible]

آمد کی جانب روانہ ہوا اور ناصر الدولہ موصل کی طرف۔

عیسائیوں کی عین زربہ پر فوج کشی: ماہ محرم ۳۵۱ھ میں دمستق نے پھر سر اٹھایا۔ رومی عیسائیوں کو جمع کرکے عین زربہ پر چڑھائی کردی۔ پہلے اس پہاڑی پر قبضہ کرلیا جو عین زربہ کے قریب تھی اور جس قدر اس سے بلندی پر واقع تھی اس کے بعد عین زربہ کا محاصرہ ڈالا، چاروں طرف سے قلعہ شکن منجنیقیں نصب کرائیں اور شب و روز سنگ باری شروع کردی۔ اہل شہر نے پریشان ہوکر امن کی درخواست کی۔ دمستق نے ان لوگوں کو امان دی اور رومیوں کے ساتھ شہر میں داخل ہوا اور شہر میں داخل ہونے کے بعد اہل شہر کو امن دینے پر نادم ہوا اس وجہ سے کہ اہل شہر کا مال بے حد زیادہ اور اعلیٰ درجہ کا تھا تمام شہر میں منادی کرا دی کہ تمام باشندگان شہر آج ہی اپنے اہل و عیال کے ساتھ شہر چھوڑ کر کے مسجد اقصیٰ چلے جائیں اس منادی سے تمام شہر میں نکلنے کی کثرت اژدہام کے باعث ایک بڑا گروہ شہر پناہ کے دروازوں پر پچ کر مر گیا جو لوگ راستوں میں جہاں تہاں منتشر ہو گئے دوسرے وقت تک باقی رہ گئے ان میں سے جس قدر شہر میں پائے گئے وہ مار ڈالے گئے، رومی عیسائیوں نے اہل شہر کے مال و اسباب پر قبضہ کرلیا اور شہر پناہ کی فصیلوں کو منہدم کردیا۔ عین زربہ کے اطراف و جوانب میں تقریباً چون قلعے عیسائیوں نے فتح کرلئے۔ عیسائی روزہ کے ایام کے بعد دمستق واپس ہوا اور اپنی فوج قیساریہ میں چھوڑتا گیا۔

ابن الزیات کا انجام: چونکہ ابن الزیات والی طرسوس نے سیف الدولہ بن حمدان کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا تھا اس وجہ سے دمستق نے یہ خیال کرکے کہ سیف الدولہ اس کے ساتھ ہمدردی نہ کرے گا آگے بڑھا۔ ابن الزیات سے معارضہ ہوا اور لڑائی چھڑ گئی۔ اس کا بھائی ان معرکوں میں مارا گیا اہل شہر نے سیف الدولہ کے نام کا خطبہ پھر پڑھنا شروع کیا اور اس کی اطاعت اور اس کے انقیاد کو تسلیم کرلیا ابن الزیات گھبرا کر نہر میں کود پڑا اور ڈوب گیا۔

عیسائیوں کا حلب پر قبضہ: اس واقعہ کے بعد دمستق سرحدی بلاد کی جانب واپس ہوا اور نہایت تیزی سے حلب کی جانب بڑھا۔ سیف الدولہ فوج بھی فراہم نہ کر سکا اپنے تھوڑے سے ہمراہیوں کو لے کر مقابلہ پر آیا۔ عیسائیوں نے اسے شکست دے دی۔ آل حمدان نہایت بے دردی سے پامال کئے گئے۔ دمستق نے ان تمام چیزوں پر جو سیف الدولہ کے محل سرائے خارج حلب میں تھیں قبضہ کرلیا بہت سا مال و اسباب ہاتھ آیا آلات حرب کی کوئی حد نہ تھی۔ دمستق نے ان چیزوں پر قبضہ کرلینے کے بعد محل کو مسمار کرا دیا اور تھوڑے دن شہر حلب کے محاصرہ پر مورچوں کو متعین کیا اہل شہر نے بھی مدافعت پر کمر ہمت باندھی۔ دمستق نے اپنے مورچے کو منتقل کرکے جوشن میں سے جا کر قائم کیا اور رسد و غلہ کی آمد و رفت بند کر دی جس سے شہر کے اندر لوٹ اور غارت گری شروع ہو گئی لوگ اپنے مال و اسباب بچانے کی غرض سے لڑنے لگے۔ قتل و فساد کے فرو کرنے کے لئے محافظین شہر پناہ کی توجہ اس جانب متوجہ ہوئی۔

عیسائیوں کا ظلم و ستم: دمستق نے اس امر کا احساس کرکے شہر پناہ پر قبضہ کرلیا اور نہایت آسانی سے شہر کے اندر اپنی فوج کو اتار دیا، پھر کیا تھا سارے شہر پر عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا ان عیسائیوں نے کسی کو نہ چھوڑا، جو حلب میں ملا اسے قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو گیا تھا تقریباً دس ہزار مسلمان قید کرلئے گئے جن میں چھوٹے چھوٹے لڑکے اور نوجوان لڑکیاں بھی تھیں جس قدر مال رومی ساتھ لے جا سکتے تھے لے گئے، باقی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ بقیۃ السیف مسلمانوں نے شہر کے ایک قلعہ میں جا کر پناہ لی

اور چاروں طرف سے قلعہ بندی کر لی۔ عیسائی بادشاہ کا بھتیجا جو قلب کی طرف سے سرحد کی فوج سے جا ملا تھا اس قلعے کے محقق کے قریب تھا ایک پتھر کا ٹکڑا اتفاق سے یہ پتھر اس کے سر پر لگا فوراً تڑپ کر مر گیا دمستق عیسائی بادشاہ نے اس وجہ سے ان تمام مسلمان قیدیوں کو جو اس کے قبضے میں تھے جن کی تعداد دو ہزار تھی آنکھوں کے روبرو قتل کرا دیا اور محاصرہ اٹھا کر واپس ہوا اور مقامات ہے حلب۔ محمد بن ناصر الدولہ [illegible] ہوا اور اس امید پر گیا تھا کہ میرا چچا زاد بھائی ان لوگوں کو اپنے علم و حشم کا شکار بنانے کو آئے گا شہر کے آباد کرنے کو عمدہ [illegible] مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی امید پوری نہ ہونے دی۔

سیف الدولہ کی عیسائیوں پر فوج کشی سیف الدولہ نے شکست کے بعد اپنی فوجی حالت درست کی [illegible] کو عیسائیوں کے قبضے سے نکال لیا اس کو تعمیر کیا اور درست کرایا اس سے جب فارغ ہوا تو سرحد کی حفاظت کرتے بلاد روم میں فوج کشی کی اور ان کے مقبوضات کو تاخت و تاراج کر کے واپس ہو رہا تھا کہ اس نے یہ خبر پائی کہ قلعہ [illegible] کو فتح کر لیا اور [illegible] پر قابض ہو گئے ہیں۔ [illegible] قلعہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے اس کے علاوہ اور قلعوں کو بھی [illegible] جب اس کے قریب پہنچا [illegible] تھا اس کے جو [illegible] (سیف الدولہ کا غلام) [illegible] پر حملہ آور ہوا رومیوں کے ایک گروہ سے مڈبھیڑ ہو گئی میدان [illegible] کے ہاتھ رہا رومی شکست کھا کر بھاگ گئے تھے [illegible] پانچ سو سوار گرفتار ہوئے [illegible] ابو فراس بن سعید بن حمدان کو [illegible] عیسائیوں نے گرفتار کر لیا تھا۔ [illegible] بھاگ کھڑے ہوئے ۳۵۲ھ میں رومیوں نے [illegible] اپنے بادشاہ کو قتل کر ڈالا اور ایک غیر شخص نے حکومت کی کرسی پر تمکن کیا۔

اہل حران کی بغاوت سیف الدولہ نے اپنے بھائی ناصر الدولہ کے بیٹے ہبۃ اللہ کو بلاد مضر وغیرہ کی حکومت پر مامور کیا تھا اس نے اہل حران کے ساتھ برے برتاؤ کیے تجارت کا مال و اسباب ظلم و ستم سے چھین لیا [illegible] اور امراء [illegible] طرح طرح کے محصول مقرر کیے اہل شہر [illegible] اور [illegible] کا انتظار کرنے لگے جب یہ اپنے چچا سیف الدولہ کے پاس چلا گیا تو اہل شہر نے اس کے عمال اور [illegible] پر حملہ کر دیا ان لوگوں کو مار بھگایا ہبۃ اللہ ان واقعات سے مطلع ہو کر سرکوبی کی غرض سے ان لوگوں کی طرف روانہ ہوا [illegible] ان کا محاصرہ کیے رہے [illegible] بغاوت کرتے رہے بعد اس کے سیف الدولہ ان واقعات سے مطلع ہو کر آ پہنچا اہل شہر نے اطاعت قبول کی اور ہبۃ اللہ کو شہر میں داخل کر لیا ہبۃ اللہ نے بھی شہر میں داخل ہوتے ہی قتل عام کا حکم دیا بات میں بغاوت فرو ہو گئی۔

ہبۃ اللہ کی بغاوت اسی سنہ میں سیف الدولہ نے [illegible] آدمیوں کی فوج سے بلاد روم میں جہاد کی غرض سے [illegible] چنانچہ اہل طرسوس ایک سرحد سے داخل ہوئے دوسری سرحد کی طرف سے نجا نے قدم بڑھایا اور چونکہ سیف الدولہ اس سے دو دن پہلے سے [illegible] فالج کی [illegible] ہو گئی تھی اس وجہ سے بغرض مقابلہ ایک سرحد پر اس نے بھی پڑاؤ کیا اہل طرسوس نے تجارت [illegible] سے اپنے فرائض ادا کیے جہاد کرتے ہوئے قونیہ تک پہنچے اور مظفر و منصور مال غنیمت لیے ہوئے واپس ہوئے سیف الدولہ بھی حلب کی جانب واپس ہوا اور اسی تکلیف کی اس درجہ زیادتی ہوئی کہ لوگوں نے اس کی موت کی خبر اڑا دی۔ اس کے بھائی کا بیٹا ہبۃ اللہ عراق کے شوق میں اٹھ کھڑا ہوا اور ابن نجا عیسائی کو جو سیف الدولہ کے خاص [illegible] میں سے تھا قتل کر ڈالا اور جب اسے اپنے چچا کی زندگی کا یقین ہو گیا تو حران کی جانب کوچ کر گیا اور وہاں پہنچ کر قلعہ نشین ہو گیا سیف الدولہ نے

اس کے تعاقب پر نجا کو مامور کیا چنانچہ نجا ہبۃ اللہ کی گرفتاری کی غرض سے حران آیا۔ ہبۃ اللہ یہ خبر پا کر اپنے باپ کے پاس موصل چلا گیا اور نجا نے آخر شوال ۳۵۲ھ میں حران میں قیام کیا اور اہل حران سے دس لاکھ درہم بطور تاوان ادا کرانے کے پانچ دن کے اندر اندر جبراً وصول کئے اہل حران نے اپنی جمع پونجی اسباب فروخت کر ڈالے اور جلا وطن ہو کر میافارقین کا راستہ لیا۔

نجا کی بغاوت آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ نجا کو جو کچھ اہل حران کے سر تحویل کرنا تھا کر چکا اور ان کے مال و اسباب پر بزور جبر قابض ہو گیا اس سے اس کی قوت بڑھ گئی اور خیالات میں معقول طور سے تبدیلی واقع ہو گئی۔ فوجیں آراستہ کر کے میافارقین کی طرف روانہ ہوا اور آرمینیہ کا قصد کیا اکثر بلاد آرمینیہ پر عراق کا ایک شخص جو ابوالورد کے نام سے معروف و مشہور تھا ایک مدت سے قابض تھا نجا نے ابوالورد کو زیر کر کے اس کے مقبوضات اور قلعوں اور شہروں پر قبضہ کر لیا تھا خلاط اور ملازکرد کا قابض ہو گیا اور ابوالورد کا بہت سا مال و اسباب ضبط کر کے ابوالورد کو مار ڈالا۔ ان واقعات کے بعد نجا نے سیف الدولہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اتفاق وقت سے اسی زمانہ میں معز الدولہ بن بویہ نے موصل و نصیبین پر قبضہ کر لیا تھا۔ نجا نے فی الفور ان کے مقابلہ پر اس سے امداد طلب کی اس کے بعد معز الدولہ سے ناصر الدولہ نے مصالحت کر لی اور معز الدولہ بغداد کی جانب واپس ہو گیا سیف الدولہ نے نجا کی سرکوبی کے لئے اپنی فوج کو کوچ کا حکم دیا۔ نجا مقابلہ سے بھاگ کھڑا ہوا سیف الدولہ نے ان تمام بلاد پر جسے نجا نے ابوالورد سے چھین لیا تھا قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد نجا اور اس کے بھائیوں اور اس کے ہمراہیوں نے سیف الدولہ سے امن کی درخواست کی۔ سیف الدولہ نے انہیں امان دی اور نجا کو بدستور اس کے عہدہ پر بحال رکھا۔ اس واقعہ کے بعد ماہ ربیع الاول ۳۵۳ھ میں نجا پر میافارقین میں اس کے غلاموں میں سے ایک غلام نے رات کے وقت اس کے مکان میں حملہ کر کے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

جنگ معز الدولہ و ناصر الدولہ ناصر الدولہ اور معز الدولہ کے درمیان جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہو مصالحت ہو گئی تھی اس کے بعد ناصر الدولہ نے مقررہ خراج ادا کرنے کے لئے ضمانت میں اپنے بیٹے ابو تغلب غضنفر کے جانے کی اجازت طلب کی۔ معز الدولہ نے اس درخواست کو منظور نہ کیا اور فوجیں مرتب کر کے نصف ۳۵۳ھ میں موصل کی جانب کوچ کر دیا۔ ناصر الدولہ خبر پا کر نصیبین چلا گیا۔ معز الدولہ نے پہنچتے ہی موصل پر قبضہ کر لیا اور پھر موصل سے ناصر الدولہ کے تعاقب میں روانہ ہوا روانگی کے وقت موصل کے مالی اور جنگی صیغوں پر اپنی جانب سے جدا جدا افسر مقرر کر گیا۔ ناصر الدولہ کو نصیبین میں بھی چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا۔ معز الدولہ کی آمد کی خبر پا کر نصیبین کو خالی کر دیا۔ معز الدولہ نے پہنچ کر نصیبین پر بھی قبضہ کر لیا۔ ان واقعات کے اثناء میں ابو تغلب کو موقع مل گیا فوراً موصل پر آ پہنچا اور قتل و غارت گری کا ہنگامہ برپا کر دیا اس کے اطراف و جوانب پر تاخت و تاراج کا ہاتھ بڑھا دیا۔ معز الدولہ کے سپہ سالاروں اور عمال نے ابو تغلب کے حملوں کا مقابلہ کیا اور اسے فاش شکست دے دی۔ اس سے معز الدولہ کے قلب کو اطمینان حاصل ہوا اور قیام پذیر ہو کر اس کے آئندہ حالات کا انتظار کرنے لگا۔

---

۱ اصل کتاب میں اسی طرح ہے یہی صحیح صواب۔ (مترجم)

ناصر الدولہ اور معز الدولہ کی مصالحت [illegible]

[illegible]

دمستق کا طرسوس [illegible] محاصرہ [illegible]

مصیصہ کا تاراج [illegible]

اہل طرسوس کا انقلاب: [illegible]

رشیق نسیمی: [illegible]

والی انطاکیہ کی بغاوت: [illegible]

مروان قرمطی کی بغاوت: [illegible]

رومیوں کا دارا پر قبضہ: [illegible]

[illegible]

سیف الدولہ کی وفات [illegible]

ناصر الدولہ کی اسیری [illegible]

ابو المعالی شریف والی حلب [illegible]

ابو فراس کا قتل [illegible]

پر روانہ کیا چنانچہ قرعویہ اس کی تلاش میں صدد پہنچا ابو فراس کے ہمراہیوں نے ابو فراس کے لئے امن کی درخواست کی ابو فراس بھی انہی لوگوں میں تھا قرعویہ نے سبھی کو امان دی اور جب وہ لوگ آزادانہ نکلے تو قرعویہ نے ابو فراس کو گرفتار کر کے اسے قتل کر ڈالا اور سر اتار کر ابو المعالی کی خدمت میں بھیج دیا ابو فراس کا ماموں تھا۔

ابو تغلب اور حمدان کی جنگ و مصالحت ناصر الدولہ بن حمدان کی بیوی فاطمہ بنت احمد کردی ابو تغلب کی ماں تھی اس نے اپنے بیٹے ابو تغلب کا اس کے باپ کی گرفتاری میں ہاتھ بٹایا جب ناصر الدولہ نظر بند کر دیا گیا تو ناصر الدولہ نے اپنے بیٹے حمدان کو تکلیف سے نجات دینے کے لئے بلا بھیجا اتفاق سے اس خط کے مضمون سے ابو تغلب مطلع ہو گیا اس نے اپنے باپ کو قلعہ موصل سے قلعہ کواشی منتقل کر دیا شدہ شدہ اس کی خبر حمدان تک پہنچی یہ سیف الدولہ کی وفات کے وقت رحبہ سے رقہ چلا گیا تھا اور اس پر قابض ہو گیا تھا جب اسے اس کے باپ کا یہ خط ملا تو فوراً نصیبین کی جانب کوچ کیا اور فوجیں مرتب کرنے لگا اور اپنے بھائی کے پاس کہلا بھیجا کہ بزرگوار کو قید کی تکلیف سے نجات دے ورنہ خیر نہ ہوگی۔ ابو تغلب یہ پیام سن کر آگ بگولا ہو گیا سامان جنگ درست کر کے حمدان سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر دیا حمدان مقابلہ کر کے شکست کھا کر رقہ کی طرف چلا گیا ابو تغلب بھی اس کے تعاقب میں رقہ پہنچا کئی مہینے اس کا محاصرہ کئے رہا پھر دونوں میں مصالحت ہو گئی اور ہر ایک اپنے اپنے دار الحکومت واپس آیا اس کے بعد قید کی حالت میں ناصر الدولہ ۳۵۸ھ میں راہی عالم آخرت ہوا موصل میں دفن کیا گیا۔

ابو البرکات کی رحبہ پر فوج کشی ابو تغلب نے اپنے بھائی ابو البرکات کو حمدان کے پاس رحبہ روانہ کیا اتفاق یہ پیش آیا کہ حمدان کے ہمراہی اور اعوان و انصار حمدان سے علیحدہ ہو گئے حمدان نے بختیار کے زیر حفاظت میں پناہ حاصل کرنے کے لئے عراق کا راستہ لیا چنانچہ ماہ رمضان سنہ مذکور میں بغداد میں داخل ہوا تحائف اور ہدایا پیش کئے بختیار بن معز الدولہ نے ابو تغلب کے پاس نقیب ابو احمد والد شریف رضی کو اس کے بھائی حمدان سے مصالحت کر لینے کا پیام دے کر بھیجا اس نے اس تحریک کے مطابق مصالحت کر لی چنانچہ صلح ہو جانے کے بعد حمدان ۳۶۰ھ میں رحبہ کی جانب واپس ہوا ابو البرکات نے اس کی رفاقت کر دی چند روز بعد اس نے حمدان کو طلبی کا خط روانہ کیا حمدان نے حاضری سے انکار کیا اس پر ابو تغلب نے اپنے بھائی ابو البرکات کو دوبارہ اپنی فوجوں کا افسر اعلیٰ مقرر کر کے حمدان کی طرف روانہ کیا حمدان نے یہ خبر پا کر رحبہ چھوڑ دیا اور بیابان کا راستہ لیا ابو البرکات نے رحبہ پر قبضہ کر لیا اور اپنی جانب سے ایک شخص کو مامور کر کے رقہ کی طرف کوچ کیا پھر رقہ سے عربان کی جانب روانہ ہوا حمدان موقع پا کر رحبہ پہنچ گیا اور بزور تیغ شہر میں گھس کر ابو تغلب کے عمال اور حکام کو مار ڈالا۔ ابو البرکات اس واقعہ سے مطلع ہو کر لوٹ پڑا۔ ایک چوٹ ایسی لگی کہ گھوڑے پر سے کھینچ کر زمین پر ڈال دیا اور بہت سے متعلقین با معرکہ گرفتار کر لئے۔ زخم کاری لگا تھا اسی دن مر گیا نعش موصل لائی گئی اور وہیں اپنے باپ کے پاس دفن کیا گیا۔

ابو فراس کی معزولی: جب ابو تغلب نے بغرض حمدان کو ہوش میں لانے کی غرض سے تیاری کی اپنے بھائی ابو فراس محمد کو نصیبین کی حکومت پر مامور کیا پھر تھوڑے دن بعد اس وجہ سے کہ اس نے حمدان سے سازش کر لی تھی معزول کر دیا اور طلب کر کے گرفتار کر لیا اور موصل کے قلعہ کواشی میں لے جا کر قید کیا اس واقعہ سے اس کے اور بھائیوں ابراہیم اور حسین پر برا اثر پڑا اور

وہ بھی اس سے ناراض تھی اور کشیدہ خاطر ہو کر ماہ رمضان ۳۶۰ھ میں اپنے بھائی حمدان کے پاس چلے گئے۔ ابو تغلب اس سے مطلع ہوا، ان کے محلوں پر قبضہ کرنے کی غرض سے فوج بھیج دی۔ ان لوگوں نے مقابلہ کیا پھر ابراہیم اور حسین (اس کے دونوں بھائیوں) نے امن کی درخواست کی۔ ابو تغلب نے ان کو امن دے دیا۔ وہ ان کے [illegible] مطیع ہو گئے۔ حمدان کے [illegible] مصاحبوں نے ان [illegible] کی اطاعت کی۔ حمدان [illegible] واپس آیا [illegible] ابو تغلب اپنے بھائیوں کے [illegible] اور [illegible] سے مطلع ہو کر [illegible] کے بعد [illegible] کی درخواست پیش کی [illegible] ابو تغلب کی خدمت میں لوٹ آیا۔

ابو تغلب کا رحبہ پر قبضہ حمدان نے رحبہ میں [illegible] اپنے [illegible] کے تمام اسباب اور مال و زر پر قبضہ کر کے [illegible] اس وقت [illegible] ابو تغلب کی جانب سے [illegible] ابو تغلب [illegible] کی طرف فوجیں روانہ کیں [illegible] رحبہ پر قبضہ کر لیا [illegible] اپنے بھائی [illegible] کے ساتھ [illegible] ان دونوں کی [illegible] ابو تغلب [illegible] آخر [illegible] تھے۔

عیسائیوں کا طرابلس اور حمص کو تاراج ۳۵۸ھ میں بادشاہ روم ملک شام میں داخل ہوا [illegible] ایسا شخص اس وقت موجود تھا جو [illegible] اس کی مدافعت کرتا [illegible] اطراف طرابلس [illegible] اہل طرابلس نے [illegible] کے ظلم [illegible] قتل کیا۔ طرابلس میں [illegible] گئے [illegible] اس کے بعد [illegible] حمص [illegible] عیسائیوں [illegible] سے پہلے [illegible] عیسائیوں نے [illegible] کر دیا [illegible] ساحل کی طرف [illegible] ان شہروں میں سے [illegible] عیسائیوں کا [illegible] عام طور سے [illegible] عیسائیوں کے حملے [illegible] ان کی روک تھام کرنے والا نہ تھا۔

عیسائیوں کا حلب اور انطاکیہ کا محاصرہ تھوڑے ہی دنوں میں تمام بلاد ساحل اور [illegible] شام میں [illegible] محدود [illegible] باقی رہ گئے تھے۔ [illegible] انطاکیہ [illegible] حلب اور انطاکیہ کے محاصرے [illegible] اپنے [illegible] سلطان [illegible] ان دونوں حلب [illegible] حکومت [illegible] ان کے [illegible] شام کی [illegible] بادشاہ روم نے اپنی فوج [illegible] کی غرض سے [illegible] جانب [illegible] قتل و غارت گری [illegible] ابو تغلب [illegible] اسلام کی مدافعت [illegible] قوت نہ رہی تھی۔

قرغویہ کی خود سری: قرغویہ سیف الدولہ کا ذاتی غلام ہے جس نے سیف الدولہ کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ابوالمعالی کی حکومت کی بیعت لی تھی جب ۳۵۸ھ کا دور آیا تو قرغویہ نے ابوالمعالی کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور اسے حلب سے نکال کر خود حکمران بن بیٹھا۔ ابوالمعالی حلب سے نکل کر حران کی طرف گیا۔ اہل حران نے بھی اسے شہر میں داخل نہ ہونے دیا تب ابوالمعالی نے میافارقین کا راستہ لیا جہاں کہ اس کی والدہ تھی۔

ابوالمعالی کی میافارقین میں آمد: ابوالمعالی کی والدہ سعید بن حمدان برادر ابوفراس کی بیٹی تھی اس سے کسی نے یہ جا کر کہہ دیا کہ ابوالمعالی تمہیں قید کرنے کے لئے آ رہا ہے اس وجہ سے اس نے بھی چند دن تک میافارقین میں ابوالمعالی کو داخل نہ ہونے دیا جب تک اسے اطمینان نہ ہو گیا اور اس کی طرف سے اس کے خیالات تبدیل نہ ہو گئے تب اس نے ابوالمعالی کو اور جن لوگوں سے یہ خوش تھی ان کو میافارقین میں داخل ہونے کی اجازت دی رسد و غلہ کا انتظام کر دیا اور باقی ماندگان کو شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔

ابوالمعالی کی حماۃ کو روانگی: اس کے بعد ابوالمعالی نے جنگ قرغویہ کی تیاری کی جبکہ وہ ان دنوں حلب میں تھا اس نے حلب کی قلعہ بندی کر لی تب ابوالمعالی حماۃ چلا گیا اور وہیں قیام پذیر ہو گیا۔ حران میں اسی کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا مگر اس کی طرف سے وہاں کوئی گورنر نہ تھا۔ اہل حران نے مشورہ کر کے اپنے ہی لوگوں میں سے ایک شخص کو اپنا حکمران بنا لیا جو ان پر حکومت کرنے لگا۔

ابوتغلب کی روانگی میافارقین: ابوتغلب یہ سن کر کہ ابوالمعالی نے قرغویہ سے حلب کی طرف بار بار جنگ کو رخ کیا ہے فوج جمع کر کے میافارقین کی جانب روانہ ہوا۔ سیف الدولہ کی بیوی نے ابوتغلب سے مزاحمت کی اور اس کا مقابلہ کیا آخر کار بالآخر دونوں میں اس امر پر مصالحت ہو گئی کہ زوجہ سیف الدولہ دو لاکھ درہم ابوتغلب کو بطور تاوان یا خرچہ جنگ ادا کرے اس کے بعد شاید لوگوں نے زوجہ سیف الدولہ سے یہ کہہ دیا کہ ابوتغلب قریب شہر پر قبضہ کرنے والا ہے۔ تو زوجہ سیف الدولہ یہ سن کر برہم ہو گئی۔ رات کے وقت اپنی فوج کو شب خون مارنے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ ابوتغلب کے لشکر گاہ سے بہت سا مال و اسباب لوٹ لیا۔ لیکن ابوتغلب نے بہت خوشامد کا پیام بھیجا تو زوجہ سیف الدولہ نے کل ان چیزوں کو جو اس کے ہمراہی لوٹ لے گئے تھے واپس کر دیا اور ایک لاکھ درہم لے کر اس کے قبیلوں کو بانٹ دیئے۔ ابوتغلب میافارقین سے واپس ہوا۔

عیسائیوں کا انطاکیہ پر قبضہ: ۳۵۹ھ میں عیسائی رومی لشکر نے انطاکیہ پر قبضہ کر لیا پہلے قلعہ لوقا پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ قلعہ لوقا انطاکیہ کے قریب ایک قلعہ تھا جس میں عیسائی رہتے تھے۔ رومی عیسائیوں نے عیسائیان لوقا سے سازش کر لی اور اس امر پر انہیں راضی کر لیا کہ انطاکیہ پہنچ جائیں اور وہاں کے باشندوں سے یہ ظاہر کریں کہ ہم لوگ رومیوں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر اپنی عزت و جان بچانے کے خیال سے انطاکیہ بھاگ آئے ہیں اور پھر جب رومی لشکر انطاکیہ پر حملہ آور ہو تو اندرون شہر سے عیسائی رومی لشکر کو شہر پر قبضہ دلانے میں ہاتھ بٹائیں چنانچہ اہل لوقا جلا وطن ہو کر انطاکیہ پہنچ گئے اور ایک پہاڑ پر جو کہ انطاکیہ سے ملا ہوا تھا مقیم ہو گئے دو مہینے کے بعد نقفور والی روم کا بھائی چالیس ہزار کی جمعیت سے انطاکیہ پر چڑھ آیا اور حملے شروع کر دیئے اہل لوقا نے حسب قرارداد سابق اپنی جانب سے شہر پناہ پر رومی لشکر کو قبضہ دے دیا۔ اہل انطاکیہ کی

امیر کا استقبال کرنے پر حوالی ہو گئے عیسائیوں نے شہر میں گھس کر قتل و غارت گری شروع کر دی دس ہزار مسلمانوں کو گرفتار کر کے اپنے دارالحکومت روانہ کر دیا اس کے بعد سامان جنگ درست کر کے حلب کے ارادے سے عیسائیوں نے قدم بڑھایا۔

عیسائیوں کا محاصرہ حلب: ان دنوں حلب میں ابوالمعالی شریف بن سیف الدولہ امیر تھا قرعویہ اپنے آقا کو درپے محاصرہ کئے ہوئے تھے یہ خبر پا کر رومیوں کا ٹڈی دل لشکر حلب کی طرف بڑھا۔ ابوالمعالی کو حلب چھوڑنا پڑا اور ایک شخص میدان میں نکل کر عیسائیوں نے پہنچتے ہی شہر حلب پر قبضہ کر لیا قرعویہ و دیگر شہر کے قلعہ میں جا کر پناہ گزیں ہوا [illegible] بعد ازاں رومی عیسائی دو روز تک قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے پڑے رہے بالآخر قرعویہ [illegible] بشرط ادائے خراج دونوں فریقوں کے درمیان صلح ہو گیا تھا معاہدہ میں اس کے علاوہ ایک شرط یہ بھی قرار دی گئی کہ رومی عیسائی لشکر کے مقامات فرات میں رسد بہم پہنچانے میں روک ٹوک نہ کی جائے اس معاہدہ میں حمص، کفر طاب، معرہ، افامیہ، شیزر، [illegible] اور قلعہ وغیرہ مقامات کے رہنے والوں نے اطاعت قبول کر لی اور عیسائیوں نے حلب سے اپنا محاصرہ اٹھا لیا۔ ان ایام میں [illegible] روم نے ایک فوج گراں [illegible] طرابلس کی طرف روانہ کی تھی چنانچہ [illegible] نے طرابلس کا محاصرہ کر لیا اور بزور تیغ اسے فتح کر لیا اس قسم کی کامیابیوں سے عیسائیوں کے حملے بڑھ گئے اور سرحدی امراء و حکام عیسائیوں [illegible] طرح [illegible] گئے۔

نقفور والی قسطنطنیہ کا قتل: نقفور عیسائی قسطنطنیہ کا رومی بادشاہ تھا یہ قسطنطنیہ ہے جو اس وقت سلاطین عثمانیہ کے قبضہ و تصرف میں ہے یہ شخص اس شہر کا والی نہ تھا اور مستحق بادشاہت نہ تھا نقفور کسی شاہی خاندان سے نہ تھا یہ نہایت متعصب اور مسلمانوں کا جانی دشمن تھا اس نے حلب پر زمانہ سیف الدولہ میں قبضہ حاصل کر لیا تھا طرسوس، آذنہ، مصیصہ وغیرہ کے بہت سے شہر اسی نے فتح کئے تھے [illegible] بادشاہ قسطنطنیہ کی بیوہ سے شادی کر کے تخت حکومت پر بیٹھا تھا اور اس کی بیوی سے شادی کر کے متمول ہو گیا تھا بادشاہ قسطنطنیہ کے لڑکے [illegible] حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد بلاد اسلامیہ پر ظلم و ستم کا ہاتھ بڑھایا تمام سرحد شام اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا امراء اسلام اس کے نام سے ڈرنے لگے اور انہیں اپنے ملک کے بچنے کی فکر پڑ گئی چند روز بعد اس نے ان دونوں لڑکوں کو جو بادشاہ مقتول کی نسل سے تھے خصی کروانے کا قصد کیا تاکہ ان کی آئندہ نسل منقطع ہو جائے اور کوئی شخص بھی ان کے لڑکوں میں سے مزاحمت کرنے والا نہ رہے ان کی ماں اس قصد سے ان دونوں کی جان سلامتی سے ڈر گئی [illegible] اس نے نقفور کے قتل کی سازش کی چنانچہ اس نے اسے ایک روز رات کے وقت بارہویں تاریخ قتل کر دیا۔

نقفور کا باپ مسلمان تھا۔ طرسوس کا رہنے والا تھا اس کے نام سے معروف تھا اللہ بس ہے کہ دل میں آئی کہ عیسائی ہو گیا اور قسطنطنیہ جا کر ترقی کرتے بادشاہ ہو گیا [illegible] ایک بہت بڑی غلطی ہے عقلاء کی اس کا جیسا تجربہ رکھنا چاہیے مناسب یہ ہے کہ جو شخص بد ارادہ ہو اور بے اصل ہو یا بے خاندان ہو اور خاندان کا نسب سے بعید ہو اسے کبھی بھی ترقی کا موقع نہ دینا چاہیے اس مضمون کو مقدمۃ الادب میں کامل اور مفصل طور سے بیان کر آئے ہیں۔

ابو تغلب کا حران پر قبضہ: ماہ [illegible] میں ابو تغلب نے حران پر قبضہ کیا تقریباً ایک ماہ کامل محاصرہ کئے رہا اور

اہل حران نے دو شخص شب کے وقت ابو تغلب کے پاس مصالحت کرنے کے لئے آئے اور تمام اہل شہر کے لئے امان حاصل کر کے واپس چلے گئے اہل شہر کو یہ خبر معلوم ہوئی تو بگڑ گئے جنگ پر آمادہ و مستعد ہو گئے مگر پھر سوچ سمجھ کر مصالحت پر متفق ہوئے اور ابو تغلب کی خدمت میں حاضر ہو کر اطاعت و فرمانبرداری کی قسمیں کھائیں چنانچہ ابو تغلب اپنے بھائیوں اور ہمراہیوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے شہر گیا اور بعد نماز جمعہ پھر اپنے لشکر گاہ میں واپس آیا اطاعت [illegible] صاحب الشرطہ میں ایک نامور شخص تھا حران کا انتظام [illegible] انہی ایام میں یہ خبر پہنچی کہ [illegible] نے موصل میں غارت گری اور قتل کا ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور وہاں کے لوگوں [illegible] قتل کر ڈالا ہے فوراً سامان سفر درست کر کے نہایت تیزی سے موصل کی جانب چلا۔

قرعویہ اور ابو المعالی کی مصالحت: ہم اوپر ۳۵۸ھ میں قرعویہ کی خودسری حکومت حلب اور ابوالمعالی بن سیف الدولہ کے حلب سے نکل آنے کا تذکرہ کر آئے ہیں اور یہ بھی بیان کر آئے ہیں کہ ابوالمعالی حلب سے نکل کر اپنی ماں کے پاس میافارقین چلا آیا تھا اس کے بعد قرعویہ سے جنگ کرنے اور اس کا محاصرہ کرنے کی غرض سے حلب کی طرف واپس ہوا پھر لوٹ کر حمص آیا اور وہیں قیام پذیر ہوا تھوڑے دنوں بعد قرعویہ اور ابوالمعالی میں اس طرح مصالحت ہو گئی کہ قرعویہ حلب میں اس کے نام کا خطبہ پڑھے اور دونوں معز علوی والی مصر کے علم خلافت کے مطیع و منقاد رہیں۔

رومیوں کا بلاد جزیرہ پر حملہ: ۳۶۱ھ میں دمستق ایک عظیم فوج لے کر جزیرہ کی جانب بڑھا اور بلاد اسلام کے قریب پہنچ کر لوٹ مار و قتل و غارت کرتے ہوئے اطراف جزیرہ پر ہاتھ مارا اور لوٹ مار کرتا ہوا نصیبین تک چلا گیا [illegible] کی طرف قدم بڑھایا یہاں بھی وہی ظلم و ستم کا دریا بہایا ابو تغلب میں اس قدر دم خم نہ تھا کہ اس طوفان بے تمیزی کی روک تھام کر سکتا مجبوراً بہت سا مال و زر بھیج کر رومیوں کو دے کر ان کو اپنے علاقہ سے واپس کیا باشندگان دیار بکر کا ایک گروہ فریاد و مصیبت کا شور مچاتا ہوا بغداد پہنچا جامع مسجدوں اور عام مجمعوں میں رومیوں کے ظلم و ستم اور مسلمانوں کی بے کسی کو بیان کرنے اور ان لوگوں کو جہاد و انتقام پر ابھارنے لگے۔

اہل بغداد کا اشتعال: اہل بغداد بھی ان کے ساتھ شریک ہو گئے اور سب کے سب مل کر دارالخلافت کی طرف چلے خلیفہ مطیع اللہ نے یہ خبر پا کر دروازے بند کر دیے ان لوگوں نے برا بھلا کہنا شروع کیا اہل بغداد نے چند روز [illegible] کے پاس پہنچے اس وقت وہ شکار کو کوفہ گیا ہوا تھا ان لوگوں نے بختیار سے جا کر رومیوں کی شکایت کی [illegible] کے واقعات بیان کئے بختیار نے ان لوگوں سے رومیوں پر جہاد کرنے کا وعدہ کیا اور اپنے حاجب سبکتگین کے نام فوجوں کی تیاری کا فرمان روانہ کیا اور یہ تحریر کیا کہ عام منادی کرا دی جائے کہ ہر شخص جو اس مہم میں شریک ہونا چاہے [illegible] ابو تغلب بن حمدان کو جہاد سے مطلع کر کے رسد و غلہ اور فوجی سامان مہیا رکھنے کو لکھ بھیجا [illegible] شریک ہونے کی غرض [illegible] اسی وجہ سے بغداد میں ہنگامہ برپا ہو گیا جدال و قتال کی نوبت پہنچی کئی [illegible] غارت گری شروع ہو گئی۔

دمستق کی شکست و گرفتاری: [illegible] قتل و غارت گری سے دمستق کے حوصلے بڑھ گئے [illegible] آمد کی طرف متوجہ ہوئی۔ ابو تغلب نے بھی فوج مرتب کر کے اس کی روک تھام کے لئے [illegible] اس کا بھائی ابوالقاسم ہبۃ اللہ بھی آ

پہنچا۔ دونوں بالاتفاق دمستق سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوئے ماہ رمضان ۳۶۲ھ میں معرکہ آرائی کی نوبت آئی۔ باوجودیکہ عیسائیوں کی تعداد زیادہ تھی مگر ان کا لشکر گھوڑا ایسے موقع پر تھا کہ سواروں کی فوج مطلق بیکار ہوگئی اور وہ لوگ جنگ پر تیار بھی نہ تھے تو انجام کار انہیں شکست اٹھانی پڑی دمستق کو گرفتار کر لیا گیا اسی زمانے سے دمستق ابوتغلب کے پاس محبوس اور نظر بند رہا یہاں تک کہ ۳۶۳ھ میں علیل ہوا اور ان میں بے حد کوشش کی گئی متعدد طبیب جمع کیے گئے مگر کچھ نفع محسوس نہ ہوا اور مر گیا۔

بختیار کا موصل پر قبضہ: ابوتغلب اور اس کے بھائیوں حمدان اور ابراہیم کی لڑائیوں اور مناقشہ کے واقعات آپ اوپر پڑھ آئے ہیں اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ دونوں موخر الذکر بختیار بن معز الدولہ کی خدمت میں ابوتغلب کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے اس کے مقابلہ میں بختیار سے امداد کی درخواست کی تھی چنانچہ بختیار نے امداد کا وعدہ کیا مگر طبیعہ وغیرہ کے واقعات کچھ ایسے پیش آ گئے جس سے بختیار ان کی امداد نہ کر سکا ان دونوں آدمیوں پر بختیار کا دیر کرنا شاق گزرا۔ ابراہیم تو بھاگ کر اپنے بھائی ابوتغلب کے پاس چلا آیا اس کے بعد بختیار کو ان واقعات سے فراغت حاصل ہوئی۔ موصل کے قبضہ کا خیال پیدا ہوا اس کے وزیر ابن بقیہ نے اس میں مدد کی کہ ابوتغلب نے تحریر میں اس کے آداب و خطاب کا لحاظ نہ کیا تھا موقع پا کر [illegible] اس لئے بختیار نے موصل کی جانب کوچ کر دیا اور ۱۴ ربیع الآخر ۳۶۳ھ میں موصل کے قریب پہنچا۔

ابوتغلب کی روانگی بغداد: ابوتغلب یہ خبر پا کر سنجار چلا گیا اور موصل کو رسد و غلہ اور شاہی دفاتر سے خالی کر دیا بختیار نے موصل پر قبضہ کر لیا اور ابوتغلب نے بختیار کے بعد ہی بغداد کی جانب کوچ کیا اگرچہ اس کا ارادہ بغداد میں کسی قسم کی غارت گری اور لوٹ مار کا نہ تھا مگر اہل بغداد برسر مقابلہ آئے اور اس سے معرکہ آرا ہوئے اس سے عام اہل بغداد میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکی جو ابوتغلب اور اس کے ہمراہیوں کے دلی مقاصد حاصل کرنے میں مددگار اور معاون ہوگئی علی الخصوص بغداد کے مغربی حصہ میں بہت بڑا ہنگامہ برپا ہو گیا۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر بختیار کے کانوں تک پہنچی فوراً اپنے وزیر ابن بقیہ اور سبکتگین کو بغداد کی طرف روانہ کیا۔ ابن بقیہ تو بغداد میں داخل ہو گیا۔

ابوتغلب کی مراجعت موصل: باقی رہا سبکتگین وہ بغداد کے باہر ایک میدان میں رک رہا۔ ان لوگوں کے پہنچ جانے سے ابوتغلب بغداد میں داخل نہ ہو سکا معمولی طور سے لڑائی کا سلسلہ جاری رکھا اور در پردہ سبکتگین کو بغاوت اور حکومت و سلطنت پر قابض ہو جانے کی تحریک اور ترغیب دیتا رہا مگر سبکتگین نے اسے پسند نہ کیا تب ابوتغلب بغداد سے موصل کی جانب واپس ہوا اور وزیر ابن بقیہ سبکتگین کے پاس آیا اور سبکتگین کے صلاح و مشورہ سے ابوتغلب سے مصالحت کا نامہ و پیام شروع کیا آخر الامر صلح یہ قرار پائی کہ ابوتغلب بختیار کو خرچ سفر و جنگ ادا کرے اور اپنے بھائی حمدان کو اس کے تمام مقبوضات باستثناء ماردین واپس دے دیئے جائیں۔ شرائط صلح طے ہونے کے بعد بختیار کو بذریعہ تحریر مطلع کیا چنانچہ بختیار نے تحریر صلح نامہ کے بعد موصل سے اپنا قبضہ اٹھا لیا اور ابوتغلب موصل کی طرف روانہ ہوا ابن بقیہ نے لوگوں کو بختیار کے پاس پہنچ جانے کی رائے دی تھی مگر اس نے سماعت نہ کی اور کچھ سوچ سمجھ کر کوچ کر دیا چونکہ اہل موصل کو بختیار کی غاصبانہ حرکات سے بے حد تکلیف کا سامنا کرنا پڑا تھا اسی وجہ سے ابوتغلب کی آمد کی اطلاع پا کر ان لوگوں نے مسرت ظاہر کی اور بختیار کے جانے پر شکر گزار رہے۔

ابوتغلب اور بختیار کی مصالحت: ابوتغلب نے بختیار سے شاہی خطاب [illegible] کرنے اور تاوان جنگ کی معافی کی

درخواست کی بختیار نے بطیب خاطر خندہ پیشانی سے منظور کر لیا اور سامان سفر درست کر کے موصل سے بغداد روانہ ہو گیا۔ اثنائے راہ میں یہ خبر موصول ہوئی کہ ابوتغلب نے پھر بدعہدی کی ہے اور بعض ارکان دولت بختیار کو جو اپنے اہل و عیال کے لانے کی غرض سے موصل لوٹ گئے تھے قتل کر ڈالا ہے یہ خبر سنتے ہی پاؤں تلے سے زمین نکل گئی بے حد صدمہ ہوا اس کے قدم تھم گئے۔ کہا بھیجا اور متعلقین کو مع افواج کے قتل کا حکم دیا گیا اور جب وہ ملک آیا۔ بختیار مع سب کے پھر موصل کی جانب واپس ہوا۔ ابوتغلب نے یہ خبر پا کر موصل کو خالی کر دیا اور اپنے مصاحبوں اور مشیروں کو معذرت کرنے اور اس امر کی تردید کرنے کے لئے بختیار کی خدمت میں روانہ کیا چنانچہ شریف ابواحمد موسوی نے ابوتغلب کی جانب سے شرائط صلح کی پابندی کا حلف اٹھایا۔ اس سے پھر دستور مصالحت ہو گئی جب بختیار بغداد کی جانب واپس ہوا اور وہاں سے پہلے اپنی بیٹی ابوتغلب کی درخواست پر جہیز دے کر رخصت کر دی بختیار نے ان واقعات سے پہلے اپنی بیٹی کا عقد ابوتغلب سے کر دیا تھا۔

ابوالمعالی کا محاصرہ حلب: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ قرعویہ جو کہ ابوالمعالی کے باپ (سیف الدولہ) کا غلام تھا ابوالمعالی پر غالب ہو گیا تھا اور ابوالمعالی کو ۳۵۷ھ میں حلب سے نکال کر خود حکمران بن بیٹھا تھا ابوالمعالی اپنی والدہ کے پاس میافارقین چلا گیا تھا پھر میافارقین سے اپنی والدہ کے ہمراہ حماۃ میں جا کر مقیم ہوا تھا اس وقت روم کی سلطنت نے اس کو حماۃ دے دی تھی جس سے اس کی آبادی نہ ہو گئی تھی قرعویہ نے حسب منشا اپنے غلام بکجور کو اپنی نیابت پر مامور کیا تھا اس نے اپنی قوت بڑھا کر چالاکی و دغا بازی سے قرعویہ کو قلعہ حلب میں قید کر دیا اور وہاں خود حکومت کرتا رہا۔ قرعویہ کے ارکان و مصاحبین نے ان واقعات سے ابوالمعالی کو مطلع کیا اور حلب پر قبضہ کی درخواست کی چنانچہ ابوالمعالی فوجیں تیار کر کے حلب پر پہنچا چار ماہ کامل محاصرہ کئے ہوئے لڑتا رہا بالآخر اسے بزور تیغ فتح کر لیا اور اس کا مال اور ملکی انتظام درست کر کے مطمئن ہوا بکجور کی حکومت دمشق پر منتقل ہوا جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

حمدان بن ناصر الدولہ کی اسیری: جس وقت عضد الدولہ بن بویہ نے دارالخلافت بغداد پر قبضہ کر لیا اور اس کے برادر عم زاد (عز الدولہ) بختیار کو شکست ہوئی اس وقت بختیار معدودے چند آدمیوں کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوا حمدان بن ناصر الدولہ برادر ابوتغلب عضد الدولہ کے ہمرکاب تھا اس نے شام کی بجائے موصل پر چڑھ کر قبضہ کرنے کی ترغیب دی اور چونکہ اس سے پہلے عضد الدولہ نے مراسم اتحاد قائم ہونے کے باعث ابوتغلب سے تعرض نہ کرنے کا عہد و پیمان کر لیا تھا مگر حمدان کی ترغیب سے اس عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھ کر موصل کی طرف قدم بڑھایا جس وقت تکریت کے قریب پہنچا ابوتغلب کے سفیر پیام صلح اور اظہار دوستی کی غرض سے حاضر ہوئے اور یہ ظاہر کیا کہ آپ جس شخص کو اپنی فوج کے ساتھ تشریف لے چلئے ہم ہر طرح سے آپ کے مطیع و مددگار ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہمارے بھائی حمدان کو ہمارے حوالہ فرما دیجئے چنانچہ عضد الدولہ نے حمدان کو ابوتغلب کے سفیروں کے حوالہ کر دیا۔ ابوتغلب نے اس کو قلعے میں ڈال دیا۔

عضد الدولہ بن بویہ کا موصل پر قبضہ: بختیار نے شکست کے بعد اپنی فوجی حالت درست کی اور تیاری کر کے موصل کی جانب کوچ کیا ابوتغلب سے ملاقات کی اور اس کے ساتھ ساتھ بیس ہزار جنگ آوروں کی جمعیت سے عراق کی طرف بڑھا عضد الدولہ بھی اس خبر سے مطلع ہو کر ان دونوں پر حملہ آور ہوا ۱۸ شوال ۳۶۷ھ کو فریقین کی صف آرائی تکریت میں

مقابلہ آرائی ہوئی عضدالدولہ نے [illegible] چنانچہ دونوں حریفوں کو شکست دے دی۔ اثنائے جنگ میں بختیار مارا گیا اور ابو تغلب جان بچا کر موصل کی طرف بھاگا عضدالدولہ نے تعاقب کیا چنانچہ ماہ ذی قعدہ [illegible] میں موصل پر قبضہ کر لیا۔ قبضہ ہونے کے قبل سے رسد و غلہ کافی مقدار اپنے ہمراہ لایا تھا۔

ابو تغلب کا تعاقب چند ماہ موصل میں قیام کر کے ابو تغلب کی جستجو اور تلاش میں متعدد سردار روانہ کئے [illegible] کے ساتھ مرزبان بن بختیار اور اس کے ماموں ابو اسحاق و طاہر پسران معز الدولہ اور ان کی والدہ بھی تھی اسی غرض کے حاصل کرنے کے لئے ان کے ہمراہیوں میں سے ابو الوفا طاہر بن اسمٰعیل اور ابو الطاہر طغان اس کا حاجب جزیرہ ابن عمر کی جانب گیا تھا۔ ابو تغلب پہلے نصیبین پھر نصیبین سے میافارقین چلا آیا اور وہیں قیام پذیر ہو گیا جب اسے خبر لگی کہ ابو الوفا میری جستجو اور تلاش میں آ رہا ہے تو میافارقین کو چھوڑ کر بدلیس کا راستہ لیا۔ اس کے بعد ابو الوفا وارد میافارقین ہوا۔ اہل میافارقین نے شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ ابو الوفا نے میافارقین کو چھوڑا ابو تغلب کی جستجو میں ارزن کی طرف گیا ابو تغلب اس سے مطلع ہو کر ارزن روم سے نکل کر حسنیہ مضافات جزیرہ کی طرف آ پہنچا حسنیہ سے قلعہ کواشی کی جانب گیا اور وہاں سے اپنے مال و اسباب اور ذخیرہ کو منتقل کر کے واپس ہوا۔ ابو الوفا بھی لوٹ کر میافارقین آیا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔

ابو تغلب اور عیسائی فرمانروائے روم: عضدالدولہ نے ابو تغلب کے قلعوں کی طرف آنے کی خبر سن لی تھی اس وجہ سے خود بھی ارادہ کر کے ان قلعوں کی طرف آیا مگر ابو تغلب [illegible] اس کے بہت سے ہمراہیوں نے عضدالدولہ سے امان حاصل کر لی عضدالدولہ [illegible] موصل لوٹ آیا اور اپنے ایک سپہ سالار طغان حاجب کو [illegible] کی طرف روانہ کیا ابو تغلب یہ خبر پا کر بھاگ گیا اور روم کے بادشاہ ورد رومی کے پاس چلا گیا جو اپنے چچا زاد سے حکومت و سلطنت کی بابت لڑ رہا تھا اس وجہ سے ابو تغلب کے آنے کو ورد نے غنیمت شمار کر کے اظہار و تعاون کیا ابو تغلب نے اس خیال سے کہ اس کے ذریعے سے اپنے اغراض کے حاصل کرنے میں آسانی ہوگی رشتہ مصاہرت قائم کر لیا۔ عضدالدولہ کا لشکر [illegible] حرکت کے زمانہ میں ابو تغلب کے تعاقب میں تھا اتفاقاً اس لشکر کی ابو تغلب سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ اس نے اسے شکست دے دی اور بہت کچھ مال لے لیا [illegible] ورد [illegible] کے تمام [illegible] اور ورد کے [illegible] نے حضرت [illegible] ان دونوں اپنے [illegible] حکومت و ریاست کی بابت لڑ رہا تھا [illegible] فراغت ہو [illegible] کر اس کو خوش قسمتی [illegible] روم کے مقابلہ میں شکست ہوئی ابو تغلب [illegible] کر [illegible] آمد کی جانب واپس آیا اور آمد میں پہنچ کر قیام پذیر ہو گیا۔ [illegible] میافارقین کے [illegible] کی خبر کسی کو نہ تھی۔

ابو الوفا کا میافارقین پر قبضہ ابو الوفا نے ابو تغلب کے تعاقب سے واپس ہو کر میافارقین کا محاصرہ کر لیا تھا [illegible] اس نے نہایت [illegible] سے شہر کی حفاظت کی اور [illegible] سے [illegible] ابو الوفا کی مزاحمت کرتا رہا۔ اس کے بعد وہ [illegible] میں [illegible] عدم ہو گیا ابو تغلب نے اس کی جگہ [illegible] غلاموں میں سے [illegible] کو میافارقین کی حکومت پر مامور کیا ابو الوفا نے سرداران شہر سے سازش کی کوشش کی [illegible] ابو الوفا کی جانب مائل ہو گئے ابو الوفا نے [illegible] کی غرض سے [illegible] سرداروں کے پاس روانہ کیا انہوں نے اس سے

سازش کر لی تھی۔ مونس نے اس کی خبر پا کر ان لوگوں کی مخالفت پر کمر باندھ لی اطاعت سے انکار کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ابو الوفا نے کامیابی کے ساتھ شہر پر قبضہ کر لیا۔

عضد الدولہ کا دیار مضر پر قبضہ: زمانہ محاصرہ میافارقین میں ابو الوفا نے میافارقین کے تمام قلعوں کو بزور تیغ فتح کر لیا تھا اس وجہ سے اسے تمام دیار بکر پر قبضہ کر لینے کا خاصہ موقع مل گیا۔ ابو تغلب کے رفیقوں اور ہمراہیوں نے اس سے امان کی درخواست کی ابو الوفا نے ان لوگوں کو امان دے کر اپنے ساتھ ملا لیا اور موصل کی جانب واپس ہوا۔ بعد ازاں جب ابو تغلب دار الحرب سے واپس آ رہا تھا تو آمد کی خبر اس کے کانوں تک پہنچی۔ رحبہ کا قصد کیا اور عضد الدولہ کی خدمت میں امداد و اعانت کا پیام بھیجا عضد الدولہ نے بشرط حاضری اس درخواست کو منظور کیا ابو تغلب نے اس سے انکار کیا تب عضد الدولہ نے دیار مضر پر قبضہ کر لیا۔ ابو تغلب کی جانب سے اس ملک پر سلامہ برقعیدی جو بنی حمدان کے بہت بڑے رئیسوں سے تھا مامور تھا ابو المعالی بن سیف الدولہ نے حلب سے ایک فوج اس کے سر کرنے کے لئے روانہ کی تھی۔ سلامہ نے سینہ سپر ہو کر اس فوج سے مقابلہ کیا اور لڑائیاں ہوتی رہیں تب ابو المعالی عضد الدولہ کے پاس مصالحت کا پیام لے کر حاضر ہوا۔ عضد الدولہ نے نقیب ابو احمد موسوی کو سلامہ برقعیدی کے پاس روانہ کیا چنانچہ متعدد لڑائیوں کے بعد سلامہ نے شہر کو اس کے حوالہ کر دیا اور رقہ کو اپنے لئے اس سے لے لیا باقی ماندہ شہروں کو عضد الدولہ کو دے دیا۔ اس زمانہ سے یہ ملک ان کے قبضہ میں چلا گیا۔

عضد الدولہ کا رحبہ پر قبضہ: ان واقعات کے بعد عضد الدولہ نے رحبہ پر بھی قبضہ کر لیا اور آہستہ آہستہ اس کے تمام قلعوں پر قابض ہو گیا اور باقی جانب۔ سعد ابو الوفا کو موصل پر مامور کر کے ماہ ذی قعدہ ۳۶۸ھ میں بغداد کی جانب واپس ہوا۔ اس کے بعد عضد الدولہ نے ایک عظیم فوج کو اکراد ہکاریہ کے سر کرنے کے لئے صوبجات موصل کی طرف روانہ کیا۔ اس فوج نے ان لوگوں کا محاصرہ کر لیا لڑائیاں ہوتی رہیں بالآخر ان لوگوں نے اطاعت قبول کی اور اپنے قلعوں کو ان کے حوالے کر دیا ان لوگوں نے موصل میں قیام اختیار کر لیا تھا۔ ان کے شہروں کے درمیان برف جم گئی تھی جس سے وہ لوگ اپنے شہروں کی طرف واپس نہ ہو سکے اکراد ہکاریہ نے موقع پا کر اس فوج کے سپہ سالار کو قتل کر کے موصل کی راہ میں سولی پر چڑھا دیا۔

ابو تغلب کا دمشق پر محاصرہ: ابو تغلب بن حمدان کو عضد الدولہ سے دیار بکر اور موصل کی جانب واپس ہونے سے ناامیدی اس وقت اس نے شام کا ارادہ کیا ان دنوں دمشق کی حکومت پر قسام (عزیز علوی حاکم مصر کا ایک) حکومت کر رہا تھا۔ قسام نے افتکین کے بعد دمشق پر قبضہ کیا تھا اس واقعہ کو جیسے افتکین نے دمشق پر قبضہ حاصل کیا اور افتکین کے بعد قسام کیسے متصرف ہوا ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ الغرض قسام نے ابو تغلب کی آمد کی خبر سے خائف ہو کر اسے شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ چنانچہ ابو تغلب شہر سے باہر قیام پذیر ہوا اور عزیز علوی والی مصر کو اس واقعہ سے مطلع کر کے امداد کا خواستگار ہوا۔ تھوڑے دنوں بعد یہ خبر آئی کہ عزیز نے امداد دینے کی غرض سے اپنے ایک ... ابو تغلب یہ سن کر طبریہ کی جانب روانہ ہو گیا روانگی سے پیشتر قسام سے اور اس سے چند لڑائیاں بھی ہوئی تھیں اس کے بعد فضل عزیز علوی کی طرف سے قسام سے جنگ کرنے اور اس پر دمشق میں محاصرہ ڈالنے کے لئے آ پہنچا فضل عزیز مصری اور ابو تغلب سے طبریہ میں ملاقات ہوئی عزیز علوی کی طرف سے ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا گیا۔ ابو تغلب نے اس کے ہمراہ دمشق چلنے پر مستعدی ظاہر کی چونکہ ابو تغلب اور قسام سے ...

پر حملہ آور تھی اس وجہ سے فضل نے ابوتغلب [illegible] کر دیا۔ [illegible] فضل [illegible] کچھ دنوں [illegible] ناکام [illegible] مخالفت سے کام نہ چلا تھا اور فضل سے [illegible] کام [illegible] دغفل [illegible] سے نکال دیا۔

ابوتغلب بن حمدان کا قتل: اس کے بعد ابوتغلب نے [illegible] دغفل [illegible] ابوتغلب کی آمد [illegible] ابوتغلب سے مقابلہ [illegible] دغفل میدان جنگ سے بھاگ [illegible] ابوتغلب [illegible] ابوتغلب [illegible] ابوتغلب [illegible] ابوتغلب [illegible] دغفل کے پاس لے آیا [illegible] ابوتغلب [illegible] دغفل [illegible] سیف الدولہ [illegible] ناصر الدولہ [illegible] قید کر دی گئی۔

ابن شمشقیق کا شہر اطرابلس کا محاصرہ: [illegible] ابن شمشقیق [illegible] دمشق [illegible] ابن شمشقیق [illegible] دمشق [illegible] ابن شمشقیق [illegible] دمشق سے [illegible] اطرابلس [illegible] کا محاصرہ [illegible]

ابوتغلب اور ورد کا اتحاد: [illegible] ابن شمشقیق [illegible] ابن شمشقیق [illegible] ابوتغلب [illegible]

[illegible]

[illegible]

وزیر کی گرفتاری اور رہائی [illegible]

[illegible] کا محاصرہ قسطنطنیہ [illegible]

[illegible] کا امارت دمشق پر تقرر [illegible]

بکجور کی معزولی: جب سے بکجور حاکم دمشق ہوا اس نے بہت زیادتی سے دمشق میں ظلم و جور اور بد انتظامی اتنی کی کہ لوگوں کو اس سے نفرت ہو گئی۔ اس صورت سے چھ سال تک حکومت کرتا رہا۔ تو مصر سے ایک فوج بسالاری منیر خادم کی افسری میں بکجور کو بیدخل کرنے کی غرض سے دمشق روانہ کی گئی اور والی طرابلس نزال کو اس مہم میں شریک ہونے اور امداد دینے کے لیے لکھا گیا۔ بکجور نے یہ خبر پا کر جب فوجوں کو بھی مرتب کر کے مقابلہ کی غرض سے میدان جنگ میں آیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ بالآخر بکجور نے امن کی درخواست کی تب اس نے شہر حوالہ کر دینے کی شرط پر امن دیا۔ بکجور نے دمشق منیر کے حوالے کر کے رقہ کا راستہ لیا اور منیر نے دمشق میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔

ابوالمعالی کے خلاف بکجور کی سازش: بکجور نے رقہ میں قیام کیا اور قیام کے ساتھ جب رقہ کی سرحد پر جتنے شہر تھے ان پر قابض ہو گیا تو بہاء الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت میں پیغام اطاعت بھیجا اور باد کردی کو جو کہ دیار بکر پر غالب ہو رہا تھا کہلا بھیجا کہ میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں اور ابوالمعالی نے سعد الدولہ کی غضب سے بچا کر اپنی قصوری کا عذر چاہا کہ آپ مجھے حمص کی حکومت بطور جاگیر مرحمت فرمائیے میں بدستور سابق مطیع و منقاد ہو کر رہوں گا۔ مگر یہ درخواست منظور نہ کی گئی تب بکجور نے رقہ میں قیام کر کے سعد الدولہ کے غلاموں کے ساتھ خط و کتابت شروع کی اور ان کو ان کے آقا سے بغاوت کرنے پر ابھارنے لگا ان لوگوں نے اس کی تحریر کے مطابق اپنے آقا سے بغاوت کرنے پر کمر باندھ لی اور بکجور کو اس امر سے مطلع کیا کہ ابوالمعالی اپنی خواہشات نفسانی اور لذات دنیاوی میں مصروف و مشغول ہے۔ بکجور نے مطلع ہو کر عزیز والی مصر سے امداد کی درخواست کی۔ عزیز نے نزال والی طرابلس کو بکجور کی امداد کرنے اور اس کی ماتحتی میں جنگ کرنے کو لکھا۔ بعد ازاں عیسیٰ بن نسطورس نصرانی (عزیز والی مصر کے وزیر السلطنت) نے نزال کو خفیہ طور سے کہلا بھیجا کہ جس وقت سعد الدولہ کی فوج مقابلہ پر آئے تو بکجور کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہونا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ عیسیٰ بن نسطورس اور بکجور کے درمیان عداوت اور اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ بالآخر نزال اور بکجور رقہ سے روانہ ہوئے۔ ابوالمعالی کو اس کی خبر ملی تو فوجیں آراستہ کر کے مقابلہ کی غرض سے نکل کھڑا ہوا۔ لؤلؤ کبیر اس کے باپ کا آزاد غلام بھی اس کی رکاب میں تھا۔ لؤلؤ کبیر نے بکجور کے بدوی سازشی غلاموں کو حمص تک بطور جاگیر دینے کا وعدہ کر کے توڑ لیا۔ تب بکجور کی جماعت ٹوٹ گئی۔

بکجور کا قتل: انہی دنوں ابوالمعالی نے والی انطاکیہ کے پاس امداد کا خط روانہ کیا تھا۔ چنانچہ والی انطاکیہ نے رومی فوج سے اس کی مدد کی اور ان بدویوں کو جو بکجور کے ہمراہ تھے در پردہ لکھ بھیجا تھا کہ اگر تم لوگ بوقت جنگ بکجور سے علیحدہ ہو جاؤ تو تم کو حمص تک جاگیر دیں گے۔ اور تمہارا خاص طور سے لحاظ رکھا جائے گا اور امان پاؤ گے۔ ان بدویوں نے عین جنگ کے وقت بکجور کو دھوکہ دینے کا وعدہ کر لیا۔ جس وقت دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا اور فریقین جنگ میں مصروف ہو گئے اعراب نے پلٹ کر بکجور کے لشکرگاہ کو لوٹ لیا اور اس کے لشکرگاہ سے نکل کر ابوالمعالی کے پاس چلے آئے۔ بکجور کو عربوں کی اس حرکت سے بے حد پریشانی پیدا ہوئی مگر جو ہونا تھا ہو گیا۔ بکجور نے ابوالمعالی کے نیزہ سے قلب لشکر پر حملہ کیا اور لؤلؤ نے اس سے پیشتر ابوالمعالی کو بچانے کی غرض سے قلب لشکر سے ہٹا دیا تھا اور خود قلب لشکر میں اس کی جگہ کھڑا ہو گیا تھا۔ جس وقت بکجور حملہ کرتا ہوا قلب لشکر میں پہنچا لؤلؤ نے بڑھ کر وار کیا بکجور نے نہایت استقلال سے اس حملہ کا جواب دیا لؤلؤ کے

[illegible]

ابوالمعالی کا [illegible] پر قبضہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا [illegible] پر قبضہ [illegible]

ابوالمعالی کی [illegible] پر فوج کشی [illegible]

یہ لوگ گرفتار کر لئے گئے جن کی تشہیر بغداد میں کی گئی۔ دیلم نے موصل پر قبضہ کر لیا۔ زیاد نے ایک فوج نصیبین کی طرف روانہ کی اس فوج نے باد سے ۳۷۱ھ میں مخالفت کی ابن سعدان وزیر صمصام الدولہ نے ابو المعالی بن حمدان والی حلب کو لکھ بھیجا کہ دیار بکر کو تم اپنے مقبوضات میں داخل کر لو۔ ابو المعالی نے اپنے لشکر کو دیار بکر کی جانب روانہ کیا چونکہ اس فوج میں باد کے ہوا خواہوں کی کثرت تھی اس سے مقابلہ کی قوت نہ تھی دیار بکر سے اعراض کر کے چند دن تک میافارقین کا محاصرہ کئے رہی اور جب کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو محاصرہ اٹھا کر حلب واپس آ گئی۔

باد کردی اور حاجب ابو القاسم کی مصالحت تب حاجب ابو القاسم نے چند لوگوں کو باد کے قتل پر مامور کیا اور یہ ہدایت کر دی کہ حکمت عملی سے جب موقع ہاتھ آئے باد کو قتل کر ڈالیں چنانچہ ایک شخص ان میں سے بحالت غفلت باد کے خیمہ میں گھس گیا اور باد کی پنڈلی پر ضرب لگائی برچھے کا وار کیا باد اچھا تھا قتل ہو جاتا لیکن تدارک کر لیا گیا۔ باد اس چوٹ سے صاحب فراش ہوا مصیبت سے بال بال بچ گیا۔ اس کے بعد باد نے ۳۷۴ھ میں ابو القاسم حاجب کے پاس مصالحت کا پیام بھیجا اور میافارقین میں اس امر پر مصالحت ہوئی کہ دیار بکر اور نصف طور عبدین باد کو دیا جائے چنانچہ اس شرط سے باد کے قبضہ میں چلا گیا۔

ابو نصر خواشادہ اور باد کردی کی جنگ مصالحت کے بعد زیاد تو بغداد چلا آیا اور ابو القاسم حاجب موصل میں ٹھہر رہا یہاں تک کہ صمصام الدولہ کو شرف الدولہ نے گرفتار کر کے ملک بدر کر دیا۔ تب شرف الدولہ ابن بویہ نے ابو نصر خواشادہ کو ایک بڑی فوج کا سردار مقرر کر کے باد سے جنگ کرنے کو روانہ کیا باد بھی اس سے مطلع ہو کر فوجیں آراستہ کر کے مقابلہ پر آ گیا اتفاق سے ابو نصر کی امدادی فوجیں وقت پر نہ پہنچیں اور لڑائی شروع ہو گئی ابو نصر نے قبائل عرب میں سے بنو عقیل اور بنو نمیر کو جاگیریں اور انعامات دے کر باد کی مخالفت پر تیار کر لیا مگر اس کے باوجود بھی کامیابی نہ ہوئی باد طور عبدین پر آ ٹھہرا اور اس کو ملک پر قابض ہو کر صحرا پر قبضہ کر لیا اپنے بھائی کو ایک فوج کے ساتھ عرب سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ یہ لڑائی ہار گئے۔ اس کا بھائی مارا گیا اس کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ غرض باد میدان جنگ میں خواشادہ کے مقابلہ پر ٹھہرا رہا حتی کہ شرف الدولہ ابن بویہ کے مرنے کی خبر سننے میں آئی خواشادہ نے موصل پر چڑھائی کر دی اور عرب صحرا اور دجلہ پر قابض و متصرف رہے۔

موصل پر بنو حمدان کا قبضہ ابو طاہر ابراہیم اور عبداللہ حسین پسران ناصر الدولہ ابن حمدان اپنے بھائی ابو تغلب کے مارے جانے کے بعد وارد بغداد ہوئے چلے آئے تھے اور شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت میں رہتے تھے جب شرف الدولہ نے وفات پائی تو خواشادہ اس وقت موصل میں تھا ان دونوں بھائیوں یعنی ابو طاہر اور ابو عبداللہ نے بہاء الدولہ سے اجازت حاصل کر کے موصل کی طرف کوچ کیا۔ ان کی روانگی کے بعد بہاء الدولہ کے سپہ سالاروں کو اس رائے کی غلطی محسوس ہوئی چنانچہ بہاء الدولہ نے ان لوگوں کی تحریک سے خواشادہ نائب موصل کو لکھ بھیجا کہ ابو طاہر اور ابو عبداللہ کو موصل میں داخل نہ ہونے دیا جائے مگر خواشادہ نے ان دونوں بھائیوں کو موصل میں داخل ہونے سے روکا اور بغداد واپس جانے کی ہدایت کی۔ ان دونوں بھائیوں نے مخالفت کی اور تیزی سے سفر کرتے ہوئے موصل کے قریب پہنچ گئے موصل کے دیر مقام دیر اعلیٰ میں پڑاؤ کیا۔ اہل موصل تک جب یہ خبر پہنچی تو وہ لوگ دیلم اور ترکوں پر جو اس وقت موصل میں تھے ٹوٹ پڑے اور قتل

خوش ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہو کر باریابی کی عزت حاصل کی۔ دیلم کی مرتب اور منظم فوج [illegible] موصل پر حملہ آور ہوئے تو پہلے ہی معرکہ میں شکست کھا کر بھاگ نکلے [illegible] نے موصل کو [illegible] وحشت سے [illegible] اور خواشادہ اور ان لوگوں کے ساتھ جو اس کے ہمراہ تھے امان دے دی۔ بعد ازاں [illegible] اور خود موصل کی طرف [illegible] ہو گیا تھوڑے ہی دن میں [illegible] حاصل کر کے [illegible] ان کے پاس موصل چلے آئے۔

باذ کردی کا قتل۔ ان دونوں [illegible] اطلاع باذ کو پہنچی۔ یہ اس وقت دیار بکر میں تھا، اس نے بھی فوجیں فراہم کر کے [illegible] (بنی نمیر) اور بنی [illegible] کے پاس آ کر [illegible] گیا باذ نے اہل موصل سے خط و کتابت شروع کی بعضوں نے اس کے لکھنے کے مطابق اس کی امداد منظور کر لی جب باذ نے اپنی فوج کو درست کر کے موصل کی جانب کوچ کیا اور قریب موصل پہنچ کر شرقی جانب قیام پذیر ہوا ابو طاہر اور عبداللہ پسران حمدان نے ابو الدواد محمد بن مسیب امیر بنو عقیل کے پاس امداد کا پیام بھیجا ابو الدواد نے جواب دیا [illegible] اس علاقہ میں [illegible] دیا جائے تو [illegible] امداد [illegible] ہوں گا ابو طاہر اور عبداللہ نے اس تحریر کو منظور کر لیا چنانچہ ابو الدواد نے اس شرط کے [illegible] امداد حاصل کرنے کی غرض سے [illegible] چلا گیا اور اس کا بھائی ابو طاہر موصل میں [illegible] جنگ کرتا رہا۔ جب ابو عبداللہ اور ابو الدواد باہم [illegible] ہو گئے تو ابو الدواد [illegible] مرتب کر کے ابو عبداللہ [illegible] کے ساتھ [illegible] جنگ [illegible] اور [illegible] پشت سے حملہ [illegible] ابو طاہر اور [illegible] فوجوں نے بھی سامنے سے [illegible] شروع ہو گئی ایک ساعت میں کشتوں کے پشتے لگ گئے باذ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا [illegible] فریق مخالف نے [illegible] اس کے [illegible] پاس سے [illegible] میں سے ایک شخص نے [illegible] حمدان کے پاس لے آیا [illegible] موصل کی جانب واپس آئے۔

[illegible] ہوتا ہے۔

ابو علی اور پسران حمدان کی جنگ: باذ کے مارے جانے کے بعد ابو طاہر اور ابو عبداللہ پسران حمدان [illegible] کی [illegible] ابو علی بن مروان کردی ہمشیرزادہ [illegible] معرکہ سے بچ کر [illegible] چلا گیا جہاں باذ کی بیوی تھی [illegible] اسباب [illegible] ابو علی نے [illegible] کر کے باذ کی بیوی سے عقد کر لیا اور تمام مال و اسباب اور [illegible] پر قابض ہو گیا اس کے بعد [illegible] دیار بکر کا [illegible] انتظام میں ابو علی [illegible] ابو طاہر اور ابو عبداللہ پسران حمدان آ پہنچے ایک دوسرے سے گتھ گئے اتفاق سے ابو علی نے [illegible] دونوں بھائیوں کو شکست دے دی [illegible] جنگ میں ابو عبداللہ [illegible] گرفتار [illegible] ابو عبداللہ کو رہا کر دیا۔ ابو عبداللہ اپنے بھائی ابو طاہر کے پاس چلا گیا۔ ابو طاہر اس وقت آمد کا محاصرہ کیے ہوئے تھا۔ دونوں بھائیوں نے متفق ہو کر [illegible] ابو علی نے اس معرکہ میں بھی دونوں بھائیوں کو شکست [illegible] ابو عبداللہ [illegible] گرفتار کر لیا۔ [illegible] خلیفہ مصر نے اس کی رہائی کی سفارش کی چنانچہ ابو علی نے [illegible] کر دیا اور رہائی کے بعد ابو عبداللہ مصر چلا گیا خلیفہ مصر نے اسے حلب کی حکومت پر مامور کر دیا یہاں تک کہ اس نے [illegible] حکومت وفات پائی۔

ابوطاہر کا قتل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس امر [illegible] وہ زمانہ تھا کہ [illegible] بادشاہ روم [illegible] کی طرف [illegible] کے ساتھ اپنے ملک [illegible]۔

[illegible] کا قتل [illegible] ابوالفضل بن عبداللہ [illegible] آ گئے۔

[illegible]

[illegible]

باب: ۱۰

امارت موصل

دولت بنو عقیل

قبیلہ عامر بن صعصعہ: بنو عقیل بنو کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا قبیلہ ہے جس کے افراد نے [illegible] کے قریب [illegible] شام [illegible] پہنچے ہوئے تھے اور یہ لوگ [illegible] حیثیت سے [illegible] ان کے [illegible] میں [illegible] موقع جنگ پر ان کے ساتھ ہو کر ان کے [illegible] ان کی قوت بڑھتی گئی [illegible] ان کی حکومت کا استقلال اور استحکام حاصل ہو [illegible] [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] بیان کر [illegible] ہیں [illegible] کا [illegible]۔

بنو عقیل: [illegible] الدولہ [illegible] مقلد بن [illegible] امیر بنو عقیل بن کعب بن [illegible] ابو ذواد [illegible] الدولہ [illegible] اور بہاء الدولہ [illegible] نے عراق میں [illegible] اپنی طرف سے ایک [illegible] کی [illegible] چنانچہ [illegible] اپنی جانب سے ایک نائب موصل روانہ کیا [illegible] اور [illegible] کا اختیار [illegible] اختیار [illegible] کر دیئے۔

ابو ذواد کی گرفتاری: [illegible] بہاء الدولہ نے [illegible] ابو جعفر حجاج بن [illegible] کو موصل کی طرف روانہ کیا [illegible] ابو ذواد [illegible] کے ساتھ [illegible] عرب [illegible] کے [illegible] جنگ [illegible] ابو ذواد [illegible] بہاء الدولہ [illegible]۔

مقلد بن مسیب: اس کی جگہ [illegible] کی امارت پر اس کا بھائی [illegible] مقلد بن مسیب نے [illegible] ہاتھ پاؤں [illegible] اور بنو عقیل کی سرداری حاصل کرنے کی کوشش [illegible] سے [illegible] ایک کی [illegible]

مقلد نے اپنی عمال [illegible] حکومت سے موصل کی جانب منتقل کی اور ان دیلمیوں کو جو کہ موصل میں ابو جعفر بن ہرمز کے ساتھ تھے ملا کر سازش کی۔ چند روز بعد قبضہ کر لینے کا ارادہ کیا۔ ان ارادوں اور سازش میں کامیابی حاصل ہوئی۔ دیلمیوں کے ایک بڑے گروہ نے اس سے سازش کر لی۔ اسی وقت مقلد نے بہاء الدولہ کی خدمت میں بذریعہ درخواست یہ گزارش کی کہ اگر موصل کی حکومت مجھے عنایت کی جائے تو میں دو لاکھ سالانہ خراج ادا کروں گا۔ اس کے بعد اپنے بھائی علی اور اپنی قوم سے یہ ظاہر کیا کہ مجھے بہاء الدولہ نے موصل کی سند حکومت عطا فرمائی ہے تم لوگ میری حمایت کرو۔ لوگ تیار ہو کر مقلد کے ساتھ موصل کی طرف روانہ ہوئے۔ [illegible] قیام کرتے ہوئے تھوڑے دن بعد موصل کے قریب پہنچے دیلمیوں میں سے جن لوگوں نے سازش کر لی تھی وہ لوگ موصل سے نکل کر ان کے پاس چلے آئے۔ ابو جعفر نے جو سپہ سالار دیلم تھا دیلمیوں کا یہ حال دیکھ کر امان کی درخواست کی۔ مقلد نے اسے امان دے دیا۔ چنانچہ ابو جعفر کشتی پر سوار ہو کر بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ اہل موصل نے اس کا تعاقب کیا مگر کامیاب نہ ہوا۔ مقلد نے ابو جعفر کے چلے جانے کے بعد موصل پر قبضہ کر لیا۔

مقلد اور بہاء الدولہ: [illegible] کی نگرانی و حفاظت مقلد کرتا تھا۔ دار الخلافت بغداد میں اسی کی طرف سے [illegible] کا نائب رہتا تھا۔ [illegible] شجاعت تھی اس سے اور بہاء الدولہ کے ترکوں میں سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ ان دنوں بہاء الدولہ اپنے بھائی کے جھگڑوں میں مصروف تھا۔ [illegible] مقلد کے نائب نے اپنے آقا کی خدمت میں بہاء الدولہ کے مصاحبوں کی شکایت لکھ بھیجی۔ مقلد نے اپنی فوج روانہ کر کے [illegible] اور [illegible] عمارت کا ہاتھ صاف کر دیا۔ [illegible] بہاء الدولہ کی طرف سے بطور نائب کے تھے مقلد کے [illegible] تیزی کی۔ [illegible] بہاء الدولہ [illegible] خبر [illegible] ابو جعفر حجاج بن ہرمز کو ابو علی بن اسماعیل کی گرفتاری اور مقلد بن مسیب سے مصالحت کرنے کے لئے روانہ کیا۔

مقلد اور بہاء الدولہ کے [illegible] معاہدہ: چنانچہ مقلد اور ابو جعفر میں چند شرائط پر مصالحت ہو گئی (۱) یہ کہ مقلد [illegible] دینار سالانہ بہاء الدولہ کی خدمت میں بطور نذرانہ یا خراج بھیجا کرے (۲) یہ کہ خطبوں میں بہاء الدولہ کے بعد ابو جعفر کا نام پڑھا جائے (۳) یہ کہ [illegible] سوائے نگرانی و حفاظت اور کوئی خراج یا محصول کے وصول کرنے کا اختیار مقلد کو نہ ہو گا (۴) یہ کہ مقلد کو بہاء الدولہ کی طرف سے شاہی خلعت دیا جائے اور حسام الدولہ کا خطاب مرحمت ہو (۵) یہ کہ موصل، کوفہ [illegible] اور [illegible] مقلد کی حکومت میں رہیں۔ ان شرائط پر باہم مصالحت تو ہو گئی لیکن ابھی [illegible] کی نوبت نہ آئی تھی کہ قادر باللہ تخت خلافت پر رونق افروز ہوا۔ مقلد نے ان تمام شرائط کو بالائے طاق رکھ کر [illegible] ملک پر قبضہ کر لیا۔ ارکان دولت [illegible] اور [illegible] چاروں طرف سے کھنچ کھنچ کر اس کے پاس چلے آئے اس سے وہ [illegible] ہو گیا۔ اسی اثنا میں ابو جعفر نے ابو علی بن اسماعیل کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ جیل سے نکل کر مہذب الدولہ کے پاس چلا گیا۔

علی بن مسیب کی گرفتاری: مقلد بن مسیب اور اس کے بھائی کے درمیان [illegible] تھا۔ [illegible] روانہ ہونے سے قبل [illegible] مقصد [illegible] موصل آیا تو اپنے بھائی کے مصاحبوں سے انتقام لینے پر [illegible] پھر یہ خیال کر کے کہ اپنے بھائی کی موجودگی میں [illegible] کامیاب نہ ہوں گا [illegible] اپنے بھائی کی گرفتاری کی

[illegible]

علی بن مسیب کی رہائی [illegible]

علی بن مسیب کی عہد شکنی [illegible]

کوتا پر مقلد کا قبضہ [illegible]

[illegible]

عمرانوں کے گرفتار کر چکنے کے بعد شہر میں عدل و انصاف کی منادی پھروا دی۔ اس کے بعد مقلد نے اس سے اس شہر پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد محمد بن عنان پھر قرواش بن مقلد یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے پھر شہر کی حکومت و ریاست فخر الدولہ غالب کی طرف منتقل ہو گئی پھر جبرئیل کو موقع مل گیا لوٹ کر دقوقا پر آیا اور ہمراہ اکراد و یمن سے موشک بن جکویہ کی فوجوں سے اپنا لشکر مرتب کر کے دھاوا کر دیا اور فخر الدولہ کے عامل کو شہر سے نکال باہر کیا اسی اثناء میں بدران بن مقلد آ پہنچا اور اس نے ان دونوں کو مغلوب کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔

مقلد بن مسیب کا قتل: مقلد کے بہت سے ترکی غلام تھے یہ لوگ اس سے جدا ہو کر بھاگ گئے مقلد نے ان کا تعاقب کیا اور ان کو گرفتار کر کے نہایت سختی سے پامال اور تہ تیغ کیا اس سے ان کے بھائیوں کو خوف پیدا ہوا موقع کا انتظار کرنے لگے۔ ایک روز انہی ترکوں نے بحالت غفلت مقلد کو ۳۹۱ھ میں مقام انبار میں قتل کر ڈالا۔ اس کی شان و شوکت بہت بڑھ گئی تھی بغداد کے مرکز سے امراء پر اپنا تسلط کرنے کی غرض سے آمادہ بیٹھا تھا جس وقت یہ مارا گیا اس وقت قرواش موجود نہ تھا اس کا مال و اسباب انبار میں تھا اس کے نائب عبداللہ بن ابراہیم بن شہرویہ پر خوف غالب ہوا ابو منصور بن قراد سے خط و کتابت شروع کی یہ اس وقت سندیہ میں تھا۔ باہم دونوں میں یہ طے پایا کہ جو کچھ مقلد مال و اسباب اور نقدیات چھوڑ کر مر گیا ہے اس میں سے نصف ابو منصور کو دیا جائے گا بشرطیکہ قرواش کا چچا حسن بن مسیب بقصد قرواش قدم بڑھائے ابو منصور مدد دے آئے اور مقلد کی جگہ قرواش کو حکمرانی پر متمکن کیا جائے۔

قرواش بن مقلد: چنانچہ اس قرارداد کے مطابق عبداللہ بن ابراہیم نے قرواش کو بہ ترغیب حکومت بلا بھیجا جب قرواش اپنے باپ کے دارالحکومت آ گیا تو اس نے عبداللہ بن ابراہیم کے اقرار کے بموجب اپنے باپ کے متروکہ میں سے نصف مال و اسباب اور نقدیات تقسیم کر کے ابو منصور بن قراد کو دے دیا اور ابو منصور بن قراد حسب قرارداد اس کے شہر میں بغرض محافظت و مزاحمت حسن بن مسیب ٹھہرا رہا اس واقعہ کی اطلاع حسن بن مسیب کو ہوئی تو سرداران عقیل کے پاس قرواش کی اس حرکت کی شکایت کرنے کے لئے گیا اور یہ بھی ظاہر کیا اس وقت تک ابو منصور بن قراد اس کے پاس مقیم ہے بنو عقیل چچا اور بھتیجے میں باہم مصالحت کرانے کی کوشش کرنے لگے بالآخر چچا اور بھتیجے (حسن اور قرواش) میں مصالحت ہو گئی اور یہ قرار پایا کہ ابو منصور کے ساتھ بدعہدی اور غداری کی جائے اس طرح کہ ان میں سے ایک شخص دوسرے پر حملہ آور ہو جس وقت یہ دونوں حریف روبرو جنگ پر تل جائیں اس وقت ابو منصور بن قراد کو گرفتار کر لیا جائے الغرض حسن اور قرواش نے باہم سازش کر کے اسی طرح کی جنگ زرگری بپا کر ڈالی۔ دونوں چچا اور بھتیجے کی فوجیں صف آرا ہو گئیں۔ کسی نے اس سازش سے ابو منصور بن قراد کو مطلع کر دیا ابو منصور بخوف گرفتاری بھاگ کھڑا ہوا حسن اور قرواش نے تعاقب کیا مگر کامیاب نہ ہوئے۔ قرواش واپس ہو کر ابو منصور بن قراد کے مکان پر گیا اور تمام مال و اسباب پر قابض ہو گیا اس کے بعد ابو جعفر حجاج بن ہرمز نے اس سے یہ مال و اسباب چھین لیا۔

قرواش کی مدائن پر فوج کشی: ۳۹۲ھ میں قرواش بن مقلد نے بنو عقیل کے لشکر کو مدائن کی طرف روانہ کیا اس لشکر نے پہنچ کر مدائن پر محاصرہ ڈال دیا۔ بہاء الدولہ کے نائب بغداد ابو جعفر حجاج بن ہرمز نے ایک فوج بنو عقیل سے لڑنے کو

گئی۔ چنانچہ ابو جعفر [illegible] نے [illegible] قتل کر ڈالا۔ یہ دیکھ کر بنو عقیل وہاں سے شکست پا کر پریشان ہوئی تو سرمایہ [illegible] کے بعد حمام سے پھر تاج الدولہ کی اس وقت تک لوگوں کو مروارشی نہ ہو دی کی ایک شخص تھا۔ ابو جعفر نے بھی کئی بنا کر اس کا راستہ جس کی فوج سے خروج کیا۔ ملک شام سے قبیلہ طے کو ساتھ لے کر فوج مرتب کی اور مقابلہ کیا۔ دونوں کا مارا گیا اور بہت سے آدمی مارے گئے۔ ان لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ قید کر لیا گیا۔ اس کے بعد ابو جعفر نے دوبارہ فوج آرا ہو کر اعراب بنو عقیل پر بلا تامل دست درازی کی۔ ان دونوں میں بھی ان کے اکثر شکست دی ہے اور قتل اور گرفتار کیا۔ اس کے بعد ابو جعفر نے قبیلہ کی طرف قدم بڑھایا اور ان کے بے حد مال و اسباب لوٹ لیا۔

قرواش اور ابو علی کی جنگ: ۳۹۷ھ میں قرواش نے کوفہ کا قصد کیا اس وقت کوفہ میں حکومت ابو علی بن ثمال خفاجی کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ کوفہ اتفاق سے ابو علی اس وقت وہاں موجود تھا قرواش بلا مزاحمت داخل ہو گیا۔ قتل و غارت گری شروع کر دی۔ ابو علی بھی تیار ہو کر آ گیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی جنگ کے بعد قرواش کو شکست ہوئی۔ ابو علی نے کوفہ پر قبضہ کر کے قرواش کے کار پردازوں سے بہت سا مال و اسباب وصول کیا۔ ۴۰۵ھ میں ابو علی ابن ثمال مارا گیا اور ابو علی عمر نے اس پر حکومت پر قبضہ کر لیا تھا۔ وقت پر حکومت ملنے کے بعد حسن بن ابی الطیب نے اس کے خلاف بغاوت کر کے اسے مار ڈالا اور رحبہ پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد قرواش نے اس شہر پر قبضہ کر لیا جو بیان صالح بن مرداس کلابی امیر حلب نے اس شہر کی حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔

ابوالقاسم حسین کی گرفتاری: معتمد الدولہ قرواش بن مقلد نے ابو القاسم حسین بن علی بن حسین مغربی کو قلمدان وزارت کا مالک بنایا تھا۔ ابو القاسم حسین کا باپ سیف الدولہ بن حمدان کے دربار سے متعلق تھا۔ اس سے رخصت ہو کر مصر گیا اور وہاں کی حکومت کا دائرہ فرمانبردار ہو گیا۔ اس کا بیٹا ابو القاسم حسین یہیں پیدا ہوا اور یہیں نشو و نما پایا۔ اس کے بعد حاکم والئ مصر نے اس کے باپ کو قتل کر ڈالا تو ابو القاسم حسین شام چلا گیا اور حسان بن مفرج بن جراح طائی کے پاس چلا گیا اور اسے والئ مصر کے مقابلہ پر آمادہ کیا اور ابو الفتوح حسن بن جعفر والئ مکہ کو بلا کر آمادہ کیا۔ چنانچہ حسان نے ابو الفتوح کو مکہ سے رملہ میں بلا کر ٹھہرایا اور امیر المومنین کے لقب سے پکارنے لگا۔ حاکم والئ مصر کو یہ خبر پہنچی تو اس نے حسان کو بہت سا مال و زر دے کر ابو الفتوح کی جانب سے پھیر لیا۔ تب ابو الفتوح ناکامی کے ساتھ واپس آیا اور ابوالقاسم مغربی عراق چلا گیا۔ فخر الملک کی خدمت میں رہا۔ جب خلیفہ قادر باللہ نے ابوالقاسم کو علویوں کی طرف میلان رکھنے کا الزام لگا کر اس کے جوہریوں کی طرف سے مشکوک ہو کر متنبہ ہوا تو فخر الملک نے اس کو اپنے یہاں سے نکال دیا۔ تب ابوالقاسم نے قرواش کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے موصل کا راستہ لیا۔ قسمت یاوری تھی قرواش نے قلمدان وزارت سپرد کیا۔ بعد ازاں چونکہ کسی امر پر ان سے مختلف ہو کر گرفتار کر لیا اور اس کے مال و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ یہ خیال کر کے کہ اس کا مال و اسباب بغداد اور کوفہ میں ہے رہا کر دیا ابوالقاسم واپس ہو کر بغداد آیا اور مؤید الملک رخجی کے بعد شرف الدولہ کی طرف سے وزارت سے سرفراز ہوا۔

مؤید الملک رخجی کی معزولی: مؤید الملک رخجی سے معزول ہونے کا سبب یہ ہوا کہ ترکوں نے ایک یہودی پر ایک لاکھ

[illegible] بادشاہ کا تھا ابن یحییٰ کی سے تحریر مطلب یا شہ مراسم اتحاد و تعلقات عمید الملک کا یہ فعل ناگوار گزرا شرف الدولہ کی جانب سے بدظن کر کے معزول کرا دیا۔

تھوڑے دنوں بعد ترکوں اور خادم سے ان بن ہو گئی اور مخالفت میں بڑھ گئی وزیر السلطنت ابوالقاسم محمد بن ماکولا ہم جنگ تھا اس نے بغداد سے نکل جانے کی رائے دی چنانچہ وزیر السلطنت ابوالقاسم اور خادم بغداد سے موصل کی طرف روانہ ہوئے اس وقت موصل میں قرواش موجود تھا اس نے ان لوگوں کی عزت و احترام سے ٹھہرایا اور ان کے ہمراہ اوانا کی جانب کوچ کیا۔ ترکوں کو ان کی خبر لگی تو انہوں نے خادم سے معذرت کی اور بہت اصرار کیا خادم واپس ہو گیا اور ان کی معذرت پر بغداد کی طرف واپس ہوا اور ابوالقاسم مغربی قرواش کے پاس چلا گیا۔ جیسے ابوالقاسم نے دیلمیوں کی جماعت نے وزارت دی۔

ابوالقاسم حسین کا کوفہ سے اخراج: اس کے چند ماہ بعد کوفہ میں عباسیوں اور علویوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اس جھگڑے کی ابتداء ابن ابی طالب سے ہوئی کہ ابوالقاسم کو مسیر (داماد) تھا خلیفہ نے قرواش کو ابوالقاسم کے نکال دینے کو لکھا چنانچہ ابوالقاسم کوفہ سے نکل کر ابن مروان کے پاس دیار بکر چلا گیا۔ جیسے حالات اس کے تمام تر کئے جائیں گے۔

ابوالقاسم سلیمان بن فہد: اس سنہ میں معتمد الدولہ قرواش نے ابوالقاسم سلیمان بن فہد وزیر موصل کو جو کہ اس کے اور اس کے باپ کی طرف سے موصل پر امیر تھا گرفتار کر لیا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ یہ اپنے عروج شباب میں ابو اسحاق صابی کی خدمت میں کتابت کے عہدے پر متعین تھا اس کے بعد مقلد بن مسیب کے پاس چلا گیا اور پھر اس کے ہمراہ موصل گیا ایک مدت کے بعد قرواش نے اسے خراج اور مال کا افسر اعلیٰ مقرر کیا۔ اہل موصل کے ساتھ بدسلوکی اور ظلم سے پیش آیا طرح طرح کے ان پر مظالم کئے قرواش کو یہ خبر لگی تو اس نے اسے گرفتار کر کے اس کا تمام مال و اسباب ضبط کر لیا اور کچھ عرصہ بعد اسے بعد ابوالقاسم کو اس کی اداشگی سے معذور دیکھ کر ہوا اس پر قرواش نے اسے بار حیات سے سبکدوش کر دیا۔

قرواش کی شکست و اطاعت: ۴۱۱ھ میں عرب قرواش کے لئے جمع ہوئے جیسے بنی اسد کی بن محمد اسدی اور غریب بن معن اس کی مدد کو روانہ ہوا اور خلافت بغداد سے بھی فوج آگئی۔ سرمن رائے کے قریب میدان میں دونوں فریق گتھ گئے قرواش نے ہمراہ رافع بن حسین بھی تھا۔ ان کی لڑائی ہوئی۔ آخر الامر قرواش کو شکست ہوئی سارا مال و اسباب اور خیمہ وغیرہ لوٹ لیا گیا اور جنگ میں گرفتار کر لیا گیا اس کے مقبوضات سے تکریت بزور تیغ فتح کر لیا گیا۔ شاہی فوج بغداد واپس آ گئی۔ پھر غریب بن معن کی سفارش سے قرواش کو رہائی ملی۔ سلطان نے حسن بن ثمال امیر خفاجہ سے بیان چاہا تو ترکی لشکر نے تعاقب کیا۔ فرات میں ڈوبا جا ملا۔ ایک سخت اور خونریز جنگ کے بعد قرواش اور سلطان کو شکست ہوئی۔ شاہی فوجوں نے ان کے مقبوضات کو بھی لوٹ لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرواش نے تنگ ہو کر دارالخلافت بغداد میں عرضداشت کی اطاعت قبول کر کے امارت کا حاصل کیا۔

قرواش اور ابوالفتیان کی جنگ: پھر ۴۱۷ھ میں قرواش اور بنو اسد و خفاجہ کے درمیان جھگڑا ہو گیا کہ خفاجہ نے قرواش کے مقبوضات سواد پر دست درازی شروع کر دی تھی۔ قرواش نے ان لوگوں کی مدافعت کی غرض سے موصل سے کوچ کیا خفاجہ

---

۱ اصل کتاب میں اس مقام پر کچھ نہیں لکھا ہے۔ (مترجم)

کا محاصرہ ابو الفتیان منیع بن حسان [illegible] قرواش نے [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] اپنی قوم بنی اسد [illegible] لشکر بغداد کو جمع کر کے ابو الفتیان کی طرف [illegible] [illegible] قرواش کے قبضہ میں [illegible] [illegible] قرواش نے انبار [illegible] [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

ان کے [illegible] قرواش [illegible] بغاوت [illegible] قرواش [illegible] [illegible] اپنے بھائی بدران کے ساتھ [illegible] کی جانب روانہ ہوا۔

قرواش اور امیر خفاجہ: پھر قرواش اور خفاجہ کے درمیان دوبارہ جھگڑا پیدا ہو گیا [illegible] ان کے نام کا خطبہ پڑھا اور بنی عقیل کی حکومت [illegible] سے دور ہو گئی۔

بدران بن مقلد کا محاصرہ نصیبین: اس واقعہ کے بعد بدران بن مقلد عرب کا ایک گروہ جمع کر کے نصیبین کی طرف [illegible] کا محاصرہ [illegible] نصیبین [illegible] [illegible] کیا [illegible] محاصرہ اٹھا کر ان کی طرف روانہ ہوا۔

[illegible]

باب: (۵)

امارت موصل

دولت قراوش بن مقلد

سلطان محمود اور ارسلان بن سلجوق: تاتاریوں کا ایک گروہ غز ترکوں کی ایک قوم ہے جو بخارا کے قریب ایک مدت سے مقیم رہتا تھا جب ان لوگوں کا فتنہ و فساد ان اطراف میں حد سے بڑھ گیا تو سلطان محمود سبکتگین نے ان کی سرکوبی پر کمر ہمت باندھی۔ یہ دیکھ کر اس سرکش گروہ کے خوف سے بھاگ گیا۔ ان ترکوں کا سردار ارسلان بن سلجوق سلطان محمود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلطان محمود نے گرفتار کر کے ہندوستان بھیج کر قید کر دیا اور ان کے قبائل اور خاندانوں [illegible] ان میں سے بعض کو قتل کر ڈالا۔ جو بچے وہ خراسان بھاگ گئے اور وہاں پہنچ کر فتنہ و فساد کا بازار گرم کر دیا۔ [illegible] سلطان محمود نے انہیں اپنے ملک میں [illegible] چنانچہ [illegible] سے انہیں خوب پامال کر کے خراسان سے [illegible] اصفہان [illegible] ۴۲۰ھ [illegible] بعد متفرق اور منتشر ہو گئے۔ ان تاتاریوں کا ایک گروہ خوارزم کے قریب [illegible] کی طرف چلا گیا اور ایک گروہ نے آذربائیجان میں جا کر قیام کیا۔

تاتاریوں کی غارت گری: ان دنوں آذربائیجان کا والی وہسودان تھا۔ اس نے ان ترکوں کا [illegible] مفادات سے [illegible] ان کی عزت افزائی کی [illegible] ان ترکوں نے اس کی [illegible] لوٹ مار [illegible] غارت گری شروع کر دی۔ ان لوگوں کے چار سردار تھے۔ بوقا، کوکتاش، منصور اور دانا۔ ۴۲۹ھ میں یہ لوگ مراغہ میں داخل ہوئے اور نہایت بے دردی سے تاخت و تاراج کیا [illegible] ان میں سے ایک گروہ رے کی طرف چلا گیا اور [illegible] حسام الدولہ [illegible] کیا۔ اہل شہر کو قتل و غارت کیا اور وحشیانہ ظلم و ستم کا تماشہ دکھایا۔ اسی طرح [illegible] اور قزوین کے ساتھ کیا۔ ان مقامات کے [illegible] تاخت و تاراج سے فارغ ہو کر آرمینیہ کی جانب بڑھے اور اس کے اطراف پر غارت گری شروع کر دی۔ وہاں کے [illegible] کو بھی پامال کیا۔ اس کے بعد ۴۳۰ھ میں ارومیہ پر حملہ آور ہوئے۔ اس کے بعد وہسودان والی تبریز نے اپنے شہر میں ان کے ایک گروہ کو جو تعداد میں تیس تھے اور سب کے سب سردار تھے حملہ کر کے قتل کر ڈالا اس سے باقی ماندوں کی کمر ہمت ٹوٹ

کی۔ قتل عام کا بازار گرم ہو گیا۔ اطراف و جوانب میں بخوف جان منتشر ہو گئے۔

ترکوں کی سرگرمی و پسپائی: ترکوں کا وہ گروہ جو آرمینیہ میں تھا انہوں نے جمع ہو کر بلاد اکراد و ہکاریہ مضافات موصل کی طرف قدم بڑھایا۔ نہایت سختی سے لوٹ مار شروع کی ایک عالم کو تہ و بالا کر ڈالا اکراد نے جمع ہو کر ترکوں پر پھر حملہ کیا اس حملہ میں اکراد کو کامیابی ہوئی ترکوں کا گروہ منتشر ہو کر پہاڑوں میں چلا گیا اور سارا جتھا تتر بتر ہو گیا۔

قرواش اور ترکوں کی جنگ: رے کے ترکوں نے ینال کی اور سلطان طغرل بیگ کی آمد کی خبر پا کر رے چھوڑ کر ۴۳۵ھ میں دیار بکر اور موصل کی طرف قدم بڑھایا۔ جزیرہ ابن عمر میں قیام پذیر ہو کر اطراف و جوانب کو لوٹنا شروع کر دیا۔ باقردی، بازبدی اور حسینیہ کو لوٹ لیا۔ اسی زمانہ میں سلیمان بن نصیر الدولہ بن مروان نے ترکوں کے امیر منصور بن غز غلی کو دھوکہ سے گرفتار کر لیا اس کی گرفتاری سے اس کے ہمراہی چاروں طرف بلاد میں منتشر ہو گئے سلیمان بن نصیر الدولہ نے ان کے تعاقب اور گرفتاری پر فوجیں روانہ کیں۔ قرواش والی موصل نے ایک دوسری تازہ دم فوج ان کی کمک پر بھیجی اکراد بشنویہ و ہمراہیان فنک کو بھی اسی جماعت میں شامل کر دیا۔ پس اس مہم نے ترکوں کو جا گھیرا۔ ترکوں نے مرنے پر کمر باندھ لی اور خوب جی کھول کر لڑے اور پھر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد عرب نے عراق کی جانب توجہ کی۔ ترکوں نے دیار بکر کو ویران و خراب کر ڈالا۔ قرواش یہ خبر پا کر کہ ترکوں کے ایک گروہ نے اس کے مقبوضات کی طرف قدم بڑھایا ہے ان لوگوں کی مدافعت کی غرض سے موصل چلا گیا۔

قرواش کی شکست و فرار: جس وقت ترکوں نے برقعید میں پڑاؤ کیا قرواش نے ترکوں پر شب خون مارنے کی تیاری کی۔ ترکوں کو اس کی خبر لگ گئی فوراً دوڑ پڑے قرواش کے ہاتھ کے طوطے اڑ گئے جیسا کہ ان لوگوں نے شہر [illegible] دے کر رہنے کی فکر کرنے لگا۔ مگر قرواش ابھی اسی میں مصروف تھا کہ ترکوں نے دوسری طرف سے موصل کی جانب قدم بڑھایا۔ قرواش کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنی فوج مرتب کر کے مقابلہ پر آیا۔ تمام دن گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی دوسرے دن پھر اسی کیفیت سے جنگ کا آغاز ہوا شام ہوتے ہوتے عربوں اور اہل شہر کو شکست ہوئی۔ قرواش ایک کشتی پر سوار ہو کر راہ فرات بھاگ نکلا سارا مال و اسباب چھوڑ گیا ترکوں نے شہر میں داخل ہو کر غارت گری شروع کر دی۔ جواہرات، زیورات، قیمتی اسباب اور بے حد مال و زر ان کے ہاتھ لگا۔ قرواش بخوف جان بچا کر سن پہنچ گیا۔ سلطان جلال الدولہ اور دبیس بن علی بن مزید امراء عرب و سرداران اکراد کی خدمت میں امداد کی درخواست روانہ کی۔

موصل میں قتل عام: ترکوں نے فتح پا کر اہل موصل کے ساتھ قتل و غارت گری کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ بعض محلہ والوں نے حفاظت جان و مال کی غرض سے بہت سا مال و زر دینے کا وعدہ کر لیا جس کی وجہ سے ان کی آبرو ریزی نہ ہوئی اور وہ لوگ غارت گروں کے ظلم و ستم کے ہاتھ سے بچ گئے۔ ابتداً اہل شہر پر بیس ہزار دینار جرمانہ کیا جب یہ وصول ہو گیا تو چار ہزار اور جرمانہ کیا اور اس کے وصول کرنے میں مصروف۔ اہل موصل کا ناک میں دم ہو گیا تھا گھبرا گئے اور دفعتاً حملہ کر دیا شہر میں جس قدر ترک ہاتھ آئے سب کو مار ڈالا۔ جب ان کے ہمراہیوں کو اطلاع ہوئی تو وہ لوگ جمع ہو کر نصف ۴۳۵ھ میں بزور تیغ شہر موصل میں گھس پڑے۔ [illegible] بارہ دن تک مسلسل قتل عام کا بازار گرم رکھا۔ مقتولوں کی کثرت تعداد

سے واسطے بھیجا ہے کہ خلیفہ القائم کے نیک گروہ نے ان مقتولوں کو گھروں میں گھس کر قتل کیا تھا۔ [illegible] بعد ان دونوں نے خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھا اور خلیفہ کے بعد سلطان طغرل بیگ کا نام لیا۔ [illegible] جیسا کہ شروع میں تحریر کر چکے ہیں۔

سلطان طغرل بیگ کی معذرت خواہی: خلیفہ، جلال الدولہ ابن بویہ اور نصیر الدولہ بن مروان نے سلطان طغرل بیگ کی خدمت میں ان لوگوں کی زیادتیوں کی شکایت بھیجی۔ سلطان طغرل بیگ نے جلال الدولہ سے معذرت کی کہ یہ غز ہمارے خدام اور رعایا ہیں۔ ان لوگوں نے اطراف میں فساد برپا کیا اور خوف جان سے بھاگ نکلے۔ تب ان لوگوں کی سرکوبی کی غرض سے [illegible] نصیر الدولہ بن مروان کو تحریر کیا کہ مجھے یہ خبر لگی ہے کہ میرے خدام نے تمہارے مقبوضات کا قصد کیا تھا [illegible] ان لوگوں کو [illegible] پہنچنے کا [illegible] ان لوگوں کو [illegible] گرفتار [illegible] سے دفع کر دیں۔

ترکوں کی سرکوبی: اس کے بعد [illegible] قرواش [illegible] ان کے پاس آ [illegible] غزوں [illegible] موصل [illegible] طرف [illegible] اور [illegible] اپنے [illegible] موصل کے [illegible] آ گئے۔ رمضان ۴۳۵ھ میں قرواش [illegible] غزوں سے [illegible] پہلے تو [illegible] قرواش نے ان کے [illegible] سے بچایا [illegible] مگر [illegible] قرواش نے ان کا تعاقب کیا [illegible] غزوں کا [illegible] نصیبین [illegible] غزوں نے [illegible] قتل و غارت گری کا بازار گرم [illegible] نصیبین میں جا کر دم لیا۔ [illegible] قرواش موصل کی جانب واپس ہوا۔

بدران بن مقلد کا نصیبین پر قبضہ: [illegible] بدران [illegible] نصیبین [illegible] اپنے بھائی قرواش [illegible] جانے اور ان دونوں میں مصالحت ہو جانے [illegible] نصیر الدولہ کا قرواش کی بیٹی سے عقد کرنے کا حال ہم تحریر کر آئے ہیں۔ اس کے بعد نصیر الدولہ نے اس کی بیٹی کے ساتھ اچھے سلوک کا برتاؤ نہ کیا اور اپنی بیویوں کے [illegible] دیا۔ اس نے اپنے باپ سے شکایت کی۔ [illegible] نصیر الدولہ کے پاس آدمی روانہ کیا۔ اس کے بعد [illegible] قرواش [illegible] آئے اور [illegible] بیٹی [illegible] قرواش [illegible] بدران [illegible] نصیبین کو اپنے بھائی بدران کے لئے طلب [illegible] نصیر الدولہ [illegible] قرواش [illegible] اور دوسری [illegible] اپنے بھائی بدران کی ماتحتی میں نصیبین [illegible] اس کے بعد [illegible] اپنے بھائی کے ساتھ نصیبین کا محاصرہ کر لیا۔ اہل نصیبین نے [illegible] ان سے [illegible] نصیر الدولہ نے نصیبین [illegible] قرواش [illegible]

ہما کے مہر سے چند روز بعد بیمار ہو کر مر گئے۔

عمر بن بدران: ان واقعات کے بعد ۴۲۵ھ میں بدران راہیٔ ملک عدم ہوا۔ اس کا بیٹا عمر قرواش کے پاس آیا۔ قرواش نے اس کو اور نزی نصیبین پر بحال رکھا۔ بنو نمیر کو اس کے ملک پر قبضہ کرنے کی طمع دامن گیر ہوئی۔ فوج مرتب کر کے محاصرہ کر لیا۔ قرواش یہ خبر پا کر ان کی مدافعت کے لئے آیا اور اپنے ملک سے بنی نمیر کو نکال باہر کیا۔

قرواش اور غریب کی جنگ: تکریت پر ابو المسیب رافع بن حسین کا قبضہ تھا جو کہ بنو عقیل میں سے تھا۔ غریب نے عرب اور کردوں کے ایک گروہ کو جمع کیا۔ جلال الدولہ نے بھی امداد کی۔ فوجیں لے کر غریب نے تکریت پر یلغار کیا اور اس کا محاصرہ ڈال دیا۔ رافع بن حسین اس وقت موصل میں قرواش کے پاس تھا۔ اس نے مطلع ہو کر فوجیں مہیا کیں اور تکریت کی مدد پر اٹھ کھڑا ہوا۔ غریب سے تکریت کے گرد و نواح میں مڈبھیڑ ہوئی۔ غریب کو شکست ہوئی۔ قرواش اور رافع نے تعاقب کیا۔ اس کے مال و اسباب اور مقامات سے متعارض ہوا۔ اس کے بعد باہم نامہ و پیام ہو کر مصالحت ہو گئی۔

قرواش اور جلال الدولہ کے مابین کشیدگی: ۴۲۱ھ میں قرواش نے بنی خفاجہ خمیس بن تغلب کے محاصرہ کرنے کے لئے تکریت روانہ کی تھی۔ خمیس نے جلال الدولہ کے سایۂ عاطفت میں پناہ لی۔ جلال الدولہ نے قرواش کو اس فعل سے روکا۔ قرواش نے کچھ سماعت نہ کی۔ اس بنا پر جلال الدولہ بنفس نفیس قرواش کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا اور پہنچتے ہی قرواش کا محاصرہ کر لیا۔ قرواش نے بغداد میں ترکوں کو جلال الدولہ کے خلاف بغاوت کرنے پر ابھار دیا۔ کسی ذریعہ سے جلال الدولہ کو اس کی خبر لگ گئی۔ جلال الدولہ کو اس سے بے حد رنج پیدا ہوا۔ انبار کو سر کرنے کے لئے کوچ کیا۔ اہل انبار نے یہ خبر پا کر قلعہ بندی کر لی۔ اس اثناء میں قرواش بھی تکریت سے انبار کی حمایت کے لئے روانہ ہوا۔ جلال الدولہ کی کثرت فوج سے فساد اور رسد کی کمی واقع ہوئی۔ بنو عقیل نے کوشش کر کے قرواش اور جلال الدولہ میں باہم مصالحت کرا دی۔ چنانچہ دونوں حریفوں نے تاکید مصالحت قائم رکھنے اور قرواش نے جلال الدولہ کی اطاعت کی قسم کھائی اور دونوں اپنے اپنے شہروں کو واپس ہو گئے۔

باب: ۲۷

ملوکِ قسطنطنیہ

باسیل و قسطنطین: باسیل اور قسطنطین کی ماں روم کے سرداروں میں سے ایک بڑے سردار [illegible] کی بیٹی تھی۔ ایک مرتبہ یہ کسی [illegible] سیاحت کے لئے گئی ہوئی تھی ان دونوں کے باپ کی نظر اس پر پڑ گئی۔ [illegible] سے [illegible] عقد کرنے کا [illegible] شادی کر لی اس سے یہ دونوں بچے پیدا ہوئے۔ یہ دونوں ابھی کم سن ہی تھے کہ ان کا باپ مر گیا باپ کے مرنے کے بعد ان دونوں کی ماں نے [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] اس نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] حکومت کو [illegible] چند روز [illegible] دونوں کی نسل منقطع کرنے کی غرض سے ان دونوں کو خصی کرنے کی [illegible] کرنے لگا اتفاقاً ان کی ماں کو کسی ذریعہ سے اس کی خبر لگ گئی۔

دمستق کا خاتمہ: [illegible] نے اسے قتل کر ڈالا۔ اس نے اس خدمت کے صلے میں اس سے عقد کر لیا۔ ایک برس تک اس کی زوجیت میں رہی اس کے بعد دمستق نے [illegible] ان کے [illegible] لڑکوں کے ساتھ [illegible] کی طرف چلا [illegible] ایک [illegible] دمستق [illegible] دمستق کے قتل کرنے کا [illegible] ایک روز دمستق [illegible] آیا [illegible] یہ بچھونا [illegible] دمستق نے [illegible] طلب کیا [illegible] ان دونوں کی ماں [illegible] قسطنطنیہ [illegible] باسیل کو تخت حکومت پر متمکن کر دیا اور اس کی کم سنی کی وجہ سے یہ خود حکمرانی کرنے لگی۔

باسیل اور قسطنطین: جب [illegible] بلغار (البلغر) کے مقابلہ کرنے کے لئے ان کے ملک پر چڑھائی کی [illegible] کو [illegible] کی خبر ہو گئی۔ اس نے ایک [illegible] قسطنطنیہ [illegible] حکومت [illegible] بلغار [illegible] بلغاریہ کا بادشاہ [illegible] قتل کر ڈالا اور ان کے ملک پر فتح مندی کے ساتھ قبضہ کر لیا اور وہاں کے رہنے والوں کو جلا وطن کر کے بلاد روم میں لا آباد کیا۔

ابن اثیر کا بیان ہے کہ یہ بلغار جن کے ملک پر باسیل نے قبضہ کیا تھا۔ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو ان میں سے اسلام لا چکے تھے یہ لوگ ان کی بہ نسبت روم سے قریب تر دو مہینے کی مسافت پر ہیں اور یہ دونوں [illegible] ہیں۔ باسیل عادل اور

نیک سیرت شخص تھا اس نے تقریباً تیرہ سال روم پر حکومت کی جب یہ مر گیا تو اس کا بھائی قسطنطین حکمران ہوا اس نے وفات کے وقت تین لڑکیاں چھوڑیں یہ بڑی لڑکی تخت آرائے حکومت ہوئی۔

شاہ ارمانوس کا قتل: اس نے شاہی خاندان میں سے ارمانوس نامی شاہزادہ سے اپنا عقد کیا تھا یہ وہی شخص ہے جس نے مسلمانوں کے مقابلے میں [illegible] تھا۔ حکومت کی طرف سے ایک شخص میخائیل نامی صرافوں کے بازار کے انتظام پر مامور تھا۔ ارمانوس نے اسے اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کر لیا اور [illegible] کا [illegible] بنا لیا تھوڑے دن بعد ارمانوس کی بیوی میخائیل کی جانب مائل اور اس پر فریفتہ ہو گئی۔ دونوں باتفاق بادشاہ ارمانوس کے قتل کی فکر کرنے لگے چنانچہ ایک روز حالت غفلت میں ان دونوں نے مل کر ارمانوس کا گلا گھونٹ دیا اور اس کے مرنے کے بعد رومیوں کے خلاف مرضی ملکہ زوئی نے میخائیل سے عقد کر لیا۔

میخائیل اور بطریق اعظم: اس کے بعد میخائیل کو بدخلقی اور ظلم کا عارضہ لاحق ہو گیا اپنے برادر زادہ کو اپنا ولی عہد بنایا اور اس کا نام بھی میخائیل رکھا۔ اس نے میخائیل اول کے بعد عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی [illegible] کے [illegible] بطریق کو قید کر کے جزیرے میں جلا وطن کر دیا اور اپنے نام کا سکہ ۴۳۳ھ میں مسکوک کرایا اس کے بعد زوئی نے شاہ سابق کی بیٹی کو طلب کر کے راہبہ [ترک دنیا] اور حکومت و ریاست سے دست کش ہو جانے پر مجبور کیا اور اسے مارا اور ایک جزیرے کی طرف جلا وطن کر دیا اس کے بعد بطریق اعظم (یعنی بڑے پادری) کے قتل کا قصد کیا تا کہ اس کی بے جا حکومت سے نجات مل جائے چنانچہ بطریق کو ایک روز [illegible] کے بہانے سے ایک دریا کی طرف روانہ کیا اور اس کے پیچھے [illegible] اور بطریق کے چلے جانے کے بعد رومیوں اور بلغاریوں کے ایک گروہ کو اس کے قتل کے لئے بھیج دیا۔ بطریق کو کسی ذریعہ سے اس کی خبر لگ گئی۔ بطریق نے ان لوگوں کو بہت سا مال و زر دے کر اپنی جان بچائی اور پھر وہ میخائیل کے معزول کرنے پر رومیوں کو ابھارنے لگا۔

میخائیل کی معزولی: آخر کار امرائے روم [illegible] بطریق کامیاب ہو گیا ملکہ کے پاس جزیرے میں جہاں کہ وہ جلا وطن کر دی گئی تھی۔ رومی ایلچی روانہ کیا اور حکومت و سلطنت کے لئے طلب کیا۔ ملکہ نے بادشاہی سے انکار کر دیا اور ترک دنیا پر قائم رہی تب بطریق نے اسے حکومت سے معزول کر کے اس کی چھوٹی بہن [illegible] کو تخت حکومت پر متمکن کیا اس کے باپ کے غلام نے [illegible] انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور میخائیل کی معزولی کا اعلان کر دیا میخائیل کے ہوا خواہوں اور [illegible] کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد [illegible] رومیوں کو فتح نصیب ہوئی میخائیل کے ہوا خواہوں نے [illegible] [illegible]۔

قسطنطین: رومیوں کو اس کی خواہش [illegible] سے [illegible] کا سامنا [illegible] اور وہ لوگ ایک بادشاہ مقرر کرنے کی فکر میں مصروف ہونے [illegible] نظم حکومت کو قائم رکھے۔ رومی [illegible] طلب [illegible] کرنے [illegible] قسطنطین کے نام قرعہ نکلا اس نے روم کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور حکمرانی کرنے لگا۔ بڑی ملکہ سے بیاہ کر لیا چھوٹی ملکہ (تدورا) ۴۳۴ھ میں اس کے پاس نامزد سلطنت و حکومت سے دست کش ہو گئی۔ اس کے بعد [illegible] نامی ایک شخص نے

قسطنطین نے قیصر روم سے خروج کیا جس نے ارمن کا فرمانروا اور مرتب کر کے بغاوت کر دی۔ قسطنطین نے کئی مرتبہ ان کو شکست دی تو نہیں ہوا تھا میں ان کی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر اسے ریمانس مارا گیا۔ اس کا سر تارز قسطنطین کے پاس بھیجا گیا وہاں کے امراء اور ہوا خواہ منتشر ہو گئے۔

پھر ۲۴۳ھ میں روم کی چند کشتیاں ساحل قسطنطنیہ پر آ لگیں اہل قسطنطنیہ کی کشتی والوں سے لڑائیاں ہوئیں۔ کشتی والے کسی ضرورت سے خشکی پر اتر آئے تھے اہل قسطنطنیہ نے کشتیوں میں آگ لگادی جس کی وجہ سے وہ کشتیاں اور کشتی والوں کو مار ڈالا۔

باب: ۵۳

امارت موصل

دولت قرواش بن بدران

ابوالحسن بن موسک کی گرفتاری: کردوں نے چند قلعے موصل کے قرب وجوار میں تھے ان میں حمیدیہ کا قلعہ عقر اور اس کے مضافات تھے۔ اس کا حاکم ابوالحسن بن عکشان تھا یہ ایک شخص تھا اور قلعہ اربل اس کے مضافات کے ساتھ ہذبانیہ کے قبضہ میں تھا۔ ابوالحسن بن موسک کے ہاتھ اقتدار میں اس کی عنان حکومت تھی اس کا بھائی ابوعلی بن موسک بااتفاق ابوالحسن بن عکشان اپنے بھائی سے حکومت و ریاست کے لئے لڑ پڑا چنانچہ قلعہ کو اس کے قبضہ سے نکال لیا اور اپنے بھائی ابوالحسن بن موسک کو گرفتار کر لیا قرواش اور اس کا بھائی زعیم الدولہ ابوکامل اس وقت تمام عراق میں معروف تھے ان دونوں کو ابوعلی کا یہ فعل ناگوار گزرا۔ اتفاق سے جب موصل آئے تو قرواش نے حمیدی اور ہذبانی نے نصیر الدولہ کے خلاف امداد طلب کی۔ حمیدی تو بڑھ کر ان کی کمک پر آ گیا اور ہذبانی نے اپنے عوض کو مدد پر بھیجا اتفاق یہ کہ جنگ کی نوبت نہ آئی قرواش اور نصیر الدولہ میں مصالحت ہو گئی تب قرواش نے ابوالحسن بن عکشان کو گرفتار کر لیا پھر اس امر پر مصالحت قرار پائی کہ ابوالحسن بن موسک والی اربل رہا کیا جائے اور قلعہ اربل بھی اسی کے حوالے کر دیا جائے اگر ابوعلی اس سے انکار کرے تو ابوالحسن بن عکشان اس کے خلاف مالی اور فوجی امداد دے۔

ابوالحسن کا فرار: چنانچہ اس امر کے اطمینان کی غرض سے اپنے بیٹے کو قرواش کی خدمت میں بطور یرغمال دے دیا۔ اس کے بعد ابوالحسن سے اس معاملہ میں خط و کتابت شروع ہوئی ابوعلی نے اسے منظور کر لیا اور اربل کو اپنے بھائی ابوالحسن کے سپرد کرنے کی غرض سے موصل حاضر ہوا چنانچہ قرواش نے اس کے قلعوں کو اس کے حوالے کر دیا اور ابوالحسن بن عکشان اور ابوعلی اربل کو ابوالحسن بن موسک کے سپرد کرنے روانہ ہوئے اثناء راہ میں ان اکراد کے ساتھ حمیدی کی جماعت... کردوں کے ہمراہیوں کو گرفتار کر لیا اتفاق سے ابوالحسن تن تنہا کسی ذریعے سے نکل بھاگا اور پریشان موصل پہنچا ان واقعات کے باعث ابوالحسن بن عکشان ابوعلی اور قرواش کے درمیان بے حد کشیدگی پیدا ہو گئی۔

قرواش اور ابوکامل: ان واقعات کے ختم ہونے پر معتمد الدولہ قرواش اور اس کے بھائی زعیم الدولہ ابوکامل کے

درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا۔ جب یہ ہوا کہ قریش (ان دونوں کے بھائی بدران کا بیٹا) اپنے چچا ابو کامل سے الجھ گیا۔ فوجیں فراہم اور مرتب کیں اس کے دوسرے چچا نے اعانت اور امداد پر کمر باندھی (۱) قرواش نے نصیر الدولہ بن مروان سے امداد کی درخواست کی چنانچہ اس نے اپنے بیٹے سلیمان کو اس کی کمک پر بھیجا اس کے علاوہ حسن بن عثمان وغیرہ اکراد نے بھی اس کی مدد پر کمر ہمت باندھی سب کے سب جمع ہو کر معلایا کی طرف بڑھے اور اسے تاخت و تاراج کر کے آگ لگا دی وہ محل کر خاک سیاہ ہو گیا اس کے بعد ماہ محرم ۴۴۱ھ میں اپنے حریف سے معرکہ آرا ہوئے دو دن تک متواتر لڑائی رہی۔ اکراد نے جنگ سے ہاتھ کھینچ لیا حریف کو اپنی طرف سے راستہ دے دیا قرواش کے بعض ہمراہیان عرب بھی قرواش سے علیحدہ ہو کر اس کے بھائی کے پاس چلے گئے۔

قرواش کی نظر بندی و رہائی: اسی اثنا میں اسے یہ خبر لگی کہ اس کے بھائی ابو کامل کے ساتھیوں نے انبار پر یورش کر کے قبضہ کر لیا ہے اس خبر کو سنتے ہی قرواش حواس باختہ ہو گیا معدودے چند آدمیوں کے ساتھ اپنے خیمہ میں رہ گیا نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کا مضمون ہو گیا۔ اس کا بھائی ابو کامل اس واقعہ سے مطلع ہو کر اس کے پاس آیا اور اسے بادب تمام اس کی بیوی اور بچوں کے ساتھ موصل لے جا کر نظر بند کر دیا اور اس کی محافظت اور نگرانی پر چند لوگوں کو مامور کر دیا۔ تھوڑے دنوں بعد عرب پھر اس کی طرف مائل ہو گئے اور اس کے بھائی ابو کامل نے اس خیال سے کہ مبادا عرب پھر اس کے مطیع نہ ہو جائیں اور اسے دوبارہ ریاست و حکومت کی کرسی پر متمکن نہ کر دیں قرواش کی نظر بندی کی تکلیف سے نجات دے کر حکومت و ریاست کی عنان اس کے ہاتھ میں دی اور اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت لے کر اس کے ملک کی طرف واپس کر دیا چنانچہ قرواش اپنے دار الحکومت میں حکمرانی کرنے کے لئے واپس آیا۔

ابو کامل اور بساسیری کی جنگ: ان واقعات کے قبل ابو کامل اور بساسیری میں خلافت عباسیہ سے ان بن ہو گئی تھی۔ دارالخلافت بغداد میں اسی وجہ سے بہت بڑی شورش پیدا ہو رہی تھی بنو عقیل نے عراق عجم میں بساسیری کی جاگیرات میں غارت گری شروع کر دی تھی بساسیری اس سے مطلع ہو کر ان کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا ابو کامل کو اس کی خبر لگ گئی۔ بنو عقیل کی امداد پر اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو مرتب کر کے میدان جنگ میں لڑنے کے لئے آیا۔ ابو کامل اور بساسیری سے سخت اور خونریز جنگ ہوئی مگر آخری فیصلہ ہونے سے پہلے قرواش نظر بندی سے نجات پا کر اپنی حکومت و سلطنت پر واپس آ گیا اہل انبار کا ایک گروہ وفد بن کر بساسیری کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکریہ ادا کر کے قرواش کی بدخلقی اور بدمزاجی کی شکایت پیش کی اور درخواست کی کہ آپ ایک فوج اور ایک عامل شہر کے انتظام کرنے کے لئے ہمارے ساتھ روانہ فرمائیے بساسیری نے ایسا ہی کیا اس عامل نے پہنچ کر شہر کو قرواش کے قبضے سے نکال لیا اور اس میں عدل و انصاف سے حکومت کرنے لگا۔

قرواش کا فرار اور نظر بندی: قرواش نے اپنے بھائی ابو کامل کی اطاعت قبول کر لی۔ مگر محض وزیر کی طرح اس کے ساتھ رہتا تھا کسی قسم کی قوت اس کے قبضے میں نہ تھی مگر یہ امر قرواش کو شاق گزر رہا تھا۔ اس قید و بند سے نجات پانے کی فکر کرنے لگا ایک روز موصل سے نکل کر بغداد روانہ ہوا اس کے بھائی ابو کامل کو اس کا قید سے نکل بھاگنا نہایت شاق گزرا اپنی قوم کے چند سرداروں کو اس کو واپس لانے پر مامور کیا چنانچہ ان لوگوں نے قرواش سے پیچھے نرمی اور ملاطفت سے واپس چلنے کو کہا

قرواش نے دوبارہ اطاعت قبول کی جب ان لوگوں نے [illegible] سے واقف ہونے کی [illegible] سے قرواش اور اس کے متعلقین [illegible] بخوشی اور رضامندی واپس نہیں [illegible] کہ اب تو ضرور جھگڑے والی سے [illegible] کے جا رہا تھا وہ اپنی جگہ [illegible] کیا [illegible] کر [illegible] موصل میں نکل [illegible] جب قرواش موصل میں [illegible] تو ابو کامل نے اسے بہت عزت دی [illegible] پھر ایک [illegible] کی [illegible] کر رہے ہیں۔

قریش بن بدران: جب قریش بن بدران نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور اپنے چچا قرواش کو قلعہ جراحیہ میں لے جا کر نظر بند کر دیا۔ تب [illegible] ۴۴۳ھ میں ایک بڑی فوج کے ساتھ [illegible] لیا۔ اس کا بھائی مقلد [illegible] سے باغی ہو گیا اور نور الدولہ دبیس بن مزید کی طرف چلا گیا [illegible] قریش اس سے [illegible] موصل کی جانب واپس ہوئے۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں [illegible] عرب [illegible] گئے اور ملک الرحیم [illegible] قریش نے [illegible] عراق میں [illegible] کے بعد قریش نے عرب [illegible] کے ساتھ [illegible] حسن سلوک اور احسان کرنے کے [illegible] اور قوی صورت میں [illegible] مرتب کر کے [illegible] کی طرف کوچ کیا [illegible] مقابلہ ہوا۔ اس معرکہ میں [illegible] کو شکست ہوئی [illegible] بھاگ کھڑا ہوا قریش اس کے تعاقب میں [illegible] کے [illegible] حج کر کے عراق میں [illegible] الملک الرحیم کے [illegible] اطاعت و فرمانبرداری [illegible] ان کے قبضہ میں [illegible] الملک الرحیم کے [illegible] اطاعت قبول کی اور اس کے [illegible] ملک الرحیم ان لڑائیوں میں مصروف قتال تھا۔ [illegible] سے قریش کے پاؤں حکومت پر جم گئے اور اس کی قوت بڑھ گئی۔

قرواش کی وفات: ۴۴۴ھ میں [illegible] قرواش بن مقلد عقیلی نے [illegible] قلعہ جراحیہ میں قید حیات سے نجات پائی [illegible] موصل میں [illegible] موصل کے [illegible] جانب [illegible] مدفون ہوا۔ عرب کا ایک [illegible] تھا۔

قریش کا [illegible] پر حملہ و پسپائی: ۴۴۴ھ میں قریش بن بدران نے [illegible] لوٹ لیا اور [illegible] کی طرف سے [illegible] قریش نے اس سے [illegible] اس کی خبر لگی تو [illegible] نے فوجیں مرتب کر کے [illegible] پر چڑھائی کر دی اور اسے [illegible] واپس لے لیا۔

سلطان طغرل بیگ اور الملک الرحیم: قریش بن بدران نے سلطان طغرل بیگ کے پاس [illegible] خدمت [illegible] ایک [illegible] تمام صوبجات [illegible] کے نام کا خطبہ پڑھنا شروع کیا اور الملک الرحیم [illegible] کے [illegible] سلطان طغرل بیگ [illegible] سلطان [illegible] چنانچہ ملک الرحیم [illegible] کی خدمت میں حاضر ہوا سلطان نے اس کی عزت افزائی کی [illegible] واپس [illegible] الملک الرحیم [illegible] سلطان طغرل

بک نے حلوان سے کوچ کیا تھا۔

قریش بن بدران اور بساسیری کی جنگ

جب بساسیری [illegible] ۴۴۸ھ [illegible] (نورالدولہ دبیس بن مزید کے پاس چلا گیا [illegible] کا سبب یہ ہوا کہ خلیفہ [illegible] سے [illegible] تھا اس [illegible] مصری [illegible] سے [illegible] ہو۔ خلیفہ قائم [illegible] جب قریش بن بدران [illegible] سلطان طغرل بک کے [illegible] حکومت [illegible] بغداد [illegible] مقتول ہونے سے قبضہ [illegible] ان لوگوں نے [illegible] کے لئے [illegible] نورالدولہ دبیس بھی اس کے ہمراہ تھا [illegible] قریش [illegible] کے ہمراہیوں [illegible] شکست ہوئی۔ [illegible] موصل [illegible] بساسیری [illegible] کے ساتھ موصل آیا اور [illegible] مستنصر علوی مصری کے نام کا خطبہ پڑھا [illegible] اطاعت [illegible] مستنصر نے [illegible] قریش اور اس کے ہمراہیوں کو خلعت روانہ کئے۔

سلطان طغرل بک کا موصل پر قبضہ

سلطان طغرل بک نے بغداد میں [illegible] قیام [illegible] سے کوچ کئے [illegible] بہت [illegible] سے [illegible] سلطان طغرل بک [illegible] کے واسطے [illegible] سلطان طغرل بک کی [illegible] بغداد [illegible] مناسب ہے کہ سلطان اپنی فوج کے ساتھ بغداد سے کوچ کرے [illegible] بغداد کو [illegible] سلطان طغرل بک کو موصل کے واقعات کی خبر ملی۔ سلطان طغرل بک نے موصل کی جانب کوچ کیا اور [illegible] کا محاصرہ کر کے [illegible] فتح کر لیا [illegible] نصر بن عیسیٰ [illegible] بہت سا مال و اسباب لے کر [illegible] کوچ کیا [illegible] اس کے بعد [illegible] بن [illegible] اس کے ساتھ اس کے [illegible] دیے۔

قریش بن بدران کی اطاعت

اس کے بعد سلطان طغرل بک نے [illegible] سے نصیبین کی جانب کوچ کیا (سلطان [illegible] میں اپنے بھائی یاقوتی [illegible] بساسیری کی طرف [illegible] سے جنگ کرنے [illegible] اور احباب [illegible] چنانچہ [illegible] نے [illegible] پر حملہ کیا [illegible] جنگ [illegible] کے ہاتھ [illegible] بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ [illegible] سلطان طغرل بک [illegible] قریش [illegible] کی غرض سے [illegible] کے پاس ایک وفد روانہ کیا اور اس کے [illegible] کو خوشگوار ہوئے۔ سلطان طغرل بک نے ان دونوں کی خطائیں معاف کر دیں اور بساسیری کی نسبت [illegible] خلافت مآب کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible] بساسیری [illegible] کی جانب [illegible] قریش اور دبیس کی درخواست پر سلطان طغرل بک نے [illegible] دربار شاہی میں حاضر [illegible]

پیدا ہوا حاضری سے رکے رہے۔ قریش نے اپنی طرف سے ابوالسدار ہبۃ اللہ بن جعفر کو اور دبیس نے اپنے بیٹے بہاء الدولہ منصور کو سلطان کے دربار میں بھیجا۔ سلطان نے ان دونوں کی حاضری کو ان کی جگہ تصور کر کے ان لوگوں کے صوبجات کی سند حکومت تحریر کر دی۔ قریش کے قبضہ میں موصل، نصیبین، تکریت، اوانا، نہر سطر، ہیت، عکبرا، بادوریا اور نہر الملک وغیرہ تھے۔

سلطان طغرل بیگ کا سنجار پر قبضہ: اس مہم سے فارغ ہو کر سلطان نے دیار بکر کا رخ کیا اس کا بھائی ابراہیم ینال بھی ہمراہ تھا۔ ہزار اسپ نے قریش اور دبیس کو سلطان کی آمد کی اطلاع بھیج دی اور انہیں شاہی سطوت و جبروت سے ڈرایا۔ یہ دونوں اس خبر سے مطلع ہو کر ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور سلطان طغرل بیگ نے اس واقعہ کی وجہ سے جو گزشتہ ایام میں قریش اور دبیس کے ساتھ پیش آئے تھے سنجار کی جانب کوچ کیا اور حصونہ فصیل اس کے مسمار کرنے کے لئے روانہ کیں عساکر شاہی نے سنجار کو بزور تیغ فتح کیا اور بڑی خونریزی کے بعد اس کے امیر علی بن مرجا کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا جنگ آزما کے علاوہ بہت سے اہل سنجار جن میں عورتیں اور مرد بھی تھے اس معرکہ میں کام آئے ابراہیم ینال نے باقی ماندگان کی جان بخشی کی سفارش کی سلطان نے اپنی فوج کو قتل عام سے روکا امن و امان قائم ہوا سلطان سنجار، موصل اور اس طرف کے تمام صوبجات کو اپنے بھائی ابراہیم ینال کو بطور جاگیر مرحمت کر کے بغداد کی جانب واپس ہوا سفر و قیام کرتا ہوا ماہ ذی قعدہ ۴۴۹ھ میں داخل بغداد ہوا۔

بساسیری اور قریش کا موصل پر قبضہ: ۴۵۰ھ میں ابراہیم ینال نے موصل سے ہمدان کی جانب کوچ کیا سلطان طغرل بیگ نے ابراہیم کی بلا اجازت روانگی سے بغاوت اور مخالفت کا خیال قائم کر کے طلبی کا ایک خط لکھ کر روانہ کیا اور ایک فرمان اسی مضمون کا خلافت مآب نے بھی لکھ کر ابراہیم کے پاس بھیج دیا۔ ابراہیم سلطان کی طرف واپس ہوا وزیر السلطنت کندری نے بڑے تپاک سے استقبال کیا۔ بساسیری اور قریش کو موقع مل گیا فوراً موصل پر پہنچ کر قبضہ کر لیا اور قلعہ کا بھی محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ اہل قلعہ نے ابن موشک والی اربل کے توسط سے امن کی درخواست کی چنانچہ قریش اور بساسیری نے اہل قلعہ کو امان دی اہل قلعہ نے دروازے کھول دیئے اور قلعہ کی کنجیاں بساسیری اور قریش کے حوالے کر دیں۔ ان دونوں نے قلعہ کو منہدم کرا دیا۔ سلطان طغرل بیگ کو اس کی خبر لگی اسی وقت فوجیں مرتب کر کے موصل کی جانب کوچ کیا۔ قریش اور بساسیری نے سلطان کی آمد کی خبر پا کر موصل کو چھوڑ دیا سلطان ان کے تعاقب میں نصیبین تک چلا گیا ینال کو موقع مل گیا ماہ رمضان ۴۵۰ھ میں ترک رفاقت کر کے ہمدان کا راستہ لیا۔ سلطان طغرل بیگ اس کے پیچھے ہو لیا اور ہمدان پہنچ کر اس پر محاصرہ ڈال دیا۔

بساسیری و قریش کا بغداد پر قبضہ: اسی اثنا میں بساسیری دار الخلافت بغداد آ پہنچا ہزار اسپ واسط میں تھا اور دبیس کو خلافت مآب نے مدافعت کی غرض سے بغداد طلب کر لیا تھا مگر اس کے قیام کرنے سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں اس وجہ سے وہ اپنے شہر کو واپس چلا گیا اور بساسیری قریش اور وزیر بنی بویہ ابوالحسن بن عبدالرحیم بغداد پہنچ کر بغداد کے چاروں طرف خیمہ زن ہو گئے۔ عمید العراق افواج شاہی کی افسری کے ساتھ بساسیری کے مقابلہ پر تھا اور رئیس الرؤساء وزیر السلطنت دہمردوں کے مقابلہ پر تھا جنگ کا ابھی آغاز نہیں ہوا تھا کہ بساسیری نے خلیفہ مستنصر والی مصر کا خطبہ جامع بغداد میں

[illegible]

خلیفہ قائم کا حدیثہ میں قیام [illegible]

خلیفہ قائم کی مراجعت بغداد [illegible]

بساسیری کا قتل [illegible]

قریش بن بدران کی وفات [illegible]

سلطان نے کئی دفعہ [illegible] کی جانب [illegible] اور [illegible] بالآخر [illegible] فرمایا۔

سلطان طغرل بیگ کا [illegible] سے [illegible] ۴۵۵ھ میں سلطان طغرل بیگ [illegible] دارالخلافت بغداد کی جانب [illegible] وزیر [illegible] ملاقات [illegible] سوار [illegible] ۴۵۳ھ میں [illegible] سے سوار [illegible] ایک [illegible] مستنصر علوی کے علم [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] کے ساتھ دارالخلافت بغداد [illegible] بغداد میں [illegible] کئے۔

مسلم بن قریش کا حلب پر قبضہ ۴۷۲ھ میں شرف الدولہ مسلم بن قریش والی موصل نے شہر حلب پر فوج کشی کی اور [illegible] اس پر محاصرہ ڈال دیا مگر چند روز بعد کچھ سوچ کر اس سے محاصرہ اٹھا کر چلا گیا۔ [illegible] سلطان نے [illegible] کر لیا [illegible] ۴۷۳ھ میں ملک شاہ [illegible] حلب کا محاصرہ [illegible] پھر [illegible] سے محاصرہ اٹھا کر چلا گیا [illegible] قاضی [illegible] حلب نے مسلم بن قریش کے پاس کہلا بھیجا کہ ہم لوگ [illegible] سے تنگ آ گئے ہیں آپ آ کر شہر آپ کے حوالہ کر دیں [illegible] ان دنوں شہر حلب کا [illegible] حکمران تھا۔ جب مسلم بن قریش شہر حلب کے قریب پہنچا اہل حلب نے دروازے [illegible] ابن [illegible] ایک روز ابن [illegible] سے [illegible] قلعہ [illegible] مسلم بن قریش کے پاس بھیج دیا۔ مسلم نے [illegible] ان کے حوالہ کر دے گا [illegible] ابن [illegible] نے اپنے شہر [illegible] ۴۷۳ھ میں مسلم بن قریش شہر میں داخل ہو [illegible] اور [illegible] کے [illegible] مسلم بن قریش کے [illegible] مسلم نے اپنے [illegible] سلطان کی خدمت میں [illegible] حلب کی اطلاع [illegible] سلطان نے [illegible] درخواست منظور کی [illegible] اس کے بعد مسلم نے [illegible] کی طرف [illegible] حکومت کی اطاعت [illegible] کا [illegible] کر دیا۔

اہل حران کی بغاوت ۴۷۴ھ میں شرف الدولہ مسلم بن قریش نے دمشق پر فوج کشی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ دمشق [illegible] مسلم بن قریش [illegible] سے اپنے ملک کی طرف [illegible] اہل حران [illegible] انہوں نے [illegible] کے حوالہ [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] اس کے بعد [illegible] کا محاصرہ کر [illegible] شروع کر دیا۔ قاضی [illegible] کے [illegible] کرا دیا۔

فخر الدولہ ابو نصر محمد بن احمد جہیر [illegible] ابو نصر محمد بن محمد بن جہیر موصل کا رہنے والا تھا [illegible] کے دربار

[illegible]

وزیر السلطنت فخر الدولہ کی معزولی [illegible]

[illegible] کی رہائی [illegible]

فخر الدولہ کی دوبارہ ترقی [illegible]

فوراً اس کا محاصرہ کر لیا۔ شرف الدولہ نے امیر ارتق کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر مجھے آمد سے نکل جانے کا موقع دیا جائے تو میں آپ کو روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ امیر ارتق نے اس درخواست کو منظور کر لیا چنانچہ شرف الدولہ آمد سے رقہ کی جانب نکل گیا اور فخر الدولہ نے بقیہ محاصرہ چھوڑ کر میافارقین کی طرف کوچ کیا۔ میافارقین اس وقت تک ابن مروان کے مقبوضات میں شامل تھا اس کا والی نظام الدولہ منصور بن نصر تھا اور اس کا بیٹا سیف الدولہ منصور پہنچ گیا کہ عراق کی طرف چلا گیا اور فخر الدولہ نے خلاط کی جانب قدم بڑھایا۔

شرف الدولہ مسلم بن قریش کی اطاعت

جس وقت سلطان ملک شاہ کو یہ خبر پہنچی کہ شرف الدولہ کا آمد میں محاصرہ کر لیا گیا تو فرط مسرت سے اچھل پڑا۔ قسیم الدولہ آقسنقر (الملک العادل سلطان محمود زنگی کا جد اعلیٰ) کو ایک فوج دے کر بلاد موصل کی طرف روانہ کیا۔ اثنائے راہ میں جب کہ وہ لوگ عراق کی طرف جا رہے تھے امیر ارتق سے ملاقات ہو گئی۔ وہ ان کے ساتھ لوٹ کھڑا ہوا۔ سب کے سب موصل پر آ اترے اور اس پر قبضہ کر لیا۔ سلطان اپنے رکاب کی فوج کے ساتھ شرف الدولہ کے تعاقب میں بڑھا۔ رفتہ رفتہ بلاد بوازیج تک پہنچ گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ شرف الدولہ کو محاصرہ آمد سے نجات ملی تھی جان بچانے کو روپیہ صرف کیا تھا۔ موصل بھی اس کے قبضہ سے نکل گیا تھا مال و زر اور اسباب بھی لٹ گیا تھا۔ بنظر مصلحت وقت مؤید الملک بن نظام الملک نے شرف الدولہ سے خط و کتابت شروع کی شرف الدولہ نے اس کے وسیلہ کو باعث بہبودی تصور کر کے دربار شاہی میں حاضری کی اجازت طلب کی چنانچہ عہد و پیمان اور امن حاصل کرنے کے بعد رحبہ سے روانہ ہو کر مؤید الملک کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مؤید الملک نے اسے دربار سلطانی میں پیش کیا اور اس کی جانب سے ہدایا فاخرہ از قسم خیل وغیرہ پیش کئے۔

ان گھوڑوں میں اس کا ایک وہ گھوڑا بھی تھا جس پر سوار ہو کر معرکہ عقبہ اور جنگ آمد سے بھاگا تھا اور جان بچائی تھی۔ یہ گھوڑا ایسا تھا کہ کوئی گھوڑا اس سے بڑھ کر نہ تھا۔ سلطان نے اس سے مصالحت کر لی اور اسے اس کے مقبوضہ ممالک کی حکومت پر بحال و قائم رکھا شرف الدولہ موصل کی جانب واپس ہوا اور سلطان جس امر میں پڑا ہوا تھا اس میں مصروف ہو گیا۔

سلیمان بن قطلمش

ہم اوپر قطلمش کے حالات جو کہ سلطان طغرل بیگ کا عزیز تھا۔ جب تحریر کر آئے ہیں تو یہ بیان کر آئے ہیں کہ قطلمش بلاد روم کی طرف اپنی قوم سے الگ ہو گیا تھا اور ایک بڑی فوج کے ساتھ قونیہ، اقصرا وغیرہ پر قابض ہو گیا تھا۔ ابھی اچھی طرح دل کے بعد اس نے پورے طور سے قدم جمائے تھے کہ اجل کا پیام آ پہنچا۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا سلیمان تخت فرمانروائی پر متمکن ہوا۔

سلیمان نے ۴۷۷ھ میں انطاکیہ کی جانب قدم بڑھایا اور اسے رومیوں کے قبضہ سے نکال لیا۔ جیسا کہ آگے چل کر ان کے حالات کے ضمن میں بیان کیا جائے گا۔

قطلمش اور شرف الدولہ کی جنگ

فردوس نامی رومی والی انطاکیہ ایک مدت سے شرف الدولہ مسلم بن قریش کو سالانہ ایک رقم معین بطور جزیہ دیا کرتا تھا جب سلیمان ابن قطلمش نے انطاکیہ پر قبضہ کر لیا تو شرف الدولہ نے اس سے بھی

جزیہ طلب کیا اور بصورت دیگر لڑائی کرے۔ کیونکہ آپ سلطان کی ذریت میں سے نہیں ہیں۔ سلیمان بن قتلمش نے جواب بھیجا کہ میں سلطان کا مطیع ہوں اور جو کچھ میں اس کے ملک میں تصرف کر رہا ہوں وہ سلطان ہی کے لئے کر رہا ہوں اور آپ سے میرا کوئی کام متعلق نہیں ہے باقی رہا جزیہ کا مطالبہ کرنا یہ ایک شرمناک بات ہے۔ جزیہ کفار سے لیا جاتا ہے اور وہی لوگ اس کے ادا کرنے کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انطاکیہ میں کفار کا خاتمہ کر کے مسلمانوں کو حکمران بنایا ہے اور ان پر شرعاً جزیہ کیسا ہے۔ شرف الدولہ اس خشک جواب سے بگڑ گیا فوجیں تیار کر کے چڑھائی کر دی اور اطراف و جوانب انطاکیہ میں تاخت و تاراج شروع کر دی۔ سلیمان نے بھی لشکر آراستہ کیا اس نے بھی اطراف حلب میں لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔ جب رعایا نے اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے مال و اسباب کے لٹ جانے کی شکایت کی تو اس نے ان کا مال و اسباب انہیں واپس دے دیا۔

شرف الدولہ کا قتل: بعد ازیں شرف الدولہ نے اس کی پرواہ نہ کی یہاں تک کہ ماہ صفر ۴۷۸ھ میں سلیمان کے ساتھ لڑائی چھڑ گئی۔ شرف الدولہ کا ایک امیر چند ساتھیوں سمیت سلیمان سے جا ملا۔ عرب کا گروہ بھاگ نکلا اور شرف الدولہ اپنے چند ساتھیوں سمیت میدان جنگ میں لڑتا رہا تا آنکہ اسے مار ڈالا گیا۔

شرف الدولہ کا کردار: شرف الدولہ بہت خوبیوں کا مالک تھا۔ وہ تمام علاقے اس کے باپ کے مقبوضات تھے اور اس کے چچا کے مقبوضات بھی اس کے قبضہ میں تھے۔ ملک نہایت سرسبز و شاداب اور امن و امان کا مرکز تھا۔ وہ عدل پسند سیرت اور اطوار کا ایسا تھا کہ بے حد لائق تھا۔ شرف الدولہ کے قتل کے بعد عقیل نے اس کے بھائی ابراہیم کو قید سے نکال کر اپنا امیر بنایا۔ ابراہیم کئی برس سے قید میں جیل میں تھا۔

ابن قتلمش کا حلب کا محاصرہ اٹھا لینا: مسلم کے قتل کے بعد سلیمان ابن قتلمش والی انطاکیہ کو حلب کا شوق ہوا چنانچہ فوجیں مرتب کر کے حلب پر جا پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ ماہ ربیع الآخر ۴۷۸ھ کے آخر تک محاصرہ جاری رہا۔ اس کے بعد ابن الحتیتی العباسی نے ایک شخص سلیمان کے مرکز کے لئے روانہ کیا اس شخص نے دونوں کو ایک دوسرے کے قبضہ سے نکال کر اسی وقت سلطان ملک شاہ نے حلب پر اس کے مضافات سمیت ابن عطیر سرداری اور جابر و حمص شرف الدولہ مسلم بن قریش کو بطور جاگیر مرحمت فرمائے ہوئے تھے۔ جو قلعے ان کے قبضہ میں تھے سے متعلق کر دیا۔ ان تمام شہروں کے والیوں نے سلطان ملک شاہ کے حکم کے مطابق اپنے اپنے شہروں کو محمد کے حوالے کر دیا مگر محمد بن شاہ والی حران نے اس سے انکار کیا۔ سلطان ملک شاہ کو اس کی خبر ملی تو اس نے محمد بن شاہ کو حران کے چھوڑنے پر مجبور کیا۔

ابراہیم بن قریش: مسلم کے بعد سے ابراہیم بن قریش برابر موصل کی حکومت کرتا رہا اور اپنی قوم بنی عقیل کی سرداری سے ممتاز و سرفراز رہا حتیٰ کہ ۴۸۲ھ میں سلطان ملک شاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور فخر الدولہ بن جہیر کو ایک بڑی فوج دے کر اس کے شہروں کی طرف روانہ کیا۔ فخر الدولہ نے پہنچتے ہی موصل پر قبضہ کر لیا اس کے بعد سلطان ملک شاہ نے اپنی پھوپھی صفیہ کو موصل جاگیر میں مرحمت فرمایا۔ سلطان ملک شاہ کی پھوپھی اس سے پیشتر مسلم بن قریش کی زوجیت میں تھی اس سے علی نامی بیٹا پیدا ہوا تھا۔ مسلم کے بعد اس نے اس کے بھائی ابراہیم سے عقد کر لیا۔ جب سلطان ملک شاہ نے وفات پائی تو صفیہ نے موصل کی جانب کوچ کیا۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا علی بھی تھا۔ اس کا بھائی محمد بن مسلم پہلے ہی موصل

[illegible] موصل کی حکومت [illegible] ایک [illegible] کا [illegible] اور [illegible] تخت اور [illegible] کے بعد [illegible] شکست [illegible] کے ساتھ شہر موصل میں داخل [illegible] شہر کے قبضہ سے نکال دیا۔

ابراہیم اور محمد کا اتفاق: سلطان ملک شاہ کے مرنے پر ترکان خاتون [illegible] سلطنت پر قبضہ حاصل ہو گیا۔ ابراہیم کو قید سے رہائی [illegible] موصل کی جانب [illegible] جب موصل [illegible] علی بن مسلم موصل پر قابض ہو گیا تھا [illegible] سلطان ملک شاہ کی بیوی [illegible] ابراہیم نے [illegible] اور [illegible] موصل کی [illegible] حکومت ابراہیم کو [illegible] شہر میں داخل ہو گئے۔

ابراہیم کا قتل: تتش بن الپ ارسلان [illegible] قبضہ عراق کا خیال پیدا ہوا [illegible] اطراف و جوانب کے امراء [illegible] شام [illegible] خطبہ [illegible] کہا کہ تم [illegible] کا خطبہ [illegible] بغداد [illegible] ان سے [illegible] کر دیا۔

تتش کا موصل پر قبضہ: تتش نے بغاوت کا علم [illegible] آقسنقر اور بوزان کی فوجیں اس کی رکاب میں تھیں [illegible] مقابلہ پر [illegible] فریقین [illegible] ابراہیم کو شکست ہوئی اور [illegible] جنگ میں مارا گیا [illegible] تتش نے [illegible] علی بن مسلم کا [illegible] موصل کے [illegible]

علی بن مسلم کا [illegible] موصل پر [illegible]: [illegible] تتش نے موصل پر قبضہ کر لیا [illegible] علی بن مسلم [illegible] موصل کی حکومت [illegible] موصل میں داخل ہوا۔ [illegible] تتش نے [illegible] موصل سے [illegible] کی طرف [illegible] تتش کو شکست ہوئی [illegible] اور [illegible] علی بن مسلم [illegible] اور [illegible] کو [illegible]

بنی عقیل کا زوال: اس کے بعد محمد بن مسلم بن قریش نے علی بن مسلم [illegible] کے مقابلے کے لئے [illegible] علی بن مسلم [illegible] چنانچہ [illegible] محمد بن مسلم [illegible] موصل [illegible] قبضہ حاصل کر لیا اس کے بعد موصل [illegible]

جانب آیا۔ محمد بن مسلم اسی مقام پر ڈوب کر مر گیا۔ تب کربوقا نے دوبارہ موصل کا محاصرہ کیا۔ علی بن مسلم والی موصل نے امیر جکرمش والی جزیرہ ابن عمر سے امداد کی درخواست کی۔ چنانچہ امیر جکرمش اس کی کمک کے لئے روانہ ہوا۔ امیر کربوقا کو اس کی خبر لگ گئی ایک فوج اپنے بھائی التونتاش کی افسری میں اس کی روک تھام کی غرض سے روانہ کی۔ التونتاش نے امیر جکرمش کو شکست دے کر جزیرہ کی طرف لوٹا دیا۔ چند روز بعد امیر جکرمش نے امیر کربوقا کی اطاعت قبول کر لی اور محاصرہ موصل پر اس کی کمک پر آ گیا۔ اس مرتبہ محاصرہ نہایت شدت سے کیا گیا۔ تب علی بن مسلم محاصرہ سے تنگ آ کر موصل سے نکل کر صدقہ بن مزید کے پاس چلا آیا اور نو مہینے کامل کے محاصرہ و جنگ کے بعد کربوقا نے موصل پر قبضہ کر لیا۔ اسی وقت سے بنی عقیل کی حکومت و امارت سے صوبہ موصل سے منقطع ہو گئی اور سلجوقیہ میں سے ملوک فرمانروان کے امراء اس پر قابض ہو گئے۔ والبقاء للہ وحدہ۔

باب: ۵۴

دولت صالح بن مرداس

تاج الدولہ تتش

صالح بن مرداس: صالح بن مرداس کی ابتدا حکومت رحبہ کی طرف سے ہوئی۔ یہ شخص جو کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ اطراف حلب میں ان لوگوں کی حکومت و امارت قائم ہوئی۔ ابن حزم نے لکھا ہے کہ یہ شخص مرداس بن کلاب کی اولاد سے تھا۔

شہر رحبہ ابو علی بن ثمال خفاجی کے قبضہ میں تھا۔ عیسیٰ بن خلاط عقیلی نے اسے قتل کر کے رحبہ کو اس کے قبضہ سے نکال لیا۔ ایک مدت تک رحبہ اس کے قبضہ میں رہا۔ اس کے بعد بدران بن مقلد نے رحبہ پر عیسیٰ بن خلاط عقیلی سے قبضہ حاصل کر لیا۔ تھوڑے دنوں بعد لولو داری نے جو کہ حاکم عبیدی مصری کی طرف سے دمشق کا گورنر تھا۔ فوج کشی کی پہلے رقہ پر قابض ہوا اس کے بعد رحبہ کو بدران کے قبضہ سے نکال کر دمشق کی جانب واپس ہوا۔ رحبہ کا حاکم ابن مجلکان نامی ایک شخص تھا چند روز بعد رحبہ کی حکومت پر یہ شخص خود مختار حکمران بن بیٹھا۔ صالح بن مرداس کو اپنی امداد کے لئے بلا بھیجا۔

ابن مجلکان کا قتل: چنانچہ صالح بن مرداس ایک مدت تک اس کے پاس مقیم رہا۔ پھر ان دونوں میں نا اتفاقی ہو گئی صالح اور ابن مجلکان میں ٹھن گئی پھر باہم دونوں نے مصالحت کر لی اور ابن مجلکان نے اپنی بیٹی کا عقد صالح سے کر دیا۔ صالح شہر میں داخل ہوا۔ ابن مجلکان نے اپنے اہل و عیال اور مال و اسباب کو اہل عانہ کی اطاعت قبول کرنے کی درخواست بھیجنے کے بعد عانہ منتقل کر دیا اور اس کے تھوڑے دنوں بعد اہل عانہ نے بدعہدی کی اور اس کا تمام مال و اسباب لے لیا۔ اس واقعہ سے ابن مجلکان کو بے حد برہمی پیدا ہو گئی۔ صالح کے ساتھ اہل عانہ کی سرکوبی کے لئے کوچ کیا۔ صالح نے اثنائے راہ میں ایک شخص کو ابن مجلکان کے قتل پر مقرر کر دیا تھا چنانچہ اس شخص نے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے مرنے کے بعد صالح نے رحبہ کی طرف قدم بڑھایا اور اس پر قابض ہو کر ابن مجلکان کے تمام مال و اسباب اور ریاست پر قابض ہو گیا اور مصر کی حکمران علویہ کی دعوت اور حکومت کو قائم رکھا۔

حاکم علوی اور لولو کے مابین کشیدگی: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ لولو سے جو کہ ابو المعالی سیف الدولہ کا آزاد غلام

تو حلب میں ان کے بیٹے ابو الفضائل نے اپنا قبضہ حاصل کر رکھا تھا اور لؤلؤ کو اس کے قبضہ سے نکال لیا تھا اور خلافت مصر کی خدمت کو ترک کر کے حاکم عبیدی والی مصر کے نام کا خطبہ پڑھنا شروع کیا تھا چنانچہ [illegible] حاکم اور لؤلؤ کے برتاؤ میں فرق آ گیا۔ صالح بن مرداس کو سب پر قبضہ کرنے کی طمع دامن گیر ہوئی۔ ہم ان مقاموں پر صالح اور لؤلؤ کی لڑائیوں کا ذکر کر چکے ہیں اور یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ لؤلؤ کا ایک غلام فتح نامی تھا لؤلؤ نے اسے قلعہ حلب میں نگرانی اور حفاظت کی غرض سے [illegible] کے بعد فتح اور لؤلؤ میں منافرت پیدا ہوئی۔ چنانچہ صالح بن مرداس کی امداد سے فتح نے [illegible] حاکم کی خلافت کا اعلان کر دیا اور حاکم کی خلافت کی بیعت اہل شہر سے لے لی۔ [illegible] پھر [illegible] ختم ہوا۔

عزیز الملک کی بغاوت فتح پھر [illegible] لؤلؤ کی بیوی اور اس کی ماں کو لے کر نکلا اور ان لوگوں کو [illegible] میں چھوڑ دیا۔ حلب اور اس کے قلعہ کو حاکم والی مصر کے نائب کے حوالے کر دیا۔ اس وقت سے حلب انہی لوگوں کے قبضہ میں رہا۔ [illegible] میں سے ایک شخص نے جو عزیز الملک کے نام سے معروف تھا حاکم والی مصر کی طرف سے حلب پر قبضہ حاصل کیا۔ [illegible] نے اسے حلب کی گورنری پر مامور کیا تھا۔ اس کے بعد عزیز الملک نے حاکم کے بیٹے ظاہر سے بغاوت کی۔ ظاہر [illegible] ست الملک [illegible] عزیز الملک نے [illegible] پر ایک شخص کو مامور کیا [illegible] عزیز الملک کے قتل کے بعد عبداللہ بن علی بن جعفر کتامی کو حلب کی حکومت پر مامور کیا یہ شخص ابن ثعبان کتامی کے نام سے معروف تھا اور قلعہ حلب پر صقلی الاصل موصوف نامی خادم کو متعین کیا۔

صالح کا حلب پر قبضہ چونکہ [illegible] کے بعد جب مصر میں عبیدیوں کے قوائے حکومت مضمحل ہو گئے [illegible] حکومت شام [illegible] منقطع ہو گئی تو چاروں طرف سے عرب نے شہروں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور عرب نے جمع ہو کر شام کے شہروں کو یوں تقسیم کیا کہ حسان بن مفرج [illegible] فلسطین [illegible] صالح بن مرداس اور اس کی قوم بنو کلاب [illegible] اور سنان بن علیان [illegible]¹ تو دمشق اور اس کا علاقہ [illegible] سپرد ہو گیا۔ [illegible] ایک شخص تھا [illegible] نے ان کو لوٹ لیا اور ان پر [illegible] صالح بن مرداس نے حلب پر چڑھائی کر دی اور ابن ثعبان کے قبضہ سے نکال لیا۔ اہل شہر نے خوشی و رضامندی سے اطاعت [illegible] صالح [illegible] ابن ثعبان [illegible] قلعہ حلب میں [illegible] صالح نے قلعہ میں [illegible] محاصرہ کر لیا اور رسد کی آمد بند کر دی [illegible] قلعہ نے تنگ آ کر امان کی درخواست کی صالح نے ان کو امن دے دیا اور قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۴۱۴ھ کا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ اس کی حکومت بعلبک سے عانہ تک پھیل گئی۔

صالح بن مرداس کا قتل اس وقت سے صالح حلب پر ایک مدت تک حکمرانی کرتا رہا۔ اس کے بعد ظاہر نے [illegible] عساکر مصر سے فوجیں مرتب کر کے شام کی جانب روانہ کیں انوشتکین دزبری ان فوج کا افسر اعلیٰ تھا [illegible] کے قریب دونوں باغیوں [illegible] حسان اور صالح [illegible] میدان میں آئے اور سخت

---

¹ اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔ (مترجم)

تھوڑے ہی عرصہ کے بعد [illegible] کو شکست ہوئی۔ صالح اپنے چھوٹے لڑکے کے ساتھ مارا گیا۔ جنگ میں [illegible] ابو کامل نصر بن صالح اپنی جان بچا کر حلب پہنچا۔ [illegible] شبل الدولہ کے لقب [illegible] اس وقت [illegible] واقعات [illegible] اس وقت [illegible] حلب پر قبضہ کر لینے کی [illegible] ہوئی۔ چنانچہ بہت بڑی جمعیت سے حلب پر [illegible]

عیسائیوں کا حلب پر حملہ و شکست ۔ ۴۲۱ھ میں رومی بادشاہ نے قسطنطنیہ سے [illegible] فوج کی جمعیت سے حلب پر حملہ کیا۔ [illegible] بادشاہ سے [illegible] کی بات چیت [illegible] مسلمانوں سے [illegible] بادشاہ [illegible] اس واقعہ سے [illegible] عرب اور اہل [illegible] نے [illegible] فوج [illegible] بھاگ [illegible] مسلمانوں کے ہاتھ [illegible] اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر بھاگ [illegible] شبل الدولہ نے مسلمانوں کو کامیابی و فتح نصیب [illegible] فرمایا۔

وزیری کا حلب پر قبضہ ۔ ۴۲۹ھ میں وزیری نے [illegible] مصریوں کا [illegible] مستنصر [illegible] میدان میں آیا۔ قریب حماۃ دونوں فوجوں نے صف آرائی کی۔ نصر کو شکست ہوئی [illegible] وزیری نے کامیابی کے [illegible] حلب پر قبضہ کر لیا۔

وزیری کی وفات ۔ وزیری نے حلب پر قبضہ [illegible] تمام ملک شام پر قبضہ کر لیا۔ اس سے اس کا رعب و داب [illegible] معقول اضافہ ہو گیا [illegible] مستنصر [illegible] وزیر جرجرائی سے [illegible] وزیری پر [illegible] وزیری ان کی مدافعت نہ کر سکا۔ اپنے اسباب و سامان کو بار کر کے حلب کا راستہ لیا۔ پھر حلب سے حماۃ کی جانب [illegible] اہل حماۃ نے شہر میں داخل ہونے [illegible] حلب [illegible] ۴۳۳ھ [illegible] وفات [illegible]

معز الدولہ ثمال بن صالح ۔ وزیری کی موت [illegible] بنی کلاب کا ہاتھ

[illegible] تاریخ کامل ابن اثیر جلد [illegible] سے نقل کیا ہے۔

بڑھ گیا۔ معز الدولہ ثمال بن صالح جس وقت سے کہ اس کا باپ اور بھائی مارا گیا تھا رحبہ میں ٹھہرا ہوا تھا یہ خبر پا کر حلب کی طرف بڑھا اس کا محاصرہ کر لیا حتیٰ کہ شہر پر قابض ہو گیا۔ دزبری کے ہمراہیوں نے قلعہ کے دروازے بند کر لئے اور اہل مصر سے امداد طلب کی چونکہ والی دمشق حسین بن حمدان جو کہ دزبری کے بعد حکومت دمشق پر خلیفہ مصری کی طرف سے مقرر ہوا تھا حسین بن مفرج والی فلسطین کی جنگ میں مصروف تھا۔ اس وجہ سے دزبری کے ہمراہیوں کی کچھ مدد نہ کر سکا۔ دزبری کے ہمراہیوں نے ایک برس کے کامل محاصرہ کے بعد ثمال سے امن کی درخواست کی ثمال نے ان لوگوں کو امن دیا اور ماہ صفر ۴۳۴ھ میں حلب پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس زمانہ سے قلعہ پر ثمال کا قبضہ قائم رہا یہاں تک کہ عساکر مصریہ نے ابو عبداللہ بن ناصر الدولہ ابن حمدان کی سرکردگی میں حلب پر حملہ کیا اور اس مہم میں عساکر مصریہ کی تعداد پانچ ہزار جنگ آوروں سے زیادہ تھی۔ ثمال بھی فوجیں مرتب کر کے مقابلہ پر آیا گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ نہایت ہوشیاری اور مستعدی سے حملہ آوری کی بہ موافقت اتفاق سے ایک ایسا سیلاب آیا کہ جس سے خندق اور گرد و نواح کے مقام بھر گئے مجبوراً محاصرہ اٹھا لیا اور مصر کی جانب لوٹ گئے۔ اس کے بعد دوبارہ عساکر مصریہ نے ۴۴۱ھ میں حلب پر رفق خادم کی افسری میں حملہ کیا۔ ثمال نے لڑ کر ان کو پسپا کیا اور ان کے سردار خادم رفق کو گرفتار کر لیا چنانچہ حالت اسیری میں رفق کا انتقال ہو گیا۔

معز الدولہ ثمال کی امارت حلب سے دست برداری: گو شکست سے مصری لشکر کے عزم میں باہمی فرق آیا حلب پر حملہ آور ہوتا رہا اور آئے دن کا محاصرہ و جنگ سے ثمال کو تنگ کرتا رہا۔ بالآخر ثمال کو اس کی امارت سے ناامیدی ہو گئی اور عنان حکومت کو اپنے قبضہ میں رکھنے سے عاجز آ گیا۔ تب ۴۴۹ھ میں خلیفہ مستنصر کی خدمت میں مصالحت کا پیام بھیجا اور حلب کو حکومت مصر کے حوالے کر کے اپنی جان آئے دن کی لڑائیوں اور مصائب سے بچائی۔ مستنصر نے اپنی جانب سے مکین الدولہ ابو علی حسن بن ملہم کو حلب کی حکومت پر مامور کر کے روانہ کیا۔ آخر ۴۴۹ھ میں مکین الدولہ وارد حلب ہوا۔ ثمال نے حلب کی عنان حکومت مکین الدولہ کو سپرد کر کے مصر کا راستہ لیا۔ اس کا بھائی عطیہ بن صالح رحبہ چلا گیا اور ابن ملہم حلب پر قابض ہو گیا۔

اہل حلب کی بغاوت: ابن ملہم تقریباً دو برس تک حلب پر حکمران رہا اس کے بعد اسے خبر لگی کہ اہل حلب نے محمود بن نصر بن صالح سے خط و کتابت شروع کی ہے تو محمود بن نصر کو گرفتار کر لیا اس سے اہل حلب میں بے حد جوش پیدا ہوا سب کے سب جمع ہو کر باغی ہو گئے اور ابن ملہم کا قلعہ حلب میں محاصرہ کر لیا اور محمود کو بلا بھیجا۔ محمود ۴۵۲ھ کے نصف [illegible] ہو کے رحبہ آیا۔ اور ابن ملہم کا ان لوگوں کے ساتھ قلعہ میں محاصرہ کر لیا۔ چاروں طرف سے عرب کے قبائل اس کے پاس آ آ کر جمع ہو گئے۔ ابن ملہم نے خلیفہ مستنصر سے امداد طلب کی خلیفہ مستنصر نے ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن حسین بن حمدان کو لکھ بھیجا کہ فوراً اپنی رکاب کی فوج کو مسلح کر کے ابن ملہم کی کمک پر پہنچ جاؤ۔ چنانچہ ابو محمد فوجیں آراستہ کر کے حلب کی جانب روانہ ہوا۔ محمود نے یہ خبر پا کر قلعہ حلب سے محاصرہ اٹھا لیا۔

ابن ملہم کی گرفتاری اور رہائی: ابن ملہم قلعہ سے نکل کر شہر میں آیا۔ ناصر الدولہ بھی اس کے ساتھ ہی ساتھ حلب میں داخل ہوا۔ ان دونوں کے لشکریوں نے شہر حلب کو لوٹ کھسوٹ کر غارت و تاراج کیا۔ اس کے بعد محمود اور ناصر الدولہ کی فوجوں سے حلب کے باہر ایک میدان میں مقابلہ ہوا۔ میدان محمود کے ہاتھ رہا ناصر الدولہ ابن حمدان کو شکست ہوئی۔ اثنائے جنگ میں قید ہو

کیا۔ محمود وہاں [illegible] قبضہ کر لیا۔ [illegible] کے شعبان میں قلعہ حلب پر [illegible] کا قبضہ ہو گیا اور ابن حمدان [illegible] محمود کو [illegible] کے [illegible] مصر کی جانب واپس ہو گئے۔

معز الدولہ ثمال کا حلب پر قبضہ: [illegible] محمود نے [illegible] قلعہ حلب پر قبضہ کر لیا [illegible] اور [illegible] ثمال [illegible] مصر میں [illegible] تھا [illegible] اس زمانے [illegible] اس نے [illegible] میں حلب [illegible] کر لیا تو [illegible] اس وقت معز الدولہ ثمال [illegible] حلب کی طرف [illegible] اس کے [illegible] قلعہ حلب سے نکال لیے [illegible] معز الدولہ ثمال [illegible] میں [illegible] حلب کے [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] حلب [illegible] قلعہ [illegible] حلب سے [illegible] معز الدولہ ثمال [illegible] حلب پر [illegible] مصر [illegible] روانہ ہو گیا۔

معز الدولہ ثمال کی وفات: [illegible] حلب کے [illegible] میں [illegible] ثمال [illegible] اپنے [illegible] مقرر کر لیا [illegible] ثمال نے [illegible] انتقال کیا [illegible] حلب [illegible] حکومت اپنے قبضہ میں لے لی۔

محمود بن نصر کا حلب پر قبضہ: اسی وقت [illegible] حلب پر قبضہ حاصل کر لیا [illegible] اور [illegible] اس وقت [illegible] حلب [illegible] محمود [illegible] ان لوگوں [illegible] حلب [illegible] اس [illegible] محمود بن نصر کے [illegible] قلعہ حلب پر [illegible] محمود [illegible] حلب کا [illegible] حلب پر [illegible] کر لیا [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] حلب [illegible] میں [illegible] کے [illegible] ان کی خدمت میں [illegible] تھے [illegible] حلب [illegible]

محمود کی اطاعت: [illegible] کے بعد محمود نے [illegible] کی طرف قدم بڑھایا اور نہایت مستعدی سے [illegible] اہل [illegible] محمود نے [illegible] سے [illegible] کے بعد [illegible] سلطان الپ ارسلان نے [illegible] کی طرف [illegible] محمود [illegible] کے حالات [illegible]

میں بیان کریں گے۔ الغرض سلطان الپ ارسلان حلب کی طرف آیا اور اس پر محاصرہ ڈال دیا۔ محمود بن نصر اس وقت حلب ہی میں تھا اس اثناء میں خلیفہ قائم کی خدمت دعوت عباسیہ کے بارے میں وارد ہوئی۔ محمود نے اطاعت قبول کی اور علم خلافت عباسیہ کا مطیع ہو گیا اور نقیب خلیفہ ابو الفوارس طراد زینبی کے توسط سے سلطان الپ ارسلان کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی کہ سلطان مجھے حاضری سے معاف فرما دیں۔ سلطان نے اس سے انکار کیا اور محمود کے محاصرہ میں شدت کرنے لگا۔ چاروں طرف سے سنگباری شروع کر دی۔ ایک روز شب کے وقت اپنی والدہ منیعہ بنت وثاب کے ہمراہ حلب سے نکل کر سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلطان نے آخر ۴۶۳ھ میں محمود کو خلعت عنایت کی۔ پھر محمود نے اپنے بیٹے شبیب کو ان ترکوں کی طرف بھیجا جنہوں نے اس کے باپ محمود کو حلب کی حکومت دلائی تھی ان ترکوں نے فتنہ و فساد کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ جب شبیب ترکوں کی قیام گاہ کے قریب پہنچا۔ ترک اس سے ملنے کے لئے آئے مگر ان لوگوں نے اس کی درخواست قبول نہ کی صف آرائی کی نوبت پہنچ گئی اثنائے جنگ میں ایک تیر آ لگا جس سے اس کی موت وقوع میں آ گئی۔

وفات نصر: نصر کے مرنے پر اس کا بھائی سابق حکمران ہوا۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ وہ شخص ہے کہ جس کی حکومت و امارت کی اس کے باپ نے وصیت کی تھی مگر اس کی نافرمانی کی وجہ سے اس کی وصیت کا نفاذ نہ ہو سکا جب یہ حکمران ہوا تو اس نے احمد شاہ سپہ سالار ترکمان کو طلب کر کے خلعت عنایت کی اور حسن سلوک سے پیش آیا۔ ایک زمانہ دراز تک یہ حکمرانی کرتا رہا۔ یہ ترکمان وہی تھے جنہوں نے اس کے باپ کو قتل کیا تھا۔

دولت بنی صالح کا خاتمہ: ۴۷۲ھ میں تتش نے قبضہ حلب کے ہمراہ حلب پر فوج کشی کی اور ایک مدت دراز تک محاصرہ کئے رہا۔ اہل حلب نے ترکوں کی حکومت سے غیر مطمئن ہو کر مسلم بن قریش کو حلب پر قبضہ کر لینے کے لئے لکھ بھیجا چنانچہ مسلم بن قریش نے اس غرض سے حلب کی طرف کوچ کیا لیکن اہل حلب کی بعض حرکات کی وجہ سے آئندہ خطرات کا خیال کر کے واپس ہو گیا اس مہم کا سرگروہ ابن حتیتی عباسی نامی ایک شخص تھا۔ اتفاق سے ایک روز سابق کا لڑکا شکار کھیلنے کے لئے اپنے شکارگاہ میں گیا حلب کے گرد و نواح کے کسی قلعہ کا ترکمان کا یہ خبر پا کر شکار گاہ میں پہنچ گیا اور اسے گرفتار کر کے مسلم بن قریش کے پاس بھیج دیا۔ مسلم بن قریش اسے لے کر حلب کی جانب لوٹا اور اس کے باپ سابق سے حلب کی سپردگی کی شرط سے اس کے لڑکے کے رہا کرنے کا معاہدہ کر لیا۔ چنانچہ سابق نے شہر پناہ کے دروازے کھول دیئے۔ مسلم بن قریش نے کامیابی کے ساتھ ۴۷۳ھ میں شہر پر قبضہ کر لیا۔ سابق بن محمود اور اس کے بھائی وثاب قلعہ نشین ہو گیا۔ چند روز بعد امن حاصل کر کے قلعہ کو بھی مسلم کے حوالے کر دیا۔ مسلم نے حلب اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا۔ سلطان ملک شاہ کی خدمت میں بشارت فتح کا خط روانہ کیا اور یہ درخواست کی کہ حسب دستور قدیم مجھے مقبوضہ بلاد کی سند حکومت بشرط ادائے خراج مرحمت فرمائی جائے۔ سلطان ملک شاہ نے اس کی درخواست کو قبولیت کا درجہ عطا کیا چنانچہ یہ بلاد مسلم بن قریش کے مقبوضات میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ سلطان نے اس کے بعد ان بلاد پر قبضہ کر لیا۔

ابن قطلمش اور تتش: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ مسلم بن قریش کو سلیمان بن قطلمش نے قتل کیا تھا جیسا کہ مسلم کے حالات میں تحریر کیا گیا ہے جب سلیمان نے اسے قید حیات سے سبکدوش کر دیا تو ابن حتیتی عباسی سردار حلب نے حلب

حوالے کر دینے کا پیغام سلیمان کے پاس بھیجا۔ اس سے پیشتر تتش نے بھی حلب کا محاصرہ کیا تھا اور بزور جنگ اس پر قبضہ کر لینے کی تمنا کی تھی۔ ابن حسینی نے دونوں سے مخفی طور پر حلب کی سپردگی کا وعدہ کر لیا تھا۔ کسی ذریعے سے یہ خبر تتش تک پہنچ گئی فوراً سامان جنگ درست کر کے حلب کی طرف کوچ کر دیا۔ سلیمان بن قطلمش بھی آ پہنچا دونوں میں مڈبھیڑ ہو گئی سخت خونریز جنگ کے بعد سلیمان مارا گیا یہ واقعہ ۴۷۹ھ کا ہے۔

تتش کا حلب پر قبضہ: تتش نے سلیمان کو قتل کر کے اس کا سر ابن حسینی کے پاس حلب روانہ کر دیا بعد میں ابن حسینی کی بے وفائی کی وجہ سے اس نے حلب کا محاصرہ کر لیا انجام کار تتش حلب پر قابض ہو گیا۔ امیر ارتق بن اکسک نے ابن حسینی کی سفارش کی۔ سالم بن بدران بن مقلد نے قلعہ کے دروازے بند کر لئے۔

سلطان ملک شاہ کی حلب کو روانگی: ابن حسینی کا اس واقعہ سے قبل سلطان ملک شاہ کی خدمت میں خط لکھا تھا کہ تاج الدولہ تتش کی طرف سے خطرہ پیدا ہو گیا۔ ایک عرضداشت قبضہ حلب کے لئے روانہ کی تھی۔ اسی بنا پر سلطان ملک شاہ نے اصفہان سے ۴۷۹ھ میں حلب کی جانب کوچ کیا تھا موصل ہوتا ہوا حران پہنچا تو اسے ابن شاطر کے قبضے سے نکال کر محمد بن شرف الدولہ کو بطور جاگیر مرحمت فرمایا اس کے بعد الرہا کی طرف قدم بڑھایا الرہا اسے رومیوں کے ہاتھ سے چھین کر قابض ہو گیا۔ رومیوں نے اسے ابن عطیہ سے خریدا تھا۔ پھر قلعہ جعبر (جعبر) کی طرف بڑھا۔ ایک دن رات کے محاصرے کے بعد اسے بھی فتح کر لیا۔ جس قدر بنی قشیر وہاں ملے سب کو تہ تیغ کیا قلعہ جعبر کا ایک بڈھا نابینا حاکم تھا اس کے دو بیٹے تھے یہ لوگ رہزنی کیا کرتے تھے اور مسافروں کو لوٹ کر قلعہ میں چھپ جاتے تھے اس قلعہ کو سر کر کے منبج پر جا پہنچا۔ وہاں سے بھی اپنے مقبوضات میں داخل ہو کر حلب کی طرف بڑھا۔ بھائی تاج الدولہ تتش اس وقت حلب کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ شہر پر قابض گو ہو چکے تھے پر اہل قلعہ نے اطاعت قبول نہ کی تھی ورنہ اسے بزور تیغ و محاصرہ کسی کامیابی کی صورت دکھائی نہ دیتی تھی۔

سلطان ملک شاہ کا حلب پر قبضہ: سلطان ملک شاہ کی آمد کی خبر سن کر محاصرہ اٹھا لیا اور دمشق کی جانب واپس ہوا سلطان ملک شاہ نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ باقی رہے اہل قلعہ وہ تھوڑی دیر تک لڑتے رہے دونوں طرف سے تیروں کی بارش ہوتی رہی بالآخر سالم بن بدران نے اپنی ناکامی کا یقین کر کے اطاعت قبول کر لی اور قلعہ کو اس شرط سے کہ قلعہ جعبر اسے بطور جاگیر مرحمت فرمایا جائے سلطان ملک شاہ کے حوالے کر دیا چنانچہ سلطان نے قلعہ جعبر بطور جاگیر عنایت کیا۔ اسی وقت سے یہ قلعہ اس کے اور اس کے لڑکوں کے قبضے میں رہا۔

امارت حلب پر آقسنقر کا تقرر: یہاں تک کہ سلطان نور الدین محمود زنگی شہید نے اس قلعہ کو اس کے قبضے سے نکال لیا۔ اسی اثناء میں نصر بن علی بن منقذ کنانی والی شیزر نے اطاعت و فرمانبرداری کی ایک سفارت سلطان کی خدمت میں روانہ کی۔ سلطان اپنی طرف سے قسیم الدولہ آقسنقر جد الملک العادل سلطان نور الدین محمود زنگی شہید کو حلب پر مامور کر کے عراق کی طرف واپس ہوا۔ اہل حلب کی سفارش پر سلطان نے ابن حسینی کی تقصیر معاف کر دی اور اسے دیار بکر بھیج دیا۔ چنانچہ ابن حسینی دیار بکر جا کر مقیم ہوا اور نہایت فقر و تنگی کی حالت میں دنیا سے انتقال کیا۔ واللہ مالک الامور لا رب غیرہ۔

۱۔ یہ تاریخ غلط ہے۔ اصل میں یہ واقعہ ۴۷۷ھ کا ہے۔ ملاحظہ ہو کامل ابن اثیر ج ۱۰ ص ۵۱ مطبوعہ مصر۔ (مترجم)

باب: ۵۵

امارت حلہ

دولت بنو مزید

سردار ابوالحسن علی بن مزید۔ یہ بنو مزید قبیلہ بنو اسد سے تھے۔ یہ لوگ بغداد سے بصرہ و نجد تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان کی لوگوں کا خاندان تھا انہی کے اعزہ اور خاندان سے بنو دبیس امرائے خوزستان کے ایک جزیرہ میں جا بسنے کی وجہ سے معروف و مشہور ہو رہے تھے۔ بنو مزید کا سردار ابوالحسن علی بن مزید اور اس کا بھائی ابوالغنائم تھا۔ ابوالغنائم ابتداً بنو دبیس کے پاس گیا اور ایک مدت تک ان کے پاس مقیم رہا۔ پھر ان کے پاس سے بھاگ آیا۔ کوئی شخص اسے نہ پا سکا ابوالحسن کے پاس پہونچا اور تمام واقعات اسے کہہ دیے ابوالحسن نے ان لوگوں پر چڑھائی کی عمید الجیوش سے امداد کا طالب ہوا چنانچہ عمید الجیوش نے بڑا دستہ فوج کا اس کی کمک پر روانہ کیا۔ دونوں حریفوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی ابوالحسن شکست کھا کر بھاگا ابوالغنائم اسی معرکہ میں کام آ گیا۔ یہ واقعہ ۴۰۱ھ کا ہے۔[1]

ابوالحسن کی بنو دبیس پر فوج کشی: جب ۴۰۲ھ کا دور آیا تو ابوالحسن نے ایک بڑی فوج مرتب کر کے اپنے بھائی ابوالغنائم کا بدلہ لینے کے لئے بنو دبیس پر چڑھائی کی۔ بنو دبیس نے بھی یہ خبر پا کر بہت بڑا جم غفیر جمع کر لیا۔ معز، حسان، نبہان اور طراد بنو دبیس کے علاوہ وہاں اطراف کے کرد، دشتبان اور دیگر لوگ بھی جمع ہو گئے۔ دونوں حریفوں نے صف آرائی کی میدان ابوالحسن کے ہاتھ رہا۔ بنو دبیس کو شکست ہوئی حسان اور نبہان مارے گئے ابوالحسن بن مزید ان کے مال و اسباب اور تمام مقبوضات پر قابض ہو گیا۔ بنو دبیس کے بقیہ لوگ بھاگ کر جزیرہ پہنچے۔ فخر الدولہ نے جزیرہ بنو دبیس کی عنان حکومت ان کے سپرد کر دی اور اس کے عوض ان سے طیب اور قرقوب کو الگ کر دیا۔ ابوالحسن نے فتح یابی کے بعد اسی مقام پر قیام اختیار کیا چند روز بعد معز بن دبیس نے ایک فوج مرتب کی اور ایک روز شب کے وقت ابوالحسن پر شب خون مارا۔ ابوالحسن کو اس کی خبر نہ تھی شکست کھا کر شہر نیل میں جا کر دم لیا اور پناہ گزیں ہوا۔ معز نے اس کے مال و اسباب اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔

ابوالحسن علی کی وفات: ۴۰۸ھ میں ابوالحسن بن مزید اسدی اپنی زندگی کے زمانہ کو پورا کر کے راہی ملک عدم ہوا۔

---

[1] ابوالغنائم کے بھاگ آنے کی وجہ یہ تھی کہ اس نے بنو دبیس کے ایک سردار کو مار ڈالا تھا۔ تاریخ الکامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ مصر۔

وجیہ الدین ابوالحسن [illegible] الملک [illegible] اس کے باپ نے پہلے [illegible] اس نے [illegible] مقرر کیا تھا [illegible] سلطان الدولہ [illegible] خلعت [illegible] اجازت [illegible] اپنے باپ کی [illegible] کے بعد [illegible] اور [illegible] تمام [illegible]

[illegible] کا قتل [illegible]

وجیہ اور جلال الدولہ کی جنگ [illegible] جلال الدولہ [illegible]

جلال الدولہ کو شکست دی تھی جاتے ہی اپنے ہمراہیوں کے مشورہ سے فوجیں مرتب کر کے اہواز کی طرف غارت گری کے قصد سے قدم بڑھایا۔ اس وقت اہواز پر ابوکالیجار کا قبضہ تھا۔ ابوکالیجار نے یہ سن کر اہواز کو جلال الدولہ کی دست برد سے بچانے کی غرض سے جلال الدولہ سے یہ کہلا بھیجا کہ سلطان محمود بن سبکتگین کی فوجیں عراق کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جلال الدولہ نے ذرا بھی اس خبر کی طرف توجہ نہ کی کوچ و قیام کرتا ہوا اہواز پہنچ گیا اور [illegible] اہواز کو پامال کر رہا تھا کہ یہ ابوکالیجار کے کانوں تک یہ خبر پہنچی تو فوراً فوجیں جمع کر کے جلال الدولہ کی مدافعت کے لیے روانہ ہوا [illegible] کی غارت گری کے خیال اور خوف سے اپنے اہل و اسباب کی حفاظت پر چھوڑ گیا۔ جلال الدولہ اور ابوکالیجار سے مڈبھیڑ ہوئی تین دن تک برابر جنگ ہوتی رہی۔ بعد ابوکالیجار کو شکست ہوئی۔ اس کے بہت سے ہمراہی مارے گئے۔ جلال الدولہ نے اہواز پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے الملک العزیز کو اہواز کی حکومت پر بھیجا کہ اس سے پیشتر [illegible] کیا۔

جلال الدولہ اور دیلمیوں کے باہمی مناقشات: اسی زمانہ کے بعد دیلمی فوجوں نے [illegible] ابوکالیجار کی رفاقت [illegible] کر کے اپنے شہر کا رخ کیا۔ اس سبب سے کہ ایک گروہ [illegible] اطراف [illegible] میں [illegible] باقی [illegible] نے ان سے معرکہ آرائی کی [illegible] دیلمیوں نے ان کے ایک گروہ کو قید کر لیا۔ ان میں ابو سعید [illegible] عجیب ہمراہ [illegible] نے ان لوگوں کو بصرہ میں قید کر دیا۔ اس کے بعد ان کے بھائی مقلد نے [illegible] کیا اور جلال الدولہ سے امداد طلب کی چنانچہ جلال الدولہ نے اس کی کمک پر ایک فوج روانہ کی اور مقلد نے دیلمیوں پر فوج کشی کی۔ اس معرکہ میں دیلمیوں کو شکست ہوئی اس کے ہمراہیوں میں سے ایک جماعت کو مقلد نے گرفتار کر لیا اور ان کے مال و اسباب اور لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ جس قدر قیدی تھے سب کو قید کر دیا۔ دیلمی بحال پریشان شکست اٹھا کر [illegible] کر پناہ گزیں ہوئے۔ ابو سعید [illegible] کی صدارت میں حاضر ہو کر [illegible] بعد جلال الدولہ سے معافی [illegible] اپنے کئے پر [illegible] ظاہر کر کے [illegible] کی خواہش کی۔ جلال الدولہ نے دیلمیوں کی [illegible] درخواست کو منظور کر لیا۔ [illegible] خوشنودی [illegible] ان سے [illegible] کی حالت پھر درست ہو گئی۔

مقلد [illegible] ان واقعات کی خبر [illegible] اس وقت اس کی رکاب میں [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] سب نے [illegible] آ کر اور [illegible] کیا اور اس کے مضافات [illegible] کو [illegible] کر لیا [illegible] اسی وقت قبضہ [illegible] کیا تھا۔ اس کے بعد مقلد نے [illegible] لشکر کے [illegible] اس کے پاس مقیم [illegible] کا [illegible] ہو گئے۔

ابو قوام ثابت بن علی: ابو قوام ثابت بن علی [illegible] ایک مدت دراز سے بساسیری کے پاس رہا کرتا تھا اس کے خاص مصاحب مشیروں میں سے تھا [illegible] میں بساسیری نے [illegible] پر فوج کشی کی تو ابو قوام ثابت بھی اس کے ہمراہ تھا چنانچہ [illegible] اور تمام [illegible] بساسیری نے قبضہ کر لیا۔ [illegible] نے اپنے ہمراہیوں میں سے ایک گروہ [illegible] جمع کر کے [illegible] روانہ کیا۔ اتفاق یہ کہ ان لوگوں کو [illegible] کے مقابلہ میں شکست ہوئی۔ [illegible] نے اپنے ہمراہیوں کی شکست سے مطلع ہو کر اپنے شہر کو [illegible] کے لیے چھوڑ دیا۔ [illegible] پھر [illegible] آیا۔

۱؎ [illegible]

معرکہ جرجرایا: [illegible] بغداد کی جانب [illegible] اس وقت [illegible]

لشکر واسط اور [illegible] کی جنگ [illegible]

[illegible] اور خفاجہ کا معرکہ [illegible]